کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ (جلد پنجم)

فرہنگِ اثر

(حصّہ سوم)

اثر لکھنوی

مقتدرہ قومی زبان ۰ اسلام آباد

۱۹۹۲ء

سلسلۂ مطبوعات : ۲۶۶

عالمی معیاری کتاب نمبر ۷-۰۹۶-۲۴۲-۹۶۹ ISBN

طبع اوّل —— جون ۱۹۹۲ء

تعداد —— ایک ہزار

قیمت —— ۱۴۰ روپے

فنی تدوین —— ڈاکٹر عطش دُرّانی

مطبع —— العمر پرنٹرز علی اکبر ہاؤس، جی ۸ مرکز
اسلام آباد، فون: ۸۵۲۵۲۷ ،۲۵۰۲۲۱

ناشر —— ڈاکٹر جمیل جالبی
(صدر نشین)
مقتدرہ قومی زبان، ۱۶-ڈی (غربی)
بلیو ایریا، ایف ۱/۶، اسلام آباد۔

https://telegram.me/ilmokitab

پیش لفظ

"نوراللغات" اُردو زبان کا معتبر اور مستند لُغت ہے اور ایک فرد کی کوشش و کاوش کا ثمرہ ہے۔ وقت کی رفتار اور اُردو زبان کی ترویج و ترقی کے پیشِ نظر یہ ضروری ہوگیا تھا کہ اس روایت کو آگے بڑھانے کے لیے اس لُغت پر ناقدانہ نظر ڈالی جائے لیکن یہ ایک مشکل کام تھا اور کسی ایسے صاحبِ نظر کا منتظر تھا جو نہ صرف زبان و بیان کے جملہ اسرار و رموز سے واقف ہو بلکہ الفاظ کے لطیف فرق پر عمیق نظر رکھتا اور اُردو زبان کے عہد بہ عہد ارتقا کا رازدار بھی ہو۔ حضرت اثر لکھنوی اُردو زبان کے ایسے ہی بالغ نظر شیدائی اور اعلیٰ پائے کے نباض تھے۔ "نوراللغات" پر ان کا فاضلانہ و عالمانہ محاکمہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ صاحب نوراللغات مولوی نورالحسن نیر سے جہاں کوئی فروگذاشت ہوئی ہے موصوف نے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے دل نشین انداز میں اس کی نشان دہی کی ہے۔ فرہنگ اثر اسی محاکمے اور زبان دانی کی روداد ہے۔ یہ ایک بڑا کام تھا جسے حضرت اثر لکھنوی کے قد و قامت کا عالمِ زبان ہی خلوص اور لگن کے ساتھ انجام دے سکتا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو فرہنگِ اثر کی حیثیت نوراللغات کے ضمیمے یا تتمّے کی ہے۔ کوئی بھی اہلِ علم اس لغت کے مطالعے سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

"فرہنگِ اثر" کا نمایاں وصف اس کا محققانہ دل نشین اندازِ بیان ہے۔ ہر بات کو سند اور دلیل کے ذریعے اعتبار کا درجہ دیا گیا ہے۔ تلفظ پر ان کی پوری توجہ مرکوز ہے۔ جا بجا بیگماتی لہجے، عام بول چال کے تلفظ اور لغوی تلفظ کے مقابلے میں فصحا کے محاورے کو ترجیح دی گئی ہے۔ "فرہنگِ اثر" کا یہ وہ پہلو ہے جس سے اُردو کے اکثر لُغات عاری ہیں۔ "فرہنگِ اثر" کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ "نوراللغات" میں سینکڑوں الفاظ و محاورات، فقرے اور ضرب الامثال درج ہونے سے

رہ گئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ صاحب نور اللغات سے، ان کی توضیح و تشریح میں، جہاں کہیں تسامح ہوا ہے حضرت آثر نے اسے سند و دلیل کے ساتھ برملا بیان کر دیا ہے۔

"نور اللغات" میں درج شدہ الفاظ کے اخراج کا مسئلہ بھی "فرہنگِ اثر" میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بے شمار الفاظ ایسے ہیں جنھیں حضرت آثر خارج کے زمرے میں رکھتے ہیں۔ اس فہرست میں عوامی الفاظ بھی شامل ہیں اور عربی و فارسی الفاظ بھی۔ عوامی الفاظ کی طویل فہرست میں بیٹھا، بڑھیّن، تائی، تسار، جلیبا، جُوتا، چھلنٹنا، گانگن جیسے الفاظ شامل ہیں۔ یہ الفاظ آج بھی گھروں میں بولے جاتے ہیں۔ انھیں ٹکسال باہر نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح عربی فارسی کے ذیل میں تعریف، تضعیف، تسویہ، تعبد، تجدید، تعریض، تفہیم، تقطیر، تگرگ وغیرہ الفاظ کو بھی ٹکسال باہر کہنے کا کوئی منطقی جواز اس لیے نہیں ہے کہ یہ الفاظ بھی کسی نہ کسی صورت میں اردو زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔ بہر حال اس لسانی مسئلے پر اختلافِ رائے ایک صحت مند عمل ہے جس سے فنِ لغت نویسی کی روایت عملِ ارتقا سے گزرتی ہے۔ حضرت آثر نے دیانت داری کے ساتھ اس روایت کو آگے بڑھایا ہے اور ایک ایسی لغت کو جنم دیا ہے جو اپنی افادیت و اہمیت کے اعتبار سے ہمیشہ قدر و منزلت کی نظر سے دیکھی جائے گی۔ مقتدرہ قومی زبان نے اس اہم و بنیادی لغت کو شائع کر کے یقیناً ایک قابلِ قدر خدمت انجام دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لغت اہلِ علم، اساتذہ اور طلبہ میں یکساں طور پر مقبولیت حاصل کرے گی اور زبان کے ان باریک و لطیف نکات کو سامنے لائے گی جن کی طرف اب تک کم لوگوں نے توجہ دی تھی۔

میں پروفیسر ڈاکٹر اکبر حسین قریشی صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے اس لغت کے مسودہ کا گہری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ مطالعہ کیا اور اس کی ترتیب و تدوین میں نہ صرف ہماری مدد کی بلکہ اپنے مفید علمی مشوروں سے بھی ہمیں نوازا۔

ڈاکٹر جمیل جالبی ــــــــ

آ

آب۔ شراب۔ ناسخ ؎

آبِ حیات بن گئی ناسخ شرابِ صاف
جو اُس نے جامِ آب سے اپنے لگائے ہونٹ

اثر۔ یہ محض مضمون آفرینی ہے۔ خالی آب بمعنی شراب کسی لغت میں درج نہیں۔

آب آمد تیمم برخاست۔ (ف) مثل۔ اصل موجود ہے تو فرع کی کیا ضرورت ہے اور کبھی مذاق بغیر لحاظ اصلیت کے بھی بولتے ہیں۔

اثر۔ پانی کی موجودگی میں تیمم کی ضرورت نہیں رہتی۔ لہٰذا مثل کا یہ مطلب ہوا کہ بہتر چیز کے مقابل کم تر چیز بے رونق ہوجاتی ہے۔ اعلیٰ کے مقابل ادنےٰ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اصل و فرع کہنے سے یہ مطلب واضح نہیں ہوتا۔

آباد۔ رونق۔ چہل پہل۔ غالب ؎

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے اس قدر آباد نہیں

اثر۔ شعر میں آباد کے معنی رونق یا چہل پہل کے نہیں۔ یہ مفہوم جلوہ گری میں آگیا۔ آباد سے لوگوں کی کثرت، بھیڑ بھاڑ مراد ہے۔

آباد نہ ہونا۔ بد دعا۔ چین سے بسر نہ ہونا۔ تباہ و برباد پریشاں حال رہنا اس طرح درج نہیں۔ انیس ؎

اللہ نے چاہا تو کبھی شاد نہ ہوگے
بستی کو مری لوٹ کے آباد نہ ہوگے

آبادی۔ (ع) گھر کی زینت۔ رونق۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ لڑکی میرے گھر کی آبادی ہے۔ (فیلن)

آبادی ہونا۔ خوشی ہونا۔ شادمانی ہونا۔ درج نہیں۔ مثلاً ہووے مبارک شادی۔ جم جم رنت ہووے آبادی۔ (شادیانہ جو شادی کے موقع پر گایا جاتا ہے)۔ (فیلن)

آب بستہ۔ (ف) ژالہ۔

اثر۔ اردو میں اولا کے سوا آب بستہ یا ژالہ کوئی نہیں بولتا۔ (اودھ پنچ)

آب تاب۔ آرائش۔ رونق۔

اثر۔ بیشتر باضافۂ واوٗ عطف آب و تاب بولتے ہیں۔ ناسخ ؎

خط سے دونی ہوگئی اُس کے دہن کی آب و تاب
خضر کے فیضِ قدم سے آبِ حیواں بڑھ گیا

آبداری۔ (ف۔ ی مصدری ہے) ا۔ آبدار خانہ کی خدمت۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ اس معنی میں شاذ مستعمل ہے۔ (دیکھیے فیلن)

آبرو آپ کے ہاتھ ہے۔ جب انسان کسی ناگہانی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو اپنے دوست رفیق یا حاکم سے کہتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آبرو پانی کرنا۔ آبرو خراب کرنا۔ شرت۔

ـــہ انجمن میں آب زہرہ میرے آنسو کا کیا
آبرو موتی کی تم نے کر کے پانی کی خراب

اثر۔ آبرو پانی کرنا کوئی محاورہ نہیں۔ شرف کے شعر میں مضمون آفرینی ہے۔ محاورہ۔

آبرو پر پانی پھیرنا ہے۔ آبرو خراب کرنا۔ شعر میں آبرو کا تعلق خراب کرنے سے ہے نہ کہ پانی کرنے سے

آبرو پر مبنی ہونا۔ عزت خطرے میں ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (آبرو پر بن جانا درج ہے)۔

آبرو جان سے زیادہ عزیز ہے۔ مقولہ عزت کا خیال جان سے زیادہ ہوتا ہے۔ آبرو کی تعریف میں کہتے ہیں۔

اثر۔ مقولے میں لفظ عزیز کی جگہ پیاری بھی بولتے ہیں۔ آبرو جان سے زیادہ پیاری ہے۔

آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانیے۔ آبرو دنیا میں رہے تو بڑی نعمت ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: آبرو جگ میں رہے تو جان جانا پشم ہے۔ (فیلن)

آبرو رہتی نظر نہیں آتی۔ آبرو رہے تو جانیں۔ آبرو خطرے میں ہے۔ آبرو پر آبنی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آبرو طلب۔ عزت دار اور بہادر۔ درج نہیں۔

آبرو کا دشمن۔ وہ شخص جو عداوت سے کسی کی آبرو یا عزت کے درپے ہو۔ درج نہیں۔

آبرو کا صدقہ جان۔ عزت پر جان قربان۔ رند ـــہ
معرکے میں عشق کے سرکا نہ پاؤں
آبرو کا جان کو صدقہ کیا

اثر۔ رند کے شعر کے دوسرے مصرع کی صحت مشتبہ ہے۔ آبرو پر جان کو صدقے کیا کہیں گے۔ مندرجہ محاورے کی صحت میں تامل نہیں۔ آبرو پر جان صدقے یا قربان برابر بولتے ہیں۔
(لغت نام نامعلوم)

آبرو کی چیز۔ وہ سامان یا شے جس سے حیثیت درست ہو۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)

آبرو لیے بیٹھا رہنا۔ (عو) مفلسی میں بھی اپنی عزت کا لحاظ رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب اُن کے پاس رہا کیا ہے اپنی آبرو لیے بیٹھے ہیں۔

آبرو ہے۔ باعث عزت یا نیکنامی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ ہمارے گھرانے کی آبرو ہے۔

آب رہنا۔ چمک باقی رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ریشمی کپڑوں کی برسوں آب رہتی ہے۔ (لغات اردو)

آبڑے باپ کی بیٹی ہے تو پنجہ کر لے۔ مثل۔ بڑا حوصلہ ہے تو مقابلہ کر لے۔ کچھ دم ہے تو لڑ لو۔

اثر۔ یہ مثل کھسیان پن مٹانے کے وقت بولی جاتی ہے۔ یہ مفہوم واضح کرنا چاہیے تھا۔

آبشار کرنا۔ پانی چھڑکنا (مشک سے)۔
درج نہیں۔ (فقرہ) سقوں نے آبشار کر کے
خاک بٹھائی۔ (طلسم ہوش ربا)

آب کاری۔ کارخانۂ شراب۔ محکمۂ آب کاری
درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
کبھی ایک شعر سُنا تھا ؎
شراب جو نہ پیے آج کل وہ ناری ہے
جناب قبلہ و کعبہ کو آب کاری ہے

آب کوثر سے زبان دھو ڈالنا۔ کمال
طہارت کرنا۔ (قدر) ؎
آب کوثر سے ذرا اپنی زبان دھو ڈالیے
شاعرو کس مُنہ سے کرتے ہو بیانِ کوئے دوست
اثر۔ یہ محاورہ نہیں مضمون آفرینی ہے جس کا
ماخذ ہے "کوثر کی دھولی زبان" یعنی فصیح و
دل کش۔

آب گیر۔ حوض۔ تالاب
اثر۔ حوض تالاب کے علاوہ کوئی گھڑا جس میں
پانی جمع ہو جائے (چہبچہ) آب گیر ہے۔
(لغات کشوری)۔

آبلا مجھے مار۔ مفت کا جھگڑا خرید لینا۔
اثر۔ یہ کوئی محاورہ یا مثل نہیں۔ یہ مفہوم
"آبیل مجھے مار" سے ادا ہوتا ہے جو علیحدہ
درج ہے۔ (دیکھیے اردو پنچ)۔

آبلہ ڈالنا۔ چھالا پیدا کرنا۔ ذوق ؎
نہ ڈال آبلے اے گرمیٔ فغاں مُنہ میں
کہ چپکے بیٹھ رہوں بھر کے گھنگنیاں مُنہ میں
اثر۔ آبلے ڈالنا بصیغۂ جمع ہے جیسا کہ خود پیش کردہ
شعر سے واضح ہے۔ نیز شعر آتش پیش کیا
جا سکتا ہے ؎

اس قدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوئے حنا ڈالے بدن میں آبلے

آبنوس کا کندہ۔ ۲۔ (مزاحاً) بہت
موٹے اور کالے آدمی کو کہتے ہیں۔
اثر۔ پورا مزاحیہ فقرہ اس طرح ہے:
آدمی کیا ہے آبنوس کا کندہ ہے۔
(فیلن)
لکھنؤ میں خفیف تغیر کے ساتھ اس طرح
ہے: آدمی کا ہے کو آبنوس کا کندہ
ہے۔

آب و دانہ۔ (ف) رزق۔
اثر۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ آب دانہ
(بغیر عطف) آب و دانہ کی ٹھیٹھ صورت
ہے۔ شعر کے قوافی میں آب دانہ کی
(د) کو الف سے بدل سکتے ہیں۔ آب و دانہ
(مع عطف) میں ایسی تبدیلی جائز نہ
ہوگی۔

آب و ہوا خراب ہونا۔ کسی مقام
پر کوئی بیماری پھیلی ہونا۔ درج نہیں۔
مثلاً آج کل شہر میں ملیریے کا زور
ہے۔

آ بیٹھنا۔ (محاورہ) اترنا۔ درج نہیں
(فقرہ) ایک کبوتر مہتابی پر آ بیٹھا۔
(لغات اردو)

آپے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری۔ کسی کام کے کرنے میں
جب ناکامی ہوتی ہے تو اس کی آخری تدبیر
کے وقت کہتے ہیں۔ یہ مثل فصحا کے استعمال
میں نہیں ہے۔

اثر۔ یہ مثل ہے ہی نہیں۔ شیخ چلی کا منتر ہے۔
(دیکھیے اودھ پنچ)

آپ۔ اشارہ خدائے تعالیٰ کی ذات کی طرف۔ (نکہت) ؎

دہی آئینے میں وہی سنگ میں ہے
غرض آپ ہی آپ ہر رنگ میں ہے

اثر۔ شعر میں خدا کی طرف اشارہ لفظ وہی سے ہوتا ہے نہ کہ لفظ آپ سے۔

آپ آپ کرتے مُنہ سوکھ گیا ان کے بھاویں نہیں۔ بہت خوشامد کی۔ لَلّو پَتّو کی مگر ان پر اثر نہیں ہوا۔ درج نہیں۔

آپ آپ کرنا یا کہنا۔ خوشامد کرنا۔

اثر۔ خوشامد کا پہلو ضروری نہیں۔ آپ آپ کرنا ادب سے گفتگو کرنا ہے۔ برائے خوشامد ہو۔ یا بزرگی یا ادب۔ غالبؔ

آپ کا بندہ اور پھرے ننگا
آپ کا نوکر اور کھائے اُدھار

(از فیلن)

آپ آپ ہیں اور اور ہیں۔ اوروں کو آپ سے کوئی نسبت نہیں۔ کسی کی تعریف کے موقع پر بولتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ داغ کا مصرع ہے:

آپ آپ ہیں اور اور ہیں کیا آپ سے نسبت

آپ آپ ہی ہیں وہ وہی۔ مقولہ۔ آپ سے اس کو کیا نسبت۔

اثر۔ یہ مقولہ اس طرح بہتر ہے۔

آپ آپ ہیں اور اور ہیں۔ (فیلن)

داغ کا مصرع بھی ہے (ع)

آپ آپ ہیں اور اور ہیں کیا آپ سے نسبت۔

آپا بھی نہیں سنبھلتا۔ اپنا ہی کام نہیں ہوسکتا اور کا کیا ہوگا۔ اس طرح درج نہیں۔

آپ تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے۔
اپنے ساتھ دوسرے کو بھی تباہ کیا۔
درج نہیں۔

آپا تجنا۔ مصیبت سہنا۔ اپنی جان کا خیال نہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سُنی سُنائی بات کے پیچھے تونے اپنا آپا تج دیا۔ (فیلن)

آپ بڑے افلاطون ہیں۔ سرکش یا زبردست ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آپ تو گرم کرکے شربت پلاتے ہیں۔ آپ کو اُبھار کر دھیما کرنا خوب آتا ہے۔
(ذوق) ؎

لطف بوسہ نہ رہا ہم پہ ہوا جب تو گرم
شربت قند دیا کرکے پر آتش خو گرم

اثر۔ محاورہ صرف گرم کرکے شربت پلانا ہے باقی الفاظ جزو محاورہ نہیں۔

آپ خورا دے آپ مُرادے۔ مثل۔ تن پرور۔ اکھل کُھرا۔ جو کسی کی نصیحت پر نہ چلے اور اپنی عقل کو سب سے بہتر سمجھے۔ ۲۔ وہ شخص جو افلاس میں امیرانہ ٹھاٹ کرکے اپنا دل خوش کرے۔

اثر۔ معنی نمبر ۲ درست۔ نمبر ۱ مشتبہ۔ علاوہ بریں یہ تحریر کرنا چاہیے تھا کہ یہ مثل عوام کی زبانوں پر ہے خواص نہیں بولتے۔

آپ ڈال ڈال ہیں تو میں پات پات۔ میں تم سے زیادہ ہوشیار اور چالاک ہوں

جان صاحب ؎

کیا ہو گا گل ہزار پھلائے ہوا بہار
میں پات پات ہوں وہ اگر ڈال ڈال ہے

اثر۔ یا تو مثل میں پات پات کے بعد لفظ ہوں کا اضافہ کیجیے جیسا جان صاحب کے شعر میں ہے۔ یا پھر مثل یوں بولی جاتی ہے۔ آپ (زیادہ) ڈال ڈال میں پات پات۔

آپ روپ۔ ایک معنی ہیں بہت خوبصورت یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) یہ لڑکا کیسا سُندر آپ روپ ہے۔ (فیلن)۔

۲۔ طنزیہ۔ بمعنی شیطان۔ مفسد۔ یہ بھی درج نہیں۔ (فقرہ) دیکھا تو آپ روپ براجمان ہیں (فیلن)

آپڑنا۔ یکایک کوئی امر پیش آنا یا مصیبت نازل ہونا۔ درج نہیں ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
آپڑی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

غالبؔ ؎

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش ہوا
یاں آپڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

آپس کا معاملہ۔ باہمی معاملت۔ یگانیت کا معاملہ۔

اثر۔ یگانیت کوئی لفظ نہیں۔ یگانگی لکھنا چاہیے تھا۔

آپ سے۔ خود ہی۔ درج نہیں۔ ذوقؔ ؎

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے
دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ لے

ناسخؔ ؎

دیکھنا کل آپ سے کوئی نہ رکھے گا قدم
آج جانے کی اجازت جس گلستاں میں نہیں

آپ سے آپ باتیں کرنا۔ بغیر کسی مخاطب کے خود بخود باتیں کرنا۔ اپنے دل سے ہم کلام ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

آپ سے آنا۔ اپنی خوشی سے آنا۔ بے بلائے آنا۔ درج نہیں۔

نظیرؔ ؎

کہا کہ ہم نہیں آنے کے یاں تو اُس نے نظیر
کہا کہ سوچو تو کیا آپ سے تم آتے ہو

آپ سے اچھا خدا۔ اپنی ذات سے عزیز سوا خدا کے کوئی نہیں ہے۔ اپنی ذات سے زیادہ رکھ رکھاؤ ممکن نہیں۔

اثر۔ مثل اکثر اس طرح بولی جاتی ہے:
"آپ سے خوب خدا"

آپ سے باہر ہونا۔ بے خود ہونا۔ از خود رفتہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

ناسخؔ ؎

باہر قدم جو گھر سے نکالیں تو کیا مجال
یہ ضعف ہے کہ آپ سے باہر نہ ہو سکے

آپ سے ہم نہیں بولتے۔ آپ سے ہم سے بات چیت موقوف ہے۔ ہم آپ سے ناخوش ہیں۔

۲۔ جب کوئی عزیز یا دوست عرصے کے بعد ملنے آئے تو بطور شکایت کہتے ہیں۔

اثر۔ خالص عورتوں کی زبان ہے جس سے ناز غمزہ یا خفگی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

آپ کا تلوا دیکھ کر کسی کا مُنہ نہ دیکھیں گے۔ فرماں برداری کا عہد۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ جانیے بی کونسل اپنے عشاق سے حلف لیے بغیر گھر میں قدم رکھنے نہیں دیتیں اور معشوق کا عام قاعدہ بھی یہی ہے بس حلف اٹھوا یا کر آپ کا تلوا دیکھ کے کسی کا مُنہ نہ دیکھیں گے۔ (اودھ پنچ)

آپ کا مکان ہے۔ آپ کا گھر ہے۔ قدر ؎

دل میں جب چاہو چلے آؤ مکاں آپ کا ہے
باز رہتا ہے در دیدۂ حیراں دن رات

اثر۔ زبان آپ کا گھر ہے نہ کہ آپ کا مکان۔ غالبًا قدر کے مصرع کی غلط کتابت کی بنا پر یہ محاورہ گڑھا گیا ہے۔ صحیح صورت یہ ہے:

"دل میں جب چاہے چلے آئیے گھر آپ کا ہے"

چلے آؤ اور آپ کا میں شتر گربہ کا عیب تھا محاورے سے انحراف کے علاوہ۔

آپ کرے دوسرے کو لگائے۔ اپنی خطا دھاندلی سے دوسرے کے سر تھوپنا۔ درج نہیں۔

آپ کو بھی دیکھا۔ کہنا کچھ کرنا کچھ۔ وقت پر کام نہ آنا۔ درج نہیں۔

آپ کو دُور جاننا۔ اپنے کو حد سے زیادہ ہوشیار سمجھنا۔ مومن ؎

ابلہی سے دعوئ عقل و شعور
اپنے نزدیک آپ کو جانے ہے دور

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ بربنائے حماقت یا کم لیاقتی اپنے آپ کو ہوشیار سمجھنا۔ خود مومن کے پیش کردہ شعر میں لفظ ابلہی موجود ہے۔

آپ کو فضیحت اور کو نصیحت۔ مثل۔ جب کوئی شخص خود تو کوئی برا کام کرے اور دوسرے کو اُسی کام کرنے کو منع کرے۔

اثر۔ فارسی میں ہے: خود را فضیحت دیگراں را نصیحت اور اُردو نے اس کا ترجمہ کر لیا ہے۔

آپ کو مٹانا۔ آپ کو خاک میں ملانا۔ سخت محنت کرنا۔ تکلیف اٹھانا۔ درج نہیں۔

آپ کیا کوئی افلاطون ہیں: ہم آپ کا رعب نہیں مانتے۔ آپ سے نہیں دبتے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

آپ کی ٹکّی یہاں نہ لگے گی۔ آپ کی دال یہاں نہ گلے گی۔ قابو نہ چلے گا۔

اثر۔ یہ عوام کی زبان یا اور کہیں کی زبان ہو تو ہو۔ لکھنؤ میں دال گلنا بولتے ہیں اور ٹکّی کو ٹکیا کہتے ہیں۔

آپ کی خجالت میری آنکھوں پر۔ جو شرمندہ ہو اُسے اور زیادہ خجل کرنے کے لیے طنز سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ کی خجالت میری آنکھوں پر۔ ماشاء اللہ کیا ذہن کی تیزی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

آپ کی کرامات دیکھ لی۔ اصل حال کھل گیا۔ درج نہیں۔

آپ کے کیا کہنے ہیں۔ بڑے قابل ہیں۔

باعزت ہیں۔ (طنز ہے)۔ درج نہیں۔
آپ گئے تو گئے اور کو بھی لے گئے۔
آپ تو خراب یا تباہ ہوئے دوسرے کو بھی اپنے ساتھ برباد کیا۔ درج نہیں۔
آپ ہر فن مولا ہیں۔ جب کوئی شخص کسی بات کا دعویٰ کرتا ہے تو طنز سے کہتے ہیں کہ آپ ہرفن مولا ہیں۔
اثر۔ مقولہ صرف اتنا ہے : ہرفن مولا۔ دوسرے طنز کا پہلو نکلنا ضرور نہیں۔ بیان واقعہ کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔
(اودھ پنچ)۔
آپہنچنا۔ پہنچ جانا۔ ناسخ ؎
خاک پہنچے کوئے جاناں کو کہ آپہنچی گھٹا
کیا ہماری خاک اڑانے میں صبا نے دیر کی
اثر۔ آپہنچنا پہنچ جانا نہیں ہے بلکہ قریب آجانا ہے۔ ناسخ ہی کا دوسرا شعر یہ مفہوم واضح کردیتا ہے ؎
پھر ہرن ہوگئی مری وحشت
پھر وہ رعنا غزال آپہنچا
آپ ہی آپ۔ آپی آپ۔ خود بخود۔ تنہا۔ اس طرح درج نہیں۔ آپ ہی آپ یا آپی آپ باتیں کرنا لکھا ہے۔ محاورہ باتوں تک محدود نہیں غالباً صبا کا شعر ہے ؎
شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہے
آپ ہی آپ کھنچے جاتے ہو نقشا کیا ہے
فیلن میں تنہا آپ ہی آپ بھی درج ہے۔
"الکھ نرنجن آپ ہی آپ"
آپ ہی میاں در دربار آپ ہی میاں کھیت کھلیان۔

افلاس اور بیکسی کے اظہار میں یہ کہاوت مروج ہے۔ درج نہیں۔
(از اودھ پنچ)۔
آپے سے نکلنا۔ (عو) آپے سے باہر ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد سب آپے سے باہر ہونا یا ہو جانا بولتے ہیں۔ آپے سے باہر نکلنا نہیں سنا۔
آتش عناں۔ تیز رو۔
اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ صرف تیز رو گھوڑے کے لیے مستعمل ہے۔
آتما ٹھنڈی رہے۔ (عو) دعا۔ خوش رہو۔ بچے سلامت رہیں۔ اس طرح درج نہیں۔
آٹا آٹا ہو جانا۔ بہت باریک ہو جانا۔ پس جانا۔ (فقرہ) دوا کو ذرا دھوپ میں رکھ دو پھر دو رگڑوں میں آٹا آٹا ہو جائے گی۔ ۲۔ گل جانا۔ گھن جانا۔ بوسیدہ ہو جا۔ (فقرہ) تمہاری غفلت سے برسات میں سارا اسباب آٹا آٹا ہو گیا۔
اثر۔ آٹا آٹا ہو جانا زیادہ تر کپڑا گل جانے کے لیے مستعمل ہے۔
آٹا بھوسی بھرا۔ آٹا جو صاف نہ کیا گیا ہو۔ درج نہیں۔
آٹا دال آلو بھی ہے۔ اچھائیوں کے ساتھ کچھ برائیاں بھی ہیں۔
اثر۔ صحیح مفہوم ہے۔ کسی کا بے تکا پن ظاہر کرنا۔ (دیکھیے اودھ پنچ)۔

آٹا نبڑا بوچا سٹکا۔ مثل۔ جب مالدار مفلس ہوگیا تو خوشامد کرنے والے چل دیے۔

اثر۔ شاید مفہوم خوشامد کرنے والے سے بہتر مفت خورے سے ادا ہوتا۔

بہار ہند میں مثل اس طرح درج ہے:
آٹا نپٹا پوجا سٹکا' اور یہ معنی دیے ہیں: جب تک کھانے پینے کو ہوتا ہے پوجا پاٹ عبادت کی سوجھتی ہے، جہاں یہ نہ ہوا پوجا بھی ختم ہوا۔ سب دھیان جاتا رہا۔

میرے نزدیک مثل کے دونوں معنی رکھیے اور موقع موقع سے استعمال کیجیے۔

آٹھ آٹھ پہر پاجامے سے باہر رہنا۔ (عم) ہر وقت غصے میں بھرے (بھرا؟) رہنا۔ ہر وقت لڑائی پر آمادہ رہنا۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے:
آٹھوں پہر جامے سے باہر رہنا۔
(اودھ پنچ)۔

آٹھ کاٹھ اُتارنا۔ صدقہ جو لڑکے پر سے آٹھویں اور اٹھارویں سال کی عمر میں اتارا جاتا ہے۔ یہ سال منحوس سمجھے جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ صفی ؎

سال ہے اٹھارواں بھر دل جوانی کے ہیں ٹھاٹھ
مل کے سب لخت جگر پر سے اتاریں آٹھ کاٹھ

آٹھوں پہر۔ ہر وقت۔ چوبیس گھنٹے۔ دن رات۔ اس طرح درج نہیں۔ آتش ؎

شیشے رہیں شراب کے آٹھوں پہر کھلے
ایسے گھرے کہ پھر نہ کبھی ابر تر کھلے

(آٹھ پہر درج ہے۔ آٹھوں پہر میں جو تسلسل ہے وہ آٹھ پہر میں نہیں)۔

آٹھوں گانٹھ کمیت۔ وہ کمیت گھوڑا جس کے آٹھوں جوڑ (یعنی چاروں ٹخنے اور چاروں گھٹنوں کے جوڑ) بہت مضبوط ہوں (مجازاً) شریر۔ چالاک۔ عیبی۔ حرامزادہ۔ عیار۔ ہوشیار۔ مضبوط۔

اثر۔ آٹھوں گانٹھ کمیت مجازاً اُس شخص کو کہتے ہیں جو ذہین اور شریر ہو نہ کہ وہ عیب ہوں جنھیں گنوایا گیا ہے۔ لغت نام نا معلوم کا اندراج ہے:
(چابک سواروں کی اصطلاح ہے) یہ رنگ چالاکی و شوخی کی دلیل ہے لیکن ایسا گھوڑا شریر بھی ضرور ہوتا ہے اسی رعایت سے مجازاً اُس شخص کو کہتے ہیں جو بڑا چالاک ہو۔ لیکن عقلمند بھی ہو۔

یہی اودھ پنچ کا اندراج ہے۔

آج برس کے پھر نہ برسوں گا۔ جب پانی زور سے دیر تک برسے تو یہ جملہ پانی کی طرف سے کہا جاتا ہے۔

اثر۔ پانی کو کیوں متکلم کیجیے۔ یہ فقرہ اس طرح بھی ہے اور اسی طرح بہتر ہے:
آج برس کے پھر نہ برسے گا۔
(بہار ہند)۔

آج تمہاری خیر نہیں۔ کسی لڑکے یا نوکر سے اُس وقت کہتے ہیں جب اُس سے کوئی خطا ہوئی ہو۔ یعنی خوب پٹو گے۔ درج نہیں (لغت نام نا معلوم)۔

آج زبان کھلی ہے کل بند ہے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔

اثر۔ آخری 'ہے' محاورے کا جزو نہیں۔ کسی شعر میں موجود ہونا جواز کی دلیل نہیں۔ شعر سے محاورہ نہیں بنتا۔

آج کا کام کل پر رکھنا۔ کام میں سہل انگاری کرنا۔ وقت پر کام نہ کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کوئی دم فرصت جسے مل جائے سمجھے مغتنم
رہ گیا ہے جس نے رکھا کام کل پر آج کا

آج کرے گا کل پاوے گا۔ زندگی میں جو کرے گا اس کی سزا جزا عاقبت میں پائے گا۔ درد ؎

اس دار مکافات میں سن اے غافل
جو آج کرے گا وہ تو کل پاوے گا

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں یہی مثل اختصار کے ساتھ یوں ہے:

"آج کرے کل پاوے۔"

آج کل روزگار عنقا ہے۔ مثل۔ آج کل کام سے لگنا دشوار ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

آج کھلتا نظر نہیں آتا۔ یہ محاورہ اس وقت بولتے ہیں جب پانی خوب برستا ہو۔ گھٹائیں چھائی ہوں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آج کیا جاتی دنیا دیکھی۔ جب کوئی دوست مدت کے بعد ملنے آئے یا متوجہ ہو تو کہتے ہیں۔ اسیر ؎

نبض بیمار جو اے رشک مسیحا دیکھی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی

اثر۔ یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے جب کسی سے وہ بات ظہور پذیر ہو جو کبھی نہ ہوئی تھی یا جس کی توقع نہ تھی۔ اسیر کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔

آج میری کل تیری۔ سب کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ کبھی کسی کو عروج ہے کبھی کسی کو۔ درج نہیں۔

آخر۔ ۶۔ زائد حسن کلام کے لیے۔ غالب ؎

کچھ تو جاڑے میں چاہیے آخر
تا نہ دے باد زمہریر آزار

اثر۔ آخر یہاں حسن کلام کے لیے نہیں بلکہ حاصل کلام کے معنی دیتا ہے۔ غالب کے شعر میں بھی یہی مفہوم ادا کرتا ہے۔ حاصل کلام یا القصہ کچھ سامان تو جاڑے میں ہونا چاہیے تاکہ باد زمہریر کی تکلیف سے بچنا ہو۔

آخرت کے کتے۔ وہ دکھاوے کے مولوی جو لوگوں کو عاقبت کا لالچ دلاکر روپیہ اینٹھتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)

آخری چہار شنبہ۔ صفر کے مہینے کا آخری بدھ۔ مشہور ہے کہ پیغمبر صاحب نے اس دن غسل صحت کیا تھا اس وجہ سے لوگ اس دن کو متبرک سمجھتے ہیں۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

آخری دیدار۔ مرتے وقت کا دیدار۔ وقت نزع کا دیدار۔ (فقرہ) اب ان کا برا حال ہے چل کے آخری دیدار کرلو۔

اثر۔ آخری دیدار کے معنی اتنے محدود نہیں۔ آخری دیدار ایسی ملاقات ہے

جس کے بعد پھر ملنے کی توقع نہ ہو۔ اس کا باعث نزع ہو یا جدائی جو اور کسی بنا پر ہو۔

میر انیس ؎

چلائی عمو جان ادھر آکے جائیے
دیدار آخری مجھ کو دکھلا کے جائیے

آدبانا۔ آدبانا۔ دبوچ لینا۔ پکڑ لینا۔ حملہ کرنا۔

اثر۔ آدبانا صحیح۔ آدبا لینا ٹکسال باہر۔

آدم آبی۔ ایک قسم کا چوپایہ جو صورت میں انسان سے مشابہ ہوتا ہے اور پانی میں رہتا ہے۔

اثر۔ بیشتر بجائے آدم آبی کے مردم آبی کہتے ہیں۔

آدمی پیر چو شد حرص جواں می گردد۔ (مقولہ) بڑھاپے میں حرص جوان ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

آدمیت بہم پہنچانا۔ مہذب ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس کے کوچے کے فیض سے انسان آدمیت بہم پہنچاتا ہے۔ (فسانۂ عجائب)

آدمیت پکڑنا۔ تمیز سیکھنا۔ درج نہیں۔

آدمیت سکھانا۔ تمیز سکھانا۔ آدمی بنانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آدمیت سیکھنا۔ تمیز سیکھنا۔ شعور حاصل کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آدمی را بچشم حال نگر۔ آدمی کو مجموعی حالت سے دیکھنا چاہیے۔ درج نہیں۔

آدمیاں گم شدند ملکِ خدا خر گرفت۔ خوش صفات سے آدمی آراستہ کم ہوتے ہیں۔ درج نہیں (مقولہ)۔

آدمی سا پکھیرو کوئی نہیں۔ مقولہ۔ آدمی اپنی عقل سے اتنی دور دور پہنچتا ہے کہ کوئی پرندہ اتنی دور پرواز نہیں کر سکتا۔ جب کوئی تھوڑے ہی دنوں میں بار بار سفر کر کے مختلف مقامات پر پہنچتا ہے تو اس جگہ کہتے ہیں۔

اثر۔ اس مقولے کی دوسری صورت یہ ہے اور اس کو بھی لکھنا چاہیے تھا: آدمی بڑا پکھیرو ہے (محاورات ہند)

آدمی کو دیکھ آدمی ڈھنگ پکڑے، خربوزے کو دیکھ خربوزہ رنگ پکڑے۔ مثل۔ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

آدمی کی صورت ہونا۔ اوسط درجے کا ناک نقشہ۔ نہ بہت خوب صورت نہ بدشکل۔ اس طرح درج نہیں۔

آدمیں ہونا۔ فرماں بردار ہونا۔ محتاج ہونا۔ نوکر ہونا۔ ممنون ہونا۔

اثر۔ اردو میں داخل نہیں۔

آدمی ہے کہ اُلّو کرنے کا مٹکا۔ لنگڑا کے چلنے والے کو مذاق سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) "ہاہا آدمی ہے کہ اُلّو کرنے کا مٹکا۔ اجی اتنا لنگڑانا ٹھیک نہیں۔ بس جیسے پاؤں میں موچ آگئی ہو۔" (اودھ پنچ)

آدھا اُدھر آدھا اُدھر۔ نصف

اس طرف نصف اُس طرف۔ تلوار کے کاٹ وغیرہ میں کہتے ہیں۔ ایک ہی ہاتھ میں آدھا ادھر آدھا اُدھر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آدھا پیٹ کھانا۔ غذا میں تقلیل کرنا۔ پیٹ بھر کے نہ کھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بال بچے آدھا پیٹ کھاتے ہیں اور شب کو بحالت فاقہ منڈیا مژدڑ کے پڑ رہتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ مثل۔ جب کوئی بات یا کام ایک قاعدے اور انتظام کے ساتھ نہ ہو۔ اُس وقت کہتے ہیں یعنی بے جوڑ بے میل۔

اثر۔ عورتیں آدھی تیتر آدھی بٹیر کہتی ہیں۔ (فقرہ) مُنہ سے بات نہیں نکلتی اور نکلتی بھی ہے تو آدھی تیتر آدھی بٹیر اپنی مادری زبان بھول گئے۔ (اودھ پنچ)

آدھا ہو جانا۔ دُبلا ہو جانا۔ سوکھ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (آدھارہ جانا درج ہے)۔

آدھمکنا۔ یکایک خلاف توقع کہیں پہنچ جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ارے صاحب اتنے دنوں کے بعد آپ آج کیسے آدھمکے۔ (اس جگہ دھر دھمکنا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج ہے)۔

آدھی بات نہ کرنا۔ بالکل نہ بولنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آدھی بات نہ کہنا۔ غصہ یا بدزبانی نہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہ بیچاری کسی کو آدھی بات نہیں کہتی۔ (ناول کامنی)۔

"آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑے، آدھی رہے نہ ساری"۔ اس طرح درج ہے۔

اوپر والی مثل کو ترجیح ہے کیونکہ مقفیٰ ہے۔

آدھی کو چھوڑ ساری کو دھاوے، ایسا ڈوبے تھاہ نہ پاوے۔ (مثل) طمع سے تھوڑا نفع بھی جاتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آدھی کے واسطے پیسے کا تیل جلانا۔ حساب جانچ کے لیے چاہے وہ آدھی کی ہی غلطی کیوں نہ ہو پیسہ جلا کر رات کو جانچ کرنا تیل جلا کر صرف کیا جائے انتہائی احتیاط سے مراد ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آدھے بجے۔ (دہلی) ڈیڑھ بجے۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈیڑھ بجے کہتے ہیں۔ دن ہو یا رات۔ ہر گھنٹے کے نصف پر جو گھڑیال بجتا ہے اس کو آدھا بجنا کہتے ہیں۔

آرام سے بیٹھنا۔ مطمئن ہو کر بیٹھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

باعثِ گردش ہوا یہ وحشت آبادِ وجود
بیٹھے تھے کنجِ عدم میں اے جنوں آرام سے

آرام سے ہونا۔ مطمئن ہونا۔ درج نہیں۔

غالب ؎ حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہلِ جفا میرے بعد

آر پار۔ اُس سوراخ کی نسبت کہتے ہیں جو ایک طرف سے دوسری طرف ہو جائے۔
(فصحا وار پار بولتے ہیں)

اثر۔ یہ فیصلہ غالباً اس بنا پر صادر فرمایا گیا ہے کہ حضرت جلال مولف سرمایۂ زبان اُردو نے وار پار کو درج کیا ہے اور آر پار کو ناقابلِ توجہ سمجھے۔ مگر کہیں اشارۃً بھی نہیں کہا کہ آر پار غیر فصیح ہے نہ مجھے اس کی تحقیق ہو سکی بلکہ سوراخ اس پار سے اُس پار ہو جانے کے لیے آر پار ہی کو ترجیح دی گئی ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

نیز فیلن وغیرہ میں بھی دونوں کا اندراج ہے۔ لہٰذا میری رائے ہے کہ دونوں فصیح ہیں بلا قید مقام دونوں کو رکھیے گو سوراخ ہونا کے معاملے میں جہاں تک اہلِ لکھنؤ کا تعلق ہے، آر پار بیشتر زبانوں پر ہے۔ "فیروز اللغات" میں بھی دونوں بلا تفریق درج ہیں اور ملاحظہ فرمائیے آڑ پاڑ بمعنی اعتماد جو بہت کم لوگوں نے سنا ہوگا سرمایۂ زبان اردو اور نور اللغات دونوں میں براجمان ہے اور اس پر کوئی فتویٰ صادر کرنا کیسا، یہ بھی ارشاد نہیں ہوتا کہ عامیانہ زبان ہے۔ جہاں تک کہ فیلن جو عوام کی زبان پر چڑھے ہوئے الفاظ کو بلا تکلف اپنی کتاب لغت میں شامل کر لیتا ہے آڑ پاڑ کو ناقابلِ اعتنا سمجھتا ہے۔

لغت نام نامعلوم کے مولف نے "آڑا چھوڑ پاڑا" کو اپنی لغت میں شامل کیا ہے مگر صاف صاف لکھ دیا ہے کہ بدوضع اور بازاری لوگوں کا محاورہ ہے بمعنی بے معنی اور مہمل بات۔ مجھے آڑ پاڑ اور آڑا چھوڑ پاڑا میں دہقانیت کے سوا کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

"نور اللغات" میں ایک اندراج اور مل گیا جس پر لکیر کھنچی نہ ہونے کے سبب سے پہلے نظر نہیں پڑی تھی۔ ملاحظہ ہو:۔

آڑ پھانس۔ مؤنث۔ آڑ پاڑ۔ (فقرہ) "آڑ پھانس کر مجھ سے رسید لکھوالی"۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آڑ پھانس بجائے آڑ پاڑ زبان میں داخل ہے۔ چنانچہ لغت نام نامعلوم میں آڑ پھانس درج ہے اور اس کا مطلب لکھا ہے:

برائے نام ذمہ داری — جھوٹ موٹ ضمانت۔

آرہنا۔ ۴۔ جھک پڑنا۔ ناسخ ؎

پاؤں پر سر آرہا ہے ناتوانی سے جنوں
پڑ گئے حلقے مری آنکھوں میں اب زنجیر کے

اثر۔ خالی آرہنا کے معنی جھک پڑنا ہرگز نہیں۔ پاؤں پر سر آرہا ہے پورے ٹکڑے سے یہ مفہوم ادا ہوتا ہے۔ (اودھ پنچ)

آری۔ چھوٹا آرا۔ درج نہیں۔

۲۔ تنگ۔ (آجانا۔ کرنا۔ ہونا کے ساتھ)۔

اثر۔ یہ عین سے عاری ہے نہ کہ الف سے۔ عاری کے تحت یہ فرمانا کہ فارسی یا عربی میں اس معنی میں نہیں ہے لہٰذا اس معنی میں آری صحیح ہے تغیر املا کے لیے کافی دلیل نہیں۔ اُردو میں نہ معلوم کتنے الفاظ ہیں جن کو فارسی یا عربی کے اصل معنی سے علیحدہ

کرکے استعمال کیا جاتا ہے مگر اسلا نہیں بدلتا۔
مثلاً عرصہ بمعنی دیر فارسی یا عربی میں نہیں
ہے۔ اگر حضرت مولف کی دلیل کو صحیح مانا
جائے تو کیا دیر کے معنی میں عرصہ کو ارسہ یا
ارسا لکھے گا؟ ہرگز نہیں۔
آرے بلے بتانا۔ ٹالنا۔ اس طرح درج
نہیں۔
آرے چلنا۔ ظلم وستم ہونا۔ ایذا پہنچنا۔
درج نہیں۔ آتش سے
نقاب الٹے جو تو رخسارِ آتش رنگ سے اپنے
پرِ پروانہ سے آرے چلیں شمعوں کی گردن پر
آڑا۔ ۲۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں
دھاریاں ہوتی ہیں۔ ناسخ سے
کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے
اثر۔ آڑا کپڑے کی کوئی قسم نہیں۔ ناسخ کے شعر
کا مطلب نہیں سمجھے اور معنی گڑھ لیے۔ آڑا
کپڑے کو قطع کرنے کا ایک طریقہ ہے اور شعر
میں سیدھی بات کے تقابل کو لایا گیا ہے۔
آڑا گھٹنا چوڑی دار پاجامے کو کہتے ہیں۔
آڑا چوتالا۔ موسیقی کی ایک تال کا نام۔
اثر۔ شاید اتنا اضافہ بے جا نہ ہوتا! "جو
اکثر دُھرپد کے ساتھ بجایا جاتا ہے۔"
آڑا کھینچ جانا۔ پتنگ کو حریف کے پتنگ
کے اوپر سے یا نیچے سے لے جانا اور جانب
مخالف کھینچنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے رخ دینا کہتے ہیں۔
آڑا لگا لینا۔ جو پتنگ کسی طرف کو زیادہ
جھکا ہو اس کو ڈور دے کر روکنا اور جدا

کی تہ پر لے آنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے بھچکا دے کے سیدھا
کرنا کہتے ہیں۔ یہ ڈور دے کر سیدھا کرنا
یا ہوا پر لے آنا ہوا۔
آڑا لگنا۔ پتنگ کا آڑا اُڑنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے دبنا۔ چکراتا یا اُڑاتا
کہتے ہیں۔
آڑا ماننا۔ پتنگ کا دہنے یا بائیں کسی
رخ دب کر اُڑنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے کہ دہنے یا بائیں کو
دبتا ہے۔ (پیچ لڑانے میں کنکوے کو
رخ دے کے کھینچا بھی جاتا ہے) یہ بھی کنکوے
کا دبنا یا سیدھا نہ اڑنا ہوا۔
آڑ پاڑ۔ برائے نام ذمہ داری۔ (فقرہ)
بھلا (بہلا؟) پھسلا کے تھوڑا سا اعتماد
قائم کرکے آڑ پاڑ کرکے کام نکال لو۔
اثر۔ دیہاتی بولی ہو تو ہو۔ خواص نہیں بولتے۔
مثال کہاں سے حاصل کی گئی اس کا کوئی
حوالہ نہیں دیا ورنہ غور کیا جاتا۔ (مزید
بحث آر پار کے ضمن میں دیکھیے)۔
آڑ پیدا کرنا۔ کوئی کام دوسرے پر پھندا
رکھ کے کرنا۔ درج نہیں۔
آتش سے
اب نقاب الٹے ہو پھر بھی تو نہیں کچھ ہوتا
تم نے کر لی ہے بڑی آڑ صبا سے پیدا
آڑ توڑنا۔ حجاب توڑنا۔ پردہ درمیان
سے اٹھا دینا۔ یہ محاورہ اب کم مستعمل
ہے۔
انشا سے

ع کچھ مُنہ سے پھوٹیے تو سہی پھر نہیں کہ ہاں
آپس میں ہے حجاب کی جو آڑ توڑیے

اثر۔ انشا کے شعر میں لفظ آڑ حجاب کے معنی میں نہیں بلکہ رکاوٹ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ عاشق و معشوق آمنے سامنے بیٹھے ہیں پردہ کیسا رکاوٹ بربنائے حجاب ہے معشوق گُون مُھون بیٹھا ہے۔ انشا کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ وہ چل کے کہتا ہے کہ ہاں نہیں کچھ تو مُنہ سے پھوٹو۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں پردے یا حجاب محض کو دخل نہیں ہوسکتا آڑ توڑنا محاورہ تھا ہی کب جواب کم مستعمل ہے۔ محاورہ بھی خیالی اور حضرت مؤلف کا بیان کردہ مفہوم شعر بھی ہوائی۔

آڑو - شفتالو۔

اثر۔ آڑو اور شفتالو دو مختلف پھل ہیں۔ مرادف ہرگز نہیں۔

آڑی - جس کھیل میں دو گروہ کیے جاتے ہیں ایک جماعت ایک افسر کے ماتحت اور دوسری دوسرے افسر کے ماتحت تو ہر افسر اپنی جماعت کے ہر ایک لڑکے کو اپنا آڑی کہتا ہے۔ (فقرے) میرے میرے آڑیو ادھر آؤ۔ اپنے اپنے آڑی کو ادھر بلاؤ۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں اس طرح نہیں بولتے۔

بڑی تلاش کے بعد "ارمغان دہلی" سے پتہ چلا کہ گنواروں میں آڑ کے ایک معنی ہیں معاون۔ مددگار۔ ضامن۔ اور آڑی اسی گنواری آڑ سے یا ڑی ہے یار۔ مددگار شریک۔ حصہ دار۔ کھیلنے میں وہ لڑکے جو ایک مقرر سرگروہ کے تابع ہوں)۔ (جب کھیلنے میں دو گروہ کیے جاتے ہیں اور اُن میں ایک ایک اپنی جماعت کا افسر ہوتا ہے تو وہ افسر اپنے ہاں کے ہر ایک لڑکے کو اپنا آڑی کہتا ہے)۔ (فقرہ) میرے میرے آڑیو ادھر آؤ۔ اپنے اپنے آڑی کو ادھر بلالو)۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ صاحب نور اللغات مندرجۂ بالا عبارت نقل کر دی مگر لفظ گنوار گول کر گئے اور اس حذف نے کیا کیا پیچیدگیاں پیدا کر دیں۔ اگر لفظ آڑی کے مقابل قوسین میں (ع م) لکھ دیتے یا لکھ دیتے کہ قصباتی زبان ہے تو مجھے اتنی چھان پھٹک کی ضرورت کیوں لاحق ہوتی۔ احتیاطاً آڑ کے تحت ارمغان دہلی کا اندراج نمبر ۳ بھی درج کیے دیتا ہوں۔

۳۔ (گنوار) معاون۔ مددگار۔ ضامن۔ (فقرہ) بھیا ہمارے معاملے (بھائی میرے معاملہ) میں تو یوں ہی آڑ ہے۔

آزاد کرنا - غلامی سے مخلصی دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

آزمالینا - پرکھ لینا۔ اندازہ کر لینا۔ خوب سمجھ لینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آس پاس - تابع فعل۔ ارد گرد۔ ادھر اُدھر۔ گرد و پیش۔ قریب۔

اثر۔ پاس کوئی فعل نہیں۔ تابع مہمل مقدم کہنا چاہیے تھا۔

آس دینا - وہ آواز جس سے سنگت والے

گویے کو سہارا دیتے ہیں۔
اثر۔ سوز خواں کو سہارا دینا بھی آس دینا ہے
یہ مفہوم درج نہیں ۔ (سوز خواں کے
ساتھی کو سنگت والا نہیں بازو کہتے ہیں)۔

آسرا پکڑنا۔ بھروسا کرنا، سہارا لینا ۔ درج
نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آس کرے تو پاس آئے۔ جب کوئی غرض
ہوتی ہے تو پاس آتا ہے ۔ خود غرض سے
مراد ہے۔ درج نہیں ۔ (لغت نام
نامعلوم)۔

آسمان پر سے اُترنا۔ بلندی سے نیچے آنا۔
غرور میں کمی ہونا۔
اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے بے سعی و محنت کچھ
حاصل ہونا۔ آتش ؎
عالم بالا کی نعمت کا اگر بھوکا ہوں میں
آسماں پر سے فرشتے اتریں خوان بالائے سر
(اب آسمان سے فرشتے اتریں کہیں گے بجائے
آسمان پر سے فرشتے اتریں)۔

آسمان پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے۔
کیوں ناشکری کرتا ہے۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

آسمان لوٹنا۔ آسمان ٹوٹ پڑنا۔
آسمان پھٹ پڑنا۔
اثر۔ آسمان لوٹنا یا ٹوٹ پڑنا اصطلاحاً سخت
مصیبت نازل ہونا ہے۔ آسمان دراصل
نہیں ٹوٹ پڑتا یا پھٹ پڑتا ۔ صبا کا شعر
دیکھیے ؎
باد خزاں سے باغ پہ افتاد پڑ گئی
کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر

آسمان سے آگ برسنا۔ سخت گرمی
ہونا۔ درج نہیں ۔ تعشق ؎
چلتی ہے لو، برستی ہے آگ آسمان سے
مُنہ خشک ہو تو کہہ نہیں سکتے زبان سے

آسمان کو دیکھنا۔ کمال یاس مجبوری یا
حیرت میں نظر سوئے آسمان ہونا۔ درج
نہیں ۔ حبیب ؎
وہ ماہرو نظر نہیں آتا تو اے حبیب
ہم بار بار دیکھتے ہیں آسمان کو

آسمان کی چیل زمین کی اصیل۔
وہ چالاک عورت جو ایک جگہ نہ ٹکے
اور دوڑ دوڑ کر اندر باہر کام کرے ۔
اثر۔ یہ عجیب و غریب محاورہ نہ میں نے
کسی کو بولتے سنا نہ تحقیق ہو سکی۔

آسمان کے تارے توڑ لانا۔ کسی
ناممکن کام کو ممکن کر دکھانا۔ شاندار
کامیابی حاصل کرنا درج نہیں ۔

آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا۔
مثل اُس جگہ استعمال کرتے ہیں جہاں کسی
زبردست کی زورآوری سے زیردستوں
کو سوا اطاعت کے چارہ نہیں ہوتا۔

**آسمان و زمین کیوں نہیں شق
ہو جاتے**۔ کسی سخت صدمے، گناہ یا
بے حیائی کی بات ہونے پر کہتے ہیں۔
(عاقل)
روزِ ہجراں میں تو سارے حشر کے آثار ہیں
کیوں زمیں پھٹتی نہیں شق آسماں ہوتا نہیں
اثر۔ یہ مندرجہ مقولے کی مثال کیوں کر
ہوتی ۔ اصل یہ ہے کہ موجودہ صورت میں

یہ کوئی محاورہ یا مقولہ نہیں۔ دو محاورے الگ الگ آسمان ٹوٹنا یا ٹوٹ پڑنا اور زمین پھٹنا ہیں۔
میر کا مصرع ہے:

مجھ پہ تو آسمان ٹوٹا ہے

عورتوں کا روزمرہ ہے: زمین پھٹ جاتے اور میں سما جاؤں۔

آسمانی ڈوپٹہ ۔ نیلے رنگ کا ڈوپٹہ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

آج اوڑھا ہے ڈوپٹہ آسمانی یار نے
میرے سر کو بھی بلائے آسمانی چاہیے

آسن ۔ وہ کپڑا جس پر ہندو فقیر بیٹھ کر پوجا پاٹ کرتے ہیں ۔ آسنی ۔
اثر ۔ یہ آسنی باضافہ یلئے معروف الآخر ہے نہ کہ آسن ۔

آسن اکھڑنا ۔ گھوڑے پر ران کا ڈگمگا جانا ؎

طرارے توسنِ ایام کے بیکار ہیں قاسم
اکھڑتا ہے کہیں آسن بھلا ہم شہسواروں کا

اثر ۔ قاسم صاحب نے میر مغفور کو کیا خوب اصلاح دی ہے۔ میر ؎

کرے یہ توسنِ ایام شوخی جس قدر چاہے
کہیں آسن بھلا ہم شہسواروں کے اکھڑتے ہیں

آسودگی حرفیست یہاں ہے نہ وہاں ہے۔ دونوں جہاں میں کہیں چین نہیں۔ درج نہیں۔ سودا کا یہ مصرع ضرب المثل ہوگیا ہے۔ پورا شعر اس طرح ہے ؎

یاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغۂ حشر
آسودگی حرفیست یہاں ہے نہ وہاں ہے

آسودہ خاطر ۔ مطمئن، جس کا دل یکسو ہو۔ درج نہیں ۔

آسیب باندھنا ۔ آسیب اتارنا۔ درج نہیں (لغات اردو)

آسیب پہنچنا یا پہنچانا ۔ صدمہ دینا ۔ رنج یا ضرر پہنچانا۔ درج نہیں نسیم ؎

پا بوسی کا کل کوئی آسیب نہ پہنچائے
شانا بھی نہ آجائے کہیں موئے کمر تک

آسیبی خلل ۔ جن یا بھوت پریت کا اثر جو اکثر جاہل اور کم درجے کی عورتوں پر ظاہر ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

آشمال ۔ نوکر ۔ خدمت گار ۔ کمینہ ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

آشنائیُ ۔ ۳ ۔ (ہند) ۔ ناجائز علاقہ ۔ ناجائز تعلق ۔ (کرنا ۔ ہونا کے ساتھ) اثر ۔ چھوٹنا کے ساتھ بھی ہے (آشنائیُ چھوٹنا) ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

آشنائیُ چھوٹنا ۔ دوستی ترک ہونا ۔ (اس کا استعمال زیادہ تر بازاری حسینوں سے ترک تعلق تک ہے) ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)

آشنائیُ کرنا ۔ دوستی کرنا ۔ حسینانِ بازاری سے تعلق رکھنا ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

آشنائی کرنا آسان نباہنا مشکل ہے۔ مثل۔ دوست بنالینا آسان ہے۔ اس کے شرائط پورے کرنا سہل نہیں۔ درج نہیں۔

آشنائی ہونا۔ یہ بھی مذکورۂ بالا مفہوم پر بولتے ہیں۔ لازمی و متعدی کا فرق ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آغوں کرے غوغائیاں پائے۔ بات کرے بتاسے پائے۔ بچوں کی لوری۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

آفتابی دائرہ۔ گول دائرہ۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ یہ خوش نویسوں کی اصطلاح ہے۔ گول دائرہ جو مثل آفتاب کے ہو۔ دوسرا بیضوی جو بیضہ سے مشابہ ہو۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آفت ہے۔ غضب ہے ستم ہے۔ درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔

آفریں صدآفریں۔ انتہا کی مدح یا ذم کے مقام پر بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ حالاں کہ آفریں کی مثال میں میر کا ایک شعر پیش کیا ہے جس میں آفریں صد آفریں نظم ہے۔ بطور طنز

جب گیا میں یاد سے تب کس کا گھر کاہے کا پاس
آفریں صد آفریں اے مردمان روزگار

آکاس۔ آسمان۔

اثر۔ اردو میں زیادہ تر س منقوط (ش) سے بولتے ہیں (اودھ پنچ)۔

وقت آپ کرے گا کام سارے
آکاش کے توڑے گا تارے

آکاس اگن گولے۔ ٹوٹتے ہوئے ستارے۔ شہاب ثاقب۔ درج نہیں۔

آکھو ماکھو میاں کو اللہ راکھو۔ عورتیں بچوں کا منھ دھلاتے وقت کہتی ہیں۔ تاکہ بچہ بہلا رہے اور روئے نہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (اودھ پنچ) اس کی دوسری صورت ہے اکھو مکھو میاں کو اللہ رکھو بھی درج نہیں۔

آگا بھاری ہونا۔ (عم) ا۔ راستے کا پُرخطر ہونا۔

اثر۔ یہ صرف کہاروں کی اصطلاح ہے۔ (دیکھیے ارمغان دہلی)

آگا بیچھا۔ ایک معنی ہیں شرم گاہ۔ عورتوں کا مقام مخصوص۔ (دیکھیے ارمغان دہلی جس میں جان صاحب کا یہ شعر بھی درج کیا ہے ؎

ایسے اندھے ہو نہیں دیکھتے آگا بیچھا
کسی کو کاہے کو بھائے گا تمہارا اخلاص

یہ مفہوم درج نہیں۔

آگ بن دھواں کہاں۔ بغیر اصل کے فرع نہیں ہوتی۔ بغیر جڑ کے شاخ نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ قریب قریب وہی مطلب ہے جو فارسی کے اس مقولے کا: تا نباشد چیزکے گویند مردم چیزہا۔

آگ بھبھوکا ہونا یا ہو جانا۔ غضب ناک ہونے سے چہرہ سرخ ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

میر کا شعر ہے ؎

آگ بھبھوکا پھر ہو جانا
کرتے کرتے پیاری باتیں

آگ پانی کا سنجوگ۔ جہاں دو مخالف

میں میل ملاپ ہو یا موافقت ہو وہاں کہتے ہیں۔ شاد ؎

ہم رہ سکیں کس طرح آگ پانی
نبھے دوستی کیا ہماری تمہاری

اثر۔ جو معنی بیان کیے ہیں وہ شعر سے نہیں نکلتے۔ نہ شعر میں لفظ سنجوگ آیا ہے۔ بلکہ یہ مطلب نکلتا ہے کہ آگ پانی میں بیر ہے۔

حضرت مؤلف کی پوری عبارت یہ ہے:
اسنجوگ ہوا (بھول میل ملاپ۔ دو مخالف چیزوں کا میل ملاپ) جہاں دو مخالفوں میں میل ملاپ ہو یا یکجائی یا موافقت ہو وہاں کہتے ہیں۔ لہٰذا مثل کا یہ حاصل ہوا کہ جب دو مخالف چیزیں مل جاتی ہیں تو اُن سے بڑا کام نکلتا ہے۔

آگ پر لوٹنا۔ ا۔ حقیقی معنی میں وہ فقرا جن کو چہل ابدال کہتے ہیں دہکتے ہوئے انگاروں پر لوٹتے لوٹتے آگ بجھا دیتے ہیں۔ (اسیر)

ہر روز لوٹتا ہے یہ داغوں سے آگ پر
دل ہجر یار میں چہل ابدار ہوگیا

اثر۔ میں نے اپنے صغر سن میں ایک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ احمد کبیر کی گاتے مانی گئی تھی۔ صحن مکان میں دہکتے ہوتے انگارے بچھے ہوتے تھے اُن پر چھلبدار سپید کپڑے پہنے ہوتے ڈفلی پر گاتے اور لوٹتے تھے۔ اُن کو خفیف سا ضرر بھی نہیں پہنچا۔ روز عاشورا لوگ آگ پر چلتے ہیں اور جلتے نہیں۔

آگ جگانا۔ بجھی آگ کا مشتعل کرنا، شوق بڑھانا۔ نصیر ؎

بخت خفتہ نے جگایا اُسے صد حیف نصیر
آگ جو گلخنِ سینے میں دبی رہتی ہے

اثر۔ بجھی آگ کیا خاک مشتعل ہوگی۔ دبی آگ کہیے۔ نصیر نے بھی اس کا خیال رکھا ہے۔

آگ جوڑنا۔ آگ سُلگانا۔ درج نہیں۔
آگ کو آگ مارتی ہے۔ شریر شریر ہی سے دبتا ہے۔

اثر اس کا مفہوم اتنا محدود نہیں۔ زبردست کو زبردست مارتا ہے۔ ہم سر کو ہم سر دبا سکتا ہے۔ وغیرہ۔

آگ سے پانی نکالنا۔ دشوار کام سرانجام دینا۔ ناممکن کو ممکن کر دکھانا۔ درج نہیں۔ آرزو ؎

آگ سے پانی نکالے یہ لگی کا کھیل ہے
دوسرا چھالا اٹھا جب ایک پھوڑا بہہ چکا

آگ کا کھیل اچھا نہیں۔ بچوں سے کہتے ہیں کہ آگ سے نہ کھیلو اس سے نقصان پہنچے گا جیسے آتش بازی سے روکنا۔ اسی طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آگ کو آگ مارتی ہے۔ مثل۔ شریر شریر ہی سے دبتا ہے۔

اثر۔ شریر پر موقوف نہیں۔ ہم سر اپنے ہم سر ہی سے دبتا ہے۔

آگم اندیشہ۔ آئندہ کا دھیان رکھنا۔ آئندہ کے لیے سوچنا خاص عورتوں کی زبان ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آگم اندیشہ دیکھنے والی حکومت ہندوستان کو کبھی میسر

نہیں ہوتی۔ بوا نصیبن کہا کرتی تھیں۔ "وہ
آدمی ہی کیا جو اپنا آگم اندیشہ نہ دیکھے"۔
(رادھا پنچ) (آگم کے معنی ہندی میں مستقبل
کے ہیں۔ دیکھیے فیلن)
۔ آگم

آگ میں پھونک ڈالنا۔ آگ میں ڈال
کر جلا دینا ؎

جو وہ کرتے ہیں مرا امتحاں پڑیں بیچ والے نہ درمیاں
اگر آگ میں بھی وہ پھونک دیں تو خلیل کچھ مجھے ڈر نہیں

اثر۔ شعر آگ میں پھونک دینے کی مثال ہے
نہ کہ آگ میں پھونک ڈالنے کی۔

آگ میں لوٹنا۔ بہت بے چین، بیقرار
یا مضطرب ہونا۔ بربنائے غصہ۔ حسد
وغیرہ (درج نہیں)

آگو دار۔ (عو) آگے کی طرف۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) ایک زنجیر جو گردن میں
پڑی تھی اور آگو دار کھینچی جاتی تھی۔"
(ناول پیاری دنیا)۔

آگے آگے۔ جب کسی بات میں موجودہ
زمانے سے آئندہ زمانے میں زیادہ خرابی
کا کھٹکا ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔ میر ؎

ابتدائے عشق ہیں روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

اثر۔ شعر مشہور اسی طرح ہے۔ ایک نسخے میں
ابتدائے عشق کی جگہ "راہ در عشق" ہے
اور میرے نزدیک اسی طرح بہتر ہے

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔
پورا محاورہ ہے۔ یعنی ابھی کیا ہوا آئندہ
اس سے زیادہ تکالیف کا سامنا ہوگا۔

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
میر کا مطلع ہے ؎

راہ دور عشق میں روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

آگے آئے۔ یہ محاورہ زیادہ تر عورتوں کا
ہے۔ ایک قسم کی بددعا یا کوسنا جو کبھی اپنے
لیے کبھی دوسروں کی نسبت استعمال ہوتا
ہے۔ (مثال)

کوسا ہو اگر میں نے تو آئے مرے آگے

اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

آگے پاؤں نہ بڑھنا۔ بربنائے
ضعف یا شش و پنج۔ درج نہیں
مونس ؎

گھر سے کبھی جو نکلی نہ تھیں حال تھا تباہ
آگے نہ پاؤں بڑھتے تھے نہ سوجھتی تھی راہ

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ۔ جہاں کوئی ایک
کام کو نا تمام چھوڑ کر دوسرے کی طرف متوجہ
ہو جائے۔

اثر۔ مطلب قریب قریب یہی ہے مگر مثل اس
طرح بھی سنی ہے: آگے چھوڑ پیچھے دوڑ
(فقرہ) جواب دے سکے تو واہ واہ نہیں
تو بیوی نے ہندی کی چندی کر کے سمجھا دیا
آگے چھوڑ پیچھے دوڑ نہیں کی (فسانہ
نادر جہاں)

آگے دھر لینا۔ کسی پر غصہ اتارنا۔
سزا دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ)
بڑھیا کو آگے دھر لیا بچوں نے زبان کھولی
ایک ایک بگڑ کر بولی۔ عورت اپنا علاج کر۔
(عقد ثریا) فیلن میں یہ مثل درج

ہے اس کا بھی یہی منشا ہے۔ "ٹھاڑا مارے
اور آگے دھر لے"۔

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔ (ناتھ۔ نکیل۔
پگھا جوتے کا تسمہ) پوری مثل یہ ہے:
آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا سب سے بھلا کمہار کا گدھا۔
(عو) لاوارث لاولد کی نسبت بولتی ہیں جس کا
کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ (فقرہ) تم ان کی طرح
فضول خرچی پر کمر نہ باندھو، اُن کا کیا ہے آگے
ناتھ نہ پیچھے پگھا۔

اثر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پگا یا پگھا کے معنی جوتے
کا تسمہ نہیں ہیں بلکہ پچھاڑی کے ہیں۔ گدھے
کے ساتھ جوتے کے تسمے کا کون تک ہے۔ فیلن
میں بھی اس کے معنی
(پچھاڑی) لکھے ہیں۔ مثل کمہار کا گدھا کے
بجائے دھوبی کا گدھا کے ساتھ بھی ہے اس
طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔ لغت نامعلوم
میں دھوبی کا گدھا لکھا ہے اور مطلب یہ
تحریر ہے (صرف آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا کا):۔
ننگ۔ مجرد۔ علائق دنیا سے آزاد۔ بے گھر
بار کا۔
ظاہر ہے کہ محض لاوارث لاولد جس کا کوئی
پوچھنے والا نہ ہو یہ مفہوم وسیع تر ہے۔ تمام
علائق دنیا سے پاک ہونا۔

آلا۔ ایک سورما یا شاعر کا نام۔ درج نہیں

آلا۔ آلا اودل کے متعلق ایک کبت۔
درج نہیں۔

آلا۔ اپنا ہی قصہ طول کے ساتھ فخریہ کہنا۔
درج نہیں۔

آلا۔ کوئی طولانی قصہ کہنا۔ یا کسی موضوع پر لمبی
چوڑی بحث کرنا۔ درج نہیں۔ مثلاً کہاں
کی آلا گائی۔

آلودہ ہونا۔ لوث رکھنا۔ مبتلا ہونا۔ اس طرح
درج نہیں۔ آتش ؎
آنکھ بھر کر نہ کبھی چاند سی صورت دیکھی
نہیں آلودہ ہماری نگۂ پاک ہنوز

آلھا۔ ۱۔ ایک بہادر راجا کا نام جس کا قصہ
اکثر عوام برسات میں گاتے ہیں اور اس
قصے کو بھی آلھا کہتے ہیں۔ ۲۔ مجازاً طول طویل
بے سرو پا باتیں۔ آلھا راجا کے حالات جنگ
وغیرہ گانا۔

اثر۔ عموماً اس راجا کے قصے کو آلھا اودل
کہتے ہیں۔

آم بلانا۔ آم کے درخت پر چڑھ کر شاخوں
کو ہاتھ پاؤں سے جنبش دینا۔

اثر۔ یہ ایک مہمل فقرہ معلوم ہوتا ہے جس
کا کسی کتاب میں وجود نہیں۔ نہ کسی کو بولتے
سنا۔ گنوار بھی آم جھوڑنا کہتے ہیں۔

آمد آمد۔ آنے کی دھوم۔ آنے کی خبر
آنے کا چرچا۔ مومن ؎
آمد آمد ہے چمن میں کس سمن اندام کی
سبزۂ خوابیدہ سے مخمل بچھاتی ہے بہار
جب اس کے ساتھ دھوم یا شور یا خبر کا
لفظ آتا ہے تو آمد آمد کے معنی صرف
آنے کے رہ جاتے ہیں۔
قلق ؎
آمد آمد کی چار سو اک دھوم
بام و در پر دہ مرد و زن کا ہجوم

اثر۔ یہ خیال ہی خیال ہے۔ قلق کے شعر کا

بھی وہی مفہوم ہے جو مومن کے شعر کا ہے
اگر دھوم نہ ہو تو مرد و زن کا بام و در پر ہجوم
کیوں ہو۔ حضرت مؤلف کا بیان کردہ مطلب
لفظ آمد بلا تکرار سے نکلتا ہے۔ مثلاً بخار
کی آمد ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے۔

آمد کا ٹرّا۔ دکھاوے کی بہادری دراصل
بزدل۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آمد کا ٹرّا پھر
ٹائیں ٹائیں پھش۔ (اودھ پنچ)۔

آملنا۔ ۲۔ قالب اور صورت بدل کے کسی کے
رنگ میں مل جانا۔ (گلزار نسیم)

جادو سے بنی وہ آدمی زاد
انسانوں میں آملی پری زاد

اثر۔ آملنا کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ بھیس بدلنے کا
مفہوم پہلے مصرع میں ہے۔ آملنا شامل ہونا
ہے اور بس۔ آملنا آکر ملنا یا ملاقات کرنا ہے
جیسا خود حضرت مولف نے نمبر ۱ کے تحت
درج کیا ہے اور مثال میں رند کا یہ شعر پیش
کیا ہے ؎

یارب مجھے بلائے وہ یا آپ آملے
مطلب بر آئیں دل کے مرے مدعا ملے

آم مچھلی کی بھینٹ ہو ہی جاتی ہے۔
آم مچھلی کا کیا ساتھ نہ ہوگا۔
مچھلی پکانے میں آم کی کھٹائی دی جاتی ہے
اس وجہ (سے) آم مچھلی کا ساتھ کہا گیا ہے۔
جب کوئی کسی کو زک دے کے چل دیتا ہے یا
چھپ رہتا ہے تو زک اٹھانے والا کہتا ہے۔
یعنی پھر بھی تو ملاقات ہوگی اس وقت سمجھ
لوں گا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔ دیہات
کی مثل ہو تو ہو۔ ایک بات اور ہے مچھلی
پکانے میں کھٹائی ڈالی ہی نہیں جاتی۔ دہی
میں پکتی ہے۔ صحیح مثل اس طرح ہے: آم
اصلی کی بھینٹ ہو ہی جائے گی اور ایسے
موقع پر بولی جاتی ہے، جب کوئی شناسا سا
اُسی شہر میں رہ کر چشم پوشی کرے۔ مُنہ
چھپائے مطلب یہ ہے کہ ایک جگہ ہیں تو کب
تک سامنا نہ ہوگا۔

آن۔ پاس لحاظ۔ درج نہیں۔ محشر ؎

ٹھنڈ بان نکلی ہیں بچے کے پڑا اچھرتا ہے
کچھ کسی بات کی بھی آن ہے گوٹیاں تم کو

محشر ؎

کون سا عذر جان ہے تم کو
یاں کے آنے میں آن ہے تم کو

آنا۔ ۴۔ ملنا۔ حاصل ہونا۔ میر ؎

جب نام ترا لیجیے تب آنکھ بھر آئے
اس زندگی کرنے کو کہاں سے جگر آئے

اثر۔ آنکھ بھر آنا آبدیدہ ہونا ہے نہ کہ ملنا یا
حاصل ہونا۔

آنا چھوڑ دینا۔ کسی ایسی جگہ جانا چھوڑ
دینا جہاں آمد و رفت کا اکثر اتفاق ہوتا
تھا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ان دنوں چھوڑا جو آنا میرے گھر کا یار نے
تو بھی اے روحِ رواں اب خانۂ تن چھوڑ دے

آنا ہوا۔ آنے کا اتفاق ہوا۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎

مرچکا ہوں پر ہوا آنا جو اُس صیاد کا
طائرِ روحِ رواں بے بال و پر ہو جائے گا

آنت آنت لوٹ گئی۔ شدت کی

مثلی ہوئی۔ درج نہیں۔
آفت دیکھنا۔ مصیبت کا سامنا ہونا۔
درج نہیں۔ ذوق ؎
نہ دیکھی ہے کیسی کیسی آفت جہاں میں ہم نے تمہارے باعث
اور آگے کیا کیا غم والم ہم تمہاری بدولت نہ دیکھ لیں گے
آن توڑنا۔ ایک معنی ہیں ہٹ یا ضد سے باز آنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم نیز ارمغان دہلی)۔
آنٹھی۔ (گرہ۔ کینہ۔ عداوت) مونث۔ جما ہوا دہی کا تھکا۔ عوام اینٹھی کہتے ہیں۔
اثر۔ میں اس لفظ کی تحقیق سے قاصر رہا۔ کسی موجودہ کتاب لغت میں مندرجہ معنی نہیں ملے۔ حضرت مولف نے کوئی سند بھی پیش نہیں کی۔ فیلن میں ایک معنی جما ہوا ضرور دیے ہیں مگر دہی کی تخصیص نہیں۔
آنٹی۔ پہلوان جب ایک ٹانگ کا داؤں پیچ کر کے حریف کو اڑنگا دے کے گراتا ہے اُسے آنٹی کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
آنٹی مارنا یا لگانا۔ مذکورۂ بالا طریقے سے حریف کو گرانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
آنچل سنبھالنا۔ بوڑھی عورتیں لڑکیوں سے کہتی ہیں آنچل سنبھالو یا سنبھال کر چلو درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
آنچل لوٹنا۔ (رواؤ مجہول بضم اول) ڈوپٹے کا آنچل زمین سے مس ہونا۔

درج نہیں۔ انجم ؎
سمجھ لے دل میں یہ آسماں تو وہ لوٹ ہیں تیرے لوٹنے پر
جو اوڑھ کر لٹ پٹا ڈوپٹہ لٹاتے ہیں ادا کے آنچل
(انجم کبھی کبھی اپنے نام آسمان جاہ کی رعایت سے آسمان تخلص اختیار کرتے ہیں)
آنچ نہ آنے دینا۔ صدمہ اور نقصان نہ آنے دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)
آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند
جو کچھ اپنے لیے درست نہ سمجھو، دوسروں کے لیے بھی روا نہ رکھو۔ (درج نہیں)۔
آندھی ہے۔ وہ شخص جو بہت جلد باز ہو یا تیزی سے کام کرتا ہو۔ درج نہیں (لغت نام نا معلوم)۔
آن رکھنا۔ ناز اٹھانا۔ بات رکھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
آنسو پوچھنا۔ اشک پاک کرنا۔
اثر۔ املا پونچھنا (باضافۂ نون غنہ) ہے نہ کہ پوچھنا۔
آنسو چلنا۔ آنسو بہنا۔
اثر۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ گنوار اس طرح بولتے ہوں تو اور بات ہے۔ ٹکسال باہر ہے۔ البتہ ناسخ نے بربنائے رعایت لفظی ایک شعر میں آنسو چلنا (رواں ہونا) نظم کیا ہے۔ شعر یہ ہے ؎
کس طرح اُس کو روانہ کروں ناسخ مکتوب
جائے قاصد مرے آنسو دم تحریر چلے
(چلے یعنی روانہ ہوئے)۔ حالاں کہ جیسا پیشتر عرض کیا آنسو رواں ہوتے ہیں روانہ نہیں

ہوتے۔

آنسو ڈالنا۔ مہمل ہے۔ کسی تک بند شاعر کا یہ شعر سند نہیں ہو سکتا ؎

شمع روئے غیر پر گر رو ہمارے واسطے
حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے

آنسو کا چھالا۔ وہ آبلہ جو آنسوؤں کی حدت اور گرمی سے پڑجائے۔ اسیر ؎

یہاں تک زخم ہے دل میں کہ پہروں میں لہو رویا
کوئی آنسو کا چھالا بھی جو دیکھا تیغ مژگاں میں

اثر۔ یہ کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں محض مضموں آفرینی ہے۔

آنسوؤں سے پیاس نہیں بجھتی۔ رونے سے دل کا ارمان پورا نہیں ہوتا نہ رنج دور ہوتا ہے۔

اثر۔ محاورہ "اوسوں پیاس نہیں بجھتی" ہے نہ کہ آنسوؤں سے پیاس نہیں بجھتی۔

آنسوؤں کا باران۔ (باران با علان نون) شدت گریہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
آنکھوں سے آنسوؤں کا باران جاری تھا۔

آنسوؤں کی دھار۔ آنسوؤں کی بدھیاں۔ آنسوؤں کا سہرا۔ سب کے معنی شدت گریہ کے ہیں اور کوئی درج نہیں۔

آنسوؤں کے دریا میں نہانا۔ آنسوؤں سے مُنہ دھونا۔ ناسخ ؎

نہا رہے ہیں وہ غیروں کے ساتھ گنگا میں
نہائیں ہم بھی نہ کیوں آنسوؤں کے دریا میں

اثر۔ محض مضموں آفرینی۔ لغت میں جگہ پانے کا سزاوار نہیں۔

آن سے مارے، تان سے مارے یوں نہ مرے تو ران سے مارے۔
مثل۔ فاحشہ عورت ہر طرح جال میں پھانستی ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

نوٹ: مثل میں تان بمعنی گانا اور آن بمعنی ناز و انداز۔ ہے۔

آنکھ اٹھا کر نظر کرنا۔ دیکھنا۔ انشا ؎

یہ جو کہیے کعبے میں ہے فقط یہ غلط ہے محض اسی نمط
جدھر آنکھ اٹھا کے نظر کروں نظر آئے مجھ کو وہ برملا

اثر۔ یہ محض بر بنائے شعر ہے۔ صحیح محاورہ آنکھ اٹھا کے دیکھنا ہے۔ جیسا خود بھی دوسری جگہ درج کیا ہے۔

آنکھ اٹھنا۔ لازم۔ نظر سامنے ہونا۔ (قدر) ؎

آنکھ مجرم پر کبھی اٹھتی نہیں
ہے مروت آنکھ میں مثل نظر

اثر۔ آنکھ اٹھنا کے ایک معنی آشوب چشم کے بھی ہیں وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آنکھ اونچی نہ ہونا۔ نگاہ نہ اٹھنا۔ ا۔ ضعف سے۔ مصحفی ؎

اے مسیحا اب تو پہنچا ہے نقاہت سے یہ حال
آنکھ اونچی ہو نہیں سکتی ترے بیمار سے

اثر۔ ضعف میں آنکھ اونچی نہیں ہو سکتی کہیں گے۔ جیسا مصحفی کے شعر میں ہے۔ نہ کہ آنکھ اونچی نہ ہونا۔ یہ نازک فرق مفاہیم ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

آنکھ برابر کرنا۔ آنکھ ملانا۔ درج نہیں (ارمغان دہلی)۔ (آنکھ برابر نہ کرسکنا درج ہے)۔

آنکھ بند کرکے کچھ دے دینا۔ بے دیکھے بھالے کچھ دے دینا۔ پوشیدہ سلوک کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)۔

آنکھ پسیجنا۔ آنکھ نم ہونا۔ آبدیدہ ہونا۔ درج نہیں۔ قائم ؎

ہائے قائم نہ تری آنکھ پسیجی ہرگز
ابر روتا ہے سدا خوف سیہ کاری سے

آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گے۔ (مثل) وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جو چیز جس کام کی ہے وہ کام اُسی سے نکلتا ہے۔ اثر۔ مثل کا صحیح مطلب یہ ہے کہ بسر کیوں کر ہوگی جب کمانے والا نہ رہے گا۔ (دیکھیے فیلن)۔

آنکھ جمنا۔ نظر ٹھہرنا۔ نگاہ قائم ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

آنکھ جھپکتے میں۔ دم بھر میں۔ فوراً۔ درج نہیں۔ ظفر ؎

کس کا فلک اول وہفتم کہ مرا اشک
اک آنکھ جھپکتے میں ڈبوتا کوئی ہوتا

آنکھ چمکانا۔ اترا کر دیدے مٹکانا۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)

آنکھ چیر چیر کر دیکھنا۔ آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔ غور سے دیکھنا۔ گھور کر دیکھنا درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)

(نوٹ: لکھنؤ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا ہے۔ اثر۔)

آنکھ دبا کر دیکھنا۔ کچھ کھلی کچھ بند آنکھ سے دیکھنا شوق ؎

دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر
ناقص ہوا چہرہ جو ہوئی چھوٹی بڑی آنکھ

اثر۔ یہ اس طرح دیکھنا ہے کہ ایک آنکھ پوری کھلی ہوئی ہو اور دوسری کچھ کھلی کچھ بند خود شوق کے اس شعر میں بھی اس طرف اشارہ ہے۔

آنکھ رسیلی یا رس بھری ہونا۔ پیار کی آنکھ۔ ۲۔ مخمور آنکھ۔ ۳۔ لگاوٹ بھری آنکھ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آنکھ سرکنا۔ نظر کا بٹنا۔ پھرنا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

سب گھر پہ کیا ہے آنکھ تمہاری بھی مڑ گئی
سوئے گا کون نیند ہماری تو اڑ گئی

آنکھ سے لہو ٹپکنا۔ بہت رونا۔ شدت گریہ سے آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔ درج نہیں۔ سالک دہلوی۔ ؎

آنکھ سے کیوں لہو ٹپکتا ہے
دل میں کچھ درد سا ہے کیا باعث

آنکھ کی اوٹ۔ شرم۔ حیا۔ لحاظ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) رفتہ رفتہ پردہ اٹھ رہا ہے۔ ایک آنکھ کی اوٹ تھی وہ بھی جاتی رہی۔ (اودھ پنچ)۔

آنکھ (یا آنکھوں) کی پتلی یا پتلیاں پھرنا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا۔

آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے۔
ایسے بے وقوف جو فضول خرچ ہوں۔ درج نہیں (فقرہ) اکثر واہمہ پرست انسان تو رات دن اس بدھنے کے آگے ڈنڈوت کیا ہی کرتے ہیں۔ مگر بعض آنکھوں کے اندھے گانٹھ کے پورے سلمانوں نے بھی اس کے سامنے سر عجز خم کر دیا ہے۔ (اودھ پنچ)۔
ضرورت ہے ایک ایسے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے ہفتاد سالہ ہریالے بنے کی جو ہزار برس رہے مگر بھاڑ جھونکنا بھی نہ آئے۔ (اودھ پنچ)۔
آنکھ لڑ جانا۔ عاشق ہو جانا۔ فریفتہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بیشک کسی پری پیکر سے آنکھ لڑ گئی ہے۔ (ناول نشتر)۔
آنکھ لڑنا۔ دو چار ہونا۔ نظر بازی کرنا۔ عشق و محبت ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
آنکھ لڑانا درج ہے۔
آنکھ مچولا۔ لڑکوں کا کھیل۔ دہلی میں آنکھ مچولی بھی کہتے ہیں۔
اثر۔ اور اب ارمغان دہلی کا اندراج دیکھیے: آنکھ مچولی۔ بچوں کا ایک کھیل۔ باہر والے آنکھ مچولا کہتے ہیں۔ (لکھنؤ میں بھی آنکھ مچولی ہے۔ اس کی سند میں رشک کا یہ شعر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ؎

چار آنکھ نہ ہونا ہی اُسے مد نظر ہے
کھیلوں میں اُسے آنکھ مچولی نظر آئی

آنکھ مڑنا۔ بے اعتنائی برتنا۔ درج نہیں۔

تخشق ؎

سب گھر پہ کیا ہے آنکھ تمہاری بھی مڑ گئی
سوتے گا کون نیند ہماری تو اڑ گئی

آنکھ میں بسنا۔ نظر میں سما جانا۔ کسی کا ہر دم پیش نگاہ رہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
(آنکھوں میں بسنا درج ہے)۔
آنکھ نہ ناک بنّو چاندسی۔ (ع) مثل طنز سے اس کی نسبت بولتی ہیں جو بد صورت ہو اور آپ کو خوبصورت جانے۔
اثر۔ اس طرح لکھنا چاہیے تھا: گوری مگر ناک نقشے کی بھدی عورت کی نسبت کہتی ہیں۔
آنکھوں پر لینا۔ بہت خاطر مدارات کرنا۔ محبت سے پیش آنا۔ اس طرح درج نہیں۔
آنکھوں دیکھی محبت۔ ظاہری نمائشی محبت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آنکھوں دیکھی محبت تو سب ہی کرتے ہیں مگر محبت وہی ہے جو حاضر غائب ایک سی ہو۔
آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک۔ کسی کا نہایت سرگرمی سے خیر مقدم کرنا۔ بسر و چشم کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بڑے میاں نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا "آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک" خانہ خانۂ شماست (اودھ پنچ)۔
آنکھوں سے آنا۔ نہایت شوق سے آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ انجم ؎

تھا جو مشتاق تو آنکھوں سے تجھے آنا تھا
کوئے جاناں میں دلا سر کے بھل آیا ناحق

آنکھوں سے تلوے سہلانا۔ نہایت

آرام دینا۔ بہت زیادہ خدمت کرنا۔

بحر ؎

کوئی دن میری بھی راحت کا سرانجام کریں
تلوے سہلاؤں میں آنکھوں سے وہ آرام کریں

اثر۔ آنکھوں سے تلوے سہلانا انتہائے گرویدگی ظاہر کرتا ہے نہ کہ جو کچھ حضرت مولف کا خیال ہے۔ بحر کے شعر کا بھی یہی حاصل ہے۔

آنکھوں سے کٹاؤ کرنا۔ دیدے چکر مکر کرنا۔ آنکھیں مٹکانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نشۂ شراب میں لڑکھڑاتی اٹھلاتی کمر لچکاتی آنکھوں سے کٹاؤ کرتی پہلو میں آ بیٹھی۔ (اودھ پنچ)۔

آنکھوں سے نور جاتا رہنا۔ اندھا ہو جانا۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی) لکھنؤ میں آنکھوں کا نور جاتا رہنا بولتے ہیں۔

آنکھوں کو بدل کر دیکھنا۔ ناک بھوں چڑھا کر دیکھنا۔ تیوری پر بل ڈال کر دیکھنا۔ درج نہیں۔ اسیر ؎

شوخ چشم آئینہ ہر چند بہت ہے لیکن
پانی پانی ہو جو آنکھوں کو بدل کر دیکھو

(آنکھ یا آنکھیں بدل کر دیکھنا درج ہے)۔

آنکھوں سے نیل ڈھلنا یا ڈھل جانا۔ مرتے وقت جو چند قطرے پانی کے آنکھوں سے نکلتے ہیں اس کو آنکھوں کا نیل ڈھلنا کہتے ہیں۔ شوق ؎

نیل آنکھوں سے اب تو ڈھلتا ہے
نبض ساقط ہے دم نکلتا ہے

اثر۔ عجب نہیں جو شوق کے شعر میں بھی آنکھوں کا نیل نظم ہو جیسا کہ خود حضرت مولف نے معنی بیان کرنے میں لکھا ہے۔ نیز دوسری جگہ آنکھوں کا نیل ڈھلنا درج کیا ہے۔ خیر جو کچھ ہو لکھنؤ میں آنکھوں کا نیل ڈھلنا بولتے ہیں نہ کہ آنکھوں سے نیل ڈھلنا۔

آنکھوں کا اندھا گانٹھ کا پورا۔ نافہم کم عقل مگر مال دار درج نہیں۔ (راسخ) ؎

دعا دیتے ہیں وہ میرے دل پر داغ کو لے کر
الٰہی گانٹھ کا پورا ہو اور آنکھوں کا اندھا ہو

خالی آنکھوں کا اندھا بھی مستعمل ہے۔

داغ ؎

یہ فرمایا انھوں نے دیکھ کر تصویر یوسف کی
اسے تو مول وہ لے جو کوئی آنکھوں کا اندھا ہو

گانٹھ کا پورا بمعنی مال دار کے متعلق جلد اول میں لکھ چکا ہوں۔ یہاں صرف شاد کا شعر درج کرنا کافی ہوگا ؎

شیریں ہے تیری شاخ زباں بھی تو مزہ کیا
گنّے کی طرح گانٹھ کا پورا تو نہیں ہوں

ظفر کا شعر ہے ؎

غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے پر صبا
جب تک لگے نہ اس زر یک مشت کو ہوا

آنکھوں کا پانی مر جانا۔ بے حیائی بے غیرتی اختیار کرنا۔ درج نہیں۔

آنکھوں کا تلے اوپر ہو جانا۔

اثر۔ محاورہ پتلیاں پھر جانا ہے نہ کہ جس طرح لکھا ہے اور اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ

خود پ کی ردیف میں خالی پتلیاں
پھر جانا لکھ کر سند میں جلال کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

اب تو خدا کے واسطے منہ پھیر کر نہ بیٹھ
آنکھوں میں دم ہے پھر گئیں اے یار پتلیاں

آنکھوں کا نیل ڈھلنا۔ درج کیا ہے۔
خیر جو کچھ ہو لکھنؤ میں آنکھوں کا نیل ڈھلنا بولتے ہیں نہ کہ آنکھوں سے نیل ڈھلنا۔

آنکھوں کو روگ دینا یا دے جانا۔
منتظر رکھنا۔ یا کسی بات کی عادت ڈلوانا۔
اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ ع

آنکھوں کو روگ دے گئے ہو انتظار کا
(آتش)

آنکھوں کی ٹھنڈک۔ اولاد ــ
نہایت پیارا۔ نہایت عزیز۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)۔

آنکھوں کی موچ نکلواؤ۔ اچھے برے کی تمیز پیدا کرو۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
("آنکھوں کی فصد یں لو" درج ہے)۔

آنکھوں کے اندھے گانٹھ کے پورے۔ دولت مند مگر بے وقوف
درج نہیں۔ (فقرہ) کہاں ہیں آنکھوں کے اندھے گانٹھ کے پورے جیب سنبھال آنکھیں بند کر کے دیکھیں۔
(اودھ پنچ)۔

آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا۔
آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانا۔
اسیر ؎

بندھا کب تصور تری زلف کا
کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا نہ آیا

اثر۔ بر بنائے ضعف یا رنج یا مصیبت یا غصہ بھی آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجاتا ہے۔ (فقرہ) اس نوجوان کو عجب حال پُر ملال میں دیکھا۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا۔ وہیں سے نعرہ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا۔
آبدیدہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔
تعشق ؎

بھرے ہیں آنکھوں میں آنسو اداس بیٹھے ہو
یہ کس غریب کی تربت کے پاس بیٹھے ہو

آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آنا۔
آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا۔ درج نہیں۔
قلق ؎

مطلب دل زبان پر لائے
آنسو آنکھوں میں ڈبڈبا آئے

آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانا۔
آبدیدہ ہونا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

ہونٹ دانتوں تلے دبائے ہوئے
آنسو آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے

آنکھوں میں آنسو لانا۔ آنکھیں پُرنم ہونا۔
درج نہیں۔ (نسیم)

اشک آنکھوں میں ڈر سے لا نہ سکی
لگی بھڑکی ہوئی بجھا نہ سکی

آنکھوں میں جُھنتے پڑنا۔ (عم)
نظروں میں فرق آنا۔ کچھ کا کچھ دکھائی

دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری آنکھوں میں جھنتے تو نہیں پڑ گئے۔ اچھی چیز کو بُرا بتاتے ہو (ارمغان دہلی)۔

آنکھوں میں جوتیوں سمیت بیٹھنا۔ بیباک گستاخ ہو جانا۔ درج نہیں۔

میر انیس ؎

اے نور بصر آنکھوں پہ لے کر تجھے چلتا
تو مجھ سے بہلتی مرا دل تجھ سے بہلتا

آنکھوں میں دم اٹکنا۔ آنکھوں میں جان اٹکنا۔

اثر۔ اس کا ایک مفہوم ہے وقت آخر کسی کا شدید انتظار ہونا۔ یہ درج نہیں۔

آنکھوں میں دم رکنا۔ آنکھوں میں دم اٹکنا۔ اس طرح درج نہیں۔

انجم ؎

وہ مسیحا تو نہ آئے گا کبھی
رک گیا آنکھوں میں دم کس واسطے

آنکھوں میں زمانہ یا عالم سیاہ ہونا۔ غم کے مارے کچھ نہ دکھائی دینا۔ ازحد مغموم ہونا۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)

اشعار شوق ؎

ہر دکھائی سے تری عالم تھا آنکھوں میں سیاہ
چھوٹنا زلفوں کا رخ پر اک بہانہ ہو گیا

ظفر ؎

ہوتا آنکھوں میں کیوں زمانہ سیاہ
گر دکھائی وہ مہ جبیں دیتا

آنکھوں میں کہنا۔ آنکھوں کے اشارے سے کوئی مطلب ظاہر کرنا۔ درج نہیں۔ جرأت ؎

نہ کہیے غیر سے آنکھوں میں کچھ تو ہم ہوئے رخصت
نہیں نادان ایسے سب سمجھتے ہیں اشارے ہم

آنکھوں میں نہ ٹھہرنا نہ جچنا۔ کسی کی نظر میں کچھ وقعت یا عزت نہ ہونا۔ درج نہیں۔

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔ بڑی حیرت سے دیکھنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

آنکھیں چار ہونا۔ سامنا ہونا۔ درج نہیں۔ خواجہ وزیر ؎

لڑ گئیں تم سے جو آنکھیں ہو گئی اک بار صلح
کیجیے دو تین باتیں چار آنکھیں ہو گئیں

آنکھیں دوڑانا۔ مائل ہونا۔ متوجہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ اتش ؎

ہر طرف مجمع اغیار رہی دیکھا ہم نے
آنکھیں دوڑائیں تری بزم میں کیا کیا ہم نے

آنکھیں سامنے کرنا۔ آنکھیں چار کرنا۔ شرم نہ آنا۔ درج نہیں۔

رنگین ؎

مجھ سے تھا اقرار آنے کا گئے گھر غیر کے
پھر تم آنکھیں سامنے کرتے ہو شرماتے نہیں

آنکھیں سینکنا۔ حسینوں کو گھورنا۔

رند ؎

شعلۂ حسن سے جل جاؤ پر آنکھیں سینکو
کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو

اثر۔ گھورنا لازم نہیں۔ مطلوب نظارہ بازی ہے۔ آنکھ ملا کر ہو یا آنکھ بچا کر۔

آنکھیں گھمانا۔ آنکھیں چکر مکر کرنا۔ گردش دینا۔ درج نہیں۔

آنکھیں لٹکانا۔ (عو) آنکھیں چمکانا۔
اثر۔ یہ آنکھیں لٹکانا نہیں آنکھیں مٹکانا ہے (میم بجائے لام) کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

آنکھیں لہرانا۔ نیت ڈانواں ڈول ہونا۔ شوق پیدا ہونا۔ لالچ آنا۔ درج نہیں۔
خواجہ وزیر ؎
جاتا ہے طلب کرنے ہر اک نوح سے کشتی
دریا کو اگر دیکھ کے لہراتی ہیں آنکھیں

آنکھیں نیچی کرلیں۔ شرما گیا درج نہیں۔ (محاورات ہند)

آنکھیں نیچی ہوگئیں۔ شرم آگئی۔ (محاورات ہند) درج نہیں۔

آنی جانی چیز۔ بے بنیاد چیز۔ ناپائدار۔ (حالی) ملک و مال و سلطنت اک آنی جانی چیز تھی جو ہمیشہ رہنے والی تھی وہ دولت کیا ہوئی۔
اثر۔ چیز روزمرہ کا جزو نہیں۔ لغت نام ناطق میں صرف آنی جانی بمعنی آنے جانے والی۔ فانی۔ ناپائیدار درج ہے کیا جوانی آنی جانی ہے کی جگہ جوانی آنی جانی چیز ہے بولیے گا؟ ہرگز نہیں۔

آواجائی لگا رکھی ہے۔ (عو) جب کوئی بے موقع یا بلا ضرورت بار بار کہیں آتا جاتا ہے تو کہتی ہیں کیا آواجائی لگا رکھی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اکثر عورتیں آواجاہی کہتی ہیں۔ (فقرہ) اس آواجاہی (آمد و رفت) میں آفتاب بھی اپنی روزانہ مسافت پوری کرچکا تھا۔ (اودھ پنچ) آواجائی کی صحت سے انکار نہیں۔ آواجائی کے ساتھ آواجاہی بھی لکھنا چاہیے تھا۔

آوارہ گرد۔ ہرزہ گرد۔ بدوضع۔ بدچلن۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)۔ آوارہ گردی۔ واہی تباہی پھرنا۔ بدوضعی۔ بدچلنی۔ سرگردانی۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)۔

آواز اونچی کرنا۔ گانے میں آواز بلند کرنا۔ درج نہیں۔

آواز کا ٹیپا۔ آواز کا پلّا۔ گانے میں بلند پائدار آواز۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

آواز ڈوک میں آنا۔ زمانۂ بلوغ میں کنٹھ پھوٹنے سے آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ بچپن کی سی باریک اور سبک آواز نہیں ہوتی۔
اثر۔ آواز کا ڈوک میں ہونا (نہ کہ آنا) ہنگام بلوغ کبھی بھاری کبھی باریک آواز نکلنا ہے۔ جس طرح گانے والے کی آواز میں پتی لگتی ہے۔

آواز کرنا۔ ۳۔ کسی برتن کا توڑنا۔ (فقرہ) صاحب زادے روز ایک آدھ گلاس کی آواز کیا کرتے ہیں۔
اثر۔ معنی غلط بلکہ مہمل۔ اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

آواز نہ نکلنا۔ خاموش ہو جانا۔ منہ سے بول نہ نکلنا۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎

اک تیر میں شل لب سوفار ہوا چپ
نکلی نہ ترے عاشق جانباز کی آواز

آواز ہے کہ پھوٹا گھڑا ۔ بھونڈی اور بھدی آواز کو مذاق سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خوش آوازی بھی کچھ دن کی مہمان ہے۔ پھر تو پھوٹا گھڑا بھی اچھا۔ (ناول نشتر)۔

آؤ بھگت ۔ خاطر تواضع سے پیش آنا۔ (کرنا ۔ لینا ۔ ملنا کے ساتھ)

اثر ۔ ہونا کے ساتھ بھی ہے۔ مثلاً خوب آؤ بھگت ہوئی۔

آؤ تو جاؤ کہاں ۔ (ع و) جب کسی کے غصے کی شدت کا اظہار کر کے یہ کہنا ہوتا ہے کہ وہ ایسا بگڑ گیا اس طرح لڑنے لگا کہ جان چھڑانا مشکل ہوگئی تو یہ جملہ بولتی ہیں۔ (فقرہ) صاحب زادے کی تند مزاجی کا یہ حال ہے کہ ذرا سی بات میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ کل میں نے اتنی ہی بات پوچھی تھی کہ بیٹا شب کو کہاں تھے یہ سنتے ہی غصے کے مارے ایسے آپے سے باہر ہوگئے کہ آؤ تو جاؤ کہاں۔

اثر ۔ محاورے کا مفہوم اتنا محدود نہیں۔ بقول اودھ پنچ مفر باقی نہ رہنے یا نہ رکھنے کی جگہ پر کہتے ہیں خواہ امر مبحوث عنہ میں غصہ ہو یا شکایت۔ کتاب لغت (نام نامعلوم) میں ہے :۔ خاص عورتوں کا محاورہ ہے۔ اثنائے گفتگو میں جب کسی کی نسبت یہ کہنا ہوتا ہے کہ وہ بگڑ گیا۔ لڑنے لگا تو کہتی ہیں کہ جان چھڑانا مشکل ہوگئی وہ شل تھی کہ آؤ تو جاؤ کہاں۔ اسی کی ضد یہ محاورہ

ہے جو درج نہیں ....

آؤ تو سہی ۔ اس محاورے کے دو پہلو ہیں۔ یعنی آؤ تو سہی (کسی لڑکے وغیرہ سے) تم کو کیسی سزا دی جاتی ہے یا آؤ تو سہی یا پہلے ہی سے ایسا ہو جائے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آؤ جانے بھی دو ۔ اس کا مقصود قضیے بکھیڑے کا رفع دفع کرا دینا ہوتا ہے۔

آؤ دیکھا نہ تاؤ ۔ یہ جملہ اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی بے محل جلدی سے بے سمجھے بوجھے کوئی کام کر بیٹھے یا کچھ کہہ اٹھے۔

اثر ۔ حسب اودھ پنچ "بے محل" کی قید فضول ہے۔ یوں کہنا چاہیے "بے اندیشۂ انجام و وسوسۂ ضرر کوئی کام کر بیٹھنا۔ یا بغیر مالہ و ماعلیہ پر نظر کیے کوئی بات کرنا ۔ (از اودھ پنچ)۔

آؤ جاؤ ۔ (اسم مرکب) گھوڑے کا ادھر ادھر دوڑنے میں پلٹنا۔ درج نہیں۔

میر انیسؔ ؎

وہ شوخیاں فرس کی وہ سرعت وہ آؤ جاؤ
سو حسن تھا فقط جسے ہیکل کا اک بناؤ

آؤ نہ ۔ نفی بمنزلۂ اثبات ۔ یعنی ضرور آؤ۔ درج نہیں۔ غالبؔ ؎

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

آئی گئی ہونا ۔ (کسی پر غصہ اتارنا ۔ الزام دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ)

آئی گئی مجھ پر ہوئی۔ بی ہوش میں آؤ۔ (طلسم ہوش ربا) میرا شعر ہے ؎

میں اُس سے کہوں دُکھ درد ترا بس میری تولے دل لوبہ ہے
سب آئی گئی مجھ پر ہوگی کم بخت ترا کیا جائے گا

آئیں ۔ ارے کی جگہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں۔ اس کو الف ممدودہ و مقصورہ دونوں سے بولتے ہیں۔ آئیں اور ایں مثلاً آئیں یہ کیا ہوا۔ اور ایں تم ہو۔ الف ممدودہ سے دوسرے معنی بھی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ آنے کے مقام پر حاضر ہونے کے مقام پر بھی بولا جاتا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)

آئیں بائیں شائیں ۔ زٹل ۔ بے معنی بات ۔ مہمل بات ۔

اثر ۔ صرف آئیں بائیں بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں ۔ (دیکھیے فیلن)۔

آئیں بی عاقلہ سب کاموں میں داخلہ ۔ مثل ۔ عو ۔ اُس جگہ بولتی ہیں جب کوئی کسے (کسی ؟) ایسے کام میں دخل دے جس سے ناواقف ہو۔

اثر ۔ یہ مثل بی کے بجائے بہو کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔ آئیں بہو عاقلہ سب کاموں میں داخلہ (لغت نام نامعلوم)۔

آئینہ بندی ۔ شہر کی آرائش ۔ چراغاں ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شہر کی آرائش کا حکم دیا۔ تمام شہر آئینہ بند ہوا ۔ (طلسم ہوش ربا)۔

آئینے مکان میں لگانا ۔ آئینوں سے مکان کی آرائش کرنا ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

دکھلا رہی ہے دل کی صفا دو جہاں کی سیر
کیا آئینہ لگا ہوا اپنے مکاں میں ہے

آئے ۔ آئے ۔ یہ محاورہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی دوست دروازے پر متواتر پکارتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں آئے ۔ آئے ۔ یعنی ٹھہرو ابھی آتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آئے بلائے ۔ عورتوں کی زبان میں مہمانوں کو کہتے ہیں ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آئے بلائے کی آؤ بھگت میں گھر والے پھنسے ہوئے ہیں مردے کی خبر کون لے۔

آئے حواس گم ہونا ۔ بہت گھبرانا ۔ تشویش ہونا۔ ہوش بجا نہ رہنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ انیسؔ ؎

ہوتے ہیں مرے ہوش و حواس آئے ہوئے گم
خنجر کے تلے دیکھو گی کس طرح مجھے تم

(آئے حواس جانا یا کھونا درج ہے)۔

آئے نہ آئے برابر ۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کے آنے کا کوئی حاصل نہ ہو یا سفر سے آئے ملاقات نہ کرے ادھر اُدھر رہے یا آتے ہی چل دے۔

اثر ۔ یہ محاورہ بغیر لفظ برابر کا اضافہ کیے بھی بولا جاتا ہے ۔ آئے نہ آئے۔ (لغت نام نامعلوم)

الف

اب ۔ آج کنایہ ہے جلدی سے ۔ یہ مفہوم

درج نہیں۔ ذوق ؎

عبث جاں منتظر ہونٹوں پہ ہے وہ شوخ کب آیا
اگر چہلم میں بھی آیا تو ہم سمجھیں گے اب آیا

اُبال۔ غصہ۔ تیہا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فیلن)۔

اب تب کرنا۔ ٹالنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (پلیٹس)

ابتدا سے۔ شروع سے۔ درج نہیں۔ (فیلن) (جب ابتداءً لکھا تو ابتدا سے کیوں نہ شامل کیا جائے)۔ نیز

ابتدا سے انتہا تک۔ شروع سے آخر تک۔ درج نہیں۔ اُجڈّا۔ (ع) گنوار جاہل اُجڈ کی مزید تحقیر کے لیے عورتیں اُجڈّا بولتی ہیں۔

اب تو روپیہ ذات ہے۔ (مثل) اب کوئی ذات پات کو نہیں پوچھتا۔ جس کے پاس روپیہ ہے وہی شریف ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

ابخرے چڑھنا۔ اوپر کی طرف بخارات کا رجوع ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں
چڑھ گئے ابخرے سودے کے جو نشہ اترا

ابخرے دماغ کو چڑھنا درج ہے۔

اَبدا آبَد۔ ہمیشگی۔ قدامت۔ (لغت بہار ہند کی عبارت ہے کہ یہ لفظ فارسی ہے لیکن عورات کی زبان پر بہت جاری ہے)۔ درج نہیں۔

ابر آنا۔ گھٹا چھانا۔ درج نہیں۔

غالب ؎

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آوے
یہ سمجھوں گا کہ ڈھونڈے ہے ابھی سے برق خرمن کو

ابر اٹھنا۔ بدلی نمودار ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ابر جب اٹھتا ہے لے ناسخ خیال برق میں
آگ برساتا ہوں اپنے دیدۂ نمناک سے

ابر چھانا۔ ابر گھرنا۔ آسمان کا ابر آلود ہونا۔ بادل چھانا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ابر کا جھومتا آنا۔ گھٹا کا امنڈنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

گر ابر سیہ جھومتا آتا ہے تو برسے

ابر کو دیکھ کر گھڑے پھوڑ دیے۔ موہوم امید پر یقین کرنا اور موجودہ نقصان کی پروا نہ کرنا۔ درج نہیں۔

ابر کھلنا۔ بدلی کا چھنٹ جانا۔ مطلع صاف ہو جانا۔ درج نہیں۔ نظیر ؎

ابر کھلا ہوا چلی بوندیں تھمیں سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہہ گئی

(فیلن)

ابر کی چھت بندھنا۔ گھنگھور گھٹا چھائی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)۔

ابر کی بندھی ہوئی چھت نے ستاروں کی دھیمی دھیمی روشنی کو زمین کی طرف آنے سے روک دیا۔

(اشتاق زہرہ)

ابر گھرنا۔ گھٹا چھانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

شیشے رہیں شراب کے آٹھوں پہر کھلے
ایسا گھرے کہ پھر نہ کبھی ابر تر کھلے

ابرن۔ (بافتح و فتح سوم) زیور۔ گہنا۔

اثر ۔ ابرن کا اطلاق عمدہ لباس پر بھی ہوتا ہے۔
ابرن نئے نئے ۔ (فیلن)

ابرو پر بل آنا ۔ غصہ آنا۔ خفا ہونا۔
اس طرح درج نہیں۔ انجم ؎
قتل کرنے کو مرے سیدھی نگہ کافی ہے
تیرے ابرو پہ ستم گار بل آیا ناحق
(ابرو میں بل آنا اور بل پڑنا درج ہے)

اب سے دور ۔ اب خدا اس بات سے محفوظ رکھے۔
اثر ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اس کی تخصیص لازم تھی۔

اب کر کے ۔ (ع) اس وقت ۔ حال ہی میں۔
درج نہیں۔ (فقرہ) اب کر کے یہ بات سنی کہ گول میز کانفرنس بھی کوئی بلا ہے ۔ (اودھ پنچ)۔

اب کی بات اب کے ہاتھ جب کی بات جب کے ساتھ ۔ پہلے جو کچھ تھا وہ گذر گیا اب جو رنگ زمانے کا ہے اس کے موافق کرنا چاہیے۔
اثر ۔ مثل دراصل اس طرح ہے۔ اب کی اب کے ساتھ جب کی جب کے ساتھ۔ بات محذوف رکھتے ہیں اور دونوں جگہ ساتھ بولتے ہیں۔ قافیہ اب اور جب رہتا ہے۔
(دیکھیے فیلن)۔

اب کے ۔ اس لفظ کا استعمال لفظ مذکر کے ساتھ یائے مجہول سے اور لفظ مؤنث کے ساتھ یائے معروف سے اور تنہا یائے مجہول کے ساتھ ہے۔ اس مرتبہ اس دفعہ
اثر ۔ یہ عام قاعدہ نہیں۔ اب کی آم خوب پھلا ہے کہیے گا یا اب کے آم خوب پھلا ہے۔
حضرت مولف نے جو اشعار اپنے قول کی سند میں یائے مجہول سے لکھے ہیں اُن میں سے اکثر فرہنگ شفق میں یائے معروف سے لکھے ہیں۔ ان میں اب کے درج ہی نہیں۔ اب کی ہے اب کی بار ہے۔ اب کی برس ہے اب کی سال ہے۔ یہ ضرور ہے کہ، میرؔ اور تسلیمؔ کے پیش کردہ اشعار مولف میں اب کے لیے۔ جلالؔ نے اب کے سوا اب کی نہیں لکھا اور ان کے استاد رشکؔ نے نفس اللغہ میں 'اب کی' کے سوا اب کے نہیں لکھا۔ (باقی بحث فرہنگ ہٰذا کے حصہ اول میں دیکھیے)۔

اُبلنا ۔ جوش کھانا۔ (فقرہ) آنچ کم کر دو دودھ اُبلتا ہے۔ ۲۔ زیادتی پر ہونا۔ پھٹ پڑنا۔ بہتات سے ہونا۔ ۳۔ غرور کے باعث اپنے آپے سے باہر ہونا۔
اثر ۔ جو کچھ ابل آنا کے ضمن میں لکھا ہے وہ بھی اُبلنا کے تحت ہونا چاہیے تھا پھر بھی فیلن میں ابلنا کے بعض معنی ایسے درج ہیں جو نور اللغات میں درج نہیں۔
۱۔ افراط ۔ کثرت۔ (فقرہ) اُس کے یہاں تو پیسا اُبل پڑا۔
۲۔ سیلاب آنا۔ (فقرہ) ندی اُبل چلی۔
۳۔ سوجنا ۔ (فقرہ) گرمی سے اس کی آنکھیں اُبل گئیں۔
۴۔ چہرے کا رنگ نکھر جانا۔ خوب صورتی میں اضافہ ہونا۔ (فقرہ) سوت کا رنگ

تو دن بدن اُبلا آتا ہے۔

اُبلی ہوئی انکھڑیاں یا آنکھیں ۔ بڑی بڑی آنکھیں جن میں سرخی ہو۔ درج نہیں گھوڑے کی تعریف میں میر انیس کہتے ہیں ؎

وہ تھوتنی وہ اُبلی ہوئی انکھڑیاں وہ بال
گویا کھلے تھے حور کے گیسو پری کے بال

اُبلی ہوئی دال ۔ ایسی دال جس میں گھی نہ پڑا ہو۔ درج نہیں۔ ع
جو کی روٹی سے غرض اُبلی ہوئی دال سے کام
(اودھ پنچ)۔

اب مارا تو مارا اب مارو تو جانیں۔ کمزور کی کھسیانی دھمکی۔ درج نہیں۔

اُبھار۔ اٹھائی۔ اونچائی۔ نمو۔ سوجن۔
اثر۔ بالخصوص عورت کے سینے کی اُٹھان کے لیے مستعمل ہے۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔

اُبھار کرنا۔ بتدریج نمودار ہونا۔ ظاہر ہونا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

سبزۂ خط نے کیا ہے جب سے اس رُخ پر ابھار
کوہ پر بھاری سمجھتا ہوں میں برگ کاہ کو

ابھی چھٹی کا دودھ نہیں سوکھا۔ کسی کے لڑکپن، نادانی، ناتجربہ کاری ظاہر کرنے کو طنزاً کہتے ہیں۔
اثر۔ عموماً اس طرح بولتے ہیں: ابھی منہ سے دودھ کی بو آتی ہے۔ (یہ علٰحدہ درج ہے)۔

ابھی دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے۔ جب کسی سے نادانی یا ناتجربے کاری کا اظہار ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔

اپاسنا۔ روزہ رکھنا۔ فاقہ کشی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس خوبی کے ساتھ یہ بھی خوبی ہے کہ ہمارے بڑے میاں اُپاسنا (فاقہ کشی) کی آفت سے خوب بچے۔ (اودھ پنچ)۔

اپاہج پنا۔ کاہلی۔ سستی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اپنی کاہلی اور اپاہج پنے کو صلواتیں سناؤ۔ (اودھ پنچ) (خالی اپاہج درج ہے)۔

اُپرالا کرنا۔ طرف داری کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگر آج کے دن بیٹا ہوتو ہر طرح سے کوشش کر کر اس بات کو تحقیق کرتا اور اپنے باپ کا اُپرالا کرتا (باغ و بہار) فیلن میں بھی درج ہے۔ دہلی کی زبان معلوم ہوتی ہے لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سُنا۔

اُپلے پاتھنا۔ اُپلے تھاپنا۔ اُپلے بنانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اپلے پاتھنا بولتے ہیں۔ علاوہ بریں اُپلے پاتھنا کنایتہً پاگل ہو جانا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) خبردار ناغہ نہ کرنا ورنہ پاگل ہو جاؤ گی۔ یہ اسم ہے جلالی ذرا سے بجوگ میں، اچھا بھلا آدمی اُپلے پاتھنے لگتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

اُپلے جلانا۔ کنڈوں کی آگ روشن کرنا۔ درج نہیں۔ (منتخب النفائس)

اپنا ہے۔ غیر نہیں ہے۔ آپس میں یکجہتی ہے۔ درج نہیں۔

اپنا الّو تو کہیں نہیں گیا۔ میرا مطلب ہر طرح حاصل ہے۔ میرا نفع کہیں نہیں گیا ہے۔
اثر۔ مثل آخر میں لفظ 'ہے' کے اضافے کے ساتھ ہے۔

اپنا بھلا سمجھنا۔ اپنا فائدہ جاننا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
برا سمجھے برا سمجھے برا سمجھے

اپنا ٹھکانا کر لینا۔ کوئی دوسری تدبیر عمل میں لانا۔
اثر۔ مثل کرنا کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔
مصحفی ؎

ان دنوں جوش پہ ہے دیدۂ گریاں اپنا
اے صبا کہیو ٹھکانا کرے طوفاں اپنا

اپنا راستہ پکڑو۔ جاؤ۔ چلتے ہو۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

اپنا راستہ لو۔ اپنے کام میں مصروف ہو۔ (فقرہ) تم اپنا راستہ لو تمہیں پرائے جھگڑے میں پڑنے سے کیا مطلب۔
اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے: یہاں سے جاؤ۔ (دیکھیے فیلن) (begone)

اپنا راگ گانا۔ اپنے ہی مطلب کی بات کہنا۔ درج نہیں۔

اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں ہر شخص کا قول و فعل جدا ہو۔ . . .
اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے: اپنی ڈفلی اپنا راگ۔ اس طرح درج نہیں۔

اپنی بات بالا رکھنا۔ دوسروں کے مقابل اپنی بات کو بہتر سمجھنا۔ اپنی بات کی پچ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) غصہ دکھا کے اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو۔ بندی ایسی گیدڑ بھبکیوں میں آنے والی نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

اپنی بات کا پورا ہے۔ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (اپنی بات کا ایک ہے درج ہے)۔

اپنی پیر پرائی باتیں۔ مثل (رعو)

اپنی مصیبت تو مصیبت سہے
دوسرے کی مصیبت کچھ نہیں۔

اثر۔ یہ گنواروں کی عورتوں کی مثل ہے۔ شہر کی عورتوں میں استعمال نہیں۔

اپنی تقدیر کا۔ اپنے نصیب کا۔ جو کچھ مقدر میں ہو۔ درج نہیں۔
آتش ؎

کھائے ہیں دو چار گل خوباں گل رخسار پر
داغ چند اس عشق میں تھے اپنی بھی تقدیر کے

اپنی چیز اپنے آگے بھلی۔ اپنی چیز کی نگرانی خود ہی اچھی طرح ہوتی ہے دوسرے پر نہ چھوڑنا چاہیے۔ درج نہیں۔

اپنی سی کر دیکھنا۔ حتی الوسع کوشش کر لینا۔ جہاں تک امکان ہو کوشش کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔ اپنی سی کرنا درج ہے۔

اپنی صورت چینی میں پیشاب کرکے دیکھو۔ (ع) اظہار نفرت کو یا بطور تحقیر بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

اپنی طرف رجوع کرنا۔ اپنی طرف متوجہ کرلینا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

کیوں کر کروں میں اپنی طرف اس کا دل رجوع
جب اختیار اپنے ہی دل پر نہ ہو سکے

اپنی فکر کرنا۔ اپنے نفع و نقصان کا دھیان رکھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

فکر کر اپنی ہی ناسخ کا نہ غم کھا زاہدا
شافع اس کا بادشاہ کربلا ہو جائے گا

اپنی کھچڑی الگ پکانا۔ سب سے الگ اپنی رائے قائم کرنا۔ درج نہیں۔

اپنی گانٹھ ہو پیسا تو پرایا آسرا کیسا۔ اپنے پاس جما جتھا ہو تو دوسرے پر بھروسا کرنا فضول ہے۔ درج نہیں۔

اپنے بچھڑے کے گُن اپنے ہی کو خوب معلوم ہوتے ہیں۔ ایک عزیز کا کچا چٹھا دوسرے کو ضرور معلوم ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

"اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں" درج ہے۔

اپنے بیگانے کی خبر نہ رہنا۔ پریشاں ہونا۔ ہوش جاتے رہنا۔ درج نہیں۔

اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا۔ بغیر کسی کی امداد کے اپنا کام خود چلانا۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے وہ درج نہیں:

اپنے بل پر کھڑے ہونا۔

اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنا۔ دیدہ و دانستہ مبتلائے آفت ہونا۔ اپنا برا آپ کرنا۔ خود ہی اپنا نقصان کرنا۔

اثر۔ یہ مثل خفیف تغیر کے ساتھ یوں بھی ہے: اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) افسوس میاں نے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں میں کلہاڑی ماری۔ (شریف زادہ)

اپنے پرائے۔ عزیز اور غیر۔ بیگانے بیگانے۔ اس طرح درج نہیں۔

اشک ؎

مجھ سے تو اُس کو اپنا پرایا کبھی نہیں
اس پر خفا ہیں اپنے پرائے تو کیا ہوا

اپنا پرایا درج نہیں۔

اپنے خوش ہے۔ (ع) اپنی جگہ خوش ہے۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

اس کی زباں سے بھی سُنا ہے علم کا نام
وہ اپنے خوش ہے دیں کرنہ دیں شاہ خاص و عام

اپنے خون سے ہاتھ بھرنا۔ اپنی شامت بلانا۔ سر پر قضا کا کھیلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) عمداً اس کوچے میں پاؤں نہ دھر اپنے خون سے ہاتھ نہ بھر۔ (فسانۂ عجائب)

اپنے دام بنا دیں کام۔ (مثل) جس کو پیسہ دیں گے وہی کام کردے گا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

اپنے دلوں کو پورا کرنا۔ (ع) تنگی

ترشی سے اوقات بسر کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ کی عورتیں پورا کے بجائے دونا۔ بولتی ہیں (لغت نام نامعلوم)

اپنے دین پر ہونا۔ اپنے مذہب کو نہ بدلنا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

دل غش لب جاں غش پر جاں طرۂ مشکیں پہ ہے
عیسائی اپنے دیں پہ ہے موسائی اپنے دیں پہ ہے

اپنے ڈھائی چاول الگ گلانا۔ کوئی ایسی بات کہنا یا کرنا جو کسی سے میل نہ کھاتی ہو۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: اپنے اڑھائی چاول الگ پکانا۔ اس طرح درج نہیں۔ زیادہ تر اڑھائی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اپنے راستے آنا اپنے راستے جانا۔ کسی کے کام میں دخل نہ دینا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

اپنے رتبے سے بڑھ جانا۔ اپنی حیثیت سے تجاوز کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

چشم کم سے خلق کی جانب نظر کرنے لگا
اپنے رتبے سے ذرا جب کوئی انساں بڑھ گیا

اپنے قدحے کی خیر منانا۔ اپنی بہتری چاہنا۔ اپنا نفع چاہنا۔ صحیح قدح بفتح اول و دوم ہے لیکن اس جملے میں زبانوں پر قدحے ہے۔

اثر۔ یہاں تک درست مگر اس کے بعد کی مندرجہ ذیل عبارت غلط:
"آتش نے بنظر تصحیح قدحے کی جگہ قدح نظم کیا ہے۔

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے
یہ قدح میرا ہے خیر اس کی مناتا ہوں

آتش کے اس شعر میں آپ قدح کو قدحے پڑھ ہی نہیں سکتے۔

اپنے کام میں مصروف ہونا۔ اپنا مشغلہ جاری رکھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کیوں نہ یوں طول شب فرقت ہو قصر روز وصل
رات دن ہے آسماں مصروف اپنے کام میں

اپنے گھر کی ہونا۔ لڑکی کا بیاہ ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ تو کئی دفعہ کہہ چکے ہیں کہ جب تک زہرہ اپنے گھر کی نہیں ہو لیتی میرے دل کو چین نہیں آتا۔ (مشتاق زہرہ)۔

اپنے نام کے نہیں۔ جب کوئی شخص ضد پر آجاتا ہے تو کہتا ہے کہ ایسا ہی کریں گے اگر نہ کر کے دکھا دیں تو اپنا نام نہ رکھیں۔ درج نہیں۔ (اپنا نام نہ رکھیں اپنا نام بدل ڈالیں۔ درج ہے)۔ (میرا مندرجہ محاورہ لغت نام نا معلوم) میں درج ہے)۔

اپنے نین گنوا کے در در مانگے بھیک۔ اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنا مال و متاع بیہودہ مصارف میں اڑا کر محتاج ہو جائے۔

اثر۔ مثل میں اپنے نین گنوا لئے ہے کے بجائے گنوا کے۔

اپنے ہاتھوں بلا مول لی یا بلا میں پڑے۔ درج نہیں۔

اپنے ہاتھوں پاپڑ بیلنا۔ اپنے کرتوتوں

سے مصیبت میں پھنسنا۔ درج نہیں۔
اپنے ہاتھوں خراب ہونا۔ دانستہ تباہ و برباد ہونا۔ درج نہیں۔
اپنے ہاتھوں گھر لٹانا۔ اپنی بربادی کا آپ سامان کرنا۔ درج نہیں ۔
ذوقؔ ؎

تیر و پیکاں جتنے تھے دل میں دیے ہم نے نکال
اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

اپنے ہاتھوں یہ کیا۔ دانستہ تباہ ہوئے۔ درج نہیں۔
اِت اُت۔ دنیا و آخرت۔ (یہاں وہاں) درج نہیں۔ تیرؔ ؎

روز محشر بھی سنے گا نہ کوئی کیا میری
کیا غضب ہے کہ جنھیں اِت انھیں اُت کہتے ہو

(از بہار ہند)۔
اُتار۔ بدوضع بے حیا عورت ۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) یہ عورت بڑی اتار ہے (فیلن)۔
اُتار لینا۔ (شطرنج کی اصطلاح) کسی فرد کو ٹھنک لینا۔ درج نہیں۔ مثلاً فرزیں کو اتارلو تو مات کردو گے۔ (فیلن)
اتارن۔ مذکر۔ پہنا ہوا لباس۔ نیا یا پرانا۔ (فقرہ) بیا ہتا بی بی کا سوت کا اتارن کیوں کر پہنے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اتارن اور اترن میں نازک فرق ہے۔ اتارن جو کسی کا اترا ہوا لباس ہے۔ لازم نہیں ہے کہ پھٹا ہوا ہو۔ اترن یا زرہ پھٹا ہوا ہو۔ حضرت مولف نے بھی لفظ اُترن درج کیا ہے۔ اُترن: دیکھو اتارن۔ بحرؔ ؎

ہاتھ آئے اُس کا اترن بھی اگر خورشید کو
خلعتِ نور اپنا بدلے یار کی پوشاک سے

لغت نام نامعلوم کا اندراج تائید میں ہے: وہ پھٹے ہوئے کپڑے جو کسی شخص کو دے دیے جائیں۔
اُتارنا۔ (جلاہوں کی اصطلاح)۔ ایک کپڑے کے بعد دوسرا کپڑا بُننا۔ مثلاً دھوتر اتار کر گاڑھا چڑھا دو۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔
اتارے ہونا۔ کسی کام پر یا کسی بات پر نہایت آمادہ ہونا۔ پیچھے پڑنا۔ مستعد ہونا۔ متوجہ ہونا۔ امیرؔ ؎

ہم جور و نے پر اتارے ہوگئے
ہٹ کے سب دریا کنارے ہوگئے

۲۔ بہت خفا ہونا۔ برا بھلا کہنا۔
سرورؔ ؎

کچھ نہ پوچھا یہ کہ کس کی ہے خطا
آتے ہی مجھ پہ اتارے ہوگئے

ان معنی میں کم مستعمل ہے۔
اثر۔ حضرت مولف نے اس سے قبل اس معنی میں اتارو (واو معروف) کو دہلی سے مخصوص کردیا۔ اتارے رہ گیا اس کو یوں رد کردیا۔ لکھنؤ غریب کے لیے کیا رہ گیا۔ اتارو کے لکھنؤ میں رائج ہونے کی مثالیں پہلے دے چکا ہوں۔ اب اتارے کو لیجیے۔ علاوہ اُن مثالوں کے جو حضرت مولف نے خود ہی پیش کی ہیں۔ آتشؔ کا شعر بھی حاضر ہے۔ ؎

اے جنوں ہوتے ہیں صحرا پر اتارے شہر سے
فصل گل آئی کہ دیوانے سدھارے شہر سے

اِترا ۔ اترانے والا ۔ مغرور ۔ خود بیں ۔ درج نہیں ۔ لذت عشق ؎

یہ ملک نے تھا چھیڑنے کو کہا
مرے پیچھے اِترے تو کیوں پڑ گیا

اِتراہٹ ۔ (اترانا ۔ ناز کرنا ۔ غرور کرنا سے اسم) ناز نخرا ۔ غرور ۔ گھمنڈ ۔ درج نہیں ۔

اُترا ہوا چلّا ۔ کمان کی تانت کا تیر نہ چلانے کی حالت میں ڈھیلا پڑا رہنا ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

تشبیہ نئی دوں ترے گیسوئے رسا کو
اترا ہوا چلا کہوں ابرو کی کماں کا

اُترا ہوا موباف ۔ جو موباف کام میں لاکر پھر نہ استعمال کیا جائے ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

مر گیا میں سونگھ کر اترا ہوا موباف زلف
یہ غلط میں جانتا تھا کیچلی میں سم نہیں

اترتی ندی کنارے ڈھائے ۔ مثل ۔ انسان کا جب کچھ بس نہیں چلتا تو غریب کو ستاتا ہے ۔

اثر ۔ اول تو مثل میں اترتی ندی نہیں اتری ندی ہے ۔
دوم ۔ مثل کے معنی بھی غلط بتائے گئے ۔ اس کا مطلب ہے کہ صاحب سرمایہ جب مفلس ہونے لگتا ہے تو جو لوگ اس سے وابستہ ہیں اُن پر بھی افلاس کا اثر پڑتا ہے ۔ (اودھ پنچ) ۔

اُتر لینا ۔ اُتر چکنے کا مترادف ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ ناسخ ؎

ہائے جب قبر میں لاشہ بھی اتر لیتا ہے
تب وہ بیمار محبت کی خبر لیتا ہے

اُترنا ۔ کئی مردوں کا کسی عورت کے ساتھ یکے بعد دیگرے زبردستی جماع کرنا ۔ یہ معنی یہاں یا لفظ اردلی کے تحت درج نہیں ۔

اتر ہری ۔ ہوا جو اُتر کی جانب سے چلے ۔ اتراہی ۔ فصحا اس جگہ اتر ہری بولتے ہیں ۔

اثر ۔ فصحا نہ یہ بولتے ہیں نہ وہ بولتے ہیں ۔ اتر کی ہوا کہتے ہیں ۔ اتر ہری یا اتراہی غالباً گنوار و زبان ہے ۔ نفائس اللغات میں درج ضرور ہے ۔

اتری ہوئی پوشاک ۔ اتارے ہوئے کپڑے ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

چادر گل کی یہاں حاجت نہیں لے رشک گل
میری تربت پر چڑھا اتری ہوئی پوشاک کو

اُترے ہوئے ہار ۔ جو ہار گلے میں پہن کر اتار ڈالے جاتے ہیں ۔ باسی ہار ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

تیرے اُترے ہوئے ہاروں کی عجب مست ہے بو
سونگھتے ہی میں ہوا ہائے سمن بر بے ہوش

اُتنا ۔ (بضم اول) ۔ اُس قدر ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

ہو بھڑک جتنی زیادہ جلد ہے اتنا زوال
سب ستاروں سے ہے روشن تر ستارہ صبح کا

اتنا جھوٹ بولو جتنا آٹے میں لون ۔

بے انتہا جھوٹ بولنے والے سے کہتے ہیں۔
اثر۔ عوام لون کے ساتھ بولتے ہیں۔ خواص لَون کی جگہ نمک کہتے ہیں۔ دوسری جگہ اس طرح بھی لکھا ہے مگر عوام و خواص کا فرق نہیں دکھایا۔

اتنا کھائے جتنا پچے۔ (ہضم ہو)۔ خیانت بھی ہو تو اتنی کہ چھپ سکے۔
اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ عوام کی زبان ہے۔ علاوہ بریں مقولے کی صحیح صورت یہ ہے: اتنا کھائے کہ پیٹ پچائے۔ ایسے مقولوں میں اکثر قافیے کا التزام رہتا ہے۔ اس میں موجود ہے۔ اتنا کھائے کہ پچے میں مفقود ہے۔ لغت نام نا معلوم سے بھی میری تائید ہوتی ہے۔

اتنی سی۔ ذرا سی۔ اس طرح درج نہیں ہے

خالِ رخِ یار پر فدا ہوں
اتنی سی بلا میں مبتلا ہوں

اتنی سی جان سوا گز کی زبان۔ اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔ اپنی حد سے بڑھ کر بولنا۔ اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کم عمر بڑھ کے باتیں بنائیں یا زبان درازی کریں۔
اثر۔ زیادہ تر مثل کی دوسری شکل مستعمل ہے۔

اتیت۔ (یائے معروف) (س۔ اتتھ اتیتھ۔ بالکسر دن وہ مہمان جس کے آنے کا دن مقرر نہ ہو) ایک قسم کے ہندو فقیر، گوشائیں۔
اثر۔ اگر فیلن کا اعتبار کیا جائے تو سنسکرت میں اتیت کے معنی مسافر کے ہیں اور ہندی میں ہندو فقیر، یا سنیاسی یا پجاری۔ یہ فقرہ بھی درج ہے۔ یہ اتیت کہ ترکس بند ہے۔

To be a pilgrim or a soldier

(ترکس بجائے ترکش) لہٰذا اسنکرت معنی غلط درج کیے گئے۔ گوسائیں یا سنیاسی صحیح ہیں۔ اتیت طلسم ہوش ربا میں بھی استعمال ہوا ہے: اتیت پہچان کر اٹھے اور دعا دینے لگے۔ اس نے کہا کنڈی کھولو کہ پوجا کریں۔

اٹکا دینا۔ کسی کام سے لگا دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) کیا اچھا ہوتا اگر لڑکے کو کسی کام سے اٹکا دیتے۔

اٹک جانا۔ عورت کا کسی مرد سے ناجائز تعلق ہو جانا۔ آشنائی ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ اٹکن درج ہے۔

اٹکل پچو۔ (عم) بے سمجھے بوجھے کچھ کہنا۔ واہیات خرافات۔ بے وقوفی کا کوئی فعل۔
اثر۔ خواص بھی برابر بولتے ہیں۔ (فقرہ) کیوں حضرات کیا آپ کو امید ہے کہ جناب اٹکل پچو غیر مقرر تجاویز جس پر ہندکے مسلمان ہرگز متفق نہیں حکومت ہند سے حاصل کرلیں گے۔ (اودھ پنچ)

اٹکھیلیاں سوجھنا۔ چھیڑ چھاڑ کرنا۔ درج نہیں۔

اتنا ہے

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

اٹل۔ ایک معنی نشے میں دُھت ہونا ۔ انشا غفیل ہونا ہے وہ درج نہیں ۔(فقرہ) وہ نشے میں اٹل ہیں تمہاری بات کیا سمجھیں گے۔

اٹھا بیٹھی۔ بار بار اٹھنا ۔ ۲۔ بے قراری ۳۔ جہاں کوئی جلد جلد اٹھتا۔ بیٹھتا ہے ۴۔ جہاں میاں جی سزا کے طور پر بچوں کو کان پکڑ کے اٹھاتے بٹھاتے ہیں ۔ اس کو بھی اٹھا بیٹھی کہتے ہیں ۔

اثر۔ نمبر ۱، ۲، ۳، کے لیے اٹھا بیٹھی نہیں بلکہ اٹھ بیٹھ بولتے ہیں ۔ بچوں کو کان پکڑنا بطور سزا کے صحیح درج کرنا ہے ۔

اس کو ان مرکبات میں شامل کیا ہے جو بغیر تشدید بولے جاتے ہیں ۔ لکھنؤ میں اٹھا بیٹھی میں اٹھا کی ٹ مشدد بولی جاتی ہے ۔ مولوی نے بچوں سے اٹھا بیٹی کروائی ۔ اٹھا بیٹھی کے ایک معنی لکھے ہیں بار بار اٹھنا ۔ لکھنؤ میں اس جگہ کہیں گے کیا اٹھ بیٹھ لگا رکھی ہے نہ کہ کیا اٹھا بیٹھی لگا رکھی ہے۔ اٹھ بیٹھ دوسری جگہ درج ہے مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی ۔

اٹھا دینا۔ واسطہ نہ رکھنا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ آتش ؎

شکوہ بھی اس کا زباں زد ہو نہ اے دل چاہیے
گر اٹھا دی ہے جہان سفلہ پر ور سے غرض

اٹھان ۔ نمو، بالیدگی۔ آغاز جوانی ۔ (لغت نام نا معلوم) ۔ تلاش کیا مگر نور اللغات میں اس لفظ کا اندراج نہیں ملا۔

اٹھان اٹھانا۔ بچے کی ابتدائی تعلیم۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) امی جان نے جس طریقے سے اٹھان اٹھائی ، اسی ڈھرے پر چلے ۔ (اودھ پنچ) خالی اٹھان درج ہے ۔

اٹھائے نہ اٹھنا۔ نہایت گراں ہونا۔ وزنی ہونا۔ بوجھ ہو یا اعتراض ۔ درج نہیں ۔ غالب ؎

بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے
کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے

(فقرہ) ایسا اعتراض کیا ہے کہ اٹھائے نہیں اٹھتا۔

اٹھ بھاگنا۔ اٹھ کر فوراً فرار ہو جانا۔ درج نہیں ۔ آتش ؎

جوش وحشت میں جو اُکتا کے کبھی اٹھ بھاگا
سیکڑوں کوس غزالوں نے نہ پایا مجھ کو

اٹھ بیٹھ ۔ ایک قسم کی کسرت ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بیٹھکیں لگانا کہتے ہیں ۔ (لغت نام نا معلوم) ۔

اٹھتی کونپل کو گھن لگنا ۔ جوانی میں کسی سبب سے کوئی روگ لگ جانا۔ درج نہیں ۔ انجم ؎

ابھی سے دل کو اے انجم چکھا دی درد کی لذت
یہ کیسا قہر ڈھایا گھن لگایا اٹھتی کونپل کو

اٹھتے بیٹھتے ۔ ہر حال میں ۔ اس طرح

درج نہیں۔ آتش ؎

خود فراموشی میں بھی ممکن نہیں بھولوں تجھے
رہتی ہے اے یار تیری یاد اٹھتے بیٹھتے

اٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ (عو) اس شخص کے لیے بولتی ہیں جو کہا نہ سنے اور ہر وقت مار کھاتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

اٹھ جانا۔ اٹھ کر چلا جانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہو چکا سرد میں اس بت کے اٹھ جانے کے ساتھ
داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا

۲۔ مفقود ہو جانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اٹھ گئی جب سے دوئی ناسخ کو کہتا ہوں یہی
آپ ہی شاہد ہے آپ رند شاہد باز ہے

اٹھ چلنا۔ اٹھنا اور معاً چل کھڑے ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اُٹھ چلے صبح شب وصل آپ سن کر زمزمہ
نام رکھا چغد ہم نے مرغ خوش آہنگ کا

اٹھ کر ملنا۔ تعظیماً کھڑے ہو کر کسی سے ملنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

وحشت دل کبھی صحرا کو جو لے جاتی ہے
ہر بگولا ہے گلے سے مرے اٹھ کر ملتا

اٹھنّی۔ آٹھ آنے کا سکہ۔ روپے کا نصف۔ (بندھوانا بندھنا کے ساتھ)۔

اثر۔ اٹھنی بھنائی یا بھنوائی بھی جاتی ہے۔ یہ بھی لکھنا چاہیے تھا جہاں بندھوانا اور بندھنا لکھا تھا۔

اٹھوارا نہ کیے۔ عورتوں کا کوسنا۔ آٹھ دن کے اندر مر جائے۔ درج نہیں ؎

اٹھوارے میں قرآن پھٹ پڑے۔ ایضاً

اٹھوارہ۔ آٹھ دن۔ آٹھ دن کا عرصہ۔

اثر۔ اس کا املا الف سے اٹھوارا ہے۔

اثر پھیلنا۔ تاثیر کا دور تک پہنچنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کیا اثر پھیلا ہے تیرے روئے آتش ناک کا
صورت مجمر ہے دیواروں کے ہر روزن میں آگ

اثر ہونا۔ تاثیر ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اس پری کے کوچے میں لوٹیں گے ہم دیوانہ وار
سایۂ دیوار کا ہم کو اثر ہو جائے گا

اثم۔ (ع۔ بالکسر) گناہ۔ جزا۔ قصور۔

اثر۔ اثم کے معنی جزا غلط۔ گناہ کو جزا نہیں کہتے۔ خود حضرت مولف نے جزا کے تحت لکھا ہے۔ بدلہ۔ انتقام۔ صلہ نیکی اور بدی کا عوض۔ خود اِثم نیکی یا بدی کا عوض کیوں کر ہو گیا۔ اودھ پنچ کے اعتراض کا بھی قریب یہی حاصل ہے۔

اجارہ ہونا۔ قبضہ ہونا۔ دخل ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہمارے حکم سے یہ تخم ریزی ہے معانی کی
کہ ناسخ ہر زمین شعر میں اپنا اجارہ ہے

اجاڑو۔ لٹا دینے والا۔ لٹاؤ۔ فضول خرچ۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔ فیلن پلیٹس اور دوسری انگریزی ڈکشنریوں میں اردو اور ہندی کی وضاحت نہیں ہے۔ دونوں کے مقابل H بنا ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ

فیصلہ کریں کون لفظ ہندی کا ہے کون اُردو یا ہندوستانی کا اور آیا اُردو میں رائج بھی ہے یا نہیں۔ اُردو میں اُجاڑو داخل نہیں۔ اس کے مترادفات اٹھاؤ۔ لٹاؤ مستعمل ہیں۔

اجازت ہے۔ شاعر اپنی غزل پڑھنے سے پہلے صاحب مشاعرہ سے نیز اپنے استاد سے (اگر موجود ہو) منظوری لیتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

اجاگر۔ جاگتا ہوا۔ روشن۔ دلچسپ۔ یہ لفظ بیشتر مکان یا شہر یا زمین کی صفت میں بولا جاتا ہے۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ بات بھی اُجاگر ہوتی ہے حال بھی اُجاگر ہوتا ہے۔ کیا باعث کہ لفظ اُجاگر میں شہرت کا مفہوم بھی شامل ہے۔ دیکھیے شیکسپئر کی ڈکشنری جس میں ایک معنی مشہور (famous) بھی درج ہیں۔

اُجانچ۔ چولھا۔ دیگ دان۔

اثر۔ شعر کے سوا (وہ بھی شاذ) عام بول چال میں شامل نہیں۔

اجٹ۔ عوام اُجڈ کی جگہ بولتے ہیں۔ بمعنی جاہل بے سلیقہ۔ درج نہیں۔

اُجڑے گھر کا بلینڈا۔ جہاں سارا گھر تباہ ہو جائے اور ایک نکما آدمی باقی رہے اس کی نسبت کہتے ہیں۔

اثر۔ یہ قصباتی زبان ہو تو ہو۔ شہر میں اس طرح نہیں بولتے۔ حضرت مولف نے ایسی کوئی تخصیص نہیں کی۔

اجگر کے داتا رام۔ بھدے اور کاہل آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔

اثر۔ اس کا اطلاق موٹے اور پیٹو آدمی پر ہوتا ہے۔ (بہار ہند)

اُجلا رکھنا۔ صاف رکھنا۔ سفید پوش رکھنا اچھے حال میں رکھنا۔ درج نہیں۔
آتش ؎

کیا جواں مردوں کو اجلا یہ دنی رکھے گا
اوڑھ لے آپ تو چادر فلک پیر سفید

اجلائی۔ سپیدی۔ درج (از منتخب النفائس۔ مگر اب متروک ہے۔

اجل سر پر ہونا۔ موت کا بہت قریب ہونا درج نہیں۔ ناسخ ؎ رباعی

ہر چند ہوتی پیر اور سر پہ ہے اجل
تس پر نہیں پیٹ کے سوا فکر عمل
ہے رشتۂ عمر مختصر سا لیکن
شیطان کی آنت ہے مرا طول امل

اجل کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھرنا۔ موت مقابل نظر آنا۔ درج نہیں۔

اُجلی۔ ۲۔ دھوبن۔ مسلمان عورتیں رات کے وقت دھوبن کہنا منحوس سمجھتی ہیں اس لیے دھوبن کی جگہ شب کو اُجلی کہتی ہیں۔

اثر۔ زچہ خانے میں دن ہو یا رات دھوبن کو اُجلی ہی کہتی ہیں۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

اُچاپت۔ بنئے یا بقال یا کسی دکان دار سے۔ ادھار کا لین دین وغیرہ۔

اثر۔ فیلن میں اندراج ضرور ہے اور وہیں

سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا۔ اردو میں رائج نہیں یا گنواری زبان ہو تو ہو۔

اُچاپتی۔ (عو) شوخ اور شریر لڑکا — (فقرہ) بڑا ہی اُچاپتی لڑکا ہے۔ دم بھر نچلا نہیں بیٹھتا۔

اثر۔ یہ معنی نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں۔ فیلن میں اُچاپتی کے یہ معنی تحریر ہیں: Debtor or Creditor relatively to one another

(ایک دوسرے کے تعلق سے قرض دار یا قرض خواہ)۔

اُچرج۔ انوکھا۔

اثر۔ ٹکسال باہر۔ دیہاتی زبان ہو تو ہو۔

اُچک بھاگنا۔ کوئی چیز چھین کر فرار ہو جانا۔ درج نہیں۔ اُچک لے جانا درج ہے۔

اُچک لینا۔ پرائی چیز دھوکا دے کر یا زبردستی لے لینا۔ درج نہیں۔ (اُچک لے جانا درج ہے)۔

اچوک۔ نہ چوکنے والا۔ نشانہ خطا نہ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔

اثر۔ یہ اُردو ہرگز نہیں۔ فیلن سے تصرف کے بعد نقل کر دیا ہے۔ اُس کی عبارت ہے: Unerring; in fallible: certain; true.

نشانے کی کوئی تخصیص نہیں۔

اچھا برا سوچنا۔ کیا کسی کے حق میں مفید ہے کیا مضر۔ اس پر غور کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ آرزو ؎

سب سمجھ کا پھیر ہے سوچا کرو اچھا برا
جو کیا اچھا کیا، چاہے گا کون اپنا برا

اچھاجی۔ خیر۔ ہاں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اچھا جی یہ تو بتاؤ آج شام کو کہاں ملاقات ہوگی۔

اچھا سال۔ نیک سال۔ درج نہیں۔ غالب ؎

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

اچھا نہیں کرتے۔ کلمۂ تنبیہ۔ یعنی اپنے حق میں مضرت کا سامان کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ غالب ؎

یہ باعث نومیدیٔ ارباب ہوس ہے
غالبؔ کو برا کہتے ہو۔ اچھا نہیں کرتے

اچھتا پچھتا کے۔ مجبور ہو کر۔ بدرجۂ مجبوری درج نہیں۔ (فقرہ) پنبہ دہنی کے الزام پر تیہا آیا تو اچھتا پچھتا کے وہی چلتا ہوا نسخہ لکھا جسے عوام "سوال" کہتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

اچھتانا پچھتانا۔ نادم ہونا۔ پشیمان ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پنبہ دہنی کے الزام پر تیہا آیا تو اچھتا پچھتا کے وہی چلتا ہوا نسخہ لکھا جسے عوام "سوال" کہتے ہیں۔ (اودھ پنچ) (فیلن میں بھی درج ہے)۔

اچھل کود۔ کم سنی کی حرکات۔ کود پھاند۔ کھیل کود۔ (جان صاحب) ؎

نچلے کہیں بیٹھو نہ ادھم اتنا مچاؤ
بھاتی نہیں مجھ کو یہ اُچھل کود تمہاری

اثر۔ کاش حضرت مولف یہ خیال کرتے کہ ایک جوان عورت کا ایک ہٹا کٹا مرد مخاصب ہے۔ اچھل کود کے علاوہ لفظی معنول کے

ہنگامہ برپا کرنا۔ شور و غل مچانا بھی ہے مثلاً ملک میں جو اچھل کود مچی ہوئی تھی وہ بھی جیوں کی تیوں ہے۔ اصل جھگڑا جس بنا پر تھا اس کے تصفیے کی ساعت کسی طرح نہیں آچکتی۔ (اودھ پنچ)۔

اچنبھا۔ اچمبھا۔ تعجب۔ حیرت۔ اس کا صحیح املا ہے اچمبھا۔ کیونکہ بجائے نون ہے لفظ عربی نہیں ہے۔ لہٰذا اچمبھا میم سے لکھنا چاہیے۔ (از نام لغت نامعلوم)۔

اچنبھا دانہ۔ ایک قسم کی مٹھائی کا نام جو سرسوں یا خشخاش کے دانے کے برابر ہوتی ہے۔

اثر۔ نہ جانے کہاں ہوتی ہے۔ کوئی حوالہ نہیں دیا گیا اور نہ تحقیق ہو سکی۔

اچھوت ادھار۔ ناپاک چیز چھونے اور کھانے سے بچنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب چھوت ادھار کا قصّہ چھڑا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

اچھی رہی۔ یہ عجیب بات ہے۔ اچنبھا ہے۔ درج نہیں۔ صبا ؎

اک خال سیہ بھی تری آنکھوں کے قریں ہے
اچھی رہی ترکوں میں بھی ہندو نظر آیا

اچھے گھر بیانہ دیا۔ اچھے گھر بیانہ دیا ایسے شخص سے معاملہ کیا ہے جس سے نفع کی جگہ سراسر ضرر اور نقصان پہنچے گا یعنے ابھی ایسوں سے سابقہ نہیں پڑا تھا اب قدر عافیت کھلے گی۔

اثر۔ پہلی صورت صحیح دوسری سے میں واقف نہیں۔ اتنا اضافہ بھی کرنا چاہیے تھا کہ بیانہ بیعانہ کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

احتیاج ہونا۔ ٹٹی جانے کی۔ رفع بول و براز کی ضرورت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سب نے کہا تجھ کو ہر بار ایسی ہی جگہ پر احتیاج ہوتی ہے۔ بھلا یہ کون موقع ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

احسان رہنا۔ احسان سے سبکدوش نہ ہونا۔ درج نہیں ؎

سرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احساں میرا

احسان سر ہونا۔ زیر بار احسان ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس غریب کو ان مظالم سے بچا دیجیے۔ یہ احسان میرے سر ہوگا۔ (اودھ پنچ)۔

احسان کا بدلہ احسان ہے۔ احسان کا عوض سوا احسان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ درج نہیں۔

احسان گردن پر رکھنا۔ ممنون کرنا۔ زیر بار احسان کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

کیا قتل اُس نے کہنے سے رقیب تیرہ باطن کے
رکھا گردن پر اپنی دوست نے احسان دشمن کا

احسن وجوہ۔ اچھی طرح۔ (فقرہ) شکر ہے یہ معاملہ باحسن وجوہ طے ہو گیا۔

اثر۔ یہ جز و کلمہ ہے۔ خالی احسن وجوہ مستعمل نہیں۔ خود بھی مثال میں باحسن وجوہ لکھا ہے۔

احسان ہونا۔ کسی پہ بار سلوک ہونا۔ باعث شکر گذاری ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اے اجل ایک دن آخر تجھے آنا ہے ولے
آج آتی شب فرقت میں تو احسان ہوتا

احسان ہے۔ مزاج پرسی کے جواب میں کہتے ہیں یعنی الحمد للہ۔ خدا کا شکر ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

احمد کی بلا محمود کے سر۔ ایک کا چھدّا دوسرے کے سر رکھنا۔ اس طرح درج نہیں (لغت نام نامعلوم) احمد کی پگڑی محمود کے سر درج ہے)۔

احوال پوچھنا۔ مزاج پرسی۔ درج نہیں۔ آتش۔ ع

نہ پوچھ احوال بے درد لپنے بیمارِ محبت کا

اختر بختر۔ اخترا بخترا۔ مال ومتاع۔ برتن بھانڈا۔ اسباب۔ استر بستر۔

اثر۔ عام طور پر اخترا بخترا استعمال ہے۔ (از نام لغت نا معلوم)۔

نوٹ! علحدہ اختر بختر بمعنی اوڑھنا بچھونا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ صرف فیلن نے اختر بختر اندراج کیا ہے۔ دونوں صورتوں میں رکھیے۔

اختلاط کی خوبی۔ طنزاً۔ بیجا مذاق۔ درج نہیں۔ انشا ؎

لگا یہ کہنے کہ خیر اختلاط کی خوبی
حوالے یار کے خالی جو جام میں نے کیا

اختلاط میں آنا۔ گرم جوشی جتانا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

اُس پری رو نے تخلیہ پاکر
عرض کی اختلاط میں آکر

اختہ بیگی۔ (یائے اول مجہول) وہ شخص جس سے جانوروں کے اختہ کرنے کی خدمت متعلق ہو۔

اثر۔ حسب اودھ پنچ اختہ بیگی اصطبل کے داروغہ کو کہتے ہیں۔ مگر اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ اس لفظ کو زیر تحقیق سمجھنا چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ اودھ پنچ کا بیان کردہ مفہوم صحیح ہے۔ فارسی میں آختہ خانہ گھوڑوں کے اصطبل کو کہتے ہیں لہٰذا اس کا نگراں اختہ بیگی (داروغۂ اصطبل) ہوا۔

اخ تھو کھٹے ہوتے ہیں۔ جب آدمی کسی چیز کے ملنے سے مایوس ہو کر، اپنا دل سمجھانے یا بات بنانے کو اُس میں کوئی عیب نکالتا ہے، تو وہاں طنز اور مزاح کے طور پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔

اثر۔ یہ کوئی مثل نہیں۔ اس موقع پر کہتے ہیں: انگور کھٹے ہیں جو علحدہ درج ہے۔

اختیار ہونا۔ بس چلنا۔ قابو ہونا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

گریہ نکالے ہے تری بزم سے مجھ کو
ہائے اکہ رونے پہ اختیار نہیں ہے

اختی گھوڑی۔ (عم) ایسی عورت جس کا سینہ سپاٹ ہو۔ چھاتیاں ابھری ہوئی نہ ہوں۔ درج نہیں۔ (فیلن۔ نیز ارمغان دہلی جس میں یہ مصرع بھی درج ہے۔ ع

گھوڑے تو اختے ہوتے تھے لو گھوڑی اختی ہے)

اخیر ہونا۔ ختم ہونا۔ درج نہیں۔

آتش ۔ ؎ ۔

اخیر ہو گئے غفلت میں دن جوانی کے

اُداسا کسنا۔ فقرا کی اصطلاح میں ترک دنیا کرنا۔ درج نہیں۔ (اُداسا کھینچنا درج ہے)۔

ادلا بدلی۔ معاوضہ۔ ایک دوسرے سے لین دین۔ ادل بدل اور ادلا بدلا کی طرح یہ بھی زبان میں داخل ہے مگر درج نہیں۔

ادل بدل۔ ادلا بدل۔ عوض معاوضہ وغیرہ۔ اس مفہوم میں ادلا بدلی بھی ہے وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

اَدّن پَدّن۔ (ہر دو دال مشدد)۔ خلاف تہذیب بچوں کا محاورہ ہے۔ جب کہیں سے بدبو آتی ہے تو جے لڑکے ایک جگہ بیٹھے ہوتے ہیں وہ سب آپس میں الفاظ ذیل کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں، جو اُن میں بول اٹھتا ہے مرتکب جرم ٹھہرایا جاتا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:

"ادّن پدّن تون چپدّن۔ جب تک ہم نہ بولیں کالی چڑیا نہ بولے" اس کے بعد جب کوئی لڑکا بول اٹھتا ہے تو سب مل کے چھاتی کھول دے مکر رسہ کر رکھتے ہیں۔ اسی رعایت سے یہ فقرہ وضع ہوا:

سب ادّن پدّن گیے بیٹھے ہیں یا ادن پدن ہو گئی ہے کوئی بولتا نہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ادّن پدّن کرنا۔ خاموش رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب تم گھر میں قدم رکھتے تھے۔

اس ہارونی شکل کو دیکھ کے سارا گھر ادّن پدّن کرتا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

اُدھار دیجیے دشمن کیجیے۔ مثل۔ قرض دینا دشمنی مول لینا ہے۔ "القرض مقراض المحبت"۔ درج نہیں۔ (فیلن)

اِدھر اُدھر پاؤں نہ پڑے۔ قدم کو لغزش نہ ہو آوارہ یا گمراہ نہ ہو جائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اپنی کنیز سمجھ کر حفاظت میں رکھیے گا اور دنیا کا نشیب و فراز سمجھا کر ادھر اُدھر پاؤں نہ پڑنے دیجیے گا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔ مختلف طریقوں سے فراہم کرنا۔ درج نہیں (منتخب النفائس)۔

اُدھر ڈھل گئے۔ اُن کے طرف دار ہو گئے۔ درج نہیں۔

اُدھر والا۔ اس طرف کا۔ اس جماعت کا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

دو جہاں حشر کے دن ہو ویں گے باہم موجود
متفق ہوں گے ادھر والے اُدھر والوں سے

اَدّھن پینا۔ (بفتح اول و دوم) ٹھنڈا پانی موجود نہ ہونے کی صورت میں نسبتاً گرم پانی پینا۔ درج نہیں۔

اُدھوتر۔ ایک قسم کا دیسی سوتی کپڑا جس کو اکثر غربا پہنتے ہیں۔ فصحا کی زبانوں پر دھوتر ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں زبانوں پر گاڑھا دھوتر ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ گ کی ردیف

میں خود حضرت مؤلف نے بھی گاڑھا دھوتر بمعنی معمولی موٹا کپڑا لکھا ہے۔ مگر تخصیص مقام نہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہاں ادھوتر بولتے ہیں۔ کہاں دھوتر اور کہاں گاڑھا دھوتر۔ لکھنؤ میں عوام و خواص سب گاڑھا دھوتر بولتے ہیں۔

ادھیا ساگیا۔ آدھا ہوگیا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ادھیا گیا کہتے ہیں بغیر اضافۂ لفظ سا۔

ادھیڑ ڈالنا۔ مفلس کر دینا۔ محتاج کر دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

اڈّا۔ وہ جگہ جہاں گاڑیاں یکّے وغیرہ بکرایہ ملتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ارّاٹا۔ کسی عمارت کے گرنے کی آواز۔ دیوار گرنے کی آواز۔
اثر۔ کنکوا زور سے کھینچنے میں جو آواز نکلتی ہے اُسے بھی ارّاٹا کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

ارارا دوں۔ زور سے آدمی کے گرنے کی آواز۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب تک سوار سنبھلے سنبھلے زمین پر آرہا۔ ارارا دوں۔ (خدائی فوجدار) دوں کی جگہ دھوں بھی بولتے ہیں۔ بچے کے لیے ارارا دھڑام

ارّانا۔ ۱۔ بھینس کا مستی میں چیخنا۔ ۲۔ کنکوے کا سیدھا نہ اُڑنا۔ درج نہیں۔

اراضی شکنی۔ وہ اراضی جس پر رہنے سہنے کے مکانات بناتے ہیں۔
اثر۔ دیہاتی زبان ہو تو ہو۔ شہریوں کے کان اس سے آشنا نہیں۔ وہ اراضی شکنی کی جگہ شکونتی اراضی کہیں گے۔

اربعین۔ امام حسینؑ کی شہادت کی تاریخ سے چالیس دن کی مدت یہ معنی درج نہیں۔ اسے چہلم بھی کہتے ہیں۔ اگر چالیسواں کہیں گے تو لفظ امام کا اضافہ کر دیں گے۔ آج امام کا چالیسواں ہے۔ اربعین بمعنی چالیس دن درج ہے۔ دن کی قید غلط صرف چالیس لکھنا چاہیے تھا۔

اُرد۔ ماش۔ فصحا کی زبان پر ماش ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں عوام ارد (بضم اول و فتح دوم بجائے سکون دوم) بولتے ہیں۔

اردگرد۔ (بکسر اول وبسکون دوم)۔ اصل گرد ہے۔ ارد مہمل۔ آس پاس اِدھر اُدھر۔ چوگرد.... عوام اس جگہ اردا گرد بولتے ہیں۔
اثر۔ حضرت مولف نے اردگرد بکسر اول و سکون دوم لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کیا عوام کیا خواص اردگرد (بکسر اول وفتح دوم) بولتے ہیں۔ یہی حال چوگرد کا ہے جو زبانوں پر بصورت چوگردا (آخر میں الف کا اضافہ) ہے۔

ارشاد ہونا۔ حکم ہونا۔ درج نہیں۔ آتش۔

ساقی حدیث اس کو سمجھتے ہیں تیرے دوست
پیر مغاں کے مُنہ سے جو ارشاد ہو گیا

ارگجا۔ ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جس کو صندل گلاب کافور مشک وغیرہ سے بناتے ہیں۔

اثر۔ ارگجا ایک قسم کا عطر ہے جس کی خوشبو بہت بھینی ہوتی ہے۔ مرکب خوشبو کے بجائے عطر لکھنا چاہیے تھا۔

ارماں۔ ارے میاں کا مخفف۔ عوام جب کسی کو پکارتے ہیں تو یہ لفظ زبان پر جاری کرتے ہیں۔ درج نہیں۔

ارمان پیٹی۔ (عو) وہ عورت جس کو بہت سے ارمان ہوں۔ عورت کو عورت حقارت یا غصّے سے کہتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ارمان پیٹیاں گلہری کا بچہ پالتی ہیں اور اُس کا بیاہ کرتی ہیں۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

ارنا۔ ۲۔ گائے بھینس کا گوبر جو چراگاہ میں خشک ہو جاتا ہے اور جلانے کے کام میں آتا ہے۔ اس کو بنوا کنڈا بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ ارنا کے یہ معنی فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیے بغیر اس تحقیق کے کہ اُردو میں بھی داخل ہیں کہ نہیں۔ میرے کان آشنا نہیں نہ کسی کو بنوا کنڈے کے علاوہ بولتے سُنا۔ (ارنا بھینسا کی تانیث ارنا بھینسی بناتے ہیں جو محض اپج ہے اور کہیں پر نظر سے نہیں گذری۔

ارواح۔ روح کی جمع۔ ۲۔ عوام اور خاص کر عورتیں واحد کی جگہ اور مؤنث بولتی ہیں۔ انیس ؎

ارواح رسولانِ زمن روئیں گی اس کو
سر پیٹ کے زینب سی بہن روئیں گی اس کو

اثر۔ لیجیے صاحب انیسؔ بھی عوام میں داخل ہو گئے۔ انیسؔ جس کی زبان پر خود فصاحت ناز کرتی تھی اور جس کے متعلق حالیؔ کا قول ہے۔

رباعی

اردو گو راج چار سو تیرا ہے
شہروں میں رواج کو بکو تیرا ہے
پر جب تک انیسؔ کا سخن ہے باقی
تو لکھنؤ کی ہے لکھنؤ تیرا ہے

(حضرت مولف نے یہ بھی خیال نہیں فرمایا کہ ارواح رسولانِ زمن (فارسی اضافت کے ساتھ) متعدد روحوں کے لیے استعمال ہو گا یا واحد روح کے لیے۔ یہ سب عقدے حل ہو جاتے ہیں اگر "روئے گی" کی جگہ "روئیں گی" پڑھیے۔ اس سے انکار نہیں کہ اکثر مواقع پر عورتیں روح واحد کی جگہ ارواح جمع بولتی ہیں مگر اضافت کے ساتھ ہرگز نہیں)۔

ارواح بھٹکنا۔ (عو) روح کا پریشان پھرنا۔ روح کا اِدھر اُدھر دانو ڈول (ڈانواں ڈول ؟) پھرنا۔ ہر ایک چیز کے لیے دل چاہنا۔ کوئی شخص کسی چیز کی حسرت میں نامراد مرجاتا ہے تو اُس جگہ کہتی ہیں کہ اُس کی ارواح بھٹکتی ہو گی۔

اثر۔ ارواح کے بجائے روح بھٹکتی بھی

مستعمل ہے۔ نواب مرزا شوق ؎

روح بھٹکے گی گر نہ پائے گی
ڈھونڈنے کس طرف کو جائے گی

اس طرف متوجہ بھی کرنا چاہیے تھا۔ بالخصوص روح بھٹکنا۔ ارواح کے لیے تحت درج لکھا نہیں تھا۔

ارواح نہ شرمائے۔ (ع) عورتیں جب کسی مُردے کے خلاف کوئی بات کہتی ہیں تو اس فقرے کا اضافہ کر دیتی ہیں۔ یہ یا روح نہ شرمائے (ر کی ردیف میں) درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اُڑوں گھڑوں۔ ایک کھیل ہے۔ کمسن لڑکے باہم بیٹھ کر برابر پاؤں پھیلا کے ہاتھ پھیرتے اور یہ بے معنی الفاظ بار بار کہتے ہیں "اڑوں گھڑوں گھی کی چڑوں"۔

اثر۔ یہ لڑکوں کا نہیں لڑکیوں کا کھیل ہے اور چکّی پیسنے کی نقل۔ یہ کہتی جاتی ہیں چکیا گھر گھر آٹا کتنا پیسا۔

ارئی۔ وہ لکڑی جس سے چرواہے گائے بیل کو ہانکتے ہیں۔

اثر۔ حسب فیلن وہ گھاس جو مویشیوں کو کھلاتے ہیں یا جس سے چھپر چھاتے ہیں۔ شیکسپئیر کی ڈکشنری میں لکھا ہے ایک پودے کی جڑ۔ (قصباتی زبان ہے)۔

اُریب۔ محرف۔ آڑا ترچھا۔ عوام اُوریب بولتے ہیں۔

اُریب کی باتیں۔ مار پیچ کے فقرے۔ فریب دینے کی باتیں۔

میر حسن ؎

خیاط پسر اُریب کی باتیں چھوڑ
اتنا بھی کتر بیونت نہ کر مُنہ کو موڑ

اثر۔ لکھنؤ میں خواص کو بھی میں نے لفظ اُریب کو دونوں طرح بولتے سُنا ہے۔ عورتیں اُریب (بضم اول بغیر واؤ) بولتی ہیں جیسا حضرت مولف نے لکھا ہے مردوں کو زیادہ تر اَوریب (بفتح اول و شمول واو) بولتے سُنا ہے۔ غرضکہ اس کے تلفظ میں اختلاف ہے۔ عام حکم لگا دینا کہ اُریب خواص کی اور اَوریب عوام کی زبان ہے میرے نزدیک درست نہیں۔ لغت نام نامعلوم میں آوریب صاف صاف بمعنی کج جیسے اوریب گھٹنا یا گوٹ درج ہے۔

ارے لوگو۔ عورت بدحواسی کے عالم میں کہتی ہے۔ اے آدمیو! اے شخصو! درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ارے ہاں۔ زائد بطور تکیہ کلام۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) ارے ہاں جب شروعات یہ ہے تو ع

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

(اودھ پنچ)۔

اُڑا پڑ جانا۔ (ع) ناپید ہو جانا۔ (فقرہ) ایسا کیا بازار میں اڑا پڑ گیا ہے جو کوئی چیز ملتی ہی نہیں۔

اثر۔ یہ اُڑا پڑ جانا (اڑا بضم اول بلا واو) نہیں ہے بلکہ 'اوڑا پڑ جانا ہے (بضم اول و واو معروف) حضرت مولف کو عجیب تسامح ہوا۔ لفظ فیلن سے نقل کی مگر،

اوڑا کو اُڑا پڑھا۔ فیلن کی عبارت نقل کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا
H اوڑا .3,S]ura, tora.
W.n.m. Lack; dearth; scarcity.
naukron ka ura to nalim par goya ? wom

یہ بھی عرض کر دوں کہ لکھنؤ میں اوڑا پڑنے کے بجائے توڑا پڑنا بولتے ہیں۔ یہ مرادف فیلن نے درج کیا ہے۔ (داو مجہول)۔

اُڑا پھرنا۔ غائب رہنا۔ پتہ نشان نہ ہونا درج نہیں۔ (فقرہ) اے دزد مکار تو بہت دنوں اڑا پھرا۔ (طلسم ہوش ربا)

اڑا اڑا دُھڑیم۔ کسی کے بے تحاشا گرنے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں اڑاڑا دُھڑیم بولتے ہیں یعنی ایک ڑکم کرکے۔ اڑا ڑڑا دھڑیم۔ (فقرہ) اڑا ڑڑا دھڑیم کرکے پشت بزمیں میں رسید ہوے۔ (اودھ پنچ)۔

اُڑا کے لے جانا۔ فرط شوق سے بیتاب ہوکر کہیں جانا۔ درج نہیں۔
قلق ؎

جو پر پرو جہاں میں سن پاتا
شوق دیدار اڑا کے لے جاتا

اُڑبنگا۔ (ھ) بالفتح۔ ۱۔ رخنہ۔ جھیلا۔ جھگڑا۔ (لگا دینا کے ساتھ)۔ ۲۔ ٹیڑھا پیچیدہ۔ (فقرہ) یہ ڈنڈا اڑبنگا ہے۔
اثر۔ معنی نمبر۲ صحیح۔ مگر زبان عوام کی ہے۔ نمبر۱ کی تحقیق میں میں ناکام رہا۔ اس معنی میں اڑنگا لگانا ہے نہ کہ اڑبنگا لگانا۔ ممکن ہے کہ قصباتی زبان ہو مگر اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

اُڑتلا لیا۔ پناہ ڈھونڈی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لکھنؤ سے جو صاحب کمال نکلا اُس نے نواب رامپور کا اڑتلا لیا۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

اُڑم۔ (بفتح اول و دوم) انبار۔ ڈھیر رلگنا۔ ہونا کے ساتھ) (فقرہ) تمہارے یہاں کتابوں کا اڑم لگا ہے۔
اثر۔ اڑم کوئی لفظ نہیں۔ حضرت مولف نہ معلوم کس دُھن میں اٹم کو اڑم لکھ گئے دوسرا مرادف اٹالا ہے۔

اُڑنچھو ہوجانا۔ دفعتہً غائب ہوجانا۔ چل دینا۔
اثر۔ اُڑنچھو ہونا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔

اڑھائی دن سقّے نے بھی بادشاہت کی ہے۔ (مثل) چند روزہ حکومت۔
اثر۔ مثل اس طرح اختصار کے ساتھ ہے۔ "اڑھائی دن کی بادشاہت"۔ تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ ضرور نہیں۔
(لغت نام نامعلوم) میرا اہم لڑا ہے۔

اُڑھری۔ (ھ) مونث۔ غیر کفو کی جورو عام اس سے کہ منکوحہ ہو یا مدخولہ۔
اثر۔ خالص دیہاتی یا قصباتی زبان۔ شہر کے عوام کو بھی بولتے نہیں سُنا۔ فیلن سے تھوڑی تحریف کے بعد عبارت کا

ترجمہ کر دیا گیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :
a mistress; a kept woman; concubine

اُڑھری (عورت جس سے آشنائی ہو۔ داشتہ عورت۔ رنڈی کسبی) نہ معلوم منکوحہ کا اضافہ کس بنا پر کیا گیا۔

اُڑی اُڑی طاق بیٹھی - بات پھیل جانے اور رفتہ رفتہ شہرت پانے کی جگہ کہتے ہیں۔

اثر۔ یہ مثل پَر کے اضافے کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے : اڑی اڑی طاق پر بیٹھی۔ لغت نام نا معلوم میں اسی طرح درج ہے۔ خود حضرت مولف کی مبہم عبارت سے بھی یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ مگر تصرف اڑی اڑی طاق پر بیٹھی میں ہے نہ کہ اڑی اڑی طاق بیٹھی میں۔ ان کے مندرجہ اشعار سے یہ بات ثابت ہے :

اَسیر ؎

غصے میں بھوں چڑھاؤ نہ اہلِ وفاق پر
دیکھو اُڑی اُڑی کہیں بیٹھے نہ طاق پر

عاشق ؎

اے پری کہنہ نہ عاشق ابرو
اُڑتی اُڑتی نہ طاق پر بیٹھے

شَاد ؎

محتسب سے چھپ کے پی (لے؟) اے دل بدظن کی خبر
اُڑتے اُڑتے طاق بیٹھی تو غضب ہو جائے گا

اَڑی ٹالنا - مصیبت برداشت کرنا۔ درج نہیں۔

اَڑی کو ٹالنا - مصیبت دُور ہونے کی تدبیر سوچنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مزاروں اور ولیوں کے درباروں میں حاضری دیتے ہیں تاکہ یہ روحانی برکات اڑی کو ٹال دیں۔ (اودھ پنچ)۔

اَڑیل - (بر وزن پرمل) سرکش۔ اڑ جانے والا۔ بیشتر اُس گھوڑے کی نسبت کہتے ہیں جو چلتے چلتے رک جاتا ہو۔

اثر۔ ٹٹو بھی اڑیل ہوتا ہے اُس کا ذکر نہیں۔ علاوہ بریں اڑیل گھوڑا یا اڑیل ٹٹو کنایتہً اُس شخص کو کہتے ہیں جو بغیر سخت تاکید کے کام نہ کرے۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ازار بند کھولنا - فعل بد پر آمادہ ہونا یا فعل بد کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ازار بند کی ڈھیلی - بدکار فاحشہ عورت۔

اثر۔ ازار بند کی ڈھیلی اُس عورت کو بھی کہتے ہیں جو اپنی خواہشات نفسانی پر قابو نہ رکھ سکے۔ فاحشہ ہو نہ ہو۔ یہی فیلن میں درج ہے۔ یہی اودھ پنچ میں۔ علاوہ فاحشہ و بدکار کے یہ مفہوم بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

ازار تک نہ رہنا - بالکل مفلس نادار ہو جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

از بائے بسم اللہ تا تائے تمت - شروع سے آخر تک۔ درج نہیں۔ (فقرہ) فوراً ایک نسخۂ فرس نامۂ رنگیں

خرید فرمایا۔ ازبائے بسم اللہ تا تائے تمت ہر روز اس کا ورد ہونے لگا۔

(حاجی بغلول)۔

ازبر ہونا۔ زبانی یاد ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

بھولے نہ تیرا مصحف رخسار دیکھ کر
جس سے کہ ایک حرف بھی ازبر نہ ہوسکے

ازغیبی دھکا ڈھیلا۔ گولا۔ گھونسا وغیرہ۔ بلائے آسمانی۔ درج نہیں۔

(لغت نام نامعلوم)۔

ازکار رفتہ۔ نامرد۔

اثر۔ اس کے معنی اس قدر محدود نہیں۔ کوئی چیز جو معطل اور ناکارہ ہو ازکار رفتہ ہے۔

فارسی میں ازکار افتادن۔ ازکار رفتن۔ ازکار شدن سب ہم معنی ہیں۔

محمد سعید اشرف کا شعر ہے ؎

دست و بازویم زمشق اعتبار ازکار رفت
کار کردم در جہاں چنداں کہ دست ازکار رفت

امیر خسرو ؎

خواستم تا بروم در طلب رفتۂ خویش
یادم آمد رخ او پائے من ازکار برفت

نظیری ؎

نامۂ شوق نوشتن جگرے مے خواہد
قلم از دست بگیرید کہ ازکار شدم

ظہوری ؎

بوئے یار من ازیں سست وفائی آید
گلم از دست بگیرید کہ ازکار شدم

اساڑھ کے درزی۔ چونکہ اساڑھ کے مہینے میں درزیوں کا کام کم چلتا ہے اس لیے اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بے کار مارا مارا پھرے اور کوئی اس کو نہ پوچھے۔

اثر۔ درزی کا املا (ز) سے ہے نہ کہ (ذ) سے۔ یہ غالباً غلط الکاتب ہے کیونکہ (د) کی ردیف میں (ز) سے ہی لکھا ہے۔

اسامیٔ دار۔ نام بنام فرداً فرداً۔ جیسے اسامی دار بندوبست۔

اثر۔ لفظ اسامی کا ایسا استعمال کاشت کاروں تک محدود ہے۔ عام لفظ اسم وار ہے۔

اس انداز سے۔ اس طرح (سے) درج نہیں۔ ذوق ؎

پتلیاں ناچتی ہیں چشم کے گھر میں بے ساز
جنبش دست مژہ دے ہے اس انداز سے تال

اس انداز کا۔ اس طرح کا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

یہ اشارہ ہم سے ہے اس کی نگاہ ناز کا
دیکھ لو تیر قضا ہوتا ہے اس انداز کا

اس پر بھی آنکھ رکھنا۔ اس بات کو نظر انداز نہ کرنا۔ درج نہیں۔

(ارمغان دہلی)۔

اُس پر دانت ہے۔ اُس کی طمع ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

اُستاد بیٹھے پاس تو کام آئے راس۔ مقولہ۔ وہ کام بہت اچھا ہوتا

ہے جو اُس فن کے ماہر کی موجودگی میں ہو۔

اثر۔ مقولے کی صحیح نشست الفاظ اس طرح ہے: اُستاد بیٹھے پاس کام آوے راس۔ کہاوتوں کے الفاظ میں جہاں تک ممکن ہو ردو بدل نہ کرنا چاہیے تاکہ پرانی زبان کی ساخت پر بھی روشنی پڑتی رہے۔

استخارہ منع آنا۔ استخارے کا کسی امر کی اجازت نہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ مثلاً شادی یا نسبت کی بات چیت ختم ہوگئی۔ استخارہ منع آیا۔

اُسترہ پھیرنا۔ چہرے پر جہاں صرف روئیں یا اکا دُکا بال ہوں ان کو استرے سے صاف کرنا۔

اثر۔ اِکا دُکا بال یا روئیں کی قید غلط۔ اُسترہ پھیرنا یا پھرنا بال مونڈنا ہے کم ہوں یا زیادہ۔ ناسخ کا شعر ہے: ؎

اُسترا اُس کے ذقن پر جو پھرا ثابت ہوا
دور ہو جاتے ہیں تنکے حلقۂ گرداب سے

اس درجہ۔ اس قدر۔ اتنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

آسماں نے بخل پر اس درجہ باندھی ہے کمر
چشمۂ خورشید بھی محتاج شبنم ہوگیا

میر اشعر ہے ؎

اس درجہ شوق دل نے کیا مجھ کو بے حواس
اُس سے کہا وہی جو تھا اس کا کہا ہوا

اس ڈاڑھی کی شرم تمہارے ہاتھ ہے۔ اب عزت آبرو بچانے کا مدار تم پر ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

اس رو سے۔ اس غرض سے۔ اس حساب سے۔ درج نہیں۔ فارسی از روئے کا ترجمہ۔ مثلاً اس رو سے تمہارے ذمے کچھ نہیں نکلتا۔ (فیلن)

اصطلاح۔ اطبا اُس کاغذ کے پرچے کو کہتے ہیں جس پر نسخہ لکھتے ہیں۔

اثر۔ میں واقف نہیں نہ یہ معنی تحقیق ہو سکے۔ نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں۔

اس کا بھی مُنہ جھلس دو۔ اس کو بھی کچھ دے کر ٹالو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

اُس کا دم بھرتا ہے۔ اس کا خیر خواہ دوست ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

اُس کا دودھ پھولتا ہے۔ اس کا دودھ پی کے بچہ موٹا ہوتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)

اس کوچے سے بالکل نابلد تھے۔ اس معاملے میں بالکل تجربہ نہیں تھا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) رقص و سرود کی محفلوں میں انھیں موقع نہیں ملا تھا۔ غرضکہ اس کوچے سے بالکل ہی نابلد تھے۔

اس کی باتوں پر نہ جاؤ۔ اس کی باتوں کا خیال نہ کرو۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اپنے کاموں میں رہو مشغول تم اے غافلو
اُس کی باتوں پر نہ جاؤ ناسخ اک دیوانہ ہے

اس کی چھاتی کو دیکھیے۔ اس شخص کی ہمت و جرأت کو دیکھیے۔ درج نہیں۔

اُس کے چاڑے پیڑ تک نہیں رہتا۔ (عو) بڑا منحوس۔ بد نظرا۔ درج نہیں۔

اس لیے۔ اس سبب سے۔ درج نہیں

ناسخ ؎

دیکھنی ہے مجھ کو اے گل تیرے ہنسنے کی بہار
اس لیے چہرے کی رنگت زعفرانی چاہیے

اسم ہونا۔ نام ملازموں میں لکھ جانا۔ نوکری سے لگ جانا۔ درج نہیں۔

اَسوار۔ (ف) سوار اسی کا مخفف ہے۔ بول چال میں سوار زیادہ بولتے ہیں۔

اثر۔ سوار اسوار کا مخفف نہیں بلکہ ضرورت شعری کی بنا پر سوار پر الف کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ کسی کا مصرع ہے ؏

ہے روایت شتر اسوار کسی کا تھا رسول

سوار اور اسوار مرادف ہیں۔ سوار اسوار کا مخفف نہیں ہے۔ یہ ضرور ہے کہ عام لفظ سوار ہے۔

اسّی برس کی عمر نام میاں معصوم۔ وہ شخص جو باوجود پیرانہ سالی کے بچپنے کی حرکتیں کرے اور بھولا بنے۔

اثر۔ مثل اس طرح بہتر ہے:

اسّی برس کا جھڈو نام میاں معصوم۔ (لغت نام نامعلوم) (نیز محاورات نسواں)۔

اِش۔ شیر خوار بچوں کے پیشاب پاخانے کا اشارہ۔ عادت ڈالنے کے لیے مائیں یا کھلائیاں اِش اِش کر کے پیشاب کرواتی ہیں۔

اثر۔ اِش کا اشارہ پیشاب تک محدود ہے پیشاب کرواتی ہیں لکھ کر خود اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اگر بچہ پیخانہ بھی پھر دے تو اور بات ہے۔

اشاروں سے کہنا۔ آنکھ یا پلک کی جنبش یا اور اسی قسم کی علامتوں سے کچھ کہنا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

کیا مد نظر تم کو ہے یاروں سے تو کہیے
گر منہ سے نہیں کہتے اشاروں سے تو کہیے

اشاروں میں کہنا۔ وہی مطلب ہے جو اشاروں سے کہنے کا ہے۔ یہ بھی درج نہیں۔ آتش ؎

نہیں معلوم اُن آنکھوں کا ارادہ کیا ہے
کچھ اشاروں میں تو مژگاں سے کہا ابرو نے

اشارے میں باتیں کرنا۔ اس کا بھی وہی مطلب ہے جو اشاروں سے یا اشاروں میں کہنے کا۔ یہ بھی درج نہیں۔ ناسخ ؎

سو رمز کی کرتا ہے اشارے میں وہ باتیں
ہے لطف خموشی میں تکلم سے زیادہ

اشارے ہونا۔ کسی کو آنکھ کی جنبش سے کچھ بتانا۔ درج نہیں۔ ؎

اُن سے محفل میں اشارے ہو گئے
ہم تمہارے تم ہمارے ہو گئے

اشرفی لقمہ۔ خوب لذیذ بڑھیا کھانا۔ مجازاً آرام و آسایش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بادشاہ بیگم کہلائے، سونے کے محلوں میں رہے، چین کرے، اشرفی

لقمہ کھائے۔ (خدائی فوجدار)
(اشرفی عوام بفتح اول و دوم بولتے۔ خواص بفتح اول و سوم)۔

اشک شوئی کرنا ۔ آنسو پونچھنا، تسلی دینا۔ تلافیٔ مافات کرنا۔ درج نہیں۔

اشیرباد۔ اسیرباد۔ (ھ)۔ تہنیت مبارک باد۔ یا سلام کرنا (دنیا کے ساتھ) درج نہیں اُردو میں برابر مستعمل ہے بزبان ہنود۔ یہ عرض کردوں کہ ہندی میں اسیرباد ہے اور اُردو میں آشیرباد۔ (پہلا الف ممدودہ)۔ میری ایک مثنوی کا مصرع ہے:

آشیرباد چشمے نے دی آبشار کو

اصل خیر سے ۔ (ع) سلامتی سے خیریت سے۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ عورتیں اصل بفتح اول و دوم بولتی ہیں۔

اِطناب ۔ (بکسر اول) طول بیجا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اطناب یعنی بے کار کا پنواڑا ناندھا۔ (اودھ پنچ)۔

اعتبار بڑھانا ۔ اپنی ساکھ زیادہ کرنا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

مسواک نے بڑھایا ہے زاہد کا اعتبار
یہ بھی ہے اس کے اک شجر بکروفن کی شاخ

اعتبار پیدا کرنا ۔ معتبر سمجھا جانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

روشنی اُس رُخ کی کرجاتی ہے کار آفتاب
حسن نے پیدا کیا ہے اعتبار آفتاب

اعتبار مٹنا ۔ نامعتبر ہو جانا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
کس سے کہوں کہ داغ جگر کا نشان ہے

اعتبار میں فرق لانا ۔ اپنی حرکات و سکنات سے نامعتبر ہو جانا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

کہہ دے یہ کوئی میرے تغافل شعار سے
وعدہ خلافی لاتی ہے فرق اعتبار سے

اعجاز کی آواز ۔ نہایت عمدہ آواز جو بمنزلہ اعجاز و کرامت ہو۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

طنبور کے تار آب ہوئے تو جو الاپا
داؤد کے مانند ہے اعجاز کی آواز

اعرابی ۔ بفتح اول۔ عرب کا صحرا نشین۔

اثر۔ ہم اعرابی بکسر اول بولتے ہیں اور جہاں تک اُردو کا تعلق ہے اسی طرح فصیح ہے۔

اعمال کا بھگتان ۔ اعمال کی سزا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ تمہارے اعمال کا بھگتان ہے۔ اب پچھتانا بے کار ہے۔

افترے ہونا ۔ (بکسر اول و سوم و چہارم) بہتان (افترا کی جمع) درج نہیں۔ صبا ؎

ہم کیا ہیں اے صبا جو نہ ہوں ہم پہ افترے
محفوظ انبیا نہ رہے اتہام سے

افشاں ۔ (ف۔ بالفتح) مقیش یا گوٹے کی کترن اس کو آرایش کے لیے

ماتھے پر چنتے اور بالوں پر چھڑکتے ہیں۔
اثر۔ افشاں کے یہ معنی فارسی میں نہیں بلکہ ہند ہے۔ علاوہ بر ایں بہ آرایش عورتوں سے مخصوص ہے لہٰذا عورت کا لفظ شامل کرنا ضروری تھا۔
افلاطونی پھلکے ۔ ایک قسم کے پھلکے جو نہایت سبک ہوتے ہیں اور جلد ہضم ہوجاتے ہیں۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں ہوتے ہیں میں نہیں واقف اور جہاں تک دریافت کیا لکھنؤ والے بھی محروم ہیں۔
افیم کا انٹا ۔ افیم کی بڑی گولی۔ درج نہیں۔
اقرار مدار ۔ عہد وپیمان۔ قول قرار۔ فصحا کم بولتے ہیں۔
اثر۔ کم کیا فصحا بولتے ہی نہیں۔ عورتوں کی زبان ہے۔ قول وقرار (قول قرار نہیں) کی جگہ اقرار مدار بولتی ہیں۔ (فقرہ) میں نے یہ سب پہلے سے اقرار مدار لے لیا ہے۔ جب کہتی ہوں۔
(اودھ پنچ)۔
اکارت ۔ ضایع ہونا۔ مثلاً محنت اکارت ہوئی۔ درج نہیں۔
اک اک ۔ افراد جدا گانہ۔ درج نہیں۔
آتش ؎
خموشی اور گویائی مری اک اک سے بہتر ہے
سکونت میں یہ قطرہ ہے گہر تو جوش میں دریا
اک پل ۔ نہایت جلد۔ دم بھر سے بھی کم۔ جتنا وقت پلک جھپکانے میں صرف ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
نہ ہوئے دیدۂ تر اشکوں سے اک پل خالی
کبھی ہوتے نہیں پانی سے یہ بادل خالی
اِکّا دُکّا ۔ ایک دو۔ خال خال۔ درج نہیں۔
حبیب ؎
ابھی رہتا ہے مسافر کوئی اکا دکا
خانۂ دل کو نہ دیکھا کبھی غم سے خالی
اُگٹا پیچی ۔ اُلٹ پُلٹ۔ خلفشار۔ الجھن ادھیڑبن۔ درج نہیں۔
(فقرہ) انہیں خیالات کی اگٹا پیچی میں نیند نے موقع پایا اور دھر دبایا۔
(اودھ پنچ)۔ اگٹا پیچی بھی ہے وہ درج ہے۔ دونوں طرح مستعمل ہے۔ فیلن میں بھی دونوں طرح درج ہے۔
اَکڑنا ۔ برر جانا۔ جیسے چاول اکڑ گئے۔
اثر۔ خواص چاول کے لیے اینٹھنا استعمال کرتے ہیں۔ یہ اینٹھنا کے تحت بھی درج نہیں۔
اکنگ ۔ (ھ۔ اصل میں اک انگ تھا) اک انگ۔ اپنی بات اپنے قول سے نہ پھرنے والا۔ دوستی یا دشمنی پر قائم رہنے والا۔ امیر ؎
تمہیں کو جانا تمہیں کو سمجھے تمام عالم سے تنگ ہو کر
دوئی کا وحدت میں دخل کیسا رہے ہمیشہ اکنگ ہو کر
اثر۔ امیر کے شعر میں بھی اک انگ ہے۔ اکنگ کوئی لفظ نہیں۔ حضرت مولف کو انگ کے الف اصل نے دھوکا دیا۔ اس کا تعلق عروض سے ہے نہ کہ لغت سے۔

اکواہی ۔ ایک زانو بیٹھنا۔ ایک پہلو لیٹنا۔ خاص کر اس چیز کی نسبت کہتے ہیں جو ایک جانب زیادہ مائل ہو ۔ مثلاً ایک کنکوا کسی رخ جھکتا ہوا اڑتا ہو تو اس کو کہیں گے کہ اکواہی اُڑتا ہے۔

اثر۔ ایسے کنکوے کو کہتے ہیں کہ دہنے کو یا بائیں کو دبتا ہے نہ کہ اکواہی اڑتا ہے کم سے کم لکھنؤ میں کسی کو کنکوے کی نسبت یہ فقرہ بولتے نہیں سنا گیا۔ نہ تحقیق ہو سکی۔

اُکھاڑے نہیں اُکھڑتی ۔ (عم) جو بات چاہتے تھے نہ ہو سکی اپنا سا مُنہ لے کے رہ گئے۔ درج نہیں۔

اکھرا پردا ۔ پردہ برائے نام پردہ ہونا۔ چھپنا۔ درج نہیں۔ انشا ؔ

اب تو اگلی سے طرح کا نہیں گہرا پردا
رہ گیا آپ میں اور ہم میں اکھرا پردا

اُکھڑی پکھڑی باتیں ۔ ایسی باتیں جن کا سر پیر نہ ہو۔ بے تکی باتیں ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) میں تو تمہاری اکھڑی پکھڑی باتیں سن رہی ہوں۔ اچھا پھر کیا ہوا۔ (اودھ پنچ)۔

اُکھڑی پکھڑی زبان ۔ نامربوط زبان۔ کچی زبان۔ درج نہیں۔

(فقرہ) اُکھڑی پکھڑی زبان۔ کوئی ترتیب نہیں۔ جو لفظ جہاں پایا ٹھونس دیا۔ (اودھ پنچ)۔

اُکھو نکھو ہیوی کو اللہ رکھو ۔ عورتیں بچے کا مُنہ دُھلاتے وقت کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

اکھیڑ لگانا ۔ پہلوانوں کی اصطلاح میں دونوں پاؤں مخالف کے اٹھا کر چت کر دینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) اکھیڑ مارنا درج ہے۔

اکیلا ۔ تنہا۔

اثر۔ آدمی کے علاوہ اس کا اطلاق تنہائی پر بھی ہوتا ہے۔ وہ درج نہیں۔ مثلاً اس وقت یہاں اکیلا ہے۔ عام طور پہ لوگ جمع رہتے ہیں۔

اکیلی تو لکڑی بھی نہیں جلتی ۔ آدمی سے تنہا کوئی کام (قابلِ اطمینان نہیں ہوتا

اثر۔ یہ مثل خفیف اختلاف کے ساتھ اس طرح بھی ہے: ”اکیلی لکڑی کہاں تک جلے۔“ یعنی ایک آدمی دس آدمیوں کا کام نہیں کر سکتا۔ یہ صورت درج نہیں۔

اگاڑی پچھاڑی ۔ وہ رسّی جس سے گھوڑا اتھان میں باندھا جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔

اُگت ۔ جدت۔ تازگی۔ اُپج۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُنھوں نے اپنے تو گیان اور اگت سے اور تلاش و محنت سے قاعدوں کی کتابیں تصنیف کیں۔ (باغ و بہار)

اگلا پچھلا حساب پرانا حساب ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اگلا لیپا گیُو سو کھائے ان کا لیپا دیکھو آئے۔ پچھلی باتیں بھول جاؤ حال پر نظر رکھو۔ مستثنیٰ کو کلیے سے الگ نہ رکھو۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) "اگلا لیپا الخ کا نہ سلیقہ نہ حیوان مطلق اور حیوان ناطق کے مابہ الامتیاز نعمت اور عادت کا کوئی فرق" (ناول پیاری دنیا) ("نوراللغات" میں اس طرح درج ہے: اگلا لیپا دے بہا اب کا لیپا آگے لا)۔

اگلے برس کی تیلیاں۔ پرانی غیر دلچسپ باتیں۔ درج نہیں۔

اگم بھرا ہونا۔ پانی سے لبالب بھرا ہونا کہ گذر دشوار ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نالے زار نالی میں مشغول اگم بھرے ہوئے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

اگواڑے پچھواڑے۔ (عم) قرب و جوار میں۔ آس پاس۔ نیز بمعنی پڑوسی۔ اس طرح درج نہیں۔

آلاراسی۔ لاابالی۔ بے پروا۔

اثر۔ حسب فیلن یہ آلا ریسی بھی ہے (یائے اول مجہول بالکسر) (فقرہ) اس کے مزاج میں بڑا آلاریسی ہے۔ (لکھنؤ میں مستعمل نہیں)۔

اِلالو۔ اُلار۔

اثر۔ اُردو میں 'الالو' داخل نہیں۔ اُلار ہے۔

البیلا۔ البیلی۔ (البیلی۔ تانیث) احمق بدسلیقہ یا بے پروا۔

البیلی نے پکائی کھیر۔ دودھ کے بدلے ڈالا نیر (نیر = پانی) یہ مثل درج نہیں۔

اُلٹا اثر۔ معکوس۔ بد کا اچھا اثر اور نیک کا برا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

میری آنکھیں جلتی ہیں دم بھر نہیں گر دیکھتا
کیا اثر اُلٹا ہے تیرے شعلۂ رخسار کا

اُلٹ پلٹ۔ مونث (عو) اُلٹا سے اُلٹ پلٹا سے پلٹ۔ دونوں حاصل مصدر یہاں تابع متبوع کے طور پر ہیں۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ الٹ کی طرح پلٹ کو بھی بضم اول بولتے ہیں اور تابع مہمل قرار دیتے ہیں۔ ایسے بکثرت دیگر الفاظ ہیں مثلاً چھکوں پھکوں (رونا) الگ تھلگ وغیرہ۔ فیلن کی ڈکشنری بھی میری موئید ہے۔ الٹ پلٹ کا اندراج رومن حروف میں اس طرح ہے Ulat pulat نہ کہ Ulat Palat اسی طرح لکھنؤ میں بولتے ہیں۔ الٹے پلٹے ایک قسم طعام کی بھی ہے (ہر دو بضم اول) وہ نوراللغات میں درج ہی نہیں۔

اُلٹ پُلٹ ہونا۔ (عو) حجت ہونا۔ تکرار ہونا۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں اور چاہے جہاں کی ہو۔

اُلٹ جانا۔ عوام کی زبان میں ایک معنی ہیں عورت کو خراب کرنا۔ زنا کا مرتکب ہونا۔ یہ درج نہیں۔

الٹوانسی کبیر کی۔ برعکس۔ خلاف باتیں ؎

چتنے کرو گناہ کبیرہ ملیں ثواب
کہتے ہیں الٹوانسی اسی کو کبیر کی

اُلٹی آنا۔ کرنا۔ (عو) قے ہونا۔ درج نہیں۔ (الٹیاں آنا بھی بولتی ہیں)

اُلٹی پُلٹی باتیں۔ بے ڈھنگی باتیں۔ بے ترتیب باتیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم) اُلٹی اُلٹی باتیں درج ہے۔

اُلٹی تدبیریں۔ برعکس تدبیر۔ غیر مفید تدبیر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

اُلٹی ریت۔ دستور زمانہ کے خلاف کوئی کام یا رسم۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔ اُلٹی رسم درج ہے۔

اُلٹی سَینا۔ (سینا بفتح اول) اپنے اپنوں ہی کے دشمن۔ (سَینا بمعنی فوج) درج نہیں۔ (فقرہ) غیروں کی چڑھی بارگاہ اپنوں کا بیڑا تباہ۔ واہ کیا اُلٹی سَینا ہے۔

اُلٹی عقل کا آدمی۔ بیوقوف۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

اُلٹی کبیر کی۔ (ہندؤں میں ایک فقیر کبیر داس بڑا شاعر تھا اُس نے اکثر مضامین اور مثلیں برعکس نظم کی ہیں) مجذوبوں کی بڑ۔ آتش ؎

بیہودہ گفتگو نہیں مرد فقیر کی
سیدھی ہے سمجھے تو اگر اُلٹی کبیر کی

اثر۔ حسب اودھ پنچ یہ ایک لطیف صنعت ہے جس کا نام الٹوانسی ہے۔ جیسے ؎

رنگی کو نارنگی کہیں انت کو کھویا
چلتی کو گاڑی کہیں یہ دیکھ کبیرا رویا

یعنی رنگی (رنگین۔ رنگ دار چیز) میں حرف نفی لگا کر لوگ نارنگی کہتے ہیں۔ یہ ایک الٹوانسی ہے۔ موجود مال یعنی دودھ کمپا ہوا باوصفیکہ موجود ہے کھویا (گم شدہ) کہلاتا ہے۔ یہ دوسری الٹوانسی ہوئی۔ جو چیز چلنے کے لیے حرکت کرنے کے لیے چلانے کے لیے بنائی گئی ہے اُسے گاڑی یعنی گاڑی گئی گڑی ہوئی کا لقب دیتے ہیں۔ یہ تیسری الٹوانسی ہوئی۔ دُنیا کی ایسی ہی الٹوانسی دیکھ کے شاعر (کبیرداس) پر رقت طاری ہوتی ہے۔

اُلٹی کھوپڑی اوندھا گیان۔ (عو) خلاف عقل بات کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

اُلٹی مَت۔ اوندھی عقل۔ گدّی میں عقل ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

اُلٹے پاؤں پھرنا۔ اُلٹے پیروں پھرنا۔ بے توقف واپس ہونا۔ آکے فوراً پلٹ پڑنا۔

اثر۔ اُلٹے پاؤں صحیح۔ اُلٹے پیروں غلط۔ جو اشعار مثال میں پیش کیے گئے ہیں اُن میں بھی اُلٹے پاؤں نظم ہے۔ لغت نام نا معلوم میں بھی صرف اُلٹے پاؤں لکھا ہے۔

اُلٹے توے پر روٹی پکانا۔ خلاف عقل بے ڈھنگا کام کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ق کی جگہ "ک" اور غ کی جگہ "گ" بولتے ہیں لٹے توے پر روٹی پکاتے ہیں۔

ال جاؤں بل جاؤں جلوے کے وقت ٹل جاؤں۔ (عو) یعنی یوں تو صدقے قربان مگر کام کے وقت الگ تھلگ۔ خود غرض کی نسبت بولتی ہیں۔

یہ محاورہ "نور اللغات" میں با وصف تلاش نہیں ملا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اُلجھاوا۔ پیچیدگی۔ جھگڑا۔ قضیہ۔ اس طرح درج نہیں۔ (اُلجھاؤ درج ہے)۔

اُلجھاؤ۔ جھگڑا بکھیڑا۔ دقت۔ مشکل۔

اثر۔ لکھنؤ میں اُلجھاوا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

اُلجھے پُلجھے بال۔ ایسے بال جن میں کنگھی نہ کی گئی ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُلجھے پُلجھے بال اُن پریشانیوں کا نمونہ بنے ہوئے تھے جن کے اثر نے آج کئی روز سے اُن میں کنگھی تک نہ لگانے دیا تھا۔ (مشتاق زہرہ)۔ (پُلجھے تابع مہمل)۔

الحق مُرٌّ۔ حق بات تلخ یا ناگوار ہوتی ہے درج نہیں۔ (فقرہ) الحقُ مُرٌّ کی تلخی سے کام و زبان کو بچائے مزے اڑائے۔ (اودھ پنچ)۔

العلم حجابُ اکبر۔ علم سب سے گہرا پردہ یا حجاب ہے۔ درج نہیں۔

العیاذ باللہ۔ خدا کی پناہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ابھی آسودہ نہ ہوا تھا کہ آفت میں مبتلا ہوا۔ العیاذ باللہ قیامت برپا ہوئی ہر سمت بھگدڑسی پڑگئی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

اُلفت مول لینا۔ محبّت کرنا اور اُسی کے ساتھ اپنا مال وزر بھی صرف کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

بلا اپنے لیے دانستہ ناداں مول لیتے ہیں
عبث جی بیچ کر اُلفت کو انساں مول لیتے ہیں

القط۔ (عربی میں قط بس کے معنی میں ہے، اُسی سے اُردو میں القط بنالیا گیا ہے)۔ بیت بازی میں جب کوئی لڑکا غلط شعر پڑھتا ہے، یا پورا شعر یاد نہیں آتا اور درمیان میں رک جاتا ہے، تو طرف ثانی کہتا ہے القط اور پھر وہ شعر نہیں لیا جاتا۔

اثر۔ فیروز اللغات (عربی) میں قط کے معنی لکھے ہیں کسی چیز کو عرض میں کاٹنا۔ قلم کو قط لگانا۔ لغات کشوری میں بیشک قط بمعنی بس اور فقط درج ہے۔ القط کو قط بمعنی عرض میں کاٹنے سے بجائے بس سے مربوط کرنے کے زیادہ قرین قیاس ہے۔ اسی کو اودھ پنچ نے بھی اس ذیل میں ترجیح دی ہے۔

الگ الگ۔ غصہ ہونا۔ دُتکارنا۔ خفا ہو کے ہٹانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

الگ گھر کرنا۔ علٰحدہ مکان لے کر رہنا۔ خاندان سے علٰحدہ ہو جانا۔ درج نہیں۔

الگ ہٹ۔ دور ہو۔ (اظہار نفرت یا بیزاری) درج نہیں۔ (فقرہ) الغرض یہ ایسا عجیب و غریب روزہ ہے کہ شرع اسلام کے پاس جاتا ہے تو وہ "الگ ہٹ" کہتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

الگ ہونا۔ کوئی سروکار نہ رکھنا۔ قطع تعلق کرلینا۔ درج نہیں۔

اللہ اللہ بھائی کے کان کاٹوں نائی کے۔ بچوں کی لوری۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

اللہ اللہ بھائی میرے ننھے کو نیند آئی۔ لوری۔ درج نہیں۔

اللہ اللہ کرتی تھی گھی کے پاپڑ تلتی تھی۔ پاپڑ ہوئے تمام میرا بھیا کرے آرام۔ لوری۔ درج نہیں۔

اللہ اللہ کرلیں۔ (عو) نماز پڑھ لیں۔ خطاب بچوں سے ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ مثلاً اللہ اللہ کرلیں پھر تمہیں منا دیں۔

اللہ پیر منائے تب دو پھوسڑے پائے۔ (عو) بہت دعائیں مانگنے نذریں چڑھانے کے بعد دو بچے ہوئے۔ درج نہیں۔

اللہ دے اللہ دلائے۔ اللہ کا دیا کل عالم پائے۔ فقیروں کی صدا جو گدائی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سب اسی کے محتاج ہیں وہی دینے والا ہے۔ وہی دلواتا ہے وہی تمام عالم کی پرورش کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

اللہ رکھے لڑکی دھوپ میں ہے۔ عورتیں ماں سے بچے کی عمر اس طرح پوچھتی ہیں تاکہ نظر نہ لگے۔ درج نہیں۔

اللہ رے۔ متقدمین نے دوسرے لام کو الف کے ساتھ بھی کہا ہے لیکن اب فصحا دوسرے لام کو الف سے نہیں بدلتے۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ اب بھی دونوں طرح بولتے ہیں۔

محسن کاکوروی ؎

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے میں
بول اٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے میں

حضرت محسن کا شمار متقدمین میں نہیں ہوسکتا۔

اللہ رے جُٹّے تیری دھج۔ غریب کا اپنے کو لیے دیے رہنا۔ اپنی آبرو قائم رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اللہ رے جٹے تیری دھج۔ جہاں تک میں نے آپ کی حالت پر غور کیا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ قدرت کی فیاضی نے آپ کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ (اودھ پنچ)۔

اللہ رے دماغ۔ کس قدر غرور و تکبر ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔ اللہ کرے سو ہو فقیر کہے سو ہو۔ سائل کی صدا۔ یعنی خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور فقیر جو دعا کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

(لغت نام نامعلوم)۔

اللہ فضل۔ (فضل بفتح اول و دوم) ماں یا کھلائی روتے بچے کو اس طرح ڈراتی ہیں۔ چپ رہو نہیں تو اللہ فضل آتے ہیں۔ درج نہیں۔

اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ دولت مند ہے۔ خوش حال ہے۔ درج نہیں۔

اللہ کا رت جگا۔ (عو) ایک نذر مراد بر آنے پر۔ درج نہیں۔ (لذت عشق)

کہا اک نے آئے جو وہ مہ لقا
کروں اپنے اللہ کا رت جگا

اللہ کو دیکھنا۔ کمال یاس میں نظر بخدا ہونا۔ بے بسی میں ضبط کرنا۔ صبر کرنا۔ خدا سے لو لگانا۔ حبیبؔ

کس طرح غیر کو وہ ہائے ستم دیکھتے ہیں
اور تو کچھ نہیں اللہ کو ہم دیکھتے ہیں

اثر۔ لکھنؤ میں اس موقع پر اللہ کو یاد کرنا بولتے ہیں۔

اللہ لاٹھی لے کے تھوڑا ہی مارتا ہے۔ اللہ ظلم کی ایسی سزا دیتا ہے جس کا سان گمان نہیں ہوتا۔

اثر۔ مثل عورتوں سے مخصوص ہے اور تھوڑا ہی کی جگہ وہ تھوڑی کہتی ہیں اور ہی کا اضافہ نہیں کرتیں۔

اللہ میاں کا طاق بھرنا۔ (عو) مسجد کے طاق میں گلگلے اور رحم رکھنا

اثر۔ لکھنؤ میں صرف طاق بھرنا کہہ کے عورتیں یہی مراد لیتی ہیں۔

اللہ نہ دکھائے۔ کسی چیز یا کسی وقت سے نفرت اور خوف ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ امیرؔ

ہوتی ہے بتو صبح جدائی اگر ایسی
اللہ نہ دشمن کو دکھائے سحر ایسی

اثر۔ جس چیز سے پناہ مانگی جاتی ہے اس کا ذکر ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ امیرؔ کے شعر میں لفظ سحر موجود ہے۔

اَللّے تللّے اڑانا۔ عیش و راحت کے لیے فضول خرچی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شوہر صاحب اللّے تللّے اڑاتے ہیں اور اگر سسرال والے یا خود جور و شکایت کرتی ہے تو نافرمانی کی علت میں دھری جاتی ہے۔ (اودھ پنچ) (اللّے تللّے کرنا درج ہے)۔

الماس خانی۔ ایک قسم کے کپڑے ہوتے ہیں۔

اثر۔ حسب "اودھ پنچ" یہ ایک قسم کی اینٹ ہے جس کے موجد الماس علی خاں تھے اور انھیں کے نام پر الماس خانی کہلاتی ہے۔ ناول خونی شہزادہ سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔ قدیم عمارتوں کی یادگار الماس خانی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ الماس خانی کپڑے غلط۔ کوئی مثال بھی پیش نہیں کی گئی۔

الماغونجی۔ ۱۔ وہ شخص جس کے نام نسب کا ٹھکانا نہ ہو۔
۲۔ خراب اور ناکارہ چیزیں۔ الم غلم
۳۔ دغابازی اور دھاندلی سے کوئی چیز

دبا بیٹھنا اور اڑا لینا۔

اثر۔ میرے پاس ایک کتاب لغت ہے، کچھ اوراق غائب ہونے کے سبب سے مولف کا نام معلوم نہ ہو سکا اُس میں الماغوچی کے معنی واہیات، خرافات بیہودہ باتیں درج ہیں۔ فیلن میں خالی الماغوچی نہیں بلکہ الماغوچی کرنا تغلب تصرف کرنا یا دغا سے کسی کا مال اڑا لینا ہے۔ لکھنؤ میں اچھی بری چیزیں گڈ مڈ ہوں تو اُن کو الماغوچی کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جس کی نسل میں کوئی فتور ہو۔ (املا نون غنہ کے ساتھ اور بلا نون غنہ دونوں طرح ہے)۔

المعنی فی بطن الشاعر۔ جہاں مطلب لفظوں سے نہیں ظاہر ہوتا وہاں کہتے ہیں۔

اثر۔ زیادہ تر باضافۂ الف مقصورہ المعنےٰ بولتے ہیں بجائے یائے معروف۔ و نون مکسور۔

اُلنگ پر ہونا۔ (دہلی) بضم اول عورت کا مستی میں بھرا ہونا اور بلبلانا درج نہیں۔

(فقرہ) بے حیا بے شرم لقندریاں ۔ بچھیریاں اُلنگ پر پھلانگیں لگاتی ہیں۔ (عقد ثریا) فیلن میں بھی درج ہے۔

الفی کنکوا۔ جس میں مڈھے سے پتے تک دوسرے رنگ کے کاغذ کی ایک پتی لگی ہوتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے الفیا کہتے ہیں۔ لغت نا نامعلوم میں درج ہے۔

الوارا۔ وہ مکان جو مویشیوں کے لیے جنگل میں بناتے ہیں۔

اثر۔ حسب منتخب النفائس یہ رائے ثقیلہ سے ہے اور قصباتی زبان ہے۔ فیلن میں البتہ رائے مہملہ سے درج ہے۔

الّو بولتا ہے۔ ویران ہے۔ اجاڑ ہے۔

اثر۔ مکان کے لیے کہتے ہیں۔ لہٰذا لفظ مکان کا اضافہ ضروری ہے۔

اُلّو سیدھا کرنا۔ کسی کو بے وقوف بناکے اپنا مطلب نکالنا۔ درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے۔ ؎

پھنس چکے بعض ابھی پھنسنے کو باقی ہیں کئی
جس طرح بن پڑے سیدھا کر و اُلّو اپنا
(از اودھ پنچ)

اُلّو کہیں نہیں گیا۔ کچھ نہیں تو فائدہ ضرور ہوگا اور تجربہ حاصل ہوگا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بہرنوع دل لگی بازوں دوسرے تماشا دیکھنے والوں کا اُلّو نہیں گیا۔ (اودھ پنچ)۔

امارت کا نشہ۔ دولت کا گھمنڈ درج نہیں۔

امام ضامن کی تاریخ مقرر ہونا۔ مذہب امامیہ میں شادی بیاہ کی ایک رسم ہے۔ برات سے کچھ روز قبل ایک

تاریخ مقرر کی جاتی ہے اور اس روز دولھا دولھن کے بازوؤں پر امام ضامن کا روپیہ یا اشرفی باندھتے ہیں۔

اثر۔ یہ رسم لکھنؤ کے ساتھ مخصوص ہے یا جس مقام پر لکھنؤ کی سی رسمیں ہوتی ہیں۔ وہاں منگنی کے دن (نہ کہ برات سے کچھ روز قبل) دولھا کی ماں (نہ کہ دولھا خود) اپنی ہونے والی بہو کو دیکھنے کے لیے آتی ہے۔ اصل مقصود ہوتا ہے دلھن کی صورت شکل پر مطلع ہونا اور بہانہ ہوتا ہے بہ نیت خیرات امام ضامن کی نذر کا روپیہ یا اشرفی بازو پر باندھنے کا۔

اِمان مارا۔ عورتیں نفسِ امارہ کو امان (ایماں) مارا کہتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اے ہے یہ نفس امارہ کی خرابی تھی۔ امان مارا۔ یہ کہہ کر وہ ہنسنے لگیں۔

امتثال امر۔ حکم بجالانا۔ درج نہیں۔ غالب۔ ع

سہرا لکھا گیا زرہ امتثال امر

امتحاں پر امتحان ہونا۔ متواتر امتحان ہونا۔ درج نہیں۔ صبا۔

یوسف نکل کے چاہ سے زندان میں پھنسے
ہوتا ہے امتحان یہاں امتحان پر

اُمٹھنا۔ بل کھانا۔ (فقرہ) یہ رسّی شاید تم سے اُمٹھے تو اُمٹھے۔

اثر۔ اُمیٹھنا کا لازم اُمٹھنا میری نظر سے نہیں گذرا۔

امداد غیبی۔ غیب سے مدد ہونا۔ غیر متوقع طور پر کوئی صورت مدد کی نکلنا درج نہیں۔ (فقرہ) امداد غیبی پر بھروسا تھا۔ دو تین دن اسی بیم و رجا میں گذرے (ناول نشتر)۔

اَمَر۔ (بفتح اول و دوم) نہ مرنے والا۔ درج نہیں۔

اَمک ڈھمک۔ ۲۔ اَلَم غَلَم۔ خراب اور نکمّی چیزیں۔ (فقرہ) ماما کو جب سودے کو بھیجو امک ڈھمک جو پاتی ہے اٹھا لاتی ہے۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ فقرے کا مطلب یہ ہے کہ اچھے برے میں امتیاز نہیں کرتی۔ جو کچھ پاتی ہے لے آتی ہے۔ امک ڈھمک نمبرا۔ اور امکا ڈھمکا کے معنی خود حضرت مولف نے ایسا ویسا۔ ایرا غیرا لکھے ہیں اس سے الم غلم یا نکمّی چیزوں کا مفہوم کیوں کر نکلا بلکہ یہی مطلب ہوا کہ آنکھ بند کر کے جو پایا خرید لائی۔ لغت نام نامعلوم میں امک ڈھمک۔ اور امکے ڈھمکے کے معنی فقط غیر آدمی لکھے ہیں۔ فیلن میں صرف امکا ڈھمکا بمعنی یہ وہ۔ اعلیٰ ادنیٰ درج ہے۔ لغت نام نامعلوم میں امک کے ڈھمک بھی درج ہے اور مطلب یہ لکھا ہے:-

"بعض عورتیں جو تہذیب کی پابند ہیں وہ غصے کی حالت میں کہہ بیٹھتی ہیں۔"

اندھیرے اُجالے سمجھنا۔ وقت بے وقت موقع پاکر بدلہ لینا۔ اس طرح درج نہیں۔

(لغت نام نامعلوم)۔

امک کے ڈھمک۔ مستورات کی مہذب گالی۔ ذلیل۔ حقیر۔ درج نہیں۔ امک ڈھمک درج ہے۔

اُمگا۔ (ڈوبا ہوا۔ ابھرا ہوا۔ اُمنگنا سے مشتق ہے۔ اُردو میں اُمنگنا مستعمل نہیں ہے صرف اُمگا ہے)۔ اُبھرا۔ منیر سے

رنگ نکھرا جوبن ا۔ فتنے برپا ہو چلے
قابل تعظیم ہے اُٹھتی جوانی آپ کی

۲۔ اُبھرا ہوا۔ مسرور سے

کیا قیامت کر گیا ظالم کے سینے کا اُبھار
اور اُمنگ آئیں اُمنگیں اُن کا جوبن دیکھ کر

اثر۔ حسب فیلن امنگنا اور اُمنڈنا مرادف ہیں جب اُردو نے امنگنا کو قبول نہیں کیا اور امنڈنا کو ترجیح دی تو یہ قرین قیاس نہیں کہ اُمگا کو جگہ دے گی۔ جو شعر پیش کیے گئے اُن میں اُمگا کی جگہ اُمڈا پڑھیے اور دیکھیے کہ حسن اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر مسرور کے شعر کو معیار بنایا جائے تو خود حضرت مولف کے اس قول کی تردید ہو جاتی ہے کہ اُردو نے اُمنگنا کو قبول نہیں کیا کیوں کہ اس میں اُمنگ امنگنا سے موجود ہے۔ فیلن میں اُمگا کا اندراج ہی نہیں۔ نہ دوسری کتب لغات میں جو میرے پاس موجود ہیں۔

یہ عرض کر دوں کہ میرے پاس وہ دواوین موجود نہیں جن سے مثال میں اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ مگر قیاس کسی طرح قبول نہیں کرتا کہ ان لوگوں نے لفظ اُمگا استعمال کیا ہوگا جس کا بدرجہا بہتر بدل امڈا موجود ہے اور اُمگا ایک پادر ہوا لفظ ہے۔

امیر کو جان پیاری فقیر کو ایک دم بھاری۔ (مثل) مصیبت اور راحت پر زندگی کے عزیز یا دوبھر ہونے کا دارومدار ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

امیر کی دائی سیکھی سکھائی۔ امیر کے نوکر بھی سیکھے سکھائے چالاک ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔

امانی آبادانی۔ ٹھیکے کا کام خراب ہوتا ہے۔ اُجرت پر اور نگرانی میں خوب ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

اناڑی کی ترازو کبھی ادھر کا پلّہ جھک گیا کبھی اُدھر کا۔ بدسلیقہ کم فہم الل ٹپ کام کرنے والا۔ درج نہیں۔

انبیا۔ (فعلن کے وزن پر) کیری۔ کچا آم جس میں جالی نہ پڑی ہو۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ عوام کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں خواص اسے کیری کہتے ہیں۔

اَنت بھلا تو سب بھلا۔ اگر انجام اچھا ہو تو محنت سوارت ہے۔ درج نہیں۔

انت بھلے کا بھلا۔ اچھے کام کا انجام بھی اچھا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

انتظار۔ راہ دیکھنا۔ (رکھنا۔ کرنا۔

کھینچنا۔ ہونا کے ساتھ)۔
اثر۔ رہنا کے ساتھ بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔ ناسخ ؎
ہم کو اُس بدمست کا رہتا ہے دن رات انتظار
کیوں نہ ہو بے نشۂ می دیدۂ بیدار صبح
انٹا۔ ۲۔ ایک انگریزی کھیل۔
اثر۔ اسے خالی انٹا نہیں انٹا میز کہتے ہیں۔
انجام کو سوچنا۔ نتیجے پر غور کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
انجام کو کچھ سوچ کیا قصر بناتے ہو
آباد کرو دل کو تعمیر اسے کہتے ہیں
اُنچاس۔ ۴۹۔ ۔۔۔
اُنچاس۔ (اُداس کے وزن پر) انچاس بروزن گمان۔ اُنچائی بروزن دُلائی — مونث۔ بلندی۔ فصحا کے استعمال میں اُنچاس زیادہ ہے۔
دوسرے انچاس کو اُنچان پڑھیے۔ (اُداس کے وزن پر) کے ٹکڑے کو پہلے انچاس کے ضمن میں لے جائیے۔ اُنچاس بروزن گمان کو اُنچان بروزن گمان پڑھیے تو معما حل ہو۔ قصور معاف یہ لغت نویسی تو نہ ہوئی پہیلی بجھوانا ہوا۔
انچھر مارنا۔ جادو کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ہمایوں مرزا کو شیشے میں اتار کر ایسا انچھر مارا کہ وہ بھی اسی کی سی کہنے لگے۔ (ناول سلطان اور نازک ادا)۔ انچھر پڑھ کے مارنا۔ درج ہے۔
اندازہ سے باہر قدم رکھنا یا پاؤں دھرنا۔ حد اعتدال سے گزر جانا۔ درج نہیں۔
انشاؔ ؎
راتوں کو نہ نکلا کرو دروازہ سے باہر
شوخی میں دھرو پاؤں نہ اندازہ سے باہر
اِن داموں کیا مہنگا ہے۔ اس طرح ملے تو کیا مضائقہ ہے۔ اس طرح درج نہیں (ان مولوں کیا مہنگا ہے درج ہے)۔
اندر باہر۔ ظاہر باطن۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎
چشم عاشق میں برابر ہے دلا گھر باہر
ایک سا جلوۂ معشوق ہے اندر باہر
اِندری جُلّاب۔ (اندری بکسر اولؔ نون غنہ۔ دال ساکن) ایسی دوا جس سے آتشک کی بیماری دور ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب نیم کی ٹہنی کی فکر ہے۔ اندری جُلّاب لیا ہے۔ پارے کا کشتہ کھاؤں گا۔ (اودھ پنچ)۔
ان دنوں۔ ان روزوں۔ آج کل۔ اس زمانے میں۔ ہمارے زمانے میں۔
امیرؔ ؎
ان دنوں دختر رز کا نہیں لگتا ہے پتا
کہیں قاضی کے تو گھر جا کے نہیں بیٹھ گئی
اثر۔ ان روزوں اگر غلط نہیں تو غیر فصیح ضرور ہے۔ مستعمل ان دنوں ہے۔
اندھا چراغ۔ ایسا چراغ جو دھیما یا دُھندلا جلتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چراغ اندھا جل رہا ہے تھوڑا تیل اور ڈال دو۔
اندھا دوزخی بہرا بہشتی۔ اندھے

کو اوروں کے حق میں بد دیانتی کا وسوسہ رہتا ہے۔ بہرا اپنی کہتا ہے اوروں کی نہیں سُنتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

اندھا دھند اُڑانا۔ بے غل وغش پیسہ صرف کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

اندھا ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارے۔ نافہم آدمی اپنے ہی رفیقوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ درج نہیں۔

اندھلانا۔ (عم) اندھا بنانا۔ دھوکا دینا۔ فصحا اس جگہ اندھا بنانا کہتے ہیں۔

اٹر۔ جی نہیں۔ مصدری صورت میں دھندلانا بولتے ہیں۔ (دیکھیے لغت نام نامعلوم)۔ دھندلانا۔ مکر کرنا۔ فریب کرنا۔ حیلہ سازی کرنا۔

اندھی گھوڑی لال لگام۔ فضول کی بے موقع آرایش۔ درج نہیں۔

اندھیر ہونا۔ ظلم ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہوگیا اندھیر جب پنہاں وہ مہرد ہوگیا
شمع کا شعلہ یہ اُڑ بھاگا کہ جگنو ہوگیا

اندھیری ڈالنا۔ محاورہ اس ڈالتی جو بہشتی (سقہ) جو پانی بھرنے کے لیے نسبت ڈھوتے ہیں جو پانی بھرنے کے لیے کھپڑا ڈال کر گھر میں آتا ہے۔

اندھیری قبر۔ گور تاریک۔ درج نہیں۔ ناسخ

؎

خاک پر جا کر اندھیری قبر میں لیٹے ہیں شاہ
جانتے جب ہم کو لے جاتے وہاں اورنگ و شمع

(اندھیری گور درج ہے)۔

اندھیری کوٹھری میں بڈھا بڑبڑائے۔ حقے کی پہیلی۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

اندھیرے اُجالے سمجھنا۔ موقع پاکر بدلہ لینا۔ درج نہیں۔ خالی اندھیرے اُجالے بمعنی وقت بے وقت دیر سویر درج ہے۔

اندھے کا نشانہ لگا تو تیر نہیں خالی تُکّا۔ مثل۔ ناکارہ شخص کا ہر کام اٹکل پچّو ہوتا ہے۔ (درج نہیں)۔

اندھے کنوئیں میں ڈھکیلنا۔ اپنوں کا اپنے کے ساتھ برائی کرنا۔ درج نہیں۔ مثلاً لڑکی کو اندھے کنوئیں میں ڈھکیل دیا۔ بری جگہ شادی کردی۔ نیز آرزو کا شعر ہے ؎

جو ہو باپ کی پھوٹی آنکھوں کا تارا
اُسے بھائی اندھے کنوئیں میں ڈھکیلیں

انڈویاں۔ (بکسر اول و چہارم) وہ لچکا پٹھا لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے گردے جو پاندان کی کلھیوں کے نیچے رکھے جاتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

انسان خطاء نسیان کا پُتلا ہے۔ آدمی سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ درج نہیں۔

انسان کیا پکھیرو ہے۔ بڑا جہانیان جہاں گرد ہے۔ دور دور کے دھاوے

مارتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

انسان کی قدر مرنے کے بعد ہوتی ہے ۔ قدر نعمت بعد زوال۔ کسی کا شعر بھی ہے۔

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
یاد آئے گی تجھے میری وفا میرے بعد

درج نہیں۔

اِنعام دار ۔ ایسا شخص جس کے پاس معافی کی زمین ہو۔ جس کا لگان معاف ہو۔ درج نہیں۔

انکاری گردن ہلانا ۔ بجائے زبان سے انکار کرنا کے گردن ہلا کر انکار کا اظہار کرنا۔ (اقرار میں اوپر سے نیچے گردن جھکائی جاتی ہے اور انکار میں دہنے سے بائیں)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کانگریس والوں کے مطالبے پر ولایت والے پہلے ہی انکاری گردن ہلا چکے۔ (اودھ پنچ)۔

ان کہنی کہنا ۔ جو بات نہ کہنا چاہیے تھی وہ کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ گیا۔ اور ان کہنی کہہ گیا۔

ان کہیاں کہہ ڈالیں ۔ وہ باتیں ہیں جو نہ کہنا چاہیے تھیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) خدا جانے کیسی کیسی ان کہیاں کہہ ڈالیں۔ مجھے بھی اپنی حرکت پر بہت ہی ندامت ہوئی۔ (سلطان اور نازک ادا)

انگارے برسیں حق دار ترسیں ۔ (مثل) خدا کا غضب ہے کہ حق دار محروم ہیں۔ درج نہیں۔

انگارے تھوڑی سی خاک ۔ (عو) جب کسی کے مانگنے پر کوئی چیز دینا نہیں ہوتی تو عورتیں یہ جملہ بطور جواب کہہ دیتی ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

انگلی پر نچانا ۔ بہت دق کرنا۔ ع
ایسا انگلی پہ نچایا ہے کہ جی جانتا ہے
درج نہیں۔

اُنگلیاں توڑنا ۔ ۲۔ عورتیں کسی کی بلائیں لے کر اپنی کنپٹیوں کے اوپر ہاتھ رکھ کر اور کبھی کوسنے اور بد دعا دینے کے وقت ہاتھ ملا کر انگلیاں توڑتی ہیں۔

اثر۔ اودھ پنچ کی متعلقہ عبارت نقل کر دینا کافی ہو گا۔

اس فعل کو اصطلاح میں بلائیں لینا کہتے ہیں۔ دونوں ہاتھ پھیلا کے کسی شخص کے سر تک لے جانا اور چہرے سے کسی قدر ہٹ کے انگلیاں سمیٹنا پھر مٹھی بند یا انگلیاں کھول کے اپنی کنپٹیوں پر انہیں اس طرح جمانا کہ وہ چٹخ جائیں اور چٹ چٹ یا چٹر چٹر کی آواز دینے لگیں بلائیں لینا ہوا۔ بد دعا کے وقت کوئی عورت دونوں ہاتھ ملا کے چٹ چٹ نہیں کرتی ...... بلائیں لینے کی جگہ اُنگلیاں توڑنے کا محاورہ نہ کبھی مروج تھا نہ آج مروج ہے ...... بحر کا جو شعر پیش کیا گیا ہے وہ بلائیں لینے کے معنی نہیں ظاہر کرتا اور اس میں اُنگلیاں چٹکانے سے پوروں کے جوڑ کو دبا کر آواز پیدا کرنا

مراد ہے۔ بحر کا شعر ؎

ہماری موت ہے تیری ادا یہ اد قاتل
پتنچے چلتے ہیں ہم پر نہ انگلیاں چٹکا

خود ہی اپنے مفہوم کا شارح ہے۔ انگلیاں پتنچاتی ہیں اور ان کی آواز شاعر کے دل پر گولی کی طرح اثر کرتی ہے۔ علیٰ ہذالقیاس بلائیں لینے کی جو تفصیل ہم نے اوپر بیان کی ہے اس کی تائید حضرت ظفر کے پیش کردہ کلام سے ہوتی ہے ؎

شانے سے کبھی ایک چٹکتی نہیں انگلی
زلفوں کی ہمیں لیتے بلائیں ہیں چٹاچٹ

اُنگلیاں چاٹنا۔ مزے لے لے کے کھانا۔ درج نہیں۔

اُنگلی پکڑانا۔ اُنگلی پکڑا کے چلانا۔ چھوٹے بچے کو چلنا سکھانا۔ مجازاً سہارا دینا۔ کسی سے کچھ وعدہ کرنا۔ درج نہیں۔

اُنگلی رکھنا۔ اعتراض کرنا۔ عیب نکالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسا کام کرو کہ کوئی اُنگلی نہ رکھے۔ (فیلن)۔

اُنگنوں کی بزّازی۔ فائدے کی امید میں نقصان ہونا۔ وہ کام جس میں نفع کے بدلے نقصان اٹھانا پڑے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اُنگوچھا۔ وہ مختصر سا کپڑا جسے ہندو، رومال یا لنگی کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ اثر۔ یہ قصباتی زبان ہے اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

اَنگور چرّانا۔ زخم کے کناروں کا دُکھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اَنگھڑ۔ کندۂ ناتراش۔ ناواقف۔ بے وقوف۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اَن مانگے موتی ملے مانگے ملے نہ بھیک۔ اکثر بے محنت اور تلاش کام بن جاتا ہے اور محنت کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

اَنمّت۔ (ع) امانت۔ محفوظ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) معدے میں جو کچھ زبردستی ڈھکیلا گیا وہ بقول بوانصیبن کے اَنمّت... میانی کے باہر (اودھ پنچ)۔

انمل بدءالدین۔ (چوسر بازوں کی اصطلاح) ایسا پانسہ نہ آئے کہ فریق مخالف کی اکیلی گوٹ کا جگ بندھ جائے۔ درج نہیں۔

انملے کی کسل۔ ٹھیٹھ گنواری محاورہ۔ جب کسی مخالف دشمن کا ذکر آئے تو کہتے ہیں۔ یعنی جب تک نہ ملیں خیریت ہے۔ مل جائے تو فوراً مار ڈالیں یا لڑیں وارا نیارا کرلیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ان نینن کا یہی بسیکھ۔ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ۔ مثل۔ آنکھیں جو کچھ دکھائیں ناچار دیکھنا پڑتا ہے۔ اچھے برے پر موقوف نہیں۔ درج نہیں (اودھ پنچ نیز فیلن)۔ بسیکھ بمعنی دستور۔ طریق۔

اَنُوپ۔ انُوپان۔ (ھ) وہ چیز جو دوا کے ساتھ اس غرض سے دی جاتی ہے کہ دوا حلق سے اتر جائے۔

اثر۔ فیلن میں الوپ کے معنی عمدہ تحفہ لاثانی عدیم المثال دیے ہیں۔ مثلاً الوپ روپ الوپان درج نہیں۔ شیکسپیئر البتہ ایک حد تک حضرت مولف کا ہم نوا ہے۔ تاہم یہ سوال باقی رہتا ہے کہ یہ الفاظ اردو میں داخل بھی ہیں۔ خصوصاً الوپان یہی حال بکثرت عربی الفاظ کا ہے۔ اسی الوپان کے بعد "انوثت" ہے۔ مادہ ہونا۔ زن ہونا۔ مولویوں کے علاوہ شاید ہی کوئی اردو داں اس انوثت یا انوثیت سے واقف ہو بولنا تو درکنار۔

اَلوٹ ۔ بالفتح۔ ۲۔ (دہلی) وضع ۔

داغ ؎

وہ حسن وہ انداز وہ پھر بانکپن اُس کا

چھل بل ہے قیامت کی تو اَلوٹ ہے غضب کی

اثر۔ اَلوٹ بناوٹ۔ ترکیب کے معنی بھی دیتا ہے۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) پہونچیار کسی الوٹ سے ورنہ کوئی اور آسن پٹڑی جمائے گا۔ (اودھ پنچ)۔

اَلوٹ بچھوے ۔ عورتوں کے پاؤں کے زیور۔ ایک ساتھ درج نہیں۔ الگ الگ لکھے ہیں۔ (فقرہ) ڈوپٹے کے اوپر دُلائی۔ الوٹ بچھوے (طلسم ہوش ربا)

انوکھی نادن بانس کی نہرنی ۔ ناتجربہ کار۔ بدسلیقہ۔ پھوہڑ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اپنے گھر والوں کے سر میں سر یں لگا۔ انھیں کو اس کی قدر ہوگی۔ وہی مثل ہے انوکھی .....

اَنہوریاں ۔ وہ ذرا ذرا سے دانے جو گرمیوں میں جوشِ خون سے بدن پر بکثرت نکل آتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں انھیں اندھوریاں (نون غنہ) کہتے ہیں۔

وہ درج نہیں۔ پلیٹس میں موجود ہے۔

اَنیائی ۔ انصاف نہ کرنے والا۔ ظالم۔ مجازاً شریر اور ناشائستہ بچہ۔

اثر۔ یہ مجازی معنی نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اگر ہیں بھی تو اردو میں یقیناً ٹکسال باہر ہیں۔

انی دار جوتا ۔ بڑی لمبی اٹھی ہوئی نوک کا گھتیلا جوتا۔ عہد شاہی تک بکثرت پہننے کا رواج تھا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اِنے گنے ۔ (بالکسر) گنتی کے ۔ معدودے چند۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔ ؎

روسی اب سوویٹ بنے ہیں

دولت والے انے گنے ہیں

اُوپر ۔ خلاف۔ مقابلے میں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) فوج لے کے راجا کے اوپر چڑھائی کر دی۔ (فیلن)۔

اوپر کی سانس لینا ۔ بہت بے چین ہونا۔ سانس چڑھنے لگنا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

غل تھا مکاں بھی آج فنا ہیں مکین بھی

اوپر کی سانس لیتی ہے اب تو زمین بھی

میرا شعر ہے ؎

سانس اوپر کی لیا کرتے ہیں

دم تری چاہ کا بھرنے والے

اوپری ۔ ۱۔ بدزیب ۔ ناموزوں ۔ (فقرہ) صورت جو اچھی نہیں تھی تو گہنا پاتا سب اوپری معلوم ہوتا تھا۔

اثر۔ پورا روزمرہ "اوپری معلوم ہونا" ہے خالی اوپری نہیں۔

اوپری تحقیق۔ سرسری رسمی تحقیق ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ادھر اُدھر کی اوپری تحقیق سے پتہ چلا کہ ...... (مشتاق زہرہ)۔

اوت۔ (واو معروف) وہ شخص جو جوان ہو کے بن بیاہا مر جائے۔

اثر۔ منتخب النفائس میں صاف صاف لکھا ہے کہ یہ قصباتی زبان ہے۔ علاوہ برایں جوان یا بوڑھا ہونا یا مرنے کی قید نہیں۔ اوت ہر اُس شخص کو کہتے ہیں جو بن بیاہا ہو۔

اوٹ۔ واو مجہول۔ مونث۔ لکڑی کا وہ بڑا چوکھٹا جسے کپڑے سے منڈھوا کر پردے کے لیے کھڑا کرتے ہیں۔

اثر۔ یہ خاص ساخت کا پردہ ہمیشہ مذکر بولا جاتا ہے۔ اوٹ بمعنی آڑ مونث ہے ۔ مثلاً آنچل کی اوٹ سے جھانکنا۔ جلال نے لفظ اوٹ کو مختلف فیہ لکھا ہے۔ یہ بھی سہی۔ اوٹ کے متعلق تانیث کا فتویٰ کہاں تک جائز ہے۔ اوٹ کھڑا کر دو کہیں گے۔ نہ کہ اوٹ کھڑی کر دو۔

اوٹ پٹانگ۔ مہمل۔ بیہودہ۔ بے تک بے جوڑ۔ میرؔ ؎

میں نے کیا اس غزل کو سہل کیا
قافلے تھے سب اس کے اوٹ پٹانگ

اثر۔ قافیے کو قافلے لکھا ہے۔ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ (بے تک کی جگہ بے تُکے

لکھنا چاہیے تھا)۔

اوج پر ہونا۔ بلند ہونا۔ رفیع القدر ہونا درج نہیں۔ ناسخ ؎

اوج پر جو لوگ ہیں ہوتا ہے جلد اُن کا زوال
ہے ہوا تھوڑی سی بھی صرصر چراغ شام کو

اوچھا۔ اوچھاجی۔ اوچھے جی۔ واہ وا۔ اوہو ہو۔ چہ خوش۔ چرا نباشد۔ کبھی مذاق سے کبھی کسی بات پر طنز سے کہتے ہیں۔

اثر۔ صرف اوچھاجی مستعمل ہے وہ بھی عورتوں کی زبان سے جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے۔ ج مشدد۔

اوچھاجی۔ خوب۔ (عورتیں کسی کو بناتی یا مسکاتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں) ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اوچھاجی اب آپ نے میرے پھانسنے کی دوسری تدبیر کی۔ میں ایسے دم دھاگوں میں آنے والی نہیں۔

اُوچھی پونجی خصمہ کھائے۔ جس روزگار کو تھوڑے سرمایے سے شروع کیا جائے گا۔ اُس میں بجائے نفع کے خسارہ ہوگا۔ نیکھے ڈیوڑھے برابر ہو جائیں گے۔ درج نہیں۔

اور کیا چاہتا ہے۔ اس کے سوا کیا مطلوب ہے۔ علحدہ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

وہ ہے پاس جس کو دلا چاہتا ہے
تڑپتا ہے کیوں اور کیا چاہتا ہے

اور کی پھلی دیکھتے ہیں اپنا ٹینٹ نہیں سوجھتا۔ مثل۔ دوسرے کے

معمولی عیب پر نظر جاتی ہے اپنا بڑے سے بڑا عیب نہیں دکھائی دیتا۔ اس طرح درج نہیں۔ (عوام " دیکھتے ہیں" کی جگہ " نہارتے ہیں" بولتے ہیں)۔

اور کی خاطر جو کنواں کھودتا ہے آپ ہی گرتا ہے۔ مثل جو دوسروں کا برا چیتا کرتا ہے خود نقصان اٹھاتا ہے۔ فارسی چاہ کن را چاہ درپیش کا ترجمہ ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ جانؔ صاحب ؎

ہے مثل آپ ہی گرتا ہے وہ اس میں خفرد
کھودتا اور کی خاطر جو کنواں رہتا ہے

اُدرماہنا۔ سلائی کی ایک قسم۔ اس طرح درج نہیں۔ (اُدرما کرنا درج ہے)

اور ہو جانا۔ طبیعت کا رنگ بدل جانا۔ کچھ سے کچھ ہو جانا۔ درج نہیں۔ رشیدؔ ؎

نگاہ اور ہے آج آنکھ اور تیور اور
تم اور ہو گئے بیٹا اگر کر دیکھو غور

اور ہی عالم ہونا۔ مختلف سماں یا کیفیت ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس غزل سے اور ہی عالم ہو گیا۔ (ناول نشتر)

اَوری۔ بجائے اور ہی مستعمل ہے مگر درج نہیں۔ رشکؔ ؎

کرے عاشق جو فرمایش تو اوری راگ لاتے ہیں
اُبکی لینے لگتے ہیں وہ گانے میں بجانے میں

اَورے۔ حرف خطاب۔ درج نہیں۔ انجمؔ ؎

کیوں نہ آنکھوں سے گرا اشکوں کے ساتھ
اورے دل افتادگی ہی خوب ہے

اوڑھنا۔ متعدی۔ بدن پر کپڑے ڈالنا۔ (فقرہ) اس طرح چادر نہ اوڑھو۔

اثر۔ اوڑھنا کا متعدی المتعدی اُڑھانا ہے۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) سردی ہے بچے کو رضائی اڑھادو۔

اوڑھنا بچھانا۔ (کنایتہً) کسی چیز کو بروقت استعمال کرنا۔ (شرفؔ) ؎

پاک دامانی ہی کو اوڑھا بچھایا عمر بھر
تیرے کوچے میں کبھی بستر کبھی چادر کیا

اثر۔ شرفؔ کے شعر میں اوڑھا بچھایا بصیغۂ ماضی ہے اوڑھنا بچھانا کی مثال کیوں کر ہو گیا۔ صحیح محاورہ "اوڑھنا بچھونا" ہے جو خود بھی دوسری جگہ نقل کیا ہے۔

اوس پڑنا۔ مجازاً افسردگی چھانا۔ رونق نہ رہنا۔

اثر۔ یہ اوس پڑ جانا بھی ہے وہ درج نہیں۔ بحرؔ ؎

پہنے جو موتیوں کے کرن پھول یار نے
تاروں پہ اوس پڑ گئی خوشہ ٹھٹھر گیا

اَوس چھننا۔ شبنم کا کپڑے کے مسامات سے باہر نکلنا۔ درج نہیں۔ آتشؔ ؎

حافظ اللہ ہے ہم بے سرو سامانوں کا
اَوس جس کملی سے چھنتی ہو وہ باراں روکے

اَوسر کی دوسر ہو جانا۔ پڑ جانا۔ عوام کی دہقانی زبان۔ ایک آفت میں

دوسری مصیبت پڑجانا۔ ایک تو تھی ہی دوسری بلا نازل ہوگئی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اوقات بسر ہونا۔ پیٹ پالنے کا دھندا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

جان صاحب سہ

اے جان لکھنؤ سے نکل جاؤں گی میں اب
اوقات مجھ نبختی کی ہوتی بسر نہیں

اوقات سے بڑھ کے باتیں بنانا۔ حیثیت سے زیادہ کا دعویٰ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بی بی بول اپنی اوقات سے بڑھ کے باتیں نہ بناؤ۔ اگر شہزادے کے ساتھ شادی ہو تو سبحان اللہ مگر لڑکی خوش نہ رہے گی۔ (خدائی فوجدار)۔

اُوکنا۔ ڈاکنا۔ اُبکائیاں لینا اور قے کرنا۔ نور اللغات میں دونوں لفظ علٰحدہ علٰحدہ لکھے ہیں۔ ایک ساتھ بھی بولے جاتے ہیں۔ مثلاً ہاتھ میں بوتل شراب کی۔ اوکتے ڈاکتے بازار میں آئے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

اَوگھڑ۔ بدقطع۔ بدقوارہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر اوگھڑ جس کو سنتے ہی آدمی سے گھڑا بن جائے گا۔ (اودھ پنچ) فیلن میں بھی درج ہے۔

اول فول منہ سے نکالنا۔ لغو اور بیہودہ باتیں کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آدمی کو تیہا آجائے اور کچھ اول فول منہ سے نکالنے پر مجبور ہو جائے۔ (اودھ پنچ)۔ اول فول بکنا درج ہے۔

اول مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا۔ مثل۔ موت ایک نہ ایک دن ضرور آئے گی پھر اس کا خوف کیسا۔ درج نہیں۔

اونبھی۔ (واو مجہول) وہ خس پوش گڑھا جو جنگلی ہاتھیوں یا اسی قسم کے جانوروں کی گرفتاری کے لیے ان کی راہ میں کھودتے ہیں۔

اثر۔ یہ گڑھا صرف ہاتھی اور شیر کے پکڑنے کو کھودا جاتا ہے اور اسے اونبھی نہیں اوبھی (بغیر نون غنہ) کہتے ہیں۔ (دیکھیے منتخب النفائس)۔

اونٹ بڈھا ہوگیا مگر موتنا نہ آیا۔ بوڑھے بے وقوف کی نسبت کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

اونٹ برّاتا ہی لدتا ہے۔ کام چور آدمی کام کرتے وقت ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ درج نہیں۔

اونٹ سستا ہے پٹا مہنگا ہے۔ مثل۔ کہنے کو تو ذرا سے ہیں مگر بڑے بڑوں کے کان کاٹتے ہیں۔

اثر۔ میں مثل کا یہ مطلب سمجھا ہوں کہ اصل سے بالائی خرچ زیادہ ہے۔ سونے سے گڑھاون مہنگی۔

اونٹ کو سوئی کے ناکے سے نکالنا۔ ناممکن کام کا سرانجام۔ درج نہیں۔

الحیاء من الایمان۔ (مقولہ) حیا جزو ایمان ہے۔ درج نہیں۔

اُونچا اُڑنا۔ دُور کی لینا۔ شیخی بگھارنا درج نہیں۔ حفیؔ ؎

جو اڑے اونچے نگاہوں سے وہ غائب ہوگئے
جو گرے نیچے وہ پامال مصائب ہوگئے

انسان پرستی۔ خدا کو بھول کر انسان کو سب کچھ سمجھنا۔ درج نہیں۔ حفیؔ ؎

آیئے سوئے بلندی میل پستی چھوڑ کر
حق پرستی کیجیے انساں پرستی چھوڑ کر

اونچان۔ اونچائی۔ بلندی۔ رفعت۔ (لغت نام نامعلوم)۔ نور اللغات میں یہ الفاظ نہیں ملے بالکل اتفاق سے اس ٹاپنے کا راز کھُلا۔ ملاحظہ فرمایئے۔ تحریر فرماتے ہیں:

اونچائی۔ اونچان۔ بلندی۔ درج نہیں۔

اونچے سے گرا سنبھل سکتا ہے نظروں سے گرا نہیں سنبھلتا۔ مثل۔ ذلیل ہوکر دوبارہ عزت پانا مشکل ہے۔ درج نہیں۔

اوندھے سیدھے۔ چت پٹ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (رہی مفہوم ہے جو اوندھے مُنہ گرنا کا ہے) یہ درج ہے۔

اونگنا۔ پہیتوں میں چکنائی دینا۔ گاڑی کے دُھروں کو چکنائی لگانا۔

اثر۔ ہائے مخلوط کے ساتھ املا اونگھنا بھی ہے۔ لہٰذا فیلن کی طرح دونوں صورتوں سے درج کرنا چاہیے تھا۔

اونگھتی ٹھیلتی سواری۔ آہستہ آہستہ چلنے والی سواری۔ درج نہیں۔ (فقرہ) رتھ سے نیچے اتر آئیں اور کہنے لگیں آگ لگے اس اونگھتی ٹھیلتی سواری کو۔ بندی تو موٹر کے بغیر سیر کو نہ جائے گی۔ (اودھ پنچ)۔

اونگھنی۔ چھوٹے بچوں کا ایک مرض جس میں وہ اونگھا کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اَولے مولے۔ اَول جلول۔ بے وقوف۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

آہاہاہا۔ ایک کلمہ ہے کبھی نہایت خوش ہوکر اور کبھی تعریف کرنے کی جگہ اور کبھی تعجب کی جگہ کہتے ہیں۔ (فقرہ) آہاہاہا کیا ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

اثر۔ تعریف یا خوشی کے موقع پر یہ بھی بولتے ہیں:۔ آہاہاہا اوہوہوہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

اہلِ روزگار۔ نوکری پیشہ لوگ۔

اثر۔ اُردو میں کوئی اس طرح نہیں بولتا نہ روزگار کے معنی نوکری تک محدود ہیں۔ کوئی پیشہ ہو کوئی دھندا ہو کوئی پیٹ پالنے کا ذریعہ ہو وہ روزگار ہے۔ چنانچہ خود روزگار کے تحت حضرت مولف نے رقم فرمایا ہے: روزگار۔ پیشہ۔ نوکری چاکری۔ شغل (ایسے شخص کو روزگاری آدمی کہتے ہیں)۔ یہ مثل بھی درج کی ہے: روزگار اور دشمن بار بار نہیں ملتے۔

آہلی گہلی کیا پھروں کیا مٹکاؤں کولا۔ ڈولی پر سے جب اُتروں جب آنگن ڈھرالوں چولھا۔
(عو) جب کوئی عورت بہت اتراتی خواہ مخواہ غمزے دکھاتی اور حکومت جتاتی ہے تو دوسری بطور طنز کہتی ہے اہلی گہلی کیا پھروں ... درج نہیں۔

اے۔ (عربی میں بالفتح۔ فارسی میں بالکسر اور اُردو میں دونوں طرح مستعمل ہے)۔
اثر۔ فارسی میں بھی ہمیشہ بالفتح بولا جاتا ہے۔ اُردو میں البتہ دونوں طرح موقع موقع سے بولتے ہیں۔

ابّا موں کا پھیر۔ ذومعنی فقرہ ہے۔ مذاقیہ بھی بولتے ہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

اے توبہ۔ یہ ممکن نہیں۔ اکثر بطور تکیہ کلام بولا جاتا ہے مثلاً اے توبہ وہ کہیں اپنی بات سے ٹلنے والا ہے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ درج نہیں۔

اے تو سہی۔ (عو) ایسا ضرور ہوگا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

زندہ ہوں لاکھ بار اگر پھر وہ مہ جبیں
اے تو سہی کہ تم پہ تصدق کروں یوہیں

ایذا میں ہونا۔ تکلیف ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

جب سے نظروں میں سمائی ہے کمر ایذا میں ہوں
رنج دیتا ہے بہت آنکھوں میں پڑنا بال کا

ایذا ہونا۔ تکلیف ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کوئے جاناں میں مجھے جانے سے کیا ایذا ہوئی
غیر کا ہر نقش پا تلووں کو بچھو ہو گیا

ایرا غیرا نتھو خیرا۔ (عم) کم حقیقت۔ بیرونی آدمی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

اے زبردست زیر دست آزار۔ گرم تا کے بماند ایں بازار۔
فارسی مقولہ ظلم و ستم کی مذمت میں۔ درج نہیں۔ اودھ پنچ میں نقل کیا گیا ہے۔

اے زفرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش۔ آدمی کو کام میں تاخیر نہ کرنا چاہیے۔ یہ مقولہ درج نہیں۔

ایسی تیسی میں جانا۔ (عو) کوسنا۔ بھاڑ میں جائے۔ غارت ہو۔ درج نہیں۔ (مثل) بارہ گاؤں کے چودھری اسی گاؤں کے ساؤ، اپنے کام نہ آویں تو ایسی تیسی میں جاؤ۔

ایسی زندگی پر خاک۔ ایسی زندگی سے موت بہتر۔ درج نہیں۔
غالب ؎

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

ایسی کہی کہ دھوئے نہ چھوٹے۔ ایسی بات کہی کہ دل سے اُس کا اثر ہرگز نہ جائے گا۔
اثر۔ زیادہ تر یہ مثل لفظ دھوئے کی تکرار کے ساتھ بولی جاتی ہے، دھوئے دھوئے نہ چھوٹے۔

ایسی کیا قاضی کی گدھی چرائی ہے۔ (مثل) ہمیں کسی کا خوف نہیں۔ کیوں ڈریں۔ ہم نے قاضی کی چوری نہیں کی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایسی ویسی۔ بے حقیقت۔ اس طرح درج نہیں۔ آتش ؎

میں پانچ وقت سجدہ کرتا ہوں اُس صنم کو
مجھ کو بھی ایسی ویسی خدمت نہیں ہے کوئی

ایسی ہی کچھ بات ہے۔ کوئی خاص سبب ہے۔ درج نہیں۔ غالبؔ ؎

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

ایسے برستے میں۔ اس شدت کی بارش میں۔ درج نہیں۔ انجمؔ ؎

مجھے روتے ہوئے دیکھا شب وصلت تو وہ بولا
بھلا ایسے برستے میں کوئی کس طرح گھر جائے

ایسے بڑے براتی آئیں لو نو بتّر بھات کے کھائیں۔ (عو) بطور ہجو۔ ایسے لوگ جو پاس بٹھانے کے قابل نہیں۔ مُر بُھکّے۔ درج نہیں۔

ایسے پر تو ایسا کاجل دیے پر کیسا۔ (عو) بے بناؤ سنگار کے تو یہ عالم ہے۔ آرائش کے بعد تو غضب کی ادا ہوگی۔ (از اودھ پنچ)۔

ایسے تو میری جیب میں پڑے رہتے ہیں۔ یعنی میں تم سے زیادہ ہوشیار ہوں۔ تمہارے دم میں نہیں آسکتا۔

اثر۔ یہ روزمرہ اس طرح بھی ہے: ایسے تو میرے ناخونوں میں ہیں۔ یہ درج ہی نہیں۔

ایسے جینے سے مرنا بھلا۔ بے غیرتی کی زندگی سے مرنا بہتر ہے۔ درج نہیں۔

ایسے نصیب نہیں۔ نصیب اچھے نہیں۔ بدبختی۔ درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

جیتے جی پاؤں دوست کا دیدار
ناسخؔ ایسے مرے نصیب نہیں

ایسے ویسے۔ نیچ آدمی۔ ذلیل قوم۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایشر آئیں دلدر جائیں۔ ہنود میں دیوالی کی صبح یعنی جگمگاٹ کے دن ایک سوپ (چھاج) لے کے گنّے کے ٹکڑے سے بجاتے اور پھر پھر کر یہی کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایشر سے بھینٹ نہیں دلدر سے کیوں بگاڑیئے۔ (عم) خدا نہیں ملتا تو بندوں سے کیوں میل نہ رکھیے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایک اپنے نام کا ہونا۔ یکتا یگانۂ روزگار جس کا جواب نہیں۔ بے مثل۔ شوقؔ ؎

دیکھنا مہنما مت مچاؤں گی
میں بھی ایک اپنے نام کی ہوں گی

بُرا مفہوم بھی نکلتا ہے۔ مکار جعل ساز درج نہیں۔

ایک اور۔ کسی چیز کی دوبارہ فرمائش یا استدعا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ایک اوقات۔ زندگی کا وقفہ یکساں حالت میں گزرنا۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎

ہجر میں بارہ مہینے اپنی ایک اوقات ہے
گو کبھی جاڑا کبھی گرمی کبھی برسات ہے

ایک ایک روئیں میں ہزار ہزار دم ہوں۔ آل اولاد سے شاد رہے۔ (کلمۂ دعائیہ)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یا اللہ میرے یوسف کے ایک ایک روئیں میں ہزار ہزار دم ہوں۔ (مشتاق زہرہ)۔

ایک ایک کوڑی کو ترستا ہے۔ (مثل) بالکل مفلس ہے۔ (فیلن)۔

ایک بات۔ بالکل آسان۔ سہل امر۔ پختہ بات مضبوط بات معقول بات۔
اثر۔ ایک مول کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ مثلاً ایک بات کہدوں چاہے لیجیے چاہے نہ لیجیے۔ ایک معنی ہیں کوئی فرق نہیں۔ وہی بات ہے۔ (فیلن)۔

ایک بنّو ہے چھوٹی وہ دودھ پیئے ہو موٹی۔ لوری۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایک بنّو ہے دور اُس کو دو پنڈ کھجور۔ لوری۔ درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔

ایک بنّو ہے سات اُس کو دودھ دو اور بھات۔ لوری درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)

ایک پر ایک بھاری ہونا۔ ایک کا دوسرے پر گھبرا گھبرا کے گرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

شمع رونے مرے اٹھا سر محفل جو نقاب
ایک پر ایک ہوا ساکن محفل بھاری

ایک پر ایک ہے۔ بہت مجرب زود اثر ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کمر میں چک آجائے تو پاٹل (جو بچہ پاؤں کے بھل پیدا ہو) سے کھٹو کر (لات) لگوانا ایک پر ایک ہے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

ایک پیٹ میں پاؤں پھیلائے ہیں۔ حقیقی بھائی یا بہن۔ ایک ہی ماں کے دو بچے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ہم نے اور تم نے ایک پیٹ میں پاؤں پھیلائے ہیں۔ ایک ماں کا دودھ پیا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

ایک پیڑ علی دتا جس کے جڑ ہے نہ پتّا۔ (عو) اللہ پر توکل ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایک تارا دیکھ کر ایڑی دیکھنا۔ ایک تارا دیکھنا نحس سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے عورتیں اپنی ایڑی دیکھ لیا کرتی ہیں۔ ناسخ ؎

کیوں نہ دیکھے اپنی ایڑی ایک تارا دیکھ کر
کم نہیں تاروں سے اُس رشک قمر کی ایڑیاں

اثر۔ لفظ اپنی مثل کا جزو ہے۔ "اپنی

ایڑی" لکھنا چاہیے تھا۔ ناسخ کے شعر میں بھی لفظ ایڑی موجود ہے۔

ایک تو موا ان بھاتا دوسرے سہی سانجھ کو آتا۔ (مثل) ایک تو یوہیں نفرت ہے۔ دوسرے بے وقت آتا ہے۔ دیر کرکے آتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایک جوڑے کی سولہ روٹی بھگت کہیں بھگتا ٹن کھوٹ۔ (مثل)۔ (عو) ناقدری۔ ناحق کی بدنامی۔ درج نہیں۔

ایک چپ لاکھ بلا ٹالتی ہے۔ چپ رہنے سے ہزار آفتوں سے نجات ہوتی ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے:
ایک چپ میں ہزار بلائیں ٹلتی ہیں۔

ایک حال میں ہونا۔ یکساں حالت میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

دل سے کچھ کہتا ہوں میں مجھ سے ہے دل کچھ کہتا
دونوں اک حال میں ہیں رنج و مصیبت والے

ایک ڈر دو طرف۔ دشمن باہم ایک دوسرے سے خائف رہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

ایک راہ۔ یکساں طریقہ۔ درج نہیں۔ آتش ؎

لب بام آکے جو دیدار کرے عام وہ شوخ
ایک ہو جائے ابھی کافر و دیں دار کی راہ

ایک رنگ کر دینا۔ یکساں حالت کر دینا۔ برابر کر دینا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

عشق کر دیتا ہے سلطان و گدا کا ایک رنگ
کوہکن کی طرح آخر خوں کیا پرویز کا

ایک سا نقشا ہو جانا۔ ایک سی حالت ہو جانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

تیری دوری سے اب لبِ صبحِ امید عاشقاں
ہو گیا ہے ایک سا نقشا ہمارا شام کا

ایک سمجھنا۔ یکساں سمجھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

خط کترتا ہے ترا اے شمع رو حجام آج
کیوں نہ سمجھوں ایک اب مقراض اور گلگیر کو

ایک سے ایک دو سے گیارہ۔ دو آدمی مل کے جو کام کرتے ہیں وہ اچھا ہوتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

ایک صورت پر۔ ایک ڈھنگ پر۔ یکساں۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

جس قدر رتبہ زیادہ اتنی ہی سرگشتگی
ایک صورت پر ازل سے گردشِ افلاک ہے

ایک کو ملیدہ ایک کو بھوسی۔ دوستوں یا عزیزوں کے ساتھ برابر کا برتاؤ نہ کرنا۔ سب کو برابر نہ سمجھنا۔ درج نہیں۔

ایک ماں کے پیٹ کے ہیں۔ سگے بھائی بہن ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایک مدت۔ ایک معین زمانہ۔ ایک محدود عرصہ۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

ایک مدت رہ چکیں آنکھیں لہو
تشنۂ سے پھر سُرخ ہوں اب جام بھیج

ایک مدت سے۔ ایک عرصے سے۔ ایک زمانے سے۔ اس طرح درج نہیں ؎

ایک مدت سے نہیں طاقت گفتار ہمیں
صورت طائر تصویر رہا کرتے ہیں

ایک مول۔ ایک دام۔ کم نہ زیادہ۔ ٹھیک قیمت۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

ایک نظر دیکھنا۔ ایک مرتبہ کسی کی طرف دیکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

تجھ کو جس گل پیرہن نے اک نظر دیکھا وہیں
نکہت گل کی طرح جامے سے باہر ہو گیا

ایک نعرۂ حیدری یا حسین۔ ماہِ محرم میں تعزیے کے ساتھ والے لوگ یہ آواز بلند کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا۔ لباس سے آدمی کا حُسن بڑھ جاتا ہے۔

اثر۔ میں نے یہ مثل اس طرح سُنی ہے: ایک نور صورت.... اور اس کا اطلاق عورتوں تک محدود ہے۔ اسی وجہ سے آدمی کی جگہ لفظ صورت زیادہ مناسب ہے۔

ایک ہاتھ مارنا۔ ایک ضرب لگانا۔ ایک تلوار لگانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ ہندی کا مصرع ہے: ؏

اک ہاتھ مار چھیلا دو ٹکڑے ہو جائے

ایک ہاتھ لگانا درج ہے۔

ایک ہر یا۔ (عم) ایک دفعہ۔ ایک بار۔ درج نہیں۔

ایک ہی ہے۔ مشہور زمانہ مفسد شخص کی نسبت بولتے ہیں۔ یہی مفہوم اپنے نام کا ایک ہے سے ادا ہوتا ہے۔ ایک ہی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ایلچی کو زوال نہیں۔ مقولہ۔ پیام کے نفع و ضرر سے پیام رساں محفوظ رہتا ہے۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ فارسی "ایلچی راز دالے نیست" کا ترجمہ ہے۔ ایلچی کو روکنا نہ چاہیے۔ مثل چلی آتی ہے کہ ایلچی راز والے نیست (طلسم ہوش ربا)۔

ایمان بھٹک جانا۔ دل میں بے ایمانی آنا۔ ایمان کے خلاف کام ہونا درج نہیں۔ ذوق ؎

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بھٹک گیا

ایمان خدا نے رکھا۔ ایمان خدا نے بچایا۔ ذوق ؏

ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

ایمان دینا۔ بے دین ہو جانا۔ درج

نہیں۔ ذوقؔ ؎

اب کی دلالوں تو پھر اُس بُت کا فرکو نہ دوں
جان دوں مال دوں ایمان دوں پر دل تو نہ دوں

اینچ پینچ۔ (بکسر اول و نون غنہ یائے مجہول)۔ ٹیڑھا بکڑا (مثلاً راستہ) درج نہیں۔ (فقرہ) وہ سب کی بہتری چاہتا ہے اور سیدھے رستے سے دنیا پر لاتا ہے، جس میں اینچ پینچ ہے نہ پھیر پھار....

اینڈ۔ (بفتح اول و نون غنہ)۔ اکڑ۔ درج نہیں۔ انجمؔ (پسر واجد علی شاہ) ؎

سیکھ لے تیری کہیں وہ ستم ایجاد نہ اینڈ
باغ میں دیکھ کے تو سرو کو شمشاد نہ اینڈ

اینڈا اینڈا پھرنا۔ اتراتے پھرنا۔

اثر۔ فصیح اینڈے اینڈے پھرنا ہے۔

اینڈ ہونا۔ نکما ہونا۔ بگڑ جانا۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ دہلی میں غالباً عوام بولتے ہیں۔ بغیر تحقیق موقع استعمال فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا ہے۔ اس کی مندرجہ مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔ کَل (مشین) اینڈ ہو گئی۔ (چلتی نہیں)۔ سو روپے اینڈ ہو گئے۔ (بے کار رکھے ہیں، کام میں لگائے نہیں گئے)۔ تمہارے بغیر سارا کام اینڈ ہو گیا۔ (کام چلا نہیں) ان مثالوں ہی سے واضح ہے کہ یہ اینڈ عوام کی زبان ہے۔

اینڈی بینڈی۔ (بات کا لفظ یہاں محذوف ہے)۔ ناشائستہ سخت و سُست۔

اثر۔ اینڈنا کے ذیل میں لکھا ہے جو بفتح اول ہے۔ اینڈی بینڈی بکسر اول ہے لہٰذا اس طرف توجہ دلانا چاہیے تھی۔

اینڈی بینڈی چال۔ مستانہ چال۔

اثر۔ حالانکہ اس کا مفہوم ہے فریب مکر دغا۔ ایک بات اور ہے۔ اس کو اینڈنا کے تحت لکھا ہے جو بفتح اول ہے۔ اینڈی بینڈی الف اور (ب) بکسر اول ہیں اور اعراب دیے نہیں جس سے شبہ ہوتا ہے کہ اینڈی کو بھی بفتح اول فرض کیا ہے حالانکہ اس میں اینڈی بکسر اول ہے، مگر اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ فیلن نے قریب قریب وہی معنی لکھے ہیں جو حضرت مولف نے لکھے ہیں لکھنؤ میں اینڈی بینڈی چال کا وہی مفہوم ہے جو میں نے عرض کیا اور اودھ پنچ میرا ہم نوا ہے۔ اُس کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے: دنیا بھر جانتی ہے کہ اینڈی بینڈی چال سے مراد "فریب" اور "گھات" ہے نہ کہ مستانہ چال... ہندی شاعروں نے البتہ صرف اینڈی (بالفتح) اینڈی گہلی گہلی چال کی صفت میں نظم کیا ہے۔

"اینڈی بینڈی" سے ہمیشہ غیر مرتب و غیر منظم چیز کی ہجو مقصود ہوتی ہے۔ مستانہ چال قابلِ ہجو نہیں وہ تو شعرا کی نگاہ میں مستحسن ہے ؎

اُسی رشکِ پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ
ادا ہے جس کی بانکی، ترچھی چتون، چال مستانہ

ایں ہم بالائے علم۔ کسی بدی سے تائب ہونے کے بعد پھر اُس کا مرتکب ہونا اور دل کو جھوٹی تسلی دینا۔ درج نہیں۔ (بعض لوگوں کو اس مثل کو اس طرح بھی بولتے سُنا ہے: ایں ہم بر سرِ علم۔ حاصل ایک ہی ہے)۔ (اودھ پنچ میں اس کا اندراج ہے۔

ب

بابا آویں نہ گھنٹہ بجے۔ ناامید ہو جانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

بابا کر تو ڈرا ور نہ کر تو بھی ڈر۔ زمانہ بڑا ہی نازک ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

باپ اوچھا ماں ڈائن۔ خیر کی توقع۔ ماں باپ دونوں خراب۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بابو بیک نقطہ یابو شود۔ مذاق سے ایسے شخص کو کہتے ہیں جو گھمنڈی ہو۔ درج نہیں۔

باپ بڑا نہ بھیّا سب سے بھلا روپیّا۔ (عم) سب روپے کا کھیل ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

باپ دادا تک پہنچنا۔ باپ دادا کو گالی دینا یا برا کہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

باپ دادے کا نام ڈوب جانا۔ خاندان کی عزت جاتی رہنا۔
۲۔ خاندان کی یادگار باقی نہ رہنا۔ خاندان کا نشان باقی نہ رہنا۔

شعور ؎

کیا ہت لالہ فام ڈوب گیا
باپ دادے کا نام ڈوب گیا

اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے۔ باپ دادا کا نام ڈوب گیا۔
خود بھی تنہا باپ دادا لکھا ہے نہ کہ باپ دادے۔ عجب نہیں جو مندرجہ شعر میں کتابت کی غلطی ہو اور اس کی بنا پر محاورہ دادے کے ساتھ درج کر دیا ہو۔

باپ دادا کو پیٹنا۔ باپ دادا کو گالیاں دینا۔ برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

باپ کا مال۔ اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کسی دوسرے کے مال کو بربادی سے اپنے باپ کے مال کی طرح صرف کرے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

باپ کو بیٹا بھائی کو بھائی نہیں پہچانتا۔ بر بنائے خود غرضی آپس میں مغائرت ہونا۔ درج نہیں۔ (طلسم

ہوش رُبا) سب کو اپنی اپنی جان کی پڑی ہے۔ باپ کو بیٹا بھائی کو بھائی نہیں پہچانتا۔

باپ نہ دادے مارخوزادے۔ مثل۔ اُس بے حقیقت شخص کی نسبت کہتے ہیں جو فخریہ دعویٰ کرے اور نودولتوں کی نسبت بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے: باپ نہ دادے مال خوادے"۔ خوادے مہند ہے خوزادے کا جو مخفف ہے خواجہ زادے کا۔ یہ مثل ایسے محل پر بولی جاتی ہے جہاں قائل کو کسی شخص کے آبائی مایہ الافتخار سے محروم ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ فلاں شخص پدری وجدی مکارم سے محروم ہے۔ اُس کا باپ "مال" ہے جس نے اُسے خوزادہ بنادیا ہے۔ (از اودھ پنچ)۔

باپ کی سُنو۔ (عم) بطور دشنام۔ یعنی ہماری بات سُنو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بات۔ طرز۔ روش۔ ناسخ ؎

نہ تیری بات بری ہے نہ تیری گات بری
نظر نہ آئی مجھے تیری کوئی بات بری

اثر۔ شعر میں گات کے بجائے گھات ہے۔ پہلے مصرع میں بات بمعنی قول ہے۔ دوسرے مصرع میں بات ہر امر، ہر فعل، ہر چیز پر محیط ہے۔ (از اودھ پنچ)۔

بات آپڑنا۔ پیچ آپڑنا۔ اتفاق پیش آجانا۔ میر ؎

مونس مری اس وقت رفاقت کی گھڑی ہے
حرمت پہ مری شاہ کے بات آن پڑی ہے

اثر۔ نہ معلوم کس کا شعر اُلٹا سید ھا میر کے نام سے درج کردیا۔ بات آپڑنا کی مثال بات آن پڑنا لکھتے ہیں جبکہ غالب کا شعر موجود تھا ؎

مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات
مقصود اس سے قطع محبت نہیں مجھے

بات اُس سے کہی جاتی ہے جو بات مانے۔ جو اپنی بات پر اڑا رہے اس کو سمجھانا بے کار ہے۔ درج نہیں۔

بات بات پر بگاڑ ہونا۔ ہر بات پر لڑائی ہونا۔ حجت ہونا۔ تکرار ہونا۔ درج نہیں۔

بات بُری ہوجانا۔ وضعداری کے خلاف کسی امر کا مرتکب ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

بات کی غیر سے تو نے مری کیا بات رہی
ہوگئی تجھ سے یہ اے رشک پری بات بری

بات بننا۔ بحث میں کامیاب ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بات پر بات یاد آنا۔ تذکرے تذکرہ یاد آنا۔ مثل پر مثل یاد آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بات پکڑانا۔ (عو) (متعدی) بہانہ کرنا۔ حیلہ ڈھونڈنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میرا پوچھنا کہ ساتھ چلتی ہو غضب ہوگیا۔ ہزاروں باتیں تم نے مجھے پکڑادیں۔

(طلسم ہوش ربا)۔
بات پکڑنا۔ حرف گیری کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بیجا بحث کرنا۔
اثر۔ متعدی اسی طرح بھی استعمال ہوتا ہے۔
بات پکڑا دینا۔ یہ صورت درج نہیں۔
(فقرہ) اتنا پوچھنا تھا کہ تم نے ہزاروں باتیں مجھے پکڑا دیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔
بات چھاننا۔ ٹوہ لینا۔ پتا لگانا۔ درج نہیں۔ انجم ؎

نہیں چھلنی ہمارا دل نہ ہوگا
ہماری بات کیوں تو چھانتا ہے

بات سوچ کر کہنا۔ غور و تامل سے بات کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔
ذوق ؎

کوئی کم تو تری ہو اگر کم تو کہے
کہ آدمی جو کہے بات سوچ کر تو کہے

بات کا اونچ نیچ دیکھنا۔ بات کے ہر پہلو پر غور کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نہ بات کا اونچ نیچ دیکھتے ہو۔ نہ سوچتے سمجھتے ہو۔
بات کا بھید۔ (بغیر لینا) درج ہے۔
بات کا بھید لینا۔ مغز سخن کو پہنچنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
بات کا پاس۔ اپنے کہے کی لاج۔ پاس سخن۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

بات کا پاس آبرو کا لحاظ
ہیں یہ کس روزگار کی باتیں

بات کا ٹھکانا لگنا۔ کیفیت نکلنا۔ اصل حال معلوم ہونا۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔
بات کا ٹھیک نہیں۔ کوئی بات قابل اعتماد نہیں۔ کسی بات کا تھل بیڑا نہیں درج نہیں۔ انجم ؎

نہ کیا تو نے کبھی وعدہ ملاقات کا ٹھیک
نہیں او عہد شکن تیری کسی بات کا ٹھیک

بات کا ہیٹا۔ قول کا کچا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
بات کرتے۔ آنا فانا۔ اس طرح درج نہیں۔ میر ؎

بات کرتے جی کا جانا ہوگیا
مرنا عاشق کا بہانا ہوگیا

بات کرنا نہیں آتا۔ بھولا۔ نادان۔ الھڑ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔
انجم ؎

لو نام خدا ہم سے بناتے ہیں وہ باتیں
جن کو کہ ابھی بات بھی کرنا نہیں آتا

بات کو آنچل میں باندھنا۔ کسی قول کا یاد رہنا۔ طنزیہ گفتگو۔ (خاص عورتوں کا محاورہ) اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) بات آنچل میں باندھنا درج ہے۔
بات کو بٹا لگنا۔ عیب لگنا۔ بدنامی ہونا۔ اعتبار جاتا رہنا۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔
بات کی اعانت کرنا۔ سخن پروری بات کی پچ۔ اپنے قول پر جما رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بخوبی سمجھانا۔ میری بات کی اعانت کرنا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بات کی ٹٹول ۔ بات کی اصلیت دریافت کرنے کی کوشش ۔ درج نہیں۔

بات کی کرید رہنا یا رکھنا ۔ ٹوہ لیتے رہنا ۔ پتہ لگاتے رہنا ۔ درج نہیں۔

بات کی یا پتھر کھینچ مارا ۔ ایسی بات کہنا جو ناگوار ہو ۔ درج نہیں ۔ انجم ؎
نہیں کچھ بات کرنے کا تجھے ناصح وقوف اصلا
بری کی ہے بات گویا کھینچ مارا تو نے پتھر سا

بات کی یا ڈھیلا کھینچ مارا ۔ سخت درشتی یا بد تہذیبی سے گفتگو کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) توبہ ہے بات کی یا ڈھیلا کھینچ مارا۔

بات لگتی ہوئی ہونا ۔ ایسی بات جو چپے کی ہو اور عقل قبول کرے ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بات ذری لگتی ہوئی تھی ۔ بکرم آوت نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ پانچ ہزار راجپوتوں کو ساتھ لے کے خشکی کے راستے سے روم پر چڑھ دوڑا ۔ (اودھ پنچ)۔

بات لے دوڑنا ۔ کچھ مطلب ہونا کچھ اور نکالنا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) تم بھی کہاں کی بات کہاں لے دوڑیں۔ (اودھ پنچ)۔

بات مارنا ۔ طعنہ مارنا ۔ شیخی بگھارنا ۔ بڑھ کر بات کرنا درج نہیں ۔ (آئینۂ محاورات)۔

بات میں دخل دینا ۔ بیچ میں بولنا ۔ اثر ۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ بر بنائے اختلاف کسی معاملے میں دخل دینا ۔ تعشق ؎
کیوں دخل دے کوئی مرے بھائی کی بات میں
لو اب یہ حوصلے ہوئے میری حیات میں

بات میں مار ڈالنا ۔ ایسی بات کہنا کہ سامع محو ہو کر کشتۂ سخن ہو جائے ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎
مار ڈالا بات میں ٹھوکر سے زندہ کر دیا
سحر ہے گفتار میں اعجاز ہے رفتار میں

بات نہ کرنا ۔ مغرور ہونا ۔ کسی سے بوجہ رنج و ملال نہ بولنا ۔ چپ رہنا ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بات نہ ماننا ۔ کہنا نہ ماننا ۔ ہٹ کرنا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎
گرچہ اے جان نہیں تیری کوئی بات بری
پر مری بات نہ مانی ہے یہی بات بری

بات نیچے ڈالنا ۔ (عو) اپنی بات کو رد ہونے دینا ۔ درج نہیں (فقرہ) کیسی زباں دراز ہے کیا مقدور جو کوئی بات نیچے ڈالتی ہو ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بات نیچے نہ ڈالنا ۔ (عو) اپنی بات کو رد نہ ہونے دینا ۔ (فقرہ) کیسی زبان دراز ہے ۔ کیا مقدور جو کوئی بات نیچے ڈالتی ہو ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بات وہیں کی وہیں رہی ۔ بہت بحث ہوئی مگر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔ درج نہیں۔

بات ہوگئی ۔ خطا ہوگئی ۔ درج نہیں۔

سودا ؎
سودا کسی کو وہ تو ستا وے نہ بے سبب
کیا جانیے کہ تجھ سے ہی کیا بات ہو گئی

بات ہی کیا ہے ۔ سہل ہے۔ ڈھکوسلا ہے ۔ گڑھت ہے ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

باتوں باتوں ۔ باتوں میں۔ (دیکھو باتوں باتوں میں)۔

اثر ۔ تنہا باتوں باتوں مہمل فقرہ ہے ۔ "باتوں باتوں میں" سے علیحٰدہ اس کا اندراج فضول ہے۔

باتوت ۔ باتونی ۔ باتونیا ۔ بہت باتیں کرنے والا۔ بکی ۔ داغ ؎
سُن کے افسانہ مرا یہ داد دی
واہ باتونی تری کیا بات ہے

اثر ۔ مروج باتونی ہے۔ باقی ٹکسال باہر۔ حضرت مولف باتونی کے علاوہ سند نہ دے سکے۔ لغت نام نا معلوم میں بھی صرف باتونی درج ہے۔

باتوں سے ٹپکنا ۔ دل کا مطلب گفتگو سے ظاہر ہونا ۔ درج نہیں ۔ انیس ؎
سُن چکا ہوں میں کہ مضطر ہے کئی راتوں سے
الفت شاہ ٹپکتی ہے تری باتوں سے

باتوں کی چکنی باتوں میں خوار ۔ باتیں خوب عمل خراب ۔ باتیں میٹھی کرنا کام کچھ نہ کرنا۔ درج نہیں ۔ (آئینۂ محاورات)۔

باتوں کے لچھے ۔ مسلسل گفتگو ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ۔ ؎
لچھے یاد آتے ہیں مجکو جو تری باتوں کے

باتوں میں لگالانا ۔ ایسی دل کش باتیں کرنا کہ سامع سُننے کے لیے ہمراہ ہولے ۔ باتوں میں لُبھالینا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎
جو مجھ سے گریزاں تھے کل ان کو میں گھر اپنے
باتوں میں لگالایا تقریر اسے کہتے ہیں

باتیں ۔ ۵ ۔ لچھن ۔ شرارت ۔ سہل کام۔ ذوق ؎
پھر مجھے لے چلا اُدھر دیکھو
دل خانہ خراب کی باتیں

اثر ۔ ذوق کے شعر میں باتیں بمعنی حرکتیں۔ کرتوت صرف ہوا ہے ۔ (فقرہ) شاعری ہے کہ باتیں۔

باتیں پکڑانا ۔ طعن تشنیع کرنا۔ مضحکہ اڑانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میرا پوچھنا کہ ساتھ چلتی ہو غضب ہو گیا ہزاروں باتیں تم نے مجھے پکڑائیں ۔ (طلسم ہوش ربا)۔

باتیں کترنا ۔ بیچ سے بات کاٹ دینا۔ قطع کلام کرنا ۔ درج نہیں۔ انجم ؎
نہ بھیجا ہم نے کبوتر تو کیا ہوا مُنہ سے
دو باتیں کتریں گے قاصد کی بال و پر کی طرح

باتیں کھود کھود کے پوچھنا ۔ سوچ سوچ کے کرید کرید کے پوچھنا تاکہ صحیح حالات کا انکشاف ہو۔ درج نہیں ۔ غالب ؎

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو
حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے

باٹ کی اینٹ چوراہے کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ اَنمل بے جوڑ چیزوں کا جمع ہونا۔ مثل اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) باٹ.... پکڑ دھکڑ کے ماں باپ کے حکم بموجب شادی ہوئی اُس پر بیوی جی بیوقوف و بدمزاج۔ (اودھ پنچ)۔

باجرا۔ ۲۔ (بوجہ چھوٹے چھوٹے دانے ہونے کے) پانی کی ننھی ننھی بوندوں یعنے ترشح اور پھار (پھوار ؟) کو بھی باجرا کہتے ہیں۔

اثر۔ حسبِ فیلن یہ ماہرینِ موسم (Met) کی اصطلاح ہے

یعنی چند خاص لوگوں تک محدود وہ بھی اس صورت میں "باجرا برسنا"۔ عام زبان یا محاورہ نہیں۔ فیلن سے بغیر سمجھے بوجھے نقل کر دیا گیا اور اصطلاحی معنی کی قید بھی نہیں لگائی۔ عام لوگ باجرا برس رہا ہے بولیں تو ہنسے جائیں۔ عام زبان ہے بوندیاں پڑ رہی ہیں، پھوار پڑ رہی ہے اور عورتوں کی زبان میں پھوئیوں پھوئیوں پانی برس رہا ہے۔ آخری فقرہ خود حضرت مولف نے (پ) کی ردیف میں درج کیا ہے۔

باجنتر۔ باجنتری۔ (ھ) باجے والا۔ ۲۔ وہ ٹیکس جو گانے ناچنے والوں سے لیا جاتا تھا۔

اثر۔ خارج۔ فیلن سے آنکھیں بند کر کے نقل کر دیا۔ نہ معلوم باجنتری محال کیوں چھوڑ دیا۔ اُس نے بھی لکھا ہے۔

باجی۔ بجیا۔ بڑی بہن کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ عورتیں چھوٹی عمر کی ماں کو بھی باجی کہتی ہیں۔ یہ دونوں الفاظ باجی اور بجیا درج ہی نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

باچھا۔ (ہندو) بچھڑا۔
اثر۔ گنوارو۔ خارج۔

باچھیں پھڑکنا۔ غصّے کی علامت درج نہیں۔ (فقرہ) چلیئے غضب ہوا تیوریاں بدل گئیں۔ باچھیں پھڑکنے لگیں۔ (اودھ پنچ)۔

باختر۔ (ف) اکثر بمعنی مشرق مستعمل ہے اور کہیں کہیں بمعنی مغرب بھی ہے۔
اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔ قابلِ اخراج۔

باد۔ یہ لفظ فارسی اور ہندی دونوں میں ہے۔ نور اللغات میں صرف فارسی معانی کو لیا ہے۔ ہندی مفہوم ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

باد۔ جھگڑا۔ بحث۔ ۲۔ کردار۔ ۳۔ دستوری کمیشن۔ ۴۔ مال گذاری یا خراج ادا کرنے کے وقت جو جزمعاف کر دیا جائے۔ ۵۔ بیوپاری مال پر اس کی اصل قیمت سے بڑھ کر لکھتے ہیں۔ ۶۔ مقدمہ۔ نالش۔ (لغت نام نامعلوم)
فیلن میں بھی یہ اور ان کے علاوہ اور اندراجات ہیں :-

نمبر ۴۔ کھرے دھات میں کھوٹا ملا دینا۔
(فقرہ) اس میں دو ماشے باد جائے گی۔
مال گذاری یا لگان کی فصل اچھی نہ ہونے پر
وغیرہ وغیرہ۔
فرہنگ آصفیہ میں بھی قریب قریب
فیلن کے مطابق اندراجات ہیں۔

بادریسہ۔ (ف) وہ گول سوراخ دار
لکڑی جو خیمے کی چوب پر رکھتے ہیں۔
اثر۔ اس طرح تو کتب لغات فارسی میں نقل
کو موجود ہیں۔ بادریسہ کے فارسی معنی نہ
معلوم کیوں چھوڑ دیے: "چمڑے کی
پھرکی چرخے کے تکلے کی"

بادشاہی کرنا۔ سلطنت کرنا۔
درج نہیں۔ ناسخ ؎
بادشاہی کر رہے ہیں آبرو سے فقر میں
پائے خفتہ کو کہیں اب طالع بیدار ہم

بادھا۔ (س۔ درد۔ تکلیف۔ بادھنا
بڑھنا) (دہلی) فزونی۔ بڑھوتری۔
رقم ہوا۔
اثر۔ اردو نے اسے قبول نہیں کیا۔ اس
کی لغت میں اسے کیوں ٹھونسیے۔

بادھو ڈوری۔ رسّی۔
اثر۔ خارج۔ اردو میں شامل نہیں۔ فیلن
کو بھی نہیں سوجھی۔

بار۔ (ع) مہربان۔ نیکوکار۔ فرماں
بردار۔ اس کی جمع برره ہے۔) ۔ مذکر۔
خدا تعالیٰ کا نام۔
اثر۔ عربی داں مولویوں کے لیے چھوڑیے۔

بارا۔ (ھ) ۱۔ وہ شخص جو آب پاشی کی
غرض سے کنویں پر کھڑا ہو کر پانی سے
بھرا ہوا چمڑے کا ڈول (موٹ یا چرس)
لیتا ہے۔
اثر۔ اور نہ معلوم کیا کیا معنی ہیں۔ اردو
میں مستعمل نہیں۔ قصباتی زبان ہو
تو ہو۔

باراہ۔ (ھ۔س۔ دراہ۔ خنزیر۔
۱۔ گاؤں کے قریب کی زمین (سُور
گاؤں کے قریب چرتا ہے) وغیرہ۔
اثر۔ اردو میں ٹکسال باہر۔

بار پڑنا۔ ذمہ داری عائد ہونا۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) خانہ داری کا تمام بار
ان کی گردن پر پڑ گیا۔ (شریف زادہ)۔

بارجہ۔ (ہ) برآمدہ۔ کوٹھا۔ اٹاری
درج نہیں (لغت نا معلوم)۔

بارگیر۔ بال گیر۔ بال گیر۔ سائیس
دیکھو بارگیر۔

بارگیر۔ (ف۔ بار گھوڑا۔ گیر صیغۂ امر)
مذکر۔ ۱۔ وہ سوار جس کا گھوڑا نہ ہو۔
۲۔ بوجھ اُٹھانے والا جانور۔ ۳۔
سائیس۔ اردو میں معانی نمبر ۲۔۳ میں
مستعمل ہے۔
اثر۔ تحقیق کو داد دینا چاہتا ہے۔ مگر
بے کار۔ خامہ فرسائی کون کرے۔ اردو
کو ایسے گراں بار الفاظ سے کیوں کچلیے۔

بارہ برہمن بارہ باٹ بارہ کھائی ایک گھاٹ۔ بڑے
بننے والوں میں اختلاف اور پیشہ
دروں اور کاری گروں میں میل

ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

بارہ پتھر باہر کرنا۔ (دہلی) پڑاؤ یا چھاؤنی کی حد سے نکال دینا۔ شہر بدر کرنا۔

اثر۔ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے اور اس کا ثبوت ہے کہ لغت نام نا معلوم میں درج ہے جو لکھنؤ کی لغت ہے۔ یہ بھی قابل غور ہے کہ بارہ پتھر بمقام چھاؤنی کو مخصوص دہلی سے منسوب نہیں کیا ہے۔

بارہ پتی توپ۔ (دہلی) ۱۔ وہ توپ جس میں چھ سیر (بارہ پونڈ) کا گولہ ہوتا ہے۔ ۲۔ مجازاً نہایت فربہ اور موٹے آدمی کو کہتے ہیں۔

اثر۔ تخصیص دہلی کی جائے تامل ہے۔ فیلن میں درج نہیں اور لکھنؤ کی زبان (لغت نام نا معلوم) میں بھی درج ہے۔ واللہ اعلم۔

بارہ ہاتھ کی زبان۔ حد کی زبان درازی۔ بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔ مبالغہ آمیز گفتگو۔ درج نہیں۔ صفی ؎

وعدہ بارہ لاکھ کا تھا نصف بیں بھی ہے کمی
صرف باتیں ہیں۔ زباں خالی ہے بارہ ہاتھ کی

باری۔ بار (دفعہ) کی ہند صورت۔ یہ معنی درج نہیں۔ میر انیس ؎

ہے روح پہ اماں کی تلق کرتی ہے زاری
سر پیٹتے میں نے دیکھا گئی باری

مادھو رام جوہر کا شعر ہے ؎

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

باری دارنی۔ (مونث) (عو) وہ عورت جو محلات میں چوکے پہرے کا کام کرتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس عورت کو بھی باری دار کہتے ہیں نہ کہ باری دارنی۔ لغت نام نا معلوم میں صرف باری دار درج ہے۔ باری دارنی نہیں۔

بارے کی ماں بڈھے کی جورو نہ مرے۔ چھوٹے بچے کی ماں اور بڈھے آدمی کی جورو مر جانے سے انھیں بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

باریکیاں بنانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

باڑنا۔ فعل لازم۔ داخل کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم) فیلن میں باڑنا کا مترادف گھسیڑنا لکھا ہے۔

باڑھ پر سے جاتا رہنا۔ کسی دھار دار آلے کا کند ہو جانا۔ درج نہیں صبا ؎

ہم اے قاتل نہایت سخت جاں ہیں
چھری جاتی رہے گی باڑھ پر سے

بازار بند پڑا ہونا۔ آباد بازار کا سنسان ہونا۔ دکانیں بند ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

یوسفستاں ہو گئے ہیں کوچہ ہائے لکھنؤ
ایک مدت سے پڑا ہے مصر کا بازار بند

(نوٹ: یہ بازار بند ہونا سے مختلف

ہے جس کے معنی ہیں حسبِ معمول وقت پر دُکانیں بند ہونا)۔

بازار سے لے آنا۔ بازار سے خرید لانا۔ آسانی سے دستیاب ہونا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
جامِ جم سے یہ مرا جام سفال اچھا ہے

بازار کھرا ہونا۔ رونق پر ہونا۔ بازار میں اعتبار ہونا۔ بازار کا سچا ہونا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بازار کھوٹا ہونا۔ بے رونقی ہونا۔ بازار میں بے اعتباری ؎

ہے بازار ان کا کھرا یا کہ کھوٹا
ہے قول و قرار اُن کا جھوٹا کہ سچا

درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

بازار کی بیٹھنے والی۔ فاحشہ عورت۔ رنڈی۔ کسبی۔ درج نہیں۔

(فقرہ) ساتھ والی جوان مستانیاں بازار کی بیٹھنے والیاں۔ یہ اُن کی صحبت کا اثر ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بازار مندا ہونا۔ خرید و فروخت کم ہونا۔ سرد بازاری ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بازاری بات۔ گپ۔ افواہ

اثر۔ لکھنؤ میں بازاری بات کی جگہ بازاری گپ کہتے ہیں۔ جسے علٰحدہ لکھا ہے۔

بازاری حُسن۔ کسبی سے مراد ہے۔ حُسن جو برائے فروخت ہے۔ درج نہیں۔

بازاری گپ۔ افواہ۔ علٰحدہ درج نہیں۔ بازاری بات کا مفہوم بیان کرنے میں صرف کر دیا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بازارگاں۔ (ف) سوداگر

اثر۔ سوداگر پر اکتفا کیجیے۔ بازارگاں کو فارسیوں کے لیے رہنے دیجیے۔

بازندہ۔ ایک قسم کا کبوتر۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے گرہ باز کہتے ہیں۔ وہ کبوتر جو ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہے۔ فارسی میں ایسے کبوتر کو بازندہ کہنا مشتبہ ہے۔

بازندگی۔ (ف) مکاری۔ حیلہ گری۔

اثر۔ اُردو نے قبول نہیں کیا۔ خارج۔ بازی سے یہی مطلب ادا ہو جاتا ہے۔

بازو۔ سگا بھائی۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بازو تھامنا۔ گرتے ہوئے کو سہارا دینا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

خالی نہیں سنانوں سے پہلو حسین کے
تیروں نے آ کے تھامے ہیں بازو حسین کے

بازو ٹوٹنا۔ اصل معنی میں۔ ۲۔ قوت جاتی رہنا۔ (توبۃ النصوح)۔

کلیم کی موت ایسی بھاری موت تھی کہ ماں باپ تو دونوں گویا اس کے ساتھ زندہ درگور ہو گئے۔ بھائیوں کا بازو ٹوٹ گیا۔

اثر۔ مجازاً بازو ٹوٹنا بھائی کا مرجانا

ہے۔ بھائی کو قوت بازو کہتے ہیں۔ خود نقل کردہ عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بازو ٹوٹ جانے سے بھائی کے مرنے کی طرف اشارہ ہے۔

بازو ٹوٹے باز کو شاہیں لقمہ دے۔ اپنے ہم جنس کی خدمت اور خبر گیری ہم جنس ہی کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

بازی گرن۔ بازی گرنی۔ مونث۔ عم تماشا کرنے والی عورت۔

اثر۔ بڑے فارسی داں عوام ہیں جو نٹنی کو بازی گرن۔ بازی گرنی کہتے ہیں۔

باس۔ ۲۔ سٹرا ینڈ۔

اثر۔ باس خوشبو نہ کہ بوئے بد ہے اس کے لیے باسی باضافۂ یائے معروف بولتے ہیں۔ (دیکھیے۔ فیلن)۔

باسا۔ (ھ) سکونت۔ بسنے کی جگہ۔ مسکن چند روزہ قیام کرنا۔ باسا کرنا۔ (ہندو فقیر) رات کی رات ٹھہرنا۔ پھیرا کرنا۔

اثر۔ چھوڑیے عوام بھی رات بتیا رات باسی بولتے ہیں۔

باطل کرنا۔ جھٹلانا۔ غلط ٹھہرانا۔ رد کرنا۔ منسوخ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

باغ بغیچہ۔ ایک ساتھ بھی بولتے ہیں بمعنی پھلواری۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

باکھر۔ باکھل۔ مویشیوں کا باڑا۔

اثر۔ اول تو لفظ باکھر ہے۔ رائے مہملہ سے نہ کہ رار ثقیلہ۔ فیلن میں بھی رائے مہملہ سے ہے۔ البتہ باکھڑی رار ثقیلہ سے ہے۔ لکھنؤ میں اسے یا تو باکھڑی یا باکھلی کہتے ہیں (لغت نام نامعلوم) فیلن نے باکھر کو قصباتی زبان (Rus) لکھا ہے۔ عام طور پر لکھنؤ میں مویشیوں کے احاطے کو بکھری کہتے ہیں۔

باکھڑی۔ باکھری۔ گائے یا بھینس جو صرف پانچ مہینے دودھ دے کر رک جائے، درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

باگا۔ (ھ) خلعت۔ نوشاہ (دولھا) کا جوڑا۔ پوشاک۔ اردو میں یہ تنہا مستعمل نہیں ہے۔ جوڑے باگے بولتے ہیں۔

اثر۔ پھر باگا پر تضیع وقت کیجیے۔ قابل اخراج۔

باگ پر پھٹنا۔ گھوڑے کا سیدھا نہ چلنا۔ ہموار قدم نہ اٹھانا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

جانے جاتے وہ جھجک جاتے تھے پھڑپتے تھے
گھوڑے باگوں پہ جو پھٹتے تھے تو گر پڑتے تھے

باگ پھرنا۔ باگ مڑنا۔ دوسری طرف متوجہ ہونا۔ مصحفی ؎

مژگاں کی فوج نے وہیں گھوڑے اٹھا دیے
باگیں ذرا جدھر نگہ یار کی پھریں

اثر۔ شعر میں مجازاً باگیں پھرنا ہے اور اسی سے بصیغۂ جمع استعمال ہوا ہے۔ باگ پھرنا (واحد) گھوڑے کو کسی طرف موڑ کر جولاں کرنا ہے۔ تعشق ؎

باگ پھیری علی اکبر نے جو میداں کی طرف
جلوہ دکھلانے لگی برق بیاباں کی طرف

باگ کسنا۔ باگ کھینچنا۔ گھوڑے کو زیادہ تیز نہ دوڑنے دینا۔ درج نہیں۔ رشید ؎

رحم آتا ہے جو سب خوف سے چلاتے ہیں
آپ باگوں کو بہت کستے ہوئے آتے ہیں

باگمبری۔ (ھ) شیر کی خشک کھال جس پر بعض فقرا سوتے ہیں۔

اثر۔ حسب فیلن باگمبر بمعنی شیر کی کھال ہے اور بس۔ باقی اضافہ حضرت مؤلف نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ فقرا بیشتر ہرن کی کھال پر سوتے ہیں۔ کسی کا شعر ہے ؎

ہوئی صبح اللہ والے اٹھے ہیں
مصلے بچھے ہرگ چھالے اُٹھے ہیں

باگ مٹھی میں ہونا۔ کسی کا قابو میں ہونا۔ زیر اثر ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) حکومت کی باگ ایسے ہی آدمیوں کی مٹھی میں دی جاتی ہے جو ان اغراض کو اپنی ہوشیاری کی بدولت پورا ہونے میں مدد دیں۔ (اودھ پنچ)۔

باگ نکہ۔ (ھ باگ + نگ۔ ناخون)۔ مذکر۔ ا۔ شیر کے ناخن چاندی میں مڑھے ہوئے آفات سے بچنے کی غرض سے دھاگے میں پرو کر بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ ۲۔ ایک۔ فولادی ہتھیار جس کی قطع شیر کے ناخون سے مشابہ ہوتی ہے۔

اثر۔ اب دیکھیے کہ فیلن نے کیا لکھا ہے :۔ باگنک۔ باگ نک رنک بمعنی کاف

عربی)۔ باگ نہا۔

باگھ۔ چیتا۔

اثر۔ باگھ چیتے کو نہیں شیر کو کہتے ہیں۔ فیلن میں باگھ کی انگریزی Lion or Tiger لکھی ہے۔ چیتا معنی ہوتے تو Panther لکھتا۔ نفائس اللغات کی عبارت ملاحظہ ہو :۔

" باگھ۔ درندہ ایست معروف۔ بعربی آن را اسد گویند و بفارسی شیر"۔

باگھن۔ باگھنی۔ مونث۔ چیتے کی مادہ۔

اثر۔ فضول۔ چیتے کی مادہ کہتے ہیں۔

باگھی۔ (ھ) مونث۔ بد۔ وہ گرہ جو کسی زخم یا سوزاک کی وجہ سے چڈوں میں پڑ جاتی ہے۔

اثر۔ گلٹی کو معما کیوں بنایے اور اگر انگریزی Bubo کا ترجمہ کیجیے تو چڈوں کے سوا بغلوں کا بھی اضافہ کیجیے۔ القصہ باگھی اُردو سے خارج ہے ڈنبل بھی کہہ سکتے ہیں۔

بالا دَوی۔ ٹوہ لینے یا سراغ لگانے کے لیے یا جاسوسی کو نکلنا۔ درج نہیں (فقرہ) وہ بارگاہ سے نکل کر واسطے بالا دَوی کے تین عیاروں کے ساتھ آیا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بالائی۔ دودھ کا بالائی حصہ۔ سر شیر۔ اسے ملائی بھی کہتے ہیں۔ ب کی ردیف میں درج نہیں۔

بال بال بچنا۔ بالکل محفوظ رہنا۔ ذرا آنچ نہ پہنچنا۔ شوق قدوائی ؎

بچی ایک دن بال بال آبرو
تو اب لے نہ ڈوبے یہ چال آبرو

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ خطرے کے قریب ہونے کے باوجود محفوظ رہنا۔ (فقرہ) چوٹ تو نہیں آئی۔ میں نے کہا بفضل خدا بال بال بچ گیا۔ (اودھ پنچ)

بال بال گناہ گار۔ سراپا گناہوں سے آلودہ ہونا۔ بحر ؎

غلط نہیں کہ گناہ گار بال بال ہوں میں
بدن میں رونگٹے مجھ کو بے حساب ملے

اثر۔ پورا روزمرہ بال بال گناہ گار ہونا باضافۂ "ہونا" ہے۔ یہ بات خود بحر کے شعر سے واضح ہے۔

بال بچوں والی۔ ۱۔ اولاد والی عورت۔ ۲۔ (دہلی) عو۔ چیچک۔

اثر۔ فیلن کے مطابق چیچک نہیں بلکہ چیچک کی دیوی کو کہتے ہیں جو کچھ بچے کی دیوی میں خدمت میں حسب الحکم پیش کرتی ہے۔

بال بیکنا۔ بال بیکا ہونا۔ صدمہ پہنچنا۔ (بکسر اول ویائے معروف) درج نہیں۔ رشک ؎

زلف کا بال نہ بیکے سر مو یا اللہ
اثر نالہ و فریاد و فغاں دور رہے

بال چھڑی۔ (لکھنؤ) وہ چھتری جو کبوتروں کے واسطے بناتے ہیں۔ بحر ؎

یار کی زلفوں سے دل کا چھوٹنا دشوار ہے
کیا ہی پھنس کر بال چھتری میں کبوتر رہ گیا

اثر۔ (لغت نام نامعلوم) میں جو لغت کی کتاب ہے۔ بال چھتری کے یہ معنی دیے ہیں:۔ شاہ جہانی پگڑی اور بال چھتر نا بال بکھرنا ہے (شاہ جہانی پگڑی درج ہے)۔ بحر کے سوا امراءات النظیر ہے۔ جس پر کبوتر بیٹھتے ہیں لکھنؤ میں صرف چھتری کہتے ہیں نہ کہ بال چھتری۔

بال رانڈ۔ (ہندو) نوعمر بیوہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بالشت بھر چھینٹا لٹکنا۔ چانڈو کے قوام کا ایسا تیز ہونا کہ دم لگاتے وقت خوب لَو دے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بالشت بھر چھینٹا لٹکتے انھیں کے قوام میں دیکھا۔ (شریف زادہ)۔

بال کترنے سے مردہ ہلکا نہیں ہوتا۔ بڑے ذخیرے سے اگر تھوڑا نکال لیں تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ تھوڑی مصیبت اگر ٹلی تو کیا۔ اگر تھوڑا بوجھ کم ہوا تو کیا۔

اثر۔ اور محاورات ہند میں ہے کہ بڑے ہنگامے میں تھوڑا خرچ کافی نہیں ہوتا اور یہی مفہوم قرین قیاس ہے۔

بال کی کھال نکالنا۔ تحقیقات کرنا ہندی کی چندی کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بال کی کھال کھینچنا کہتے ہیں جو علحدہ درج ہے۔ یہ ضرور ہے کہ فیلن میں دونوں درج ہیں۔ بال کی کھال نکالنا عجیب نہیں کہ دہلی کا محاورہ ہو۔ اگر ...

ہے تو یہ امتیاز نہیں برتا گیا۔ مگر فرہنگ آصفیہ میں صرف بال کی کھال کھینچنا ہے۔ بال کی کھال نکالنا کا ذکر نہیں لہٰذا یہ شبہ ہوتا ہے کہ کسی دیہات کی بولی ہے۔

بالمُقطع۔ چکوتہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بالو سے گھی نکلا۔ بظاہر ناممکن امر وقوع پذیر ہوا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مبارک مبارک بھئی بڑا کفر ٹوٹا۔ پتھر موم بنا۔ بالو سے گھی نکلا۔ (حاجی بغلول)۔

بامھنی۔ آنکھ کی ایک بیماری جس سے پلکیں گر جاتی ہیں۔

اثر۔ یہ مفہوم خالی بامھنی سے نہیں بلکہ آنکھ میں بامھنی ہے سے ادا ہوتا ہے۔ (فقرہ) عورت کیسی بدصورت ہے۔ آنکھ میں بامھنی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بانا۔ عم۔ متعدی۔ کھولنا۔ (فقرہ) اُس نے مُنہ بایا۔

اثر۔ اس کے سوا کیا کہا جائے کہ یہ نرالا بانا ہے۔ فیلن تک اس سے محروم رہا۔ قصباتی زبان ہو تو ہو۔

بانا ہلانا۔ بانا بطور حربہ استعمال کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ایک طرف بنیت بانا ہلا رہے ہیں۔ پرے کے پرے ہٹا رہے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بانجھ اچھی اکوانجھ بری۔ بانجھ وہ جو کبھی نہ جنے اور اکوانجھ وہ جو ایک دفعہ جن کر رہ جائے۔ بانجھ سے تو ناامیدی کے باعث ایک طرح کی راحت ہے اور اکوانجھ کے باعث مفت کی تکلیف ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بانجھ بیادے سونٹھیا کھانے کو۔ حال یا عیادت کے برخلاف کام کسی اُمید پر ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

باند۔ (نون غنہ) بال یا مونج جس سے پلنگ بنے جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ بان کے یہی معنی لکھے ہیں۔

بان دار۔ تیر چلانے والا۔ تیر انداز۔ درج نہیں۔ قلق ؎

برق انداز بان دار تمام
بھالے والے پری رخ وگلفام

باندھ کے کھلانا۔ بغیر کمائے محنت مشقت مزدوری کیے کسی کی پرورش کرنا۔ اس کے رزق کا کفیل ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا تم کو سلامت رکھے چار ہے کا مسئلہ جلدی حل کرو تاکہ میں بھی اپنے دو سانڈوں کو (مراد لڑکوں سے ہے) آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔ کہاں تک باندھ کر کھلاؤں۔ (اودھ پنچ)۔

باندھو۔ (س۔) (ہندو) مذکر۔ رشتہ دار۔ ۲۔ دوست۔

اثر۔ خارج۔ ٹکسال باہر۔

باندی ری بڑی دھوم آدھا بیگن وہ بھی بھون۔ مثل۔ مفلسی میں مہمان داری۔ درج نہیں۔

باندی کا بیٹا۔ فرماں بردار۔

اثر۔ عام طور پر فحش کا فقرہ اور باندی

کا جنا بولا جاتا ہے ۔ لکھنؤ میں ڈومنیاں شادی میں گیت گاتی ہیں ؛ "بڑی دھوم گجر سے آیا ری بنا سب لوگ کہیں باندی کا جنا درج نہیں"۔ (دیکھیے لغت نام نا معلوم)۔

باندی کے آگے باندی آئی لوگ سمجھے کہ آندھی آئی۔ (مثل) کم ظرف کو عروج ہوتا ہے تو اتراتا ہے اور ملازموں کو دم نہیں لینے دیتا۔ درج نہیں ۔ (دیکھیے فیلن)۔

بانس پر چڑھانا۔ (ع و) بدنام کرنا ۔ رسوا کرنا ۔ نکو کرنا ۔ (فقرہ) نواب صاحب کی عیاشی نے ان کو بانس پر چڑھا دیا ۔ ۲۔ بہت تعریف کرنا ۔

اثر ۔ بانس پر چڑھانا شہرت دینا ہے اچھی ہو کر بری ۔ (فقرہ) دنیا میں تو صرف شہرت ہی کام آتی ہے دو چار لفنگے تعریفوں کے پل باندھنے والے کرائے کے ٹٹو مل گئے انھوں نے بانس پر چڑھا دیا ۔ فیلن نے صرف بدنام کرنا ۔ رسوا کرنا اس کا مفہوم بیان کیا ہے ۔ لغت نام نا معلوم میں یہ معنی بانس پر چڑھنا (نہ کہ چڑھانا) کے لکھے ہیں ۔ میری رائے ہے کہ شہرت کا اظہار کرنے کو بانس پر چڑھانا بولیے اور بد نامی کا مفہوم ادا کرنے کو بانس پر چڑھنا کہیے

بانس ٹوٹنا۔ بانسوں سے پٹنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (لغت نام نا معلوم)۔ بانس پڑنا اسی مفہوم میں درج ہے ۔

بانسوں میں کنوئیں اور کنووں میں بانس ڈالنا۔ بہت تلاش اور جستجو کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) بڑی جستجو اور تگاپو سے بانسوں میں کنوئیں اور کنووں بانس ڈال کے وکیل صاحب سے ملاقات نصیب ہوئی ۔ (اودھ پنچ)۔

بانگا۔ (ھ) کپاس ۔ کپاس کا درخت ۔

اثر ۔ اردو میں نہیں قبول کیا ۔ خارج ۔

بانگڑہ ۔ ۱۔ (ع و) کم عقل ۔ بیوقوف ۔ احمق ۔ بے تمیز ۔ بے سلیقہ ۔

۲۔ بانگر کا رہنے والا ۔

اثر ۔ دوسرے معنی بالکل غلط ۔ بانگر (اونچی ہموار زمین) کا رہنے والا بانگرو ہوگا نہ کہ بانگڑو (واو ثقیلہ سے) پہلے معنی درست بیان کیے ہیں ۔

بعض اس مجمع میں سنجیدہ ہیں بجھے بانگڑو (اودھ پنچ) اگر فیلن کی نقل اتاری ہے تو بانگر کی طرح بانگڑ کو بھی رار مہملہ سے لکھنا چاہیے تھا ۔ لکھنؤ میں بانگڑو کے علاوہ ایسے شخص کو بودم ۔ بوڑم ۔ یا جانگلو بھی کہتے ہیں ۔ بودم اور بوڑم نور اللغات میں درج ہی نہیں ۔ جانگلو درج ہے نیز بے دال کا بودم بمعنی بوم تحریر ہے ۔

بانوا۔ (س) ایک قسم کی پانی کی چڑیا ۔

تحقیق اردو نہیں ۔ خارج ۔

بانی۔ بچوں کی تُک بندی۔ بے تکی مگر دل کش باتیں۔ مثلاً "املی کی جڑ سے نکلا پتنگ"۔ شوق ؎

کوئی بڑے سے مُنہ بھی توڑے گا
اپنی بانی مگر نہ چھوڑے گا

یعنی چکنی چپڑی فریب دینے والی باتوں سے باز نہ آئے گا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

بانی رکھنا۔ لاج رکھنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ ؎

دیس کی اپنے بانی رکھ
مہوے کا بھر کر پانی رکھ

(اودھ پنچ)۔

باوا کا۔ تابع فعل۔ موروثی ورثہ کا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

(باوا کا اجارہ ہے۔ (عو) روک ٹوک کا حق نہیں۔ علیحدہ درج ہے۔

باوا بھلا نہ بھیّا سب سے بھلا روپیّا۔ روپیہ کی سب سے زیادہ قدر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

باونا۔ (ہ) جھنڈا۔ پھریرا۔ (وغیرہ)

اثر۔ ٹکسال باہر۔

باون بیر۔ (یائے معروف بالکسر) متقفی۔ فطرتی درج نہیں۔ لغت نام نامعلوم۔ نیز فیلن)

باہر۔ (ع) بکسر سوم۔ روشن۔ ظاہر۔

اثر۔ اُردو میں روشن اور ظاہر کو قبول کیا۔ باہر کو قبول نہیں کیا۔ خارج۔

باہر ابّے تبّے گھر میں چوہے پکّے۔ (مثل) ظاہری شان و شوکت۔ حقیقت کچھ نہیں۔ ٹائیں ٹائیں فش۔ (فقرہ) لے بس بس رہنے دو۔ باہر ابّے تبّے ... (اودھ پنچ)۔

باہربندو۔ (بفتح اول و دال مضموم وواو معروف)۔ دوسری جگہ کے باشندے۔ درج نہیں۔

باہر والے کھا گئے گھر کے گاویں گیت۔ ایسا کام کرنا جس سے اوروں کو فائدہ ہو اپنے کو کچھ نہیں۔

باہن۔ (ہ) (ہندو) ا۔ وہ کھیت جس میں ہل چلایا گیا ہو اور بویا نہ گیا ہو جوتی ہوئی زمین (وغیرہ)

اثر۔ خارج۔

باہنا۔ جوتنا۔ کاشت کرنا۔ ہل چلانا۔

اثر۔ خارج۔

بائلا۔ (ہمزہ بالکسر آواز خفیف)۔ میونسپلٹی کے بنائے ہوئے احکام۔ مثلاً بائلا میں چالان ہوگیا۔ یہ انگریزی Bye-law کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ درج نہیں ؎

کہیں نہ رند صفت بائلا میں ہو چالان
جناب شیخ جو ڈاڑھی بڑھائے جاتے ہیں

(اودھ پنچ)۔

باڈلی ہانڈی۔ (دہلی) دیوانی ہانڈی۔ مختلف قسم کی ترکاریوں کو ایک ساتھ ملا کر پکاتے ہیں۔

اثر۔ اسے دوانی ہانڈی لکھنؤ میں کہتے ہیں یعنی بجائے ڑ تخفیف یائے اول۔

باؤلے کو آگ بتائی اُس نے لے گھر کو سلگائی۔ بیوقوف کو کسی کام کی ترکیب بتاؤ تو بجائے نفع کے نقصان کر ڈالتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بائی کچپائی۔ (عو) شیخی۔ ڈینگ۔ (نکل جانا کے) درج نہیں۔ (فقرہ)۔ اب جو کچھ بولیں تو ساری بائی کچپائی نکال دوں گی۔ ستانے کی کوئی حد ہے۔ (محاورۂ نسواں ہے)۔

بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ معمولی بات۔ آسان کام ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لاکھوں روپے چندے کے جمع کرنا اور ان کی خدمت میں پیش کرنا آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ (اودھ پنچ) بائیں ہاتھ کا کھیل ہے درج ہے۔

بایاں پاؤں چھونا۔ ۱۔ کسی کی استادی یا کمال کا مقر ہونا۔ کسی کے ہنر کی تعظیم کرنا۔ کسی کی فیلسوفی مقر ہونا۔ ۲۔ شرارت اور بدذاتی کا قائل ہونا۔ ۳۔ باز آنا۔ ہاتھ اٹھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بایاں چھیڑنا۔ وہ طبلہ جو طبلے کے بائیں ہاتھ کی طرف رہتا ہے اس کو بجانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گائن سے اشارہ کیا لوا ذرا بایاں چھیڑ دو۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بباد۔ (ف۔ بہ۔ باد ہوا) صفت برباد۔ ویران۔

اثر۔ برباد کافی ہے۔ بباد خارج۔

بباد۔ (ھ۔ س۔ دے خلاف۔ وآد۔ بولنا) مذکر۔ (عم) (ہندو) جھگڑا۔ فساد۔ بحث (اٹھانا۔ اٹھنا کے ساتھ)

ببادی (س۔ دوادی) صفت۔ فسادی۔ جھگڑالو۔

اثر۔ ٹکسال باہر۔

ببُر۔ (ھ) (عم) مؤنث۔ ببول۔

اثر۔ بلکہ بب بڑ۔ چھی۔ خارج۔ اس کے علاوہ ببُری۔ (عم) ببول۔ دھتا بتایئے۔

ببّر۔ (ھ)۔ مذکر۔ وہ شخص جو اونٹ اور گھوڑے کے پاؤں کے بال کاٹتا ہے۔

اثر۔ خارج۔

ببول۔ ایک خاردار درخت جس سے گوند نکلتا ہے۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا:۔ اس کی چھال سے چمڑا رنگتے اور خمیر اٹھاتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ببّی۔ (ھ) مونث۔ (عو) بوسہ

اثر۔ بوسہ۔ پیار۔ یہ بچوں کا بوسہ یا پیار جو بچوں سے مخصوص ہے۔ اس کی طرف توجہ دلانا چاہیے تھا۔

بپتا ڈالنا۔ مصیبت ڈالنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بپت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ مصیبت آنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں صرف موخر الذکر صورت بپتا پڑنا مستعمل ہے۔ (لغت نام

نامعلوم)۔

بپھارا۔ (س) مذکر۔ ۱۔ ابخرا بھاپ ۲۔ پسینا لانے والی دوا۔ ۳۔ بھاپ سے پسینا نکالنا۔

اثر۔ صحیح لفظ بھپارا ہے۔ کہ بپھارا ــ لکھنؤ میں اسی طرح بولتے ہیں اور اسی طرح فیلن میں لکھا ہے۔

بتاشا۔ بتاشا۔ ایک مٹھائی۔

اثر۔ کوئی وضاحت نہیں کہ بتاشا عوام کی بولی ہے۔

بتانا۔ اشارہ کرنا۔ ہاتھوں یا آنکھوں کی حرکت سے اشارہ کرنا۔ میرحسن ــ

کبھی ناچنا اور گانا کبھی
رجھانا کبھی اور بتانا کبھی

اثر۔ یہ بتانا ہنگام رقص ہوتا ہے جسے بھاؤ بتانا کہتے ہیں۔ میرحسن کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔

بتانا۔ ۹۔ (پہیلی چیستاں کے لیے) بوجھنا۔ جیسے ایک پہیلی بتاؤ۔

اثر۔ پہیلی بوجھی جاتی ہے۔ پہیلی بتانا میری نظر سے کہیں نہیں گذرا۔

بُتانا۔ متعدی۔ (عم) بجھ جانا:

اثر۔ ٹھیٹ گنواری زبان۔ خارج۔

بتاؤ نہیں آئی۔ (کاشت کاروں زمینداروں کی اصطلاح) بارش ناکافی ہونا۔

اثر۔ خارج۔

بتاؤں۔؟ بحالت فعل۔ امر از مصدر بتانا۔ کیوں سمجھاؤں؟ ۲۔ (تبغیر لہجہ) غصّے کے وقت۔ ماروں؟ ٹھیک ــ بتاؤں؟ ٹھوکوں؟ مزہ چکھاؤں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بُترانا۔ (ھ) کُند۔ اس ہتھیار کی نسبت کہتے ہیں جس کی دھار جاتی رہے۔

اثر۔ خارج۔

بُترانا۔ (ھ) متعدی (ہندوعو) عیب نکالنا۔ برائی نکالنا۔ موشگافی کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ (فقرہ) بھلے چنگے کام کو بترانا ہے۔ ۲۔ جھوٹا بنانا۔ جھٹلانا۔ (فقرہ) مجھے بترانا ہے۔

اثر۔ فیلن سے مستعار جو ہندوستانی اور ہندی کی لغت ہے۔ فقرے تک میں اُسی سے نقل کیے گئے ہیں مگر اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

بتک۔ (ف) مونث۔ بط۔

اثر۔ بتک فارسی ہرگز نہیں بلکہ بط یا بطخ۔ اُردو میں بطخ بولتے ہیں۔ شاذ بط۔

بتورا۔ بتھیا۔ خشک اُپلوں کا ڈھیر۔

اثر۔ خارج۔ اُپلے۔ کنڈے کہتے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ بتورا عوام کی زبان ہے۔

بتوری۔ (ھ۔ باؤ۔ ہوا) وہ ورم جو نہایت سخت ہو کر مثل پتھر کے ہوجاتا۔

اثر۔ بتوری نہیں بلکہ بتوڑی کہتے ہیں (رار ثقیلہ) بتوڑی کا ورم نہایت سخت نہیں بلکہ نہایت نرم ہوتا ہے۔

بتولن۔ مونث۔ ۱۔ باتونی عورت۔ چالاک

دغا باز عورت۔

اثر۔ اعراب نہیں دیے ہیں۔ یہ واؤ مجہول سے ہے۔ واؤ معروف سے بتولن ہے جو عورتوں کا نام ہوتا ہے بتول کا مخفف۔ دوسری شکل بتولی بیگم یا بتول خانم ہے۔ (واؤ معروف)۔

بتولوں میں اڑانا۔ کسی بات کو مذاق میں ڈال کر پیچھا چھڑانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) واہ مجھے بھی لگے بتولوں میں اڑانے۔ چہ خوش۔ ذری مجھے نہ چندرانا۔ (اودھ پنچ)۔

بتی۔ رھ۔ بالکسر۔ گول ٹھیکرا) لڑکوں کا کھیل۔

اثر۔ قصباتی لڑکوں کو مبارک ہو۔ خارج۔

بتی بلا دینا۔ عاجز کر دینا۔ ہار منوا دینا۔ (کایا پلٹ)

اثر۔ خارج۔

بتی بول جانا۔ عاجز ہو جانا۔ بیکار ہو جانا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ کوئی حوالہ نہیں دیا گیا اگرچہ ایک فقرہ نقل کیا گیا :۔

"اب تو آپ کی ردیف بتی بول گئی۔

لکھنؤ میں" قافیہ تنگ ہوا" اس موقع پر کہتے ہیں۔ بتیسی بیٹھ جانا۔ دانتوں کا جکڑ جانا۔ علیحدہ درج نہیں۔ نوٹ :۔ بتیسی بند ہونا کی شرح میں صرف کر دیا ہے۔

بتیسا۔ وہ حلوا جو عورتیں کمر کی مضبوطی کے واسطے جننے کے بعد بتیس دوائیں ڈال کر بناتی ہیں۔ نیز وہ بتیس مصالحے جو گھوڑی کو بچہ ہونے کے بعد کھلاتے ہیں۔ درج نہیں (لغت نام نا معلوم) فیلن میں بھی یہی اندراج ہے باضافہ تبیسی کے لڈو)۔

بُتّا سے دیدے۔ بڑی بڑی گول آنکھیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)

بٹلوئی۔ بٹلوہی۔ وہ پیتل کا ظرف جس میں اہل ہنود پانی رکھتے اور کھانا پکاتے ہیں۔

اثر۔ اس کی تیسری شکل بٹوئی ہے۔ وہ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم۔ فیلن میں بھی تینوں شکلیں درج ہیں)۔

بٹنا۔ (بالفتح) کوئی بات دل سے گڑھنا مثلاً اچھی بٹی مگر بل نہیں چڑھا۔ اس طرح درج نہیں۔

بٹورے سے اُپلے ہی نکلتے ہیں۔ اگر آدمی بدسرشت ہو تو اُس سے ویسے ہی اعمال سرزد ہوتے ہیں۔ بُرے آدمی سے بُرے کام ہوتے ہیں یا خاندان میں بُرے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بٹھانا۔ ۲۹۔ جواریوں کی اصطلاح۔ کسی چیز کو گرو رکھنا۔ داؤں پر اڑانا۔

اثر۔ گرو رکھنا اپنی طرف سے اضافہ کر کے اور اڑانا کو داؤں پر اڑانا کر کے فیلن سے نقل کر دیا۔ لکھنؤ میں اڑانا کی جگہ داؤں پر سہ نا بولتے ہیں نہ کہ

داؤں پر اڑانا۔ پھر دہلی اور لکھنؤ کے روزمرہ کی تفریق نہیں کی۔

بِٹھک ۔ دیمک کا گھر۔

اثر۔ جن کی بٹھک ۔ سُنا بھی نہیں۔ خارج۔

بٹھلانا ۔ متعدی۔ بٹھانا ۔ لکھنؤ میں۔

اثر۔ لکھنؤ میں دونوں طرح بولتے ہیں ۔ بٹھانا اور بٹھلانا ۔ خود ہی دوسری جگہ نواب مرزا شوق کا یہ شعر درج کیا ہے ؎

ہوئے ظلم گھرے مرے واسطے
بٹھائے ہیں پہرے مرے واسطے

" لڑکی کو بٹھا رکھا ہے "۔ عام فقرہ ہے۔

بٹّی ۔ (بفتح اول وتشدید ثانی) بٹّا کی تصغیر۔ ٹکیا ۔ مثلاً صابون کی بٹّی ۔ درج نہیں۔

بٹّی تو خوب مگر بل نہیں چڑھا ۔ ا۔ کامیاب نہیں ہوا ۔ ۲۔ جھوٹ کُھل گیا ۔ درج نہیں۔

بٹیر کی چونچ بنانا ۔ لڑانے سے پہلے بٹیر کی چونچ کو چاقو سے اس طرح چھیلنا کہ نوک باریک اور خوب تیز ہو جائے ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بٹیر کی چونچ ایسی بنائی کہ شہر بھر میں شہرہ ہو گیا ۔ (شریف زادہ)۔

بِچالی ۔ (بکسر اول) گھوڑے کے تھان کی بچھی ہوئی گھاس جس پر وہ لید کرتا ہے۔ درج نہیں۔

بجلی بل ۔ قوت برقی ۔ طاقت کہربائی۔

درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

بجنتری ۔ باجنتری ۔ باجنتری محال ۔ وہ محلہ جس میں گانے بجانے والے رہتے ہیں۔

اثر۔ ٹکسال باہر۔ خارج ۔

بِجّو ، بوّرا ۔ ایک مشہور گویّے کا نام ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بِجوٹھا ۔ ایک قسم کا زیور جس کو ہندو عورتیں بجائے بازوبند استعمال کرتی ہیں۔

اثر۔ فیلن سے نقل کر دیا۔ اُردو میں داخل نہیں ۔

بجھارت ۔ (بضم اول وفتح دوم پنجم) مؤنث (عم) حساب کا تصفیہ۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کے عوام کی زبان ہے۔ اُردو میں داخل نہیں۔

بُجھ بُجھوّل ۔ پہیلی ۔ اس جگہ بوجھ بجھول زبانوں پر ہے۔

اثر۔ جب زبانوں پر بوجھ بجھول ہے تو بجھ بجھول کے اندراج کی کیا ضرورت تھی۔

بجھرا ۔ (بالکسر وسکون سوم) ا۔ بیجھر ۲۔ جو گیہوں اور چنا ملا ہوا ۔ غلہ ۔ ملا ہوا۔

اثر۔ رار ثقیلہ سے بیجھڑا عموماً بولتے ہیں۔

بجھیل ۔ (ھ ۔ بضم اول وفتح جیم مخلوط الہا وسکون دوم وسوم و

فتح چہارم ہے۔
اثر۔ مجھے اس کی تحقیق نہ ہو سکی۔ لکھنؤ میں یہ مطلب ادا کرنے کو لفظ بجّر کہتے ہیں اور وہ نور اللغات میں درج ہی نہیں!۔

بَجیا۔ بڑی بہن۔ باجی درج نہیں۔

بچا کھچا۔ باقی۔ بقیہ باقی ماندہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بچانے والا۔ محافظ۔ نگہبان۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بچ کے قدم رکھنا۔ احتیاط سے راہ چلنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

جان کر کانٹا مسافر بچ کے رکھتے ہیں قدم
اس قدر میں وادیٔ غربت میں لاغر ہوگیا

بچگاں۔ (ف) بچہ کی جمع۔
اثر۔ اُردو میں تنہا استعمال نہیں۔ خارج۔

بچلا۔ (عم) درمیانی۔ منجھلا۔ بیچ کا۔
اثر۔ ٹکسال باہر۔ خارج۔

بچلنا۔ (عم) لغزش کرنا۔ بہکنا۔ چوکنا۔ خطا ہونا۔ جیسے پاؤں بچل گیا۔ ۲۔ (عم) کھو جانا۔ گم ہو جانا۔ جیسے بچا میلے سے بچل گیا۔ ۳۔ (عم) پھرنا۔ منکر ہونا مکرنا۔ جیسے کہہ کر بچلنا۔ ۴۔ مچلنا۔ (فقرہ) کھلونے دیکھ کر بچہ بچل گیا۔ ۵۔ (عم) بدکنا۔ بھڑکنا۔ ۶۔ (عم) ناکامیاب ہونا۔

بچن پالنا۔ اپنے اقرار پر قائم رہنا۔ عہد کا پورا کرنا۔ وعدہ وفا کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بچورنا۔ تومنا۔ کھولنا۔ ۲۔ ملنا۔ مل کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ رگڑنا۔
اثر۔ خارج۔ اُردو میں رائج نہیں۔

بچھتیا۔ (عم) چھپکلی۔
اثر۔ بھلا کون چھپکلی کو بچھتیا کہتا ہے۔ یہاں حضرت مولف نے فیلن کے بھی کان کاٹے ہیں۔ اس کو بھی بچھتیا نہیں سوجھی۔

بچھلنا۔ پھسلنا۔ لڑھکنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں عوام بچلنا (بغیر ہ مخلوط) بولتے ہیں۔ فیلن میں دونوں طرح بچھلنا اور بچلنا لکھا ہے کم سے کم دونوں لکھنا چاہیے تھا۔

بچھناک۔ ایک زہریلے درخت کی جڑ۔
اثر۔ خارج۔

بچھوڑنا۔ اونٹنا۔ روئی کا بیج سے علحدہ کرنا۔
اثر۔ خارج۔

بچے تو پو بارہ نہیں تو تین کانے۔ فائدہ ہوا تو چین اڑائیں گے ورنہ تکلیف پائیں گے۔

بحث میں بند ہونا۔ جواب نہ بن پڑنا۔ درج نہیں۔

بحث میں بات ہونا۔ قائل ہو جانا۔ درج نہیں۔

بخار نے پچھاڑ دیا۔ ایسا شدت کا بخار چڑھا کہ اُٹھنے بیٹھنے کا یارا نہیں رہا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب تک اٹھیں اُٹھیں بخار نے پچھاڑ دیا۔

بخت کا برائی کرنا۔ قسمت کا ناموافق

ہونا۔ درج نہیں۔ دزیر ؎

پھر گیا یار گھر کے پاس آکر
بخت برگشتہ نے برائی کی

بخت کرے یاری تو گھوڑے کی سواری۔ تقدیر کی مدد ہے تو گھوڑا بھی ہے اور سب کچھ ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بختی۔ (ف) ایک قسم کا بڑا اونٹ۔

اثر۔ خارج۔

بُچّی۔ (بضم اول) (بعض عورتیں بقچی کو بُچّی کہتی ہیں) درج نہیں۔ (فقرہ) کوٹھے پر سے بُچّی منگا کر جوڑا نکالو۔

بخلا۔ (ع۔ بضم اول و فتح دوم) جمع بخیل کی۔

اثر۔ انصاف سے کہیے کسی کو بھی اُردو میں بخلا بولتے سُنا ہے؟ لغت کو بجھر بنانے کے سوا ایسی تحریر کا کیا حاصل۔

بخیانا۔ بخیہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)

بخیر۔ نہیں۔ کے معنی میں۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

عاشقوں کی طرح تو اس کو مٹا دے سو بخیر
یہ خط رخسار ظالم نامۂ تقدیر ہے

بخیلی۔ (عم) کنجوسی۔ یہ لفظ بمعنی بخل غلط ہے۔

اثر۔ جب عوام کی زبان لکھ دیا تو جہاں تک عوام کا تعلق ہے غلط بھی صحیح ہو گیا۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ خود بھی بخل کے تحت بخل کے ایک معنی کنجوسی لکھے ہیں اور غلط یا صحیح کا سوال نہیں چھیڑا۔ فیلن میں بھی ایسی کوئی تخصیص نہیں اور بخیلی کے ہندی معنی کنجوسی لکھے ہیں اور بخل کو بخیلی کا مرادف لکھا ہے۔

بَدّا۔ (بفتح اول و تشدید دوم) معافی استثنا۔ (زیادہ تر بچے کھیل میں کہتے ہیں) درج نہیں۔ (فقرہ) نشے کی بَدّا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

بدا۔ رخصت۔ دلھن کا اپنے گھر سے رخصت کرنا۔

اثر۔ بدا کے معنی رخصت ۲۔ دُلھن کا اپنے گھر سے رخصت ہونا لکھنے کے بعد بدا کرنا برخاست کر دینا یا جانے کی اجازت دینا بھی ہیں۔ مثال میں یہ شعر بھی درج کیا ہے ؎

مہر گئی محبت گٹی گیا مان اور پان
حتے سے مُنہ جھلسا کے بدا کیا مہمان

اسی طرح فیلن میں بدا ہونا مرجانا بھی ہے۔

بدائگی۔ برخاست کرنا۔ رخصت ہونا۔ ۲۔ تحفے تحائف جو ملازم کے ہاتھ روانہ کیے جائیں یا ملازم کو دے دیے جائیں۔ بدائگی درج نہیں۔ (فقرہ) گھوڑا چاہیے بدائگی کو ذرا پھرتا سا آئیو۔ (فیلن)

بد بلا۔ (عو) چڑیل۔ نہایت شریر۔ (راحت)۔ ؎

پڑی رہتی ہے تھنکاری سے میری جان کے پیچھے
مجھے جانے نہیں دے گی بہن ہے بد بلا تیری

اثر۔ راحت کا شعر اس طرح ہے ؎

پڑی رہتی ہے تھنکاری سی میری جان کے پیچھے
مجھے جینے نہیں دے گی بہن ہے بد بلا تیری

بد جانور۔ سور۔ خنزیر۔
اثر۔ اس کا اطلاق سور تک محدود نہیں کوئی شریر جانور ہو (مثلاً گھوڑا) وہ بد جانور ہے۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بد حواسی۔ طبیعت کا یکسو نہ ہونا۔ پریشانی۔ اس طرح درج نہیں۔ بد حواس درج ہے۔

بَدَر نکالنا۔ حساب میں غلطی نکالنا۔
اثر۔ فیلن اور لغت نام نا معلوم دونوں کے بموجب بدر نکالنا کسی کے نام رقم نکالنا۔ بقایا نکالنا ہے۔

بدری۔ (بر وزن ابری) مونث چھوٹی تھیلی۔
اثر۔ چھوٹی تھیلی نہیں بلکہ تھیلا کہنا چاہیے۔ تھیلا ہی نیلن نے لکھا ہے:۔ A beg مزید تائید یہی طلسم فصاحت سے ہوتی ہے جس کا یہ فقرہ ہے:۔ بزازوں نے دوشالوں کی بدریاں تھانوں کی گٹھریاں کھولیں"۔
دوشالے تھیلی میں ہوں گے یا تھیلے میں؟۔

بدکانہ۔ گھوڑے کو ڈرانا۔ چونکانا۔ بھڑکانہ۔
اثر۔ یہ آخر میں الف سے بدکانا۔ ہے نہ کہ بدکانہ۔

بُدکنا۔ اچھلنا۔ (فقرہ) مینڈکی بدکتی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں پُھدکنا ہے۔ "متے کی مینڈکی کیوں کر پُھدکے؟ یوں پُھدکے۔ یوں پُھدکے"۔ ماں یہ کہہ کر بچے کو بہلاتی یا کھلاتی ہے۔

بَدَل مارنا۔ اچھے مال کے بدلے بُرا مال دے دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آنکھ بچا کر اُس نے مال بدل مارا۔

بدلوانا۔ بدلانا کا متعدی۔ پلٹوانا۔ تبادلہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم) بدلانا درج ہے۔

بدلی آجانا۔ گھٹا آنا۔ بادل چھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

کب مرے داغ پہ یہ چھایا ہے
آگئی آفتاب پر بدلی

بدلی کا کھلنا۔ ابر کا منتشر ہو جانا۔ درج نہیں۔ (منتخب النفائس)

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز۔ بد مزاج جب بولتا ہے غصے سے بولتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

بَدّھی۔ ا۔ پھولوں کا ہار۔
اثر۔ پھولوں کی بدّھی اور پھولوں کے ہار میں فرق ہے۔ بدّھی آڑی پہنی جاتی ہے اس فرق کی طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔

بدن۔ (عم) اندام نہانی۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بدن الٹ جانا۔ موٹا فربہ ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)۔ چار دن کی کسرت

میں بدن الٹ گیا۔ (فیلن)

بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

میرے ماتم میں وہ کپڑے نہ سیہ فام کریں
خود بھی رسوا نہ ہوں مجھ کو بھی نہ بدنام کریں

بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھانا۔ بہت بدنام ہونا۔ رسوا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ٹکے گز کی چال چلے۔ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلے۔ بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھائے۔ (اودھ پنچ)۔ تنہا بدنامی کا ٹوکرا درج ہے۔

بدنامی کا ٹوکرا سر ہونا۔ بدنامی کا ذمہ دار ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مگر اب تو بدنامی کا ٹوکرا تمہارے ہی سر ہے۔ (اودھ پنچ)۔

بدن لوٹنا۔ ۲۔ ریاضت سے جسم میں لوچ پیدا ہو جانا۔

اثر۔ یہ بدن توڑنا ہے۔ نہ کہ بدن لوٹنا۔ فیلن میرا ہم نوا ہے۔ بدن جلنا۔ گرمی کی تیزی بدن پر ظاہر ہونے کی جگہ۔ ناسخ ؎

رکھا ہے قدم کوچۂ جاناں میں جو ہم نے
جلتا ہے بدن تپ سے مگر ہے کف پا سرد

اثر۔ بدن بخار کی حالت میں جلتا ہے۔ معمولی گرمی میں تو پسینا آتا ہے جسم جلتا نہیں۔ خود ناسخ کے پیش کردہ شعر میں الفاظ تپ اور کف پا سرد اسی مفہوم کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

بدنظر دیکھنا۔ بری نیت سے تاکنا۔

اثر۔ یہ بدنظر سے دیکھنا ہے نہ کہ بدنظر دیکھنا۔

بدن مٹی ہونا۔ جسم پر خفیف حرارت ظاہر ہونے کی جگہ۔ آتش ؎

ہوائے تند سے رہتا ہے بیم بربادی
تپ دروں نے کیا ہے زبس بدن مٹی

اثر۔ آتش کے شعر کے معنی غلط سمجھے گئے۔ خفیف حرارت میں ہوائے تند سے بیم بربادی کیوں پیدا ہوگا۔ بدن مٹی ہونا شست و مجہول ہونا ہے۔ مٹی کے ڈھیر کی طرح ایک جگہ پڑا رہتا ہے۔ جس طرح ہوا مٹی کو اڑا لے جاتی ہر وقت مرنے کا خطرہ بیم بربادی رہتا ہے۔

بدن میلا ہونا۔ جسم کا کثیف خاک آلودہ ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

بام پر ننگے نہ آؤ تم شب مہتاب میں
چاندنی پڑ جائے گی میلا بدن ہو جائے گا

بدھائی دینا۔ مبارک بادی کا گیت گانا۔ مبارک باد دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) بدھائی گانا درج ہے۔

بدھ گیا سو موتی۔ اسی آدمی کی قدر ہوتی ہے جو کسی کے کام آئے۔ درج نہیں۔

بدھ نہیں کھائی۔ مطابقت نہیں آئی۔ میل نہیں ملا۔ درج نہیں (آئینۂ محاورات)۔

بدھو نفر۔ بے وقوف۔ کم عقل۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کانا ٹٹو۔ بدھو نفر۔ صرف بدھو اس معنی میں درج ہے۔

بدھیا۔ مونث۔ آختہ بیل۔ وہ چوپایہ

جس کے فوطے نکال ڈالے گئے ہوں۔
اثر۔ اس عمل کے بعد بیل یا دوسرا چوپایہ نر سے مادہ نہیں ہو جاتا کہ بصیغۂ تانیث بولا جائے۔ صرف ایک استثنا بر بنائے محاورہ نقصان ہونا دوالا نکلنا "بدھیا بیٹھ گئی" ہے۔

بدھیا بیٹھنا۔ روپیہ ڈوبنا۔ نقصان ہونا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بدیاں رونا۔ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں بیان کرنا۔ غیبت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم تو ہر سمے ہماری بدیاں روتے رہتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

بڈھی گھوڑی لال لگام۔ مثل۔ جو شخص بڑھاپے میں جوانی کی حالت رکھے اس کی نسبت بولتے ہیں۔
اثر۔ مثل عورتوں سے مخصوص ہے مردوں کی نسبت نہیں بولی جاتی۔ اس کا مطلب ہے بوڑھی عورت جو فوق البھڑک لباس پہنے۔ جوان بنے۔ (دیکھیے فیلن)

بڈھے باپ اور پرانے کپڑے سے شرمانا نہ چاہیے۔ یہ وہ ہیں جن سے فخر و عزت ہے۔ آخر باپ کبھی جوان اور نیا کپڑا اچھا تھا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

برابر پیش آنا۔ یکساں برتاؤ کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

پاس وہ رکھتا ہے منظور نظر ہر آئینہ
نیک و بد سے پیش آتا ہے برابر آئینہ

برابر جاننا۔ یکساں جاننا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

برابر جانتے ہیں خشک و تر کو جزو و کل کو ہم
جو ذرہ ہے وہ ہاموں ہے جو قطرہ ہے وہ جیحوں ہے

برابر سمجھنا۔ یکساں سمجھنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

اس سے پاتے ہیں حلاوت ہونٹ میرے اس کی کان
کیوں نہ سمجھوں میں برابر بوسہ و دشنام کو

برابر کی بات۔ سامنے کی بات۔ درج نہیں۔ صبا ؎

سوجھی نہ زاہدوں کو برابر کی بات بھی
دیکھے بتوں کو کوئی حقیقت کی آنکھ سے

برابر نکلنا۔ یکساں ثابت ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

میرے داغوں کے برابر جب نہ نکلا آفتاب
صبح کیا نادم ہوئی اپنا گریباں پھاڑ کر

برابری بانہہ۔ اپنے سے چھوٹا بھائی۔ برابر کا بھائی۔ ۲۔ مددگار۔ ساتھی۔
اثر۔ یہ برابر کی بانہہ ہے نہ کہ برابری بانہہ جو مہمل فقرہ ہے۔ لغت نامعلوم کا اندراج ہے :۔ برابر کی بانہہ = برابر کا بھائی۔ اپنے سے چھوٹا بھائی ایک ناتمام نسخہ (غالباً فرہنگ آصفیہ کا) ہے اس میں بھی برابر کی بانہہ بجائے برابری بانہہ درج ہے۔

بُرا بھلا نہ سوجھنا۔ نیکی بدی۔ اچھائی برائی میں تمیز کرنا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

بہ محمدؐ عربی تو دے دو سہ جام بادۂ نورد
کہ نہ سوجھے شکر میں ساقیا ہمیں کچھ جہاں کا بُرا بھلا

بُرّاقی ۔ چمک دمک ۔ ذوقؔ ؎

زلف جناں و رخ کی براقی
کرے مشائیوں میں اشراقی

اثر ۔ ذوقؔ کا پہلا مصرع اس طرح ہے :

زلف خوبان و رخ کی بُرّاقی

جیسا براق کے تحت لکھا جا چکا لکھنؤ میں براقی میں بضم اول بولتے ہیں نہ کہ بفتح اول نیلن میں دونوں صورتیں درج ہیں ۔

برا حال ہونا ۔ حالت غیر ہونا ۔ درج نہیں ۔ ذوقؔ ؎

اس عاشق بیچارہ کا ہے آج برا حال
گریے سے ہے آنکھوں پہ ورم اور زیادہ

برادر عینی ۔ سگا بھائی ۔ اس طرح درج نہیں ۔ تعشقؔ ؎

عباس کے برادر عینی سب آئے کام
ایسے لڑے کہ ہوگئی پامال فوج شام

برادر اعیانی لکھا ہے جو اُردو میں داخل نہیں ۔

بُرّاق ۔ (ع) صفت ۔ ۱۔ چمکیلا ۔ ۲۔ نہایت سفید ۔ Burraq; barraq

اثر ۔ لکھنؤ میں بجائے فتح اول بضم اول ہے نیلن میں علاوہ براق بالفتح کے بضم اول بھی درج ہے ۔

دونوں تلفظ درج کرنا چاہیے تھے ۔

برا لکھا ۔ (ع) برا درجہ برا حال (کرنا ہونا کے ساتھ) ؎

جان صاحب رات کو پھوہڑ پنے سے اوڑھ کر
کیا برا لکھا کیا تم نے ہماری شال کا

اثر ۔ عورتیں برا لکھا نہیں برا لیکھا بولتی ہیں (یائے مجہول) ۔ میرے نسخۂ ریختی جان صاحب نظامی پریس بدایوں میں یہی شعر صاف صاف لیکھا کے ساتھ درج ہے ۔ کیا بری گت بنائی ۔ گنجول ڈالا ۔ لفظ لیکھا لکھنؤ کی بیگمات کی خاص زبان میں یہی مفہوم ادا کرتا ہے ۔ دیوان جان صاحب مطبوعہ ہندوستانی پریس لکھنؤ میں بھی یہ شعر لفظ لیکھا کے ساتھ درج ہے ۔

برا وا دینا ۔ (ع) حیلہ بہانہ کرنا ۔ ٹالم ٹول کرنا ۔ دم جھانسا دینا ۔

اثر ۔ خارج ۔

براؤ ۔ احتیاط ۔ حفاظت ۔ پرہیز ۔

اثر ۔ خارج ۔

براہی ۔ چھوٹی قسم کا گنا ۔ ایکھ

اثر ۔ خارج ۔

برایا ۔ (ع) خلق خدا ۔

اثر ۔ خارج ۔

برایں عقل و دانش بباید گریست ۔ ایسی عقل اور دور اندیشی (طنزاً جہالت) قابل افسوس ہے ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) اتنے بڑے مجرموں کی رہائی ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ برایں عقل و دانش بباید گریست ۔ (خدائی فوج دار) ۔

برتن سے برتن کھٹک ہی جاتا ہے ۔ گھر والوں میں کسی نہ کسی بات پر تکرار ہو ہی جاتی ہے ۔

اثر ۔ اول تو یہ کہ برتن کھٹکتا نہیں کھنکتا ہے (ن بجائے ٹ) دوم یہ مثل اس طرح بھی ہے وہ درج نہیں : برتن سے برتن

لڑ جاتا ہے۔ (برتن کی جگہ باسن بھی کہتے ہیں)۔ (فقرہ) ہمارا تمہارا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ برتن سے برتن لڑ جاتا ہے۔

برج کا برج ہے ۔ بڑا موٹا جسم ہے۔ درج نہیں ۔ (آئینۂ محاورات)۔

برچھیت ۔ نیزے باز (نیزہ باز؟) بھالے بردار۔

اثر ۔ اعراب نہیں دیئے ہیں ے مفتوح ہے۔

برچھیوں اڑنا ۔ گھوڑے کی جست۔ اس طرح درج نہیں ۔

انیسؔ ؎

برچھیوں اڑتا تھا دب دب کے فرس رانوں سے
آنکھ لڑ جاتی تھی دریا کے نگہبانوں سے

(برچھوں درج ہے)۔

برچھیوں کو تولنا ۔ حملہ کرنے پر آمادہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں ۔

انیسؔ ؎

نقطے ہوں جو ڈھالیں تو الف خنجر خوں خوار
مد آ گئے بڑھیں برچھیوں کو تول کے اک بار

برحسب دلخواہ ۔ (ف) مطابق دلی خواہش کے۔

اثر ۔ بر حسب دلخواہ ہے نہ کہ بر حسب دلخواہ ب کی ردیف میں یہ لکھتے ہیں اور ح کی ردیف میں حسب دلخواہ ۔ ناواقف کس کو صحیح مانے کس کو غلط ۔ برحسب دلخواہ قطعاً غلط ہے۔

بُرد ۔ (ع) سیاہ کملی (خارج)۔

بَرد ۔ (ع) جاڑے کا موسم ۔ خارج ۔

بردار پاجامہ ۔ ڈھیلے پانچوں کا پاجامہ۔ درج نہیں ۔ ع

ٹانگ میں بردار پاجامہ، انگرکھا جسم پر

(اودھ پنچ)۔ خالی بردار درج ہے۔

برزن ۔ (ف ۔ بالفتح و فتح سوم) سڑک ۔ کوچہ۔

اثر ۔ خارج ۔

برسات کی گھٹا ۔ موسم باراں کا ابر۔ درج نہیں ع

آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہے گھٹا برسات کی

برسات کی گرمی ۔ موسم باراں کی گرمی۔ اُمس ۔ درج نہیں ۔ آتشؔ ؎

ساتھ دے گی کیا مرا رونے میں ساون کی جھڑی
سوزش دل سے نہیں گرمی سوا برسات کی

برسات کی ہوا ۔ موسم باراں کی خنک ہوا ۔ درج نہیں ۔ ناسخؔ ؎

ابر مژگاں ہے جدائی میں گھٹا برسات کی
اپنی ٹھنڈا سانس گویا ہے ہوا برسات کی

برسات میں گھر گھر کڑھائی ۔ موسم پر کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ سب رنگ لاتے ہیں۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند)۔

برسام ۔ (ف) سینے کے ایک مرض کا نام۔

اثر ۔ خارج

برس کر کھلنا ۔ مینہ برس کر مطلع صاف ہو جانا ۔ درج نہیں ۔ غالبؔ ؎

ہے مجھے ابر بہاری کا برس کر کھلنا
روتے روتے غم فرقت میں فنا ہو جانا

برسنا ۔ غصہ اتارنا ۔ غصے ہونا ۔

داغ ؎

بے خطا برسے وہ ہم سے ہم نے بھی برداشت کی
غیر کا مذکور کیا آیا تپ مت آ گئی

اثر۔ یہ برس پڑنا ہے نہ کہ برسنا۔ برس پڑنا علحدہ درج ہے۔ داغ کا شعر غلط نقل کیا گیا ہے اور اُس سے معنی گڑھے گئے ہیں اُس کے شعر میں بھی "بے خطا برسے وہ ہم پر" ہوگا بجائے "بے خطا برسے وہ ہم سے" جو مہمل فقرہ ہے۔

برسوں کی راہ۔ فاصلۂ دور و دراز جو برسوں میں طے ہو۔ درج نہیں۔

آتش ؎

برسوں کی راہ آگے عزیزاں نکل گئے
افسوس کارواں سے میں اپنے بچھڑ گیا

برسی۔ مُردے کی رسم بُز فوت ہونے کے سال بھر بعد ادا کی جاتی ہے۔ یہ درج نہیں۔ فیلن میں موجود ہے اور لکھنؤ میں برابر مستعمل ہے۔ یہ بالفتح ہے۔ بالضم برسی بمعنی انگیٹھی لکھتے ہیں۔ فیلن میں درج ضرور ہے مگر اُردو میں کسی ثقہ کو بولتے نہیں سُنا کیونکہ بضم اول اس میں ذم کا پہلو نکلتا ہے۔ کسی قصبے میں انگیٹھی کو بُرسی کہتے ہوں تو کہتے ہوں۔ یہ اُردو ہرگز نہیں اور اُردو کتاب لغت کو اس سے گرانبار نہ کرنا چاہیے تھا۔

برسے ساون تو ہوں پانچ کے باون۔ (مثل) ساون میں بارش ہونے سے پیداوار خوب ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

برف کٹنا۔ (لکھنؤ) شدت کی سردی ہونا۔ درج نہیں۔ دہلی میں اس جگہ برف گلنا کہتے ہیں جو درج ہے۔

برق ٹوٹنا۔ بجلی گرنا۔ آتش ؎

جلوۂ یار سے داغ دل بیتاب ہوں د در
کشت پر یاس کی برق شرر افگن ٹوٹے

اثر۔ یہ محض بر بنائے شعر ہے ورنہ برق شرر افگن کو محاورہ قرار دیجیے۔ نثر میں بجلی ٹوٹنا ہے۔

برق وزرق۔ چمکیلا۔ بھڑکیلا۔ صاف شفاف۔

اثر۔ اُردو میں اس کی صورت زرق برق بغیر واو معدولہ ہے۔ لغت نام نامعلوم سے میرے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ فیلن میں بھی زرق برق ہے نہ کہ برق وزرق۔

برک۔ (ف) بروزن فلک) ایک قسم کا ادنی کپڑا۔

اثر۔ خارج۔

بُرکلا۔ (ھ۔ بضم وفتح سوم) (ہندو) چھوٹا اُپلا۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

برگا۔ (ھ) چھوٹی لکڑی۔

اثر۔ خارج۔

برلا۔ (فسٹ) کوئی کوئی۔ خال خال۔ ایک آدھ۔ شاذ و نادر۔

۲۔ انوکھا۔ جیسے ہماری پہیلی کوئی برلا ہی پوچھے۔

برموجب۔ عورتیں بموجب کی جگہ برموجب بولتی ہیں درج نہیں۔ فقرہ

اگر تمہارے کہنے کے برموجب وہاں
کارروائی نہ ہوا۔ (فسانۂ نادرجہاں)

برموہی۔ بدشکل۔ بلّی
اثر۔ خارج۔

برنا۔ (ف) نوعمر۔ نوجوان۔
اثر۔ خارج۔

برنج مشک۔ (ف) ایک دوا کا نام
جس کو بالنگو کہتے ہیں۔
اثر۔ تو پھر برنج مشک کی کیا ضرورت ہے۔
خارج۔

برنجن۔ (ف) (بروزن قلمزن)۔ سونے
چاندی کی چوڑیاں جو ہاتھ میں پہنی جاتی
ہیں۔ دست برنجن اور جو پاؤں میں
پہنی جاتی ہیں وہ پا برنجن ہیں۔
اثر۔ خارج۔

برنگا۔ (ھ) بفتح اول و دوم و سکون
سوم۔ لکڑی کا چھوٹا تختہ جو چھت پاٹنے
کے کام آتا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں رار ثقیلہ سے بڑنگا بولتے
ہیں۔ اسے بھی لکھنا چاہیے تھا۔ (علحدہ
درج ہے)۔

بروا۔ (ھ) بالکسر۔ (عم) پودا۔
درخت۔
اثر۔ عوام بلکہ گنواروں کے لیے چھوڑ
دیجیے۔

بروت۔ (ف)۔ بضم اوّل و دوم و
سکون واو معروف) مونث مونچھ۔
اثر۔ خارج۔ اُردو میں مونچھ کے سوا
بروت کون کہتا ہے۔

بروٹ۔ (ھ) بالفتح وفتح سوم۔ ایک
قسم کی سختی جو پیٹ میں بوجھ ریاح۔ جمع
ہونے کے جاتی ہے۔
جانؔ صاحب ؎

آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے
اتنا دوا علاج سے بروٹ نہ جائے گی

اثر۔ میرے نسخۂ کلیات جان صاحب
(مطبوعہ نظامی پریس۔ بدایوں) میں یہ
شعر درج نہیں۔ فیلن میں البتہ درج ہے۔
خالص ہندی ہے۔ اُردو نے اُسے قبول
نہیں کیا۔ خارج۔ (ممکن ہے کہ عوام کی
زبان ہو)۔

بروق۔ (ع۔ بضم اوّل و دوم و سکون
واو معروف) برق کی جمع۔
اثر۔ خارج۔ جمع کی حالت میں بجلیاں کہتے
ہیں نہ کہ بروق۔

بُروں سے بُرا۔ انتہا کا خراب۔ درج
نہیں۔ ناسخؔ ؎

بروں سے برا آپ کو جانیو تو
اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے

بروں کی جان کو رونا۔ مجبوراً
صبر کرنا اور صرف زبانی برا بھلا کہنا۔
درج نہیں۔

برہم و درہم۔ تتر بتر۔ پریشان
خراب۔ مصحفیؔ ؎

تم کو نصیب روز بنانا ہو زلف کا
اپنا تو حال برہم و درہم بہت ہے یاں

اثر۔ صحیح نشست الفاظ درہم و برہم ہے۔
عجب نہیں کہ مصحفیؔ نے بھی یوہیں نظم

کیا ہو۔ فیلن میں درہم برہم بغیر واو معدولہ درج ہے۔ خود حضرت مؤلف نے دال کی ردیف میں درہم برہم تحریر فرمایا ہے۔ زبان کی تحقیق کرنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ صحیح نشست الفاظ درہم وبرہم ہے یا برہم و درہم۔

بُری بات کا شیطان ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔ بری بات بہت جلد مشہور ہو جاتی ہے۔ آدمی رسوا ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اے حضور چرچا تو بری بات کا زیادہ ہوتا ہے، جس کا ڈھنڈورا پیٹنے والا شیطان ہے۔

بُری بے دُھت۔ ہاتھی چلانے کی آواز۔ درج نہیں۔

(فقرہ) زبان ہندی میں بری بے دھت کہہ کر اشارہ کیا۔ ہاتھی نے جھپٹ کر پھاٹک پر ٹکر ماری۔ پھاٹک گرا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بریار۔ (بفتح۔ س۔ وری یار۔ مضبوط شدید) صفت (مجازاً) وہ اراضی جو زرخیز۔ سیر حاصل ہو۔

برے برے خواب۔ ڈرونے پریشان کن خواب۔ درج نہیں۔

(فقرہ) جو برے برے خواب دیکھتی ہوں ان کا ماحصل تو یہ ہے کہ ..... (اودھ پنچ)۔

بُرے تجھ سے ڈرئیے یا تیری بُرائی سے۔ مثل۔ دُہرا خطرہ درپیش رہتا ہے برے سے عذر مانگنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

بریٹھا۔ (ھ۔ بفتح اول وکسر دوم یائے مجہول)۔ مذکر۔ دھوبی۔ ۲۔ مونث۔ تیسری قسم کی زیر۔ بریٹھن۔ (ھ۔ بفتح حرف چہارم) دھوبن۔ دھوبی کی جورو۔

اثر۔ فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا کہ ہندی ہے۔ اُردو میں استعمال نہیں ٹکسال باہر۔

بریز بریز کرنا۔ ہاری مارنا۔ دبنا۔ شکوہ شکایت کرنا۔

(فقرہ) ارے میاں ایک طالب علم ہم تھے کہ ہمارے ہم جماعت بلکہ بخدا ہمارے اُستاد بریز بریز کرتے تھے۔

اثر۔ بریز بریز کا صحیح مفہوم ہے۔ پناہ مانگنا۔ کانوں پر ہاتھ رکھنا۔ یہی مفہوم پیش کردہ مثال کا بھی ہے۔ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ (فیلن) help! help; Save سب انگریز بریز بریز کرتے تھے۔ (سرور)

کوٹھے پر جاتے ہی وہ اودھم مچایا ہے کہ تمام محلے والے بریز بریز کرتے ہوں گے۔ (سلطان اور نازک ادا)۔

بُرے سے دیو ڈرتا ہے۔ بدآدمی سے خدا کی پناہ۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بُرے کا کوئی ساتھی نہیں۔ خراب بدآدمی کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

بُرے کی جان کا رونا۔ دشمن کو کوسنا۔ اس طرح درج نہیں ؎

اسی صورت سے اب تک ہے بروں کی جان کا رونا
طبیعت زیست سے عاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

(منقول از اودھ پنچ)۔

بُرے کے چنڈرے کو رونا۔ (ع) اپنی بدنصیبی پر افسوس کرنا۔ قسمت کو رونا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) چپ چاپ دم سادھے بُرے کے چنڈرے کو روتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

بڑا آدمی دال کھلائے تو سادہ حال۔ غریب کھائے تو کنگال۔ ایک بات میں کسی کی عزت کسی کو ذلت۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بڑا بول نہ بولے۔ بڑا نوالہ نہ کھائے۔ دونوں مضرت رساں ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔ ("بڑا نوالہ کھائے بڑا بول نہ بولے" مختلف معنی میں درج ہے)۔

بڑا بے لوٹ ہے۔ بڑا نادہند ہے۔ لے کر لوٹ جاتا ہے۔ کسی کو دیتا نہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بڑا چلّا۔ زچہ کا چالیسویں دن کا غسل۔

اثر۔ چلا ہائے ہوز سے چلہ ہے نہ کہ چلّا۔ لغت نام نامعلوم میں بھی چلہ درج ہے۔

بڑا چنڈال ہے۔ بڑا موذی ہے۔ بڑا سخت اور برا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بڑا چنڈول ہے۔ بدذات سرکش ہے۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔

بڑا گرو۔ بڑا استاد۔ گرو گھنٹال۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بڑائی ہانکنا۔ اپنی تعریف آپ کرنا۔ تعلی کی لینا۔ لاف زنی کرنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) اپنے ماتحتوں یا اپنے عزیزوں کے سامنے اپنی بڑائی ہانکتے اور موچھوں پر تاؤ دیتے ہیں۔ (اودھ پنچ) (بڑائی مارنا درج ہے)۔

بڑبڑ بڑی۔ (ھ) مونث مرے ہوئے بزرگوں کا فاتحہ جو عورتیں ہر تقریب شادی میں کرتی ہیں۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی رسم ہے۔ خارج۔

بڑرا۔ (ھ) بالکسر) مذکر۔ گیہوں اور چنے کا ملا ہوا اناج۔

اثر۔ راء ثقیلہ سے لکھا ہے۔ عام طور

پر بڑا کہتے ہیں۔ (بتشدید رار مہملہ) خارج۔

بڑوں کی بات بڑی۔ بزرگوں یا قابلِ عزت لوگوں کی بات بھی وقیع ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

بڑونکھا۔ (ھ) ایک قسم کا بڑا گنا۔

اثر۔ اسے پونڈا (بفتح اول) کہتے ہیں۔ خارج۔

بڑھ بولاپن۔ بڑبولاپن۔ بڑا بول بولنا۔ بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔ ڈینگ ہانکنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) کچھ حد ہے بڑھ بولے پن کی۔ (اودھ پنچ)۔

بڑھتی کے ساتھی۔ خوش حالی میں ساتھ دینے والے ورنہ علحدہ ہوجانے والے مطلب کے آشنا۔ دستر خوان کی مکھی۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) میاں ہم تو بڑھتی کے ساتھی ہیں نام کٹوا کے چلتے ہوں گے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بڑھ کے لات ماری۔ کارگر حملہ کیا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) جب تک اجلاس کی تاریخ آئے آئے اس وقت تک خوب ثنا و صفت ہوئی۔ واہ صاحب واہ کیا بڑھ کے لات ماری ہے۔

(اودھ پنچ)۔

بڑیاں توڑنا۔ چھاج یا بورے وغیرہ پر بڑیاں بنانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ (دوسرے معنی بچے کا جگہ جگہ چرکنا حصۂ دوم میں درج ہوچکے ہیں)۔

بڑی بہونے نکالے کار وہی اتری پارم پار۔ بڑے بزرگ نے جو دستور جاری کردیا وہی دستور العمل ہوگیا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

بڑی دھوم گجر سے آیا ری بنا۔ ڈومنیاں شادی بیاہ کے وقت گاتی ہیں۔ اس میں دولھا کے لیے گالیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ فلاں کا جنا فلاں کا جنا۔ اودھ پنچ میں درج ہے۔ نور اللغات میں موجود نہیں۔

بڑی ناک والا۔ بڑی عزت والا۔ بڑا غیرت والا۔

اثر۔ یہ مفہوم بڑا ناک والا سے ادا ہوتا ہے نہ کہ بڑی ناک والا سے جس کا مفہوم بڑ نکا بھی ہو سکتا ہے ناک بڑی سی ہے۔ بڑے ناک والے بنے ہیں کہیے گا یا بڑی ناک والے؟

خالی ناک والے سے بھی یہی مفہوم ادا ہوتا ہے: ایسے ہی ناک والے تھے تو ایسی ذلیل حرکت کیوں کی۔

بڑے بول کا سر نیچا۔ (عو) غرور اور شیخی کا نتیجہ خفت اور ذلت ہے

اثر۔ ایک اور موقع اس مثل کے استعمال کا ہے۔ کوئی کام شروع کرنے

سے پیشتر کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
(فقرہ) خدا جھوٹ نہ بلائے۔ خاک چاٹ کر کہتی ہوں بڑے بول کا سر نیچا اگر اپنے ہی محلے میں نکل جاؤں تو چشم زدن میں ایک ہزار سانڈوں کی فہرست ہو جائے۔
(اودھ پنچ)۔

بڑے حضرت۔ بڑے شریر۔ بڑے چالاک۔ راسخ ؎

بنت العنب کو ڈولی میں لائے جناب شیخ
مرشد ہو قبلہ ہو بڑے حضرت ہو دور ہو

اثر۔ جب تک طنز کا پہلو نہ نکلے خالی بڑے حضرت کے معنی اتنے محدود نہیں ہو سکتے۔

بڑے رنگریز ہو تو اپنی ڈاڑھی رنگو (مقولہ) ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کہتا کچھ ہے کرتا کچھ ہے۔ رکابی مذہب۔ درج نہیں۔

(فقرہ) رضا پہ راضی اس مثل کے مصداق بڑے رنگریز ہو . . . .
(اودھ پنچ)۔

بڑے ہاڑ ہیں۔ چوڑی ہڈی کا توانا اور بلند قامت انسان ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

بزرگوں کا نام روشن کیا۔ بزرگوں کی عظمت و شہرت اپنے طرز عمل سے برقرار رکھی۔ درج نہیں۔

نوٹ :۔ یہی طنزیہ کلام ہو جائے اگر اس طرح بولیں : "بزرگوں کا نام خوب روشن کیا" یعنی ان کو اپنے حرکات و اطوار سے بدنام کیا۔

بسات۔ (ھ۔ بکسر اول۔ س۔ ستر۔ پھیلا ہوا۔ بچھا ہوا) مؤنث قابلیت۔ استعداد۔ حیثیت۔ قوت۔ بساتی (ھ بکسر اول۔ بسانا۔ خرید کرنا) دیکھو بساطی۔

اثر۔ ارے صاحب بساطی جب عام ہے تو بساتی کیوں ٹھونسیے۔ یہی بساط کی موجودگی بسات پر اطلاق ہوتا ہے جہاں بسات پر حوالہ دیا گیا ہے۔

بساط بھر۔ حتی الامکان۔ جہاں تک مقدور تھا۔ درج نہیں۔
میرا شعر ہے ؎

اپنی بساط بھر تو ہم نے کمی نہیں کی
اب تم بتاؤ کیوں کر رسم وفا نباہیں

بسالت۔ (ع) مونث۔ دلیری۔ بہادری
اثر۔ شاذ استعمال ہے۔ خارج۔

بسان۔ (حرف تشبیہ) مثل۔ طرح۔ مانند۔ مشابہ۔ بغیر اضافت مستعمل نہیں۔

اثر۔ اتنی پابندیوں کے ساتھ اُسے کیوں شامل کیجیے۔ کتنے ہی مرادفات موجود ہیں۔ کہیں شعر میں برا جتا دیکھا ہے۔

بسائط۔ (ع۔ بسیط کی جمع) مجازاً اربع عناصر۔
اثر۔ اربع عناصر کافی ہے۔ اور شاخ کیوں نکالیے۔

بسباسہ۔ (ع۔ بزباز کا معرب)۔ مونث جاوتری۔

اثر۔ امتحاناً بازار میں بباسہ مانگیے۔ امید نہیں کہ جاوتری ملے۔ خارج۔

بستی آباد کرنا۔ آدمیوں کا اجاڑ جگہ کو آباد کرنا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

زاد ہائے طبع کی کثرت ہوئی ہے اس قدر
ہم نے اک بستی زمین شعر میں آباد کی

بستی ویران ہونا۔ آباد جگہ کا اُجڑ جانا۔ درج نہیں۔

غالب ؎

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہل جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہوگئیں

بسد۔ (ف) (بالضم عربی میں بضم اول و دوم) مذکر۔ مرجان و بیخ مرجان۔ مونگا۔

اثر۔ بسد سے ہاتھ دھوییے۔

بسرانت۔ وہ گھاٹ جس میں سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں۔

اثر۔ فیلن کو بھی نہیں سوجھا۔ خارج۔

بسم اللہ کا دن۔ ایک تقریب ہے جس روز لڑکوں کو مکتب میں پہلے پہل بٹھا کر کتاب شروع کراتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

قامت موزوں نظر آیا مجھے جائے الف
تھا شروع عاشقی دن میری بسم اللہ کا

بسنت کی خیر منانا۔ (خیر (ے) کے ساتھ۔ بسنت کا خیر مقدم کرنا۔ خوشی منانا۔ اس طرح درج نہیں ؎

سرسوں تلے ہتھیلی پر جماتے
کیا خیر بسنت کی مناتے

(اودھ پنچ)۔

بسنتی جوڑا۔ بسنتی پوشاک۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

دیکھ لے جوڑا بسنتی جب وہ جسم یار میں
پھولے گی سرسوں نہ چشم نرگس بیمار میں

بس ہونا۔ اختیار ہونا۔ قابو ہونا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

نہایت بلبل شیدا کا اس نے دل جلایا ہے
جو بس ہووے تو رکھ دوں آگ میں گلچیں کے دہن پر

بَسیت۔ گاؤں کا چودھری۔ مقدم۔ یا پٹیل۔

اثر۔ خارج۔ گاؤں کا چودھری یا مکھیا موجود ہے۔ اور اضافہ کیوں کیجیے۔

بشر کو مول لے لینا۔ کسی شخص پر احسان کرنا۔

آتش ؎

عجب دولت ہے یہ احسان جس سے
بشر کو بھی ہے لے لیتا بشر مول

بطیخ۔ (ع۔ بکسر اول و تشدید طائے مکسور و سکون تحتانی معروف) مذکر۔ خربوزہ۔

اثر۔ سبحان اللہ! خربوزے کو پہیلی کیوں بنائیے۔ خارج۔

بعد مدت کے پھنسا آگے پرانا چنڈول۔ بہت دنوں کے بعد ایک پرانا گھاگ قابو میں آیا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) صلاح یہ

قرار پائی کہ بعد مدت کے پھنسا آکے
پُرانا چنڈول - ان کو خوب بنانا اور
چکرانا چاہیے - (حاجی بغلول) -

بعضیاں - بفتح اول وکسر سوم - (ع)
بعض عورتیں - یہ مفہوم درج نہیں -
(فقرہ) بعضیاں گھبرا کر بارگاہ سے
نکل گئیں - (طلسم ہوش ربا)

بغال - (ع) خچر
اثر - خارج

بغچی حرام بغچا حلال - (ع)
(بطور طنز) تھوڑی بے ایمانی ناجائز -
خوب پیٹ بھر کے جائز - درج نہیں -
(فقرہ) "اندھوں کی دولت ان ڈھیاڑں
نے یوں ہضم کی کہ ڈکار بھی نہ لی ....
بغچی حرام بغچا حلال -"
(اودھ پنچ) -

بغل کا چور برا ہوتا ہے - آپس کا
ملنے والا بھیدی خوب چوری کرتا ہے -
درج نہیں - (محاورات ہند)

بغل میں چھری منہ میں رام رام - ظاہر درست باطن خراب -
یا ظاہر کے دوست باطن میں جانی
دشمن - درج نہیں -
(محاورات ہند) -

بغل میں کٹورا شہر میں ڈھنڈورا - چیز اپنے پاس ہے -
ناحق شور مچاتا ہے - اپنے پاس کی
چیز کو اِدھر اُدھر ڈھونڈتا ہے - درج نہیں -
(آئینۂ محاورات) -

بغلوں میں ہاتھ دینا - کسی کو
سنبھالنا - گرنے سے روکنا - چلنے میں
سہارا دینا - درج نہیں -
تعشق ؎
گرنے کو ہیں جو زین سے شبیر ناتواں
بڑھ بڑھ کے ہاتھ دیتی ہیں بغلوں میں برچھیاں

بغی - بمعنی باغی - مخالف - منحرف - درج
نہیں - مونس ؎
" جوان سے بغی ہے نہ اُسے بخشے گا اللہ"
(نثر میں مستعمل نہیں) -

بغیر کہے نہ چھوڑنا - کہنے سے باز نہ
رہنا - درج نہیں -
غالب ؎
چھوڑوں گا میں نہ اُس بُت کافر کا پوجنا
چھوڑے نہ خلق گو مجھے کافر کہے بغیر

بغیر کہے نہیں بنتی - ضرور ہی
کہنا پڑتا ہے - درج نہیں -
غالب ؎
ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

بَق بَقُوں - (واؤ معروف)
کبوتر کے گونجنے کی آواز - درج نہیں -

بُکّا - (بضم اول وتشدید کاف - مٹی
مشت خاک - مشت غبار - ۲-
بھاپ یا دھواں جو کثرت سے نکلے -
لپٹ - لوکا -

اثر۔ بکا۔ بقہ مرادف ہے۔ لکھنؤ کثرت سے دھواں نکلنے میں بقہ چھوڑنا کہتے۔ ملاحظہ ہو لغت نام نا معلوم۔ جب نور کا (بقہ) بکا کہتے ہیں تو وہاں شعلہ اور لپیٹ کی کثرت سے مراد ہوتی ہے۔ نور اللغات میں لفظ بقہ لکھا ہی نہیں۔

بک جھک۔ بک بک (بیتا لگانا کے ساتھ۔)۔

اثر۔ جھک بفتح اول لکھا ہے حالاں کہ بکسر اوّل ہے۔ بک البتہ بفتح اول ہے۔

بکسا۔ کیسلا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکٹھا یا کسیلا کہتے ہیں۔

بکسنا۔ پژمردہ ہونا۔ مرجھانا۔ خشک ہونا۔

میر حسن ؎

کلیجہ پکڑ میں تو بس رہ گئی
کلی کی طرح سے بکس رہ گئی

اثر۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ بکسنا بکسا ۔ بکساہٹ ۔ بکسوا کے ذیل میں لکھا ہے جس سے کوئی شبہ پیدا نہیں ہوتا کہ اسے بھی بفتح اول لکھا ہے، حالاں کہ بکسنا بمعنی کلی کا مرجھانا بکسر اول و فتح دوم ہے۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ یہی ہے اور اسی طرح فیلن وغیرہ میں لکھا ہے۔

بکل۔ بکلا۔ چھلکا۔ چھال۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ بکل شہری اور بکلا قصباتی زبان ہے۔ (بکل بفتح اول کاف مشدّد)۔

بُکّل۔ ڈوپٹے کی لپیٹ۔

اثر۔ اُردو میں شامل نہیں۔ فیلن سے آنکھ بند کرکے نقل کر دیا۔

بکّھا۔ بفتح اول۔ ک مشدّد۔ (عو) چھوٹے بچے کا منہ چومنا۔ پیار کرنا۔ درج نہیں۔

بکھان بکھاننا۔ بُرا بھلا کہنا۔ رسوا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) وہ بکھان بکھائے اور ان کہی کہہ گیا کہ لوگ تراہ تراہ پکارتے تھے۔

(مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

بکّھی۔ (ھ) عم۔ بغل کے نیچے کا حصّہ۔

اثر۔ خارج۔

بکھیرنا۔ پھیلانا۔ پراگندہ کرنا۔ گرانا۔ پریشان کرنا۔ (رویائے صادقہ) یہ تو چند دانے ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکھرانا کہتے ہیں۔

بکھیڑا بڑھانا۔ جھگڑے کو طول دینا۔ درج نہیں۔

صبا ؎

ایک تلوار لگا دیں مرا قصّہ ہو تمام
اپنے ہاتھوں وہ بکھیڑا ہیں بڑھاتے جاتے

بکھیڑے میں پھنسنا۔ جھگڑے میں مبتلا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) انھیں اُبھارا تو تمہاری دو دن کی زندگی بڑے بکھیڑے میں پھنس جائے گی۔

(اودھ پنچ)۔

بُکم۔ (ع) جمع ابکم کی) گونگے۔

اثر۔ خارج۔ گونگے کافی ہے۔

بکّی۔ زیادہ باتیں کرنے والا۔ یاوہ گو۔

جھکی۔ بیہودہ گو۔
اثر۔ اس کی تانیث بکتن درج نہیں۔ لکھنؤ میں جہاں تک مجھے علم ہے بکواسن کے بجائے بکتن ہی زیادہ رائج ہے۔
بکیت۔ بانک کا فن جاننے والا۔
منیر ؎
نامور پہلوان بکیت پھکیت
جن سے آگاہ خلق ہے ساری
اثر۔ بکیت بفتح اول لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بکسر اول وفتح دوم بولتے ہیں۔ پھکیت (بکسر اول) کے ساتھ بکیت (بکسر اول) کانوں کو اچھا معلوم ہوتا ہے یا بفتح اول ؟۔
بگڑے ہوئے کام بن جانا۔ نادرست کاموں کا درست ہو جانا۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎
روٹھے ہوئے تھے آپ کئی دن سے من گئے
بگڑے ہوئے تمام مرے کام بن گئے
بلا۔ مجازاً (حقارت سے)۔ پاپوش پیزار کی جگہ۔
امیر ؎
سودا زدوں کو قتل جو زلف رسا کرے
تم اور خوش ہو رنج تمہاری بلا کرے
اثر۔ صحیح مفہوم پروا نہ کرنا ہے مثلاً
ناسخ ؎
کرتے ہیں عالم کو جس کے پاؤں کے بچھوے شہید
اُس ستم گر کی بلا لیتی ہے خنجر ہاتھ میں
آتش ؎
سرکاٹ کے کر دیجیے قاتل کے حوالے
ہمت مری کہتی ہے کہ احسان بلا لے
بل اپنا بل پرایا بل جائے جل۔ (مثل) اپنے بل بوتے پر کام کرنا چاہیے غیر کا محتاج نہ ہونا چاہیے۔ درج نہیں۔
(فقرہ) مثل مشہور ہے بل اپنا بل الخ مضمون آئیں گے اور جب قواعد کی ترازو میں تولے جائیں گے تو پلّہ ہلکا ہی رہے گا۔ (اودھ پنچ)۔
بلا جانا۔ (ہ۔ بکسر اول) عم۔ غائب ہو جانا۔
اثر۔ خارج۔
بلاد۔ (ع) بکسر اول بلدہ) یعنی شہر و ملک کی جمع۔
اثر۔ خارج۔
بلادت۔ (ع۔ بفتح اول) کند ذہنی۔
اثر۔ خارج۔
بلادر۔ (ف۔ بفتح اول وضم چہارم) بھلانواں (ایک پھل کا نام وغیرہ)۔
اثر۔ خارج۔
بلار۔ (ہ۔ بکسر اول) عم۔ بلّا۔ گربۂ نر۔
اثر۔ خارج۔ بلاؤ موجود ہے۔
بلاسنا۔ (ہ۔ بکسر اول وسکون چہارم) (ہندو) عیش اڑانا۔ خوشیاں منانا۔
اثر۔ خارج۔

بلا کی طبیعت پائی ہے۔ نہایت ذہین موزوں طبع ہے۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ماشاء اللہ سے وہ بلا کی طبیعت پائی ہے کہ حضت (حضرت) کیا عرض کروں .... یہ دن سن اور یہ فکر آسمان پیما۔ (اودھ پنچ)۔

بِلانا۔ (بکسر اول) لازم۔ تڑپنا۔ زار و قطار رونا۔

اثر۔ قصباتی زبان ہو تو ہو۔ شہر میں کوئی نہیں بولتا۔ فیلن نے بھی اس کے مقابل (ہند یعنی ہندوؤں کی زبان) لکھا ہے۔ شہر میں اس کا مرادف بلبلانا (بکسر اول وسوم) ہے وہ درج ہی نہیں۔ اس مفہوم کے ادا کرنے کو بلبلا اٹھنا اور بلبلا پڑنا لکھا ہے، خواجہ عشرت لکھنوی لغات اُردو میں لکھتے ہیں:

"بلبلانا۔ (لازم) تڑپنا۔ لوٹنا۔ "دودھ کے واسطے بچہ بلبلاتا ہے"۔"

بِلاند۔ (بکسر اول وسکون غیر معلنہ) عم۔ مونث بالشت۔

اثر۔ لکھنا چاہیے تھا اگر بلاند کا لکھنا ضروری تھا کہ یہ بالشت کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ (دیکھیے فیلن)۔

بِلاول۔ (بکسر اول وفتح چہارم) مونث ایک راگنی جو رات کے وقت گائی جاتی ہے۔

اثر۔ بلاول بھیروں کی ایک قسم ہے جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے۔ (فیلن)۔

بلائی کند۔ (بکسر اول وفتح کاف عربی) مذکر۔ ایک دوا کا نام۔

اثر۔ فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا بغیر سوچے ہوئے کہ اُردو میں یہ لفظ رائج بھی ہے۔

بلبلانا۔ (بفتح اول وسوم۔ ہہ۔ عم۔ جوش مارنا۔ پھُدپھُدانا۔

اثر۔ بلبلانا بمعنی جوش مارنا صرف عوام نہیں بلکہ خواص بھی بولتے ہیں مثلاً نیمچے کو نکالا خون بلبلا کر چہرے پر آیا (طلسم ہوش ربا)۔
اس کے علاوہ بلبلانا بمعنی پھد پھدانا کو صاف صاف بضم اول وچہارم لکھا ہے جوش کھانے کے معنی میں یہ بالفتح ہے۔

بُلبُل سنانا۔ بلبل کے چہچہے کسی کو سنانا۔ درج نہیں۔

آتش ؎

ہو گیا ہے ایک مدت سے دل نالاں خموش
باغ میں چل کر اُسے بلبل سنانا چاہیے

بِگسنا۔ پژمردہ ہونا۔ مرجھانا۔ خشک

ہونا۔ ایسا گلنا، سڑنا کہ ہاتھ لگاتے ہی
جھڑ جائے۔
شعور ؎
سینہ چاکی کا جو ہوتا نہ سبب نفاق
پھوٹ کی طرح سے خط کا نہ بکستا کاغذ
میر حسن ؎
کلیجا پکڑ میں تو بس رہ گئی
کلی کی طرح سے بکس رہ گئی
اثر۔ میں نے کہیں دیکھا نہیں کہ بکسنا کے معنی
ہیں کہ ایسا گلنا سڑنا ہاتھ لگاتے ہی جھڑ
جائے۔ شعور کے شعر میں بکسنا بمعنی شق
ہے۔ میر حسن کے شعر میں بکسنا قبل از
وقت کھلا جانا ہے۔ حسب لغت نام
نا معلوم بکسنا کھلنا۔ مسکرانا۔ تبتسم
کرنا خوش ہونا۔ شکستہ خاطر ہونا۔ پژمردہ
شکستہ خاطر ہونا ہے۔ گلنا سڑنا میں نام
کو نہیں۔

بلغ العلائیت ۔ نمائشی ملاپن۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) ان میں بھی بلغ العلائیت
ویسی ہی جلوہ گر ہے جیسی کہ عبارت میں۔
(اودھ پنچ)۔

بلنی ۔ (حد۔ بالفتح) آنکھ کی بیماری جس
سے بھوں کے بال گر پڑتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔ فیلن کو بھی نہیں سوجھی۔

بلوٹا ۔ بلی کا بچہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں بلی کا بچہ یا بلا کہتے ہیں۔
نرجوان بلاؤ۔

بلوکا ۔ (عم) سوراخ۔ بانبی۔ درج نہیں۔
آرزو ؎
جی میں آجاتی ہے جدھر سے برائی
وہ بھی اک سانپ کا بلوکا ہے

بلونا ۔ (بکسر اول وضم دوم و سکون
واو مجہول)۔ (دہلی) متھنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بلونا عوام کی زبان ہے۔
خواص متھنا کہتے ہیں۔ بلونی (دودھ
متھنے کے ظرف کو کیا خواص کیا عوام سب
متھانی کہتے ہیں)۔ متھنا فیلن میں بھی
درج ہے To Churn

بلیاں لینا ۔ (بفتح اول و دوم و سکون
یائے مشدد)۔ لازم۔ عم۔ بلائیں لینا
دوسرے کی بلائیں اپنے سر لینا۔ (مجازاً)
چاروں طرف پھرنا۔
(فقرہ) آپ تو شہر کی بلیاں لیتے پھرتے
ہیں۔
اثر۔ عوام میں بھی صرف عورتوں کی زبان
ہے۔ فقرۂ متذکرہ کی سند مشتبہ
ہے۔

بلید ۔ (ع) بفتح اول و کسر دوم و
سکون یائے معروف) کند ذہن۔
کم سمجھ۔ برا۔
اثر۔ خارج۔

بلی کی میاؤں کو کون سنبھالے گا۔
زبردست کا مقابلہ کرتے ہو اس کی
جھپٹ کو کون سہے گا۔
(آئینۂ محاورات) (اس طرح درج
نہیں ہے)۔

بلی نانگھ کر آنا ۔
شوق ؎

کہیں ناگھ کر بلی آئی ہے آج
ہنسی سے جو ہوتی ہے تو بد مزاج

اثر۔ ذرا تفصیل سے محاورے کا مطلب بیان کرنا چاہیے تھا۔ راستہ کاٹ جانے یا بلی کے نکل جانے کے بعد اس راستے سے آنے کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے جو شخص آتا ہے وہ ٹیڑھی ترچھی باتیں کرنے لگتا ہے تو اس کی نسبت کہتے ہیں کہ تم بلی نانگ کر تو نہیں آئے ہو۔
(لغت نام نا معلوم)۔

بلّی نانگھنا۔ (عو) وہی مفہوم ہے جو بلی کا راستہ کاٹ جانے کا ہے۔ یہ درج ہے مگر بلی نانگھنا درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

غرّاؤ نہ اے شیر خاں لو ہوش کے ناخون
تم آئے ہو بلی تو نہیں نانگھ کے گھر سے

بمبانا۔ گائے کا آواز کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو) (عوام کی یا دیہاتی زبان ہے)۔

بمبوق۔ احمق۔ گنوار کا لٹھ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ کون بمبوق ہیں۔ عجیب الخلقت اُن سادہ لوح آدمیوں میں ہیں جو خدائی فوج دار بنے پھرتے ہیں۔
(خدائی فوج دار)۔

بمبئی کے حاجی۔ وہ لوگ جو حج کی نیت سے روانہ ہوں اور بمبئی سے واپس آئیں درج نہیں۔
(فقرہ) حضرت خدا کی عنایت سے صرف بمبئی تک کے حاجی تھے۔ (حاجی بغلول)۔

بمیر قبل از آنکہ بمیری۔ مرنے سے قبل مر جاؤ۔ ترک خواہشات کرو۔ عربی موتو قبل ان تموتو کا فارسی ترجمہ ہے۔ خاک شو پیش از انکہ خاک شوی۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ کے ایک مضمون کی سرخی ہے)۔

بنا بنایا۔ تیار۔ ٹھیک۔ درست باقاعدہ۔

اثر۔ یہ اکثر کام کے اضافے کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ مثلاً بنا بنایا کام بگڑ گیا۔ بنا بگڑا ایک ساتھ بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں مثلاً سب ہی اپنا اچھا برا بنا بگڑا دیکھتے ہیں۔ آخر اس میں عیب کی کون بات ہے۔ (اودھ پنچ)۔

بنا بنایا کام بگڑنا۔ درست ہو کے کسی کام کا خراب ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

بن باس کرنا۔ (ہندو) جلا وطن ہونا۔ بن میں جاکر رہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں زیادہ تر بن باس لینا بولتے ہیں وہ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ جلا وطنی اختیار کرنا۔

بن باس لینا۔ جلا وطنی اختیار کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ بن باس کرنا درج ہے۔ رامچندر جی نے بن باس لیا بولتے ہیں نہ کہ بن باس کیا۔

بن بڈّیا کے نر اور نار جیسے ہووے گدھا کمھار۔ مثل۔ عقل خالی انسان اور گدھا برابر درج نہیں۔

(از فیلن)۔

بن بن کر قدم اٹھانا۔ گھوڑے کی ہموار اور نستعلیق چال۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سُرخ گھوڑیاں ہوا میں بھری ہوئی کس قیامت سے بن کر قدم اٹھا رہی ہیں۔ (مشتاق زہرہ)۔

بن پڑے کی بات ہے۔ کام مرضی کے موافق بن جانا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

بنٹنا۔ تقسیم ہونا۔ (بانٹنا کا لازم)۔ (فقرہ) مجلس میں ایک ایک شیر مال بنٹی۔ اس کو بٹنا کے تحت لکھ کر اضافہ کیا ہے کہ بنٹنا (باضافہ نون غنہ) فصیح ہے۔ حالانکہ بانٹ کے ضمن میں تحریر کرنا چاہیے تھا۔

بن ٹونٹ کا بدھنا۔ (بضم اول۔ واو مجہول) جو ایک بات پر قائم نہ رہے۔ ڈھلمل یقین۔ درج نہیں۔

بنج۔ (ھ۔ بفتح اول و دوم)۔ مذکر۔ تجارت۔ خرید فروخت۔ سوداگری۔ لین دین۔ بیوپار۔

شاد ؎

بر سے دے دو حسن کی جب گرمئ بازار ہو
دل فروشو چاہیے ایسا بنج بازار ہو

اثر۔ اب متروک ہے۔ پہلے بھی شاذ ہی مستعمل تھا۔

بنجاری۔ بنجارے کی عورت۔

اثر۔ لکھنؤ میں بنجارن کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔

بنجاری کتّا۔ شکاری کتّا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

بنجارے کی سی آگ چھوڑ جانا۔ بے پروائی برتنا۔ دوسرے کی تکلیف کا خیال نہ کرنا۔ درج نہیں۔ مثل چھوڑ چلے بنجارے کی سی آگ

بنجُوئی یا بجوئی۔ وہ دوا جس کے کھانے سے عورت حاملہ نہ ہو۔ علٰحدہ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بندال۔ (ھ۔ بالکسر) ایک پھل کا نام۔

اثر۔ نہ معلوم یہ پھل کہاں ہوتا ہے۔ خارج۔

بندر کی کیا آشنائی۔ بے مروت کا کیا بھروسا۔

اثر۔ مثل لفظ کیا کے بغیر ہے۔ بندر کی آشنائی۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بندر کے گلے موتیوں کا ہار۔ بے جوڑ بات۔ درج نہیں۔

بندروں کی سی کونسل ۔ (مجازاً) نادان لوگوں کا مجمع۔

اثر۔ لکھنؤ میں بندروں کی پسکوٹ کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔

بندھوا۔ اسیر۔ قیدی۔

اثر۔ اس کے ایک معنی غلام کے بھی ہیں۔ وہ درج نہیں۔ مثلاً بندھوے آزاد کرنا۔ نیز دیکھیے فیلن۔

بندھی مٹھی لاکھ برابر۔ بھرم

بند ھا رہتا ہے ایسے ہی اگر بھید نہ کھلا تو عزت ہی رہتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔

بن دیکھے۔ بغیر دیکھے ہوئے۔ درج نہیں۔ انجم ؎

نہیں کچھ موسیٰ عمراں سے کم عاشق ترے لے بت
کہ بن دیکھے تری صورت تری باتوں پہ مائل تھا

نوٹ:۔ حضرت مولف نے ایک عام حکم لگا دیا ہے کہ لکھنؤ میں بن کی جگہ بے بولتے ہیں۔ میرا نقل کردہ شعر ہی جو انجم (خلف واجد علی شاہ اختر) کا ہے اس مفروضے کی تردید کرتا ہے۔ اسی غزل کا دوسرا شعر

یکایک　بن بلائے وہ مرے گھر میں
مرا آرام جاں بھی یا الٰہی کیا مرا دل تھا

بن روئے لڑکے کو بھی دودھ نہیں ملتا۔ بے مانگے مطلب نہیں نکلتا۔ اس طرح درج نہیں۔

بنس پھوڑ۔ ایک پیشے کا نام۔ بانس یا بید سے کام کرنے والا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے بانس پھوڑ کہتے ہیں۔

بنصر۔ (ع) وہ انگلی جو بیچ کی انگلی اور سب سے چھوٹی انگلی کے بیچ میں ہے۔
اثر۔ خارج۔ اُردو میں اسے منجھلی انگلی کہتے ہیں۔

بنکڑی۔ (ہ) مونث۔ ایک قسم کی بل دار چوڑی۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے بھانک بولتے ہیں۔

بن کھڑا ہونا۔ قرار پانا۔ باعث ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) یہی لڑائی جنگ عالم گیر کا بہانہ نہ بن کھڑی ہو۔
(اودھ پنچ)۔

بن مطلب کے سو مطلب کے دو۔ مطلب کی دو باتیں غیر متعلق سو باتوں سے بہتر ہیں۔ درج نہیں۔
(فقرہ) نہ حاکمان بالا دست اور محکومان زیر دست کو آئے دن مبتلائے زحمت رکھا۔ ع
قول ہے مشہور بن مطلب کے سو مطلب کے دو۔　(اودھ پنچ)۔

بن میں رونا۔ چپ چاپ کرنا۔ غم تنہائی۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔

بنئے سے سیانا سو دوانہ۔ بنئے سے بڑھ کر کوئی ہوشیار نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بنئے کا قرض گھوڑے کی دوڑ برابر ہے۔ ایسا قرض بہت تیزی سے بڑھتا ہے اور بیباق نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

**بنی آدم اعضائے یکدیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند**
سب آدمیوں کو برابر سمجھنا چاہیے۔ تفریق نہ کرنا چاہیے۔
درج نہیں۔

بنیا تولتا نہیں لوگ کہتے ہیں پوری کر دے۔ (مثل) جہاں کچھ بھی ملنے کی آس نہیں وہاں بہت کچھ پانے کی آس باندھنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) بنیا تولتا نہیں لوگ کہتے ہیں پوری کردے۔ جب تول ہی نہیں تو پوری نہ ادھوری (اودھ پنچ)۔

بنیا مارے جان ٹھگ مارے پہچان۔ بنیا ٹھگ سے بڑھ کر ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بنی بنائی بات۔ حسب منشاء بات۔ درج نہیں۔
(فقرہ) تم نے بنی بنائی بات بگاڑدی۔ (فیلن)۔

بنی کے سب کوئی ساتھی بگڑی کا نہیں کوئی یار۔ امیری میں سب دوست ہوتے ہیں۔ غریبی میں کوئی نہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بوتات۔ (ع) بضم اول وسکون واو معروف۔ بیت کی جمع بیوت اس کی جمع بیوتات)۔ جنس کا اُدھار دینا۔ اچاپت۔

جان صاحب ؎

اس گھر سے تھا ہمارا ہمیشہ سے لین دین
اب کیا ہوا جو سیٹھ نے بوتات بند کی

اثر۔ میر انسخۂ دیوان جان صاحب (نظامی پریس بدایوں) اس شعر سے خالی ہے۔ کسی سے تحقیق بھی نہ ہوسکی۔

بوٹی اتارنا۔ لڑائی جھگڑے میں دانتوں سے حریف کے جسم کا گوشت اتار لینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بوٹی توڑ مونچھ مروڑ۔ زبردستی مال اڑانے والا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بوٹی تو نہیں اڑائی ہے۔ بھنگ تو نہیں پی ہے۔ نشے میں تو نہیں ہو۔ درج نہیں۔
(فقرہ) کہیں بوٹی تو نہیں اڑائی ہے واہ بے بھنگڑ سلطان یہ سن اور یہ ارمان (اودھ پنچ)۔

بوٹی دے کر بکرا لیا۔ تھوڑا دے بہت سا لیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

بوٹی کھائے بکرا دینا۔ تھوڑے فائدے کے لالچ میں بہت نقصان اٹھانا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) بوٹی کھائے بکرا دینا پڑتا ہے اس کا علاج کیا ہے ... کوئی عذر معذرت لکھا پڑھی کام نہ آئی۔ (اودھ پنچ)۔

بوٹیاں نوچنا۔ دق کرنا۔ تنگ کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہے مارے غصے کے اپنا گوشت خود کاٹنا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بوجُوت۔ (عم) زراعت

اثر۔ عوام تو نہیں۔ گنوار بولتے ہوں تو

بولتے ہوں۔ خارج۔

بوجھ بار اٹھانا۔ ذمہ داری کا احساس ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) یہاں اتنے دنوں سارے گھر کا بوجھ بار اٹھایا اور کیا کوئی اپنا گھر لٹا دیتا ہے۔ (شریف زادہ)

نوٹ: بوجھ بھار درج ہے۔

بوجھ ڈالنا۔ ذمہ دار قرار دینا۔ خرچ اور کسی چیز کے مہیا کرنے کا۔ درج نہیں۔

بوجھ سے دبنا۔ بار سے کچلا جانا۔ درج نہیں۔ ذوقؔ ؎

کیا ہوا دل لے لیا گر ایک کوہ غم اٹھا
یہ نہیں اے ذوقؔ دبتا ایسے دس کے بوجھ سے

بوجھ ہونا۔ دباؤ پڑنا۔ گراں باری ہونا درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

بار دامن سے اُکھڑ جائے نہ کیوں تیری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اُترا

بودی مار پڑنا۔ خوب پٹن ہونا۔ مار کھانا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) غریب فضا پر وہ بودی مار پڑی کہ تو بہ بھلی۔ (اودھ پنچ)۔

بوڑھا آڑھا۔ (ع) بوڑھا۔ آڑھا تابع مہمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں بوڑھا روڑھا بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

بوزہ۔ (ف۔ بروزن روزہ) قسم شراب کی، جو چاول، چنے اور جو کے آٹے سے بنتی ہے۔

اثر۔ خارج۔ اُردو میں شامل نہیں۔

بولا دینا۔ گھبرا دینا۔ حواس پراگندہ کر دینا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) نخرے پیٹ سے پاؤں نکالنے لگیں اور وہ مارے نخروں کے بولا دیں۔ ناصاحب ہم باز آئے ایسے نخروں سے۔ (اودھ پنچ)۔

بولایا پھرنا۔ (بفتح اول) دیوانہ وار گشت کرنا۔ درج نہیں۔

ذوقؔ ؎

خاک اڑاتا دشت میں گو تیرا سودائی پھرے
پھر بگولا ہے تو کیا آندھی بھی بولائی پھرے

بول بالا۔ عزت آبرو کی ترقی۔ کامیابی۔ رنگینؔ ؎

کان میں سرو قد کے بالا ہے
آج رنگینؔ کا بول بالا ہے

اثر۔ بول بالا "ہے" یا "ہونا" کے اضافے کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔ خود جو شعر ناسخؔ کا پیش کیا ہے اس میں "بول بالا ہوگیا" نظم ہے ؎

آج موزوں ہم سے وصف قد بالا ہوگیا
عالم بالا تک اپنا بول بالا ہوگیا

بول بالا ہے، رنگینؔ کے شعر میں بھی نظم ہے۔

اس سے انکار نہیں کہ بول بالا تنہا بھی بطور کلمہ تحسین یا دعا مستعمل ہے مثلاً ع

بول بالا ساقی گلفام کا

بولیاں ٹھٹھولیاں مارنا۔ (دہلی)

آوازے کسنا۔ مزاح کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ صرف "بولیاں مارنا" کہتے ہیں۔
(لغت نام نا معلوم)۔
بولی بولنا۔ جانوروں کا بولنا۔ دوسرے کے لہجے میں گفتگو کرنا۔
اثر۔ ایک معنی ہیں نیلام کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
بُولی ٹھٹھولی۔ ہنسی مذاق۔ اس طرح درج نہیں۔ (بولی ٹھولی ہے)۔
بولی چھانٹنا۔ (عو) آوازہ کسنا۔ درج نہیں۔
بوند بوند پانی سے گھڑا بھر جاتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے بہت ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)
بوند بھر کا دن۔ جاڑے کا بہت چھوٹا دن۔ درج نہیں۔
بونڈلے اٹھنا۔ (بفتح اول ولون غنہ) گرد و غبار کا چکر کھاتا ہوا بلند ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ)
زمین کو جنبش ہوئی۔ بونڈلے اٹھے۔
(طلسم ہوش ربا)۔
بونگا ۱۔ صفت۔ نادان۔ بیوقوف۔ غیر موزوں۔ نامناسب۔ بے ہودہ۔ ہو میں بالفتح)۔
رنگیںؔ رباعی
رنگیںؔ عشاق ہیں یہ سارے بونگے
لڑتے ہیں دلوں کو ایسے خوباں چونگے
سوچو سمجھو کبھو تو اپنے جی میں
یہ کس کے ہوئے ہیں اور کس کے ہونگے
۲۔ مذکر۔ بھُس وغیرہ کا مخروطی شکل کا ڈھیر۔
۳۔ بانس کا چونگلا۔
۴۔ (عم) ناریل۔
اثر۔ فیلن میں بونگا بالفتح اور بالضم دونوں طرح درج ہے۔ یہ غلط کہ صرف معنی نمبر اول میں بالفتح ہے۔ بمعنی بھُس کا ڈھیر۔ چونگلا یا چونگا اور ناریل یا کدو کا خول بالفتح نیز بالضم ہے اور بمعنی احمق اناڑی صرف بالفتح درج ہے۔ اُردو میں بھی بالفتح ہے گو رنگیںؔ نے بالضم استعمال کیا ہے۔ لکھنؤ میں بونگا مستعمل نہیں اس کا بدل بونگڑ (بالفتح) ہے بمعنی احمق۔
بھاگا۔ (عو) غدر ۱۸۵۷ء کا۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اسے بھگدڑ کہتی ہیں۔ اسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔
بھاپ بھرانا۔ پرندوں کا اپنے مُنہ کی ہوا اپنے بچوں کے مُنہ میں پھونکنا۔
اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیئے تھا کہ بچہ نکلنے کے بعد دو تین دن تک ایسا کرتے ہیں اس کے بعد دانا بھراتے ہیں۔
(لغت نام نا معلوم)۔
بھات چھوڑا جاتا ہے ساتھ نہیں چھوڑا جاتا ہے۔ (بھات مجازاً کھانا پینا) باوضع لوگ نقصان گوارا کرتے ہیں لیکن مروت نہیں ترک کرتے ہیں۔
اثر۔ آئینۂ محاورات میں یہ محاورہ اس

مفہوم کے ساتھ درج ہے :-
" بھات چھوڑے ساتھ نہ چھوڑے "۔
فائدے پر نظر نہ کرے رفاقت نہ چھوڑے۔
بہار کی ہوا۔ موسم بہار کی خوشگوار ہوا۔
اس طرح درج نہیں۔

غالب ؎
بھوکے نہیں ہیں سیر گلستاں کے ہم ولے
کیوں کر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی

بُہارن۔ (بضم اول وفتح چہارم)۔ مذکر
جھاڑن۔ بٹورن۔ ۲۔ جھاڑنے کا کپڑا۔
اثر۔ اُردو میں ہرگز مستعمل نہیں۔ فیلن
اردو اور ہندی کی مشترکہ ڈکشنری ہے۔
اُس میں بے شک درج ہے۔ اُس نے
بہارن کو مونث لکھا ہے حضرت مولف
اُس کو مذکر بنا دیتے ہیں۔

بہارنا۔ (بضم اوّل)۔ متعدی۔ صاف
کرنا۔ جھاڑنا۔
اثر۔ لغات اُردو میں صاف صاف لکھا ہے
کہ یہ غیر فصیح ہے اس کے بدلے جھاڑو
دینا اور جھاڑنا بولتے ہیں۔ (نیز ستھرائی
دینا۔ اثر)۔
حضرت مولف نے بہاری بمعنی ستھرائی
کو بھی اپنی لغت میں شامل کیا ہے۔ حالانکہ
اُردو میں ستھرائی یا جھاڑو کے سوا
بُہاری کوئی نہیں بولتا۔ فیلن نے بھی
اسے قصباتی زبان سے منسوب کیا ہے۔
حضرت مولف اسے دہلی کی زبان قرار
دیتے ہیں۔

بھاری بن کے بیٹھنا۔ اپنے آپ کو
بڑا سمجھنا۔ غرور کرنا۔ ؎
لاکھ بھاری بن کے بیٹھیں پر سبک ہیں بے وقار
بے ترازو پا گئے ان کو ظفر اکثر سے ہم
درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)

بھاڑ لیپا کا لیپا پھر بھی ہاتھ کالے کے کالے۔ کسی کے خوش کرنے کو محنت
کی مگر بجز رسوائی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔
درج نہیں۔
(فقرہ) اگر کچھ اونچ نیچ ہوئی بد دُعا
گھاتے میں ملی۔ وہی مثل بھاڑ لیپا....
(اودھ پنچ)۔

بھاگا بھاگ۔ بھاگنے کی ہل چل۔
اثر۔ اس جگہ بھاگم بھاگ بھی بولتے ہیں۔
اسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ یہ ضرور
ہے کہ زیادہ تر بھاگا بھاگ بولتے ہیں۔

بھاگتے کی لنگوٹی۔ مثل تھوڑی سی
چیز جب کسی چیز کا کامل طور سے حاصل
ہونا دشوار ہو تو جس قدر مل جائے
اُسی کو غنیمت سمجھتے اور بھاگتے کی لنگوٹی
کہتے ہیں۔
اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے :-
بھاگتے بھوت کی لنگوٹی۔
(لغت نام نامعلوم)۔

بھاگوں بھاگ آنا۔ جلد آنا۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) میں ابھی بھاگوں بھاگ
آتا ہوں۔ دم بھر انتظار کیجیے۔

بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ مثل
واہی تباہی لوگوں کے مجمع یا مختلف قسم

کے لوگوں کے مجمع کی نسبت بولتے ہیں۔
اثر۔ اور اب کاف کی ردیف کہیں کے تحت ملاحظہ فرمائیے :۔
کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ کون نشست الفاظ صحیح سمجھی جائے؟ صرف موخرالذکر صورت صحیح ہے اور اسی کو لکھنا چاہیے تھا۔

بھالنولی ۔ (دیوناگری) مونث۔ ایک قسم کی روٹی۔
اثر۔ لیجیے ہندی کے علاوہ دیوناگری زبان وضع کی ہے۔ نہ معلوم کہاں بولی جاتی ہے۔ بھالنولی فیلن میں درج نہیں۔ خارج۔

بھالنویں ۔ نزدیک۔ حسابوں وغیرہ۔
اثر۔ املا بھاویں ہے نہ کہ بھالنویں۔ اسی طرح فیلن میں درج ہے اور یہی املا کلیات انشا مطبوعہ نول کشور پریس ۱۸۷۶ء مطابق ۱۲۹۳ھ میں ہے۔

بھاون ۔ پسند۔ (بھانا سے) درج نہیں۔ آرزو ؎
سکھ بھی وہی دیتا ہے دکھ بھی پھر کاہے کا رونا
یہ تو ہے اپنی اپنی بھاون جیسا مانگے ویسا پائے

بہائی ۔ وہ خواب جس کو دیکھ کر بچے سوتے میں ہنسنے یا رونے لگتے ہیں . . . . قلق سے اس لفظ کے تلفظ اور املے میں سہو ہوا جو بہائی کی جگہ بے حیائی نظم کیا ؎
روتے روتے جو نیند آتی تھی
بیحیائی اُسے ستاتی تھی
اثر۔ قلق ایسا جاہل نہیں تھا کہ بہائی کو بے حیائی نظم کرے تو بہائی پڑھیے۔ حضرت کاتب نے اُسے اصلاح دی ہے۔ صرف اسی لفظ پر موقوف نہیں اکثر جگہ اپنی لیاقت کا مظاہرہ کیا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں :
منطق و صرف و نحو و طب و نجوم
ماورا اس کے اور علوم

کچھ دنوں میں بہت حصول کیے
حفظ از فرح تا حصول کیے
یہ امر بدیہی ہے کہ از فرع تا اصول کو کاتب صاحب نے از فرح تا حصول لکھا ہے۔ چند اشعار کے بعد قصہ گو کو قصہ کو لکھا ہے۔ سدھا ہوا چیتا صدہا ہوا چیتا ہو گیا۔

بھائی جیسا دوست نہ بھائی جیسا دشمن ۔ نہ اتنا کوئی دوست کوئی خیر خواہ نہ اتنا کوئی دشمن بدخواہ۔ بھائی سب سے بڑا دوست ہوتا ہے جیسے شری رام چندر جی کے بھائی تھے۔ بھائی کے برابر کوئی دشمن نہیں جیسے راون کا بھائی بھیکن۔ بالی کا سگریو۔ دارا شکوہ، شجاع اور مراد کا بھائی اورنگ زیب۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بھائی بھاؤ کا اپنے اپنے داؤ کا اپنے ۔ اگر بھائی بندی کا بھاؤ (خیال) رکھتا ہے تو بھائی ہے اگر داؤگھات سے لگا کر کام نکالتا ہے وہ بھائی نہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ

محاورات)۔

بھپارا لینا۔ گرم جوش کی ہوئی دوا سے کسی عضو کو سینکنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) آخر بیماری سے مقابلے کی طاقت نہ رہی۔ دو کڑے بھپارے جو مجبوراً لینے پڑے تو ؎

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولی برق خرمن کا ہے خون گرم دہقاں کا

(اودھ پنچ)۔ بھپارا دینا درج ہے۔

بھپکا دینا۔ کنکوے بازوں کی اصلاح۔ کنکوے کی ڈور ڈھیل چھوڑ کے پھر ایک بار گھسیٹ لینا۔ درج نہیں۔

بھپکنا۔ متعدی۔ خشمگیں آواز سے کسی سے کچھ کہنا۔

اثر۔ بھپکنا نہیں بھبکنا (بائے ابجد) ہے۔ علاوہ برایں متعدی نہیں لازم ہے۔ اگر متعدی ہے تو لازم بتایا جائے۔ اسی طرح بھبکی کو بھپکی (بائے ہندی) لکھا ہے۔ گیدڑ بھبکی زبانوں پر ہے یا گیدڑ بھپکی۔ فیلن نیز لغات اُردو میں صاف صاف بھبکنا اور بھبکی (بائے ابجد سے) لکھا ہے۔ گاف کی ردیف میں بھی نور اللغات میں گیدڑ بھپکی (بار ہندی) لکھا ہے لہٰذا یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ بھبکی کو بھپکی لکھنا بر بنائے غلط کتابت ہے۔ لغات اردو میں بھبکنا کو مصدر لازم لکھا ہے نہ کہ متعدی۔

بہت کلھیا۔ (اصل میں بھات کی کلھیا ہے) چھوٹی لڑکیوں کی پکائی ہوئی چیزیں چھوٹی چھوٹی ہانڈیوں میں پکاتی ہیں جس کو ہنڈ کلھیا بھی کہتی ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہنڈ کلھیا کے سوا کسی کو بہت کلھیا بولتے نہیں سنا نہ اس لفظ بہت کلھیا کی تحقیق ہو سکی کہ کس خطۂ ملک کی زبان ہے۔

بھتی کھانا۔ (لکھنؤ) ماتم کرنا۔

جانؔ صاحب ؎

موت کی بھتی نہ کھائی بانجھ دنیا سے چلی
دل میں میرے رہ گئے افسوس یہ ارمان دو

اثر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ لفظ بھتی کا تلفظ کہیں نہیں لکھا۔ بہ بفتح اول و تار مشدد ہے۔ بھتی کھانا کے معنی بھی غلط لکھے گئے۔ بھتی کھانا ماتم کرنا نہیں ہے بلکہ وہ کھانا کھانا ہے جو کسی کی موت پر اس کے عزیز اس کے گھر بھیجتے ہیں۔ وہی مفہوم شعر میں ہے۔ موت کو اپنے سامنے ہوتے نہیں دیکھا اور اپنے یہاں اولاد نہیں ہوئی۔

عورت کو سوت کے مرنے کی خوشی ہوگی یا ملال پھر ایسا ملال کہ سینہ کوبی کی نوبت آئے۔

بہت گھول میل ہے۔ بڑا یارانہ ہے۔ میل جول ہے۔

اثر۔ اس مقام پر گھال میل بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ بلکہ فیلن میں صرف گھال میل درج ہے۔ محاورات ہند میں بیشک گھول میل ہے۔ اس اختلاف کی حالت میں گھال میل کو بھی ساتھ ساتھ لکھنا چاہیے

تھا۔ گھل مل گھیل بھی بولتے ہیں۔

بُھتّا سا اڑا دینا۔ (سر کے ساتھ) صفائی کے ساتھ سر اڑانا۔

اثر۔ سر کے علاوہ یہ محاورہ گردن کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ وہ درج نہیں۔
لغت نام نامعلوم کا اندراج ہے: بُھتّا سی گردن یا سر اُڑانا۔

بھٹکتا پھرنا۔ گمراہ پھرنا۔ ذوق ؎

وہ سیدھے گھر کو سدھارے اور ان کی کھوج میں
پھرے بھٹکتے ہوئے کوئے بدگمانی میں

اثر۔ خود پیش کردہ شعر سے ظاہر ہے کہ زبان بھٹکتے پھرنا ہے نہ کہ بھٹکتا پھرنا۔

بھٹ کٹیا۔ بھٹ کٹائی۔ ایک خاردار بوٹی کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھٹ کٹیا کے سوا بھٹ کٹائی کوئی نہیں بولتا۔ بھٹ کٹائی سے دہقانیت ٹپکتی ہے۔

بھٹواس۔ (ھ) ایک قسم کا غلہ۔

اثر۔ ٹکسال باہر۔ فیلن نے بھی نہیں لکھا۔

بھدرک۔ (بر وزن ادرک) عو۔ لطف۔ مزہ۔ خوبی۔ سلیقہ۔ شعور
میر حسن ؎

کیا کہوں مرچ ہے نہ ادرک ہے
اس مچھندر میں کچھ بھی بھدرک ہے

اثر۔ شعر میں لفظ بھدرک سلیقہ یا شعور کے معنی دے رہا ہے نہ کہ کوئی دوسرے بیان کردہ معنی۔
نمبر ۲ پر جو معنی لکھے ہیں وہ درست ہیں استحکام۔ مضبوطی پائداری۔ حسب لغت نام نامعلوم بھدرک کے معنی ہیں کام کرنے کا سلیقہ۔ استقلال و استحکام۔

بھدوار۔ (ھ) وہ زمین گننے کے واسطے تیار کی جاتی ہے۔

اثر۔ کسانوں کے لیے چھوڑیے۔ خارج۔

بھدیسل۔ بھلیسلا (عم) گنوارو۔

اثر۔ بھدیسل تو نہیں مگر بھدیسلا لکھنؤ میں عوام و خواص سب کی زبانوں پر ہے اور لفظ بھدّا کی تصغیر ہے جس کی طرف نور اللغات میں کوئی اشارہ نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ فرہنگ آصفیہ کا ایک ناتمام نسخہ میرے پاس ہے اس میں بھی بھدیسل کا ذکر نہیں اور بھدیسلا کو بھدّا کی تصغیر لکھا ہے۔ بھدّا المعنی

۱۔ موٹا آدمی جو بط کی طرح بھد بھد کر کے چلے۔ بھدیسلا۔ پھپس۔
۲۔ بھونڈا۔ بدحیثیت۔ بدہئیت۔
۳۔ سست۔ کاہل۔
۴۔ بھوندو۔ بیوقوف۔ کندۂ ناتراش۔

بھرّا۔ ۳۔ پرندوں کے ایک ساتھ اڑنے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بھرّاٹا کہتے ہیں نہ کہ بھرّا۔ بھراٹا خود بھی اسی معنی میں علٰحدہ درج کیا ہے۔ پرندوں کے اڑنے کی آواز۔

بھرا گھر اُجڑنا۔ آباد گھر ویران ہونا۔ برباد ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

تعشق ؎

رانڈیں ہوئیں تباہ مقدر بگڑ گیا
جنگل میں فاطمہ کا بھرا گھر اجڑ گیا

بھرا ہوا۔ آسودہ۔ فارغ البال۔ صاحب اولاد۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بھربھنڈ۔ (بفتح اول وچہارم) گڑبڑ۔ بدنظمی۔ (کرنا۔ ہونا کے ساتھ)۔

اثر۔ لکھنؤ میں بربھنڈ کہتے ہیں۔ عام فقرہ ہے:
آں محفل بربھنڈ جہاں بھانڈنبا شد۔

بھرکس۔ بُھرکس نکالنا۔ مارتے مارتے ہڈی پسلی توڑ ڈالنا۔ بے دم کر دینا۔

اثر۔ بفتح چہارم دہلی کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ فیلن میں بھی یوں ہی درج ہے۔ لکھنؤ میں بضم چہارم ہے۔

بھرلینا۔ کوڑی کوڑی وصول کر لینا۔ تاوان لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بھرمانا۔ (بفتح اول۔ متعدی۔ ہندو) دھوکا دینا۔ ورغلانا۔ بہکانا۔ دم دینا۔ پھسلانا، لالچ دینا۔ للچانا۔ بُھلانا۔ بسرانا۔

اثر۔ ٹھیٹھ گنوار وزبان۔ ٹکسال باہر۔ بلکہ فیلن کو بھی کان کاٹے یا بھرّا دیا۔

بھرم بڑھانا۔ اعتماد یا ساکھ میں اضافہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسا خیال ہوتا ہے کہ بھرم بڑھانے کو بہت سی کتابوں کے نام لکھ دیے۔ (اودھ پنچ)۔

بھرمنا۔ لازم (ہندو) بھٹکنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔

اثر۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ دیکھیے بھرمانا۔ (ماسبق)۔

بھرنا۔ خوب ڈٹ کر کھانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) آپ کو افطاری کہاں بھرنے کو ملے گی۔ (اودھ پنچ)۔

بھرنا بھرنا۔ کسی کا خرچ برداشت کرنا۔ کفالت کرنا۔ مصیبت جھیلنا۔

جانؔ صاحب ؎

کیوں سوت کی میں آنچ سے جل جل کے مروں گی
ہوں سہرے نہ جلوے کی جو بھرنا میں بھروں گی

اثر۔ یہ بھرنی بھرنا بھی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سیکڑوں دفعہ تمہارا قرضہ چکایا۔ بیسیوں دفعہ بھرنی بھری۔ (اودھ پنچ)۔

بھرُدتی۔ تمام وکمال وصول ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بھرول۔ فصل کی نسبت کہتے ہیں جب پھل اچھی طرح آئے۔ (فقرہ) مضامین اس طرح گدا گد ٹپکتے ہیں جیسے بھرول فصل میں آم۔

اثر۔ بھرول نہ معلوم کہاں کی زبان ہے، میں اس کی تحقیق میں ناکام رہا۔ لکھنؤ میں بھری فصل کہیں گے جیسے بھری برسات بھرا گھر وغیرہ۔

پورے عروج پر بھرپور۔ حسب دلخواہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وطن اصلی چھوڑ کر نقل وحرکت کی نوبت آئی۔ دوسرے شہروں میں ورود ہوا۔ ادھر یہ بھی بھرول جوان ہو گئیں۔ (اودھ پنچ)۔

(جوان ہوگئیں۔ آزادی کی طرف اشارہ ہے، جس کو ایک نوجوان حسین عورت فرض کیا ہے)۔

بھڑی۔ (رائے مشدد) دھوکا۔ فریب، درج نہیں۔ (فقرہ) "اسی بھڑی میں آکے سب سے بڑے حاکم کو خدا بنا رکھا ہے" (ناول پیاری دنیا)۔

بھری تھالی کو ڈھلکا دینا۔ اپنا آرام خود ہی تج دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دور ہو چڑیل۔ بھری تھالی کو کوئی ڈھلکا دیتا ہے۔ (خدائی فوج دار)۔

بھُریری۔ باسنوں کا تلے اوپر دھرنا۔
اثر۔ فیلن سے آنکھیں بند کر کے نقل کر دیا بغیر سوچے ہوئے کہ اردو میں داخل بھی ہے کہ نہیں۔

بھری کھیر کی تھالی میں لات مارنا۔ اپنے آرام کو آپ چھوڑنا۔
اثر۔ مثل بغیر اضافۂ کھیر ہے۔ بھری تھالی میں لات مارنا جیسے خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے۔

بھڑ بھڑا کے۔ اچانک۔ یکایک۔ درج نہیں۔ (فقرہ) راجا آئے اور بھڑ بھڑا کے قدموں پر گر پڑے۔ (اودھ پنچ) یا۔ مکان کی دیوار بھڑ بھڑا کے آرہی۔

بھُڑ بھس۔ بڑھاپے میں جوانی کی اُمنگیں اور ہوس۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جوانی کا تو ام ڈھیلا ہوگیا.... بھُڑ بھس لگا ہے۔ (اودھ پنچ) بول چال میں زیادہ تر بڑ بھس ہے۔

بھڑ وائی۔ بھڑوا پن۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

بَھس۔ (بفتح اول) راکھ۔ مجازاً خاک ہیچ۔ (فقرہ) ان کو خاک بھس نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں آتا۔

بھُس بھُسا۔ راکھ کا ساختہ۔ اُردو میں بضم ہر دو با زبانوں پر ہے۔ سنسکرت میں بفتح ہر دو با ہے۔
اثر۔ میں اس بھُس یا بھُس بھُسا کی تحقیق میں ناکام رہا۔ اُردو میں نہ یہ داخل ہے نہ وہ بھُس بالضم بمعنی بھوسا اناج کا چھلکا البتہ رائج ہے۔

بھسٹل۔ عو۔ کثیف۔ نجس۔ گندی۔
اثر۔ میں اس عجیب وغریب لفظ کی تحقیق سے عاجز رہا۔

بھُس کے مول ملیدہ۔ مثل۔ (ملیدے اور بھُس کے دام ایک ہیں) بہت سستا بہت ارزاں۔ کوڑیوں کے مول۔
اثر۔ مجازاً اچھی چیز کی ناقدری۔ یہ مفہوم واضح کرنا چاہیے تھا۔

بھق بھق۔ انجن سے دھواں نکلنے کی آواز تیز بدبو۔
اثر۔ آواز نکلنا اور انجن کی تخصیص ضروری نہیں۔ علاوہ برایں دھویں کی کثرت سے متصل نکلنے کے لیے بھقا بھق کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) کٹی عورتوں کے مُنہ کو جھلسا لگا ہوا تھا انجن کی طرح (مُنہ

ہے) بھقا بھق (سگریٹ کا) دھواں نکال رہی تھیں۔ (اودھ پنچ)۔

بھکر بھکر کھانا۔ جلدی جلدی بڑے بڑے نوالے کھانا۔ کھانے کا ہوکا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) کھانے والے کو ہیضہ کھائے۔ موا کیسا بھکر بھکر کھا رہا تھا۔ (شریف زادہ)۔

بھک منگے۔ بھیک مانگنے والے۔ فقیر۔ (فنجبئی) درج نہیں۔

(فقرہ) اُن کے عہد میں صرف بھک منگے تھے جو آزادی کی بھیک مانگا کرتے تھے۔ (اودھ پنچ)۔

بھگر۔ (ھ۔ بفتح اول و سوم) گلا ہوا اناج۔ کھتی کا غلہ۔ وہ غلہ جس کا انس نکل گیا ہو۔ بھکراندی بو کا غلہ۔

اثر۔ ہوگا۔ خارج۔ فیلن نے اور معنی لکھے ہیں نہ معلوم کیوں شامل نہ کیے گئے۔

بھگل۔ (ھ) بفتح اول وسوم) فریب۔ چھل وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

بھگندر۔ (ھ) لواسیر۔

اثر۔ خارج۔ (فیلن کو بھی نہیں سوجھی)۔

بھگو بھگو کے جوتیاں مارنا۔ درپردہ ذلیل کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) میں خطادار ہوں مجھ کو منت کرنا چاہیے۔ آپ کا الٹے منت کرنا بھگو بھگو کے جوتیاں مارنا ہے۔

بھلا دیکھوں تو یا دیکھیں تو۔ آزمایش تو کر دل۔ کلمہ اصرار کسی امر کے اثبات یا نفی میں درج نہیں۔

ناسخ ؎

دلا ہر چند ساحر مُنہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیوں کر بند کرتے ہیں

بھلا سا نام ہے۔ (عو) عورتیں کہتی ہیں جب کسی کا نام نہیں یاد آتا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) وہی وہی جن کا انتظار ہو رہا ہے اجی بھلا سا نام ہے۔ توبہ اللہ۔ (اودھ پنچ)۔

بُھلسنا۔ لازم۔ جھلسنا۔ جلنا۔ نیم سوختہ ہونا۔ بھوبھل یا کسی گرم چیز سے جل کر بھرتا ہو جانا۔

اثر۔ تر چیز کا جلنا ہے۔ مثلاً سب بیگن بُھلس گئے۔ (لغات اُردو)

بُھلکّڑ۔ بھولنے والا۔ مجھے نور اللغات میں اس کا اندراج نہیں ملا۔

(فقرہ) ہاں ہاں دنیا بھلکڑ ہے مگر سرکار بھی بھلکڑ ہے (اودھ پنچ)۔

بہلیا۔ پرندوں کا شکاری۔ تیر کمان سے مسلح رہنے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بہیلیا (باضافۂ (ے) بعد (ہ) کہتے ہیں اور اس کا اطلاق صرف پرندوں کے شکاری تک محدود نہیں۔ بیل کی آڑ سے ہرن وغیرہ کے شکار کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ (بہیلیا۔ بفتح اول وہا، مکسور و یائے مجہول و لام مکسور)۔

بھمباکا۔ بڑا چھید۔ بڑا سوراخ جو آر پار ہو۔

بھمباتا۔ عو۔ بھمبھاکا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سب بھمباتا یا بھبھاتا بولتے ہیں۔ بھمباکا کوئی نہیں بولتا۔ فیلن میں دونوں طرح درج ہے مگر بلا امتیاز مرد یا عورت لغت نام نامعلوم میں صرف بھمباتا ہے۔

بہم پہنچانا۔ حاصل کرنا۔ فراہم کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

گوہر شبنم بہم پہنچائیں گلہائے چمن
یار کا ساخندۂ دندان نما ہوتا نہیں

بہم پہنچنا (لازم) درج ہے۔

بَہنا۔ (عو)۔ پیار سے بجائے بہن کے بولتی ہیں۔ انیسؔ ؎

جلد آن کے بہنا کی خبر لیجیو بھائی
بے میرے کہیں بیاہ نہ کر لیجیو بھائی

اثر۔ بہن کو بہنا گنوار کہتے ہیں۔ شہر کی بیگمات بھینا کہتی ہیں (بکسر اول و اضافۂ یائے مجہول)۔ انیسؔ نے بھی بھینا نظم کیا ہے جس کو بہنا پڑھا گیا۔ فیلن تک نے لکھا ہے کہ بہن کو پیار سے بھینا (Bhena) کہتے ہیں۔

بہنا۔ (عم) ہوا چلنا۔
اثر۔ یہ عوام تک محدود نہیں۔ خواص بھی سنکی ہوئی ہوا کے لیے بولتے ہیں مثلاً پچھیاؤ بہہ رہا ہے۔
۵۔ (کبوتر یا کسی اور پرند کے متعلق) کھو جانا۔ جدا ہو جانا۔ علحدہ ہو جانا۔ پریشان ہو جانا۔
اثر۔ کبوتر صرف ہوا کے تیز جھونکوں میں بہہ جاتا ہے۔
۹۔ (بٹیر کی نسبت) پہاڑ سے آنا۔
اثر۔ اسے بہیر کہتے ہیں نہ کہ حیرت۔ بالائے حیرت کہ بہیر کے یہ معنی درج ہی نہیں۔

بھنڈار کی خیر منانا۔ اپنے فائدے کے آگے دوسرے کے نقصان کی پروا نہ کرنا۔ اپنے قدحے کی خیر منانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر ایک پارٹی اپنے بھنڈار کی خیر منا رہی ہے۔
(اودھ پنچ)۔

بُھنکنا۔ چبھنا درج نہیں۔ مثلاً سوئی کا ہاتھ میں چبھنا۔ متعدی بھونکنا درج ہے۔

بھنک۔ (بفتح اول و سوم)۔ ۳۔ مکھیوں کی آواز۔
اثر۔ مکھیوں کی آواز کو بھنبھنانا (بکسر اول و چہارم) کہتے ہیں نہ کہ بھنک (بالفتح) البتہ مکھیوں کے ہجوم کو بھنکنا کہتے ہیں (بکسر اول) جو خود بھی علحدہ درج کیا ہے۔ مکھی کے ساتھ بھنک (بالفتح) کبھی نہیں استعمال ہوتا۔

بہن کے گھر بھائی کُتّا۔ ساس کے گھر جنوائی کُتّا اور جو کُتّا پالے وہ کُتّا اور سب کتّوں کا وہ سردار سسرا رہے جنوائی کے دوار۔ یہ سب لوگ بڑے درجے کے بے حیا ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔

(آئینۂ محاورات)۔

بہنگی۔ بالفتح اول۔ وہ لکڑی بانس کی جس میں کہار ڈوری باندھ کر مال و اسباب لے جاتے ہیں۔

بھنّاٹا۔ (بکسر اول۔ نون مشدد) زور کی آواز۔ درج نہیں۔

(فقرہ) ہوائی جہاز کے بھنّاٹے نے گفتگو قطع کر دی۔ (اودھ پنچ)۔

بھوبھل۔ گرم راکھ۔

اثر۔ اس کا املا بغیر ہائے ثانی بھوبل بھی ہے۔ وہ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ فیلن میں بھی دونوں طرح لکھا ہے۔ انجم نے بھی بھوبل نظم کیا ہے ؎

ہوئے ہم خاک جل کر دل مگر اب تک سلگتا ہے
دبا رکھا ہے اس چھوٹی سی چنگاری کو بھوبل میں

بھوت سے پوت مانگنا۔ خود غرض سے مطلب برآری کرنا۔ درج نہیں۔

(آئینۂ محاورات)۔

بھُور کر دینا۔ (دہلی) خوب زد و کوب کرنا۔ بے حساب پیٹنا۔

اثر۔ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں۔ صبا ؎

سحر وصل کی مانگوں جو دعا
بھور کر دے شب ہجراں میرا

بھوکا بنگالی۔ بالکل مفلس اور پیٹو۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بھوکا بنگالی ہے۔ ہر وقت پیٹ کو لگی رہتی ہے۔

بھوک گئی بھوجن ملا اور جاڑا گئے قبا۔ جوانی گئی تریا ملی تینوں ان سبھا۔ تینوں بے وقت جو کام نہ آویں۔ درج نہیں۔

(آئینۂ محاورات)۔

بھوگ۔ بفتح اول و سکون واو مجہول۔ ا۔ (ھ) کھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سوائے ضم اول کے بفتح اول میں نے کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ فیلن میں بھی بضم اول درج ہے۔

بھوگ لینا۔ دیوتا کا اپنا بھوگ یا بھوجن مانگنا اور وصول کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) نشتر سے انگلی کا خون نکالا اور کہا کہ اے کاردسامری اپنا بھوگ لے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

بھولا بِسرا۔ فراموش کیا ہوا۔ از یاد رفتہ۔ علحدہ درج نہیں۔ بھولا چوکا کے معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

بھولا بھالا۔ بھولا بالا۔ صفت۔ سیدھا سادھا۔ نیک مزاج۔ بے کپٹ معصوم پن بچہ۔ (فقرہ) اکیلے انگریزی مہینوں کے نام نہ آنے کی کیا شکایت کی جائے ہمارے بھولے بالے مولوی کو ہندی تک کے مہینوں کے نام یاد نہیں۔

منیر ؎

نام دولھا کا اچھے مرزا تھا
اچھی صورت تھی بھولا بھالا تھا

امیر ؎

پری نے قاف میں دیکھی جو وہ تصویر بول اٹھی
میں اس صورت کے صدقے ہائے کیسی بھولی بھالی ہے

اثر۔ حضرت مولف نے بھولا بھالا اور بھولا بالا بمعنی دونوں کو ایک ساتھ لکھا ہے۔ حالاں کہ بھولا بھالا میں بھالا تابع مہمل ہے اور بھولا بالا بمعنی معصوم بچّہ ہے۔ بھولے بھالے کا اطلاق ہر عمر کے سادہ مزاج شخص پر ہو سکتا ہے۔ بھولا بالا صرف طفل معصوم سے مخصوص ہے۔ لکھنؤ میں کھلونے بیچنے والے آواز لگاتے ہیں کھلونے بالے بھولوں کے۔ حسب فیلن دلی میں کھلونے بیچنے والوں کی صدا یہ ہے: لیتا جا بھولوں بھالوں کے کھلونے حضرت مولف نے بھولا بھالا اور بھولا بالا دونوں فقرے درج کیے ہیں، فیلن میں صرف بھولا بھالا ہے اس بنا پر بھی لکھنؤ اور دہلی کا فرق دکھانا چاہیے تھا۔

بھول بھٹک۔ راہ بھولنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

بھول چوک لینی دینی۔ اگر حساب میں غلطی ہو گی تو بعد کو اس کی درستی ہو جائے گی۔ درج نہیں۔

بھول کر آ جانا۔ قصداً نہ آنا۔ بلکہ سہواً آ نکلنا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

بھول کر آ ادھا چاند کے ٹکڑے ادھر آ جا کبھی
میرے ویرانے میں بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

بھول گئے راگ رنگ بھول گئے جکڑی۔ تین چیز یاد رہیں نون تیل لکڑی۔ اکیلے میں بے فکری راگ رنگ تھا اب گرہستی میں نمک تیل ایندھن کی فکر ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بھول کے آنا۔ غلطی سے چلا آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

بھول کے نام نہ آنا۔ کبھی یاد نہ آنا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

عیش کا بھول کے بھی نام نہ آئے مجھ کو
جز غم شاہ کوئی کام نہ آئے مجھ کو

بھول کے نام نہ لینا۔ سہواً بھی ذکر نہ کرنا۔ درج نہیں۔

ذوق ؎

معلوم جو ہوتا ہمیں انجام محبّت
لیتے نہ کبھی بھول کے بھی نام محبت

بھولی بتّو۔ (واو مجہول) عورت کو عورت طنز سے کہتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پکّی چھتیسی۔ بھولی بتو بنتی ہیں۔

بھولے بسرے۔ شاذ و نادر۔ درج نہیں۔ مثلاً کبھی بھولے بسرے ادھر آ نکلتے ہیں۔

بھونچال آنا۔ شور ہنگامہ برپا ہونا۔ مثلاً لڑکا مدرسے سے کیا آیا بھونچال آیا۔ بھونچال کا یہ مفہوم درج نہیں۔

بھونسنا۔ (ہ) بضم اول و سکون واؤ

معروف وچہارم وپنجم۔لازم۔ ہندو عو۔
بھونکنا۔
اثر۔ خارج
بھونی مونگ کے برابر نہ سمجھنا۔ مطلق پروانہ کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) موت کو ایک بھونی مونگ کے برابر کبھی نہ سمجھا۔ (ناول کامنی)۔
بھیّا میرا روئے میں رونے نہ دوں آوے سوداگر میں بوا لے دوں۔ بچے کی لوری درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
بھیج دیکھو۔ بھیج کر دیکھو۔ اس طرح درج نہیں۔ وزیر ؎
پھر نکل آؤں لحد سے سر کٹانے کے لیے
بھیج دیکھو عمر رفتہ کو بلانے کے لیے
بھیڑ کی لات کیا۔ عورت کی بات کیا۔ دو مضر نہیں یا قابل اعتبار نہیں، دونوں اوچھی ہیں۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔
بھیڑیے کے بھٹ سے نکلا ہے۔ مجازاً بدتمیز۔ کندۂ ناتراش۔ درج نہیں۔
بھیک اور پچھوڑ۔ (مثل) کسی سائل کو کچھ دیا جائے اور سائل کمی بیشی پر تکرار کرے۔ اس طرح درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم) بھیک میں پچھوڑ درج ہے۔
بھیک مانگنا۔ گدائی۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم) بھیک مانگ کھانا درج ہے۔
بھیک مانگے آنکھ دکھائے گدائی کے ساتھ غصہ دکھانا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
بھیک منگا۔ بھک منگا۔ بھیک مانگنے والا۔ گدا۔ فقیر۔ بے حیا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) جھٹ پنسل کاغذ لے کے ان بھکاریوں بھیک منگوں کے ساتھ چلے۔
(اودھ پنچ)۔
بھیک میں پچھوڑ۔ سائل کا بھیک لے کر بیشی کے لیے تکرار کرنا۔
اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: بھیک اور پچھوڑ۔ اس طرح درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔
بھیگتے میں۔ پانی برستے میں۔ مینھ پڑتے وقت۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ایسے بھیگتے میں کہاں جاؤ گے۔ ذرا دم لو۔
بہیلیا۔ (فتح اول کسر دوم یائے مجہول) مذکر۔ چڑیمار۔
۲۔ شکاری جو بیل کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔ شکاریوں کی ایک قسم۔
اثر۔ بہیلیا کو چڑیمار ہرگز نہیں کہتے۔ بہیلیا وہ شخص ہے جو بیل کے وسیلے سے شکار کرے۔
(لغت نام نامعلوم)۔
بھینا۔ عو۔ بہن کی تصغیر۔ تحقیرے کہتے ہیں۔ (محصنات) تیری بھینا کو توال

کی جورو کو الم نشرح کر کے جاؤں گی۔

اثر۔ بھنا کے تحت اندراج دیکھیے۔ بھینا کا استعمال اتنا محدود نہیں۔

بھینس پر دودھ کس نے چھوڑا۔ مثل۔ دولت مند کو لوگ ہمیشہ مونڈنے یا لوٹنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

بی۔ عورت سے عورت کا کلمۂ خطاب۔ تعظیم یا محبت سے۔

اثر۔ یہ قید ضروری نہیں۔ مثلاً بی تم تو ننھی بنی جاتی ہو۔ یا بی جمعدارنی تم بہت دن چڑھے گھر کمانے آتی ہو۔ ان فقروں سے کیا تعظیم یا محبت ٹپکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ عورتیں نوج بی بھی بولتی ہیں وہ درج نہیں۔

تلق ؎

تم کو خالق یہ دن نہ دکھلائے
ہے ہے بی نوج وہ گھڑی آئے

بی بنڑی۔ (عو) نئی بیاہی ہوئی عورت کو طنز سے کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

(فقرہ) سنو بی بنڑی جن ون کا تو بندہ قائل نہیں ہاں اگر تم اپنا سارا کچا حال کہہ سناؤ تو میں کچھ تدبیر کروں۔ (اودھ پنچ)۔

بیج اکارت جانا۔ بوئے ہوئے بیج کا نہ جمنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)۔

بیچ میں دخل دینا۔ کسی بات میں رخنہ ڈالنا۔ دخل درمعقولات دینا۔ درج نہیں۔ ؎

بیچ میں اغیار میرے آپ کے دیتے ہیں دخل
ایسی باتوں سے کسی دن شرطیہ ہوگا فساد

(اودھ پنچ)۔

بیچھی۔ (عو) مونث۔ بچھو۔

اثر۔ بچھو کی طرح بیچھی بھی مذکر ہے۔ (دیکھیے فیلن) بیچھی عامیانہ زبان ہے۔

بی دولتی اپنے آپ ہی کھولتی۔ مثل۔ عو۔ اُس شخص کی نسبت کہتی ہیں جو رشک وحسد سے خود ایذا اُٹھاتا ہے۔

اثر۔ بی دولتی یعنی دولت مند عورت اور رشک وحسد کا شکار! ایسی عورت ناک پر مکھی بیشک نہیں بیٹھنے دے گی بات بات پر غصہ کرے گی تن پھن کرے گی صحیح مثل اس طرح ہے: بی دولتی اپنے تیہے میں آپ ہی کھولتی۔ (فیلن)۔

بی دیاسلائی صبح کو گئی شام آئی۔ غیر وقت پر آئی۔ بہت غیر حاضر رہنے والے کو سُناتے ہیں۔ درج نہیں۔

(آئینۂ محاورات)

بیسویں کا چاند۔ چاند جو آدھی رات کو نکلے۔ درج نہیں۔

جان صاحب ؎

بیسویں کے چاند کا پیدا کیا اُس نے چلن
چھپ کے آدھی رات کو گھر میں مرے آیا کیا

بی گھربسی۔ عورتیں طنز سے ایسی شادی شدہ عورت کو کہتی ہیں جو ہر وقت اپنے بناؤ سنگھار میں مبتلا رہے۔ درج نہیں۔

(فقرہ) بالکل بدمزاج بی گھربسی کی طرح ناک چوٹی گرفتار... میکے والوں کی طرف سے ہر وقت خم ٹھونک کے لڑنے

کو موجود۔ (اودھ پنچ)۔

بیلا۔ (بالکسر یائے معروف) ناآزمودہ کار۔ قلق ؎

مر دوے کیا کمر کا ڈھیلا ہے
تو بھی واللہ کتنا بیلا ہے

اثر۔ ناآزمودہ کار اور کمر کا ڈھیلا کوئی تُک نہیں۔ بیلا کے معنی ہیں نامرد۔ زنخا خفتی آفتہ۔ (دیکھیے فیلن)۔

(بفتح اول) (ع) ایسی عورت جس میں حمل رہنے یا زفاف کی قابلیت معدوم ہو جائے۔ (ایک مرض ہے)۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

بی بی نے مجھے مارا میں نے اندھیرے میں کھڑے ہو کے خوب گھورا۔ بے چارگی اور بے بسی کے عالم میں خیالی باتوں سے دل کو خوش کرنا۔ یہ مثل درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

بینی۔ (بالکسر و کسر نون) ۱۔ ناک۔ ۲۔ وہ لانبی لکڑی جو کواڑ میں اس لیے لگا دیتے کہ بند کرتے وقت بیچ میں جھری نہ رہے۔

اثر۔ بینی بمعنی ناک یائے معروف ہے اور بینی (لکڑی) میں پہلی یائے مجہول ہے۔

بینی پاک۔ وہ رومال جس سے ناک صاف کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ ؎

ہاتھ میں ایک گل کے بینی پاک
خاصدان اک لیے ہوئے چالاک

بیوی۔ (ع) کنایۃً حضرت فاطمۃ الزہرا کو کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

(فقرہ) بیوی کے بچوں کے صدقے میں ان کی ہر مشکل آسان ہو۔ (مقدمہ دیوان جانؔ صاحب)۔

بیوی کا دانہ کھاتی ہے۔ باعصمت عورت ہے۔ درج نہیں۔

بے بلایا مہمان۔ ایسا مہمان جو بے مدعو کیے چلا آئے۔ درج نہیں۔

بے بول کا۔ (ع) چپ رہنے والا۔ خاموش۔ درج نہیں۔

(فقرہ) توبہ ہے ایسا بے بول کا مرد دا بھی نہ ہو۔ جو کسی نے کہا پی گیا۔ (اودھ پنچ)۔

بے بیاہا۔ بے بیاہی۔ ناکتخدا مرد۔ ناکتخدا عورت۔

اثر۔ لکھنؤ میں بن بیاہا (مرد) بن بیاہی (عورت) کہتے ہیں۔ کم سے کم اسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

بے پر اڑانا۔ بیجا تعریفیں کرنے کی جگہ ذوقؔ ؎

ان کو بے پر عرش اعظم پر اڑاتے ہیں مرید
کیا غضب لائیں خدا جانے جو مونھ پیر دکھے پر

اثر۔ بے پر اڑانا کوئی محاورہ یا روزمرہ نہیں۔ ذوقؔ نے مضمون آفرینی کی ہے۔ بے پر ہونا بے سروسامان ہونا ہے۔ دوسرا محاورہ بے پر کی اڑانا بے تکی بات کہنا ہے۔ جو علٰحدہ درج ہے۔

بے پرہیز۔ بد پرہیز۔

اثر۔ بد پرہیز کے علاوہ بے پرہیز کوئی نہیں بولتا۔

بے تاک ہونا۔ بے پروائی سے خراب ہونا۔ شرفؔ ؎

کرم کرا برانگوروں کی بیلیں زرد ہوتی ہیں
پھلا پھولا ذخیرہ تاک کا بے تاک ہوتا ہے

اثر۔ بے تاک ہونا نہ محاورہ ہے نہ زبان ہے۔ شرفؔ کے شعر میں رعایت لفظی کی بنا پر ایک عمارت قائم ہے۔ تاک اُس ٹٹی کو کہتے ہیں جس پر انگور کی بیل چڑھائی جاتی ہے۔ پانی نہ برسنے کے باعث یہ بیل خشک ہو رہی ہے اور ظاہر ہے کہ پھر تاک پر قائم نہیں رہے گی۔ تاک سے الگ ہو جائے گی بے تاک ہو جائے گی۔ اس شعر سے علحدہ بے تاک ہونا شاید ہی کہیں استعمال ہوا ہو۔ جو کتب لغات میرے پاس ہیں اُن میں تو درج نہیں۔

بے تبے کہنا۔ برا بھلا کہنا۔ باتیں بنانا۔ درج نہیں۔ انشاؔ ؎

کون سی یہ وضع ہے سوچو تو اپنے دل میں تم
بے تبے کہنا کبھو مجھ کو، کبھو، مشفق ملاذ

بے تکی ہانکنا۔ ایسی باتیں کرنا جن کا سر پیر نہ ہو۔ مہمل گفتگو۔ درج نہیں۔

(فقرہ) افسوس وحشت دل نے چین نہ لینے دیا، بے تکی ہانکنے لگے۔ (خدائی فوجدار)

بے تھاہ۔ نہایت گہرا۔ نہایت عمیق۔ بے ٹھکانے۔ بے تہ۔

اثر۔ یہی مفہوم اتھاہ سے ادا ہوتا ہے اور بے تہ سے امتیاز کے لیے اتھاہ کو بے تھاہ پر ترجیح ہے۔

بے ڈونٹی کا بدھنا۔ مخنث۔ ہیجڑا۔

اثر۔ بول چال میں بے کے بجائے "بن ٹونٹی کا بدھنا" ہے۔

بیٹھا پیر کھڑا مرید۔ پیر کی عزت زیادہ ہوتی ہے۔ بیٹھنے والے کو گرو سمجھو۔ کھڑے ہو کر چیلا جانو۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

بے حیائی کی رسی دراز۔ بے شرمی اختیار کرنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) ذات اس کی بے نیاز ہے۔ ہم ایسا نہ سمجھیں تو بے حیائی کی رسی دراز۔ بے حیائی کی عمر دراز بھی ہے۔ یہ بھی درج نہیں۔

بیدم پڑا ہونا۔ بے حس و حرکت پڑا ہونا۔ درج نہیں۔

ناسخؔ ؎

میں بیدم پڑا تھا جلایا ہے مجھ کو
یہ قاصد مسیحا ہوا چاہتا ہے

بے دُم کا گدھا۔ بے دال کا بودم۔ بے وقوف۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

بے دم ہو جانا۔ مرجانا۔ دم نکل جانا۔ درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

ہے بہت شہرہ دم تیغ صفاہانی کا
ابروئے یار اگر دیکھ لے بے دم ہو جائے

بیر تیر۔ (بالفتح) تیر تابع مہمل۔ دشمنی۔ عداوت۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) ایک جانب ہزارہا پاسی ننگے پیر جوتا پہننے سے بیر تیر (طلسم ہوش ربا)

بیریوں کی طبیعت سُست ہے۔ (بیری بفتح اول وکسر سوم)۔ عورتیں دشمنوں کی طبیعت سُست ہے کی جگہ بولتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آج ان کے بیریوں کی طبیعت کچھ سُست ہے اس سے لیٹی ہوئی ہیں۔

بیڑا ڈالنا۔ دیکھو بیڑا اٹھانا۔ وغیرہ۔

اثر۔ ٹھیٹھ ہندوانی زبان۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)۔

بے زر عشق ٹیں ٹیں۔ (مقولہ) بے روپے کے عشق عاشقی یاری آشنائی نہیں چلتی۔

اثر۔ یہ مقولہ اس طرح بھی بولا جاتا ہے: بے زر کے ہے عشق ٹیں ٹیں۔ اسے بھی لکھنا چاہیے تھا۔

بے سرا ہو جانا۔ (فقرہ) گاتے گاتے بچل گیا۔

۷۔ کام خراب ہو جانا۔

۸۔ (دل کے ساتھ) پاگل ہو جانا۔

(فقرہ) دل بچل گیا۔

اثر۔ ہندی اور ہندوستانی زبانوں میں امتیاز کیجیے۔ خارج۔

بے سر پاؤں کی بات۔ مہمل بات۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس طرح بولتے ہیں: اس بات کا سر پیر نہیں۔ بے سر پاؤں کی بات مہمل فقرہ ہے۔

بے طریق۔ (عو) بری طرح۔ بے راہ۔ بے قاعدہ۔ (بہار عشق) ؎

کبھی کہنا ہمارا بھی تو کھائیے
گر ہمیں بے طریق ہاتھ لگائیے

اثر۔ یہ معنی خالی بے طریق کے نہیں ہیں بلکہ بے طریق ہاتھ لگانے کے ہیں۔ عورت کی آبروریزی کی نیت سے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا۔ طلسم ہوش ربا میں ہے "ہم سے قسم لے لو جو تمہیں بے طریق ہاتھ لگائیں"۔

یہاں بھی بے طریق کے ساتھ ہاتھ لگانا موجود ہے۔

بیعت نصیب ہونا۔ کسی مرشد کی متابعت کا شرف حاصل ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

بیعت خدا سے مجھ کو ہے بے واسطہ نصیب
دستِ خدا ہے نام مرے دست گیر کا

بے غرض محبت نہیں ہوتی۔ بغیر مطلب کے دوستی نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

سچ ہے دنیا میں نہیں ہوتی محبت بے غرض
کیا شب تیرہ میں وہ رشک قمر آتا ہے یاد

بے کسی برسنا۔ اس قسم کے آثار نمایاں ہونا جس سے ثابت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہیں۔ درج نہیں۔

میر ؎

بیکسی برسا کی اک مدت ہماری گور پر
جو ہماری خاک پر سے ہو کے گذرا رو گیا

بیل نہ کودا کودی گون یہ تماشا دیکھے کون۔ مثل جس کو شکایت کرنا

چاہیے وہ چپ رہے اور جس کی شکایت کرنا چاہیے تھی وہ الٹی شکایت کرنے لگے۔ یا جس کا موقع بولنے کا ہو وہ نہ بولے اور جس کا موقع نہ ہو وہ بول اٹھے۔ عموماً اس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی امید کے خلاف کام کرے۔

اثر۔ فیلن نے مثل کا یہ مطلب لکھا ہے کہ جو خواہ مخواہ دخل در معقولات دے۔ اور محاورات ہند میں صرف بیل نہ کودا کودی گون لکھ کر اس کے معنی لکھے ہیں: جس کا کام تھا اُس سے نہ ہوا دوسرے نے کیا۔

میں فیلن کی ڈکشنری کو ترجیح دیتا ہوں کیوں کہ اس کی تیاری میں مولوی سید احمد (صاحب فرہنگ آصفیہ) شریک تھے اور فیلن نے منجملہ دیگر حضرات کے اُن کا شکریہ ادا کیا ہے۔

بے مار کی توبہ۔ جب کوئی شخص بغیر کسی وجہ کے روتا ہے تو کہتے ہیں۔

اثر۔ عموماً بے مارے کی توبہ یا بے مارے توبہ کہتے ہیں۔ (فقرہ) چشم نمائی کون خاطر میں لاتا ہے بلکہ بے مارے توبہ۔ (اودھ پنچ)۔

بے مت کی سومتیں۔ جس کو عقل و تدبیر سے بہرہ نہیں اس کو ہر دم نئی تدبیر سوجھتی ہے درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

بے وقت کی بھیرویں۔ ایسی بات کہنا جو مناسب حال نہ ہو بے موقع ہو۔

درج نہیں۔

ظریف ؎

رہتے ہیں بے چین جورو کے لیے دُھن کے لیے
بھیرویں بے وقت کی ہے اب غزل اُن کے لیے

بے وقوفوں کا ڈربا کھل گیا۔ طنزاً۔ بہت سے بے وقوف جمع ہیں۔ درج نہیں (فیلن)۔

بے ہاتھ پاؤں ہلائے کچھ نہیں ہوتا۔ (مثل) بے محنت کیے کچھ پلے نہیں پڑتا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ت

تاب لانا۔ برداشت کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

تاب نہ رہنا۔ برداشت نہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

تاب نہ لانا۔ برداشت نہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

تابوت اٹھنا۔ ۲۔ تعزیہ اٹھنا۔

اثر۔ تابوت اور تعزیہ کی ساخت بالکل مختلف ہوتی ہے اور ایک کا دوسرے پر اطلاق کبھی نہیں ہوتا۔

تابوت پر لدنے کے دن۔ بڑھاپے کے باعث قریب بہ مرگ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک سو گیارہ برس کا سن تابوت پر لدنے کے دن۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت (اودھ پنچ)۔

تابہ۔ (ف) توا۔ وہ آہنی ظرف جس پر

روٹی پکتی ہے اور جس کو حمام میں بھی لگاتے ہیں۔

اثر۔ تابہ اس معنی میں اُردو میں مستعمل ہی نہیں۔ ہر صورت میں توا کہتے ہیں۔ توا بڑے کنوئیں یا اندارے میں بھی دیا جاتا ہے تاکہ پانی جلد نہ لوٹے اور گندلا نہ ہو۔

تا تا تھئی۔ کلمہ جس کو رقاص تال پر آنے کے واسطے زبان اور ہتیلی سے ادا کرتے ہیں۔

اثر۔ ہتیلی سے نہیں ہاتھ سے ادا کرتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

تاخت کرنا۔ دوڑنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آنکھوں میں خواب نے تاخت کی۔ (لغات اُردو)

تار آنا۔ تار بھیجنا۔ تار برقی سے خبر آنا یا بھیجنا۔ اس طرح درج نہیں۔

تارا۔ (فارسی میں تارہ مخفف ستارہ کا ہے) مذکر۔

اثر۔ نہ معلوم یہ اطلاع حضرت مولف نے کہاں سے حاصل کی۔ تارا (نہ کہ تارہ) ہندی ہے اور ستارہ فارسی۔ تارا ستارہ کا مخفف ہرگز نہیں۔

تارا دیکھ کر اپنی ایڑی دیکھنا۔ عورتیں ایک تارا دیکھنا منحوس سمجھتی ہیں اور جب دوسرا نظر نہیں آتا تو اس کے بدلے اپنی ایڑی دیکھ لیتی ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

تار باندھنا۔ سلسلہ باندھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ تار بندھنا درج ہے۔

تار تِلنگا۔ کپڑوں کا پھٹ جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کپڑے کھونٹی پر ٹانگے بندروں نے تار تِلنگا کر دیے۔ (اودھ پنچ)۔

تار تڑنگا۔ جھرجھرا۔ نہایت پتیل۔ دور دور بناوٹ کا۔

اثر۔ یہ کوئی فقرہ نہیں اور کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔ غالباً تار تلنگا کی خرابی ہے۔

تار تلے سونے کا چھلا پاس نہیں۔ (ع) بالکل مفلس۔ درج نہیں۔

تار دَبکیا۔ سونے چاندی کے تاروں کو کوٹنے والا پیشہ ور۔ اس طرح درج نہیں۔

تارک۔ مانگ۔ ٹوپی۔ پہاڑ کی چوٹی۔ لوہے کا خود۔

اثر۔ تارک اُردو میں مستعمل ہی نہیں۔ اندراج بیکار۔

تارِکُ الصَّوم۔ جو رمضان میں روزے نہ رکھے۔ درج نہیں۔ (تارک الصلوٰۃ لکھا تو پھر تارک الصوم کیوں چھوٹے)۔

تار نہ ٹوٹے۔ کام برابر ہوتا رہے۔ موقوف نہ ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تاڑ کا سا قد۔ بہت لانبا قد۔

اثر۔ لکھنؤ میں تاڑ سا قد کہتے ہیں۔ لفظ کا شامل نہیں کرتے۔

تاز وتک۔ (ف) دوڑ دھوپ۔ محنت۔ جفاکشی۔

اثر۔ تک میں کاف فارسی ہے نہ کہ کاف عربی۔ عموماً تگ و تاز فارسی میں ہے۔ بہر طور یہ ترکیب میں اُردو مستعمل نہیں۔ دوڑ دھوپ بولتے ہیں۔ یہ خارج ہونا چاہیے۔

تازہ ہولینا۔ ستالینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دم لو ذرا تازہ ہولوں تو تمہارے ساتھ چلوں (لغات اُردو)۔
تازہ ہونا درج ہے۔

تاش۔ ایک قسم کے پتوں کا کھیل۔
اثر۔ یہ خالی تاش نہیں۔ تاش کھیلنا ہے۔ (لغات اُردو)

تاش کی انگیا مونج کی بخیا۔ انمل بے جوڑ چیزوں کی یکجائی۔ یہ مثل درج نہیں۔

تاشود مرد فربہے لاغرے مردہ باشد از سختی۔ جب تک توانا ضعیف ہو ناتواں مر رہے۔ ایسے ہی تونگر جب تک غریب ہو غریب کا کوچ ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

تاک دھنا دھن۔ خوشیاں منانا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) رئیس امیر غریب فقیر سب ہی مناسب اوقات پر تاک دھنا دھن کرتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

تاک کر۔ سیدھ باندھ کر۔
ذوقؔ ؎
تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے
الٰہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا

اثر۔ پیش کردہ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ پورا محاورہ تاک کر مارنا ہے نہ کہ صرف تاک کر۔

تاک کر آنا۔ کسی کو دیکھ کر یا گھور کر گرویدہ ہونا۔ درج نہیں۔
آتشؔ ؎
مست ہو کر جائیں گے اے مغبچو
آئے ہیں بنت العنب کو تاک کے

تاگ۔ (ھ)۔ تاگا۔ اُردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے۔
اثر۔ تو پھر تنہا لکھیے کیوں۔

تاگڑی۔ (ھ) زنجیر کی قسم کا ایک زیور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

تاگنا۔ (ھ) تاگے ڈالنا۔ دھاگا ڈالنا۔ گوتھنا۔ سینا پرونا۔ کچی سلائی کرنا۔
اثر۔ تاگنا تنہا خارج۔

تال بھرنا۔ گانے میں کی ایک ترکیب درج نہیں۔
(فقرہ) سَم پر آنکھ دکھا کر۔ تال بھرتے تھے۔ (طلسم فصاحت)۔
نوٹ: تال دینا درج ہے۔

تالم۔ (ع) (بروزن تفعل)۔ دکھ پانا۔
اثر۔ خارج۔

تال مارنا۔ (پرندوں کے لیے) پر پھٹپھٹا کر اڑنا۔ رقص میں پاؤں قاعدے سے اٹھانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) جنگل میں مور رقصاں

طائروں کا اپنے اپنے کاشانوں اور آشیانوں سے تال مارکر اڑنا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

تالی دونوں ہاتھ بجتی ہے۔ (مثل) جس طرح ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی اسی طرح محبت بھی ایک طرف سے نہیں ہوتی یعنی محبت جانبین کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) "تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی" کے ساتھ درج ہے۔

تالیف۔ (ع۔ بروزن تفعل) مذکر۔ باہم محبت کرنا۔ دوستی۔ الفت۔ اثر۔ خارج

تانا بانا اُدھیڑ دیا۔ کام خراب کر دیا۔ یا بھید ظاہر کر دیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تانبا شد چیزے کہ گویند مردم چیزہا۔ جس بات کی کچھ اصل نہیں ہوتی تو اُس میں کوئی کچھ نہیں بولتا۔ جب کچھ تھوڑی سی ہوتی ہے تو بڑھا دیتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔

تانبا ہو جانا۔ سرخ ہو جانا۔ سانولا جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) تمہارا رنگ تو تانبا ہو گیا۔ (لغات اُردو)۔

تانبے کا تار پاس نہیں۔ بالکل مفلس نادار۔ درج نہیں۔

تانبے کا تار چھلا نہیں۔ (عو) نہایت مفلس ہے۔ ؎

کیا چور سے خجل ہوں سب گھر کو میرے ڈھونڈا
تانبے کا بھی نہ معروف اک تار گھر سے نکلا

اثر۔ مثل تانبے کا تار نہیں چھلا خواہ مخواہ اضافہ کر دیا ہے۔ معروف کے شعر میں بھی لفظ چھلا موجود نہیں۔ لغت نام نامعلوم اور فرہنگ آصفیہ میں بھی مثل بغیر لفظ چھلا درج ہے۔

تانتوا۔ (ھ) (عم) آنت اترنے کی بیماری۔ اثر۔ ٹکسال باہر۔

تانس۔ (تانسنا سے اسم) ڈانٹ ڈپٹ چشم نمائی۔ درج نہیں۔

(فقرہ) نکاح کیا ہوا ایک لونڈی ہاتھ لگی۔ ظلم ہے تانس ہے مار دھاڑ ہے۔ (اودھ پنچ)۔ تانسنا (نون غنہ) درج ہے۔

تانس تانس کے رکھنا۔ متواتر دھمکی دینا۔ ڈرانا۔ اس طرح درج نہیں۔

آرزو ؎

چاہ میں جس کو پھانس کے رکھا
اس کو پھر تانس تانس کے رکھا

تان کے کھانا۔ خوب ڈٹ کے کھانا اتنا کھانا کہ مزید گنجائش نہ رہے۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) کھا لیا کل رات اتنا تان کے پڑ گئے لالے کسی کی جان کے (اودھ پنچ)۔

تان میں تکلیں اڑانا۔ بہت اونچی تان لینا۔ رشک ؎

اوج پر آیا ہے اس مرتبہ گانا ان کا
تکلیں اب وہ اڑانے لگے ہیں تانوں میں

اثر۔ رشک نے مضمون آفرینی کی۔ وہ محاورہ

ہوگیا!

تانوں کے لچھے۔ مسلسل گانا۔

ناسخ ؎

کرنے لگتا ہوں میں حسرت سے مسلسل نالے
لچھے یاد آتے ہیں مجھ کو جو تری تانوں کے

اثرؔ۔ یہ مسلسل گانا نہیں ہے۔ گانے کے درمیان پے در پے تانیں لگانا ہے۔

تانی۔ (ھ) تانہ وتار۔ بخلاف پور

اثرؔ۔ خارج۔

تاوا کرنا۔ چکر لگانا۔

(فقرہ) وہ تو ہوا پر تاوے کرنے لگا۔

اثرؔ۔ تاوا کرنا کی صحت بہت مشتبہ ہے۔ خصوصاً بصیغۂ واحد۔ مثال بھی جمع کی پیش کی گئی۔ تاوے لگانا یا کھانا کبوتر بازوں کی اصطلاح ہے۔ کبوتر کا اڑنے میں چکر لگانا۔ (فقرہ) دوسری جانب ہمارے دوست زندگی سے بیزار ادھر سے اُدھر تاوے لگا رہے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ (تاوے لگا رہے ہیں یعنی چکر کاٹ رہے ہیں)۔

تاؤ۔ (ھ۔ بروزن خالو) (ہندو)۔ باپ کا بھائی۔ چچا۔

اثرؔ۔ خارج۔

تاؤ آنا۔ غصہ آنا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) تم کو ذرا سی بات پر تاؤ آتا ہے۔

(لغات اُردو) تاؤ آنا درج ہے۔

تاؤ بھاؤ۔ (ع‌و) ذرا سا کسی قدر۔ یونہی سا۔ خفیف۔

اثرؔ۔ حالانکہ تاؤ بھاؤ آنچ کی کمی بیشی ہے۔ (لغت نام نامعلوم) اکثر دیکھنا کے ساتھ مستعمل ہے۔ تاؤ بھاؤ دیکھنا یا دیکھتے رہنا۔ مثلاً قوام کا تاؤ بھاؤ دیکھتے رہو۔

تاؤ کھا جانا۔ جل جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گرم کرنے میں گھی تاؤ کھا گیا۔ (لغات اُردو)

تاؤلا دُھنیا مونج کی تانت۔ (تاؤلا۔ جلد باز) آدمی جلدی کا مارا کچھ کا کچھ نکما کام کرنے لگتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تاؤلا سو باؤلا۔ جلدی کا کام خراب ہوتا ہے۔ ع

کہ تعجیل کار شیاطیں بود

درج نہیں۔ (محاورات ہند)

تاؤ مارا جانا۔ جوش ٹھنڈا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) ساہ جی یہاں تاؤ مارا جاتا ہے آپ آؤ بھگت میں مشغول ہیں۔ حکم ہو تو کھیل شروع ہو۔ (اودھ پنچ)۔

تاؤ ہونا۔ غصہ ہونا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) اس وقت چپ رہو اُنھیں بڑا تاؤ ہے۔

تائی۔ (ھ) مونث۔ (ہندو) چچی۔ تایا۔ چچا

تاڑا۔ چچا کا بیٹا۔

تاڑی۔ چچا کی بیٹی۔

اثرؔ۔ سب خارج۔

تائید کرنا۔ ہم زبان ہونا۔ اس طرح
درج نہیں۔
(فقرہ) میں آپ کی تائید کرتا ہوں۔
(لغات اُردو) تنہا تائید درج ہے۔

تائید غیبی۔ غیر متوقع حمایت یا مدد ہونا۔
درج نہیں۔

تائے۔ (ف) کاغذ کا تختہ۔ کپڑا۔ تہ۔
اثر۔ خارج۔

تایا جانا۔ گرم کیا جانا۔ پگھلایا جانا۔ جلایا
جانا۔ آزمایا جانا۔
اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یہ دیہاتی زبان ہے۔
شہر میں تاؤ دینا۔ تاؤ کھانا وغیرہ ہے۔

تباغض۔ (ع) باہم بغض رکھنا۔ آپس میں
عداوت رکھنا۔
اثر۔ خارج۔

تبرّع۔ (ع) کسی چیز کا بخشنا (وہ کرنا جو واجب
نہ ہو)۔ بخشنا۔ مفت بغرض ثواب دینا۔

تبسم زیرلب۔ خفیف مسکراہٹ۔
درج نہیں۔

تبسم کرنا۔ مسکرانا۔ اس طرح درج نہیں۔
میر ؎
کہا میں نے کتنا ہے گل کا ثبات
کلی نے یہ سُن کر تبسم کیا

تبع۔ (عربی) پیروی کرنا۔ پیرو۔ تبعیت،
تبع تابعین۔
اثر۔ سب خارج۔

تبغیض۔ (ع) دشمنی ڈال دینا۔
اثر۔ خارج۔

تبلق۔ کاغذوں کا بنڈل یا مٹھا۔

اثر۔ خارج۔ (غالباً عربی ہے۔ لکھا
نہیں)۔

تبلی۔ توسدان۔ توشہ دان۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

تب وتاب۔ پیچ وتاب۔ غم۔ غصہ۔
درج نہیں۔

تپڑ الٹ دیا۔ دوالانکال دیا۔ افلاس
ظاہر کر دیا۔ ساہوکاروں کی اصطلاح
ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
نوٹ:۔ لکھنوی مرادف ٹاٹ الٹ
دینا ہے۔

تپچانا۔ (ع) کپڑے کی نوک سے نوک ملاکر
سینا۔ (فقرہ) میں اپنا کرتا تپچاتی ہوں۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ تیپچانا (باضافہ یا قبل
الف اول) ہے۔

تتا پانی۔ بہت گرم کھولتا ہوا پانی۔
درج نہیں۔

تتک (ھ) جہاز کا تختہ۔ اس جگہ تونک
زبانوں پر ہے۔
اثر۔ خارج۔

تُتلا۔ (ھ) جس کی زبان بولنے میں بخوبی
نہ چلے۔ رک رک کر بولنا۔ حروف کا اُن کے
مخارج کے موافق ادا نہ ہونا۔
اثر۔ اسی جگہ توتلا بھی لکھنا چاہیے تھا۔ رُک
رُک کر بولنا ہکلانا ہے نہ کہ تتلانا۔

تتھ۔ ہندی مہینے کا دن۔ ماہ قمری کی تاریخ۔
اثر۔ خارج از اُردو۔

تتھا۔ طاقت۔ بوتا۔
اثر۔ یہ اُردو ہرگز نہیں۔ فیلن سے نقل کر دیا

اُس نے ایک معنی ویسا بھی لکھے ہیں نہ معلوم اُسے کیوں نظرانداز کردیا۔ (عم) عوام کی زبان کی علامت بھی نہیں لگائی۔

تتھرا۔ پانی گرم کرنے کا لوہے کا گھڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں: تتیڑا۔ (بفتح اول و کسر دوم۔ یائے مجہول بجائے ہائے ہوز۔ رار ثقیلہ بجائے رار مہملہ)۔ (تتے۔ ڑا)۔

تتیٔ۔ ڈونٹی دار لٹیا۔ چھوٹا لوٹا۔

اثر۔ جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ تتیٔ صرف اس فقرے میں مستعمل ہے۔ بچہ دُبلا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں "تتیٔ سا منہ نکل آیا"۔

تتیا کا ناچ نچانا۔ بہت دق کرنا۔ پریشان کرنا کہ آدمی آپے سے باہر ہو جائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں وہ مرچیا جن ہوں کہ ابھی تم سب کو تتیا کا ناچ نچاؤں گا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

تتیا مرچ۔ ایک قسم کی چھوٹی مرچ جو رنگ میں زرد اور نہایت تیز ہوتی ہے۔

اثر۔ میرا جہاں تک مشاہدہ ہے تتیا مرچ سبز کے سوا زرد نہیں ہوتی۔ (یہاں مرچ بجائے ساکن اوسط بکسر اول و فتح دوم ہے)۔ ایک جگہ لکھتے ہیں سبز رنگ کی چھوٹی ہڑ کے برابر مرچ جو نہایت کڑوی ہوتی ہے دوسری جگہ لکھتے ہیں ایک قسم کی چھوٹی مرچ جو رنگ میں زرد اور نہایت تیز ہوتی ہے یہ نکات کون سمجھ سکتا ہے۔

تتیٔ سا منہ نکل آیا۔ (عو) بچہ بہت دبلا ہو گیا۔ درج نہیں۔

تتے توے پر چوتڑ رگڑنا۔ اپنی سچائی ثابت کرنا۔ شدید قسم کھانا۔ درج نہیں۔ (تتا توا = جلتا توا)۔

تجارب۔ (ع)۔ تجربہ کی جمع۔

اثر۔ تجربہ مسلم۔ تجربہ کی اردو جمع تجربے کی ہے نہ کہ تجارب۔

تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھ کر انجان بننا۔

اثر۔ صحیح تجاہل عارف ہے اور جو محتاط ہیں اسی طرح بولتے ہیں۔ کم سے کم اسے بھی لکھنا چاہیے تھا۔

تج جانا۔ (تج بالضم) اتر جانا۔ دبلا ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چار دن کے بخار میں بچے کا چہرہ تُج گیا۔ (لغات اُردو)۔

تج چلنا۔ رفتہ رفتہ ترک کرنا۔ درج نہیں۔

اکبر ؎

کر گئی کام نگاہ ہس پر فن کیسا
تج چلے دیر و حرم شیخ و برہمن کیسا

تج دینا۔ چھوڑ دینا۔ برباد کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے اپنی دولت جوئے میں تج دی۔ (لغات اُردو)۔

تجزی۔ (ع) فرد فرد کرنا۔

اثر۔ تجزیہ کے علاوہ تجزی اُردو میں استعمال نہیں۔

تجہیزلشکر۔ لشکر کا مرتب کرنا۔ درست کرنا۔

تجہیل۔ (ع) نادانی۔ نادان بنانا۔ نادان کہنا۔

اثر۔ خارج۔

اثر۔ خارج۔

تپانا۔ (ھ) (ہندو) سینکنا۔ گرم کرنا۔ آگ پر رکھنا۔ پکانا۔

اثر۔ خارج۔

تحاشی۔ (ع۔ بفتح اول و کسر شین) بیزاری کرنا۔

اثر۔ خارج۔

تحجر۔ (ع)۔ حجر۔ پتھر)۔ پتھر کی طرح سخت ہونا۔ سختی۔

اثر۔ خارج۔

تخدیع۔ (ع) فریب دینا۔

اثر۔ خارج۔

تحری۔ (ع۔ اصطلاح فقہ)۔ قبلہ کی طرف رجوع کرنا۔

اثر۔ خارج۔

تحفہ بھیجنا۔ سوغات بھیجنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

تحفہ دینا۔ کسی کو ہدیہ پیش کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ آتش ؎

دست دپا یار کے چوموں گا یہ تحفہ دے کر
نوچتا ہوں جو کہیں پیڑ حنا کا دیکھا

تحفہ معجون۔ طرفہ معجون۔ عجیب شخص۔ مسخرا۔

اثر۔ لکھنؤ میں طرفہ معجون کہتے ہیں۔

تحمید۔ (ع)۔ تعریف۔ حمد۔

اثر۔ خارج۔

تحمیق (ع) احمق بنانا۔

اثر۔ خارج۔

تحیۃ۔ (ع) سلام کرنا۔ سلام۔

اثر۔ خارج۔

تخت اُلٹ جانا۔ سہاگ لٹ جانا۔ بیوہ ہو جانا۔ درج نہیں۔

انیس ؎

چھوٹے جو قدم مرتبہ گھٹ جائے گا میرا
قربان گئی تخت اُلٹ جائے گا میرا

تخت کی رات۔ بیاہ کی رات۔ شب زفاف۔

اثر۔ لکھنؤ میں تخت رات بغیر اضافہ کی بولتے ہیں۔

تخریج۔ (ع) نکالنا۔ خارج کرنا۔

اثر۔ ٹکسال باہر۔ خارج۔

تخطیہ۔ (ع) کسی کام میں خطا پکڑنا۔

اثر۔ خارج۔

تخلف۔ (ع) وعدہ خلافی کرنا۔

میر ؎

نہ پوچھ خوب ہے بدعہدیوں کی مشق اُس کو
ہزاروں عہد کیے پر وہی تخلف تھا

اثر۔ خارج۔

تخلیط۔ (ع) کلام میں باطل کا ملانا۔

اثر۔ خارج۔

تخلیل۔ (ع) وضو کے وقت داڑھی میں

تخلیہ چاہنا۔ راز کی بات کہنے کے لیے تنہائی کی استدعا۔ درج نہیں۔

تخم تاثیر صحبت اثر۔ (مقولہ)۔ یعنی نطفے اور پاس بیٹھنے اٹھنے کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔

اثر۔ مثل باضافۂ لفظ کا ہے: تخم تاثیر صحبت کا اثر۔

تخمیناً۔ (ع) اندازاً۔ اٹکل سے۔ کم و بیش۔ تخمینہ (عربی میں تخمین۔ اندازہ کرنا تھا)۔ اٹکل۔ قیاس۔ اندازہ سرسری حساب۔

اثر۔ اُردو میں تخمینہ مستعمل ہے۔ وہی املا برقرار رہنا چاہیے۔

تخیُّل۔ خیال۔

اثر۔ عموماً شعر کے مرکزی خیال کے لیے مستعمل ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
(فقرہ) اس شعر کی تخیل بہت بلند ہے۔

تداخل فصلین۔ ایک موسم کا ختم اور دوسرے کا شروع ہونا۔ اس موقع پر اکثر نزلہ بخار کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔
اس طرح درج نہیں۔

تداوی۔ (ع) علاج کرنا۔

اثر۔ خارج۔

تدبیر۔ عاقبت اندیشی۔ لکھنؤ میں مونث دہلی میں مذکر۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے تدبیر دہلی میں بھی مونث ہے۔ فیلن نے بھی اسے مونث لکھا ہے۔ مذکر کی سند میں کوئی مثال نہیں پیش کی گئی۔

تدبیر الٹی پڑنا۔ کوشش کارگر نہ ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ سے

دعدۂ وصل ہے کل رات کی نیت ہو حرام
دے اگر طالع سرگشتہ نہ تدبیر اُلٹ

تدبیر کند بندہ۔ تقدیر زند خندہ۔ آدمی کیسی ہی تدبیر کرے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا۔ درج نہیں۔

تدریس۔ تعلیم۔ پڑھائی۔

اثر۔ زیادہ تر درس تدریس ایک ساتھ بولتے ہیں۔

تذکار۔ بیان۔

اثر۔ اُردو میں رائج نہیں۔ تذکرہ کہتے ہیں یا ذکر اذکار (اذکار بفتح اول)۔

تِدھارا۔ جہاں تین چشموں کی دھاریں ملتی ہیں۔

اثر۔ غیر معروف ہے۔ زیادہ تر تربینی کہتے ہیں۔

تذلل۔ (ع) عجز کرنا۔ فروتنی کرنا۔ اپنے تئیں حقیر سمجھنا۔

اثر۔ خارج۔

تُر۔ (ھ) وہ لکڑی جس پر جلاہے کپڑا بن کر لپیٹتے ہیں۔
۲۔ وہ بیلن جس پر گوٹا کناری لپیٹتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

تُرا۔ (ھ) چنگیز خاں کا قانون (ترکی میں تورہ داو غیر ملفوظ سے ہے) دیکھو تورہ۔ تورہ (ترکی میں تورہ کا املا داو غیر ملفوظ کے ساتھ اور تلفظ ترہ ہے بمعنی رسم قاعدہ۔ دستور العمل۔ بادشاہ کا نیا حکم۔ مجازاً چنگیز خاں کا قانون۔ فارسی میں تور ایک قسم کی گھاس اور تورہ بمعنی زرہ ہے۔ (عو) شرع۔ سنت۔ طریق۔ حکم شاہی۔ اس معنی میں ترکی میں ترہ ہے۔ داو غیر ملفوظ

کے ساتھ۔

۲۔ مختلف اقسام کے لذیذ کھانے جو نو جوانوں میں لگا کر بڑے تکلف کے ساتھ تقریبات میں تقسیم ہوتے ہیں۔

انشا ؎

لگا کے خوان میں بھیجا نہ کیجیے کچھ چیز
خدا کے واسطے ہم گذرے ایسے توڑے

جان صاحب ؎

لوں میں نو چیزیں فقط گنتی گنانے کے لیے
ایسے توڑے کو سلام آئے ہیں نو خواں

۳۔ (ع) غرور۔ ناز گھمنڈ۔ نمود۔

۴۔ (ع) عزت۔ رتبہ۔

اثر۔ حاصل کلام۔ اُردو میں تورہ بمعنی نمبر ۲ (کھانے کے خوان) ہے اور بس۔ (لغت نام نا معلوم۔ میری تائید میں ہے)۔

ترارا مارنا۔ ڈینگ مارنا۔ گپ مارنا۔

اثر۔ میں نہیں واقف نہ تحقیق ہو سکی۔ طرارہ تو گھوڑا بھرتا ہے۔

ترازو کے پلّے۔ ترازو کے دونوں چھتے جن سے کوئی چیز تولی جاتی ہے۔ درج نہیں۔

آتش ؎

عشق آنکھوں کو ترازو کے بنائے پلّے
حسن انصاف طلب ہووے اگر میزاں سے

تراوت۔ (طراوت کا مہند ہے) تازگی ٹھنڈک۔

اثر۔ لکھنؤ میں آخر تائے ہندی سے تراوٹ ہے۔

ترائی۔ نمناک زمین۔ وہ زمین جو دریا یا ندی کے قریب ہو۔ مرطوب زمین۔

اثر۔ دامن کوہ کی زمین یا علاقے کو بھی ترائی کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

تربت پر پھول چڑھانا۔ میت کی قبر پر خوشبو دار پھول چڑھانا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

ٹھوکر اک پائے نگاریں کی لگایا چاہیے
پھول کوئی میری تربت پر چڑھایا چاہیے

تربت پر چادر چڑھانا۔ میت کی قبر کو پھولوں یا کپڑے کی چادر سے ڈھانکنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

چادر گل کی یہاں حاجت نہیں اے رشک گل
میری تربت پر چڑھا اتری ہوئی پوشاک کو

تربت کی چادر۔ جو چادر کپڑے یا پھولوں کی قبر پر اُڑھا دی جائے۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہجر میں چاندنی سے کیا خوش ہوں
طور ہے تربتوں کی چادر کا

تُرپ۔ تاش کا ایک کھیل۔ انگریزی [illegible] کی بگڑی ہوئی شکل۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

تُرت۔ (ع) جلد۔ فوراً۔

اثر۔ لکھنؤ کے عوام ترنت (باضافۂ نون) بولتے ہیں جو خود بھی دوسری جگہ درج کیا ہے۔ (ہندو) فوراً جلد۔

ترترا۔ (ع) تیز۔ چست۔ چالاک۔ بہت باتیں بنانے والا۔ چرب زبان۔

اثر۔ ترترا صرف کمسن یا تونی لڑکے کی نسبت کہا جاتا ہے ہر شخص کے لیے نہیں۔ اسی طرح ترتریا یا ترتری لڑکی کو کہتے ہیں۔ خود

حضرت مولف نے جو مثال درج کی ہے
اس کی تائید ہے۔
(فقرہ) "سن تو اس کا پانچ چھ ہی برس
کا معلوم ہوتا ہے لیکن باتیں غضب کی
بتاتی ہے ترتریا ہے ترتریا۔"

ترجمانی۔ ترجمہ کرنا۔
اثر۔ کسی قول یا عبارت کی تائید میں اس کو شرح
و بسط سے بیان کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
(فقرہ) میں نے اُن کے قول کی ترجمانی کردی
اس کے سوا کوئی مدعا نہ تھا۔

ترجی۔ (ع) مونث۔ ایسی چیز کا امیدوار ہونا
جس کا حاصل ہونا ممکن ہونا۔
اثر۔ اُردو نے قبول نہیں کیا۔ اس سے غریب
کو لدھڑکیوں کیجیے۔

ترخیم۔ لغوی معنی دم کاٹنا۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

ترخیص۔ رخصت۔ اجازت۔
اثر۔ خارج۔

تردُّد۔ زراعت۔ اثر۔ تردُّد زراعت نہیں بلکہ زمین کا
بندوبست کرنا ہے کاشت کے لیے اٹھا
دینا ہے یا زراعت کا سُبیتا کرنا ہے۔
شلاً جو زمین پرتی پڑی تھی اس کا تردُّد
ہوگیا۔

ترطیب۔ (ع) ترکرنا۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

ترفال۔ ایک تین گوشے کا لانبا سوہان
جس سے نال صاف کرتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

ترفہ۔ (ع) دولتمندی۔ آسودگی۔

اثر۔ حاجت۔

ترقنا۔ (فارسی ترقیدن سے مصدر بنایا
ہے) لازم۔ پھٹنا۔ شق ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں رار ثقیلہ کے ساتھ تڑقنا
ہے۔ تڑاقا ہوا کہیے گا یا تراقا ہوا؟۔
(لغت نام نامعلوم میرا ہم نوا ہے۔
تڑقنا۔ پھٹنا۔ شق ہونا۔ (اس سے قبل
لفظ تڑپڑ ہے اور مابعد تڑکا لہٰذا غلط
کتابت کا گمان نہیں ہوسکتا)۔

ترکاری لے لو مالن آئی بیکانیر کی۔
(مثل) (عو) مسخرے اور خوشامدی شخص
کے لیے حقارت سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ذری اپنی حرکتیں تو دیکھو۔ تم تو
امیروں کے کھلونے ہو۔ اُن کے خوش کرنے
کے لیے "ترکاری لے لو مالن آئی بیکانیر
کی۔" گاتے اور آڑھنیا اوڑھ کے ناک
پر اُنگلی رکھتے ہو۔" (اودھ پنچ)۔

ترکُٹا۔ (ھ) سونٹھ۔ پیپل مرچ کا سفوف
جو بید لوگ ہاضمہ وغیرہ کے لیے بناتے
ہیں۔
اثر۔ خارج۔

ترکم ترکا۔ آپس میں میل جول، بات چیت
موقوف ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) یہ ترکم ترکا کیسی ہے۔ (اودھ
پنچ)۔

ترکھا لگنا۔ (عو) برا ماننا۔ ناگوار ہونا۔
درج نہیں۔

ترکہ پانا۔ ورثہ پانا۔ مُردے کی جائداد
میں حصہ پانا۔ اس طرح درج نہیں۔

(لغات اُردو) ترکہ بٹنا درج ہے۔
ترکیب ۔ ایک مفہوم ہے جسم کی خوش نما ساخت ۔ درج نہیں ۔ کم سے کم متروکات میں شامل کرنا چاہیے تھا ۔
میر ؎
گوندھ کے گویا پتی گل کی وہ ترکیب بنائی ہے
رنگ بدن کا تب دیکھو جب چولی بھیگے پسینے میں
ترمتی ۔ (بالضم وفتح سوم وکسر چہارم) مونث ۔ ایک قسم کا شکاری پرند مثل باز و شکرہ وغیرہ ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں فتح سوم کے بدلے ضم سوم کے ساتھ بولتے ہیں ۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی (م) پر نشان ضم ہے ۔ اتنا اضافہ بھی ضروری تھا کہ یہ پرند صرف چھوٹے پرندوں، مثل ابابیل ۔ کنجشک وغیرہ کا شکار کرتا ہے ۔
ترنگ اٹھنا ۔ جوش پیدا ہونا ۔ ولولہ ۔ درج نہیں ؎
مرے دل میں ساقی اٹھی پھر ترنگ
پلا دے مجھے ساغر لالہ رنگ ۔
(طلسم فصاحت) ۔
تروٹ ۔ راگنی کی ایک قسم ۔ منیر ؎
اے منیر اب وہ پری اور ہی کچھ دھن میں ہے
نہ ترانہ ہے نہ ٹپا ہے نہ تروٹ کوئی
اثر ۔ تروٹ کسی راگنی کا نام نہیں ہے بلکہ ایک طریقہ گانے کا ہے ۔ (ایک کتاب لغت نام تحقیق نہ ہو سکا ۔ نیز فیروز اللغات) ۔
تڑا بھری ۔ موت کی گرم بازاری ۔ پے در پے مرنا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تڑپڑ یا تڑا پڑی لگی ہونا کہتے ہیں ۔
تڑاق پڑاق کب سے ؟ آنکھ لڑی جب سے ۔ چٹاخ پٹاخ کب سے ؟ جو آنکھ لڑی جب سے
(عو) یعنی شوخی چالاکی ڈھٹائی اُس وقت سے آئی جب سے کسی سے پیت ہوئی ۔
درج نہیں ۔
تڑاوا ۔ سامان ۔ آرائش ۔ تزئین ۔
اُردو میں مستعمل نہیں ۔ کوئی مثال پیش نہیں کی گئی کہ غور کیا جاتا ۔
تڑخ تڑخ نور برستا ہے ۔ (عو) بدصورت بدقطع کے متعلق مذاق سے کہتی ہیں ۔
اثر ۔ لکھنؤ میں تڑق تڑق نور برستا ہے بولتی ہیں ۔
تڑقنا ۔ گھوڑے کا سیدھی چال نہ چلنا بلکہ ادھر اُدھر پھٹنا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔
تڑک بھڑک ۔ چمک دمک ۔ شان شوکت ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ)
جاپان نے کیلا سلک کی (نقلی ریشم) وہ تڑک بھڑک دکھائی کہ توبہ بھلی ۔ (اودھ پنچ)
تسار ۔ (ھ) کہر ۔ پالا ۔
اثر ۔ خارج ۔
تسبیح ۔ خدا کو پاکی سے یاد کرنا ۔
اثر ۔ تسبیح و تہلیل ایک ساتھ بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں ۔

تسلّی دینا۔ دلاسا دینا۔ درج نہیں۔
ذوقؔ ؎
بلا سے آپ نہ آئیں پر آدمی اُن کا
تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے

تسلّی ہونا۔ قرار ہونا۔ اطمینان ہونا۔ درج نہیں۔ غالبؔ ؎
نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ ہوئی
امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی

تسمہ کھینچنا۔ ایک خاص طریقے سے گلا گھونٹ کر مارنا۔ پھانسی دینا۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کا محاورہ ہے۔ تحقیق نہ ہوسکی کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

تسمہ لنگوٹا باندھنا۔ مجازاً۔ فقیر کا مرید ہونا۔ قلندر مشرب ہونا۔
اثر۔ اس کی بھی تصدیق نہیں ہوئی۔

تسویہ۔ (ع) برابر کرنا۔ ٹھیک کرنا۔ سیدھا کرنا۔
اثر۔ خارج۔

تشریں۔ (ف) رومی دو مہینوں کا نام وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

تشنہ رامی نماید اندر خواب
ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

آدمی کو جو چیز مرغوب و محبوب ہوتی ہے وہی ہر دم پیش نظر رہتی ہے۔ درج نہیں۔ یہی مثل اس طرح بھی ہے:
تشنہ در خواب آب می بیند

تشنہ گلو۔ جس کا گلا پیاس کے مارے خشک ہو۔ درج نہیں۔
انیسؔ ؎
ہر گشتہ زمانہ تھا شہ تشنہ گلو سے
پھل برچھیوں کے سرخ تھے سید کے لہو سے

تشوِیہ۔ (ع) ا۔ بھوننا وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

تشبن۔ شان۔ عظمت۔ مرتبہ۔ وغیرہ
اثر۔ خارج۔

تصدق کرنا۔ کوئی چیز کسی پر نثار کرنا۔ درج نہیں۔ ذوقؔ ؎
ہر روز اڑا دیتا ہے وہ کر کے تصدق
دو چار اسیرِ قفس و دامِ محبت

تصریف۔ (ع)۔ گردان کرنا۔ وغیرہ
اثر۔ خارج۔

تصعید۔ (ع) بلند ہونا۔ اونچی جگہ چڑھنا وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

تصویر کھُدنا۔ تصویر کا لوہے کے پتر یا سونا چاندی میں یا پتھر پر کندہ ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخؔ ؎
کعبے سے کم نہیں ہے ہمارا حریم دل
اُس میں بھی ہے کھُدی ہوئی تصویر یار کی

تضعیف۔ (ع) دو چند کرنا۔ افزوں کرنا۔ دگنا کرنا۔
اثر۔ خارج۔

تطوّع۔ (ع) حکم کی تعمیل کرنا وغیرہ
اثر۔ خارج۔

تعبّد۔ (ع) بندگی کرنا۔ عبادت کرنا۔
اثر۔ خارج۔

تعبیہ ۔ (ع) آراستہ کرنا ۔ پنہاں کرنا ۔
تعدیہ ۔ (ع) فعل لازم کو متعدی بنانا ۔
اثر ۔ خارج ۔
تعذیب ۔ (ع) ۔ دُکھ دینا ۔ عذاب دینا ۔
اثر ۔ خارج ۔
تعریض ۔ (ع) چھیڑ ۔ کنایے سے بات کہنا) مونث ۔ اعتراض ۔
اثر ۔ خارج ۔
تعریفوں کے پُل باندھنا ۔ بے انتہا مبالغہ آمیز تعریف کرنا ۔ درج نہیں ۔
صفی ؎
باندھتے ہیں لوگ بے سمجھے بھی تعریفوں کے پل
دور سے ہوتی ہے خوش آہنگ آوازِ دہل
تعریق ۔ عرق لانا ۔ پسینا نکالنا ۔ یہ لفظ لغات عرب میں نہیں پایا گیا ۔
اثر ۔ کہاں دستیاب ہوا ۔ خارج ۔
تعزیل ۔ معزول کرنا ۔ عہدے سے بر طرف کرنا ۔
اثر ۔ خارج ۔
تعزیہ ۔ ... تعزیے عموماً کجاووں کی صورت کے بنتے ہیں ۔
اثر ۔ غلط ۔ روضۂ امام حسین علیہ السلام کی نقل ہوتی ہے ۔ لغت نام نامعلوم میں تحریر ہے :۔
تعزیہ ۔ نقل روضۂ اقدس حضرت امام حسین علیہ السلام جس کو محرم کے پہلے عشرہ میں رکھتے ہیں اور اس کے آگے نوحہ گری کرتے ہیں ۔
تعسّر ۔ (ع) دشواری ۔ اشکال ۔ مشکل ہونا ۔
اثر ۔ خارج ۔
تعطف ۔ (ع) مہربانی کرنا ۔ مہربانی ۔
اثر ۔ خارج ۔
تعظیم کاری گراں معاف ۔ کیوں کہ اس طرح کام کا ہرج ہوتا ہے ۔
درج نہیں ۔
تعفف ۔ (ع) پرہیز گاری ۔ پارسائی ۔ دینداری ۔
اثر ۔ خارج ۔ (دوبارہ درج ہوا ہے) ۔
تعقیب ۔ نماز پڑھنے کے بعد وظیفہ پڑھنے یا دعا پڑھنے کو بیٹھنا ۔
اثر ۔ شاعری میں تعقید لفظی کو بھی تعقیب کہتے ہیں ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔
تعیّن ہو جانا ۔ (بفتح اول و کسر دوم نون ساکن) ۔ کسی بات پر جم جانا اڑ جانا ۔ (عورتوں کی زبان ہے) درج نہیں ۔
(فقرہ) دھمکی دینے والے چھین لینے پر تعین ہو جانے والے کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں ۔ (اودھ پنچ) ۔
تغار ۔ (بفتح اول) ۔ وہ گڑھا جو گارا بنانے یا چونا بھگونے کے لیے معمار بناتے ہیں ۔
درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔
تفرّس ۔ (ع) اول نظر میں دیکھتے ہی کسی شے کو اس کے علامات اور آثار سے پہچان جانا ۔ قیافہ سے پہچان لینا ۔ دانائی ۔
اثر ۔ خارج ۔
تفک ۔ (ف) مبدل تفنگ کا جو مخفف توپ کا ہے) ۔ تفنگ ۔

اثر۔ خارج۔

تفکہ۔ (ع) میوہ کھانا۔ ناسخ ؎

عہد پیری میں رہا غم ہی تفکہ اپنا
کھیل میں بھی کبھی اُدھا نہ بدا یاری کا

اثر۔ خارج مع شعر ناسخ۔

تفہیم۔ (ع) خود سمجھ جانا۔

اثر۔ خارج۔

تقا۔ (مفرس تقاۃ کا) پرہیزگاری۔

اثر۔ خارج۔ (یہ غالباً اتقا کی گت بنائی ہے)۔

تقدیر کی خوبی۔ قسمت کا لکھا۔ (میرے نسخۂ نور اللغات جلد دوم کا ایک ورق غائب ہے۔ کہہ نہیں سکتا کہ یہ فقرہ اس میں درج ہے کہ نہیں)۔

تقطیر۔ (ع) قطرہ قطرہ ڈالنا۔ قطرہ قطرہ ٹپکانا۔ قطرہ قطرہ نکلنا۔

(فقرہ) پیشاب کھل کر نہیں آتا۔ تقطیر ہوتی ہے۔

اثر۔ خارج۔

تُک۔ دہلی میں مذکر۔ لکھنؤ میں مونث۔ وہ بات جو اپنی طرف سے بنائی جائے۔ قافیہ سجع۔

اثر۔ نہ معلوم اس تحقیق کا ماخذ کیا ہے کہ تک (بالضم) دہلی میں مذکر اور لکھنؤ میں مونث ہے۔ یہاں بھی مذکر ہے۔ کیا تک جوڑا ہے بولتے ہیں نہ کہ کیا تک جوڑی ہے۔

(فقرہ) زیادہ عرض کرنے میں مذہب کی رسوائی ہے ہرچند کہ تک بازوں نے بڑے بڑے تک جوڑے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

تک باز۔ تک بند۔ باتیں بنانے والا۔ درج نہیں۔

تُکا فضیحتی (عو) اصل میں تھکا فضیحتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں تکا فضیحتی ہے۔ (بغیر حارحطی) (اصل میں نہ تکا فضیحتی ہے۔ نہ تھکا فضیحتی ہے نہ تکا ففیتی ہے۔ سب تہتک اور فضیحت کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں)۔

تکان ہونا۔ تھکا ہونا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) آج مجھے بہت تکان ہے۔ (لغات اُردو)۔

تکبّر۔ غرور۔ گھمنڈ۔

اثر۔ اس کے تحت فارسی کا یہ شعر لکھنا چاہیے تھا جو ضرب المثل ہوگیا ہے ؎

تکبّر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

تکڑا۔ مضبوط۔ فربہ اندام۔ موٹا تازہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں کاف فارسی سے تگڑا ہے۔ فیلن میں دونوں درج ہیں۔ تکڑا کے ساتھ تگڑا بھی لکھنا چاہیے تھا۔

تکڑم۔ (عم) ترکیب چال۔ درج نہیں۔

(فقرہ) اب تو روزی پر جھاڑو پھر گئی۔ کوئی تکڑم بتائیے۔ (اودھ پنچ)۔

تکش۔ مذکر۔ (عم) ترکش۔ تیروں کے رکھنے کا خانہ۔

اثر۔ بہت مشتبہ۔ خارج۔

تکفّل۔ (ع)۔ ذمہ دار ہونا۔ ضامن ہونا۔

اثر۔ خارج۔

تکنا۔ تکونا۔ تکونیا۔ سہ گوشہ۔

مثلث۔ (قدر) سے

سطحِ گلشن پہ ہیں بیدِ چمنوں کی شکلیں
گول ہے کوئی تکونی ہے کوئی ہشت پہل

اثر۔ عوام اور خواص کے استعمال کا فرق نہیں دکھایا گیا۔ خواص تکونا (مذکر) تکونی (مونث) کے علاوہ تکننا یا تکونیا نہیں بولتے۔

تکونا ایک پکوان ہے میٹھا اور سلونا دونوں طرح کا۔ یہ مفہوم درج نہیں کیا۔

(کتنے ہی الفاظ اردو میں شامل کر لیے گئے ہیں جو در اصل ہندی زبان کے ہیں اور اُردو میں رائج نہیں۔ اس جگہ صرف تین ایسے الفاظ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے:

۱۔ تکھارنا۔ ۲۔ تکھڑی۔ تکھنا۔ یہ فیلن یا اسی قبیل کی کسی دوسری ڈکشنری سے جس میں اُردو اور ہندی کی تفریق نہیں دکھائی گئی ہے، نقل کر دیے گئے ہیں۔ اس طرف متعدد بار اشارہ کر چکا ہوں۔ حضرت مولف اردو کی لغت لکھ رہے تھے لہٰذا غیر زبانوں کے تمام ایسے الفاظ ہندی کے ہوں۔ سنسکرت کے ہوں عربی فارسی ترکی یا انگریزی یا اور کسی زبان کے جن کو اُردو نے قبول نہیں کیا ٹکسال باہر ہیں۔ اگر مختلف زبانوں کے الفاظ اضافہ کرنا ضروری سمجھا جائے تو ان کی فہرست ہر زبان کے تحت علٰحدہ علٰحدہ مرتب کرنا چاہیے اور بعد غور و خوض اُن کو شامل یا نظر انداز کرنا چاہیے۔ اسی طرح ایک متروک الفاظ کی یا جو ترک کے قابل ہیں مرتب کرنا چاہیے۔ اس کی صاحب نور اللغات نے شروع کتاب میں کوشش کی ہے۔ مجھے عرض کرنے دیجیے کہ ناتمام کوشش۔ اثر)۔

تکوا۔ (ھ) (ہندو) تکلا۔

اثر۔ خارج۔

تکھارنا۔ (ھ) (عو) دلیل سے ثابت کرنا۔ اچھی طرح دریافت کرنا۔ کسی فعل کو تین مرتبہ کرنا تین ہل چلانا۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے "تین مرتبہ ہل چلانا" قصباتی کی زبان پر مہر ہے۔ قابلِ اخراج۔

تکھڑی۔ چھوٹی ترازو۔ ترازو کے پلے۔

اثر۔ خارج۔

تکیہ لگا کر بیٹھنا۔ تکیہ یا کسی اور چیز سے پیٹھ لگا کر بیٹھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ سے

یہ بیٹھا انتظارِ یار میں تکیہ لگا کر میں
کہ جوشن بن گیا ہوں اپنے دروازے کے بازو کا

نالی تکیہ لگانا درج ہے۔

تَگّا۔ (ھ) ٹیڑھا۔ خیدہ۔ وہ شخص جو ٹیڑھا اور کبڑا ہو کر چلے۔

اثر۔ میں اس کی تحقیق میں بھی ناکام رہا۔

تگّا۔ دایہ کا شوہر۔ آنا کا خاوند۔ ترکی میں اس معنی میں اتکہ بولتے ہیں۔

اثر۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ زبان یار من ترکی، و من ترکی نمیدانم۔ اس تکلف کی کیا ضرورت تھی جب اُردو میں لفظ دادا (تیسرا حرف دال) موجود ہے جسے دال کی ردیف میں اسی مفہوم کے ساتھ درج کیا ہے۔

تگادر ۔ (ف) ۔ تیز رو گھوڑا ۔
انیسؔ ؎
کافر نے رجز پڑھ کے تگادر کو نکالا
اکبر بھی بڑھے، چلنے لگا بھالے پہ بھالا

اثر ۔ قابل اخراج ۔

تِگڈّم ۔ تین آدمیوں کا میل ۔ تین چیزوں کا میل ۔

اثر ۔ میرے ذہن میں تگڈم کا مطلب ہے تین آدمیوں کا باہم لڑائی میں گتھ جانا ۔ کہیں اس لفظ کا اندراج نہیں ملا ۔ تگڈم ہوگئی عام فقرہ ہے ۔

تگرگ ۔ (ف ۔ بفتح اول و دوم و سکون سوم) اولا ۔ ژالہ وغیرہ ۔

اثر ۔ خارج ۔

تگی ۔ تاش کا ایک پتا جس میں تین بندکیاں ہوتی ہیں ۔ یہ درج نہیں ۔
خمیدہ ہو کر کسی کے اوپر چڑھنا ۔ چڈھی ۔
آدمی کی سواری (کم عمر بچے بولتے ہیں) ۔

اثر ۔ خارج ۔

تلا ۔ (ف) طلا ۔ سونا ۔ عربی داں فارسیوں نے املا ۔ ط ۔ سے کر دیا ہے ۔

اثر ۔ عام املا (ط) سے ہے ۔ تلا خارج ۔

تلا توپ ڈالنا ۔ جلدی کرنا ۔ ہڑ مچانا ۔ اصرار کرنا ۔ درج نہیں ۔
(فقرہ) آخر مولوی صاحب کے تلا توپ ڈالنے سے مجبوراً یونہی حوالے کر دیا ۔
(مقدمہ دیوان جان صاحب) ۔

تلازُم ۔ (ع) باہم لازم ہونا ۔ تلازمہ ۔ کسی خاص مضمون کی رعایت سے الفاظ لانا ۔ اصل میں تلازم تھا ۔

اثر ۔ تلازمہ کے علاوہ تلازم استعمال نہیں ہوتا ۔ تلازم خارج ۔

تلاطم آنا ۔ موج اٹھنا ۔ طوفان آنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (لغات اردو) ۔

تلانی دینا ۔ بدلہ دینا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (لغات اردو) ۔

تلاق ۔ (ع) لقی مادہ ۔ باہم ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔

اثر ۔ خارج ۔

تِلام ۔ (ع ۔ بکسر اول تلم بالکسر کی جمع) ۔ خادم ۔ ملازم ۔

اثر ۔ خارج ۔

تِلاوا ۔ (عم) وہ فوج کا دستہ جو رات کو لشکرگاہ یا شہر کی حفاظت کے واسطے گشت کرے ۔ یہ لفظ طلایہ کا بگاڑا ہوا ہے ۔

اثر ۔ تلاوا عوام کے لیے چھوڑیے ۔

تِل پھوٹتے ۔ فوراً ۔ بہت جلد ۔ درج نہیں ۔ "بات بات میں تل پھوٹتے خفا ہوتے ہیں" (طلسم ہوش ربا) ۔

تِل دینا ۔ سرمے یا کاجل سے رخسار پر مصنوعی تل بنانا ۔ عورتوں کا ایک طریق آزمایش ۔ درج نہیں ۔
انجمؔ ؎
تم ستم کرتے نہیں گر تل کی اوٹ
زیر ابرو تم نے پھر کیوں تل دیا

تللی ۔ دھار (بندھنا کے ساتھ) ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں تلتلی بولتے ہیں ۔ (فیلن کی طرح نور اللغات میں دونوں کی طرح اندراج

ہے)۔
تلنا۔ آمادہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔
میر انیسؔ ؎
ہتھیار جو باندھے تھے تو کیا تن پہ کھُلے تھے
سب نیچے تولے ہوئے مرنے پہ تُلے تھے
تلوار دیکھ کے کسی کا مُنہ نہ دیکھنا۔
انتہائی گرویدگی کا اظہار۔ درج نہیں۔
(فقرہ) بی کونسل اپنے عشاق سے حلف لیے بغیر گھر میں قدم رکھنے نہیں دیتیں اور معشوق کا عام قاعدہ بھی یہی ہے۔ بس حلف اٹھایا کہ آپ کا تلوار دیکھ کے کسی کا مُنہ نہ دیکھیں گے (اودھ پنچ)۔
تلوار پھرنا۔ تلوار چلنا۔ صباؔ ؎
سخت جانی کہیں قاتل سے نہ محجوب کرے
بات رہ جائے گی مُنہ پر سے جو تلوار پھری
اثر۔ شعر کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا تاہم محاورہ وضع ہو گیا۔ تلوار کا مُنہ پر سے بغیر قتل کیے پلٹ جانا گویا قتل کرنے سے انکار کرنا ہے لہٰذا سخت جانی کا الزام اس شخص پر عائد نہ ہو گا۔ جب تلوار پھر ہی گئی تو سخت جانی کہاں رہی۔
تلوار سے مرنا۔ لڑتے بھڑتے جان دینا۔ درج نہیں۔
تعشقؔ ؎
مردوں کے حق میں تیغ کا پانی ہے مثل شیر
تلوار سے مرے کہ یہ مرنا ہے دل پذیر
تلوار کا بل۔ تلوار کی کجی جو بے موقع ضرب لگانے سے ہو جاتی ہے ؎
کیا نہ قتل کسی سخت جاں کو اے قاتل
تمام بل تری تلوار کے نکل جاتے
اثر۔ تلوار کا بل نہ تو زبان ہے نہ محاورہ۔ بل نکلنا دم خم ختم ہو جانا۔ طاقت باقی نہ رہنا غرور ڈھ جانا ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا کہ تو نے کسی سخت جاں پر تیغ آزمائی نہیں کی ہے ورنہ تیری تلوار کا سارا کس بل نکل جاتا۔ باڑھ مڑ جاتی۔ تلوار کسی سخت جاں پر ابھی چلی کہاں۔ ہے کہ بے موقع ضرب کا سوال پیدا ہو اور تلوار کی کجی کا موجب ہو۔
تلوار کا پٹھّا۔ (لکھنؤ) تلوار کی چوڑی دھار۔ بحرؔ ؎
ازل سے قاتلوں کو نقش خوبی سے ہے محرومی
کسی تلوار کے پٹھّے پہ اُلّو ہو نہیں سکتا
اثر۔ تلوار کا پٹھا تلوار کی دھار ہے۔ چوڑی کا اضافہ غلط۔ لغت نام نا معلوم میرا ہم نوا ہے۔ تلوار کا پٹھا = تلوار کی دھار۔
تلوار کا زخم بھر جاتا ہے، بات کا نہیں بھرتا۔ ناسزا بات دل میں کھٹکتی رہتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند) (گھاؤ کے ساتھ درج ہے)۔
تلوار کا کسنا۔ تلوار کو جھکانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
تلوار کھینچنا۔ تلوار میان سے نکالنا۔ تلوار سونتنا۔ قتل کرنے کو مستعد ہونا۔
ناسخؔ ؎

دور اتنا آپ کو مجھ سے بنا لے خونخوار کھینچ
ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ
اثر۔ یہ تلوار کھینچنا کے نہیں قتل کو تلوار کھینچنا کے معنی ہوئے۔ خالی تلوار کھینچنا جنگ پر آمادہ ہونا۔ انیس ؎
ہم حکم سے حاکم کے نہیں پھرنے کے زنہار
بیعت نہیں منظور تو پھر کھینچیے تلوار
تلوار کا گھاٹ سے پڑنا۔ موقع سے پڑنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) تلوار کا گھاٹ درج ہے۔
تلوار کی دھار پر چلنا۔ خطرناک راستہ اختیار کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے ۔ واردات کم ہوں تب بھی مشکل اگر زیادہ ہوں تب بھی مشکل کہ انتظام درست نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
نوٹ: کچھ پیشہ ور لوگ بطور تماشا تلوار کی دھار پر چلتے ہیں اور تلوے زخمی نہیں ہوتے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
تلوار مُنہ پر کھانا۔ تلوار کے وار سے مُنہ نہ پھیرنا۔ ثابت قدم رہنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎
تلوار کھینچ کر وہ خوں خوار ہے یہ کہتا
مُنہ پر جو کھاتے ڈرتا ہو وہ سپر سنبھالے
تلوار میں چھالے پڑنا۔ وہ داغ جو تلوار کے لوہے میں پڑ جائیں۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
راہِ خوں ریزی میں او قاتل جو رکھا ہے قدم
چلتے چلتے پڑ گئے چھالے تری تلوار میں
تلوار میں کاٹ ہونا۔ تلوار کا اس قابل ہونا کہ جس پر پڑے اُس کا خاتمہ کر دے بُرش ہو۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎
غیر خوں ریزی سپاہی کا کوئی جوہر نہیں
کاٹ ہو تلوار میں کیا عیب اگر جوہر نہیں
تلواریا۔ تلوار چلانے والا۔ ہتھیار بند۔
اثر۔ فصیح تلوریا۔ (بغیر الف اول) ہے اور اسی طرح خوش آئند ہے۔ فیلن میری تائید میں ہے۔ اُس نے صرف تلوریا لکھا ہے۔
تلواس۔ (فارسی میں تلواسہ بکسر اول و نیز بفتح اول) اضطراب۔ بیقراری۔
اثر۔ تلواس کوئی لفظ نہیں۔ کم سے کم میں تحقیق نہیں کر سکا۔ فارسی میں تلواسہ ضرور ہے مگر اُس کا مہند تلواس کس طرح اور کس نے بنایا۔ فیلن میں تلوانسا بمعنی تلوے کا چھالا بفتح اول ہے۔ تلواس کا وجود نہیں۔
تلوا سہلانا۔ تلوے پر ہاتھ پھیرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)
تلوا کھجانا (کھجلانا)۔ کف پا میں خارش ہونا۔ سفر درپیش ہونے کا شگون سمجھا جاتا ہے۔
اثر۔ تلوے کھجلانا بصیغۂ جمع ضمناً آگیا ہے۔ اسے بھی علیٰحدہ درج کرنا چاہیے تھا۔
تلواں۔ (ہ) ہتی۔ وزنی۔ (بزم آخر)
وہ بھاری بھارکم۔ ان نئی ٹکن کے

لال لال جوڑے ...

اثر۔ دہلی سے مخصوص کردیا ہے حالاں کہ لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں :۔

یہ ہم نے مانا کہ غدر والا زمانہ اب نہیں۔ ہے نہ بھاری بھاری تلواں جوڑے ہیں نہ جواہرات کے صندوقچے ......

(اودھ پنچ) ایک بات اور قابل توجہ ہے تلواں میں ہمیشہ کارچوب کا مفہوم شامل رہتا ہے۔ حضرت مولف نے اس طرف اشارہ نہیں کیا۔

تِلوانسا۔ (ھ) چراغ کو اس طرح رکھنا جس سے تیل بتی کے قریب رہے۔ ہندو تلونڈا بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ تلوانسا بکسر اول نہیں۔ بفتح اول ہے جس کے معنی اوپر درج کیے گئے۔ تلونڈا کے معنی بیشک وہی ہیں جو حضرت مولف نے تحریر فرمائے مگر اس کی ساخت ہی اس کے گنوارپن کی شاہد ہے۔

تلووں سے پار ہونا۔ تلووں میں چبھ جانا۔ گڑ جانا۔ پیوست ہو جانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

سر اٹھا کر جو چلا اس دشت وحشت خیز میں
پار تلووں سے وہیں خار مغیلاں ہوگیا

تلووں سے لگی اور سر میں بجھی۔ بہت غصہ آیا۔ تاؤ کھایا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) یہ سنتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ بیگم کے تلووں سے لگی اور سر میں بجھی غصے کے مارے چہرہ تمتمانے لگا۔

(اودھ پنچ)۔

تلووں سے لگی تو دماغ میں بجھی۔ بہت غصہ آیا۔ تاؤ کھایا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) انڈے ہیں تین اور اس تین کے مجموعے کا ایک مفہوم ذہنی ہے لہٰذا تین اور ایک چار ہوئے یا نہیں؟ کہیے ہاں۔ والد محترم کے تلووں سے لگی تو دماغ میں بجھی۔ (اودھ پنچ)۔

تلووں کو نہ پہنچنا۔ کوئی نسبت کوئی مقابلہ نہیں۔ درج نہیں۔

(فقرہ) سارے زمانے کی سیم بدن پریاں ہماری ملکہ کے تلووں کو بھی نہیں پہنچتی ہیں۔

(خدائی فوج دار)۔

تلووں میں لہو اُترنا۔ زیادہ چلنے سے ایسا ہوتا ہے۔ کنایۃً زیادہ مسافت طے کرنا۔ ناسخ ؎

پھرتے پھرتے سب اتر آیا ہے تلووں میں لہو
خار صحرا ہیں زیادہ نشترِ فصاد سے

اثر۔ یہ تلووں میں لہو اتر آنا ہے نہ کہ لہو اترنا۔

تلوے پلکوں سے سہلانا۔ خوشامد کرنا۔ شدید اظہار گرویدگی۔ اس طرح درج نہیں۔

تلوے جلنا۔ تکلیف۔ بے چینی کی علامت۔ درج نہیں۔

وزیر ؎

کسی دل سوختہ کو ٹھکرایا
کہتے ہو تلوے جلا کرتے ہیں

تلوے گرم کرنا۔ کنایۃً۔ رشوت دینا۔

اثر۔ بہت مشتبہ فقرہ ہے۔ تحقیق نہ ہو سکی۔

تلے اوپر آدمی پلے پڑتے تھے۔ کثیر مجمع تھا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) بڑی گہما گہمی تھی۔ تلے اوپر آدمی پلے پڑتے تھے۔ (اودھ پنچ)۔

تلیٹی۔ تلا۔ پیندا۔ تہ۔ نیچے کی زمین۔ ۲۔ دامن کوہ۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

تلے کا پتھر بھاری ہے۔ تلے کا پاٹ بھاری ہے۔ جورو زبردست ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تلینچا۔ (دہلی) چھت کا اونچان۔

اثر۔ دہلی کی زبان مشتبہ ہے ورنہ فیلن لکھتا ممکن ہے کہ قصباتی ہو۔

تلینڈو۔ (ع) مطیع فرمانبردار۔ معتوب وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

تمادی۔ وہ میعاد جس کے گذر جانے سے نالش کا اختیار نہ رہے۔

اثر۔ یہ خالی تمادی نہیں تمادی عارض ہونا ہے۔

تمارض۔ (ع۔ مرض مادہ) بیمار بننا۔

اثر۔ خارج۔

تم بھی کورے چالیس سیرے ہو۔ (مثل) بالکل بیوقوف۔ احمق۔ درج نہیں (فیلن)

تم بھی کیا ہو۔ کہنا کچھ کرنا کچھ۔ حیلے حوالے کرنا۔ سامنے کچھ پیٹھ پیچھے کچھ۔

درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تم تو اپنی ہی گاتے ہو۔ اپنے ہی مطلب کی کہے جاتے ہو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تم جانو تمہارا کام جانے۔ ہم نے سمجھا دیا۔ آئندہ تم کو اختیار ہے۔ درج نہیں۔

تمرین۔ عادت ڈالنا۔ خوگر ہونا۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

تم کیا قاضی ہو۔ تم اس معاملے میں دخل نہ دو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تم کیا ہو۔ یعنی کچھ نہیں۔ بے حقیقت ہو درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تم میں کیا سرخاب کا پر لگا ہے۔ (طنزاً) تم میں کیا خوبی ہے۔ درج نہیں۔

تمنچہ۔ پستول۔

اثر۔ عام لفظ تپنچہ ہے۔

تمہاری باتیں لکھ رکھنے کے قابل ہیں۔ (طنزیہ) تمہاری باتیں بے سروپا ہیں۔ قابل قبول نہیں۔ (فیلن)۔

تمہاری شرم میرے سر آنکھوں پر۔ عورتیں کسی کو شرمندہ کر کے اور زیادہ چھپانے کو اتنا اضافہ کر دیتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اچھا شرماؤ نہیں تمہاری شرم میرے سر آنکھوں پر۔ (اودھ پنچ)۔ (عورتیں شرم بفتح اول د

دوم بولتی ہیں)۔

تمہاری گرہ کا کیا جاتا ہے۔ تمہارا کیا خرچ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

تمہارے کہنے کی بات ہے۔ یہ بات تمہارے شایاں نہیں یا خلاف دانائی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تمہیں بھی دیکھا۔ کہتے کچھ ہو کرتے کچھ ہو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تناور۔ قوی جثہ شخص۔ قوی۔ مضبوط۔
۲۔ ہر عظیم الجثہ شے کو تناور کہتے ہیں۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے تناور کا استعمال اردو میں درختوں کے لیے مخصوص ہے۔ انسان کے لیے لفظ تنومند ہے۔ یہ پیپل کا درخت بڑا تناور ہے۔ وہ شخص خوب تنومند ہے۔ اس کے خلاف بولنا غلط نہیں تو غیر فصیح ضرور ہے۔

تن بدن پھنکنا۔ شدت کی گرمی محسوس ہونا۔ سبب کوئی ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

تن بدن پھنکنے لگا اور پلک تر نہ ہوئی
کبھی رویا ہوں تو اس شان سے رویا ہوں میں

تن بدن میں جان نہیں نام زور آور خاں۔ صرف نام سے کیا ہوتا ہے۔ زور چاہیے۔ درج نہیں۔

تنبول آنا۔ لگام کے صدمے سے گھوڑے کے منہ سے خون نکلنا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔

تنبول پینا۔ پان کا مرکب عرق پینا۔

اثر۔ یہ بھی ٹکسال باہر۔

تن پھن۔ جلی بھنی باتیں کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

تن پیٹ کہاں رکھ آویں۔ کھانے پینے کا خرچ کہاں سے لائیں جو مفت خدمت کریں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تن تکیہ من بسرام جہاں پڑے وہیں آرام۔ آزاد وضع ہر حال میں خوش رہتا ہے۔ ؏

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

تُن تُنی۔ ایک قسم کا ساز۔ اکتارہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس کا ایک ہاتھ تن تنی (اکتارے) کی ڈانڈ تھامے ہے۔

تندور۔ (دہلی) دیکھو تنور۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی بول چال میں تندور ہے۔ شعر میں البتہ تنور نون کی تشدید کے ساتھ نیز بلا تشدید استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ تر بلا تشدید۔

تندیل۔ توندیلا۔ (واو غیر ملفوظ نون غنہ) توند والا آدمی۔ مونث کے لیے توندیلی کہتے۔

اثر۔ تندیل کا تلفظ پھر بھی معرض خفا میں رہا۔ یہ تندیل ہے۔ دال ساکن۔ مفتوح۔ تندیل۔ توندل بھی مستعمل ہے۔

تندیلا۔ موٹا۔ فربہ۔ جس کا پیٹ نکلا ہو درج نہیں۔ (بضم اول و نون غنہ و کسرۂ سوم)۔

انشا ؎

بیٹھتا ہے جب تندیلا شیخ آکر بزم میں
اک بڑا مٹکا سا رہتا ہے شکم آگے دھرا

تندیل درج ہے۔

تنصّر۔ (ع) مذہب عیسوی اختیار کرنا۔ نصاریٰ بننا۔

اثر۔ خارج۔

تنقّل۔ (ع) تھوڑا تھوڑا ٹونگنا۔

اثر۔ خارج۔

تَنک۔ (گنوار) ذرا۔ ذرا سا۔ زبانوں پر بکسر دوم ہے۔

اثر۔ گنوار وزبان میں ایسی بال کی کھال کھینچنے سے فائدہ۔

تنکا بھر۔ بہت تھوڑا۔ خفیف۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) خزانۂ ہند کے سر سے تنکا بھر بوجھ کم نہیں ہونے دیتے۔ (اودھ پنچ)۔

تنکا ہلانا۔ معمولی کام کرنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) مجھے تو بیماری کے سبب سے تنکا ہلانا دشوار ہے۔ (لغات اُردو)۔

تنکا سر سے اتارنا۔ کسی پر احسان کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

تنکا ہوا کا رُخ بتاتا ہے۔ تھوڑی سی چیز سے بہت کا اندازہ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگر تنکا ہوا کا رُخ بتاتا ہے تو ایک شہزادے کی تنخواہ کے بارے میں قوم کی خست بہت کچھ سمجھاتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

تنکے چننا۔ بدحواس ہوجانا۔

ظفر ؎

تنکے چنے گا وحشیوں کی طرح ناصحا
دیکھے گا گر کرشمہ اُس آہو نگاہ کا

اثر۔ تنکے چننا دیوانہ ہونا پاگل ہونا ہے نہ کہ بدحواس ہونا۔ ظفر کے شعر کا بھی یہی حاصل ہے اور لغت نام نامعلوم میں بھی یہی اندراج ہے :-

تنکے چننا = سودائی ہوجانا۔ دیوانہ ہوجانا۔

تنگا ترشی سے بسر ہوتی ہے۔ آمدنی کم خرچ زیادہ۔ اس طرح درج نہیں۔

تنگا ترشی کرنا۔ مصیبت سے بسر کرنا۔ پیسا کفایت سے اٹھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ لغت نام نامعلوم۔ خالی تنگی ترشی اور تنگا ترشی درج ہے۔

تنگا تنگ۔ خوب بھینچ کر۔ درج نہیں۔

(فقرہ) سب سردار گلے سے لپٹ گئے اور ہر ایک نے تنگا تنگ بغل گیر کیا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

تنگہ (ف) ٹکا کا مفرس۔ دو پیسے

اثر۔ خارج۔

تننانا۔ اکڑنا۔ چین سے سونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ ؎

گاڑھا پہنیں اور تننائیں
کپڑا بدیسی پہ نہ منگائیں

(اودھ پنچ)۔

تنیا۔ (گنوار) لنگوٹ۔ کپڑے کی دھجی جو رذیل قوموں کے مرد سترپوشی کے واسطے

باندھتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔
تنی تنا۔ ان بن۔ ناچاقی۔ درج نہیں۔
(فقرہ) بغیر اڈیٹر کے اصلاحی نوٹ کے مضمون شائع ہوا تو غلط کی اشاعت کا جرم عائد ورنہ صاحب مضمون سے تنی تنا اور جھک جھک یقینی۔
(اودھ پنچ)۔
تنی تنی گاتیں۔ عورت کے سخت اور ابھرے ہوئے پستان۔ درج نہیں۔
قلق ؎

بانکی بانکی ادا غضب باتیں
وہ اکڑ وہ تنی تنی گاتیں

تو۔ (بالفتح) تب۔ درج نہیں۔
(فقرہ) تو سہی کہ تم کو جیل نہ دکھایا ہو۔
تو۔ جب جزاً مقدم ہو تو یہ حرف واجب الحذف ہوتا ہے۔ غالبؔ ؎

نہ سنو گر برا کہے کوئی
نہ کہو گر برا کہے کوئی

اثر۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ غالبؔ کے شعر میں تو حذف کہاں ہے۔
توابع۔ (ع۔ تابع کی جمع) پیچھے آنے والی چیزیں۔ پیرو۔
اثر۔ خارج۔ تابع رہنے دیجیے۔

توانگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال

مال تو بخیل کے پاس بھی ہوتا ہے مگر دل توانگر نہیں ہوتا، اور عزت دانائی سے ہوتی ہے۔ پیری سے نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔

تو بجائے پدر چہ کردی خیر کہ ہمہ چشم داری از پسرت

تو نے اپنے بزرگوں سے کیا بھلائی کی جو اُس کا اپنے بیٹے سے امیدوار ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

تجھ کو پاس کی تو خبر نہیں دور کی کیا جانے۔ درج نہیں۔
توبہ بندے۔ دق کر ڈالا۔ بطور خطاب۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
توتو۔ (ہر دو واو مجہول) زبان۔ جیب۔ اب یہ لفظ متروک ہے۔
اثر۔ توتو پوتو اب بھی مستعمل ہے۔ بچے کا تتلا کے باتیں کرنا۔ یہ درج نہیں اور جب اس طرح رائج ہے تو متروک بھی نہیں کہہ سکتے۔ علاوہ برایں توتو کرنا بمعنی تتلانا فیلن میں بھی درج ہے۔
توتو۔ (واو معروف) کتے کے بلانے کی آواز۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم) خالی تو لکھا ہے۔ اس کی صحت مشتبہ ہے۔
توتو پوتو پوتو (عو) بچہ کچھ بولنے لگتا ہے۔ بچے کی ٹوٹی پھوٹی زبان۔ درج

نہیں۔ (واو مجہول بالضم)۔
توتو پو تو کرنا۔ (واو مجہول) تتلا کے بات کرنا۔ درج نہیں۔
تو تو میرا کلیجا ہے۔ (ع) نہایت عزیز ہے۔ پیارا ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن) بعض عورتیں کلیجا ہے کے بدلے کلیجے کا ٹکڑا ہے بولتی ہیں۔
تو تو میں میں۔ گالی گلوچ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
توتے پڑھانا۔ توتے کو بولنا سکھانا۔ مجازاً ایسے شخص کو پڑھانا جس میں مطلب سمجھنے کی استعداد نہ ہو۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎

تو پڑھائے اے صنم توتے تو کیا
ہو ابھی مرغ خوش آہنگ آئنہ

توتے کی سی آنکھ بدلنا۔ بے مروتی کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔
توتے کی طرح آنکھ بدل جانا۔ دفعتہً بے مروت ہو جانا۔
اسیر ؎

خط بھیجنے لگا جو اُس آئینہ رو کو میں
توتے کی طرح آنکھ کبوتر بدل گیا

اثر۔ مثل توتے کی طرح آنکھ بدلنا ہے نہ کہ بدل جانا۔ اسیر کے شعر میں بھی آنکھ بدل گیا ہے نہ کہ بدل جانا۔ آنکھ بدل گیا کے معنی ہیں خط لے جانے سے انکار کیا۔ اصل مثل سے البتہ بے التفاتی اور بے مروتی کا اظہار ہوتا ہے یعنی توتے کی طرح آنکھ بدلنا ہے۔
تودہ۔ انبار، ڈھیر وغیرہ۔
اثر۔ صرف واو معروف سے لکھا ہے واو مجہول کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ فیلن میں بھی دونوں تلفظ لکھے ہیں۔
توڑا۔ کمی۔ قحط۔ قلت۔ (ڈالنا۔ پڑنا کے ساتھ)۔
اثر۔ ہونا کے ساتھ بھی ہے۔ دنیا میں معشوقوں اور خوبصورتوں کا توڑا نہیں ہے۔ (ناول نشتر)
توڑا بھرنا۔ گت ناچنے میں چکر کھا کے بیٹھ جانا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) آگے بڑھے تو رنڈیاں ناچ رہی ہیں۔ کوئی توڑے بھر رہی ہے کوئی بتا رہی ہے کوئی گا رہی ہے۔ (خدائی فوجدار)۔
توڑا مروڑی۔ توڑنا مروڑنا۔ ہاتھا پائی۔ ملنا دلنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ توڑ مروڑ بولتے ہیں۔
توڑ جوڑ کر رہے ہیں۔ تدبیر میں لگے ہوئے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
توڑ دہی کا پانی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
توڑ کے نکل جانا۔ اس پار سے اُس پار ہو جانا۔ درج نہیں۔
ذوق ؎

نالہ کہتا ہے کہ تا چرخ زحل جاؤں گا
فلک میں توڑ کے اس کو بھی نکل جاؤں گا

توڑ مروڑ ۔ مل دل ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (توڑنا مروڑنا درج ہے)۔

توڑے خرچ کرنا ۔ زرِ کثیر صرف کرنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) یہاں طالب ہیں آدمی مطلوب ہے زر بیس خرچ کرنے پڑیں گے توڑے۔

توسن بھڑکنا ۔ گھوڑا بھڑکنا ۔ منیر ؎
قسمت عاشق پامال سمجھ کر چکے
یہی ڈر ہے کہ بھڑک جائے نہ توسن ان کا

اثر ۔ توسن بھڑکنا مہمل فقرہ ہے ۔ بھڑکنا ہے وہ معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

توسہی ۔ (تو بالفتح) ضرور بالضرور، یقینی ۔ درج نہیں ۔ لغت نام نامعلوم)

توشہ بھروسہ ۔ کھانے پینے کا سامان جو سفر میں ہمراہ لے جائیں ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) کوئی گھر سے توشہ بھروسہ لے کے چلا ہے۔

توشۂ سفر ۔ یا سفر کا توشہ ۔ سامان سفر ۔ زادراہ ۔ اس طرح درج نہیں ۔
انیس ؎
امید اسی گھر کی وسیلہ اسی گھر کا
دولت یہی میری یہی توشہ ہے سفر کا

توشۂ عاقبت ۔ اعمال نیک ۔ اچھے کام وغیرہ ۔

اثر ۔ اسی کے ساتھ توشۂ آخرت لکھ دینا چاہیے تھا ۔ وہ درج نہیں ۔ رند ؎
توشہ آخرت کی فکر رہے
جی سے جانے کا ہے سفر نزدیک

توفان ۔ (معنی نمبر ۱ میں فارسی ہے)۔
۱۔ شور غوغا ۔ دریا کی شورش ۔
۲۔ بہتان ۔

اثر ۔ یہی اور دوسرے معنی طوفان کے تحت بھی لکھے ہیں ۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے اب ہر حال میں طوفان 'ط' سے لکھتے ہیں۔

توکو نہ موکو لے چولہے میں جھونکو ۔ مثل ۔ چیز کو ایسا برباد کرنا کہ کسی کے کام کی نہ رہے۔

اثر ۔ تو کو اور مو کو واو معروف کے تحت میں لکھا ہے اور صاف صاف ابتدا میں ضمیر واحد حاضر حرف خطاب کے مطابق تحریر کیا ہے ۔ متعدد مثالیں ہیں جن میں لفظ تو واو معروف سے درج کیا ہے ۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ لفظ تو کلمۂ خطاب ہے ۔ حالاں کہ مثل زیرِ نظر اور تو کو نیز مو کو واو مجہول بالضم ہے۔

توکون ہے ۔ دخل در معقولات دینے والے کو اس طرح ٹوکتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

توکہاں اور میں کہاں ۔ ہم دونوں میں بڑا فرق ہے ۔ درج نہیں ۔
(محاورات ہند)۔

توکیوں جلتا ہے ۔ تو کیوں حسد کرتا ہے یا برا مانتا ہے ۔ درج نہیں ۔
(محاورات ہند)۔

توند پر ہاتھ پھیرنا ۔ اچھی غذا خوب ڈٹ کے کھانا ۔ (توند = نکلا ہوا بڑا

پیٹ)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) موہن بھوگ کھائیں توند پر ہاتھ پھیریں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

توند پھڑکانا۔ موٹاپے کے سبب سے توند کا ہلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک موٹا دھم دھوسڑ... توند پھڑکاتا... آتا ہے۔ (اودھ پنچ)

توند پھولنا۔ پیٹ بڑھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری توند تو خوب پھولی ہے۔ (لغات اُردو)

تو نہیں تیرا بھائی۔ تو نہیں تو اور کوئی نہ کوئی یہ کام کر دے گا۔ درج نہیں۔

تو ہر تو۔ (تو بالضم واو مجہول)۔ تہ در تہ۔ درج نہیں۔ (تو فارسی میں بمعنی پردہ ہے)۔

تو ہے اور میں ہوں۔ طرفین کا اس وقت کوئی حمایتی نہیں ایسا بدلہ لوں گا کہ یاد ہی تو کرے گا۔ درج نہیں۔

تھالی پھوٹی تو پھوٹی جھنکار تو سنی۔ مثل۔ جب کوئی بے غیرت آدمی اپنا پردہ فاش ہونے پر نادم نہ ہو بلکہ خوش ہو۔

۲۔ اُس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں، جو حصول مطلب میں نقصان کی پروا نہ کرے۔

اثر۔ یہی مثل اس طرح اختصار کے ساتھ ہے: تھالی پھوٹی جھنکار لوگوں نے سنی۔ یعنی راز فاش ہونے سے ندامت ہوئی۔ (فقرہ) اگر گلے میں نوالہ پھنس گیا۔ اگر گرما گرم چائے نے مُنہ میں چھالے ڈال دیے تو بڑی ندامت ہوگی۔ بارہا یہی ہوا۔ تھالی پھوٹی جھنکار لوگوں نے سُنی۔ شوربے نے لباس پر گل بوٹے بنائے۔ (اودھ پنچ)۔

تھالی کٹورا بیچنا۔ گھر کا تمام اثاثہ فروخت کر ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گھروں کی تھالی کٹورا بیچ کے ساکھ قائم کرنا۔

تھتکاری۔ (عو) زنجیر۔ بیڑی۔ رنگین ؎

باز آئے اپنی فطرت سے وہ تب تک ذکریا
پاؤں میں جب تک نہ کوکا کے پڑیں تھتکاریاں

اثر۔ اس معنی میں ہمیشہ بصیغۂ جمع بولا جاتا ہے۔ رنگین کے شعر میں بھی اسی طرح ہے۔ بصیغۂ واحد چڑیل کے معنی دیتا ہے۔ (فقرہ) مولٰی تھتکاریاں (ہتکڑیاں بیڑیاں) کسے مرغوب ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

نہ توڑ کنواں۔ ایسا کنواں جس میں اتھاہ پانی ہو۔ گہرا پانی ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچہری کی دم میں نہ توڑ کنوئیں کا نل کیا تھا کس عذاب میں جان پڑی۔ (اودھ پنچ)۔

تھڑ جئے۔ بزدل۔ کم ہمت۔ تھڑدلے۔ درج نہیں۔ صبا ؎

کیا جان زاہدوں کی جو الفت کا نام لیں
ان تھڑجیوں کے خاک کبھی دل بڑھے نہیں

تھکا۔ بھگو دینا۔ تر کر دینا۔ یہ مفہوم درج

نہیں۔ (فقرہ) توشک بھیگ کے تھکا ہو گئی۔

تھکا اونٹ سرا کو دیکھتا ہے۔ (نکتا ہے)۔ مبتلائے آفت مخلصی کا طالب رہتا ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے :۔ "تھکا اونٹ مسافر کو دیکھتا ہے" (لغت نام نامعلوم)۔

تھک کے بیٹھ رہنا۔ عاجز اور درماندہ ہو کر بیٹھ رہنا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

مرے بڑھاتو نہ خوش ہو کہ ہے حیرت کا مقام
راہ میں تھک کے جواں بیٹھ رہے پیر چلے

تھکیا۔ تھکا کی تصغیر۔ جمی ہوئی چیز۔ سونا جو پگھل کر جم گیا ہو۔ درج نہیں۔

(فقرہ) ان کو اُن ریزوں کے جمع کرنے اور اُس سے سونے کی تھکیا بنانے کی دُھن تھی۔

(شریف زادہ)

تُھکیل ماری۔ (عو) صفت۔ مونث۔ بے غیرت۔ (فقرہ) جب وہ مڑیں تو رحمت کو دیکھ کر ایک چیخ ماری کہ دور موئی چھچھوندر بنجتی تھکیل ماری کیا مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے۔

اثر۔ تھکیل بضم اول و فتح سوم لکھا ہے حالانکہ بضم اول و سکون سوم ہے۔ (تھک۔ یل)۔ علاوہ بر ایں تھکیل ماری مہمل فقرہ ہے۔ تو بات کیا ہے کہ متعدد دوسرے فقروں کی طرح یہ بھی ناول نادر جہاں سے ماخوذ ہے اُس میں دراصل اس طرح ہے: "دور موئی بنجتی تھکیل۔ اری کیا مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے۔ اری کو ماری پڑھا اور ماقبل کے لفظ تھکیل سے ملا کر ایک نیا لغت تھکیل ماری تیار ہو گیا!

تھل باندھنا۔ بہت سے آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا۔ اس طرح درج نہیں (فقرہ) ہزار ہا آدمی پیادہ جنگ پر آمادہ باہم تھل باندھے گروہ کیے ایک طرف روانہ تھے۔

(طلسم ہوش ربا)۔

تھلیا۔ مونث۔ مٹی کی تشتری۔

اثر۔ اس کے معنی اس قدر محدود نہیں۔ تھالی کی طرح یہ بھی تھال کی تصغیر ہے اور تھال کی طرح صرف مٹی کی نہیں بلکہ دھات کی بھی ہو سکتی ہے۔ فیلن میں تھلیا کا تھالی کی طرح تھال کی تصغیر لکھا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ تھالی کے برخلاف تھلیا عوام کی زبان ہے۔ اس طرف نورا للغات میں کوئی اشارہ نہیں۔

تھمڑا۔ موٹا جسم۔ دُم سم۔
۲۔ ستون۔ نشان جو ستون کے مانند ہوتا ہے۔

اثر۔ حسب پلیٹس تھمڑا دبیز یا موٹا تازہ ہے اور بس۔

تہمت لگانا۔ الزام لگانا۔ درج نہیں۔

ذوق ؎

لب پان خوردہ کی شوخی کے ہے آگے اک بات
گر لگا دے وہ مسیحا پہ بھی خوں کی تہمت

تہمت لے مرنا۔ جھوٹا الزام لگا دینا۔ بہتان رکھ دینا۔ عیب لگا دینا۔

اثر۔ یہ تہمت لگانا ہوا نہ کہ تہمت لے مرنا۔

تھم تو سہی ۔ ایسی کیا جلدی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

تھنک تھنک ناچنا ۔ مٹک مٹک کر توڑا لے لے کر ناچنا۔ مجازاً غصے میں پاؤں پٹکنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) وہ اچار مانگے گا ان کو غصہ آئے گا۔ تھنک تھنک ناچیں گے۔ (اودھ پنچ)

تھوترا سجانا ۔ خفا ہونا۔ مُنہ پھلانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

تھوتری اوقات پر ۔ کلمۂ تحقیر۔ کسی کے ذریعہ معاش پر نفرین کرنا۔ درج نہیں۔ مثلاً تھوتری اوقات پر یہی دم داعیہ تھا۔

تھوتلا ۔ (ھ) (ہندو) کند۔ مونث کے لیے۔ تھوتلی۔

اثر۔ خارج۔

تھوتھا ۔ (دہلی) اندر سے خالی۔ بے مغز۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کے یہ معنی بھی ہیں = بھیگا ہوا۔ تربتر۔

(فقرہ) بچے نے دری موت موت کے تھوتھا کر دی۔

تھوتھن پھولنا ۔ مُنہ پھولنا۔ غصے یا آزردگی کی علامت۔ درج نہیں۔

تھورنا ۔ (عو) (تحقیر سے) (عو) کھانے کو کہتی ہیں۔ نگلنا۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

تھئی ۔ تلے اوپر رکھی ہوئی روٹیاں یا پان۔ ۲۔ تہ بہ تہ رکھے ہوئے کپڑے۔ لادی۔

اثر۔ تھئی ڈھیر ہے کسی چیز کا ہو۔ لادی تہ بہ تہ کہاں ہوتی ہے۔ کپڑے بے ترتیبی سے اکٹھا ہوتے ہیں۔ لغت نامعلوم سے میرے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ فیلن نے بھی اس کے معنی ڈھیر۔ انبار لکھنے کے بعد قوسین میں روٹیاں کپڑے وغیرہ لکھا ہے۔ حضرت مولف نے پانوں کو وغیرہ کا بدل بنا دیا۔

تھیلی میں روپیہ تو مُنہ میں گڑ ۔ دولت پاس ہو تو ہر طرح کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تیرا دامن میرا ہاتھ ۔ دامن پکڑنا داد خواہ ہونا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

اے صبا ہے تیرا دامن اور مجھ مجنوں کا ہاتھ
اُس پری رو کی اگر زلفیں پریشاں ہو گئیں

تیرا سر کھجلاتا ہے ۔ پٹنے کو دل چاہتا ہے۔ درج نہیں۔

تیرا کیا اجارہ ہے ۔ تو کون ہے تو کیوں دخل دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تیرا کیا بگڑتا ۔ تیرا کیا نقصان ہوتا۔ درج نہیں۔ غالبؔ ؎

ہاں اے فلک پیر جواں تھا ابھی عارف
کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

تیرا مُنہ کالا ہو۔ کسی کم تر کو خفگی میں کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تیراڈ۔ پانی کا تیرنے کے لائق ہونا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

کھاتے ہیں غوطے رہ گذر کوئے یار میں
رہتا ہے میرے اشکوں سے تیراڈ چار ہاتھ

تیرا ہی کام تھا۔ سوا تیرے کسی اور سے یہ کام نہ ہوتا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

کام یہ تیرا ہی تھا رحمت ہے اے ابر کرم
ورنہ جائے داغ عصیاں میرا دامن چھوڑ کر

تیر تکوّں پر گذارا (گذران) ہونا۔ بے اطمینانی سے بسر ہونا۔ دربدر پھر کر گذر ہونا۔ مشکل سے گذر ہونا۔ ؎

گو خدنگ آہ پہنچے ناوک مژگاں کبھی
تیر تکوں پر یونہی اپنا گذارا ہو گیا

اثر۔ شعر کی اور بات ہے نثر میں تیر تکے پر کام نکلتا یا نکل جاتا ہے اور اس کا مطلب ہے مستقل آمدنی نہ ہونا۔ (فقرہ) اُٹھ کچہری دربار کا کیا ہے۔ وہاں تو سو میں شاید دس تنخواہ کی پرواہ کرتے ہوں۔ وہاں تو تیر تکے پر کام نکل جاتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

تیر کو چلّے سے جوڑنا۔ تیر کو کمان سے ملانا، زہ کرنا۔ درج نہیں۔ انیس ؎

جھک جھک کے چست کرتا ہے کوئی فرس کا تنگ
چلّے سے جوڑتا ہے کوئی فاقہ کش خدنگ
(تیر کی جگہ خدنگ ضرورت شعری سے لائے ہیں)۔

تیر میرا اچھی نہیں۔ (یائے مجہول) آپا دھاپی نامناسب ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تیر نتھنوں میں کرنا۔ نہایت دق کرنا۔ پریشان کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) تیر نتھنوں میں دینا درج ہے۔

تیر نہیں تو تُکّا سہی۔ اعلیٰ نہیں تو ادنیٰ سہی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تیرہ۔ (بکسر اول یائے معروف) کبوتر کا ایک رنگ سیاہی مائل۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

خط میں جو مضمون خط سبز تھا
تیرہ کبوتر بھی ہرا ہو گیا

تیری بات گڑ سے میٹھی۔ تیری بات بہت دلپذیر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

تیری دُم میں رسّا۔ (نمدا) کسی کے ڈرانے دھمکانے کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

تیری کیا بات ہے۔ تو بڑے درجے کا ہے۔ (طنزاً) تو ہیچ ہے۔ پوچ ہے۔ درج نہیں۔

تیرے گھر روئی دھنکی جائے میرے رویاں چھبے۔ (عو) (مثل)

نازک مزاجی ظاہر کرنے کو بولتی ہیں۔ درج نہیں۔
(راز ادد پیچ)

تیرے نام کا کتّا بھی نہیں پالتا۔ انتہائی تحقیر اور تنفر کا اظہار۔ درج نہیں۔

تیز پری۔ تیزی سے اڑنا رفتار تیز ہونا۔ درج نہیں۔ انیسؔ ؎

چھل بل ہرن کی تیز پری تھی پرند کی
سرعت بلائیں لیتی تھی ہر جوڑ بند کی

تیس مار خاں بنے پھرتے ہیں۔ بہادری کا دعویٰ ہے یا ہتھیار بند ہیں یا اکڑتے ہیں۔ یہ جملہ متکبّر کے مقابلے میں بولتے ہیں۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

تیغ پر گلا رکھ دینا۔ جان کی پروا نہ کرنا۔ جان پر کھیل جانا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

دونوں کے نیچے سپہ شام پر چلے
تیغوں پہ دوڑ دوڑ کے رکھ رکھ دیے گلے

تیغ تولنا۔ وار کرنے کے لیے تلوار بلند کرنا۔ درج نہیں۔ انیسؔ ؎

انبوہ سے یوں تیغ دوسر تول کے نکلے
گویا درِ خیبر کو علی کھول کے نکلے

تیغ دوسر۔ (واو کی آواز خفیف) ایسی تلوار جس کا سرا دو شاخہ ہو۔ درج نہیں۔
انیسؔ ؎

کس کا یہ خود ہے یہ تیغ دوسر کس کی ہے
کس جری کی یہ کماں ہے یہ سپر کس کی ہے

تیقّض۔ (ع) بیداری۔ ہوشیاری وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

تیل تلی نہ اوپر پلی۔ نہایت کنگال۔ دلدر۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

تیل توا کالا۔ (ع و) ایسا کالا جیسے توے کی سیاہی تیل میں ملی ہوئی نہایت کالا۔
اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ یہ عورتوں کا کوسنا ہے اور اس کی صورت یہ ہے تیل توا کالا مُنہ۔ (فقرہ) تیل توا کالا مُنہ۔ نوج۔ درگور۔ خدا اس کی صورت نہ دکھائے۔

تیل جل چکا بتی کب تک لَو دے گی۔ مرنے کے دن قریب ہیں۔ درج نہیں۔

تیل ماش ہونا۔ کسی پر قربان ہونا۔ تصدق ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم طلسم ہوش ربا میں بالکل بے کار بیٹھے تھے اس لیے خداوند پر تیل ماش ہونے چلے آئے۔
(طلسم ہوش ربا)

تیلی کا تیل جلے مشعلچی مُفت کڑھے۔ نقصان کسی کا ہو غم کوئی کرے۔
اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ تیلی

کا تیل جلے اور مشعلچی کا دل جلے (محاورات ہند)۔

تین بُلائے تیرہ آئے دیکھو یہاں کی ریت۔ باہر والے کھا گئے گھر کے گادیں گیت۔
بے انتظامی سے بے محل صرف کرنا نہ چاہیے ۔ ترتیب کا لحاظ ضرور ہے۔ درج نہیں۔ (محاوراتِ ہند)۔

تین پانچ نہ جاننا۔ جھگڑا فساد نہ جاننا صلح پسند ہونا ۔ (فقرہ) ہم لوگ تین پانچ نہیں جانتے ۔ سیدھے سادھے آدمی ہیں ۔ (خدائی فوج دار)

تین تیرہ باٹ۔ کسی چیز کو ضائع کر دینے کی جگہ ۔
اثر ۔ پوری مثل اس طرح ہے ۔ تین تیرہ بارہ باٹ ہوگیا ۔ (دیکھیے محاورات ہند)۔

تین ٹانگ کا گھوڑا ہے۔
عیب دار نکمی چیز ہے ۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند)۔

تین ٹانگ کی گدھی نومن کی لدنی۔
طاقت سے زیادہ بکھیڑا دشوار ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند)۔

تین دن صاف گذرنا۔
تین دن کا فاقہ ہونا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

تین دن لے چرخ ممسک جب گذر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روٹی کا کنارا چاند کو

تیور پر بل ڈالنا۔ غصّہ دکھانا ۔ درج نہیں ؎

کوئی بولی تیور پہ بل ڈال کے
یہ پھل پایا ان میں ہمیں پال کے

(لذت عشق) (تیور پر بل آنا موجود ہے)۔

تیور دکھانا۔ غصّہ کرنا ۔ چیں بجبیں ہونا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) ۔ بی شمشاد ملکہ تو آج کاٹے کھاتی ہیں ۔ تیور دکھاتی ہیں ۔ (طلسم ہوش ربا)۔

تیور لڑانا۔ نازو انداز دکھانا ۔ درج نہیں ۔ انؔ ؎

پریوں نے پہن پہن کے زیور
آپس میں بہت لڑائے تیور

تیوریوں پر بل ہونا۔ غصّہ یا ناراضگی کی علامت ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) دو رکعت نماز شکرانے کی پڑھو لو خدا رکھے آج تیوریوں پر بل نہیں ہے ۔ (اودھ پنچ)۔

ٹ

ٹاپ۔ گھوڑے کے اگلے پاؤں کی ضرب
اثر ۔ یہ خالی ٹاپ نہیں ۔ ٹاپ کھانا یا پڑنا ہے ۔ تعشق ؎

سامنے اُس کے کوئی ہاتھ میں شمشیر تولے
کھائے ٹاپ اُس کی تو پھر سانس بھلا شیر تولے

ٹاپا ٹوہیا۔ تلاش۔ جستجو۔
اثر۔ یہ ٹاپاٹوئی ہے۔ (دیکھیے فیلن)
ٹاپتی۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں ٹاپٹی ہے۔ (بہر دوتار ہندی)
ٹاپنا۔ (عم) پھاندنا۔ اچکنا۔ (فقرہ)۔ دیوارین ٹاپتا ہے۔
اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا۔ "عورت کی تلاش میں": (دیکھیے فیلن)۔
ٹاٹ باہر۔ برادری سے اٹھادیا جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سدا ٹاٹ باہر برادری سے خارج رہو گے۔ استغفراللہ۔ (اودھ پنچ)
ٹاٹ کا لنگوٹا نواب سے یاری۔ بے دستگاہ ہو کر بلند پروازی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
ٹاٹ میں شربتی کا پیوند۔ مثل بے جوڑ بات۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آخر ٹاٹ میں شربتی کا پیوند رنگ لایا اور جو کچھ نتیجہ ہوا کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوگا۔ (اودھ پنچ)۔
ٹاٹ میں مونج کا بخیہ۔ مثل۔ جیسی چیز ویسا ہی اس کا اور سامان ہو پیوند میں پیوند کی جگہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل بولی جاتی ہے: "ٹاٹ کی انگیا مونج کا بخیہ" یعنی جوڑ میں جوڑ مل گیا۔
ٹالم ٹول وقت کا چور۔ حیلے حوالے ٹال ٹول وقت پر صاف جواب۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
ٹالی۔ آٹھ آنے کا سکہ۔
اثر۔ حسب فیلن یہ صرف دلالوں کی زبان ہے۔
ٹانٹ۔ (ھ) (ہندو) آدمی کی کھوپڑی۔ ٹانٹ پر ایک بال نہ رہنا (کنایۃً) مفلس ہو جانا۔
اثر۔ خارج۔
ٹانچنا۔ ۳۔ (لکھنؤ) مستی اور خوشی کی حالت میں کبوتر کے جوڑے کا سینہ ابھار کر چلنا۔
اثر۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس کڈھب محاورے سے واقف نہیں۔ مستی یا خوشی کے عالم میں کبوتر (وہ بھی نر) گونجتا ہے نہ کہ ٹانچتا ہے۔
ٹانڈھ۔ (ھ) مچان۔ لکڑیوں کا چبوترا جس پر کھڑے ہو کر گوپیا پھینکا کرتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔
ٹانکا بھرنا۔ ۲۔ کنایۃً عیب پوشی کرنا۔ مصیبت میں تسلی دینا۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کا محاورہ اور کس ملک کی زبان ہے۔ کوئی حوالہ دیا نہیں گیا اور مجھے تحقیق نہیں ہو سکی۔
ٹانکا ٹونک۔ (واو معروف۔ نون غنہ) ٹھیک ٹھیک۔ بلا کم و کاست۔ (فقرہ) کیا لغت کی کتاب جمع کرنے والے کا یہ فرض نہیں ہے کہ بات ٹانکا ٹونک لکھے۔ (اودھ پنچ)۔

ٹانکی - ۲- تربوز یا خربوزے کی تراش جس سے پختگی کی کیفیت معلوم ہو۔

اثر- تربوز پر ٹانکی لگائی جاتی ہے۔ خربوزے پر ہرگز نہیں۔ لغت نام نا معلوم میری تائید میں ہے۔

ٹانکے کھانا - زخم سلوانا زخمی کا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

وہ درد دوست ہیں جو خدا ہم کو زخم دے
سو بار ٹانکے کھائیے سو بار توڑیئے

ٹانکے لگنا - زخم سیا جانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

مثل شانہ عشق گیسو میں ہوا ہے چاک چاک
تار گیسو سے لگیں ٹانکے دل افکار میں

ٹانکے مارنا - ٹانکا مارنا۔ موٹی سلائی کر دینا۔ سینا۔ (فقرہ) صبح سے شام تک ایک ٹانکا مارنے کی چھٹی نہیں۔

اثر- نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ میں نہیں واقف نہ تحقیق ہو سکی۔ مگر ساخت بتاتی ہے کہ عامیانہ ہے۔ عام طور پر ٹانکے بھرنا یا ٹانکے دینا بولتے ہیں۔

ٹانگ کی راہ نکل جانا - ہار مان لینا۔ اعتراف عجز کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کوئی تمہارا مقابلہ کرے تو جھک کے سلام کروں اور ٹانگ کی راہ نکل جاؤں۔ (خدائی فوج دار)

ٹانگن - ٹانگھن۔ پہاڑی ٹٹو۔ پستہ قد ٹٹو۔

اثر- پستہ قد ٹٹو مہمل فقرہ ہے۔ ٹٹو کے تو معنی ہی پستہ قد گھوڑے کے ہیں۔ صرف ٹٹو لکھنا چاہیے تھا۔

ٹائیں ٹائیں - بکواس۔ بڑبڑانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) منہ میں بواسیر ہوگئی ہے۔ وقت دیکھے نہ بے وقت۔ جب دیکھو ناحق کی ٹائیں ٹائیں۔ (اودھ پنچ)۔

ٹپس لگانا - (دہلی) بنیاد ڈالنا۔ تعلق پیدا کرنا۔ مطلب نکالنے کا ڈھنگ ڈالنا۔ لکھنؤ میں شپا لڑانا ہے۔

اثر- لکھنؤ میں یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے۔ ٹپس جمانا۔ لگانا کے علاوہ ٹپس لڑانا بھی ہے جو نور اللغات میں درج ہی نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ٹپکا ٹپکی لگ جانا - ٹپکا ٹپکی شروع ہونا۔ بوندا باندی ہونے لگنا۔

اثر- ٹپکا ٹپکی شروع ہونا زبان یا روزمرہ نہیں۔ ٹپکا ٹپکی ہونے لگی کہیں گے۔

ٹپک پڑنا - یکایک خلاف توقع کہیں پہنچ جانا۔ درج نہیں۔ مثلاً اتنے میں ایک اُن کے طرف دار بھی ٹپک پڑے۔

ٹپکے کا ڈر شیر کا پتا پانی کرتا ہے - ناگہانی آفت سے شیر بھی خائف رہتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہ سمجھ لو ٹپکے کا ڈر شیر کا پتا

پانی کرتا ہے۔ (اودھ پنچ)

ٹپنا۔ کوندنا۔ پھاندنا۔ اچک جانا۔ ڈھانکنا۔ سرپوش چھپانا۔ جھنپی کھانا۔ جھجکنا۔ ہچکچانا۔

اثر۔ خارج۔

ٹپے ٹوٹے مارنا۔ (عو) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔

اثر۔ حسب فیلن یہ ٹپے ٹوئی ہے۔ (Tappe toi) ٹوٹے کے ساتھ ٹامک ٹوئیے ہے جو دوسری جگہ درج ہے اور یہی لکھنؤ کی زبان ہے۔

ٹٹا۔ بڑی ٹٹی۔

اثر۔ خارج۔ ٹھاٹھر کہتے ہیں۔

ٹٹخار بتانا۔ کسی کی بات نہ سننا اور اُس کو نکل جانے کا حکم دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سچ بولیں گے تو ٹٹخار بتائی جائے گی۔ (اودھ پنچ)

ٹٹری۔ (ھ) (ہندد)۔ ٹٹی ڈھانچ۔

۲۔ کھوپڑی۔ وہ حصہ سر کا جس پر بال نہ ہونا (مونڈنا گنجی ہونا وغیرہ کے ساتھ)۔

اثر۔ ٹانٹ کی طرح خارج۔

ٹٹو بڑھانا۔ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بس اپنا ٹٹو بڑھائیے۔ (لغات اردو)۔

ٹٹول ٹٹال۔ (ٹٹال تابع مہمل) تلاش غور۔ فکر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تھوڑی دیر کے بعد ٹٹول ٹٹال کے ایک لفظ لکھا۔ (اودھ پنچ)۔

ٹٹول میں رہنا۔ (بفتح اول وضم دوم واو مجہول) تلاش یا جستجو میں رہنا۔ درج نہیں۔

ٹیٹری کی طرح ٹرّانا۔ خواہ مخواہ بکنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ٹیٹری کی طرح ٹرّائے ٹوٹیاں طوطے کے مانند ٹیں ٹیں مچائے۔ (اودھ پنچ)۔

ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنا۔ درپردہ عیب کرنا۔ آڑ کی جگہ اوٹ ... اور کھیلنا کی جگہ کرنا بھی بولتے ہیں۔ آتش ؎

ٹٹی کی اوٹ میں وہ کیا کرتے ہیں شکار
منہ کو چھپائے رکھتے ہیں اپنے نقاب میں

اثر۔ یہ نازک فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا کہ ٹٹی کی آڑ یا اوٹ کے ساتھ لفظ میں کا اضافہ کرتے ہیں جیسا آتش کے شعر میں ہے اوجھل کے ساتھ بغیر اضافۂ لفظ میں بولتے ہیں جیسا ذوق کے مندرجہ شعر سے واضح ہے ؎

ہے دل کی داؤں گھات میں مژگان چشم یار
کرتی ہے قصد ٹٹی کی اوجھل شکار

لغت نام نامعلوم میں ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا درج ہے۔ فیلن میں بھی میں کے اضافے کے ساتھ درج ہے۔

ٹٹی لگ جانا۔ لازم۔ بھیڑ ہو جانا۔ ٹٹی نصب ہو جانا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی عامیانہ زبان ہے۔ فیلن کو بھی نہیں سوجھی۔ لکھنؤ میں ٹھٹھ یا ٹھٹ لگ جانا کہتے ہیں۔

ٹٹی میں چھید کرنا۔ پردہ اٹھانا۔

فقرہ اٹھانا۔ چھپ کر برے عیب کرنا۔
؎
اب تو ٹٹی میں کیا چھید غضب تو نے کیا
کھل گیا سب پہ ترا بھید غضب تو نے کیا
درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹرخّانا۔ ٹٹو یا گدھے چلانے کی آواز منہ سے نکالنا۔ درج نہیں۔ (ٹخ ٹخ درج ہے)۔ (فقرہ) گدھے پر ٹرخّاتے چلے۔ (خدائی فوجدار)۔

ٹخنا۔ (دہلی)۔ گٹّا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے۔ (فقرہ) شرعی پاجامہ۔ ٹخنے کھلے ہوئے۔

ٹڈی کا آنا کال کی نشانی۔ (تجربے پر اس مقولے کی بنا ہے) درج نہیں۔ (محاورات ہند)

ٹرپھس کرنا۔ شرارت کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹرپھس نہ کی۔ کچھ حیلہ و عذر نہ کر سکا۔ جواب نہ دے سکا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ٹرداس۔ (لکھنؤ) بیہودہ کلام۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ ٹرٹر (لگائی کے ساتھ) کہتے ہیں۔

ٹرّو۔ (بفتح اول وتشدید دوم وسکون واو معروف) مینڈک۔ ایک کھلونے کا نام جس پر جھلّی منڈھ کر بجاتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسے کھلونے کو ٹرّو نہیں کوّا کہتے ہیں۔

ٹسک ٹسک رونا۔ (ٹسک بضم اول ودوم) آہستہ آہستہ رونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ٹسک ٹسک روتی لمبے تاگ ڈالتی۔ گھوں گھوں گھوں۔ (اودھ پنچ)۔

ٹسکنا۔ (بفتح اول ودوم)۔ رونا۔ ٹھنکنا۔ ٹسوے بہانا۔ بسورنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم ٹھنکنا سے ادا کرتے ہیں۔ (بضم اول وفتح سوم)۔

ٹسنا۔ زور یا دباؤ سے کپڑے کا پھٹ جانا۔

اثر۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ اس جگہ پھٹنا یا مسکنا کہتے ہیں۔ ٹسن کرنا۔ بمعنی جھگڑا تکرار البتہ عوام کی زبان ہے وہ درج نہیں۔

ٹسن کرنا۔ (عم) فیل لانا۔ بیوفائی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے ٹسن کرتے ہو۔ (لغات اردو)۔

ٹسوے بہانا۔ (ع و) جھوٹ موٹ رونا۔ دکھاوے کا رونا رونا۔

جانؔ صاحب ؎
ناحق بھی جھوٹ موٹ کے ٹسوے بہاؤں گی
مر جاؤں یا جیوں نہیں سسرال جاؤں گی

اس جگہ ٹسوے گھلانا اب متروک ہے
انشا ؎
نہ ٹسوے گھلا دور ہو یاں سے شبنم
نمک کیوں چھڑکتی ہے زخم جگر پر

اثر۔ ٹسوے گھلانا ہرگز متروک نہیں۔ لکھنؤ میں آج بھی برابر مستعمل ہے بلکہ اس سے ٹسوے بہانے سے زیادہ

حقارت کا پہلو نمودار ہوتا ہے مثلاً وہ لڑکی ذرا ذرا سی بات پر ٹسوے گھلاتی ہے۔ انصاف سے کہیے کیا ٹسوے بہانا سے تصنع کا پہلو اس شدت سے نمودار ہوتا ہے۔ لکھنؤ کے مشہور ظریف شاعر حضرت ماچس جو الحمدللہ بقید حیات ہیں فرماتے ہیں ۔

نہ اے دل کہا اُس نے مانا ہمارا
اسی سے ہے ٹسوئے گھلانا ہمارا

ٹکاسی جان۔ (عم) وہ شخص جو تنہا ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں اکیلا دم کہتے ہیں۔

ٹکٹ ڈاک۔ خط وغیرہ روانہ کرنے کا محصول۔ (بغیر اضافت بولتے ہیں)۔ گویا مرکب ہے۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ دیکھنا اور کچھ نہ کہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) پر ٹک نہیں۔ پھٹ پھٹاتے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مضمون ہے۔ (اودھ پنچ) ٹکر ٹکر کے ساتھ درج ہے۔

ٹکراتا پھرنا۔ تلاش کرتے پھرنا ۔ ڈھونڈتے پھرنا۔ ڈانواں ڈول پھرنا۔ انشا ؔ ۔

ٹکراتے ہوئے پھرتے ہیں ہم کوچے میں اس کے
کیا کیجیے دروازہ اِدھر بند اُدھر بند

اثر۔ محاورہ ٹکراتے پھرنا ہے نہ کہ ٹکراتا پھرنا۔ خود انشا کے شعر سے یہ امر بیّن ہے۔ لغت نام نا معلوم میں بھی ٹکراتے پھرنا درج ہے نہ کہ ٹکراتا پھرنا۔

ٹکڑا دینا۔ فقیر کو روٹی دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ٹکڑے۔ سوکھی روٹی یا نان پاؤ یا شیرمال کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دودھ اور گھی میں شکر کے ساتھ پکاتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں انھیں خالی ٹکڑے نہیں میٹھے ٹکڑے کہتے ہیں، کیوں کہ سوکھی روٹی کے ٹکڑے نمکین بھی پکائے جاتے ہیں۔

ٹکڑے باندھنا۔ (اصطلاح موسیقی) کسی ساز کو خوبی اور سلیقے سے بجانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) طبلیا بھی کامل واکمل۔ ٹکڑے باندھ رہا ہے ۔ (طلسم ہوش ربا)۔

ٹکڑے دے کر بچھڑا پالا سینگ لے کر مارنے آیا۔ نیکی عوض بدی۔ قوت پکڑ کر محسن سے بدی کرنے پر بولتے ہیں۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند)۔

ٹکڑے مانگ کھانا پونجی گانٹھ باندھنا۔ عقلمند حریص ایسا ہی کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔ (حریص کی مذمت)۔

ٹکسال باہر۔ وہ روپیہ پیسہ جسے دارالضرب میں نہ بنایا ہو۔ یا جو

دار الضرب کے سکے سے خارج ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس جگہ ٹکسال سے باہر داغ نے کہا ہے لیکن فصحا نہیں بولتے ؎

ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھے
نقرۂ ماہ نہ لوں میں نہ طلائے خورشید

اثر۔ انیس نے بھی ٹکسال سے باہر نظم کیا ہے لہٰذا یہ کہنا کہ فصحا نہیں بولتے زیادتی ہے۔ انیس ؎

وہ قلب ہے جس قلب میں بغض ان کا بھرا ہے
ٹکسال سے باہر ہے شقی دوسرا ہے

پہلا قلب بمعنی کھوٹا سکہ۔

ٹکلچا۔ (بالفتح) کم حیثیت شخص۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سر پر آسمان اٹھالیا کہ ہندوستانی ٹکلچے کاری گردں کا مقابلہ ہم نہیں کرسکتے۔ (اودھ پنچ)۔

ٹکہائی۔ (بالفتح) ادنیٰ درجے کی کسبی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ٹکاہی کہتے ہیں۔ (ٹکے کمانے والی)۔

ٹکیا ٹھونکنا۔ (ع و) روٹی پکانا۔ چولھے کا دھندا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ردتے گیری یا باورچی گری اُس کا فرض نہیں کہ سارا دھندا گھر کا وہی کرے۔ ٹکیا ٹھونکے۔ بچھونا بچھائے پاؤں دبائے۔ (اودھ پنچ)۔

ٹکی لگنا۔ خواہش اور مطلب کے موافق کوئی کام ہونا۔ دال گلنا۔ کامیاب ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ دال گلنا بولتے ہیں۔

ٹکے سیر بکنا۔ بہت ارزاں ہونا۔ ناقدری ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) شہزادوں کی کمی نہیں تھی... اب بھی ٹکے سیر بکتے تھے۔ (اودھ پنچ)۔

ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ ناقدری درج نہیں۔ (فقرہ) غلہ اور ایندھن بھاؤ بکنے لگے گا۔ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ (اودھ پنچ)۔

ٹکے سے گننا۔ ٹکے گننے لگنا۔ (کنایۃً) حقے کا خوب کڑاکے یا آواز کے ساتھ بولنے لگنا۔

۲۔ سردی کے مارے دانت سے دانت بجنا۔ خوب جاڑا معلوم ہونا۔

۳۔ فرفر پڑھنے لگنا۔ فراٹے بھرنا۔

اثر۔ میں ان عجیب الخلقت محاوروں سے واقف نہیں اور نہ تحقیق ہوسکی۔ پھر یہ سب مفاہیم کنایۃً ہیں۔ کہاں سے نکلے ہیں اس کی کوئی وضاحت نہیں۔ کہیں کے اُجڈ بولتے ہوں تو اور بات ہے۔

ٹکے گز کی چال۔ ۱۔ میانہ روی۔

۲۔ کمینوں کی سی چالاکی۔

اثر۔ دوسرے معنی صحیح۔ پہلے غلط۔ کمینے اور میانہ روی۔ کوئی تُک نہیں۔

ٹلٹلی چلنا۔ متواتر آواز سے دست آنا۔

اثر۔ بیشتر بچوں کو دست آنے کے موقع پر بولتے ہیں۔

ٹل ٹلی بھوں۔ بچے کی انگلی کی ٹچپا کر چڑانے کی آواز۔ اس طرح درج نہیں

نوٹ :- ٹلی بلی درج ہے۔

ٹلّم - مہمل - بیکار مرد۔

اثر - میں واقف نہیں۔ کوئی مثال پیش نہیں کی گئی۔

ٹلوا - گرہ دار ٹیڑھی لکڑی۔

اثر - خواص اس طرح نہیں بولتے۔ قصباتی زبان ہو تو ہو۔ ایسی لکڑی کو لکھنؤ میں کبڑی کہتے ہیں۔ (اسم بضم اول)۔

ٹلیں مارنا - (عم) ڈٹل ہانکنا۔ جھوٹی باتیں بنانا۔

اثر - اس کی بھی تحقیق نہ ہو سکی۔ ٹلّے مارنا البتہ سُنا ہے۔

ٹماٹر - (انگ -Tomato) ولایتی بیگن (سرخ)۔ درج نہیں۔

ٹِماک - ٹِماغ - (ع) عورتوں کی نمود - غرور - کروفر - نخوت - بناؤ سنگار - ٹھسّا۔

اثر - عورتیں ناز یا ٹھسّے سے چلیں تو ٹُھمک ٹُھمک چلنا یا ٹُھمک چال کہتے ہیں۔ یا ٹھسّا یا ٹیم ٹام (اگر کروفر اور بناؤ سنگار پر غرّہ ہو)۔ ان سب چیزوں کی تصویر ہندی کے ان بولوں میں ہے: "چلتی چپلا چنچل چال سندریا البیلی"۔

ٹِمٹِمی - (ٹمٹمانا سے اسم) جو چراغ اندھا جلے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ریوڑی والے سے قرض لی ہوئی ٹمٹمی - (اودھ پنچ)۔

ٹنکی - (بروزن جنگی) پانی جمع کرنے کا ظرف - درج نہیں۔ (فقرہ) زلزلہ آئے اور ایک خود مختار ملک میں آئے جس میں ٹنکیاں بھی ہوں نلکیاں بھی ہوں۔ (اودھ پنچ)۔

ٹنگار کرنا - ذرا ذرا سی چیز کھانا اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)

ٹنگڑی - ٹانگ کی تصغیر۔

اثر - یہ ٹانگ کی تصغیر نہیں بلکہ عوام ٹانگ کو ٹنگڑی کہتے ہیں۔

ٹنگڑی اڑانا - (اڑانا بالفتح) دخل دینا (فقرہ) تم اپنی ٹنگڑی اس میں کیوں اڑاتے ہو۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

ٹنگڑی ٹنگڑی - بچوں کا ایک کھیل۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ٹنگڑی لینا - کسی کے ساتھ سختی کرنا۔ درج نہیں - (لغت نام نامعلوم)۔

ٹوپی اچھالنا - وجد کرنا۔ خوشی کرنا - اظہارِ مسرت کرنا۔ شاد ؎

پینے کو جی وہ جس دم ساغر سنبھالتے ہیں
شیشے خوشی کے مارے ٹوپی اچھالتے ہیں

۲۔ پگڑی اچھالنا۔ بے عزتی کرنا۔

اثر - معنی نمبر ۲ غلط - ایک ہی فقرے کے دو متضاد معنی کیوں کر ہو سکتے ہیں نہ پگڑی ٹوپی کا بدل ہو سکتی ہے۔ پگڑی اچھالنا بے شک بے عزت کرنا ہے۔ ٹوپی اچھالنا کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ لغت نام نا معلوم میں بھی صرف پہلے معنی درج۔

ٹوپی چھاپنا - کاڑھنے کے ٹوپی پر چھاپے سے نمونہ ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چھاپے نکالے گیرو کی سیاہی میں تھوڑا

پانی ڈال کے ٹوپی چھاپی۔ کاڑھنا شروع کردی۔ (شریف زادہ)۔

لوٹا مارا۔ گمنام۔ جس کی قدر نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کوئی لوٹا مارا جب پرچہ لکھنے بیٹھتا ہے تو بوکھلا جاتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

لوٹ جانا۔ شکستہ ہونا۔
۲۔ جدا ہونا۔
۳۔ کمزور ہو جانا۔ جیسے اب کی بیماری میں لوٹ گیا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لوٹکوں سے گاجیں نہیں ٹلتی ہیں۔ (مثل) معمولی تدبیر سے بڑے کام انجام نہیں پاتے۔

اثر۔ گاج بمعنی بجلی ہمیشہ بصیغۂ واحد استعمال ہوتا ہے اور صحیح مثل اس طرح ہے: کہیں ٹوٹکوں سے گاج ٹلی ہے۔ علاوہ بریں مثل کا مفہوم بھی غلط بتایا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ معمولی تدبیروں سے مصیبت یا آفت سے گلو خلاصی نہیں ہوتی۔ (فقرہ) ناظم صاحب آبکاری بادہ خواروں کے مزاج سے واقف نہیں ارے صاحب کہیں ٹوٹکوں سے گاج ٹلی ہے۔ زود میخ آہنی در سنگ۔ (اودھ پنچ)۔

ٹوٹکے ٹامڑے۔ شگون اور ٹونا جادو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسا نہ ہو وہ بی جھلو ٹوٹکے ٹامڑے کرنے لگیں۔ کچھ میری بھولی شہزادی کو کھلا دیں تو میں کیا کروں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

لوٹن۔ لڑائی کے مرغ کی چونچ۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔

لوٹنا۔ ۲۔ کسی پر ہجوم کرنا۔ حملہ آور ہونا۔

رشک سے

ظلم اُس عہد شکن کے جو ہوئے حد سے سوا
ہر کوئی دیکھنے انجام ہمارا لوٹا

اثر۔ یہاں لوٹنا کے معنی ہجوم کرنا یا حملہ آور ہونا ہرگز نہیں بلکہ ہر شخص کو ہمارا انجام دیکھنے کا شوق ہوا کہ دیکھیں معشوق کو رحم آتا ہے یا نہیں اور اس لیئے جمع ہوئے۔

لوٹی بانہہ گل جندرے۔ جب بانہہ لوٹ جاتی ہے اُس کو پٹی باندھ کر گلے میں لٹکا لیتے ہیں اُس پٹی کو جس میں ہاتھ ڈالتے ہیں گل جندرا کہتے ہیں۔ دہلی مثل۔ اس خراب ناقص چیز کے لئے بولتے ہیں جس کو ترک نہ کر سکیں۔ غریب یا اپاہج کا بار کفالت جو اُس کے آسودہ بھائی بندوں کے ذمے پڑتا ہے۔

اثر۔ اول تو یہ لفظ جندرے رائے مہملہ سے نہیں بلکہ جندڑے رائے ثقیلہ سے ہے۔ دوم یہ مثل آخر میں لفظ پڑی کے اضافے کے ساتھ ہے سوم اس کا استعمال دہلی تک محدود نہیں، عورتیں لکھنؤ میں بھی بولتی ہیں یا بولتی تھیں۔

اودھ پنچ کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو:-
"لوٹی بانہہ گل جندڑے پڑی۔ حکیم اور کہار دونوں مجبور۔ جس طرح بنا۔ ٹھاکر کو ٹھکانے لگایا" ایک بات اور ہے جب یہ لفظ تنہا ہوتا ہے تو اس کا تلفظ یائے مجہول کے بجائے یائے معروف سے ہوتا ہے بمعنی جان یا زندگی۔ دیکھیے فیلن اُس نے بھی اسے عورتوں کی زبان قرار دیا ہے۔

لوٹی پھوٹی موگری کہار کے برتنوں کو کافی ہے۔ زبردست باوصف ناتوانی بھی غریب آزاری کرسکتا ہے۔ (متکبر آدمی اپنی نسبت بطور فخر کہا کرتا ہے)۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ٹوٹے پڑنا۔ ۲۔ بوجھ کے مارے جھکا جانا۔ (فقرے) آموں کے مارے درخت ٹوٹے پڑتے ہیں۔ بیگم اتنا گہنا لادے تھیں کہ کان ٹوٹے پڑتے تھے۔
اثر۔ خودساختہ مثالیں غلط۔ یہاں کہیں گے درخت جھکے جاتے تھے۔ پھٹے پڑتے تھے۔ کان ٹوٹے جاتے تھے۔

ٹوٹے کو جو پھر کر جوڑے گانٹھ گٹھیلی ہو۔ جس سے ایک بار ناخوشی یا دشمنی یا رنج ہوجاتا ہے پھر میل کرنے سے پہلی سی محبت نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹوری۔ چھوٹی بٹیر جو خوب لڑتی ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم)

ٹوک ٹاک۔ مونث۔ روک ٹوک۔ مزاحمت۔ ممانعت۔ پوچھ گچھ۔
اثر۔ یہ روک ٹوک ہے نہ کہ ٹوک ٹاک۔

ٹوکرا بھر احسان جتانا۔ معمولی احسان کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔ درج نہیں۔

ٹوکی۔ (ھ) (عو) انگیا کی کٹوریوں کا اوپر کا ٹکڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں نہیں سُنا۔

ٹولا۔ ہ۔ بڑی کوڑی۔
اثر۔ غلط بلکہ مہمل۔ بڑی کوڑی کو کوڑا کہتے ہیں۔

ٹولی۔ ۲۔ پتھر کی سل۔ بھاری پتھر۔
اثر۔ گویا سل پتھر کے سوا اور کسی چیز کی بھی ہوتی ہے۔ فیلن نے بھاری پتھر تو لکھا ہے۔ پتھر کی سل ایجاد بندہ ہے۔ جو کچھ ہو یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ٹوم۔ گہنا پاتا۔ مال دار عورت وغیرہ۔ (بروزن بوم)
اثر۔ پلیٹس میں یہ معنی درج ضرور ہیں۔ لکھنؤ میں کسی کو خال ٹوم بولتے نہیں سُنا ٹوم ٹام بمعنی قدرے قلیل ہے۔

ٹوم چھلا۔ چھوٹا موٹا گہنا۔ ادنیٰ قسم کا زیور۔
اثر۔ لکھنؤ میں تار چھلا بولتے ہیں۔

ٹونگنا۔ ایک ایک دانہ اٹھا اٹھا کر کھانا

تھوڑا کھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ٹونے اتارنا۔ جادو کا اثر دور کرنا۔ درج نہیں۔

ٹھاٹھ باندھنا۔ سماں دکھانا۔ منظر دکھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) طائفے نے گت ناچنے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر ایسا ٹھاٹھ باندھا کہ ساری محفل آئینۂ حیرت بن گئی۔ (لغات اردو)

ٹھارا مارے اور آگے رکھ لے۔ زبردست کے بیں بسوے جو چاہے سو کرے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹھارا مارے اور رونے نہ دے۔ زبردست جو چاہے سو کرے۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔

ٹھاری۔ (ھ) لکڑی پھینکنے والے لڑائی میں ایک دوسرے کے سر پر لکڑی مارتے ہیں اور اُس کو ٹھاری کہتے ہیں۔

اثر۔ تحقیق نہ ہو سکی۔ قابل اخراج۔

ٹھالا۔ (ہندو)۔ بے کار۔ بے شغل۔ مؤنث کے لیے ٹھالی۔

اثر۔ خارج۔

ٹھائیں ٹھائیں ہونا۔ حجت ہونا۔ تکرار ہونا۔ درج نہیں۔ (کرنا کے ساتھ درج ہے)۔

ٹھٹکنا۔ ۲۔ الگ ہونا۔ شاد سہ

ہم زاد ہے وحشت میں گریزاں تنہا
پرچھائیں بھی چلتی ہے مری مجھ سے ٹھٹک کر

اثر ٹھٹکنا رک رک کے چلنے کے سوا کچھ نہیں۔ اس کے معنی الگ ہونا شاد کے شعر سے گڑھے گئے ہیں بر بنائے غلط کتابت یا سہو۔ قرائن کہتے ہیں کہ شعر میں ٹھٹک کر کے بجائے پھٹک کر ہوگا۔ بار ہندی (ب) بجائے تار ثقیلہ (ٹ)۔ پھٹک کر چلنا بچ بچ کے چلنا۔ دور دور رہنا ہے۔

ٹھٹھرن۔ بہت سردی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) افوہ قسم خدا کی آج بڑی ٹھٹھرن ہے۔ (فسانۂ آزاد)۔

ٹھٹیرے ٹھٹیرے بدلائی۔ (مثل) اُس جگہ بولتے ہیں جہاں دو ہم پیشہ دو ہم فن آپس میں مباحثہ یا جنگ کر رہے ہوں اور دونوں برابر کے ہوں۔ شوق سہ

تم نے بندی سے پیش کب پائی
ہے ٹھٹیرے ٹھٹیرے بدلائی

اثر۔ لفظ ہے مثل کے آخر میں اضافہ ہونا چاہیے۔ شوق کے شعر میں بھی اسی طرح ہے۔ ٹھٹیرے ٹھٹیرے بدلائی ہے۔ پہلے مصرع کے آخر میں لفظ ہے کے اضافے نے مصرع کو ناموزوں کر دیا۔ اسی سے میں نے ہے کو قوسین میں لکھا ہے۔

محاورات ہند میں بھی مثل اس طرح درج ہے: "ٹھٹیرے ٹھٹیرے بدلائی ہے"۔

ٹھڈا ٹوٹ گیا۔ عاجز ہو گیا۔ جھک گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

ٹھسنا ۔ ۲۔ (عم) نقش۔ ٹھپّا۔ چھاپا۔ سانچا۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کے عوام لفظ ٹھسنا کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ خارج۔
ٹھسکنا ۔ (ھ) لازم۔ مٹی کے برتن میں ٹھیس لگنے سے دراز پڑ جانا۔ متعدی۔ گرا دینا۔ دے مارنا۔
اثر۔ خارج۔
ٹھسّی ۔ (ھ) ایک قسم کا گلے کا زیور جس میں کڑیاں ہوتی ہیں اور گھنگرو لگائے جاتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔
ٹھکانے سے لگانا ۔ مناسب موقع پر پہنچانا۔
اثر۔ اس کا ایک مفہوم گور گڑھے کا سبیتا کر دینا ہے۔ یہ درج نہیں۔ انجم ؎
خاک میں مجھ کو جو تم نے نہ ملایا نہ سہی
لاش ہی میری ٹھکانے سے لگاتے جاتے
ٹھک ٹھک ۔ لڑائی جھگڑا۔ بک بک۔
اثر۔ میں اس کی تحقیق سے قاصر رہا۔ لکھنؤ میں اس کا بدل ٹھائیں ٹھائیں بک بک جھک جھک ہے۔
ٹھگائی (ٹھگی) سے ٹھا کر بنتا ہے۔ بدمعاشی کر کے زبردست بنتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
ٹھلوا ۔ (ہندو) بیکار۔ بے شغل۔
اثر۔ خارج۔
ٹھنڈا کر کے کھانا ۔ (مجازاً) سوچ سمجھ کے کوئی کام کرنا۔ آہستگی سے کام کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ اس محاورے سے بیگانہ ہے۔ کوئی حوالہ دیا نہیں گیا۔
ٹھنڈا کھائے گرم سے نہائے سائے میں سوئے اُس کا بیری پچھواڑے روئے ۔ اس تدبیر سے مرض لاحق نہیں ہوتا۔ دشمن بدخواہ آپ ہی روئے گا۔ حفظ صحت کی تدبیر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
ٹھنڈا لوہا کیوں کوٹتا ہے ۔ بیکار محنت کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
ٹھنڈا معشوق ۔ وہ معشوق جو چلبلا نہ ہو اور لگاوٹ میں گرم جوشی نہ دکھائے درج نہیں۔ آتش ؎
معشوق بھی کوئی نظر آتا ہے تو ٹھنڈا
اوقات بسر ہوتی ہے کشمیر میں میری
ٹھنڈک مرجانا ۔ سرد پانی کو آگ پر صرف اتنی دیر رکھنا کہ اس کی خنکی کم ہو جائے لیکن گرم نہ ہو۔ درج نہیں۔
ٹھنڈیاں ۔ (بفتح اول) چیچک کے دانے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائیے ۔ یہاں سے جائیے۔ دفان ہو جیے۔ درج نہیں۔
ٹھنڈی زمین ۔ وہ طرح جس میں اچھے شعر نہ نکلیں۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہیں مضامین عذارِ آتشیں یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

ٹھنڈی سڑک۔ کسی شہر کی خاص اور کشادہ سڑک جسے انگریزی میں مال روڈ (Mall Road) کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بندر کی طرح گھر کی فکر نہ ہانڈی چولھے کا غم۔ ٹھنڈی سڑک پر تنتے پھرتے ہیں۔ (حاجی بغلول)۔

ٹھنڈی یا ٹھنڈی ٹھنڈی پارسائیاں۔ دکھاوے کا زہد۔ درج نہیں۔ سلیمان شکوہ انجم سے

اللہ رے ٹھنڈی ٹھنڈی تری پارسائیاں
زاہد اذاں کے پردے میں گرم فغاں رہا

ٹھنڈے چولھے میں بیٹھے ہیں۔ ناامیدی کی حالت میں ہے۔ غریبی کی حالت۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹھنڈے کلیجے برداشت کرنا۔ کوئی مصیبت سراسیمہ ہوئے بغیر برداشت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھلا کوئی اپنے نفس عزیز کی وقعت کرنے والا ایسی تذلیل ٹھنڈے کلیجے برداشت کرسکتا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

ٹھنگیانا۔ (ٹھونگیں مارنا) کسی کو دق کرنا۔ پریشان کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر وقت ٹھنگیائے جاتے ہو۔ کوئی کب تک برداشت کرے۔

ٹھنگیر۔ (بضم اول و یائے مجہول) گزک۔ نقل۔ ذوق سے

چھوڑا نہ ایک دانۂ اختر سحر تلک
گردوں کو لگ گیا جو مزہ شب ٹھنگیر کا

اثر۔ اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ یہ دہلی کی زبان ہے۔ فیلن نے دہلی کے سودا بیچنے والوں کی صدا بھی درج کی ہے:
تیری ٹھنگیر کو ہولا ہے۔
لکھنؤ میں دہلی ٹھنگیر کا مرادف ٹنگا رہے (نون غنہ)۔ اس کے مقابل بھی لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی۔

ٹھوسا۔ (ھ) (ہندو۔ عو) ہاتھ کا انگوٹھا۔ ٹھنگا۔ اثر۔ خارج۔

ٹھوکا دینا۔ ایک معنی ہیں چبھتی ہوئی بات کہنا۔ یہ درج نہیں۔ عورتیں بولتی ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ٹھوکر۔ موسیقی کی اصطلاح۔ ناچنے میں پاؤں سے تال توڑنا۔ درج نہیں۔

ٹھوکر کھاوے بدھ پاوے۔ تکلیف اٹھا کر یا کچھ کھو کے عقل آتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ٹھوکر ہے۔ زمین ناہموار ہے۔ درج نہیں۔ انجم سے

دل میں جو مرے آنا ہے آنکھوں سے مری آ
اتنا تو مگر دیکھ لے ٹھوکر تو نہیں ہے

ٹہوکنا۔ (ھ۔ ٹہوکا سے مصدر بنالیا ہے) دیکھو ٹہوکا دینا۔
اثر۔ ٹہوکا دینا کافی ہے۔ ٹہوکنا خارج۔

ٹہوں۔ نئے پیدا ہوئے بچے کے رونے کی آواز۔

اثر۔ فیلن سے نقل کر دیا حالاں کہ اسی کے بعد فیلن میں یہ اندراج بھی ہے:۔ پورب میں ٹہوں ٹہوں۔ لکھنؤ میں ٹیاؤں ٹیاؤں (باضافۂ الف) بولتے ہیں۔ اور نئے پیدا ہوئے بچے کی قید نہیں۔ ہر شیر خوار بچے کے رونے کی آواز پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ (فقرہ) اجی آپ نے لونڈے کو بنچ پر ڈال دیا ہے ایسا نہ ہو سردی کھا جائے۔ دیکھیے رو رہا ہے۔ اس کا خیال کیجیے۔ (ٹیاؤں ٹیاؤں۔ ٹیاؤں ٹیاؤں)۔

ٹھونٹھا۔ (ھ) (ہندو) ا۔ لانبی خشک لکڑی۔

۲۔ حقے کی سیدھی نے۔ اثر۔ خارج۔

ٹھونکو۔ ٹھونکنے والا۔ زدوکوب کرنے والا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ٹھہرا ٹھہرا۔ آہستہ آہستہ۔ دھیما دھیما۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

ہٹ کے پیچھے قدم لشکر اعدا ٹھہرا
چرخ بھی چلنے لگا خوف سے ٹھہرا ٹھہرا

ٹھیا۔ تودہ۔ گدی۔ جگہ۔ دکان دار کے بیٹھنے کی جگہ۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ قصباتی زبان ہے۔

ٹھیسرا۔ (لکھنؤ) مذکر۔ طعن طنز کی باتیں۔ شرارت کی باتیں۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

ٹھیک دوپہریا۔ نصف النہار۔ (عورتیں ٹھیک دوپہر کی جگہ بولتی ہیں)۔ درج نہیں۔

ٹھیکری مُنہ پر دھرلی۔ بے مروتی کی۔ کچھ لحاظ نہ کیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ٹھیکرے کی مانگ۔ پیدائشی رشتہ۔ عورتیں کسی بچہ کے پیدا ہونے پر دائی کے ٹھیکرے میں کچھ نقد ڈال دیتی ہیں اور اس سے یہ کنایہ ہوتا ہے کہ اس بچہ کی نسبت ہمارے بچہ سے ہوگئی۔ اور اس فعل کو ٹھیکرے کی مانگ کہتے ہیں اور اس لڑکی کو ٹھیکرے کی مانگی کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسی لڑکی کو ٹھیکرے کی مانگی نہیں بلکہ ٹھیکرے کی منگیتر کہتے ہیں۔

ٹھیک کر دیا۔ خوب مرمت کی۔ سزا دی۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نوٹ:۔ ٹھیک بنانا اسی معنی میں درج ہے۔

ٹھیکم ٹھیک۔ بالکل ٹھیک۔ نہ کم نہ زیادہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شریعت میں یہ وعدہ موجود ہے کہ قرعہ سو سو ٹے ٹھیکم ٹھیک رہتا ہے۔ (اودھ پنچ)

ٹھیک نکل جانا۔ دیائے مجہول سے) پینڈی ٹوٹ جانا۔

۲۔ مجازاً (عم) گھبرا جانا۔ سٹ پٹانا۔

اثر۔ ٹھیک نکل جانا۔ سہارا نہ ہونا ہے۔

ٹھیلا گھسیٹنا۔ ٹھیلا چلانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

ٹھینگا دکھانا۔ ہاتھ کا انگوٹھا ٹیڑھ

کرکے دکھانا۔

۲۔ (کنایتہً) صاف انکار کرنا۔ چڑانا۔ چھیڑنا۔ عاشق ؎

قسمیں کوئی سیکڑوں دلائے
ٹھینگا کوئی ناز سے دکھائے

اثر۔ یہ زنانہ محاورہ ہے اس کا اظہار کر دینا چاہیے تھا۔

ٹیپ ٹاپ کی پگڑی وہ بھی جورو کا صدقہ۔ پرائی مدد پر شان وشوکت دکھانا زیبا نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ٹیٹوا لینا۔ دبانا۔ گلا گھونٹنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

ٹیٹوا ناپنا۔ گلا دبانا یا گھونٹنا۔ سزا دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا ہوتے تو ہر ایک کا ٹیٹوا ناپا کرتے۔ (اودھ پنچ) ٹیٹوا دبانا۔ ٹیٹوا لینا۔ درج ہے۔

ٹیڑھا بانکا۔ چھیلا۔ طرح دار۔ وضع دار۔ سپاہی وضع۔ اکھڑ۔ رشکؔ ؎

ٹیڑھے بانکے اُسی سے سیدھے ہوئے
رہے یارب وہ کج کلاہ آباد

اثر۔ ٹیڑھا اور بانکا دو الگ الگ الفاظ مختلف النوع انسانوں کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ مزید ثبوت درکار ہو تو میرؔ کا شعر حاضر ہے ؎

سارے رند اوباش جہاں کے تجھ سے سجود میں رہتے ہیں
بانکے ٹیڑھے ترچھے تیکھے سب کا تجھ کو امام کیا

ٹیڑھا چلنا۔ الٹا ہونا۔ دشمن بن جانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹیڑھا قط۔ قلم پر ترچھا قط ہونا جس سے تحریر میں دشواریاں واقع ہوں۔ درج نہیں۔ غالبؔ ؎

ہوں منحرف نہ کیوں رہ ورسم ثواب سے
ٹیڑھا لگا ہے قط قلم سرنوشت کو

(شعر میں ٹیڑھے قط سے مراد راستے کی پیچیدگی ہے)۔

ٹیڑھی گھڑی۔ مشکل کا وقت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس ٹیڑھی گھڑی میں مسکراتی ہوئی صورت کس نے دکھائی۔ (اودھ پنچ)۔

ٹیڑھے بکڑے حروف۔ خوش خطی کی ضد۔ کچا خط۔ درج نہیں۔

ٹیڑھے درخت کا سایہ بھی ٹیڑھا ہوتا ہے۔ بُری چیز کا اثر بھی بُرا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ٹیڑھے رہنا۔ آزردہ و برہم رہنا۔ درج نہیں۔ آتشؔ ؎

ٹیڑھے رہنے کی سزا آخر ملی
چشم سے برگشتہ تیرے مو ہوئے

نوٹ: نور اللغات میں خالی "ٹیڑھے" کے یہ معنی لکھے ہیں۔ ٹیڑھے رہنا لکھنا چاہیے تھا۔

ٹیڑھے ہونا۔ آزردہ و برہم ہونا۔ درج نہیں۔ آتشؔ ؎

عاشقوں سے اپنے وہ جُگتی بھویں ٹیڑھی ہوئیں
اہل قبلہ سے پھرا مُنہ کعبے کی محراب کا

ٹیڑھی۔ ڈنڈی۔

اثر۔ اس کی تشریح کرنا چاہیے کہ ڈنڈی کہاں

کہتے ہیں اور ٹیڑھی کہاں ۔ اول الذکر لکھنؤ کی زبان ہے ۔

ٹیس ۔ درد زخم اور پھوڑے پھنسی کا جو بار بار اٹھتا ہے اور جو علامت پیپ پڑ جانے کی ہے ۔ (انگریزی اسٹیچ سے بگڑا ہوا ہے) ۔

اثر ۔ یہ محض وہم ہی وہم ہے ۔ ٹیس کو اسٹچ سے کوئی ربط نہیں ۔ یہ غرائب اللغات عبدالواسع ہانسوی تک میں موجود ہے ۔ ٹیس اور ٹسک کا ماخذ پلیٹس نے سنسکرت بتایا ہے ۔ تو بات کیا ہے ؟ فیلن نے ٹیس کے انگریزی معنی Stich لکھے ۔ حضرت مولف کو گمان ہوا کہ ٹیس کا Stitch سے استخراج ہوا ہے !

ٹیسو مانگنا ۔ دسہرے میں لڑکے ٹیسو مانگتے ہیں ۔ ایک مورت لے کر گاتے ہیں اور کچھ پیسے ملنے کی امید رکھتے ہیں ۔ لڑکیاں جھنجیا مانگتی ہیں ۔ ٹیسو مانگنا درج نہیں ۔ ٹیسو بنانا درج ہے ۔

ٹیک ۔ (ھ ۔ یائے معروف) (عم) جانوروں کی پیشانی ۔

اثر ۔ خارج ۔

ٹیک لگانا ۔ (بالکسر و یائے مجہول) سہارا لینا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) فقیر نے ابھی دیوار سے ٹیک لگائی تھی کہ آندھی اٹھی ۔ (لغات اردو) ۔

ٹیکن ۔ ایک معنی ہیں سہارا لینا ۔ یہ درج نہیں ۔

ٹینٹی ۔ ایک جنگلی پھل کا نام جس کا اچار بناتے ہیں ۔ **اثر** ۔ خارج ۔

ٹینٹوا ۔ گلا ۔ حلق ۔

اثر ۔ نون غنہ کے ساتھ لکھا ہے ۔ نون کے بغیر املا ۔ ہے ۔

ٹینگ ۔ (ھ) تھونی ۔ کھمبا ۔ پشتی ۔ سہارا ۔ ۲ ۔ کسی چیز کو کسی چیز پر سیدھا کرنا ۔

اثر ۔ خارج ۔

ٹیمی ۔ (بکسر اول ۔ یائے اول مجہول) ۔ کپّی جو مٹی کے تیل سے جلتی ہے ۔ درج نہیں ۔ ے

چھپائے ہیں ہمارے دل کو ان کی زلف کی راتیں
اندھیری رات میں ٹیمی لیے ڈھونڈا کرے کوئی

(اودھ پنچ)

ٹینیاں ۔ (بضم اول) پستہ قد ۔ ٹھنگنا ۔ ۲ ۔ ایک قسم کا چھوٹا توتا ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نا معلوم) ۔

ث

ثابت قدم کو سب جگہ ٹھاؤں ۔ قائم مزاج کا سب جگہ ٹھکانا ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔

ثابت قدم کو سب دھاویں ۔ (مثل) ثابت قدم کا سب لوہا مانتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

ثابت کر تب مُنہ پر مار ۔ پہلے جرم ثابت کر پھر سزا دے ۔ درج نہیں ۔

ثالث ہونا۔ منحصر علیہ ہونا۔ سرپنچ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس مقدمہ میں وہ ثالث بنا۔ (لغات اردو)۔

ثبوت دینا۔ ثابت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)

ثمرہ ملنا۔ نتیجہ ملنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس دروغ گوئی کا ثمرہ تم کو مل جائے گا۔ (لغات اُردو)

ثواب دینا۔ کسی اسم کی برکت اپنے بجائے دوسرے کے نامزد کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

وہ منصف ہوں اگر میں نے کیا ختم کلام اللہ
ثواب سورۂ یوسف دیا روح زلیخا کو

ثواب کا کام۔ اچھا کام خدا کی راہ میں درج نہیں۔ ناسخ ؎

اُن پر ہزار بار درود و سلام بھیج
بس زندگی میں کام یہی ہے ثواب کا

ثواب نہ عذاب کمر ٹوٹی مفت میں۔ محض تضیع اوقات۔ حاصل حصول کچھ نہیں۔ درج نہیں۔

ثواب ہونا۔ برکت ہونا کسی اچھے کام سے۔ درج نہیں۔ آتش ؎

نہیں معلوم انھیں دلجوئی نہیں جو کرتے
کہ ثواب اس کا ہے سوچ کے برابر ہوتا

ثیبہ۔ (ع دغیرہ) شوہر دیدہ عورت خاوند زندہ ہو یا مر گیا ہو۔

اثر۔ خارج۔

ج

جا اپنا کام کر۔ دور ہو۔ الگ ہو۔ کام میں دخل نہ دے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جا بے جا۔ دور ہو۔ دفان ہو۔ اپنا رستا پکڑ۔ (نفرت اور تحقیر کا اظہار ہوتا ہے)۔ درج نہیں۔

جاپ تاپ۔ مالا پھیرنا۔ پوجا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ انشا ؎

تو سوئے میکدہ یوں جائے خواہش انشا
کہ جاپ تاپ کو جیسے کوئی برہمن جائے

تنہا جاپ درج ہے۔

جاپ کے برتے پاپ۔ مثل۔ عبادت کے آسرے پر گناہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)

جاتا دھن دیکھیے تو آدھا لیجیے بانٹ۔ مثل۔ جب پورے مال کا نقصان ہوتا ہو تو جو کچھ جس تدبیر سے بچ رہے غنیمت ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جوہری نے بموجب مثل کے کہ جاتا دھن دیکھیے تو آدھا لیجیے بانٹ۔ دس ہزار دینار دینا قبول کیے۔ (طلسم ہوش ربا)

جاتا رہنا۔ ۱۔ دفع ہو جانا۔ ناسخ ؎

عکس پڑتا ہے جو تیرا آئینے میں بیشتر
اضطراب اس واسطے جاتا رہا سیماب کا

۲۔ غائب ہو جانا۔ آتش ؎

توڑ کر تار نظر کا سلسلہ جاتا رہا
خاک ڈال آنکھوں میری قافلہ جاتا رہا
۳۔ گم ہو جانا۔ چوری ہو جانا۔ آتش ؎
خاک صحرا پر کسی نے تہمت دزدی نہ کی
پاؤں کا مجنوں کے کیا کیا آبلہ جاتا رہا
۴۔ خود بخود ہٹ جانا۔ ساتھ چھوڑ دینا
آتش ؎
جب اٹھایا پاؤں آتش مثل آواز جرس
کوسوں پیچھے چھوڑ کر میں قافلہ جاتا رہا
۵۔ تلف ہو جانا۔ مر جانا۔ مثلاً اس کا بچہ جاتا رہا۔ یہ مفاہیم نور اللغات میں جاتا رہنا کے درج نہیں۔

جاٹھ۔ (ھ۔) کولھو کا ڈھرا جس میں گنا وغیرہ پیلتے ہیں۔ اثر۔ خارج۔

جاجم۔ چھپا ہوا فرش۔ ایک قسم کا کپڑا جس پر بیل بوٹے وغیرہ چھاپ کر فرش بناتے ہیں۔
اثر۔ عام طور پر اسے جازم کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

جادو پلٹ پڑنا۔ جادو کرنے والے پر الٹا جادو کا اثر ہونا۔ درج نہیں۔

جاذب کاغذ۔ بلاٹنگ پیپر۔
اثر۔ یہ مفہوم تنہا لفظ جاذب سے ادا ہوتا ہے بغیر اضافۂ لفظ کاغذ۔ ذرا جاذب اٹھا دو کہتے ہیں نہ کہ جاذب کاغذ اٹھا دو۔

جاری کرنا۔ رائج کرنا۔ نافذ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اردو)۔
جاری ہونا درج ہے۔

جاڑا روئی سے جاتا ہے یا دوئی سے۔ وہی مطلب ہے جو مندرجہ ذیل مثل کا۔ درج نہیں۔

جاڑے سے اینٹھنا۔ سردی کی افزونی اور پوشش کی کمی کی وجہ سے تکلیف اٹھانا۔ درج نہیں۔
ناسخ ؎
اینٹھتا ہے زاہد مسجد میں جاڑے سے عبث
بھٹیوں سے ہو رہے ہیں خانۂ خمار گرم

جاڑے کا پیٹ پھٹ رہا ہے۔ شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ درج نہیں۔

جاڑے کا دم نکلنا۔ سردی کا زور گھٹنا۔ درج نہیں۔

جاڑے کی مار، بھاری رضائی، یا بے گانی جائی۔ جاڑا جانے کی یہی دو تدبیریں ہیں رضائی یا جورو۔ درج نہیں۔

جاڑے کی ہوا۔ موسم سرما کی سرد ہوا۔ درج نہیں۔ آتش ؎
جوش اشک آتشیں کا باعث آہ سرد ہے
گرم کرتی ہے ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا

جاڑے مرنا۔ سردی کھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) صاحب میں تو جاڑے مرتا ہوں کچھ اوڑھنے کو نہیں۔ (لغات اردو)۔

جاسوسی کرنا۔ مخبری کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اردو)

جاگتے رہنا۔ چوکیداروں کی آواز۔

جاگتے رہیو۔

اثر۔ چوکیدار جاگتے رہو کہتے ہیں نہ کہ جاگتے رہیو۔

جاگتے کو جگانا اُس کو چھیڑنا ہے۔

دانا کو عقل بتانا بیوقوفی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جاگتے کی کٹیا سوتے کا کٹڑا۔ ہوشیار آدمی فائدے میں رہتا ہے سُست نقصان میں۔ درج نہیں۔

جاگی۔ (ف) بندوق کا فتیلہ اثر۔ خارج۔

جاگیر ملنا۔ نوکری ملنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

جال میں پھانسنا۔ حیلے سے قابو میں کر لینا۔ درج نہیں۔

نوٹ :۔ جال میں پھنسانا۔ جال میں پھنسنا درج ہیں مگر جال میں پھانسنا جو بہت عام ہے وہی درج نہیں۔

جام پینا۔ ۲۔ انگلستان میں دستور ہے کہ اپنے دوستوں یا حکام وغیرہ کی صحت اور سلامتی کے لیے جلسوں میں شراب پیتے ہیں۔

اثر۔ انگلستان میں نہیں انگریزوں کا دستور ہے (کسی ملک میں ہوں) اور اسے جام پینا نہیں جام صحت پینا کہتے ہیں۔ جام صحت پینے سے پہلے تجویز کیا جاتا ہے یا تجویز ہوتا ہے وہ بھی درج کرنا چاہیئے تھا ؎

جامِ صحت ہم کو پلا
کہنہ مے کا لطف دکھا

جامِ جہاں نما ہے۔ بہت ہوشیار۔ واقف کار۔ غالبؔ ؎

جامِ جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے

جامنوں کی طرح بگھارنا۔ جھنجھوڑنا جھٹکے دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)

کبھی دھوئی دال کی طرح شمشو ہوتا تھا کبھی جامنوں کی طرح بگھارے جاتے تھے۔

جاموش۔ (فارسی گاؤمیش کا معرب) مذکر۔ بھینسا۔ اثر۔ خارج۔

جامہ وار۔ ایک قسم کی پھول دار چھینٹ یا اونی پھول دار چادر۔

اثر۔ چھینٹ کے لیے لفظ جامہ وار کبھی استعمال نہیں ہوتا۔ کپڑے کا اونی ہونا لازم ہے۔

جامۂ ہستی اتار کر پھینکنا۔ مرجانا ؎

وحشت ہوئی یہ آتے ہی فصل بہار کے
پھینکا بدن سے جامۂ ہستی اتار کے

جامے میں پھولے نہ سمانا۔ خوشی کے مارے آپے میں نہ رہنا۔ درج نہیں۔ حالاں کہ جامے میں پھولا نہ سمانا کے تحت آتشؔ کا شعر اسی کی سند میں ہے ؎

گل پھولے سماتے نہیں ہیں جامے میں اپنے
ادنیٰ یہ شگوفہ ہے نسیم سحری کا

جامے میں پھولا نہ سمانا درج ہے۔

جامے میں رہنا۔ اپنے حواسوں میں رہنا۔ آتش ؎

نشے کی گرمی سے پھاڑے کھانے لگتا ہے لباس
اپنے جامے میں تو اے گلگوں قبا رہتا نہیں

اثر۔ یہ ہمیشہ بصیغۂ نفی بولا جاتا ہے جیسا آتش کے شعر ہی سے ظاہر ہے۔

جانب۔ (عو) راسے میں۔ عورات اس مفہوم میں بولتی ہیں۔ جانم میں بھی بجائے جانب اس کی جگہ استعمال میں کرتی ہیں۔ یہ درج نہیں۔ انشا ؎

کہوں کیا اس کی میں باتیں غرض میرے تو جانب میں
زمانے میں نہ ہوگا کوئی اس حرّاف کا جوڑا

جان بوجھ کر۔ عمداً۔ قصداً۔ بالقصد اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ("جان بوجھ کے" لکھا ہے)۔

جان بوجھ کر انجان بننا۔ کسی بات سے عمداً ناواقف بننا۔ اس طرح درج نہیں۔ جان کر انجان بننا درج ہے۔

جان بوجھ کے کوئی کام کرنا۔ قصداً کوئی کام کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ خالی جان بوجھ کر درج ہے جس سے بیان کردہ مفہوم نہیں نکلتا۔

جان پر آ بننا۔ جان پر صدمہ ہونا۔ جان پر آفت ہونا۔ ذوق ؎

اب جان پر آفت ہے جو آئے ہو دوبارہ
اک بار تو غارت دل و جاں ہو ہی چکا تھا

اثر۔ شعر جان پر آ بننا کی مثال کیوں کر ہوا۔

جان پر آفت ہونا۔ ایسی تکلیف جس سے جان مصیبت میں ہو۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

اب جان پر آفت ہے جو آئے ہو دوبارہ
اک بار تو غارت دل و دیں ہو ہی چکا تھا

جان پر بن بن جانا۔ متواتر خطرہ لاحق ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ داغ ؎

اگرچہ جان پہ بن بن گئی محبت میں
کسی کے منہ پہ نہ رکھا کبھی گلہ دل کا

جان پڑتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ایسا قرینہ ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
ایسا جان پڑتا ہے کہ یہ رات بیمار پر نہیں کٹے گی۔

جان پہچان۔ واقفیت۔ شناسائی۔

جانتا۔ (س۔ بروزن تانتا نون غنہ)
۱۔ مذکر۔ آل اولاد (فقرہ) جورو نہ جانتا۔ اللہ میاں سے ناتہ۔
۲۔ ایک قسم کی چکی۔

اثر۔ عموماً جاتا (بغیر نون غنہ) بولتے ہیں۔ (صحیح دونوں طرح ہے)۔

جان تھوڑی سی ہونا۔ کچھ جان باقی ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

ہے شب وصل جدا اے ماہ جبیں تھوڑی سی
ہے مرے جسم میں بھی جان حزیں تھوڑی سی

جان جاتی رہنا۔ ہلاک ہونا۔ مرجانا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

اپنے اپنے بخت یوسف کو زلیخا مول لے
جان شیریں مفت میں جاتی رہے فرہاد کی

جان جانا۔ معلوم ہو جانا۔ راز افشا ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب تو سب لوگ جان گئے کہ تم کہاں غائب رہتے ہو۔

جان جائے پر آن نہ جائے۔ بات اور عزت میں فرق نہ ہو چاہے مر ہی کیوں نہ جائے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جانچ پرتال۔ حساب کی دیکھ بھال۔ ایک ساتھ بولتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ مثلاً حساب کی جانچ پرتال ہو رہی ہے۔

جان چرانا۔ کسی کام سے بھاگنا۔ پہلوتہی کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

جان چڑیا نوچن میں پڑنا یا پھنسنا۔ خواہ مخواہ دردِ سر مول لینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں پہلے ہی کہتا تھا کہ جان چڑیا نوچن میں پھنس جائے گی۔ (اودھ پنچ)۔

جاندانی۔ (صحیح جامہ دانی) بوغبند۔ کپڑوں کی پیٹی۔ وغیرہ۔ اثر۔ خارج۔

جان سَت ہی سَت پر ہونا۔ سخت مصیبت خلفشار میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں یاروں کی جان سَت ہی سَت پر تھی۔ پسینے پر پسینہ جاری تھا۔ رومال پر رومال تر ہو رہا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

جان سن سے نکل گئی۔ ایسا خوف غالب ہوا گویا دم نکل گیا۔ حواس پراگندہ ہو گئے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ خبریں پڑھ کر سن سے جان نکل گئی۔ (اودھ پنچ)۔

جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا۔ جان سے مایوس ہو جانا۔ زندگی کی آس ٹوٹ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

جان ضیق میں پڑنا۔ ہونا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ انجم سے

ضیق میں پڑ جائے گی دیکھنا کلچیں کی جان
بات صبا گر کوئی پڑ گئی بلبل کے کان

جان فاضل نہیں ہے۔ جان دوبھر نہیں ہے۔ زندگی سے سیر نہیں ہوں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے مٹھو کی طرح رٹایا نہ جائے گا۔ میری جان فاضل نہیں ہے۔ بھاڑ میں جائے ایسا پڑھانا لکھانا۔ (اودھ پنچ)۔

جان کا منہ نہیں کرتے روپے کا منہ کرتے ہیں۔ بقول شخصے چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔ جان جائے مگر پیسہ خرچ نہ ہو۔ بڑا کنجوس۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

جان کسی میں اڑی (اٹکی) ہونا۔ کسی سے لو لگی ہونا۔ ہر وقت دھیان رہنا۔ درج نہیں۔ قلق سے

اجل آئی ہے نذر اس کی کریں کیا
ہماری جان تو تم میں اڑی ہے

جان کھا لی۔ تنگ کر دیا۔ دق کر ڈالا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جان کھانا۔ کسی کو بہت پریشان کرنا۔ عاجز کرنا۔ بک بک لگانا۔

درج نہیں۔

جان کی پڑی ہے ۔ جان کے لالے پڑے ہیں۔ انیسؔ ؎

دروازے پہ تیار سواری تو کھڑی ہے
پر اب تو مجھے جان کی صغرا کی پڑی ہے

اثر۔ اس کے معنی جان کی فکر جان کا دھیان بھی ہیں۔ انیسؔ ؎

بچے ہو تم کو فکر ہے نام و نشان کی
مجھ کو پڑی ہے سبط پیمبر کی جان کی

یعنی اُن کی جان خطرے میں ہے مجھ کو اس کی فکر ہے۔

جانگر ڈھیلے کرنا ۔ ہاتھ پاؤں توڑ کر دینا۔ بھرکس نکال دینا۔ درج نہیں۔ آرزوؔ ؎

ہاتھ بھی پاؤں بھی ہونے لگے تھک کر ڈھیلے
بیکلی جی کی کیے دیتی ہے جانگر ڈھیلے

جانگیا ۔ پائجامہ جو رانوں تک ہوتا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں جانگھیا کہتے ہیں۔

جان لڑنا ۔ نہایت اشتیاق ہونا انہماک ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ میر انیسؔ ؎

بس پہلے ہم ایک ایک کی جان اس پہ لڑی تھی
عقبیٰ کا جو سودا تھا تو قیمت بھی کڑی تھی

(جان لڑا دینا درج ہے)

جان لوٹ ہونا ۔ (با لضم۔ واو مجہول) گرویدہ ہونا۔ درج نہیں۔ انشاؔ ؎

تنہا نہ اس کو دیکھ کے محفل نے غش کیا
اپنی بھی جان لوٹ ہوئی دل نے غش کیا

جان مٹانا ۔ رنج اور مصیبت برداشت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آقا کا پتا لگانا (اپنی جان مٹانا از طلسم ہوش ربا)۔

جانم میں ۔ نزدیک۔ درج نہیں۔ دیکھیے جانب مندرجۂ بالا۔

جان نہ چھوڑنا ۔ مار ڈالنا۔ درج نہیں۔ ذوقؔ ؎

غمزہ و ناز و کرشمہ وہ بلا غارت گر
کہ نہ چھوڑیں تن مشتاق میں جاں ایک رمق

جانی ۔ محبوب۔ جان سے پیارا۔ درج نہیں۔ جانی دشمن۔ جان کا دشمن۔ ایسا دشمن جو جان کا خواہاں ہو۔ درج نہیں۔

جانے لگنا ۔ روانہ ہونے کے وقت۔ (فقرہ) جب میں جانے لگا تو اس نے بہت اصرار کیا۔
۲۔ آمد و رفت ہونا۔ کیا تم پھر وہاں جانے لگے۔
دونوں مفہوم درج نہیں۔

جانے میری بلا ۔ معلوم نہیں۔ (خفگی اور بیزاری ظاہر ہوتی ہے)۔ درج نہیں۔

جانے نہ جانے ۔ جس کو واقف ہونا چاہیے وہی بیگانہ ہو۔ درج نہیں۔ میرؔ ؎

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

جاوا ۔ مرغ کا ایک رنگ۔ درج نہیں۔ انشاؔ ؎

پاس ما پنے جو مرغ ہے جادا
ہے وہ اسفند یار کا باوا

جاڈ پوت دکھن دہی کرم کے لچھن۔ (محاورہ) تقدیر ہیٹی ہے تو کہیں کام نہ بنے گا۔ باوجود تلاش نور اللغات میں یہ مثل نہیں ملی۔ (فقرہ) مثل مشہور ہے۔ جاڈ پوت الخ۔ میں نے پہلے ہی مرحلے میں جو مصیبت اٹھائی ہے اُس کا کچا چٹھا سناتا ہوں۔ (اودھ پنچ) (دکھن میں ک مشدد)۔

جائے جان رہے ایمان۔ ایمان کے آگے جان بھی عزیز نہ کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔

جائے لاکھ رہے ساکھ۔ کچھ بھی نقصان ہو بات یا آبرو بنی رہے یا لاکھ خرچ ہوں تو ساکھ بنی رہے۔ درج نہیں ملا آئینۂ محاورات)

جب آنکھ بند کی پھر کچھ ہی ہو۔ مرگئے پر سب برابر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جب تک دم ہے۔ جب تک زندگی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخ ؎

اے جنوں سب جیتے جی کے ہیں موئے کا کون ہے
مجھ میں جب تک دم رہا نالے رہے زنجیر کے

جب تک رکابی میں بھات تب تک میرا تیرا ساتھ۔ خود غرض آشنا کی نسبت بولتے ہیں۔ درج نہیں (آئینۂ محاورات)۔

جب تک سانس تب تک آس۔ مثل۔ زندگی کے ساتھ امید قائم ہے۔

اثر۔ یہ مثل آخر میں الف کا اضافہ کرکے بھی بولی جاتی ہے۔ جب تک سانسا تب تک آسا۔ (خدائی فوج دار)۔

جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے۔ بے وسیلہ رزق پہنچتا ہے۔ جس جگہ سے امید نہ ہو وہاں سے ملتا ہے۔ درج نہیں۔

جب کا لیپا دو بہا اب کا لیپا دیکھو آ۔ (عو)۔ پچھلی بات کا کیا ذکر موجودہ حالت کو دیکھو۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی خفیف تغیر کے ساتھ ہے۔ جب کا لیپا بہا دو اب کا لیپا دیکھو۔

جبتو۔ زبان کو تحقیر سے جبتو کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری جبتو کسی طرح نہیں رکتی۔ منہ میں بواسیر ہے۔

جب ہاتھ میں لیا کانسا (کاسہ) تو روٹی کا کیا سانسا۔ (مثل) بے غیرتی اختیار کی تو روزی کی کیا فکر۔ درج نہیں۔ (فیلن)

جبنی لگانا۔ رٹ لگانا۔ درج نہیں۔ فقرہ۔ تم نے صبح سے روٹی کی جبنی لگائی ہے۔ (لغات اردو)

جتنا چھوٹا اُتنا ہی کھوٹا۔ چھوٹے کو چھوٹا نہ سمجھو وہ سب سے زیادہ کھوٹا ہے۔
شوق ؎

میں نے دل سے کیا پھل پایا کوئی کیا پھل پائے گا
جتنا چھوٹا اتنا کھوٹا جو نہ سنے گا پچھتائے گا

اثرؔ۔ محاورہ لفظ ہیؔ کے اضافے کے بغیر ہے۔ شوقؔ کے شعر میں بھی لفظ ہیؔ شامل نہیں۔ محاورات ہند میں بھی لفظ ہی شامل نہیں بلکہ یہ اندراج ہے:

جتنا چھوٹا وتنا (اتنا) کھوٹا۔

جتنا کڑوا۔ اتنا میٹھا۔ جس چیز پر زیادہ لاگت آئے اور محنت ہو اس چیز کے عمدہ ہونے کی امید پر یقین دلانے کے موقع پر بولتے ہیں۔ کڑوی غذا یا دوا اکثر فائدہ مند ہوتی ہے۔ جیسے کریلا۔ کونین۔ چرائتہ وغیرہ۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جتنا قریب اتنا رقیب۔ قریب کو حسد زیادہ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جٹھ دینا۔ (عو) جھوٹی باتیں بنانا۔

جانؔ صاحب ؎

چاہیے جٹھ دے کے سقے سے کوئی پانی پیے
اک کٹورا دے نہ وہ پانی کا بے کوڑی لیے

اثرؔ۔ یہی نہیں کہ میرے نسخۂ دیوان جانؔ صاحب میں یہ شعر درج نہیں بلکہ ایک دوسرے نسخے میں بھی نہیں۔ اور نہ لفظ جٹھ بمعنی جھوٹ کی تحقیق ہوسکی۔ فیلن میں جٹھ اور جٹ ایک ہی چیز ہیں (جوڑا)۔ شعر کا پہلا مصرع موجودہ صورت میں ناموزوں ہے۔

میرا خیال ہے کہ متعدد دوسرے شعروں کی طرح یہ شعر بھی غلط کتابت کا شکار ہے اور غلط لفظ سے حضرت مولف نے غلط معنی گڑھ لیے ہیں۔ عجب نہیں کہ جٹھ کی جگہ اصل لفظ جُل بالضم بمعنی دھوکا فریب ہو۔ جُل اور جل (بالفتح) بمعنی پانی میں تجنیس خطی بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

جدھر سینگ سمایا۔ جس طرف جانے کا موقع ملا۔ (فقرہ) رنڈیاں سب تین تفرقہ ہوگئیں جس کا جدھر سینگ سمایا چلی گئی۔

اثرؔ۔ پوری صحیح مثل اس طرح ہے: جس کے جدھر سینگ سمائے چلا گیا۔ (سینگ بصیغۂ جمع۔ سینگ دو ہوتے ہیں)۔

جدھر کی ہوا ہو ادھر چلو۔ جیسا موقع دیکھو ویسا کام کرو۔ درج نہیں۔

جدھر مولا ادھر آصف الدولہ۔ جس پر خدا کا فضل ہوتا ہے اس کے اوپر سب مہربان ہوتے ہیں۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں یہ مثل مبالغے کے ساتھ اس طرح مشہور ہے: جس کو نہ دیں مولیٰ اُسے دیں آصف الدولہ۔

جذبہ کرنا۔ غصہ کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

جرأت کرنا۔ ہمت کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)

جڑا اور جڑاول۔ جاڑوں کے کپڑے۔ گرم کپڑے۔ فصحا کی زبانوں پر جڑاول ہی ہے۔

اثر۔ جزو اول اُن کپڑوں کو بھی کہتے ہیں جو بزرگ خاندان بنوا کر اپنے عزیزوں کو دیتا ہے۔ (کم سے کم دیتا تھا)۔

جزبز ہونا۔ افسردہ ہونا۔ آزردہ ہونا۔

اثر۔ اس کے معنی افسردہ ہونا بہت مشتبہ ہیں آزردہ ہونا یا خفا ہونا درست۔ (لغات اُردو)۔

جُزبی۔ (بضم اول) عورتیں جزوی یا جزوی کی جگہ بولتی ہیں۔ قلیل حصّہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جزبی کوئی ہوگا جو بے پڑھے لکھے ایسا کر سکتا ہو۔

جس ٹہنی پر بیٹھیں اُسی کی جڑ کاٹیں۔ جس سے فائدہ اٹھائیں اُسی کی بدخواہی کریں: درج نہیں۔

جس دم۔ جس وقت۔ جس گھڑی۔ درج نہیں۔

جس دُھن اور ڈھرّے پر قائم رہو۔ جو طریقہ اختیار کیا ہے اُس کو نہ بدلو۔ وضع پر قائم رہو۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

جس سے ڈرو وہی مُنہ پر آتا ہے۔ جس بات کا خطرہ ہو وہی اوپر آکے پیش آتی ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔ کسی کا مصرع ہے:

"ہے مثل جس سے ڈرو ہے وہی آتا مُنہ پر"

جس کا باپ اُس کا باپ۔ اپنے باپ کی طرح فرماں بردار ہونا۔ مثل درج نہیں۔ (فیلن)۔

جس کا پلہ بھاری وہی جھکے۔ اقبال مند تواضع کرتے ہیں۔ ع

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

جس کا چُن اُس کا پُن۔ ہندی مثل۔ چُن کے معنی آٹے کے ہیں۔ پُن خیرات بھلائی یعنی جس کا کھاؤ اس کی بھلائی مناؤ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

جس کا ڈر وہی نہیں گھر۔ (کہاوت) (عو) پوری آزادی حاصل ہے شوہر کہیں گیا ہوا ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

جس کا کام اُسی کو ساجے۔ جو کام جس کا ہوتا ہے اُسی کو زیب دیتا ہے اس طرح درج نہیں۔ اودھ پنچ کے ایک مضمون کی یہی سرخی ہے۔ نور اللغات میں یہی مثل اس طرح درج ہے:

جس کا کام اُسی کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔ یعنی جو جس کام کو سیکھتا ہے وہی کر سکتا ہے۔

جہاں تک مجھے علم ہے چھاجے کوئی لفظ نہیں۔

جس کا کھائیے اسی کا گائیے۔ مثل جس سے فائدہ ہو اُس کی تعریف و خوشامد کریں گے۔

اثر۔ مثل اس طرح موزوں ہو کر بہتر ہے:

جس کا کھاتے ہیں اُس کا گاتے ہیں۔

(لغت نام نامعلوم) داغ نے مصرع

موزوں کر دیا۔

جس کا کھائیے ان پانی اُس کی کیجیے آبادانی خیر طلبی۔ ترقی خواہی۔

اثر۔ مثل آبادانی کے بدلے آدادانی کے ساتھ ہے۔ (دیکھیے فیلن)

جس کا گلا دباؤ وہی آنکھیں دکھاتا ہے۔ ظلم و جبر کی مذمت میں یہ مثل بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

جس کو خدا رکھے اُسے کون چکھے۔ خدا کی طرف سے جس کی موت نہ بدی ہو اُسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ یہ مثل درج نہیں۔

جس کی زبان ایک اُس کا باپ ایک۔ مثل۔ وہی شریف ہے جو اپنے قول سے نہ پھرے۔ درج نہیں۔

(فقرہ) مُنہ سے کہا ہے تو کر دکھا۔ جس کی زبان ایک اُس کا باپ ایک ہمارے یہاں کی مشہور مثل ہے۔ (اودھ پنچ)۔

جس کے پاس نہیں پیسا وہ بھلا مانس کیسا۔ عزت روپیہ سے ہوتی ہے روپیہ ہی عزت کا باعث ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جس کے کارن جوگ لیا وہ نہ ملا۔ جس کے واسطے محنت اٹھائی وہ چیز نہ ملی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جس کے ماں باپ جیتے ہیں وہ حرامی نہیں کہلایا کرتا۔ جس کے دعوے کے گواہ موجود ہیں وہ جھوٹا نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جس کے ہاتھ ڈوئی اُس کا سب کوئی۔ جس سے فائدہ ہوتا ہے اُس کے سب خیر خواہ ہوتے ہیں۔

اثر۔ یہ مثل خفیف تغیر کے ساتھ اس طرح بھی ہے: جس کے ہاتھ ہنڈیا ڈوئی اس کا سب کوئی۔ اور میرے خیال میں اسی طرح بہتر ہے کیوں کہ خالی ڈوئی سے کیا فائدہ ہوگا جب تک ہنڈیا میں کھدبد نہ ہوتی ہو۔

جس کے یہاں بیری ہوتی ہے اُس کے یہاں ڈھیلے آتے ہیں۔ جس کے یہاں جوان لڑکی ہوتی ہے لوگ تاک جھانک میں رہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ ایک طرّار فرّار۔ ہنس کر جواب دیا میاں جس کے یہاں بیری ہوتی ہے اُس کے یہاں ڈھیلے آتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جسم چُرانا۔ جسم کو چُرانا۔ عورت کا بربنائے شرم جسم کو سمیٹے رہنا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

ناز سے پائنچے اُٹھائے ہوئے
شرم سے جسم کو چرائے ہوئے

جسم کی طیاری۔ ورزش کے سبب سے جسم کا سڈول اور توانا ہونا۔ درج نہیں۔ صبا ؎

فخر انساں نہ کرے جسم کی طیاری پر
ایک دن خاک یہ مٹی کی عمارت ہوگی

جس نے اپنی ٹوپی اتاری دوسرے کی اتارتے کب ڈرتا ہے (مثل) جو اپنی عزت کا خیال نہیں کرتا وہ دوسرے کی حرمت کا کیا خیال کرے گا۔ ٹوپی کی جگہ پگڑی بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ یہی مثل اس طرح بھی بولتے ہیں :۔
"جس نے اپنی ٹوپی اتار لی اُس کو اور کا کیا خیال۔" (اودھ پنچ)

جس نے بھونکنا سکھایا اُسی کو کاٹنے دوڑے۔ محسن کُش۔ ؎

کس نیا سوخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

درج نہیں۔ (محاورات اُردو)۔

جس نے دیا ہے تن کو وہی دے گا کفن کو۔ خدا سب کو دینے والا ہے۔
درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔

جس نے کی بے حیائی اُس نے کھائی دودھ ملائی۔ بے حیائی کی مدح بالذم۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
جس نے .... واللہ حق ہے ثم باللہ حق ہے اچھا بہتر ہے جائیے۔ (اودھ پنچ)

جس نے کی شرم اُس کے پھوٹے کرم۔ مثل (عو) طنزاً۔ بے شرم کی مذمت میں بولتی ہیں۔

اثر۔ عورتیں شرم کو بفتح اول و دوم بولتی ہیں اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔

جسولنی۔ (صحیح یسولنی)۔ یساول کی تانیث وہ عورتیں جو شاہی محل میں خبر پہنچاتی ہیں۔ اثر۔ خارج۔

جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے۔ جو خدا کی محافظت میں ہوتا ہو اُسے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ درج نہیں۔ (مقولہ)۔

جفتی کھانا۔ جفتی کرنا۔ جانوروں کا جفت ہونا اپنی مادہ کے ساتھ۔
اثر۔ جفتی کرنا زبان نہیں۔ جفتی کھانا بولتے ہیں۔

جَفر۔ ایک علم جس سے احوال غیب دریافت کرتے ہیں۔ امیر ؎

تخفیف درد دل کا کروں گا جو میں سوال
نکلے گا آیہ جفر میں ہل من مزید کا

اثر۔ اتنی وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ بول چال میں جفر بروزن سفر بفتح اول و دوم ہے۔

جکڑ بندی۔ روک ٹوک۔ درج نہیں۔

جکڑ لینا۔ کس کر باندھنا۔ درج نہیں۔ مثلاً اسباب خوب جکڑ لو کوئی چیز گر نہ جائے۔

جگادری۔ ۱۔ پرانا گھاگ۔
۲۔ بہت پرانا اور قدآور جیسے جگادری بندر۔ عموماً بندر کے واسطے بول چال میں ہے۔
اثر۔ اسے جغادری بھی کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

جُگالی۔ پاگُر۔ حیوانات کا اپنے چارے کو معدے سے نکال کر مُنہ میں چبانا (کرنا کے ساتھ)

اثر۔ معدے سے نکال کر کھانے کی قید ضروری نہیں۔ مویشیوں کے چارا کھانے کو بھی جگال کرنا کہتے ہیں۔ مذاق سے بھی کہتے ہیں۔ جگالی کر چکے؟ یعنی کھانا کھا چکے؟

جگا مارنا۔ سونے نہ دینا۔ درج نہیں۔

جُگت چھانٹنا۔ پھبتی کہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

جُگت رنگ۔ (لکھنؤ) لطیفہ گو۔ بذلہ سنج۔ سحر ؎

اُن دنوں میں تری صحبت کا تو یہ رنگ نہ تھا
جوڑ باز ایک نہ تھا ایک جگت رنگ نہ تھا

دہلی میں اس جگہ جگت باز جگت بازی مستعمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی جُگت باز جُگت بازی برابر مستعمل ہے۔ اگر جگت باز دہلی سے مخصوص ہے تو جگت باز کے تحت ایسا کیوں نہیں لکھا۔ نیز جگت لڑنا اگر جگت بازی نہیں ہے تو کیا ہے جس کے تحت شوقؔ لکھنوی کا یہ شعر لکھا ہے ؎

میرے پیچھے نہ اس طرح پڑیے
اور جا کر کہیں جُگت لڑیے

جُگ ٹوٹا اور نرد ماری گئی۔ (مثل)۔ (چوسر کے قاعدے کے مطابق جب دو گوٹیں ایک خانہ میں رہتی ہیں، ان کو مار نہیں سکتے)۔

اثر۔ اودھ پنچ سے ایک دلچسپ اندراج نقل کرنا بیجا نہ ہوگا:۔

کہتے ہیں "جگ ٹوٹا اور نرد ماری گئی۔" لکھنؤ کے چوسر باز کبھی "ماری گئی" کا اعتراف نہیں کرتے۔ وہ یوں بولتے ہیں؛ "جگ ٹوٹا اور گوٹ پٹی" بعض فصحا یوں بھی کہتے ہیں۔ "جگ ٹوٹا اور نرد مری"

جگ جگانا۔ جگ جگاہٹ۔ چمکنا۔ ٹمٹمانا۔ جھلکنا۔ چمک دمک۔

اثر۔ میں ان الفاظ سے واقف نہیں۔ لکھنؤ میں جگمگانا یا جگمگاہٹ کہتے ہیں۔ یہ الفاظ فیلن میں بھی درج نہیں۔ صرف جگ جگا لکھا ہے بمعنی پیتل کے پتلے پتلے ورق (پنّی)

جگر پھٹنا۔ نہایت رنج ہونا ؎

ترانے سے بلبل کا جی ہٹ گیا
گلوں کا جگر درد سے پھٹ گیا

درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جگرا۔ جرأت ہمت۔ جگر کے مفہوم کو زیادہ اہمیت دینے کے لیے مستعمل ہے۔ میں نے اپنی ایک نظم میں صرف کیا ہے۔

آئینہ خانے میں چھپا تھا میں؟
ایک مسکین پر یہ تہمت ہے
اس کو درکار ہے بڑا جگرا
مجھ میں جرأت نہ اتنی ہمت ہے

نور اللغات میں عورتوں کی زبان قرار دے کر بغیر تخصیص لکھنؤ درج کیا ہے تاہم وہ نازک فرق مفاہیم نمایاں نہیں کیا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔

جگر تھامنا۔ بہت بیتاب ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ انیسؔ ــ ؎
اک بی بی بیقرار تھی تھامے ہوئے جگر

جگر جلی۔ مصیبت زدہ۔ مبتلائے آفت درج نہیں۔ انیسؔ ــ ؎
سر پیٹ کر یہ کہنے لگی وہ جگر جلی

جگر چاہیے۔ حوصلہ چاہیے ــ
جان تو حاضر ہے اگر چاہیے
دل تجھے دینے کو جگر چاہیے
درج نہیں (آئینۂ محاورات)

جگر کرنا۔ ہمت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے بڑا جگر کیا جو اپنا روپیہ دوستوں کو دے دیا۔ (لغات اُردو)۔

جگر کے پار ہونا۔ کلیجا توڑ کر نکل جانا۔ درج نہیں۔ غالبؔ ــ
کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

جُگو رکھنا۔ سینت رکھنا۔ سمیٹ رکھنا۔ درج نہیں۔

جگہر۔ (س) (عو) جاگ۔ (فقرہ) چور آئے جگہر ہوگئی۔
اثر۔ خارج دیہاتی زبان ہے۔ لکھنؤ میں جاگ ہوگئی کہتے ہیں۔

جُلا بھُنا۔ تند مزاج۔ کبیدہ خاطر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

جُلابی۔ (ع و) جلاب لینے والا۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کی عورتیں اس طرح بولتی ہیں۔ فیلن کے یہاں بھی اس کا اندراج نہیں۔

جلاپا۔ ہ ایک دوا کا نام۔
اثر۔ میری نظر سے نہیں گذرا۔ فیلن بھی جل نیم سے آگے نہ بڑھ سکا۔ جلاپا تو رشک حسد یا سوتیا ڈاہ ہے اور خود نور اللغات میں نمبر ا پر درج ہے۔

جلال آنا۔ غصہ آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

جلا مارنا۔ رنج دینا۔ ستانا۔ درج نہیں۔

جلاوطن۔ دیس سے نکالنا۔ شہر بدر کرنا۔
اثر۔ عربی میں بفتح اول و دوم ہے مگر اُردو میں کیا عوام کیا خواص بکسر اول بولتے ہیں اور یہی فصیح ہے۔ اُردو کتاب لغت میں ایسی وضاحت ضروری ہے۔

جُلاہے کا تیر۔ اٹکل پچو بات جس کا سر نہ پیر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ بھی جلاہے کا تیر ہے۔ نام اور نشان کیسا۔ (اودھ پنچ)۔

جل جانا۔ حسد کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

جلدی کرنا۔ کام میں عجلت کرنا۔ علحدہ درج نہیں۔
ناسخؔ ــ

حسرت اقبال میں ہم خانہ ویران ہو گئے
جس قدر کی بوم نے جلدی ہمانے دیر کی

جلسہ برخاس نہ دانہ نہ گھاس۔ (عم) بحث مباحثہ بہت کچھ فیصلہ کچھ نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بقول برا نصیبین جلسہ برخاس (برخاست) نہ دانہ نہ گھاس چلو کم سے کم حکومت کے انتظام کا تماشا ہی دیکھ لیں۔ جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ (اودھ پنچ)

جل کی مچھلی جل ہی میں بھلی۔ ہر شخص اپنی ہی قوم میں اپنے ہی ملک میں خوش رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جل مرنا۔ بہت حسد کرنا۔ درج نہیں۔

جلنا جل جلانا۔ تیز دھوپ میں ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) علیٰ ہذا القیاس دوپہر کے جلتے جل جلاتے آفتاب آفتاب کی تشبیہ معشوق کے چہرۂ تابناک سے۔ (اودھ پنچ)۔

جلوت و خلوت۔ مجمع اور تنہائی ایک ساتھ بولے جاتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ مقدم موخر کرکے خلوت وجلوت بولتے ہیں۔ وہاں بھی درج نہیں۔

جلودار۔ وہ شخص جو گھوڑے کی باگ پکڑ کے ساتھ چلے۔
اثر۔ گھوڑے کی باگ پکڑنا ضرور۔ جو شخص آقا کی سواری کے ساتھ چلے جلودار ہے۔ (جلو بکسر اول وفتح دوم)۔

جلی بُھنی باتیں۔ رشک و حسد کی باتیں۔ عداوت کی باتیں۔ فساد و عناد کی گفتگو۔ درج نہیں۔

جُلی بُھلسی باتیں۔ شکایت آمیز باتیں کرنا۔ درج نہیں۔

جلیبا۔ ۱۔ شہتوت۔ ۲۔ بڑی جلیبی۔
اثر۔ خارج۔

جلے پاؤں کی بلّی۔ (کنایتہً) وہ عورت جو ایک جگہ نہ ٹھہرے۔ گھر گھر پھرنے والی عورت۔
اثر۔ مثل بلاتخصیص جنس ہے۔ مرد ہو یا عورت۔ مثلاً جب ذرا پیٹ میں سانس سمائی کپڑے پھر ہرے ہوئے تو وکیل صاحب کی تلاش کو نکلے ایک آدھے شناسا سے علیک سلیک کی وہاں خبر سنی کہ آپ کی تو پکار ہوئی تھی۔ اور بھی پیشاب ہو گیا۔ اب جلے پاؤں کی سی بلی۔ ادھر وکیل صاحب کو دیکھا.....
(اودھ پنچ)۔

جلے پر نمک چھڑکنا۔ جلے کو جلانا۔ غصے میں غصہ دلانا۔ تکلیف والے کو اور تکلیف دینا۔ درج نہیں۔

جلیری۔ (ھ) لوہاروں کی ناند جس میں لوہے کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

جماعت سے کرامات ہے۔ مثل۔ اتفاق کی بدولت سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔
اثر۔ کرامات کی جگہ کرامت ہے۔ جماعت

کا قافیہ: (دیکھیے آئینہ محاورات: جماعت سے کرامت ہے)۔

جمانا۔ محاورے کے معنی مارنا یہ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک دھول جماؤں گا۔ (لغات اُردو)۔

جم ٹھکّو۔ (واو معروف) جو اپنی بات پر اڑا رہے۔ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ درج نہیں (فقرہ) انھوں نے مشورہ دیا کہ اس بات پر منڈ چراپن کرہ یعنی جم ٹھکو ہو کر بیٹھ جاؤ۔ (اودھ پنچ)۔

جمدھر۔ ۲۔ ایک طرح کا بادامی کاغذ۔ اثر۔ یہ معنی میری نظر سے نہیں گذرے۔

جمنا۔ گھوڑے کا رک رک کے چلنا۔ درج نہیں۔ (اس ذیل میں گھوڑے کا کودنے کے واسطے رک جانا۔ کھڑا ہو جانا لکھا ہے)۔

جموٹ۔ (ھ) کنوئیں کی بنیاد۔ کنوئیں کی بنیاد کی رسم۔ اثر۔ خارج۔

جموگا۔ (ھ) قرقی کا پیادہ۔ قرق امین۔ اثر۔ خارج۔

جن۔ بالکسر۔ جس کی جمع۔ نور اللغات میں میری نظر سے نہیں گذری۔

جنازہ اٹھنا۔ مردے کو دفن کرنے لے جانا۔ اس طرح درج نہیں ؎

صد شکر اٹھا جنازہ اس کا
اب تک ہے وبال تازہ اس کا

(اودھ پنچ)

جنازہ اٹھانا درج ہے۔

جنتری میں تار کھینچنا۔ لوہے کی پٹری میں چھوٹے بڑے سب طرح کے سوراخ ہوتے ہیں اور زرگر اُن میں حسب منشا تار ڈال کر کھینچتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ آتش ؎

صاف یوں کرتا ہے شانہ موئے جعد یار کو
جنتری میں کھینچتے ہیں جس طرح سے تار کو

جنتری میں نکالا ہے۔ سیدھا کر لیا ہے۔ بل نکل گیا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

جنت کے ہوئے نہ دوزخ کے۔ کسی طرف کے نہ ہوئے۔ درج نہیں۔ آتش ؎

دونوں سے علاقہ نہ رہا چاہ کے تم کو
جنت کے نہ دوزخ کے ہوئے وائے قیامت

جنتی نہ ڈھول بجتے۔ ایسے بدنام نہ ہوتے نہ شہرت ہوتی۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔

جن جائے اُنھیں لجائے۔ اولاد کی بد اطواری ماں باپ کی شرمساری کا موجب ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جنچ جانا۔ پسند آجانا۔ درج نہیں۔ مثلاً مال خریدار کی نگاہ میں جنچ گیا۔

جنڈری۔ (ھ) جان کی تصغیر

بالتحقیر۔

اثرؔ۔ بفتح اول لکھا ہے۔ تلفظ بکسر اول ہے۔

جن ڈھونڈا تن پایا۔ مثل۔ طلب صادق ہو تو انسان کو خدا کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

جن کا بیڑا ان کا گیڑا۔ جن کا قبیلہ بڑا ہوگا ان کے حکم کی عزت ہوگی۔ جس کے زیادہ ساتھی ہوتے ہیں اُس کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

جن کے بھاگ ان کے سہاگ۔ اچھے نصیب والوں ہی کو آرام ملتا ہے درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)

جن کے لاڈ گھنیرے ان کو دُکھ بہتیرے۔ جن کا بہت لاڈ پیار کیا جاتا ہے وہی زیادہ دکھ جھیلتے ہیں۔ (اودھ پنچ) یہ مثل درج نہیں۔

جنگ۔ (ھ) مُٹھا۔ پشتارہ۔ وغیرہ

اثرؔ۔ خارج

جنگل باڑی۔ ایک قسم کا باریک سپید سوتی کپڑا۔ درج نہیں۔

جنگل میں منگل بستی میں کڑاکا۔ جنگل میں رونق آبادی میں فاقہ۔ بے محل خلاف دستور بات۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جنگلی ہرن۔ آہوئے صحرائی۔ درج نہیں۔ آتشؔ ؎

کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ
تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا

جنم کا اندھا نام نین سکھ۔ عیب دار اچھے نام سے بے عیب نہیں ہو جاتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جنھائی۔ (بر وزن صفائی) (ہندو عورت) ہر ایک۔

اثرؔ۔ انصاف سے کہیے آپ نے اُردو میں کسی عورت یا مرد کو جنھائی بولتے سُنا ہے۔ اُردو لغت میں ایسے کڈھب قصباتی الفاظ داخل کرنے کا حاصل؟

جنیا۔ جان کی تصغیر۔ معشوقہ۔ جانؔ صاحب نے ارماں۔ درباں کے ساتھ نون اضافہ کرکے قافیہ کیا ہے ؎

مُنہ زور سب ہی جتنی ہیں نخّاس والیاں
ان کا بدی میں نام ہی جنیاں نکل گیا

اثرؔ۔ یہاں حضرت مولف نے پھر دھوکا کھایا۔ جنیاں خود ایک مستقل لفظ جانی کا بدل ہے۔ فیلن میرا موئید ہے۔

جنیاں کچھ اُدھر لکھنؤ میں بعض مردوں کا تکیہ کلام ہوتا تھا۔ ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک صاحب ایک مہاجن کے مقروض تھے ادائگی میں قرض کے تاخیر ہوئی اور اُس نے دعویٰ دائر کر دیا۔ انھوں نے اقبال کیا اور کہا پیسا پاس نہیں باقساط ادا کردوں گا۔ منصف نے دس روپے ماہوار قسط تجویز کی۔ بے اختیار چیخ اٹھے نہیں جنیاں مرجاؤں گا۔

جنّی یا جناتی زبان۔ ایسی زبان جو سمجھ میں نہ آئے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس پر افسوں پڑھا مگر وہ افسوں نہ تھا

بلکہ زبان جنی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)۔
(فقرہ) کیسی جناتی زبان بولتے ہو کہ سمجھ میں نہیں آتی۔

جنے کون اور پالے کون۔ (مثل) کام کسی کا انجام کوئی اور دے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) واقعی یہ ایک مصیبت ضرور ہے۔ جنے کون اور پالے کون۔ مگر پالنے پوسنے کے دُکھ کے ساتھ نفع بھی ہوگا۔ (اودھ پنچ)۔

جنے کوئی گوند مکھانے کھائے کوئی۔ مصیبت کوئی بھرے مزے کوئی اڑائے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا۔ حسینوں کا تلخ جواب بھی مزا دیتا ہے۔ درج نہیں۔

جواب لے آنا۔ خط کا جواب یا پیغام کا جواب لانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

نے کے خط جاشتاب لے قاصد
جلد لے آ جواب اے قاصد

جوابے ندارد کمند ہوا۔ حرص و ہوس کا کوئی علاج نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ناقہ ہائے بغدادی اور ان کی جھولیں لکھو کھا روپے کی؛ جوابے ندارد کمند ہوا۔ (خدائی فوج دار)

جُوا رکھنا۔ بیل کے کندھے پر گاڑی کی لکڑی رکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)

جُوالا۔ جو ملا ہوا اناج۔ بجھڑا۔
اثر۔ جوالا اُردو میں رائج نہیں۔ بجھڑا

کہتے ہیں۔

جوان ہونا۔ بالغ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

جوانی اُبھرنا۔ عنفوان شباب کا ظاہر ہونا۔ مدھ میں بھرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں جوانی کا ابھار۔ یا سینے کا اُبھار۔ یا جوبن کا ابھار کہتے ہیں۔ جوانی ابھرنا ٹکسال باہر۔ انشا کا شعر ہے ؎

مزا جو آپ کے سینے کے کچھ اُبھار میں ہے
نہ سیب میں نہ بہی میں نہ وہ انار میں ہے

جوانی اتر جانا۔ جوانی ڈھلنا۔ (فقرہ) یہ گھوڑا جوانی سے کچھ اترا معلوم ہوتا ہے۔
اثر۔ محاورہ جوانی سے اترنا یا اتر جانا ہے نہ کہ جوانی اتر جانا۔ پیش کردہ مثال میں بھی لفظ سے موجود ہے۔

جوانی پر آنا۔ عنفوان شباب ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

جوانی چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ ناپائدار ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جوانی چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ جو اس وقت پیدا کروگی بڑھاپے میں کام آئے گا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جوانی دکھانا۔ زور دکھانا۔ (فقرہ) مجھ کمزور کو اپنی جوانی دکھاتے ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

جوانی کو پہنچنا۔ سن بلوغ کو پہنچنا۔ شباب آنا۔ درج نہیں۔

جو باہمن کی جیب میں سو باہمن کی پوتھی میں۔ لالچی

شخص جیسا موقع دیکھتا ہے ویسا حکم لگاتا ہے، ہر حال میں اپنا فائدہ مد نظر رکھتا ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال۔ حسین شاد)۔

جوبن ۔ ہ۔ چھاتی۔ جلال سے
دل آیا ہے تری اٹھتی جوانی ابھرے جوبن پر
اکیلے پر نہیں معلوم کیا ڈھائیں ستم دونوں
اب اس معنی میں متروک ہے۔
اثر۔ ہرگز نہیں۔ اب بھی بولتے ہیں، شاعری میں بربنائے ثقاہت کسی لفظ کا استعمال اس کو زبان سے خارج کرنے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔

جو بندھ گیا سو موتی ۔ مثل۔ بن گیا وہی اچھا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بندھ (بغیر نون غنہ) بدھ ہے۔

جوتا تیز رکھنا ۔ دبائے رکھنا۔ رعب جمانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جتنے نیک آدمی ہیں وہ بیویوں سے ڈرتے ہیں۔ بیویوں کے کہنے پہ چلتے ہیں اور جتنے موئے بد مرد ہوتے ہیں۔ وہ بیویوں پر جوتا تیز رکھتے ہیں۔ (شریف زادہ)۔

جوتا دینا ۔ ۱۔ پہننے کے لیے جوتی کا جوڑا دینا۔
۲۔ جوتا مارنا۔ بے عزتی کرنا۔
اثر۔ ایک ہی فقرہ دو متضاد کیفیتیں ادا کرتا ہے۔ نمبرا جوتا لا دیتا جوتا پہننے کو دینا ہے۔ نمبر ۲ جوتا مارنا یا جوتا رسید کرنا ہوا۔ جوتا رسید کرنا درج ہی نہیں۔

جوت دیا ۔ کام میں لگا دیا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)

جُوتری ۔ جائفل کا پھل۔
اثر۔ لکھنؤ میں ت کی تشدید کے ساتھ بولتے ہیں۔ فیلن میں یہ تلفظ بھی درج ہے اور لکھنا چاہیے تھا۔

جوت کھڑی کرنا ۔ جادو جگانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک جگہ لیپ کر سحر کرنے بیٹھی۔ اگیار کی جوت کھڑی کر کے (آگ روشن کر کے) منتر پڑھنے لگی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جوتم جاتا ہونا ۔ مار پیٹ ہونا۔ درج نہیں۔ (چلنا کا مفہوم بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا)۔

جوتنا بونا ۔ زمین میں ہل چلانا اور پھر تخم ریزی کرنا۔ درج نہیں۔
آتشؔ سے
رہی سبز بے فکر کشت سخن
نہ جوتا کیا میں نہ بویا کیا

جوتیاں جھاڑنا ۔ مطیع و فرماں بردار ہونا۔ خدمت کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) مستحق کی جوتیاں جھاڑو۔ یتیم کے سر پہ ہاتھ رکھو۔

جوتیاں چٹخاتے پھرنا ۔ خاک چھانتے پھرنا۔ واہی تباہی پھرنا۔ مارے مارے پھرنا۔
اثر۔ اسی کا مرادف جوتیاں چٹخانا ہے۔

وہ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

جوتیاں چھوڑ چھوڑ کر بھاگنا۔ بے تحاشا بدحواس ہو کر بھاگنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے للکارا تو اور بھی تیزی کے ساتھ جوتیاں چھوڑ چھوڑ کر بھاگے۔ (خدائی فوج دار)۔

جوتیاں لگانا۔ جوتے سے مارنا۔ ذلیل کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ جوتیاں لگائی ہوں گی کہ آٹے دال کا بھاؤ بھول جاؤ گے۔

جوتی پیزار۔ (ہونا کے ساتھ) مار پیٹ ہونا۔ درج نہیں۔

جوتی کی پھٹ پھٹ کو بھی نہ پہنچنا۔ کسی کے مقابلے میں بالکل حقیر ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہاں شاعر تو شاید ہوں مگر شعرائے غرّا کی جوتی کی پھٹ، پھٹ، کو بھی نہیں پہنچتا۔ (خدائی فوج دار)۔

جوتی میں پہن لینا۔ توہین بے عزتی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آج کل کی بہوؤں کی زبان دیکھتی ہوں کہ ساسوں کو جوتی میں پہن لیا ہے۔ نہ ادب نہ لحاظ نہ شرم۔

جوتیوں سمیت آنکھوں میں بیٹھنا۔ کمال گستاخی اور ڈھٹائی سے کسی سچی بات سے انکار کرنا۔ زبردستی جھٹلانا۔ آنکھوں میں خاک ڈالنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں جوتیوں سمیت آنکھوں میں گھسنا بولتے ہیں۔ یہی نہیں لکھا ہے۔

(دیکھیے لغت نام نا معلوم)۔

جوتیوں کا تصدق۔ کسی سے فیض یاب ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اے فرزند ہم جانتے ہیں کہ تم اس کو مار ڈالو گے۔ اُس نے عرض کی یہ سب آپ ہی کی جوتیوں کا تصدق ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔ جوتیوں کا صدقہ درج ہے۔

جوتے سے آنا۔ جوتا لگانا۔ جوتا مارنا۔ اثر۔ مہمل فقرہ ہے۔ جوتے سے پیش آنا کہہ سکتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ جوتے سے خبر لینا درج ہے۔

جوتے کا یار۔ زبردست کا دوست۔ اثر۔ مہمل فقرہ۔

جوتے کی نوک پر مارنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ عزت نہ کرنا۔ درج نہیں۔

جوٹ۔ (ہندو) جوڑ۔ ہم سر۔ برابر کا مقابل۔

اثر۔ یہ اُردو میں داخل نہیں۔ فیلن سے نقل کر دیا۔ (جوٹ بالضم وواو مجہول) اُردو میں جُٹ ہے۔

جو جاگے گا سو پاوے گا جو سووے گا سو کھووے گا۔ یہ بھی درج نہیں۔

جوجھنا۔ لڑائی میں مارا جانا۔ جنگ کرنا۔ قتل کرنا۔

اثر۔ اُردو میں جوجھنا مر جانا ہے۔ سبب کوئی ہو۔ مثلاً گود کا بچہ جوجھ گیا۔ باقی

مفاہیم ٹکسال باہر۔ (جوجھنا بضم اول
وواو معروف)۔

جو چکھے سو یاد رکھے۔ سودا بیچنے والوں
کی آواز۔ بعض اور اضافہ کرتے ہیں۔
مزا نہ پاوے پیسا نہ دیوے۔ درج
نہیں۔

جو چور کی سزا وہ ہماری سزا۔
اپنی صداقت کے اظہار کے موقع پر
بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
اگر بھوک پیاس بند نہ ہو جائے تو
ہمارا ذمہ۔ جو چور کی سزا وہ ہماری
سزا۔ (خدائی فوجدار)۔

جو دوڑ کے چلے گا وہی گرے گا۔
مثل۔ جو حد اعتدال سے قدم باہر رکھے گا
خسارہ اٹھائے گا۔ درج نہیں۔

جودھا۔ (ہندو) شجاع۔ بہادر۔
اثر۔ اسے اردو سے کیا علاقہ؟ ہندی
کے الفاظ لیجیے اور ضرور لیجیے مگر وہی
جو اردو میں داخل ہیں یا جن کی اردو
میں ضرورت ہے اور بدل موجود نہیں۔
سورما جیالا بلوان کے ساتھ جودھا
کچھ چنچتا نہیں جو بیشتر کہاروں کا نام
ہوتا ہے۔ یہ زبان کی عجب نزاکتیں
ہیں۔ بلوان کی جگہ بلونت کہا نہیں کہ
کسی شخص کا نام ہو گیا مگر اونچی ذات
کا۔ ٹھاکر یا چھتری یا سردار۔ مثلاً
بلونت سنگھ۔ مگر کبھی آپ نے بلوان
سنگھ کسی کا نام سنا ہے۔ بلوان سنگھ
پر پہلوان سنگھ کو ترجیح دی جاتی ہے۔
حالاں کہ پہلوان فارسی کا لفظ ہے
مگر بسکون دوم۔ اردو میں بحرکت
اول و دوم و سکون سوم بولتے
ہیں۔

جو دیکھنا وہ پیکھنا۔ جو اچھی چیز
دیکھی رال ٹپک پڑی۔ لالچی شخص۔
(خزینۃ الامثال سید حسین شاہ)۔
فیلن نے اسی کو اس طرح لکھا ہے۔
دیکھنا سو پیکھنا۔ (بکسر اول یائے
مجہول۔ (خواہش کرنا۔ آرزو کرنا وغیرہ)
نور اللغات میں درج نہیں۔

جو دے گا اس کا کھیلے گا۔ جو خرچ
کرے گا اس کا مقصد پورا ہوگا۔
شاد ؎
جب آبرو گئی ہر اشک آنکھ میں پھڑکا
مثل ہے دے جو اسی کا ہے کھیلتا لڑکا
اثر۔ لفظ لڑکا مثل کا اہم جز ہے وہی
خارج۔ اس طرح چاہیے: جو دے
اس کا لڑکا کھیلے قدیم ترین صورت
یہ ہے: جو ٹکا دے گا اس کا لڑکا
کھیلے گا۔ (خزینۃ الامثال سید
حسین شاہ)۔

جورو ٹٹولے پھینٹ ماں ٹٹولے پیٹ۔ جورو کی محبت
غرض مندانہ ہوتی ہے۔ ماں کی
مامتا طبیعی اور خلقی۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

جورو چکنی میاں مزدور۔ مثل۔
ایسے تعلق کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جُوڑ۔ و۔ ایک قسم کی جھلی۔

اثر۔ فیلن میں لفظ جوڑ کے گیارہ معنی دیے ہوئے ہیں مگر یہ جھلی کہیں جوڑ نہیں کھاتی۔

جوڑا برقرار۔ (عو) (واو مجہول) دعا۔ میاں بیوی زندہ رہیں۔ سلامت رہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سلامت رہو۔ جوڑا برقرار۔ (اودھ پنچ)۔

جوڑا کھانا۔ (واو مجہول) جانور کا اپنی مادہ کے ساتھ جفتی کھانا۔ درج نہیں۔

جوڑ بھڑکنا۔ ایک جنگی مرغ کا دوسرے جنگی مرغ سے لڑنا۔ جنگی بٹیروں کا لڑنا۔

اثر۔ پہلوانوں کی بھی جوڑ بھڑکتی ہے۔ کشتی ہوتی ہے۔

جوڑ لانا۔ چال چلنا۔ فریب دینا۔ رند ؎

غیر نے لاکھ جوڑ مارے ہیں
پر ہم ان کے ہیں وہ ہمارے ہیں

اثر۔ لکھتے ہیں جوڑ لانا اور مثال جوڑ مارنا کی پیش کرتے ہیں۔ غالباً جوڑ لانا کتابت کی غلطی ہے۔ جوڑ مارنا بمعنی تہمت لگانا ہے جو رند کے شعر کا مفہوم ہے۔ (لغت نام نامعلوم) جوڑ مارنا

جوڑ مارنا۔ تہمت لگانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

جوڑ ملانا۔ چال چلنا۔ فریب دینا۔ رند ؎

غیر نے لاکھ جوڑ مارے ہیں
پر ہم اُن کے ہیں وہ ہمارے ہیں

اثر۔ لکھتے ہیں جوڑ ملانا اور مثال میں جوڑ مارنا پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ دونوں بالکل مختلف محاورے ہیں۔

جوڑ ہونا۔ برابر کا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ تو میری جوڑ ہے۔ (لغات اُردو)۔

جوڑی برقرار۔ (عم) شادی پر مبارک باد۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر طرف سے یہی صدا آتی تھی کہ جوڑی برقرار یا خدایا چاند سورج کی جوڑی قائم رہے۔ (فسانۂ آزاد)

جو سب کو خوش کیا چاہتا ہے وہ کسی کو نہیں خوش کر سکتا۔ ہر کام حسب منشا نہیں ہو سکتا۔ طلب الکل فوت الکل۔ (اودھ پنچ)۔

جو سوئے اُس کی پڑیا جو جاگے اُس کا پڑوا۔ پڑوا (بھینس کا نربچہ) ہوتے شبہ ہوتا ہے کہ پڑیا پڑوا کی تانیث ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ پڑیا (بضم اول) تھوڑی سی چیز ہے جو کاغذ میں لپٹ سکے۔ لہٰذا مثل کا یہ مطلب ہوا کہ ہوشیاری میں نفع ہے اور غفلت میں نقصان۔ درج نہیں۔

(خزینۃ الامثال)۔ اسی سے ملتی جلتی یہ مثل ہے :۔

جو سویا اُس نے کھویا۔ غفلت میں نقصان ہے۔ غفلت بری چیز ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ کیوں کر دیکھتیں آپ اُس وقت سوتی ہوتی ہیں۔ "جو سویا اُس نے کھویا" (شریف زادہ)۔

جوشیلا۔ (واو کی آواز خفیف)۔ جوش میں بھرا ہوا۔ ہمت والا۔ درج نہیں۔ صفی ؎

لکھنؤ کا یہ جگر گوشہ یہ طفل شیر خوار
جس کی پیشانی پہ لکھا ہے جوشیلا، ہونہار

جو کرے سو بھرے۔ جیسا کام ہوگا ویسا انجام ہوگا۔ سزا یا انعام۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جو کلپائے گا وہ بھی نہ کل پائے گا۔ (عو) جو کسی کو تکلیف دیتا ہے وہ خود بھی آرام سے نہیں رہتا۔ درج نہیں۔

جوکھنا۔ (عم) تولنا۔ جانچنا۔ امتحان کرنا۔ کسنا۔ اثر۔ خارج۔

جوکھم اٹھانا۔ خطرہ برداشت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نا معلوم) خالی جوکھم درج ہے۔ نیز اودھ پنچ میں ہے :۔ امید منقطع ہو چکی تھی جب ایسا ارادہ کیا ورنہ کیوں جوکھم اٹھاتا۔ (جوکھوں کے تحت جوکھوں اٹھانا اسی مفہوم میں درج ہے۔)۔

جوکھوں اٹھانا۔ نقصان برداشت کرنا۔ خسارہ اٹھانا۔ ذوق ؎

اٹھاتا عشق میں کون اے دل نادان جوکھوں ہے
ابھی تو مال جوکھوں ہے پھر آگے جان جوکھوں ہے

اثر۔ لکھنؤ میں بیشتر جوکھوں کی جگہ جوکھم بولتے ہیں۔ جوکھوں بھی بولتے ہیں مگر کم۔

جُوگا۔ (واو مجہول) (عو)۔ لائق۔ (فقرہ) کنبہ میں کوئی اس جوگا نہیں کہ مصیبت میں اُن کا ساتھ دے۔

اثر۔ جوگا بمعنی لائق کی تحقیق ہیں میں ناکام رہا۔ جو فقرہ پیش کیا گیا ہے اس میں جوگا کا بدل گوں (بفتح اول و نون غنہ) ہوگا اس گوں کا کوئی نہیں۔

جو گڑ دیے مرے اُسے زہر کیوں دیجیے۔ مثل۔ سہولت سے کام نکلے تو سختی کیوں کیجیے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جو گڑ دیے مرے اُس کو زہر کیوں دیجیے۔ چل کے بیٹھ جاؤ مُنہ سے نہ بولو میں اپنا مطلب کر لوں گا۔

جو گڑ کھائے سو کان چھدائے۔ لالچ کرنا گویا غلامی (ذلت) اختیار کرنا ہے۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

جوگ کمانا۔ ریاضت کرنا۔ درج

نہیں۔ (فقرہ) اتنے زمانے جوگ کمایا تو فریدوں سا بیٹا پایا۔
(اودھ پنچ)۔

جوگیا۔ سُرخی مائل رنگ۔ گیروا رنگ۔

اثر۔ لکھنا چاہیے تھا۔ سرخی مائل زرد رنگ۔ گیروا رنگ۔

جوگی تھا سو اٹھ گیا آسن رہی بھبھوت رہی۔ نامور مشہور آدمی جہاں سے اُٹھ گئے اور ان کی نشانیاں باقی ہیں۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔

جوگی جگت جانے نہیں گیرو میں کپڑے رنگے تو کیا ہوگا۔ بغیر اصلی بات کے بناوٹ سے کیا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جوگی کا سا پھیرا۔ اتفاقاً کہیں جا نکلنا۔ درج نہیں۔ انجم ؎
اس آنے کی کیا مجھ کو خوشی پابندی اس میں کاہے کی
بھولے سے ادھر بھی آنکلے جوگی کا سا پھیرا ہے

جولانی طبیعت۔ ایسا مزاج جس میں قدرے وحشت ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) زنانی زبان کا محاورہ ہے۔ "فلاں شخص جولانی طبیعت کا ہے۔" (اودھ پنچ)۔

جو ماں سے زیادہ چاہے سو ڈائن کہلائے۔ ماں سے زیادہ چاہنے کا دعویٰ سراسر مکر یا فریب ہے۔

اس طرح درج نہیں۔ یوں لکھا ہے؛ جو ماں سے سوا چاہے وہ پھاپھا کٹنی۔

جو مزاج میں آنا وہ کرنا۔ ضدی خود مختار۔ مطلق العنان۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسے کلمات واہیات ان کی شان میں نہ کہتا۔ جو مزاج میں آتا ہے وہ کرتے ہیں۔ کسی کو مشیت خداوندی میں کیا دخل ہے۔
(طلسم ہوش ربا)۔

جو من میں بسے سو سپنے آوے۔ آدمی کے جیسے خیال ہوتے ہیں ویسے ہی خواب دیکھتا ہے۔ درج نہیں۔
(خزینۃ الامثال)۔

جَو نا۔ (بفتح اول)۔ دعوت۔ ضیافت۔ شادی۔ مہانی۔ زمین جو بیج ڈالنے کے لیے تیار ہو۔

اثر۔ یہ جونا نہیں جَونار ہے۔ باضافۂ رار مہملہ۔ (دیکھیے فیلن)۔

جُو نا۔ گھاس یا بان کا مُٹھا جس سے برتن مانجتے ہیں۔ وہ گھاس کی رسی جس سے لکڑیاں یا گھاس وغیرہ گٹھا باندھتے ہیں۔

اثر۔ فیلن تک نے لکھ دیا ہے کہ گنوارو زبان ہے مگر حضرت مولف ادھر کوئی اشارہ نہیں کرتے (جونا بضم اول و واو معروف)۔

جُوں تُوں۔ جُوں تُوں کرکے۔ جوں توں بہ واو معروف کی علامت

ہے اور جوں کے تحت لکھا ہے وہ کیڑے جو بالوں میں پڑ جاتے ہیں۔ لکھنؤ میں جوں تو واو مجہول سے بولتے ہیں۔

جوں جوں بھیگے کملی توں توں بھاری ہو۔ آدمی جس قدر کام میں بے پروائی کرے گا اُسی قدر دقت پڑے گی۔ سستی کرنے سے کام بہت بڑھ جاتا ہے۔ درج نہیں۔

جوں جوں نتھارو توں توں گدلا۔ جتنی زیادہ ٹوہ لگاؤ اتنے ہی عیب نکلیں۔ بقولے جتنا چھانو اتنا ہی کرکرا۔ درج نہیں۔

جونک پتھر میں لگنا۔ بے مروت کنجوس اور ایسے ہی اوصاف کے آدمی سے کام نکلنا۔ بحر ؎

جونک پتھر میں نہیں لگتی فغاں بیکار ہے
ان بتوں کے دل میں کاہے کو اثر ہونے لگا

اثر۔ کام نکلا کہاں۔ کام نکلنے کی توقع تھی مگر بے سود ثابت ہوئی۔ محال امر نکلا۔ کہیں پتھر میں بھی جونک لگی ہے لہٰذا "جونک پتھر میں نہ لگنا" لکھنا چاہیے۔

جونکیں لگوانا۔ کیڑیاں لگوانا تاکہ خون صاف ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا۔ مشکل پیش آنا۔ انقلاب زمانہ۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے۔ ؎

جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا نہ سنا تھا جو سُنا
دل کے ہاتھوں انھیں آنکھوں سے انھیں کانوں سے

جو نہ ہو وہ تھوڑا ہے۔ نہ معلوم کیا کیا آفت نازل ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ)۔ یہاں سے بچ کر جانا اب دشوار ہے۔ جو نہ ہو وہ تھوڑا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جوں نہیں رینگنی۔ بالکل اثر نہیں ہوتا۔ کچھ خبر نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔

جو ہاتھ کھینچے گا پاؤں پھیلائے گا۔ جو قناعت اختیار کرے گا چین کرے گا بے فکر رہے گا۔ درج نہیں۔

جو ہوا سو ہوا۔ انچہ گذشت گذشت کا ترجمہ ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم لوگوں کی کیا خطا جو ہوا سو ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جوہی۔ ایک قسم کی جنگلی چنبیلی۔

اثر۔ نہ معلوم جنگلی کا پچھلا کیوں لگا یا گیا۔ جوہی بھی چنبیلی کی طرح ایک خوشبودار پھول ہے۔ پھر جوہی کو جوئی لکھا ہے۔ اس کی کیا ضرورت تھی جب عام طور پر جوہی کہتے ہیں۔

جوہیں۔ (واو مجہول آواز خفیف۔ یائے معروف مکسور)۔ ہرگاہ۔ فوراً جس وقت۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

جھابا۔ گھی یا تیل رکھنے کا چرمی ٹونٹی دار ظرف۔

۲۔ وہ گول چمڑے کا بنا ہوا، خوان

جس میں آٹا چھانتے ہیں۔
۳۔ جھاڑ جو روشنی کے واسطے مکانوں میں لٹکاتے ہیں۔
۴۔ نکڑی کی لوکری۔ تنگ منہ کی ٹوکری۔
اثر۔ نمبر ۳ کے سوا لکھنؤ میں مندرجہ معنی رائج نہیں۔ جھاب عموماً بانس کی تیلیوں کا بنا ہوا وہ ظرف ہے جو خوان پر رکھا جاتا ہے اور اُس پر خوان پوش ڈالا جاتا ہے۔

جہاد پر چڑھنا۔ جہاد پر آمادہ ہونا۔ کمربستہ ہونا۔ درج نہیں۔
انیس ؎
نکل جہاد پہ چڑھے ہیں شیر الٰہی جہاد پر

جھاڑ بہار کر۔ ستھرائی دے کر اور گرد صاف کر کے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کمرہ جلدی جلدی جھاڑ بہار کر درست کر دیا۔

جھاڑ جھنکار۔ نہایت گھنا اور خاردار پودا۔ بہت سی شاخوں کا درخت۔ گھاس پھوس۔ کوڑا کرکٹ۔
اثر۔ جھنکار رار مہلہ سے نہیں راء ثقیلہ سے چاہیے: جھاڑ جھنکاڑ۔ (نون غنہ)

جھاڑ کھنڈ۔ جنگل۔ درج نہیں۔
انشا ؎
نکلتی دل سے ہے ایک آہ جھاڑ پھاڑ
جو تجھ کو یاد ہم اے جھاڑ کھنڈ کرتے ہیں
(نفیس میں بھی درج ہے)۔

جھاڑ کے پر نکالنا۔ کثرت سے پر نکلنا۔ ؎
اے جان میرے داغوں کی پاتا نہیں بہار
ہے جھاڑ کے نکالتا ہر سال مور پر
اثر۔ جھاڑ کے پر نکالنا پرانے پر گرا کر نئے پر نکالنے کے سوا کچھ نہیں۔ لطف یہ ہے کہ جھاڑنا کے تحت نمبر ۹ پر جھاڑنا کے معنی پر گرانا خود بھی لکھے ہیں۔

جھاڑو پھیرنا۔ بھول جانا۔ نظرانداز کرنا۔ مثلاً "ان باتوں پر جھاڑو پھیرو۔ اب سے آئے گھر سے آئے۔" درج نہیں۔

جھاڑو دبانا۔ عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جھاڑو پتھر کے نیچے دبانے سے آندھی رک جاتی ہے۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کی عورتوں کا اعتقاد ہے۔ تحقیق نہ ہو سکی۔

جھاڑو دینا۔ ۲۔ چرا چھپا کے کسی کا مال اسباب لے کر گھر صاف کر دینا۔
اثر۔ یہ جھاڑو دے دینا ہے نہ کہ جھاڑو دینا۔
۳۔ سب چٹ کر جانا۔
اثر۔ یہ جھاڑو دے دینا ہوا نہ کہ جھاڑو دینا۔ "محاورات ہند" میری نا چیز میں ہے۔

جھاڑو کی تیلی۔ جھاڑو کی سینک۔
اثر۔ مجازاً سوکھی سہمی عورت۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

جھاڑی جھنڈی۔ ایک جگہ بہت

سے چھوٹے چھوٹے گھنے درخت۔ جھاڑ جھنکاڑ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیلوں نے بڑھ کر جھاڑی جھنڈی کو جھاڑا۔ جانوران ہوائی نکلنے لگے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جھامر۔ سوئیاں اور تکوے تیز کرنے کی سِلّی۔

اثر۔ نہ معلوم اس جھامر کی اصلیت کیا ہے۔ فیلن میں جھامر تنہا درج نہیں۔ جھامر جھومر ہے بمعنی نظر کا دھوکا۔ سراب۔؛

جھانپ۔ بانس کا بڑا خوان پوش۔ بانس کا ٹوکرا۔

۲۔ چوکھٹ کے آگے کا چھوٹا سائبان۔

۳۔ لکڑی کا چوڑا اور باریک تختہ جو چھت پاٹنے کے کام آتا ہے۔

۴۔ پردہ۔ حجاب۔

۵۔ بگھی کا ٹپ۔

اثر۔ لکھنؤ میں صرف معنی نمبر ۳ میں مستعمل ہے۔ چھت پاٹنے کی لکڑی یا تختہ۔

جھانپنا۔ (ہندو) ڈھانکنا۔ غلاف چڑھانا۔ چھپانا۔

اثر۔ لکھنؤ والے اس سے نابلد ہیں۔

جہاں جائیں میاں رمضانی وہاں ہو آوا دانی۔ جہاں بھانڈوں کا طائفہ جائے گا۔ خوب چہل پہل ہوگی۔ (رمضانی دہلی کے ایک مشہور بھانڈ کا نام تھا)۔ (فیلن)۔

جھانجھ اتارنا۔ جھنجھلاہٹ نکالنا۔ کسی کا غصہ کسی پر اتارنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کسی کی جھانجھ مجھ پر اتاری۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جہان جہان کا آدمی۔ (باعلان نون آخر کلمہ)۔ ہر ملک اور ہر شہر کا آدمی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں جہان جہان کا آدمی بھرا پڑا تھا۔

جہاں دیکھی چکنی لوئی وہاں کٹائی ناک چوٹی۔ مثل۔ لالچ اور عیش کے لیے آبرو گنوانا۔ درج نہیں۔

جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر۔ نڈر جیالا۔ بہادر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اپنی جان کا کیا ڈر، جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جہاں سر پر اٹھانا۔ بہت شور کرنا رونا پیٹنا۔ درج نہیں ؎

شب فرقت میں نالوں نے جہاں سر پر اٹھایا ہے
زمیں کو زلزلہ ہے آسماں چکر میں آیا ہے

جہاں سیر وہاں سوا سیر۔ جہاں اتنا نقصان ہوا اور زیادہ سہی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ابھی ایک ٹانگ سے لنگڑے ہیں بہت ہو گا بقیہ ہاتھ پاؤں میں چوٹ آجائے گی جہاں سیر وہاں سوا سیر۔ (حاجی بغلول)۔

جھانکا جھونکی۔ تاک جھانک۔

اثر۔ لکھنؤ میں تاک جھانک بولتے ہیں وہ معنی بیان کرنے میں صرف کردیا

گیا۔
جھانک تاک۔ دزدیدہ نظر سے دیکھ لینا۔ امیر ؎
عشق اب ہم میں خاک باقی ہے
اک ذرا جھانک تاک باقی ہے
اثر۔ اس میں ہمیشہ فاصلے کا مفہوم مضمر رہتا ہے۔ دور سے چوری چھپے دیکھ لینا۔
جھانکی۔ دوالی دسہرے کے موقع پر کرشن جی کی مورت جہاں رکھی جاتی ہے مع سامان آرایش اُسے جھانکی کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
جہاں گڑ ہے وہاں مکھی بھی ضرور ہے۔ مثل۔ جہاں مرغوب شے ہوتی ہے اس کے طالب بھی وہیں جمع ہو جاتے ہیں۔
اثر۔ یہ مثل اس طرح مختصر اور بہتر ہے: جہاں گڑ وہاں مکھی۔ (آئینۂ محاورات)۔
جہاں گل ہے وہاں خار ہے
جہاں گنج ہے وہاں مار ہے
خوشی و غم راحت و زحمت کا ساتھ ہے۔ یہ مقولہ درج نہیں۔ (فقرہ) مگر جہاں گل ۔۔۔ اگر تم مدد کرو تو بیڑا پار ہے ورنہ ہم ہیں اور یہ منجدھار ہے۔ (خدائی فوجدار)۔
اثر۔ پوری مثل اس طرح ہے۔ جہاں گنج ہے وہاں مار ہے۔ جہاں گل ہے وہاں خار ہے۔ (فقرہ) تم نے سُنا نہیں جہاں گنج ہے۔۔۔۔۔
جہاں شادی ہے، رنج بھی وہاں ضرور ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔
جھاؤلیاں بتانا۔ فقرہ کرنا۔ حیلے حوالے کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) لوگوں نے خریدار بڑھانے کے لمبے چوڑے وعدے کیے تھے پھر کنائی کاٹ گئے اور لگے جھاؤلیاں بتانے۔ (اودھ پنچ)۔
جھائیں مائیں۔ بچوں کا ایک کھیل۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے چائیں مائیں کہتے ہیں۔ (یائے معروف کی آواز بہت خفیف)۔
جھبیا۔ ۱۔ ایک قسم کا زیور۔
۲۔ چھوٹا جھابا۔
اثر۔ معنی نمبرا میری نظر سے کہیں نہیں گذرے نہ تحقیق ہو سکی۔
جھبّے جھولنا۔ بڑا دولت مند ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں دن بھر میں دو چار روپے سے زیادہ آمدنی نہیں اور وہاں جھبّے جھولتے ہیں۔ لوگ آستانے پر ناک رگڑتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔
جھپاکا۔ (بروزن تماشا) جلدی سے کوئی کام کرنا۔ جلدی سے آجانا۔ جھپاکا مارنا۔
اثر۔ جلد جلد کام کرنا۔ جھپاک سے یا جھپاک جھپاک کام کرنا ہے نہ کہ جھپاکا۔ اصل یہ ہے کہ جھپاکا تنہا مستعمل ہی نہیں۔ لپاکا جھپاکا ایک ساتھ بولتے

ہیں وہ لام کی ردیف میں بھی درج
نہیں۔
جھپان۔ پردہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
نجار تو دھیما تھا مگر غفلت سے آنکھوں
پر ویسے ہی جھپان پڑے تھے۔
جھپان ایک قسم کی سواری بھی ہے۔
فیلن میں دونوں معنی درج ہیں۔
جھپ جھپ۔ جلد۔ فوراً۔ اس طرح
درج نہیں۔ (جھپا جھپ درج ہے)۔
جھپکانا۔ کسی کو شرمندہ کرنا۔ محجوب
کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ جھپانا ہے۔ بکسر
اول۔
جھپک سے۔ جھپاکے سے۔
جلدی سے۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ صورتیں ہیں: جھپ
سے۔ جھپاک سے۔
جھپ کھانا۔ (دہلی) کنکوے کا الٹ
کر گر پڑنا۔ اس جگہ جھپا کھانا بھی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھپا کھانا ہی بولتے ہیں۔
گر پڑنا لازم نہیں۔ کنکوا جھپا کھانے
کے بعد پھر سیدھا ہو سکتا ہے۔
جھٹالنا۔ ا۔ جھوٹا بنانا۔ داغ ؎
پتے پتے کی سنو مجھ سے اب ذرا سچ سچ
تمہیں خدا کی قسم تم جھٹالتے جاؤ
اثر۔ لکھنؤ میں یہ معنی جھٹلانا سے ادا کرتے
ہیں۔ فیلن سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے
Jhutlana, to prone to be false; refute; disprove

جھٹ پٹا۔ مذکر۔ سر شام یا صبح تڑکے
کی تاریکی۔ (بنات النعش) اُستانی جی
چار گھڑی تڑکے اٹھیں تہجد کی نماز پڑھی۔
اس وقت سے برابر صحن میں ٹہلا کرتی
ہیں اور منزل پڑھتی رہیں۔ یہاں تک کہ
جھٹ پٹا ہونے آیا۔ جھٹ پٹے کا وقت
صبح یا شام کا وقت جس وقت تاریکی ہو۔
آتش ؎
یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا میں کسے
جھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا
اثر۔ جھٹ پٹے یا جھٹ پٹے کا وقت سر
شام کی تاریکی ہے اور بس صبح کے تڑکے
سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ یہی مفہوم
بنات النعش یا آتش کے شعر میں
ہے۔ یہی لغت نام نامعلوم میں درج
ہے:۔
جھٹپٹا۔ (بفتحتین) " آفتاب کے غروب
کا وقت "
فیلن حضرت مولف کا ہم نوا ہے مگر
عام طور پر مطلب غروب کا وقت سے
ہوتا ہے۔ کسی کا شعر ہے ؎
جھٹپٹا وقت ہے بہتا ہوا دریا ٹھہرا
صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا
سر شام دریا ٹھہرتا ہے نہ کہ علی الصباح
فرہنگ شفق میں جھٹپٹا بمعنی ہنگام
غروب آفتاب، سر شام درج ہے
اور مثال میں وہی آتش کا شعر ہے
جو حضرت مولف نے نقل کیا ہے۔
لغت منتخب النفائس میں درج ہے

ہنگام غروب اور عربی مرادف "غباشیر"
حاصل کلام اب لکھنؤ میں جھٹپٹا وقت نہ
کہ جھٹپٹے کا وقت بولتے ہیں اور اس کا اطلاق
صرف شام کے وقت پر ہوتا ہے۔

جھٹکا۔ دھکا۔ ٹکر۔ مصیبت۔ آفت۔
اثر۔ صحیح بفتح اول ہے مگر بول چال میں بکسر
اول ہے۔ بجز ایک قسم کے ذبیحے کے جو
بفتح اول ہی بولا جاتا ہے۔

جھٹک جانا۔ دُبلا ہو جانا۔
اثر۔ اسے بھی بفتح اول لکھا ہے۔ بکسر اول
ہے جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے۔

جھجک ملنا۔ ناک نقشے میں خفیف
مشابہت ہونا۔ درج نہیں۔

جھجّو، جھجو جھجو جھجو۔ **جھجو کی ٹہنی جھوم پڑی
گود بھری گود دال بھری میکا بھرا سسرال بھری
میں کھاؤں میرا بچہ کھائے دشمن بیری
جل مر جائے۔** بچوں کی لوری۔ درج نہیں۔ ([illegible])

جھنڈو۔ نکما۔ بے حیا۔ احمق۔ (تحقیر سے) بوڑھا۔ بوبک۔
اثر۔ اوّل تو یہ لفظ دال مہملہ سے نہیں، دال ہندی (ڈ)
سے ہے (جھنڈو) واو معروف دوسرے اس کا مفہوم
ہے ایسا شخص جسے بیوی کی کمائی اڑانے میں تامل
نہ ہو۔ (فقرہ) انھوں نے چند باتیں مولوی صاحب
کو کہیں جن میں، بے بوبک۔ جھڑوس، کھوسٹ،
نکھٹو، جھنڈو مجھے یاد رہ گیا۔ (دیگر) دور موئے
جھنڈو بڑا مردوا بنا ہے جورو کی خبر نہیں۔ (طلسم ہوشربا)

جھڑبیر۔ جھڑبیری۔ جنگلی بیر کا
درخت۔

جھڑبیری کا کانٹا۔ کنایۃً (عو)
الجھنے والا آدمی۔ جھاڑ ہو کر لپٹنے والا
آدمی۔

**جھڑبیری کے کانٹے کی طرح
لپٹنا۔** پیچھے پڑ جانا۔
جان صاحب ؎
جھڑبیری کے کانٹے کی طرح لپٹے گی گلشن
ہو جائے گلے کا کہیں ہار نہ لڑکر
اثر۔ ہر جگہ جھربیری (رائے مہملہ) لکھا ہے
حالانکہ صحیح ترکیب جھڑبیری (رائے ثقیلہ)
ہے۔ دیوان جان صاحب مطبوعۂ
نظامی پریس بدایوں میں نقل کردہ شعر
درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم میں
صاف صاف جھڑبیری لکھا ہے)۔

جھرمٹ مارنا۔ چادر یا دوشالے
سے منہ اور چہرہ چھپا لینا۔ تمام بدن
ڈھک لینا۔
اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ سمٹ
سمٹا کر چادر یا دوشالے سے مُنہ اور
جسم ڈھانک لینا۔ ادائے دلبری اسی
سمٹنے (جھرمٹ مارنے) میں نکلتی ہے۔

جُھرنا۔ (ہندی) مرجھانا۔ بیماری کے
سبب سے زرد اور ناتواں ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ جھٹک جانا یا
لٹ جانا بولتے ہیں۔

جھڑاک۔ جھڑاکا۔ کسی کام کا
جلدی کرنا۔ فوراً۔ جلد۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم جھپاک سے کہہ کر ادا
کرتے ہیں۔

جھڑپانا۔ پرندوں کا لڑانا۔ دو دو
چونچیں کرانا۔ ۲۔ دو آدمیوں کو

یا ہم لڑا دینا۔
اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ غالباً دہلی کی ہے کیوں کہ فیلن سے مستعار ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اُس نے جھڑ پانا کے معنی لڑائی کروانا تک محدود کر دیے ہیں حضرت مولف نے اور چیزوں کا اضافہ کر دیا ہے۔

جھڑکی سہنا۔ خفگی برداشت کرنا۔ درج نہیں۔ انشاؔ۔

جھڑکی سہی ادا سہی چین جبیں سہی
سب کچھ سہی، پر ایک نہیں کی نہیں سہی

جھڑوتے کی بتیا۔ خربزے کا پھل جو آخر فصل تک شاخ میں لگا رہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں بتیا خربوزے کے اُس پھل کو کہتے ہیں جو قد میں دوسرے پھلوں سے چھوٹا ہو۔ جھڑوتا ٹکسال باہر۔

جھڑیل۔ لوچ۔ لچر۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے میں اس کی تحقیق میں ناکام رہا۔ لکھنؤ میں اس کا قریبی مترادف جھڑوس ہے۔ وہ علاحدہ درج ہے۔

جھک پڑنا۔ کسی سمت مائل ہونا۔ کسی سمت متوجہ ہونا۔ ریاضؔ۔

گری تھی آج تو بجلی ہمیں پر
یہ کیسے جھک پڑے وہ ہم نشیں پر

اثر۔ جھکنا کے برخلاف جھک پڑنے میں ہمیشہ غصے اور عتاب کا مفہوم شامل رہتا ہے۔ چنانچہ ریاضؔ کے شعر میں بجلی گرنے سے اسی طرف اشارہ ہے۔ ناخوشی کا اظہار ہوتا ہے۔

جھک جھک پٹ پٹ۔ جھینک پیٹ۔ حجت بتکرار۔ درج نہیں۔

جھکڑ۔ (فارسی میں چکر بروزن تسکر۔ ہے) باد تند جس سے غبار اڑے۔
اثر۔ قوسین کے اندراج کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ جو معنی تحریر کیے ہیں وہ جھکڑ چلنا کے ہیں خالی جھکڑ کے نہیں۔ جھکڑ چل رہا ہے۔

جھگڑا۔ بدمزاج مرد۔
اثر۔ لکھنؤ میں جھگڑالو کہتے ہیں یا جھکّی۔

جھکڑ چلنا۔ تیز ہوا چلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آج تو جھکڑ چل رہا ہے۔ (لغات اُردو) تنہا جھکڑ درج ہے۔

جھکندن۔ جھگڑا۔ تکرار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں خوش ہوا کہ اس جھکندن سے نجات ملی۔ (ناول نشتر)۔ فیلن میں بھی درج ہے۔ یہ ضرور ہے کہ قلیل الاستعمال ہے۔

جھکوڑا۔ تیز ہوا کا جھونکا۔ پانی کی لہر جس سے کنارے کی چیزوں کو حرکت ہو جائے۔
اثر۔ رار ہندی سے لکھ۔۔۔ یہ راء مہملہ سے ہے۔ دیکھیے پلیٹس۔ طلسم ہوش ربا کی عبارت بھی حاضر ہے: "درخت سب شرابور ہیں ہوا کے جھکورے۔ بے ذہن کی طرح جھکے جاتے ہیں۔"

جھکولا۔ ترنگ۔ موج۔ پانی کا زور سے

آتا۔ غوطہ۔ ڈبکی۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں اس کیفیت کو ہلکورا (بکسر اول وضم سوم واو مجہول) کہتے ہیں۔ میری نظم "جھیلم" کا ایک شعر ہے:

لہراتے سفید دن کا اُدھر عکس لب آب
اور ناز سے ہلکورے اُدھر لیتے شکارے

جُھکی گردن پر کوئی تلوار نہیں مارتا۔ (مثل) جو عاجزی کرے اسے سزا یا تکلیف نہیں دیتے۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

جھگڑا چھونا۔ (دہلی) بڑی داستان یا کہانی بیان کرنا۔

اثرؔ۔ مجھے یہ عجیب وغریب محاورہ فیلن میں بھی نہیں ملا۔ جھگڑا چھیڑا جاتا ہے چھوا نہیں جاتا۔ کسی کتاب لغت کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

جھگڑا بیٹھنا۔ جھگڑا کرنا۔ حالیؔ سے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سمجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے

اثرؔ۔ جھگڑا بیٹھنا کتابت کی غلطی ہے جھگڑ بیٹھنا چاہیے۔ حالیؔ کا شعر بھی غلط نقل ہوا ہے۔ یوں چاہیے:

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے سمجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے

یعنی دونوں ردیفوں میں لفظ "تھے" زائد۔

جھگڑے میں ڈالنا۔ پریشانی کا موجب ہونا۔ درج نہیں۔ مثلاً مجھے کیوں جھگڑے میں ڈالا ہے۔

جھل اتارنا۔ غصہ اتارنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس نے اپنی جھل مجھ پر اتاری۔ (لغات اُردو) تنہا جھل درج ہے۔

جھلابور۔ (ھ) زرق برق چمکیلا۔ چمک دار۔

اثرؔ۔ خارج۔

جھلاری۔ جھلارا۔ (ھ) جھاڑی کی طرح گنجان۔ اثرؔ۔ خارج۔

جھلاہٹ۔ آزردگی۔ خفگی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) غصے کی بات پر جھلاہٹ ضرور پیدا ہوگی یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ (از اودھ پنچ) جھنجھلاہٹ درج ہے۔

جھل خانہ۔ جیل خانہ کی دوسری شکل۔ اس طرح درج نہیں۔ صباؔ سے

دل سودازدہ اپنا نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا
ہر اک حلقہ ہے کالا جھل خانہ زلف شبگوں کا

جھل دینا۔ بٹیر کو ایسی دوا دینا کہ وہ جھلا کر خوب لڑے۔ درج نہیں۔ مسی جوش کرنا۔ (فقرہ) یہ لوٹا بھی جھل دو۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں کہیں گے: یہ لوٹا بھی جھال دو۔ اسی طرح جھل دینا کی جگہ جھال دینا ہے۔

جھلنگا۔ (ھ) پلنگ۔ وغیرہ

اثرؔ۔ لکھنؤ میں جھلنگا کہتے ہیں۔ فیلن میں بھی جھلنگا ہے۔ جھلنگا غالباً قصباتی ہے۔

جھل ہائی۔ (عو) بدمزاج۔ رشک کرنے والی۔

اثرؔ۔ اس کا دوسرا مرادف جھلّو ہے (واو مجہول) وہ درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

ہیں تیری سوکن نہیں ہوں جھلّو جلے پھپھولے یں پھوڑتی ہوں
نہ طعن تشنیع مجھ سے جل جل کرائے زناخی نہ تو کیا کر

جھلّے باز۔ چالاک۔ فریبی۔

اثر۔ لکھنؤ میں جھانسے باز کہتے ہیں۔

جھمر جھمر۔ تھوڑا تھوڑا مینہ برسنا۔

اثر۔ حالاں کہ حسب فیلن یہ زور کا مینہ برسنا اور جھم جھم یا جھما جھم کا مرادف ہے۔

جھمکڑا۔ کرو فر۔ تجمل۔ خوب صورتی۔ جلوہ۔ تجلی۔ دیدار معشوق۔ رشکؔ ؎

ایک موسٰی غش ہوئے جو یہ لاکھوں مر گئے
جلوۂ حق اور ہے تیرا جھمکڑا اور ہے

اثر۔ جھمکڑا جھلک دکھا کر روپوش ہو جانا ہے۔ باقی فضول کی لفاظی ہے۔

جھمکڑے کا عالم۔ (جھمکڑا بفتح اول وسوم) ناز و انداز کا سماں۔ درج نہیں۔ قلقؔ ؎

سر سے پا تک جھمکڑے کا عالم
مثل معشوق چال میں چھم چھم

جھمورا۔ بہت سے بالوں والا حیوان ریچھ۔ مجازاً وہ بچہ جس کے کپڑے ڈھیلے ڈھیلے ہوں۔

اثر۔ مجازی معنی فیلن میں درج نہیں — حضرت مولف نے اپنی طرف سے اضافہ کر دیے ہیں۔ لکھنؤ میں جھمورا کا مرادف جھبرا ہے۔ (بفتح اول)۔

جھمیل۔ دیر، اٹکاؤ، بکھیڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں جھمیلا بمعنی بکھیڑا ہے۔ جھمیل ٹکسال باہر۔

جھنجھٹ کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) مجھ سے جھنجھٹ نہ کرو۔ (لغات اردو) جھنجھٹ لانا درج ہے۔

جھنڈا سا سر کھلا ہوا ہے۔ سر کے بال پریشان ہیں۔ بکھرے ہوئے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نوجوان مستانیاں نوکر رکھی گئی ہیں۔ دیکھو جھنڈا سا سر کھلا ہوا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

جھنڈے چڑھانا۔ رسوا کرنا۔ بد نام کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ شوقؔ ؎

ارے بات کو یوں بڑھاتے نہیں
کہ مالک کو جھنڈے چڑھاتے نہیں

(جھنڈے چڑھنا (لازم) درج ہے)۔

جھنڈی دکھانا۔ نشان دکھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ ریل پر جھنڈی دکھاتا ہے۔ (لغات اردو)۔

جھنکانا۔ (جھینکنا کا متعدی) دق کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے کیوں جھنکاتے ہو۔ (لغات اردو)۔

جھنگار۔ (بروزن نگار) مور کی آواز۔

اثر۔ چنگھاڑ (باعلان نون و را ثقیلہ بجائے نہلہ) ہے۔ میرا شعر ہے ؎

ادھر چنگھاڑتے ہیں مور ادھر دل
پچھاڑوں پر پچھاڑیں کھاتا ہے

جہنم میں ڈالنا۔ برباد کرنا۔ عذاب میں مبتلا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

ناسخ ؎

جہنم میں خدا ہی ڈالتا ہے اپنے دشمن کو

جھوٹا بٹ۔ چھوٹا پیمانہ۔ کم وزن بٹ۔ کمتی پیمانہ۔

اثر۔ یہ جھوٹا باٹ ہوا نہ کہ جھوٹا بٹ۔ دہلی میں باٹ کہتے ہیں نہ کہ بٹ۔ (دیکھیے فیلن)۔

جھوٹا ٹکڑا۔ پس خوردہ روٹی کا ٹکڑا جو کھانے سے بچ رہا ہو۔ درج نہیں۔

ذوقؔ ؎

مجھے نعمت خلد سے بھی ہے بہتر
ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا

جھوٹ بولنا گو کھانا برابر ہے۔ جھوٹ کی مذمت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یار وہ تو خالی خولی دودھ رہتی۔ جھوٹ بولنا۔ (اودھ پنچ)۔

جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ ہے۔ سچ کے سامنے جھوٹ کی نہیں چلتی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جھوٹ سچ کے لیے۔ دکھاوے کے لیے ایسی بات کہنا جس کی حقیقت کچھ نہ ہو۔ بناوٹ کی تسلی۔ درج نہیں۔

انجمؔ ؎

جھوٹ سچ کے لیے کیسا یہ کرم حضرت عشق
کوئی بھی ایسی دکھائی نہ کرامت مجھ کو

جھوٹ کا پل باندھنا۔ بے حد جھوٹ بولنا۔ جھوٹ پر جھوٹ بولنا۔

داغؔ ؎

میرے پیغامبر سے اُس نے کہا
جھوٹ کا خوب تو نے پل باندھا

اثر۔ لکھنؤ میں بصیغۂ جمع جھوٹ کے پل باندھنا بولتے ہیں۔

جھوٹ کا دفتر۔ افسانے۔ داستانیں۔ جھوٹی کہانیاں۔ جانؔ صاحب ؎

کیوں سوت نے کاغذ کوئی پتر نہ نکالا
جھوٹی موئی نے جھوٹ کا دفتر نہ نکالا

اثر۔ جانؔ صاحب نے کاغذ اور پتر کی رعایت سے جھوٹ کا دفتر بصیغۂ واحد استعمال کیا۔ محاورہ جھوٹ کے دفتر بصیغۂ جمع ہے۔ بے انتہا جھوٹ (بحوالہ کتاب لغت نام نامعلوم)۔

جھوٹ کی ناؤ منجدھار میں ڈوبتی ہے۔ دروغ کو فروغ نہیں۔ جھوٹ سے کام نہیں چلتا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)۔

جھوٹ گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) غریب ہندوستانیوں کو دیکھو کہ نہ مہذب ہیں نہ شریف ہیں بشہادت لارڈ کرزن جھوٹ ان کی گھٹی میں پڑا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

جھوٹ ماننا۔ خلاف جاننا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم جھوٹ مانو تو مانا کرو۔ (لغات اُردو)۔

جھوٹم جھاٹا۔ (واو مجہول) دو عورتوں کا اس طرح لڑنا کہ ایک کے

جھوٹے (سر کے بال) دوسرے کے ہاتھ میں ہوں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ (مصنوعی) چوٹیاں بہت کام دیتی ہیں۔ صرف تو چم کھسوٹ میں قدرے احتیاط لازم ہے کہ جھونٹم جھاٹے کے وقت چاہے میم صاحب ہاتھ نہ لگیں چٹیا ہاتھ میں رہے۔ (اودھ پنچ)۔

جھوٹ نہ بولے تو پیٹ اپھر جائے (مثل) جھوٹ بولنے کا عادی۔ جھوٹ بولے بغیر قرار نہیں۔ درج نہیں۔

جھوٹی بات بنا دے پانی میں آگ لگا وے۔ بڑا ہی عیار کاذب ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جھوٹے کو گھر پہنچا دینا۔ جھوٹے کو قائل کرنا۔ (دروغ گو را تا بخانہ سے لیا گیا)

اثر۔ مثل۔ جھوٹے کو گھر تک پہنچا دینا یا پہنچانا ہے اور دروغ گو را تا بخانہ سے نہیں بلکہ دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید سے لی گئی ہے۔ اسی طرح محاورات ہند میں درج ہے۔ جھوٹے کو گھر تک پہنچانا چاہیے۔

جھوٹے کوٹلے۔ ایسے کوئلے جو سلگنے کے بعد بہت جلد بجھ جائیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جھوٹے کوئلوں کی آگ کیا ٹھہرے۔ (حاجی بغلول)۔

جھوٹے کی رسّی دراز ہوتی ہے۔ جھوٹے کی عمر بڑی ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سچے کی عمر کم اور جھوٹے کی رسّی دراز ہوتی ہے۔ پس جو کوئی اپنی جان کا دشمن ہو وہ سچ بولے۔ (اودھ پنچ)۔

جھوٹے ہاتھ سے کتا نہیں مارتا۔ نہایت بخیل اور کنجوس ہے۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے: جھوٹے ہاتھ سے کتے کو بھی نہیں مارتا۔ (دیکھیے محاورات ہند)۔

جھوجھا۔ مسلمانوں کے ایک فرقے کا نام جو غذا بہت کھاتا ہے۔
۲۔ معدہ۔

اثر۔ اور فرقے کیا کم تھے کہ مسلمانوں میں ایک پیٹو فرقہ بھی نکل آیا۔ اور اب پلیٹس کا اندراج دیکھیے: مسلمانوں کا ایک کم حیثیت فرقہ خاص کر جو ہندو سے مسلمان ہوں۔
نمبر ۲ پر جو معنی لکھے ہیں وہ بھی غلط جھوجھا معدہ نہیں بلکہ نکلا ہوا پیٹ یا توند ہے۔

جھوڑ ہونا۔ لڑائی جھگڑا تکرار ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

جھوکم جھوکا۔ (واو مجہول) ناقدری ملامت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کلیجا ہل جاتا ہے جب یاد آتا ہے کہ اللہ ہم بلا کر اس جھوکم جھاکا کے قابل ہوگئے۔

جھوکا۔ ہوا کا ریلا۔

اثر۔ یہ باضافۂ نون غنہ جھونکا ہے۔

(لغت نام نامعلوم) (فیلن میں البتہ بغیر نون غنہ ہے)۔

جھول پالنا۔ جھگڑا خریدنا۔ درج نہیں۔

جھول دینا۔ (داد جھول) کسی کام میں دیر کرنا۔ لٹکائے رکھنا۔ درج نہیں۔

صفی: ع

ڈھیل ارادوں میں نہ اتنا جھول دینا چاہیے

جھومر ڈالنا۔ پرندوں کا جمع ہو کر سایہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ابابیلیں جھومر ڈالتی ہیں۔ پانی برسے گا۔ (لغات اردو)۔

جھومنا۔ مستانہ چال چلنا وغیرہ۔

اثر۔ شراب کے نشے میں بھی آدمی جھومتا ہے یہ مفہوم درج نہیں۔

جھونک۔ لکھنؤ میں بجائے جھکاؤ یا جھکاوٹ خم کے معنی بھی دیتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) پائنچے میں یہاں سے تھوڑا جھونک دے دو۔

جھونک اٹھانا۔ بوجھ یا جھٹکے کی تاب لانا۔ برداشت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ ؎

زلف کی جھونک اٹھائے گی یہ ہنگام خرام

قابل اس کے تری بل کھائی کمر ہو تو سہی

جھیپ کھانا۔ شرمانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ مجھ سے جھیپ کھاتا ہے۔ (لغات اردو)۔

جھیپو۔ (جھیپ سے) شرمیلا۔ (بالکسر) ویسے جھولا وہ ... حرف ... جھیپو

(فقرہ) منشی جی جھیپو اور تنک مزاج بڑے ہیں۔ (ناول نشتر)۔

جھیپ ہونا۔ شرمندگی ہونا۔ درج نہیں۔ (اُس کی بات مان لی مگر بعد کو بڑی جھیپ ہوئی۔

جھینکتا پھرے گا۔ پچھتائے گا۔ افسوس کرے گا۔ شکوہ کرتا پھرے گا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جھینکنا پیٹنا۔ دکھڑا رونا۔ شکوہ شکایت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ تنہا جھینکنا درج ہے۔

جیا تو کیا جیا۔ زندگی بے لطف ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جی اَلکسانا۔ دل کسی کام پر نہ اٹھنا۔ شش و پنج کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) راستے کی تکلیفوں کے خیال نے شاید جی الکسا دیا ہو۔ (مشتاق زہرہ)۔

جی پر کھیلنا۔ جان خطرے میں ڈالنا۔ جان پر کھیلنا۔ خودکشی کرنا۔

شوقؔ قدوائی ؎

ہزار آفتیں اور اکیلا ہے وہ

مرے واسطے جی پہ کھیلا ہے وہ

اثر۔ اس کے معنی خودکشی درست نہیں۔ وہ جی پر کھیل جانا ہے۔

جی پسنا۔ شدت سے کسی پر دل آنا۔ مائل ہونا۔ درج نہیں۔ آرزوؔ ؎

کوئی آس اُن سے نہیں اس پہ بھی

ہائے رے جی کہ پسا جاتا ہے

جیتا رہے میرا ناک کاٹنے والا

میں ناک سے چھوٹی۔ بے حیا عورتوں کا بازاری مقولہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

جیت تمہاری ہار میری۔ ہر طرح راضی ہوں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جیتا سو ہارا، ہارا سو موا۔ عدالت میں مقدمہ بازی کا یہ نتیجہ ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جی بولا جانا۔ پریشان ہونا۔ گھبرانا۔ حواس باختہ ہونا۔ درج نہیں۔ بک بک ختم کرو۔ جی بولایا جاتا ہے۔ (عقد ثریا)۔

جیتے پکڑ لائے بھٹی جنگل سے پکڑ لائے۔ جب کسی کو بنانا یا مذاق اڑانا ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) راجپوتی فوج والے کہتے تھے۔ "جیتے پکڑ لائے بھٹی جنگل سے پکڑ لائے"۔ (اودھ پنچ)۔

جیتے تو ہاتھ کالے ہارے تو منہ کالا۔ قمار باز کا حال ہر حال میں خراب۔ درج نہیں۔ جی چھپانا۔ جی چرانا۔ کام سے بھاگنا۔ درج نہیں۔

جی حضوریوں کے پو بارہ ہیں۔ خوشامدی مزے کرتے ہیں۔ خوشامدیوں کی تیز ہے۔ درج نہیں۔

جی حضوریئے۔ ہاں میں ہاں ملانے والے۔ خوشامدی۔ (فقرہ) ایسے جی حضوریوں نے نواب صاحب کا دماغ خراب کر دیا ہے۔

جی ڈگدے میں ہونا۔ تذبذب میں ہونا۔ کوئی فیصلہ نہ کر سکنا۔ درج نہیں۔ ؎

جی ہے ڈگدے میں کہ دیکھیں کیا ہو
اب نہ رویا نہ ہنسا جاتا ہے

جی دھک سے ہو جانا۔ (عو) یکایک دھچکا لگنا۔ خوف طاری ہو جانا۔ درج نہیں۔ قلق ؎

تو نے اس طرح سے کہا لڑکی
جی مرا دھک سے ہو گیا لڑکی

جی دہلنا۔ خوف کھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

جی ڈھیا جانا۔ (عو) دل کا سست اور مضمحل ہونا۔ غش چلا آنا۔ دل قابو میں نہ رہنا۔ میر ؎

جی ڈھیا جائے ہے سحر سے آہ
رات گذرے گی کس خرابی سے

اب یہ محاورہ متروک ہے۔

اثر۔ میر نے ڈہا جائے ہے نظم کیا ہے نہ کہ ڈھیا جائے۔ یہ ضرور ہے کہ اب ڈہا جائے ہے کی جگہ "ڈھایا جاتا ہے" بولتے ہیں۔

جی سرد ہونا۔ دل بیزار ہونا۔ دل اچاٹ ہو جانا۔

جی کا وبال۔ دکھ دینے والا۔ دل کا جلانے والا۔ درج نہیں۔ ؏

بس اے جنوں نہ ہو مرے جی کا وبال تو

جی ہلبلانا (عو) افسوس آنا۔ افسوس

ہونا۔ دریغ ہونا جیسے دو پیسہ پر جی ململاتا ہے۔

اثر۔ یہ بالفتح ململانا ہے نہ کہ بالکسر۔ فیلن میں بھی بالفتح لکھا ہے۔

جیو اور جینے دو۔ رواداری کے برتاؤ کی تعلیم۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کالج کی تعلیم نے مغربی نظام اخلاق کا پہلا اصول "جیو اور جینے دو" (Live and let live) عملی طریقوں سے اس کے ذہن نشین کر دیا تھا۔ (شریف زادہ)۔

جیوڑا پتیانا۔ للک اٹھنا۔ دل کا قابو میں نہ رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اللہ راسی جیوڑا جب پتیاتا ہے تو حسن کی دیوی کچھ آسانیاں پیدا کر دیتی ہے۔ (مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

جیوڑا مزیدار ہے۔ بانکا معشوق ہے۔ درج نہیں۔

جیو نار۔ (ہندو) دیکھو جونار۔

اثر۔ اور جونار کا پتہ نہیں۔ خارج۔

جیون ساتھی۔ عمر بھر کا شریک حال۔ مجازاً شوہر۔ درج نہیں۔

جے۔ فتح۔ نصرت۔ جیت۔ ۲۔ خوشی۔ سلامتی۔ شاباش۔ مرحبا ؎

صرف زنار ہی کیا ہے لے شوقؔ
بول دی ہم نے بتوں کی جے بھی

اثر۔ یہ جے بولنا ہوا جیسا شوقؔ کے شعر میں بھی نظم ہے نہ کہ خالی جے۔ لغات اردو میں بھی جے بولنا ہے۔

جیالا۔ دل کا مضبوط۔ بہادر۔ درج نہیں۔

جیب ٹٹولنا۔ اندازہ لگانا کہ اس کے پاس کتنا پیسہ ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جیب ٹٹولیں ساری کمائی اینٹھ لیں۔ (اودھ پنچ)۔

جیب گرم کرنا۔ ناجائز فائدہ اٹھانا۔ رشوت دینا یا لینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دو چار روز کی دوڑ دھوپ۔ افسروں کی خوشامد درآمد اور ان کی جیبیں گرم کرنے کے بعد جان بچی۔ (اودھ پنچ)۔

جیب گھڑی۔ چھوٹی گھڑی جو جیب میں رکھی جائے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے جیبی گھڑی کہتے ہیں۔

جیب میں ہاتھ ڈالو۔ کچھ دو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

جیبی کتا۔ وہ چھوٹا کتا جو انگریزنیں اپنی گود میں لیے رہتی ہیں۔ (Lap dog) کا ترجمہ۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

جیسا دودھ ویسی بدھ۔ ماں کے دودھ کا اثر اولاد کی عقل پر ہوتا ہے یہ مثل درج نہیں۔ (فیلن)۔

جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ مثل۔ جو شخص جس لائق ہو اس سے ویسا ہی سلوک بھی ہوتا ہے۔ جیسا سوال ویسا جواب۔

اثر۔ اول تو مثل اس طرح ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ کسی کا مصرع ہے:

جیسی کرنی ویسی بھرنی یہ چلن ہے دنیا کا

دوم: اس کا وہ مطلب نہیں جو نور

اللغات میں درج ہے بلکہ یہ مطلب ہے
کہ جیسے اعمال ہوتے ہیں ویسا پھل ملتا ہے۔
(لغت نام نامعلوم)۔
جیسا کیا ویسا پایا۔ کیے کا پھل پایا۔ اچھے کا اچھا، بُرے کا بُرا۔ بقول شخصے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یہ چلن ہے دنیا کا۔ اس طرح درج نہیں۔
جیسی پڑے ویسی سہے۔ ہر حال میں تحمل کرے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ کیے کا پھل پانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) چار دن اُدھر یہ خیال ہوتا تو یہ حال نہ ہوتا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی مشہور ہے۔ کسی کا مصرع ہے: ع

جیسی کرنی ویسی بھرنی یہ چلن ہے دنیا کا

جیسی مائی ویسی جائی۔ ماں اور بیٹی کے اخلاق یکساں ہوتے ہیں۔ ماں کا اثر بیٹی میں آتا ہے۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔
جیسی نیت ویسا پھل۔ (مقولہ) کامیابی کا مدار نیت پر ہے۔ درج نہیں۔

سہ دیکھو اپنا طرز عمل
جیسی نیت ویسا پھل

(اودھ پنچ)۔
جیسی نیت ویسی برکت۔ تمام کام نیت کے موافق ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔
جیسے اودھو ویسے مان نہ ان کے چٹیا نہ ان کے کان۔ ہر شخص میں ایک نہ ایک فی ہوتی ہے کسی حیثیت کا ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آقا اور ہم، دونوں ایک سے ہیں۔ جیسے اودھو...
(خدائی فوجدار)۔
جیسے مرغی اپنی ساری جھول پیٹ کے نیچے چھپائے رکھتی ہے۔ کمزوروں کو، حافظت کا ذمہ دار کرنا۔ مثل درج نہیں۔ (فقرہ) ایک آیتہ الکرسی پڑھ کر پھونک دی جائے۔
(اودھ پنچ)۔
جیل کاٹنا۔ قید پوری کرنا۔ اس طرح نہیں۔ (فقرہ) اُس نے چھ مہینے کی جیل کاٹی۔ (لغات اُردو)۔
جے منہ وے باتیں۔ اتفاق رائے نہ ہونا۔ یہ مقولہ درج نہیں۔ (فقرہ) کھچڑیاں پک رہی ہیں کہ کانفرنس کا صدر کون ہو۔ جے منہ وے باتیں۔ (اودھ پنچ) جتنے منہ اتنی باتیں درج ہے۔ اسے بھی لکھنا چاہیے تھا۔

چ

چابک پھٹکارنا۔ کوڑا مارنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) چابک پھٹکارا تو گھوڑا بجلی ہوگیا۔ (لغات اُردو)۔
چاپٹ۔ (ھ) (ہندو) اناج کی بھوسی۔ چوکر۔ اتر۔ خارج۔

چاپلوسی کرنا۔ خوشامد کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو) تنہا چاپلوسی درج ہے۔

چاتر تو بیری بھلا۔ مورکھ بھلا نہ دوست۔ "نادان دوست سے دانا دشمن اچھا۔ (فارسی: دشمن دانا بہ از دوست ناداں)۔ درج نہیں۔

چاتر کا کام نہیں پاتر سے اٹکے پاتر کا کام یہ ہے لیا دیا سٹکے دانا آدمی بیسوا عورت کے فریب میں نہیں پھنستا بیسوا اپنے یار سے مال لے کر الگ ہو جاتی ہے۔

چادر ہلنا۔ فوج کا اعتراف شکست اور پیغام صلح کی علامت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سنبل جادو کے مرتے ہی چادر ہلنے لگی افسران فوج دست بستہ سامنے طلسم کشا کے حاضر ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چار باتوں میں خوش کر دیا۔ خوشامد۔ چاپلوسی کی۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

چار باتیں کہہ لینا۔ خفا ہونا۔ برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے چار باتیں کہہ لو۔ میرے بزرگوں کو نہ کہو۔

چار پائی کے بان توڑنا۔ بیکار پڑا رہنا۔ کوئی کام کاج نہ کرنا۔ کاہل شخص کی نسبت بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیوی کی چکن دوزی کے سہارے چار پائی کے بان توڑا کرتے ہیں۔ (شریف زادہ)۔

چار پائی کے باند توڑنا۔ بیکار بے روزگار ہو کر گھر میں پڑا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میاں چارپائی کے باند توڑا کرو۔ ترقی یافتہ اہل دنیا میں سے کون ہے؟ جس نے اس جانب کی آستاں بوسی کی۔ (اودھ پنچ)۔

چار تنگ۔ فیلن میں بھی میرے معروضہ معنی میں درج ہے:۔

full gallop چارتنگ۔

چار چار ہاتھ اچھلنا۔ نہایت مضطر اور بے قرار ہونا۔ درج نہیں

سے

سینے پہ دھر کے ہاتھ ذرا ایک بار دیکھ
یہ حال ہے کہ اُچھلے ہے دل چار چار ہاتھ

چار چاند لگانا۔ (عو) مرتبہ اور عزت بڑھانا۔ آنکھوں پر بٹھانا۔

بحر سے

گر جائے آنکھ سے جو ہو تجھ سے دو چار چاند
چار ابروؤں نے تجھ کو لگائے ہیں چار چاند

اثر۔ چار چاند لگانا زینت دوبالا کرنا رونق میں اضافہ کرنا ہے نہ کہ مرتبہ اور عزت بڑھانا۔ معشوق رعنا (جسے چار ابرو بھی کہتے ہیں) کے چار ابرو چاند کی عزت اور رونق بڑھائیں گے یا چاند کو اپنی آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ یہ اشارہ بھی غلط کہ چار چاند (لگانا) عورتوں کی زبان ہے۔ مرد

عورت سبھی بولتے ہیں۔

چار چاند لگنا۔ لازم۔ ذوقؔ ؎

نعل شکل مہ نو جب ترے توسن کو لگے
چار چاند اور فلک پر مہ روشن کو لگے

اس جگہ انیسؔ نے چاند لگنا بھی کہا ہے۔ ؎

ہو رشک نہ کیوں کر فلک ماہ جبیں کو
نعل سُم توسن سے لگے چاند زمیں کو

اثر۔ محاورے میں دل کش تصرف کرنا زبان پر حاکمانہ قدرت کی آخری حدیں ہیں۔ انیسؔ کے سر اس کا سہرا ہے۔ چار چاند کہنے سے اُس مقام کا تعین ہو جاتا ہے جس کی زینت بڑھی۔ مثلاً حیا پروری نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیے زینت اُس عورت تک محدود ہو گئی جس کی نسبت یہ جملہ استعمال کیا گیا۔ لفظ چار نکال کے چاند لگنا کہنا زینت کے مفہوم کو غیر متعین چھوڑ دیتا ہے کسی خاص خطے تک محدود نہیں کرتا۔ کُل سطح ارض کی رونق دوبالا ہو گئی۔

انیسؔ ہی کا ایک دوسرا مصرع ہے : ع

جنگل کو چاند لگ گئے چہرے کے نور سے

یعنی پورے دشت کی رونق بڑھ گئی۔ چار چاند کہتے تو جنگل میں کسی مقام کی تخصیص ضروری ہو جاتی۔

میرے ذاتی مشاہدے نے انیسؔ کے مندرجۂ بالا مصرع کو الہامی بنا دیا ہے۔ غالباً ۱۹۳۵ء میں پورا سورج گہن ہوا تھا۔ صرف کناروں سے کچھ روشنی چھنتی تھی۔ میں اپنے بنگلے کے باغیچے میں ٹہل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ہر درخت کی ہر پتی کا سایہ ہلالی شکل کا تھا۔ گویا پورے جنگل کو چاند لگ گئے تھے :

جنگل کو چاند لگ گئے چہرے کے نور سے

چہرے کے نور اور تابندگی سے سورج کو گہن لگا اور اس گہنائے سورج نے جنگل بھر میں چاند ہی چاند نمایاں کر دیے۔ کیا چار چاند کہنے سے ایسی دل کش مرقع نگاری ظہور پذیر ہوتی ؟۔

چار خانہ بنانا۔ چکن میں چار خانہ کاڑھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو) خالی چار خانہ درج ہے۔

چار دن کی کوتوالی پھر وہی کھُرپا وہی جالی۔ ابھی حکومت ہے معزولی کے بعد پھر پہلا سا حال۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند) نوٹ : (کوتوالی کو کُتوالی پڑھیے)۔

چار سو بیس ہے۔ دغا باز ہے۔ جعل ساز ہے۔ درج نہیں۔ دفعہ ۴۲۰ تعزیرات کی طرف اشارہ ہے۔

چار کے کاندھے۔ بعد مرگ تابوت میں جانے کا کنایہ ہے کیونکہ میت چار کے کاندھوں پر اُٹھتی ہے۔

بحرؔ ؎

تیری گلی سے جاں بلب اک ناتواں گیا
کیا جانے اٹھ کے چار کے کاندھے کہاں گیا

اثر۔ پورا محاورہ چار کے کاندھے جانا" ہے۔ بحرؔ کے شعر میں بھی لفظ گیا موجود ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چارہ کرنا۔ تدبیر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چاشنی دینا۔ شکر ملانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اچار میں ذراسی شکر کی چاشنی دیدو (لغات اردو)۔

چاق ہونا۔ تندرست ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) آج طبیعت چاق ہے۔ (لغات اُردو)

چاک اُترا ہوا پھر نہیں چڑھتا۔ بگڑا ہوا کام پھر نہیں بنتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چاکر ہے تو نا چا کرنا۔ ناچے ہے تو ناچا کر۔ نوکری میں خوب کام کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چاکر سے کوکر بھلا جو سووے اپنی نیند۔ نوکر سے کتا اچھا جو کسی کا فرمانبردار نہیں۔

چالا دیکھنا۔ صورت دیکھنا۔

اثر۔ ایک مفہوم ہے ساعت بچارنا۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) پنڈت جی سفر کا چالا دیکھتے ہیں۔ (لغات اُردو)

چالا کرنا۔ دُلھن کے عزیزوں کا دُلھن دولھا اور اُس کے عزیزوں کی دعوت کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چالاکی کرنا۔ عیاری کرنا۔ دھوکا دینا۔ ہوشیاری کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی چالاکی اور چالاکی سے درج ہیں۔

چال دکھاؤ۔ بمعنی جاؤ۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ ایسا مذاق ہنسی دلگی میں کہتے ہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چال ڈھال میں بیس ہونا۔ طرز و روش میں غالب ہونا۔

جانؔ صاحب ؎

ہوں بیس چال ڈھال میں ہر ایک بات میں
بنّو سے چہرے مہرے میں چھب تختی گات میں

اثر۔ جانؔ صاحب کے شعر میں بیس ہونے کا اطلاق چال ڈھال۔ ہر ایک بات چہرے مہرے۔ چھب۔ تختی گات سب پر ہوتا ہے بیس ہونا ایک الگ محاورہ ہے۔ غالب ہونا۔ صرف چال ڈھال کے معنی طرز و روش، طور طریقہ ہیں۔

چال کا مٹھا۔ گھوڑا جو تیز نہ چلے۔ مجازاً کاہل شخص۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تھان کے ٹرے چال کے مٹھے طبقہ الٹ دینے کی بھبکی دیتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

چال کرنا۔ دھوکا دینا۔ درج نہیں۔

صباؔ ؎

جہان بھر سے نرالا ہے ان بتوں کا طریق
یہ وہ ہیں خضر بھی آئیں تو ان سے چال کریں

چال کھیلنا۔ فریب دہی کی ترکیب نکالنا۔

درج نہیں۔ (فقرہ) مزدور قناعت پیشہ ہیں لہٰذا اس برتنے پر یہ چال کھیلی جا رہی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

چانی۔ ۲۔ (ع و) شریر۔ چالیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سب چالیا کہتے ہیں۔ چانی کوئی نہیں بولتا۔ یا پھر چالباز ہے۔ (لغت نام نامعلوم)

چالیا۔ ۲۔ (ع و) شرارت کرنے والا بچہ۔

اثر۔ جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے چالیا کے یہ معنی میری نظر سے نہیں گذرے تحقیق بھی نہ ہو سکی۔ کوئی حوالہ دیا نہیں گیا۔ چالیا مکار یا فریبی کو کہتے ہیں۔

چال یاد ہونا۔ فریب دہی کی ترکیب معلوم ہونا۔ درج نہیں۔

تلق ؎

چالیوں کی بھی ہے وہ تیغ استاد
نقد جاں لینے کی ہیں چالیں یاد

چالیس قدم ساتھ آنا۔ کچھ دور کسی کے جنازے میں شریک ہونا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ

چانپ۔ بندوق کا وہ پرزہ جس کے ذریعے سے کندہ نال سے جڑا رہتا ہے۔ وغیرہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بغیر نون غنہ چاپ بولتے ہیں۔ فیلن میں بھی دو نوں املے لکھے ہیں۔

چاند پر خاک نہیں پڑتی۔ بھلے بُرے نہیں ہو سکتے۔ وغیرہ۔

اثر۔ محاورہ یوں بھی بولا جاتا ہے: چاک پر خاک ڈالے نہیں پڑتی۔ یہ صورت درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چاند سا چہرہ۔ خوب صورت چہرہ۔ اس طرح درج نہیں۔ امیر ؎

چاند سا چہرہ نور کی چتون ماشاءاللہ ماشاءاللہ
حسن ہے تم ہو غیرت گلشن ماشاءاللہ ماشاءاللہ

چاند کنڈل میں ہونا۔ چاند کے گرد ہالہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

انجم ؎

اٹھا کر دونوں ہاتھوں کو وہ بت انگڑائی لیتا ہے
نہ دیکھا ہووے جس نے دیکھ لے وہ چاند کنڈل میں

(صاحب نور اللغات نے چاند کا کنڈل میں بیٹھنا لکھ کر اسے ہندوؤں سے مختص کیا ہے)۔

چاند کے چاند تنخواہ ملتی ہے۔ ہر مہینے کی پہلی کو تنخواہ ملتی ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

چاندنا۔ اجالا۔ روشنی۔ کبوتر کا ایک رنگ۔

اثر۔ بجز کبوتر کا رنگ لفظ چاندنا اور کسی معنی میں لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اس کی وضاحت کر دینا چاہیے تھی۔

چاندنی آنا۔ پرتو مہتاب کا کسی جگہ پڑنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

وصل کی شب بخت بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ

چاندنی کو سونپنا۔ ایک ایشیائی دہی

رسم ہے وغیرہ وغیرہ۔
اثر۔ عورتوں کا محاورہ چاندی سونپنا ہے نہ کہ چاندی کو سونپنا۔ لغات اُردو سے میری تائید ہوتی ہے۔ (فقرہ) جب چاندی سونپی گئی تو مریض باہر آیا۔ اس فقرے میں آپ "کو" داخل ہی نہیں کر سکتے۔

چاندی کا جوتا مارنا۔ کسی کو رشوت دینا یا روپے کی مار مارنا۔ اس طرح درج نہیں۔

چانگلا۔ (ھ۔ نون غنہ) تندرست بھلاچنگا۔ توانا۔ طاقت ور۔
اثر۔ اس مفہوم میں لکھنؤ میں چنگا استعمال ہوتا ہے نہ کہ چانگلا۔ وہ بھی درج ہونا چاہیے تھا۔ (بجائے اس کے علحدہ درج ہے)۔

چاول کی کنی نیزے کی انی۔ دونوں مضرت رساں ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چاہت کی چاکری کیجیے۔ بن چاہت کا نام نہ لیجیے۔ مثل۔ قدر دان کی جوتیاں سیدھا کرنا ناقدرے پر حکومت کرنے سے بہتر ہے۔ درج نہیں۔

چاہو۔ اگر مرضی میں آئے۔ تمہارا دل چاہے۔ چاہو کا استعمال خواہ کا سا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ "چاہے" بولتے ہیں۔

چاہیتا۔ لاڈلا محبوب۔
اثر۔ لکھنؤ میں چہیتا (عورت کے لیے چہیتی) ہے۔

چاہے جیسے۔ جس کو مزاج میں آئے اُسے۔ اس طرح درج نہیں۔
آتش۔ ع
بانٹ چاہے جسے دولت دوجہاں کی لے دوست

چاہے سو ہو۔ کچھ ہی ہو۔ جو ہو سو ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں چاہے جو کچھ ہو یا ہو جائے بولتے ہیں۔ دوسری صورت ہے جو ہو سو ہو جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دی گئی۔

چائے دان۔ وہ ظرف جس میں چائے گرم کر کے رکھتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے چار کی کیتلی یا چائے دانی کہتے ہیں (باضافۂ یائے معروف)

چاڑ بانس۔ (واو معروف آواز خفیف) کمزور سڑا ہوا بانس۔ درج نہیں۔ (فقرہ) فولادی کمان مدت ہوئی چاڑ بانس کی ہو چکی۔ (اودھ پنچ) (قلیل الاستعمال ہے)۔

چاؤ بھری (عو) ارمان رکھنے والی۔ ارمان بھری۔ اس طرح درج نہیں۔ انشا ؎

ایسی نہ چالیں چل تو ہے ہے چاؤ بھری جو لوگ کہیں
آپس میں ہے ان کے سٹا ہے یہ دوگانہ بات عبث

خالی چاڑ درج ہے)۔

چائیں مائیں۔ (ہر دو یائے معروف) کہروے کا ناچ۔ یہ معنی درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

یعنی بچوں کا کھیل درج ہے۔

چبلانا۔ (س) متعدی۔ چبانا۔ اس جگہ چبانا فصیح ہے۔

اثر۔ قصباتی زبان ہے۔ خارج۔

چبوترا خود کوتوالی سکھا دیتا ہے۔ کسی کام میں منہمک رہنے سے اُس کے گر معلوم ہو جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گنوار اور ان پڑھ اس فصاحت سے گفتگو کرے۔ شانِ خدا۔ سچ ہے چبوترا خود ... (خدائی فوج دار)۔

چُپ۔ خاموشی۔ سکوت۔

اثر۔ عورتیں بچوں کے خاموش رہنے کے لیے چُپّے (پ مشدّد) رہو کہتی ہیں۔ وہ درج نہیں۔

چپت باز۔ (لکھنؤ) چپٹی لڑنے والی عورت۔

اثر۔ چپٹی سے چپٹ بنے گا یا چپت ؟۔ لکھنؤ کی تخصیص بھی غلط۔ فیلن میں بھی درج ہے اور مثال میں نظیر اکبر آبادی کا یہ شعر دیا ہے جس کا آخری ٹکڑا ضرب المثل ہو گیا ہے۔ ؎

شام گذر گئی یار نہ آیا۔ رات بھی آدھی آن ڈھلی
آدُ پڑوسن چپٹی کھیلیں بیٹھے سے بیگار بھلی

چپ سب سے بھلی۔ چُپ رہنے سے آدمی کا عیب نہیں کھُلتا اور جھوٹ گپ شپ نہیں کرنی پڑتی۔ اس لیے چُپ اچھی۔ درج ہے یا۔ (آئینۂ محاورات)۔

چپکوان۔ (بکسر اول و فتح دوم)۔ تنگ۔ چست۔ جسم سے لپٹی ہوئی پوشاک۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اکثر مصاحب چپکوان چست وردی پہننے لگے تھے۔

چُپکی۔ خاموشی۔ سکوت۔

اثر۔ لکھنؤ میں چپ لگنا یا چُپ سادھنا ہے۔

چَپّن۔ سرپوش۔ ہانڈی کا ڈھکن۔

اثر۔ لکھنؤ میں چپنی کہتے ہیں۔ چپنی بھر پانی میں ڈوب مر کہیے گا یا چپن بھر پانی میں ؟۔

چَپنا۔ شرمندہ ہونا۔ جھیپنا۔

اثر۔ یہ دیہاتی زبان ہے۔ لکھنؤ میں چپ ہو جانا بولتے ہیں۔

چپوٹی۔ (ھ) (ہندو) پرانی ٹوپی۔

اثر۔ خارج۔

چپ وراست۔ دائیں بائیں اِدھر اُدھر۔

اثر۔ اس کی دوسری صورت چپ و راس ہے۔ وہ درج نہیں۔

چپّے بھر کی کوٹھری میاں محلہ دار۔ اتنی حقیقت پر یہ حوصلہ۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چَپّے رہو۔ عوام چپ یا چُپکے رہو کی جگہ چُپّے رہو بولتے ہیں۔ درج نہیں۔

چتّرانا۔ ڈھٹائی سے کسی بات کو جھٹلانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جان بوجھ کر میری بات کو چترانی ہو ہنسی میں اُڑاتی ہو۔ (عقد ثریا)۔

رچت بھی اپنی پٹ بھی اپنی۔ ہر حال میں اپنی جیت۔ درج نہیں۔
(فقرہ) یہ فرقہ جو معتدل کہلاتا ہے۔ دو دھڑے جادۂ ہمہ گیری پر گامزن تھا۔ رچت بھی اپنی پٹ بھی اپنی ہر حال میں رہے۔ (اودھ پنچ)۔

رچت پر چڑھنا۔ کسی چیز کا ہر وقت خیال رہنا۔ دل میں بسنا۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔ ؎
یہ کون تیرے چت پہ چڑھا ہے بتا مجھے
جرأت کچھ ان دنوں میں ترا منہ اتر گیا
درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

رچت پڑنا۔ پیٹھ کے بل لیٹنا۔ اوندھا پڑنا۔
اثر۔ جب چت پڑنا پیٹھ کے بل لیٹنا تو اوندھا پڑنا یعنی شکم کے بل لیٹنا (اوندھا پڑنا) کیوں کر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اوندھا پڑنا کا اندراج غلط۔ پھر چت پٹ میں فرق ہی کیا رہا۔

چت چڑھنا۔ کسی کا ہر وقت دھیان رہنا۔ دل میں بسنا۔ درج نہیں۔

چترنگ (ھ) ا۔ وہ فوج جس میں ہاتھی گھوڑے رتھ اور سوار پیادے شامل ہوں۔ اثر۔ خارج۔

چترگیانی۔ دانا ہوش مند درج نہیں۔
(فقرہ) ایک عورت ایسی لائی جائے بڑی چترگیانی پڑھی لکھی عالمہ فاضلہ ہو (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

چتون بنانا۔ تیوری چڑھانا غضب کی نظر ڈالنا۔
اثر۔ یہ چتون چڑھانا ہے نہ کہ چتون بنانا۔

چُتّھا۔ زخمی اور پٹا ہوا بٹیر جسے دوسرے بٹیر نے زخمی کیا ہو۔
اثر۔ چتھا بٹیر وہ بھگا بٹیر ہے جسے لڑنے والے بٹیر سے نچواتے ہیں تاکہ اُس کا ہوا کھلے اور دوسرے بٹیر سے اچھی طرح لڑے۔

چیتھاڑ ہونا۔ ذلت و رسوائی ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

چیتھڑا۔ چیتھڑا۔ پرانے کپڑے کا ٹکڑا۔ گودڑ۔ دھجی۔
اثر۔ لکھنؤ میں موخرالذکر صورت ہے۔ چیتھڑا۔ یہ تخصیص نہیں کی۔ لکھنؤ میں چیتھڑے لگائے ہونا بولتے ہیں نہ کہ چیتھڑے لگائے۔

رچٹ۔ ورزش کرنے والوں کا لنگوٹ۔
اثر۔ یہ تنہا نہیں بولتے چٹ لنگوٹ کہتے ہیں۔ (فقرہ) کوئی صاحب چٹ لنگوٹ کسی پیر کی قبر پہ چڑھا کے مستعفی ہو چکے ہیں۔
(اودھ پنچ)۔

چَٹ پَٹا۔ خوب نمک مرچ اور کھٹائی پڑا ہوا۔ مزے دار۔ لکھنؤ میں عورتیں بالضم و ضم سوم بولتی ہیں۔
اثر۔ جس کھانے میں نمک ہلاہل ہو گا

وہ مزے دار کیا خاک ہوگا۔ چُٹ پُٹا وہ سالن یا دوسرا کھانا ہے جس میں خوب مرچیں ہوں۔ لکھنؤ میں صرف عورتیں ہی نہیں مرد بھی بضم اول و سوم بولتے ہیں۔

چٹ پٹ ہونا۔ (بالفتح) یکایک مرجانا۔ ناگہانی موت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شہر میں ہیضہ پھیلا اور میری شریک زندگی اس میں چٹ پٹ ہوگئی۔ (اودھ پنچ) فیلن میں بھی درج ہے اس مثال کے ساتھ: گھڑی بھر میں بچہ چٹ پٹ ہوگیا۔

چٹر چٹر بلائیں لینا۔ بعض عورتیں چٹ چٹ بلائیں لینا کے بدلے اس طرح بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

چٹ روٹی پٹ دال۔ دونوں کام ترت ہوگئے۔ دیر نہ لگی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چٹکا۔ بالفتح ا۔ (لکھنؤ) چاٹ۔ مزہ۔ وہ ذائقہ جس کا زبان پر مزہ پڑا ہو۔ چٹخارا۔ زبان کا چسکا۔

اثر۔ بولنا کیسا لکھنؤ والوں نے اس معنی میں چٹکا سنا بھی نہیں۔ وہ چٹخارے لینا یا بھرنا ہے جسے مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔ چٹکا پیاس کی شدت کا مفہوم ادا کرتا ہے جسے خود حضرت مولف نے نمبر ۲ پر درج کیا ہے۔ جو لفظ پیاس کی شدت ظاہر کرے وہ خوش ذائقہ مزے دار چیز کے لیے بھی استعمال ہو کوئی تک نہیں۔ کوئی سند اس اپج کی پیش نہیں کی گئی لفظ کا یہ استعمال خواہ مخواہ لکھنؤ والوں کے سر تھوپا گیا ہے۔

چٹکیلی دھوپ۔ گرم اور تیز دھوپ چلچلاتی دھوپ۔

اثر۔ لکھنؤ میں چلچلاتی دھوپ ہی کہتے ہیں جسے معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک فقرہ کہاں بولا جاتا ہے اور دوسرا کہاں۔

چٹکیوں پر اُڑانا۔ بے قدر سمجھنا۔ حقیر سمجھنا۔ روپے کو چٹکی پر پرکھنا۔

ظفرؔ ؎

دست ہمت نے ترے کھوٹی روپے کی یہ قدر
چٹکیوں پر ہیں اڑاتے اُسے کیا کیا صراف

اثر۔ بے قدر سمجھنا حقیر سمجھنا یہ معنی درست نہیں معلوم ہوتے۔ صراف روپے کا کھوٹا کھرا پرکھنے کو اُسے چٹکی پر اُڑاتے یا بجاتے ہیں کھنک دے تو کھرا ہے ورنہ کھوٹا۔ ظفرؔ نے اسی کی بنا پر مضمون آفرینی کی ہے۔ بے قدری یا حقارت کا مفہوم چٹکیوں میں اڑانے سے ادا ہوتا ہے نہ کہ چٹکیوں پر اڑانے سے۔

چُٹلا۔ (ھ) (ہندو۔ عو) سونے یا چاندی کا گپھا جو ہندو عورتیں چوٹی کے پیچھے لگا لیتی ہیں۔ وغیرہ

اثر۔ خارج۔

چٹ لگا دینا۔ ماند کر دینا۔ نقص نکالنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

انشؔ ؎

چٹ لگا دیتے ہیں مرے آنسو
سلکِ گوہر کی آبداری میں

چٹنی ہے تو ضرور کھاؤں گا۔ کوئی چیز جھوٹا حیلہ کر کے حاصل کرنا۔ لالچی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ مثل تو آپ نے ضرور سنی ہوگی — (خلاصہ) ایک شخص نے صلاح کر لے پر کھانے میں شریک ہونے سے انکار کر دیا مگر جب نفیس کھانے دیکھے تو مُنہ میں پانی بھر آیا اور یہ فقرہ کہا۔ چٹنی ہے تو ضرور کھاؤں گا۔ (از اودھ پنچ)۔

چٹوا۔ (ھ) بچوں کا کھلونا۔

اثر۔ خارج۔

چٹھا۔ ۲۔ نادر نفیس چیز۔ اس معنی میں چھٹے مٹھے کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

اثر۔ ہر دو بفتح اول لکھے ہیں۔ مٹھے بکسر اول ہے۔

چٹیا دبنا۔ کسی کے بس میں یا قابو میں ہونا۔ (چٹیا چوٹی کی تصغیر) (ع) چٹیا دبنا درج نہیں۔ (فقرہ) میرے ہاتھ میں وہ چٹیا دبی ہے کہ ابھی کہو تو کل ہی سے تگنی کا ناچ نچوا دوں۔ کچھ بنائے نہ بنے۔ (اودھ پنچ)۔

چُچکارنا۔ پیار کرنا۔ پچکارنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں پُچکارنا یا چُمکارنا ہے۔

چچیانا۔ (بکسر اول) چنچنا۔ چلانا۔ (زیادہ تر بچے کے لیے مستعمل ہے) درج نہیں۔ فیلن میں درج ہے اور لکھنؤ میں برابر بولتے ہیں۔

چَخاچَخ۔ لڑائی میں تلوار چلنے کی آواز۔

اثر۔ یہ چَخاچَخ نہیں بلکہ کَھچاکَھچ ہے — (پہلے خ) پلیٹس میرا ہم نوا ہے — خ کی ردیف میں درج نہیں۔

چَخ چلنا۔ آپس میں جھگڑا ہونا۔ درج نہیں (لغات اُردو)۔

چڈھی توڑنا۔ پشت کی سواری لینا۔ پشت پر چڑھنا۔

اثر۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں۔ نہ کسی کتاب میں ملا۔ چڈھی لینا۔ چڈھی دینا۔ چڈھی چڑھنا ہے — چڈھی توڑنا ہرگز نہیں۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

چَرّاٹا۔ کاغذ یا کپڑا پھٹنے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ جھرّاٹا کہتے ہیں۔ (جیم بجائے چ)

چراغ بتّی کا وقت۔ شام کا وقت۔

اثر۔ لکھنؤ میں چراغ جلے کہتے ہیں جسے علیحدہ درج کیا ہے۔

چراغ تیز کرنا۔ چراغ چاق کرنا۔ بتّی اُکسا کر لو تیز کرنا۔

اثر۔ یہ چراغ کی لو تیز کرنا ہوا نہ کہ چراغ تیز کرنا۔

چراغ رخصت ہونا۔ چراغ بجھنا۔ چراغ خاموش ہونا۔ بحرؔ ؎

کیا خبر تھی صبح ہو جائے گی تیرے نور سے
شام سے میرا چراغ خانہ رخصت مانگتا

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ چراغ خانہ رخصت مانگتا سے چراغ رخصت ہونا کیوں کر بن گیا۔ بحر نے چراغ خانہ رخصت مانگتا بطور استعارہ بمعنی چراغ گل ہو جانا بجھ جانا استعمال کیا ہے۔ یہ مضمون آفرینی ہے نہ کہ حرف محاورہ۔

چراغ سدھارنا۔ چراغ گل ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

کیا چراغ زندگانی بھی سدھارا اُن کے ساتھ
میرے گھر سے جب وہ اپنے گھر سدھارے رات کو

چراغ صبح۔ چراغ سحری۔ (کنایتہً) قریب مرگ۔

اثر۔ یہی مفہوم چراغ صبح گاہی سے ادا ہوتا ہے۔ وہ درج نہیں ؎

میں چراغ صبح گاہی ہوں نسیم
مجھ سے دم بھر کے لیے کیا دشمنی

چراغ کا بجھا بجھا جلنا۔ روشنی کم دینا درج نہیں۔

چراغ کشتہ۔ وہی بجھا ہوا چراغ۔

غؔ

چراغ کشتہ ہوں میں بے زباں گو رغریباں کا

چراغ گل ہونا۔ خاندان کا نیست و نابود ہو جانا۔ ملیامیٹ ہونا۔

اثر۔ یہ خاندان کا نیست و نابود ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اولاد نرینہ وارث جائداد کا مر جانا۔

چراغ مردہ۔ بجھا ہوا چراغ۔ درج نہیں۔ وزیرؔ ؎

عدو جو لاش پہ آئے نہ رنج ہو پس مرگ
چراغ مردہ کرے آپ سے کہاں فریاد

چربی چھانٹنا۔ سزا دینا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چربی چھائی آنکھن ماں ناچن لاگی آنگن ماں۔ بے حیائی اختیار کی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چرپرا۔ (ھ) تیز تند۔ چٹ پٹا۔ گرم۔

اثر۔ لکھنؤ میں عام طور پر چرپھرے (ہار مخلوط) بولتے ہیں۔ وہ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

چرتر۔ چلتر۔ چلتّر۔ چھل ہے۔ عورتوں کا مکر و فریب۔

اثر۔ یہ وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ اُردو میں چلتّر رائج ہے (بفتح اول و دوم و تائے مشدد)۔

چرچراہٹ۔ (بکسر اول وسوم)۔ تنک مزاجی۔

اثر۔ یہ رار مہملہ سے نہیں رار ثقیلہ سے چڑچڑاہٹ ہے۔ دوسری جگہ اس طرح بھی لکھا ہے بمعنی بدخوئی۔ نہ معلوم دونوں میں وجہ امتیاز

کیا رکھی ہے۔

چرچٹا۔ (بکسر اول وسوم) دہلی۔ ایک خاردار پودے کا نام جس کی بالیں اکثر چمٹ جاتی ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں مگر بفتح اول وسوم۔

چرچ جانا۔ بھانپ جانا۔ بات کی تہ کو پہنچ جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) "تمہارے منہ سے کوئی ایسی بات نکلے کہ وہ چرچ جائے تو ......" (اودھ پنچ)۔

چرچنا۔ (ہندو) پوجا کرنا۔ (عو)۔ سمجھ جان پہچان لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔ یہاں صاحب نور اللغات نے فیلن سے بھی انحراف کیا ہے اس نے فتح اول کے علاوہ بکسر اول بھی لکھا ہے۔ مرادف چھڑکنا اور معنی لکھے ہیں صندل کا برادہ وغیرہ کسی مورت پر چھڑکنا۔

۲۔ پوجا کرنا۔ سمجھ جانا۔ پہچان لینا کا ذکر نہیں۔ یہ معنی حضرت مولف نے نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے ہیں۔

لکھنؤ میں چھڑکنا بکسر اول وفتح راء ہندی ہے۔

چرچینا۔ بھونا ہوا غلہ جس کو مزدور کھاتے ہیں۔

اثر۔ اُردو میں تنہا چینا بولتے ہیں۔

چرخ پوجا۔ ایک قسم کا تماشہ۔

ناسخ ؎

منہ سو، چرخ دنی رکھتے ہیں جو گردش میں
چرخ پوجا کا دکھاتے ہیں تماشا مجھ کو

اثر۔ ناسخ نے چرخ پوجا میں چرخ بسکون دوم چرخ دنی کی رعایت سے نظم کیا ہے بول چال میں لفظ چرخ چرخ پوجا میں بفتح اول و دوم ہے۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔ اضافت کی حالت میں لفظ چرخ بیشک بسکون دوم بولا جائے گا۔

چرخہ۔ ۲۔ (کنایۃً) وہ مرد یا عورت جس کے بڑھاپے کے باعث انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے ہوں۔

اثر۔ اول تو اس کا املا ہے چرخا نہ کہ چرخہ۔ علاوہ بریں اس کا اطلاق صرف عورت پر ہوتا ہے مرد کے متعلق نہیں ہوتا۔ (لغت نام نا معلوم)۔

چرسی یار کس کے۔ دم لگایا کھسکے۔ نشہ باز اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ نشہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چرغینا۔ (بفتح اول وسوم)۔ کمینہ سفلہ۔

اثر۔ چرغینا ٹینکے یا بھنگے کو بھی کہتے وہ درج نہیں۔ فیلن میں علاوہ سفلہ کمینہ کے یہ معنی بھی درج ہیں۔

چرمر کرنا یا کر ڈالنا۔ پیسنا۔ سرمہ کر ڈالنا۔ درج نہیں ؎

چرمر کر ڈالا ہے مرض نے
مجھ پر کیا یہ ستم نہیں ہے

(اودھ پنچ)۔ فیلن میں بھی چُرمُر درج ہے۔

چُرمُر ہو جانا۔ ٹوٹ جانا۔ ریزہ ریزہ ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کہیں دانت ٹوٹے کہیں پسلیاں چُرمُر ہوئیں۔ کہیں لٹھ کھائے۔ (خدائی فوج دار)۔

چرنا۔ چھوٹا اور اونچا پاجامہ جو اکثر نوکروں اور مجرموں کو پہناتے ہیں اور پہلوان بھی پہنتے ہیں۔

اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔ فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا۔ اُس نے لکھا ہے گھٹنا جو گھٹنوں تک ہو۔ باقی حضرت مولف نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ اُردو میں ایسے پہناوے کو جانگھیا کہتے ہیں۔

چرن بردار۔ امیروں کی جوتیاں اٹھانے والا۔ خادم۔ کفش بردار۔

اثر۔ یہ فیلن سے مستعار ہے۔ لکھنؤ میں کفش بردار کہتے ہیں جو معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

چُرندم خورندم۔ کھانے پینے کا مشغلہ۔

اثر۔ اس میں ہمیشہ فضول خرچی کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً سارا پیسہ چرندم خورندم ہو گیا۔

چرنی۔ کپڑا یا ٹوکرا جس میں جانوروں کو دانہ کھلاتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں چرئی کہتے ہیں اگر ظرف لانبیلا ہے۔ اگر ظرف گول ہے تو ناند (نون غنہ) ہے۔ فیلن میں بھی چرنی کے یہ معنی لکھے ہیں:

Through a long hollow vessel

چروا۔ بڑی ہانڈی۔

اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔ حسب فیلن چروا مٹکا ہے نہ کہ بڑی ہانڈی۔

چرواہی۔ چرواہے کا کام۔ گلہ بانی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) راعی باہم صلح کرنا چاہتے ہیں تاکہ سہ رنگی اور یک رنگی بھیڑوں کی مل جل کر چرواہی کریں۔ (اودھ پنچ)۔

چروٹا۔ چرڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں چرڑا کہتے ہیں۔ فیلن کا یہ قول ناقابل اعتنا سمجھا گیا کہ فرخ آباد اور برج میں چرڑے کو چروٹا کہتے ہیں۔

چری۔ (لکھنؤ) چرنا۔ جانوروں کا گھاس کھانا۔

۲۔ (لکھنؤ) کنایتہً علاوہ مقررہ کھانے کے کچھ اور کھانا۔ انسان کے لیے۔

اثر۔ لیجیے صاحب لکھنؤ میں چوپائے ہی گھاس نہیں کھاتے آدمی بھی کھاتے ہیں کنایتہً سہی۔ اس دھاندلی کا ٹھکانا ہے۔ لکھنؤ میں وقت کے علاوہ کچھ کھانے کو چکھوتی یا ٹنگار کہتے ہیں۔

چری باتی۔ کاغذ کا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔ کنکوے کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے

کر ڈالنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں باتی کی جگہ بتی ہے۔ اور کاغذ کی قید نہیں۔ (فقرہ) پترا دھوتی کی طرح پھٹ کے چری بتی ہوگیا۔ (حاجی بغلول)۔

چری بتی۔ پھٹے کپڑے۔ زدہ حال۔ درج نہیں۔ (فقرہ) فیشن نے دری دو سوتی اور ٹاٹ کے کوٹ پتلون پہنائے تھے وہ بھی چری بتی ہو گئے۔ (اودھ پنچ)۔

چڑدتا۔ (ھ) چڑا۔
اثر۔ خارج۔

چڑوے۔ کٹے ہوئے چاول جن کو بھون کر کھاتے ہیں۔
اثر۔ بکسر اول لکھا ہے لکھنؤ میں بضم اول چُڑوے بولتے ہیں۔

چڑھ۔ (عم) اونچی زمین۔
اثر۔ چڑھ کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ دیہات میں بھی اونچی زمین کو اوپر ہار کہتے ہیں۔ فیلن میں بھی یہی معنی دیے ہیں:
alluvial land
جس کا غلط ترجمہ اونچی زمین کیا گیا۔

چڑھا اُپری۔ لاگ ڈانٹ۔
اثر۔ لکھنؤ میں لاگ ڈانٹ ہی کہتے ہیں جسے معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔ یہ عجیب و غریب فقرہ چڑھا اُپری فیلن میں بھی نہیں ملا۔ جس میں عوامی استعمال کے اکثر الفاظ درج ہیں۔

چڑھاوا چڑھانا۔ نذر نیاز پیش کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تعزیوں پر چڑھاوا چڑھایا۔

چڑھاؤ اتار۔ ناہموار راستہ کہیں اونچا کہیں نیچا۔ درج نہیں۔

چڑھواں۔ دیہاتی جوتا۔ درج نہیں۔
ع
ہاتھ میں ڈنڈا۔ تری کا اک چڑھواں پاؤں میں
(اودھ پنچ)

چڑھیت۔ (ھ) سوار۔ سواری لینے والا۔ چڑھیتا۔ وہ شخص جو دوسرے کے گھوڑے پر نوکر ہو۔ بارگیر۔ اثر۔ خارج۔

چڑی۔ (بفتح اول) لات وہ لات جو کسی بھاگتے آدمی کے ماری جائے۔ اُچھل کر لات مارنا۔ (فقرہ) ایک چڑی میں اوندھے منہ گرا۔
اثر۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ حضرت مولف نے فیلن کی تحریر پر روغن قاز ملا ہے اور بس۔ اُس نے چڑی کے انگریزی میں معنی The big trick لکھے ہیں۔ ٹانگ اڑا کر گرا دینا۔ جو مثال پیش کی گئی ہے وہ بھی فیلن سے بادنیٰ تغیر مستعار ہے:۔
"ایک چڑی میں اوندھے منہ آیا"۔

چڑیا چُن گُن۔ پرند۔ طیور۔
اثر۔ میں واقف نہیں اور نہ تحقیق ہو سکی۔ قیاس کہتا ہے کہ فیلن میں ایک ہندی کا گیت ہے جس میں چڑیا چرگن نظم ہے

اُس نے حضرت مولف کو دھوکا دیا اور چرگن کو چن گن لکھ گئے۔ ملاحظہ ہو:

چڑیا چرگن کھیتوا لگائے
ہمارے بدیسی رہے اوہاں چھائے

ترجمہ: چڑیاں میرے پکے اناج کے کھیت کو آپس میں بانٹ رہی ہیں۔ ہمارا شوہر دور بدیس میں براج رہا ہے۔

اس گیت کو انگریزی میں Double entendre لکھا ہے یعنی ذومعنین ایک معنی اچھے ایک فحش۔ کھیتی تیار کس کے لیے ہے اور مزے کون اُڑا رہا ہے۔

چڑیا کی جان گئی کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔ غریب خدمت کرتے کرتے تھک گیا۔ امیر نے کچھ قدر نہ نہیں کی۔ اس طرح درج نہیں۔

چَستا۔ پنیر مایہ۔ بکری کے بچہ کا معدہ جس میں پیا ہو۔

اثر۔ لغت نام نا معلوم میں اس کے بالکل مختلف ہیں! بکری کا چربیلا گوشت جس میں گوشت برائے نام ہوتا ہے۔ نیچ قومیں کھاتی ہیں۔ بہت غیر معروف ہے۔

چَستی کرنا۔ کنجوسی کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چَسک۔ میٹھا میٹھا درد۔ خفیف درد۔ داغ؎

خارِ غم کی کھٹک نہیں جاتی
دردِ دل کی چسک نہیں جاتی

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ کسک بھی بولتے ہیں۔ علاوہ چسک۔

چشک۔ (ف بالکسر) افزونی۔ زیادتی۔ اُردو میں بکسر اول و فتح دوم۔ اُس زائد کھانے کے واسطے بولتے ہیں جو خاصہ سے بچ رہتا ہے اور جس کو باورچی اپنے کھانے کے واسطے لے جاتے ہیں۔

اثر۔ اُردو پر بہتان ہے کہ چشک بکسر اول و فتح دوم ہے اور مقامات کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا مگر لکھنؤ میں چشک بفتح اول و دوم ہے۔ لغات اُردو میں بھی صاف صاف بفتح اول درج ہے۔ فرہنگ شفق میں بھی بفتحین درج ہے اور مثال میں آتش کا یہ شعر دیا ہے؎

آتش ہمیشہ سیر ہوا خوانِ حسن سے
نیت کو رکھے بوسۂ لب کی چشک بھرا

چشک دینا۔ لالچ دینا۔ رشوت دینا درج نہیں۔ (فقرہ) اُنھیں کچھ چشک دو تو کام چلے (لغات اُردو)۔

چشم بد دور آنکھیں موتی چور۔ نظر نہ لگے آنکھوں میں موتی کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

چشم سخن گو۔ ایسی آنکھ جو اپنی وحشت اور مستی آپ ظاہر کرے۔ درج نہیں۔

چُغد۔ (یعنی بضم اول و سکون دوم) اُلو کی ایک چھوٹی قسم۔ یہ پرندہ

منحوس سمجھا جاتا ہے۔ مسرور ؎

غیر جس گھر میں دخل پاتا ہے
چغد اُس گھر میں بول جاتا ہے

اثر۔ فارسی میں سکون دوم ہے۔ اُردو میں عام طور پر بفتح دوم بولا جاتا ہے۔ پیش کردہ شعر فیصلہ کن نہیں۔ چغد اُس گھر کی تقطیع بروزن فاعلاتن اور فعِلاتن دونوں طرح ہو سکتی ہے۔ موخر الذکر صورت میں لفظ اُس کا الف الف وصل کام دے گا۔

چغل خور۔ اساتذہ فارسی کے کلام میں نہیں پایا گیا لہٰذا چغل خور کی ترکیب غلط ہے۔

اثر۔ اُردو خود ایک مستقل زبان ہے اور لفظ چغل خور اُردو میں برابر مستعمل ہے لہٰذا صحیح و فصیح ہے (ع)
چغل خور کے مُنہ کو ڈستے ہیں۔ سانپ۔
صرف اتنی احتیاط برتئے کہ فارسی عطف و اضافت کے ساتھ نہ لائیے۔ ایسی ہی احتیاط برتنا ہے چغل خوری۔ چغلی کھانا سب غلط۔

چفتی۔ (بالفتح۔ فارسی میں چفت بالفتح بمعنی تھونی)۔ چپٹی لکڑی جس کے سہارے سے سیدھی لکیریں کھینچے ہیں۔ پٹری۔

اثر۔ چفتی اُردو میں مستعمل نہیں۔ اس کا بدل رول ہے۔ (واو معروف) جو انگریزی رولر Ruler کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور خرد حضرت مولف نے (عو) کی ردیف کے تحت درج کیا ہے۔ چفتی کو چوٹھے میں جھونکیے یہ اُردو سے میل نہیں کھاتی۔

چقماق۔ چقمق۔ وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چکمک پتھری کہتے ہیں۔ اسے دوسری جگہ چکمک چکماک کہا ہے۔ بغیر اضافۂ پتھری کے۔

چکاچک۔ (فارسی میں چقاچاق معنی نمبرا میں ہے) ا۔ تلواروں کے متواتر جسم پر پڑنے کی آواز۔

اثر۔ اس معنی میں اُردو میں چکاچک ہی نہیں چکاچاک بھی ہے۔ میر انیس کا شعر میری تائید میں ہے ؎

گردوں پہ تھی صدائے چکا چاکِ تیغ و تیر
ڈوبا تھا خوں میں سب شہ دیں کا منیر

بلکہ خود فارسی میں چکاچک اور چکاچاک نیز چقاچق اور چقاچاق موجود ہیں۔ (دیکھیے لغات کشوری)۔

چکاچوندھ ہونا۔ آنکھیں چندھیا جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چکّان۔ (بروزن الوان) صفت گاڑھی۔ بیشتر بھنگ اور افیون کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے مگر اُسی کے ساتھ لکھا ہے کہ بھنگڑوں (بھنگیڑیوں) کی زبان ہے۔ افیونیو

کو حضرت مولف نے اپنی طرف سے شامل کر لیا۔ افیون کا گاڑھا گھلنا افیون کی صفت نہیں ہوئی یہ صفت بھنگ سے مخصوص ہے، جس کی تحفگی یہ ہے کہ گھوٹنے کا آلہ (خدکا یا ختکا) اُس میں کھڑا رہے۔ فیلن نے چکان کے ایک اور معنی دیے ہیں۔ گول نشان۔ حضرت مولف نے وہ چھوڑ دیے۔

چکاوک ۔ چنڈول۔

اثر۔ فیلن میں درج نہیں۔ شیکپیئر میں البتہ ہے مگر اس کے معنی دیے ہیں سرخاب۔ چنڈول تو ایک خوش آواز چڑیا ہے۔

چکٹ ۔ (بروزن غلط) کسی کو دانتوں سے کاٹنا۔ (بھرنا کے ساتھ)

اثر۔ چکٹ بھرنا میں نے نہیں سنا۔ چکٹ دینا یا چکٹ مارنا بولتے ہیں۔ یہی اندراج لغت نام نامعلوم میں ہے۔ چکٹ چلوانا بھی ہے۔ دو فریقوں میں لڑائی کروا دینا۔ (فقرہ) مذہبی اختلافات کی بھوں بھوں آپس میں مدتوں چکٹ چلواتی رہے گی۔ (اودھ پنچ)۔

چکٹ چلوانا ۔ باہم لڑائی یا نااتفاقی کروانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مذہبی اختلافات کی بھوں بھوں آپس میں چکٹ چلواتی رہے گی۔ (اودھ پنچ)۔

چکرانا ۔ (کنکوے بازوں کی اصطلاح) کنکوے کا سیدھا نہ اُڑنا بلکہ چکر کھانا۔ درج نہیں۔

چکرّ دینا ۔ پھیر کے راستے لے جانا۔ حیران کرنا۔ گھوڑے کو پھیرنا۔

اثر۔ ایک معنی جو درج نہیں۔ کنکوے کو گردش دینا ڈور چست کرنے یا کھینچنے کے لیے۔

چکڑی ۔ ایک قسم کی زرد لکڑی جس کی کنگھیاں بنتی ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ جب فیلن چکڑی چیڑ کی لکڑی کو کہتے ہیں۔ ہم بھی چکڑی کی جگہ چیڑ کی لکڑی کہتے ہیں۔

چکس ۔ (بروزن قفس)۔ پرندوں کے بٹھانے کی لکڑی۔ بلبل کا اڈا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے اڈا ہی کہتے ہیں بلبل کا ہو یا اور کسی پالو پرند کا۔ الغرض چکس اردو میں رائج نہیں۔

چکما کرنا ۔ فریب دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم سے چکما کرتے ہو۔ (لغات اُردو) چکما دینا درج ہے۔

چکمک ۔ چکماک ۔ (ت) چقماق۔

اثر۔ اُردو میں عام طور پر چکمک پتھری کہتے ہیں۔

چکنی مٹی ۔ ایک قسم کی مٹی جو لیپنے کے کام آتی ہے۔

اثر۔ اس مٹی کا بھیگا ہوا ڈھیلا لخلخے کے طور پر سونگھا بھی جاتا ہے۔ (فقرہ)

عطر سونگھایا۔ چکنی مٹی کا ڈھیلا بھگو کر ناک کے پاس رکھا۔

چکنے چپڑے بنے سنورے۔ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تیل پھلیل ڈالے ہوئے۔ درج نہیں۔

چکنے گھڑے پر بوند گری اور پھسل گئی۔ مثل ہے بے غیرت شخص پر لعنت ملامت یا نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سمجھاتے سمجھاتے عاجز ہو گیا۔ اُس پر کچھ اثر نہ ہوا وہی مثل چکنے گھڑے...

چکّو۔ چاقو کا مخفف۔ چھوٹا چاقو۔

اثر۔ مخفف نہیں بلکہ عوام چاکو یا چاقو کو چکّو کہتے ہیں۔

چُکّی پکّی۔ (بضم اول وکاف مشدد) عورتیں بچوں سے کہتی ہیں یعنی کھانا ختم ہو گیا۔ درج نہیں۔

چُلبلا۔ (بضم اول) شوخ۔ شریر۔ ایک جگہ آرام سے نہ بیٹھنے والا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

عشق نے مجھ پر اٹھایا ایک تازہ اُشقلا
لے گیا دل چھین اک میلا کُچیلا چُلبلا

فیلن میں بھی درج ہے۔ (مونث چُلبُلی)۔

چلپاسہ۔ (ف۔ بالکسر) چھپکلی۔

اثر۔ خارج۔

چِل پوں مچنا۔ شور وغوغا ہنگامہ برپا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آج کل پولیس کی بدولت سازش انسازش کی چل پوں (بکسر اول۔ واو مجہول بالضم۔ نون غنہ) مچی ہوئی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

چلتا پھرتا نظر آنا۔ چلتے پھرتے نظر آنا۔ اُس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص مطلب حاصل کر کے اس طرح غائب ہو جائے یا کہیں چلا جائے کہ گویا کبھی کا آشنا ہی نہ تھا۔ جلال ؎

چلتی پھرتی نظر آئیں دل عاشق لے کر
تیری چلتی ہوئی آنکھوں کا چلن دیکھ لیا

اثر۔ "چلتے پھرتے نظر آؤ" بھی بولتے ہیں۔ یعنی یہاں سے جاؤ۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

چلتا دھندا کرنا۔ کہیں سے چلا جانا۔ نکال دیا جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم چل نکلے خدا جانے دل میں کیا سمجھے۔ اپنی راہ لیجیے۔ چلتا دھندا کیجیے۔ (فسانۂ عجائب)۔

چلتا دَور۔ آخری دور۔ درج نہیں۔ آتشؔ ؎

زوالِ حسن میں تو لوٹ لینے دیجیے کیفیت
بہار آخر ہے چلتا دَور ہے صہبائے گلگوں کا

چلتوں۔ (عو) (بفتح اول وضم سوم واو مجہول) سبب سے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس بُری تقلید کے چلتوں ابھی کچھ اور ہی ہونے والا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

چلتی۔ کامیاب ہونا۔ تدبیر کارگر ہونا۔ مثلاً تقدیر کے آگے آدمی کی ایک نہیں چلتی۔ درج نہیں۔

چلتی کا نام گاڑی نہیں تو اینڈھن۔ کوئی چیز

ہو جب تک اپنا کام دے تب تک وہ چیز ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

چلتی کا نام گاڑی ہے۔ جب تک کام چلے اطمینان ہے۔ یہ مثل تنہا درج نہیں اس طرح درج ہے: "چلتے کا نام گاڑی بیٹھے کا نام ادکھلی"۔ (فقرہ) کام چلانے کے واسطے تم بھی رکے نہ رہو۔ کسی نہ کسی طرح چھکڑا چلا جائے۔ چلتی کا نام گاڑی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

چلتی کوکھ والی۔ ایسی عورت جس کے یہاں جلدی جلدی بچے ہوں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک تھی بھٹیاری چلتی کوکھ والی دو چار برس میں گھر بچوں سے بھر دیا۔ (اودھ پنچ)۔

چلتے۔ باعث۔ سبب۔ اختیار۔ تنہا مستعمل نہیں ہے۔ ترکیب کے ساتھ ہے جیسے میری چلتے۔ اُن کی چلتے۔ جلال ؔ ؎

تیری چلتے جو مری مشکل مرگ آساں ہو
حشر تک مجھ کو فراموش نہ یہ احساں ہو

اثر۔ تیری کو یائے معروف سے لکھا ہے یائے مجہول سے چاہیے۔ اُسی کے چلتے کہیے گا یا اُسی کی چلتے۔ انجمؔ کا شعر میری تائید میں ہے ؎

اُسی کے چلتے تو دی جان ہم نے اے انجمؔ
خفا ہے پھر دل خانہ خراب ہم سے کیوں

(چلتے کا دوسرا مرادف چلتوں ہے بلکہ عام روزمرہ یہی ہے۔ وہ درج ہی نہیں)۔

چلتے چلاتے۔ رواروی میں۔ لگے ہاتھوں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک بات اور چلتے چلاتے سن لو۔ (اودھ پنچ)۔

چلتے ہوئے۔ چالاک۔ عیار۔ ہوشیار (ہمیشہ بُرے مفہوم میں بولا جاتا ہے)۔ درج نہیں ؎

ریلوے میں جتنے ملازم خود بھی تھے چلتے ہوئے
آپ کی تنخواہ تو کم ٹھاٹھ تھے لیکن بڑے
(اودھ پنچ)

چل جھوٹے۔ (عو) جھوٹا بنانا اور خفا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ملکہ نے کہا چل جھوٹے مجھے کب یقین آتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چلچلانا۔ (بالکسر) چیل کی آواز۔ یہ معنی درج نہیں۔ (فقرہ) موروں کا بصد ہیبت چنگھاڑنا۔ چیلوں کا چلچلانا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چل چلاؤ۔ مرنے کے قریب ہونا۔ سفر درپیش ہونا۔ درج نہیں۔ میر دردؔ ؎

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

چل کھڑا ہونا۔ معاً کسی جانب روانہ ہو جانا۔ آتشؔ ؎

گوش زد ہو تو کہیں کوس سفر کی آواز
چل کھڑے ہوں گے کمر باندھ کے چلنے والے

اثر۔ یہ مثال چل کھڑے ہونا کی ہوئی نہ کہ
چل کھڑا ہونا کی مثلاً۔ ع
اُٹھا جدھر قدم میں اُدھر چل کھڑا ہوا

چلم پر آگ نہ رکھوانا۔ ذلیل و
خوار سمجھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ ؎
کس طرح طلب کیجیے اس ماہ سے قلیان
خورشید سے جو آگ نہ رکھوائے چلم پر

چل مرے مٹکے ٹامک ٹوں کہاں کی بڑھیا کہاں کا توں
(مثل) ۱۔ بچوں کا ایک کھیل۔
۲۔ بے مقصد مارا مارا پھرنا۔ (فقرہ)
سوائے دو آنکھوں کے اور کوئی چیز
کھُلی نہ رہے۔ جب یہ سامان مکمل
ہو تو سڑک پر اُتو کرتے چلو۔ چل مرے
مٹکے الخ (اودھ پنچ)۔

چلموں پر آگ رکھنا۔ چلمیں بھرنا۔
حقہ پلانے کی خدمت کرنا۔ کنایۃً غلامی
کرنا۔ ذوق ؎
کیا تابِ دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے
دوزخ بھی ہو تو ان کی چلموں پر آگ رکھے
اثر۔ عام طور پر چلم (واحد) پر آگ رکھنا
بولتے ہیں۔ کم سے کم اس طرح بھی لکھنا
چاہیے تھا۔

چلنا۔ مکر یا فریب کا کارگر ہونا۔
اثر۔ اکثر نفی میں استعمال ہوتا ہے۔ (فقرہ)
یہ نہ جاننا کہ میری چلے گی نہیں۔
(اودھ پنچ)۔

چل نہ سکوں میرے بارہ نخرے۔
بے محنت زیادہ طلبی۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

چل نہ سکوں میں میرا کُدّن نام۔ مثل۔ (کدن نے والا)۔
(عو) طاقت سے زیادہ دعویٰ کرنے
والے بچہ کی نسبت بولتی ہیں۔
اثر۔ یہ بھی اس نوع کا محاورہ ہے:
چل نہ سکوں میرے بارہ نخرے۔
کاہل یا توانی شخص کی نسبت بولتے
ہیں۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام
نامعلوم)۔

چِلوانس۔ (نون غنہ) چلاہٹ
۲۔ بچے کی وہ چلاہٹ جو مرض ام
الصبیان میں مرنے سے تین چار روز
پیشتر ہو جاتی ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔ فیلن میں صرف
بمعنی چیخ چلاہٹ غل شور درج ہے۔

چُلّو میں اُلّو ہونا۔ ذرا سی تند شراب
یا تیز بھنگ پی کر مدہوش ہو جانا۔
اثر۔ لفظ ہونا محاورے کا جزو نہیں۔
صرف چلو میں الو بولتے ہیں۔

چُلّھڑ۔ (ھ) چیل کے بلانے کی
آواز۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے چلھور بولتے ہیں۔
وہ درج نہیں۔

چمار کا نام جگ جتن۔ (بفتح اول)
ادنیٰ ہو کر عمدگی کا دعویٰ۔ درج نہیں۔

چمار کو چمڑے کا سکہ۔ حسب
اوقات انعام۔ درج نہیں۔ (لغت
نام نامعلوم)۔

چمپو۔ بڑی کشتی۔
اثر۔ چمپو کے یہ معنی صحیح نہیں معلوم ہوتے۔ حسب فیلن چمپو ایک قسم کی کتاب ہے جس میں نظم و نثر دونوں درج ہوں۔ کچھ بھی ہو۔ اُردو نہیں۔

چمپیلک اڑانا۔ گنجفے کی ایک اصطلاح جب صرف دو پتے رہ جاتے ہیں تو ان کو ملا کر اچھالتے ہیں۔ جو پٹ گرتا ہے اُس پتے کا رنگ اگر پاس مقابل کے ہے تو بوجھ نکلی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چمر سونچ۔ مبتذل خیال۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ چمر سونچ میں پھنس گئی ہیں۔ چمر سونچ کیا؟ واہ اتنے بڑے عالم اور اس حکایت سے ناواقف۔ (اودھ پنچ)۔

چمرودھا جوتا۔ گنوارو بھدیسلا جوتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چمرودھے جوتے تیل میں ڈوبے ہوئے اُس پر گرد جمی ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)
(چمرودھا۔ بفتح اول و سوم۔ چم۔ رو۔ دھا)۔

چمڑا ہونا۔ (بکسر اول) سخت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) روٹیاں چمڑا ہوگئیں۔ (لغات اُردو)

چمڑے کی عینک لگا دُ یا لگا کے دیکھو۔
جہاں کوئی شخص کوئی بات نہ سمجھے تو حقارت سے کہتے ہیں کہ چمڑے کی عینک لگا کے دیکھو۔ درج نہیں۔
(فقرہ) جہاں ایسی باتیں ہوں وہاں تباہی ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے رہی سرکاری امداد تو ذری چمڑے کی عینک لگا کے دیکھو۔ (اودھ پنچ)

چمک اٹھنا۔ ٹیس اٹھنا۔ شدت کا درد ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ ؎
اُٹھتی ہے اک چمک سی کلیجے میں بار بار
جب بجلیوں میں دیکھتے ہیں آشیاں کو ہم

چمک چاندنی۔ (عو) کنایۃً۔ وہ عورت جو آوارہ عورتوں کی طرح بہت بنی ٹھنی رہتی ہو۔
اثر۔ اور لغت نام نامعلوم نے لکھا ہے کہ (عو) اوباش وضع آدمی لباس سے زرق برق رہنے والا۔ میرا قیاس مرد کی طرف ہوتا ہے۔ کیوں کہ ایسی عورت کو چمکو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ یہ بھی لغت نام نامعلوم میں چمکو درج ہے مگر نُور اللغات میں درج نہیں۔

چمکنا۔ ۱۲۔ مٹکنا۔ ناز کرنا۔ آتش ؎
کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے
سامنے خورشید کے اُس نے کف پا کر دیا
اثر۔ مفہوم خالی مٹکنا۔ ناز کرنا نہیں ہے بلکہ شان و شوکت دکھانا بھی ہے۔

چمکو۔ جو عورت بہت طرار ہو اور بات کرنے میں بہت مٹکے نخرے کے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چمگادڑ کی مہمانی میں بھی لٹکوں تو بھی لٹک۔ جیسی

لیاقت والے کے پاس جاؤ گے وہی عزت پاؤ گے ۔ درج نہیں ۔ (آئینۂ محاورات) ۔

چمن لگانا ۔ پھولوں کے پودے لگانا ۔ گملے رکھنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) تم نے کوٹھی کے آگے خوب چمن لگایا ہے ۔ (لغات اُردو) ۔

چموٹی ۔ چمڑے کی سلی جس پر نائی استرہ تیز کرتے ہیں ۔ یہ معنی درج نہیں ۔ چموٹی کے صرف یہ معنی لکھے ہیں : چمڑا جو قیدیوں کے پاؤں میں زنجیر کی رگڑ سے بچنے کے واسطے لگا دیتے ہیں اور چموٹا کے تحت وہ معنی لکھے ہیں جو میں نے درج کیے ہیں ۔ اس کو الٹ پھیر کے سوا کیا کہا جائے ۔

چموٹی کے میرے بیان کردہ مفہوم کی سند میں اودھ پنچ کا مندرجۂ ذیل اندراج ہے :

پھر الفاظ کے استرے کو زبان کی چموٹی پر تیز کرتے ہیں ۔

چمیگوئیاں ۔ گپ شپ ۔ شوخیاں ۔

شوق ؎

ہم کو بھاتے نہیں ہیں ایسے طور
یہ چمیگوئیاں رہیں کہیں اور

اثر ۔ میرے ذہن میں اس کا مفہوم بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا تعلی کی لینا ہے ۔ چکنی چپڑی باتیں کرنا ۔ انجم ؎

چمیگوئیاں کیوں نہ ہم سے کریں وہ
ہوئے اب تو باتیں بنانے کے قابل

چنا ڈال کر کھانے میں ساجھا ۔ ذرا سے کام کی بڑی اجرت طلب کرنا ۔ یا تھوڑی پونجی سے بڑی شرکت کا طلب گار ہونا ۔ درج نہیں ۔ (آئینۂ محاورات) ۔

چنتا (ھ) (ہندو) ڈر خوف خطرہ ۔

اثر ۔ خارج ۔

چنچنا ۔ بدمزاج ۔ چرچڑا ۔ وہ مرد جس کی آواز صاف اور باریک ہو ۔

اثر ۔ صرف بچوں کے لیے مستعمل ہے نہ کہ مرد کے لیے ۔ لغت نام نامعلوم سے اس کی تائید ہوتی ہے ۔

چُنچُنے ۔ (ھ) دیکھو چُرنے ۔ چرنے وہ کیڑے جو بچوں کے پیٹ میں معدہ کی خرابی سے پیدا ہو جاتے ہیں ۔

اثر ۔ اسے لکھنؤ میں چُرنے نہیں چُنچُنے کہتے ہیں ۔ یہ تخصیص درج نہیں ۔

چندا ماموں ۔ بچے چاند کو کہتے ہیں ۔

اثر ۔ ماں باپ بھی چاند کو یہی فقرہ کہہ کر دکھاتے ہیں اور بہلاتے ہیں ۔ لوری چندا ماموں دُور کے بڑے پکا دیں بور کے ۔ آپ کھاویں تھالی میں ۔ مجھ کو دیں پیالی میں ۔ پیالی گئی ٹوٹ ۔ چندا ماموں گئے رُوٹھ ۔ پیالی اور ۔ چندا ماموں آئے دوڑ ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

چندرا ۔ وہ شخص جس کے سر پر بال نہ ہوں ۔

اثر ۔ میں نہیں واقف ۔ لکھنؤ میں ایسے شخص کو گنجا کہتے ہیں ۔

چُندری ۔ ایک قسم کی رنگین اوڑھنی ۔

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
چندن رگڑنا۔ صندل گھسنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔
چندن لگانا (ہندو) ماتھے پر صندل کا قشقہ کھینچنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ہزار ہا ساحر چندن لگائے صورت مہیب بنائے کھڑے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔
چُندھے چیپڑے۔ آنکھیں چھوٹی اور اُن میں کیچڑ بھرا ہوا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہارے بچوں کو نقصان ہوگیا چندھے چیپڑے رہیں گے۔ (اودھ پنچ)۔ خالی چندھے درج ہے۔
چندوا۔ ۳۔ چھوٹا شامیانہ۔
اثر۔ نیلن میں درج ضرور ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے لکھنؤ میں اس معنی میں مستعل نہیں۔ شامیانہ ہی کہتے ہیں۔
چندے آفتاب چندے ماہتاب بہت خوب صورت۔ (لغت نام نامعلوم) درج نہیں۔
چندیا بھننا نا۔ سر میں سخت چوٹ لگنا۔ ٹیپ سے اور کسی وجہ سے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں ہاتھا پائی کا مذاق کسی سے نہیں کرتا۔ ابے ... خدا کی مار۔ چندیا بھننا گئی ... (اودھ پنچ)۔
چندیا کھائیں۔ بھیجا سہلائیں۔ (مثل) دوستی کے پردے میں دشمنی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
چندیا کھجانا۔ شامت آنا۔ درج نہیں۔

(لغات اُردو)۔
چنگا۔ اچھا۔ تندرست۔ توانا۔ طاقتور پنجاب میں یہ لفظ تنہا بھی بولا جاتا ہے مگر دہلی میں آج کل بھلا کے ساتھ استعمال ہوتا۔ جیسے بھلا چنگا مرگیا۔
اثر۔ آج کل ماور دہلی کی قید غلط۔ فیلن دیکھیے۔ پنجاب میں بھلا چنگا کے بجائے چنگا بھلا بولتے ہیں۔ پنجاب کے باہر (دہلی کی تخصیص نہیں) بھلا چنگا ہے اور آج کل کیا انیسویں صدی سے رائج ہے کیوں کہ فیلن میں درج ہے۔ پیش تر کا حال معلوم نہیں۔
چنگاریاں نکلنا۔ گرمی معلوم ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میرے جسم سے ہر وقت چنگاریاں نکلتی ہیں۔ (لغات اُردو) چنگاریاں چھوٹنا درج کیا ہے جو قصباتی زبان ہو تو ہو شہر میں کسی کو بولتے نہیں سُنا۔
چنگا کرنا۔ اچھا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) خدا نے مجھے چنگا کردیا۔ (لغات اُردو)۔
چنگال۔ (ف چنگ کا مزید علیہ) درندہ جانوروں اور شکاری پرندوں کا پنجہ۔
اثر۔ اسے لکھنؤ میں چنگل کہتے ہیں۔ جسے علیحدہ لکھا ہے۔ چنگال خارج۔
چُنگل۔ مٹھی۔ ہاتھ۔ جیسے چنگل بھر آٹا۔
اثر۔ بفتح اول وضم سوم لکھا ہے۔ لکھنؤ

میں بضم اول وفتح سوم بولتے ہیں۔ فیلن میں بھی دونوں تلفظ درج ہیں۔

چُن چُن کے نام رکھنا۔ بات بات پر بُرا کہنا۔ چھانٹ چھانٹ کے نام رکھنا درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چنور ہلانا۔ چنور جھلنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چنے ہوں تو دانت بھی ہوں۔ پیسہ پاس ہو تو اُس سے لطف اٹھانے اور موقع سے خرچ کرنے کا سلیقہ بھی درکار ہے۔ یہ مقولہ درج نہیں۔ (فقرہ) دنیا کہتی ہے کہ اولاد ہو تو پیسہ بھی ہو۔ چنے ہوں تو دانت بھی ہوں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ، لخ (اودھ پنچ)۔

چو۔ (ف) حرف شرط۔ چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی۔ شیخ سعدی کا شعر ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

اثر۔ اس کے تحت یہ درج نہیں: چو آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست۔

چَو بچّا۔ (چو مخفف چاہ کا) چھوٹا حوض روپیہ رکھنے کے لیے ہو۔ یا پانی جمع کرنے کے لیے۔

اثر۔ فیلن نے اسے چو بچّہ لکھ کر فارسی چہ بچّہ کی بگڑی ہوئی شکل کہا ہے نہ کہ چو چاہ کا مخفف اور یہی حقیقت ہے۔ چاہ کا مخفف چہ ہوگا نہ کہ چو۔

چَو بَر دنا۔ بازاری محاورہ۔ (بہت موٹا)۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چَوتھی۔ شادی کی ایک رسم۔ درج نہیں۔

چوتھی چوک بیٹھتی ہے۔ (عو) چوتھی شادی عورتوں میں منحوس سمجھی جاتی ہے۔ گویا دلھن کو کرے پر بیٹھ کے کسب کمانا ہوگا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) "چوتھی چوک بیٹھتی ہے" کا شگون پورا ہو جائے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ نحوست کسی طرح دفع نہیں ہوتی اور چوتھے کے بعد پانچواں (شوہر) ڈھونڈنا پڑتا ہے (اودھ پنچ)۔

چوتھی کھیلنا۔ شادی کی ایک رسم جس میں دلھن کی بہنیں اور دولھا کی بہنیں ایک دوسرے پر پھل اور ترکاری پھینکتی ہیں۔ درج نہیں۔

چوٹی کا شعر۔ غزل میں سب سے اچھا شعر۔ درج نہیں۔

چوٹی کا پسینا ایڑی کو آنا۔ ایسی گرمی ہونا کہ پسینے کے تَرّاٹے چلیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آفتاب اپنا جوبن دکھانے لگا۔ چوٹی کا پسینا ایڑی کو آنے لگا۔

چوٹی کرنا۔ بال گوندھنا۔ بال سنوارنا۔

اثر۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ چوٹی گوندھنا ہے نہ کہ چوٹی کرنا۔ البتہ کنگھی چوٹی کرنا ایک ساتھ بولتے ہیں بناؤ سنگار کرنا۔

چوٹی مروڑنا۔ (عو) سزا دینا۔

اثر۔ عورتیں چٹیا مروڑنا بولتی ہیں۔

چوٹیں نکلنا۔ تلوار کی نئی ضربیں ایجاد کرنا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

ہاتھ اور جمتے جاتے ہیں میلی نظر نہیں
چوٹیں نکل رہی ہیں کہ جن سے مفر نہیں

چوچڑ۔ بے وقوف۔ کم دودھ دینے والی گائے۔

اثر۔ اُردو میں داخل نہیں۔ فیلن سے بغیر اس کا لحاظ کیے ہوئے نقل کر دیا۔ وہ اُردو اور ہندی کی مشترکہ ڈکشنری ہے۔

چوچلا بگھارنا۔ ناز کرنا۔ نخرہ کرنا۔

اثر۔ اس فقرے میں چوچلا ہمیشہ بصیغۂ جمع چوچلے بگھارنا مستعمل ہے۔

چوچلا سنبھال رکھو یا تہہ کر رکھو۔ ناز نخرے نہ کرو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) رمز و کنایہ کسی اور سے جا کے کرو اپنا چوچلا تہہ کر رکھو۔ (فسانۂ عجائب)

چوچوپوچو۔ (واو مجہول بالضم) بچوں کے ساتھ لاڈ پیار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیوں زیادہ چوچوپوچو کریں کیوں زیادہ مُنہ لگائیں۔

چودھری۔ (بروزن زرگری)۔ سرغنہ۔ مقدم۔

اثر۔ لکھنؤ میں بسکون دال بولتے ہیں نہ کہ بفتح دال جس کا شبہ بوزن زرگری لکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔

چودھری ہو یار اُو جب کام نہ آوے ایسی تیسی میں جاؤ۔ کوئی بڑے سے بڑا ہو جب کام نہ آیا نکما ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چُوسا۔ (بروزن گویا) سوہن۔ آلہ جس سے برادہ کرتے ہیں۔

اثر۔ اسے لکھنؤ میں سوہن کہتے ہیں۔ چوسا سے میرے کان آشنا نہیں۔

چوسنی۔ چُسنی۔

اثر۔ لکھنؤ میں چُسنی کہتے ہیں۔ (ایک قسم کا کھلونا جو دودھ پیتے بچے چوستے ہیں)۔

چوراسی۔ عدد۔ کثرت کے معنی دیتا ہے۔
۲۔ ایک زیور کا نام ہے جو پاؤں میں پہنا جاتا ہے۔ جھانج۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

چور بازار۔ وہ بازار جہاں چوری کا مال فروخت ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

چور چاول تو پکھال پانی۔ چیز تھوڑی نمود بہت۔ سامان اصلی تھوڑا اوپر کی چیز زیادہ۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چور سے کہے چوری کر ساہ سے کہے تیرا گھر لٹا۔ چور سے کہیں موس ساہ سے کہیں جاگ۔ مثل۔ اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود ہی نقصان کرے خود ہی ہمدرد بنے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے "چور سے کہیں چوری کر ساہ سے کہیں تیرا گھر مُستا ہے۔ خود ہی کسی شخص کو کسی کے خلاف آمادہ کرنا اور خود ہی اُس شخص کو آگاہ کر دینا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چور کا دل کتنا۔ چور بزدل ہوتا ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔ انجم ؎

مشہور ہے دنیا میں کہ دل چور کا کتنا
دیکھوں تو وہ دل لے کے مکر جاتے ہیں کیسے

چور کلی۔ (عو) میانی۔ وہ کلی جو دونوں پائچوں کے درمیان ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چور کلی تھوڑی اور ڈھیلی کر دو۔

چور گٹھری لے گیا بیو پاریوں سے چھٹی ہوئی۔ بار برداری سے بچے۔ کام چور نوکر آقا کی چیز کھو جانے سے خوش ہوتا ہے کہ کام نہ کرنا پڑے گا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چور محل۔ کنایتہً۔ وہ بیوی جو بیاہتا نہ ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

چورنا۔ (ہندو) ٹکڑے ٹکڑے کر کے گھی دودھ یا کسی اور رقیق چیز میں ڈبونا۔ جیسے روٹی چورنا۔

اثر۔ ٹھیٹھ دیہاتی زبان۔ اُردو کے لغت میں اس کی گنجائش نہیں۔

چورنگ۔ تلوار کی ایک ضرب میں گھوڑے کی چاروں ٹانگیں قطع کرنا۔ درج نہیں۔ انیسؔ ؎

چورنگ تھا فرس تو دو پارہ سوار تھا
اللہ رے منہ کہ تیغ نے جانا خیار تھا

چورنگ اڑانا۔ برباد کرنا۔ رنج پر رنج دینا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چوری پکڑنا۔ چھپائی ہوئی بات دریافت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آج میں نے آپ کی چوری پکڑی۔ (لغات اُردو)۔

چوری سے دیکھنا۔ نظر بچا کر دیکھنا۔ چھپ کر دیکھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چوری کا مال سستا ہوتا ہے۔ کیوں کہ معیوب ہوتا ہے اور خریدار کم ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چوری کوئی کرے تاوان (ڈانڈ) کوئی بھرے۔ کسی کی خطا کسی دوسرے شخص کے ذمے عائد ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ نہیں سُنا تھا کہ چوری...

چوری ہونا۔ لحاظ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے کسی کی چوری نہیں ہے۔ تمہیں کسی کی چوری ہو تو ہو۔ (لغات اُردو)

چوڑھا۔ (بروزن بوڑھا) چمار

کمینہ۔
اثر۔ فیلن میں بھی درج نہیں۔ نہ معلوم کہاں سے حاصل کیا گیا ہے۔
چوڑیاں ٹھنڈی کرنا۔ ایام عزا (محرم) میں شیعہ عورتیں اپنی چوڑیاں ٹھنڈی کر ڈالتی ہیں جو علامت سوگ کی ہے۔ چوڑیاں توڑنا بیوگی کی علامت ہے۔ یہ فرق واضح نہیں کیا گیا۔
چوک بیٹھنا۔ رنڈی کا پیشہ اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چوتھی (بیوی) چوک بیٹھتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔
چوکڑی بھُلا دینا۔ گھبرا دینا۔ شیخی بھُلا دینا۔ اس طرح درج نہیں۔
وزیر ؎
گردش چشم سیہ نے یہ بھُلائی چوکڑی
آہوؤں کو سامنے تیرے مجال دم نہیں
چوکس رہنا۔ ہوشیار رہنا۔ بیدار رہنا۔ نگہبان رہنا۔ خبردار رہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
چوکنّا ہونا۔ کان کھڑے کرنا۔ ہوشیار ہوجانا۔ خطرے کا احساس ہونا۔ درج نہیں۔
چوکھاٹ۔ (ھ) عو۔ وہ انسان جس کے اعضا قوی ہوں۔ اثر۔ خارج۔

چوکھٹ پر ناک رگڑنا۔ عاجزی کرنا۔ منت سماجت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) چوکھٹ پر ناک رگڑی تب اباجان نے ہاتھ میں ہاتھ

دیا۔ (اودھ پنچ)۔
چوگڑا۔ (ہندو) خرگوش۔
اثر۔ مجھے اس کی تحقیق نہ ہوسکی۔ فیلن میں بھی درج نہیں جو اُردو اور ہندی کی مشترکہ لغت ہے۔
چول نکالنا۔ لکڑی کے چھید کے لیے ڈانٹ بنانا تاکہ ایک دوسرے میں پیوست ہوجائے۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) (واو معروف بضم اول)۔
چولھے آگ نہ گھڑے پانی۔ اس مفلس کے حق میں بولتے ہیں جسے کھانے پینے کو کچھ میسر نہ ہو۔
اثر۔ مثل آگ کے بجائے آنچ کے ساتھ ہے اور اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں ہمیشہ ان بن رہتی ہے۔ لڑائی ہوا کرتی ہے۔ (دیکھیے فیلن)
چولھے آنچ نہ گھڑے پانی۔ مثل اس مفلس کے حق میں بولتے ہیں جسے کھانے پینے کو کچھ میسر نہ ہو۔
اثر۔ فیلن میں یہ مثل اس طرح درج ہے۔ عالم گیر ثانی چولھے آگ نہ گھڑے پانی۔ اور اس کا مطلب لکھا ہے میاں بیوی میں ہر وقت جھگڑا رہتا ہے۔ اور یہی قرین قیاس ہے نہ کہ ایسا افلاس کہ کھانا تو خیر پانی بھی میسر نہ ہو۔
چولی چسنا۔ (چسنا بفتح اول) یہ

چڑ لی سکنا کا مرادف ہے۔ میرؔ نے غضب کا شعر کہا ہے ؎

چلے ہیں مونڈھے پھٹی ہے کہنی جسی ہے چولی پھنسی ہے پھری
قیامت اس کی ہے تنگ پوشی ہمارا جی تو بتنگ آیا

چوم کر تلوار ہاتھ میں لینا۔ اظہار محبت۔ سپاہی کو اپنی تلوار عزیز ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ وزیرؔ ؎

کیوں نہ ہو ہم کو ادب اُس ابروئے خم دار کا
چوم کر لیتے ہیں اکثر ہاتھ میں تلوار کو

چونکھی لڑنا۔ جتنے مقابل ہوں سب کو برابر جواب دینا۔ بڑا لڑاکا ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

نوٹ: چونکھا لڑنا۔ درج ہے۔

چونٹی کے پر نکلے۔ اپنی حد سے متجاوز ہو جانے پر انسان کی شامت آتی ہے۔ درج نہیں۔

چونچ۔ بے وقوف مثلاً آپ بھی عجیب چونچ ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چونچ بند کرو۔ چونچ سنبھالو۔ زبان کو روکو۔ بدزبانی نہ کرو۔ سحرؔ ؎

یہ کے فاقوں میں سیکھے ہو سچ کہو
ذرا چونچ کو بند رکھا کرو

چونچ دکھانا۔ استہزا کا ایک طریقہ۔ ڈھینگا دکھانے سے مختلف۔ اس میں کہنی سے انگلیوں تک اور انگلیاں ملا کے (چونچ کی شکل بنا کے) ہاتھ اونچا کیا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے ؎

دکھلا کے چونچ قیس نے ناصح سے یہ کہا
ٹھینگے سے تیرے میرا گریباں نہیں رہا

چونچلا اٹھا رکھنا۔ ناز نخرے سے باز رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) شاہنشاہ میرے مقدمے میں دخل نہ دیں اپنا چونچلا اٹھا رکھیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چوں چوں۔ گاڑی چلنے کی آواز۔ اثرؔ۔ اسے چرچوں کہتے ہیں۔ چوں چوں تو چڑیاں کرتی ہیں۔

چونڈا اچھلانا۔ (ع) ناراض ہونا۔ درج نہیں۔ انشاؔ ؎

سب کے ہوئے دل کو ایک واشد
چونڈے کو چھلا کے بیٹھا بُد بُد

چونڈا دھوپ میں سفید کیا ہے۔ بوڑھا ہو جانا مگر تمیز نہ آنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ چونڈا ہم نے دھوپ میں نہیں سفید کیا ہے۔ بڑے بڑے چاہنے والوں کو دیکھ لیا ہے۔ کبھی ہم جوان تھے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چونری نگل گیا۔ مذاق سے اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کی ڈاڑھی بہت لمبی ہو۔ درج نہیں۔

چوں کرتے نہ بنی۔ کوئی عذر نہ کر سکا۔ خاموش رہا۔ درج نہیں۔

چونگا کرنا۔ ناز نخرے اور فرمائشیں کرکے مال حاصل کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) مرتے مرتے کفن کا چونگا کرگئی۔

چوہاسے کپڑے۔ بہت میلے کچیلے کپڑے۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم)۔

چوہا اپنی گھات میں بلّی اپنی گھات میں۔ ہر شخص اپنے مطلب اور فائدے کی بات سوچتا ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔
"چوہا اپنی گھات میں تھا بلّی اپنی گھات میں۔" (اودھ پنچ)۔

چوئیں موئیں۔ (عم) بہت دبلا پتلا آدمی۔
اثر۔ لکھنؤ کے عوام سے بھی نہیں سُنا۔ غالباً چھوئی موئی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

چویا۔ (واو مجہول) ایک قسم کی خوشبو جو رقیق نہیں بلکہ گاڑھی ہوتی ہے مثلاً صندل کا چویا۔ درج نہیں۔

چھاپ بیٹھنا۔ کسی پر اچانک حملہ کرکے اُسے گرا دینا اور دلوچ لینا۔ اس طرح درج نہیں۔

چھاپنا۔ ہ۔ بیاہ کی رسم میں مکان کی دیواروں کو صندل کے نشانوں سے آراستہ کرنا۔
اثر۔ یہ چھاپنا نہیں بلکہ چھاپے لگنا یا لگانا ہے۔ کسی کا شعر ہے ؎
میرا مرنا ان کے گھر شادی ہوئی
خون کے چھاپے لگے دیوار میں

چھاتی اُبلنا۔ شدت سے محبت ہونا یا ترس آنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

چھاتی بھر جانا۔ گھوڑے کی چھاتی پر ورم ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں سینہ بھر جانا بھی بولتے ہیں۔

چھاتی پر دھر کے کوئی نہیں لے جاتا۔ سب مال و دولت چھوڑ کر تنہا خالی ہاتھ چلے جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چھاتی پر سِل بننا۔ غم و اندوہ کا بوجھ ہونا۔ بہت رنج ہونا۔ درج نہیں ؎
ٹلتا کسی طرح نہیں اس سنگ دل کا غم
یا رب یہ کیسا آن کے چھاتی پہ سِل بنا

چھاتی پر کالا پہاڑ ہے۔ کنایتہً بہت ناگوار ہونا۔
اثر۔ خواہ مخواہ کی محاورہ سازی پر بنائے شعر رنگیں ہے ؎
آتجھ بغیر مملکت دل اجاڑ ہے
چھاتی پہ رات ہجر کی کالا پہاڑ ہے
ہجر کی رات کا ٹکڑا نکال دیجیے پوری عمارت ڈھا جاتی ہے۔

چھاتی پر گھونسا مارنا۔ سخت صدمہ پہنچنے کے وقت غم و غصہ کا اظہار۔ درج نہیں۔

چھاتی پک جانا۔ (عو) اصلی معنی میں۔
۲۔ کنایۃً تکلیف سہتے سہتے عاجز آنا۔
اثر۔ ۲۔ لکھنؤ میں اس جگہ کلیجا پک جانا بولتے ہیں تاکہ چھاتی پک جانے کے اصلی معنی سے امتیاز قائم رہے۔

چھاتی ٹھنڈی کرنا۔ ہونا۔ (عو) دل خوش کرنا۔ سُکھ دینا۔ وغیرہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کلیجا ٹھنڈا ہوا۔ کلیجے میں ٹھنڈک پڑی بولتی ہیں۔

چھاتی جکڑ جانا۔ سانس لینے میں تکلیف ہونا۔ (زکام یا نزلے کے سینے پر گرنے سے یہ حالت رونما ہوتی ہے) درج نہیں۔

چھاتی چھننا۔ چھن جانا۔ چھاتی چھلنی ہونا۔ (عو) صدموں کے باعث سینے کا پر داغ اور پاش پاش ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں چھاتی چھلنی ہو جانا ہے۔ (پہلا لام بجائے نون)۔

چھاتی کرنا۔ فیاضی دکھانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دل کرنا ہے۔

چھاتی گز بھر کی ہو جانا۔ خوش ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے دل ہاتھ بھر کا ہو گیا۔

چھا جانا۔ پوری اُترنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسی پھبتی کہی کہ اُس پر چھا گئی۔ (لغات اُردو)۔

چھاج کے جائے سدا چھاج ہی میں نہیں رہتے۔ (مثل) آدمی کی حالت ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔ کبھی عروج ہے کبھی زوال۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

چھاچھ۔ مٹھا۔ وہ ترش سفید دودھ جو گھی تانے میں نیچے بیٹھ جاتا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے مٹھا کہتے ہیں۔ "گھی تانے میں" عجیب وغریب زبان ہے۔ مکھن نکالنے میں کہنا چاہیے تھا۔ پہلے مکھن نکلتا ہے وہ گرم کرنے کے بعد گھی ہو جاتا ہے۔

چھاڑ۔ پتھر یا ڈھیلے کا بڑا ٹکڑا۔ عورتیں چھار بھی کہتی ہیں۔ جانؔ صاحب ؎

ڈر گئی چھت سے وہ چھار گرے
ایک دو کیسے تین چار گرے

اثر۔ لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد سبھی چھار بولتے ہیں (ر اِر مہملہ)۔

چھالا پڑنا۔ آبلہ کا نمودار ہونا۔
اثر۔ بصیغۂ جمع چھالے پڑنا بھی ہے بمعنی رنج ہونا۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری طرف سے کلیجے میں چھالے پڑے ہیں۔ (لغات اُردو)۔

چھاننا۔ تیروں سے بدن مشبک کر دینا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے چھلنی کر دینا کہتے ہیں۔
- بیج کو زمین پر بھونے کے لیے بتھرانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے بتھرانا کہتے ہیں۔

چھاؤں دکھانا۔ گانے یا سوز پڑھنے میں اُستادی کے ساتھ مختلف

گن لگانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک مصرع کی تقسیم میں ملتانی۔ سری راگ اور بھیروں کی چھاؤں دکھائی دی۔ (اودھ پنچ)۔

چھبڑا۔ (ھ) (ہندو) ٹوکرا۔ جھبیا۔

اثر۔ خارج۔

چھبتی۔ (ھ) (دلالوں کی اصطلاح) پیسا۔ فلوس۔ اثر۔ خارج۔

چھپائی۔ کتاب کے چھاپنے کی اُجرت۔

اثر۔ لکھائی چھپائی ایک ساتھ بولیں تو کتاب کا صاف اور خوش خط لکھا ہونا مراد ہوگا۔ اس توجیہ کی ضرورت تھی۔

چھپرا۔ (عم) چھوٹا چھپر۔

اثر۔ لکھنؤ میں چھوٹے چھپر کو چھپریا کہتے ہیں۔ جمع چھپریاں۔ (فقرہ) شہر سے کچھ ہی فاصلے پر ان چھوٹی چھوٹی چھپریوں کو دیکھیے ... (مشتاق زہرہ)

چھپر اُٹھا لیا۔ غل مچا دیا۔ شور کیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چھپکا۔ پانی کا بڑا چھینٹا۔ چھینٹا۔ تڑیرا۔

اثر۔ بلا تشدید لکھا ہے۔ جو دوسرے معنی لکھے ہیں اُن سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ بلا تشدید سمجھے۔ چھپکا۔ ایک زیور بحتر سے

دل بیتاب کو بالوں میں پھنسا کر مارا
سر کے چھپکے سے گرہ باز کبوتر مارا

حالاں کہ چھپکا بمعنی پانی کا چھینٹا کاف مشدد سے ہے۔ (فقرہ) گلی میں پاؤں رکھا۔ کیچڑ کا چھپکا سر پر پہنچا۔

چھُپنا۔ ۴۔ دیوار وغیرہ پر مٹی چڑھانا۔ لیپا جانا۔ تھپنا۔ اس جگہ لکھنؤ میں بھی بالضم بولتے ہیں۔ (فقرہ) جتنی دیوار چھُپی تھی سب گر پڑی۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ چھُپی بولتے ہی نہیں چھوپنا (بالضم واو مجہول) کہتے ہیں۔ لہٰذا مندرجہ فقرہ اس طرح بولیں گے جتنی دیوار چھُوپی تھی سب گر پڑی۔ حضرت مؤلف نے خود بھی اپنے قول کی تردید کر دی جب چھوپنا کے تحت تحریر فرمایا۔ چھوپنا۔ (عو) لکھنؤ۔ لیپنا۔ کہگل کرنا سوراخ بند کرنا تر مٹی۔ سے۔

چھپی چھپوّل۔ بچوں کا ایک کھیل۔ درج نہیں سے

تو کھیلتا ہے چھپی چھپوّل ہر وقت
مل جاتا ہے علم سے جہالت سے ہے دور

(اودھ پنچ)۔

چھت پٹنا۔ چھت پڑنا۔ سائبان یا سقف کا مکان کے اوپر بننا یا جانا۔

اثر۔ چھت پٹنا مہمل فقرہ ہے۔ یہ چھت پاٹنا ہوا۔

چھت پیل۔ (لکھنؤ) سینہ زور۔

اثر۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس عجیب وغریب محاورے سے واقف نہیں۔ کوئی حوالہ دیا نہیں گیا — چھاتی پر پلا پڑتا ہے البتہ سنا ہے۔

چھت کی کڑیاں گننا۔ شغل بیکاری۔ درج نہیں۔ پڑے پڑے چھت کی کڑیاں گنا کرتے ہیں۔
چھت کی کڑیوں کا چٹخنا یا بولنا۔ منحوس سمجھا جاتا ہے۔ درج نہیں۔
جان صاحب ؎
کوٹھے رہو آکے یہ دالان کرو ترک
بی بولنا منحوس ہے اس چھت کی کڑی کا
چھتیس ۳۶۔ عدد۔ شمار درج نہیں۔
چھتیسوں فن۔ مکاری دغا بازی میں کامل۔ درج نہیں ؎
ہندی بل پاس ہونے والا ہے ضرور
لائے گا اپنے ساتھ چھتیسوں فن
(اودھ پنچ)۔
چھٹا۔ منتخب۔ چیدہ۔ بڑا بدمعاش۔
اثر۔ لکھنؤ میں باضافۂ نون غنہ چھنٹا یا چھنٹا ہوا کہتے ہیں۔
چھٹا پا بڑا پا۔ عمر یا رشتے کا فرق۔ ایک ساتھ بولتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ خالی چھوٹا پا (چھٹاپا) درج ہے۔
چھٹاڈل۔ (ھ۔عو) پھٹکن۔
اثر۔ خارج۔
چھٹ پن۔ چھٹ پنا۔ بچپن۔ لڑکپن۔
اثر۔ لکھنؤ میں چھٹ پن رائج نہیں۔ چھٹ پنا ہے۔
چھٹکا۔ (لکھنؤ)۔ چینس کا رنگین اور منقش پردہ۔

اثر۔ بفتح اول لکھا ہے بکسر اول چاہیے۔
چھٹکارا پانا۔ فرصت پانا۔ نجات پانا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔
چھٹم چھٹا۔ (عو) میاں بیوی میں جدائی بربنائے نااتفاقی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اے لیجیے بات اتنی بڑھی کہ چھٹم چھٹا ترکم ترکا کی نوبت آگئی۔ دلھن اپنے گھر دولھا اپنے گھر۔ تھڑی تھڑی ہوئی تھپڑی بجی وہ گھاتے میں۔
(اودھ پنچ)۔
چھنٹنا۔ (بفتح اول) اس کے جتنے معنی دیے ہیں اُن میں انتخاب یا چُنے جانے کا مفہوم ہے یعنی مصدر چھانٹنا متعدی کا لازم ہے۔ لہٰذا اس کا املا باضافۂ نون غنہ چھنٹنا (چھنٹ۔نا) چاہیے۔
چھٹولا۔ وہ لباس جو عورتیں ولادت کے وقت پہنتی ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں چھٹولے اُن سیاہ ڈوروں کو کہتے ہیں جو بچے کے ہاتھوں اور پیروں میں چھٹی کے دن باندھے جاتے ہیں۔
چھٹھ۔ (ہندو) ہندی مہینے کے ہر پاکھ کی چھٹی تاریخ۔
اثر۔ فیلن سے نقل کر دیا۔ یہ لحاظ نہیں رکھا کہ اُردو میں رائج نہیں۔
چھٹی۔ ۳۔ چھوٹے چھوٹے لطیفے جو نقال کہتے ہیں۔
اثر۔ میں نہیں واقف۔ قصبات کی یا

عوام کی زبان ہو تو ہو۔ مگر ایسی کوئی علامت نہیں لگی ہے۔

چُھٹیا ۔ ایک قسم کا نمک۔

اثر ۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ میں اس کی تحقیق میں ناکام رہا۔

چھٹی چلا ۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد کی رسمیں۔ اس طرح درج نہیں۔

چھٹی دینا ۔ بچہ پیدا ہونے کے چھٹے روز ننھیال سے کچھ کپڑے۔ کچھ زیور بچے کے لیے بھیجنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چھٹی کا کھایا پیا نکلنا ۔ گذشتہ آرام وراحت کی کسر نکلنا۔

اثر ۔ فیلن میں اس کے معنی لکھے ہیں: مارنا۔ سخت سزا دینا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے جو مطلب "چھٹی کا دودھ یاد آنا" کا ہے زیر نظر محاورے کو بخش دیا۔ میری تائید میں کسی کا یہ شعر ہے ؎

جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا
مے کشو دودھ چھٹی کا جو تمہیں یاد آیا

چھٹی ملی ۔ چلو فراغت پائی۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں "چلو چھٹی ہوئی"۔

چھچکار بتانا ۔ آگے بڑھنے کا اشارہ کرنا۔ یہ مفہوم اور بطور اسم چھچکار درج نہیں۔ (فقرہ) کوچبان نے گھوڑوں کو چھچکار بتائی تو وہ ہوا سے باتیں کرنے لگے۔ (مشتاق زہرہ)

چھچھکارنا ۔ کتا پیچھے دوڑانا۔

اثر ۔ لکھنؤ میں شِشکارنا کہتے ہیں۔

چھچلتی چوٹ ۔ ہلکی چوٹ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چھچھلی کھلانا ۔ بچوں کا کھیل جس میں حوض یا تالاب کے پانی پر ڈھیلا اس طرح پھینکتے ہیں کہ وہ فوراً ڈوب نہیں جاتا بلکہ کچھ دور تک پانی پر دوڑتا ہوا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چھچھوبتانا ۔ (عم) دھتا بتانا۔ جاؤ غائب ہو کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ، اب جو وہ مانگتے ہیں تو ان کو حضرت چھچھو بتاتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ دوسرا مرادف اُڑنچھو ہے وہ درج ہے۔

چھرّا چلنا ۔ (کنایتہً) سنگریزوں کی بوچھار ہونا۔

۲۔ گالیوں اور آوازوں توازوں کا متواتر پڑنا۔

۳۔ (لکھنؤ) تبرّا کرنا۔

اثر ۔ ایک معنی اور جو درج نہیں: مدک پینا (فیلن)۔

میں نے کسی لکھنؤ والے کو چھرا چلنا بولتے نہیں سنا۔ تحقیق کی دُھن میں شیکسپیر کی ڈکشنری سے جو انکشاف ہوا ملاحظہ فرمایئے :-

H چہرہ چننا (chahraj anna or perhaps چنا -chunna) v.a (Lakh.) To slander, caluminate, asperse.

آپ نے دیکھا۔ دکھنی لفظ کتنے چولے
بدلنے کے بعد لکھنؤ کے سرتھو پا گیا اور
وہ بھی تبرّے کی صورت میں!
لکھنؤ میں گالیوں کا چھترا گالیوں
کی بوچھار بیشک بولتے ہیں مگر اُسے تبرّے
سے کوئی نسبت نہیں۔

چھر چھرانا۔ پرندوں کا اپنے پروں
سے پانی جھاڑنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
قرقرے وغیرہ پروں کو بھگوتے اور
صاف کرتے۔ پھریریاں لیتے۔ پروں
کو اپنے چھر چھراتے۔ (طلسم ہوش ربا)

چھرنا۔ اناج صاف کرنا۔ چھلکا اتارنا۔
ہندی میں چھڑنا ہے۔ اُردو میں رار
ہندی سے بہت کم مستعمل ہے۔

اثر۔ یہ اُردو کا لفظ کیا حسب فیلن
دیہات کی بھی عام زبان نہیں بلکہ وہاں
کی عورتوں کی زبان ہے وہ بھی رار
ہندی کے ساتھ نہ کہ رار مہملہ سے۔
کوئی علامت دی نہیں جس سے معلوم
ہو کہ عوام کی یا گنوارو زبان ہے بلکہ
یہ خیال ہوگا کہ سکۂ رائج الوقت ہے۔

چہرہ اتارنا۔ کسی شخص یا چیز کی ہو
بہو نقل کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
جانؔ صاحب کا چہرہ اتار لیا ہے۔
(مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

چہرہ بحال رہنا۔ عہدہ قائم رہنا۔
ملازمت سے علحدہ نہ کیا جانا۔ یہ مفہوم
درج نہیں۔ صبا ؎
عاشق ہزاروں یوں تو ہوئے خال چشم کے
چہرہ مگر بحال رہا خال خال کا

چہرہ دھواں دھواں ہونا۔ چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔ درج
نہیں۔

چہرہ کی لینا۔ مُنہ بنانا۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔ لکھنؤ
میں مستعمل نہیں۔

چہرہ مُہرا۔ صورت شکل۔ خط و خال۔

اثر۔ چہرہ کا املا بجائے الف کے ہائے ہوز
سے ہے۔ چہرہ چہرہ۔

چہرہ نکلنا۔ نوکر کا محکمۂ بخشی گری سے
برطرف ہونا۔

اثر۔ یہ چہرہ کٹنا ہے نہ کہ چہرہ نکلنا۔

چہرہ ہلدی کا گابھا ہو گیا۔ رنگ
چہرے کا زرد پڑ گیا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) اتنی سی چوٹ میں آپ کا چہرہ
ہلدی کا گابھا ہو گیا۔ (اودھ پنچ)۔

چہرہ ہے کہ الٹا توا۔ نہایت سیاہ
فام شخص۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
چہرہ اس قدر کالا ہے الٹے توے کی
مثال ناقص ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چہری۔ وہ چھڑی جس پر چہرا (چہرہ؟)
بنا ہو۔ بیراگی۔

اثر۔ ایک تو چہری عجیب و غریب لفظ
ہے جو کہیں ڈھونڈے نہیں ملا۔ پھر
یہی چہری! یا چھڑی تارک الدنیا
فقیر یا بیراگی بن گئی۔ میں یہ باریکیاں

بلکہ فن کاریاں سمجھنے سے عاجز ہوں۔

چھری چلانا۔ آزار دینا۔ زبردستی کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کیا کسی نے تم پر چھری چلائی تھی۔ (لغات اردو)۔

چہرے پر دھواں اڑنا۔ افسردگی اور پریشانی کی علامت۔ اس طرح درج نہیں۔ ثاقب لکھنوی ؎

شمع کا سر کاٹ کر اچھا نہیں ظالم کا حال
اک دھواں سا اڑ رہا ہے چہرہ گل گیر پر

چہرے پر ہوائیاں چھوٹنا۔ چہرے کا رنگ زرد ہو جانا خوف یا اور کوئی وجہ سے۔ اس طرح درج نہیں۔

چہرے سے ٹپکنا۔ کسی بات کا چہرے یا تیوروں سے ظاہر ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تہور و شجاعت چہرے سے ٹپک رہی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

چہرے کی لینا۔ منہ بنانا۔

اثر۔ حسب فیلن یہ منہ بنانا نہیں منہ چڑانا ہنسی اڑانا ہے:

To mock; to make faces

لکھنؤ میں اس طرح نہیں بولتے۔

چہرے مہرے سے درست۔ ناک نقشا اچھا۔ درج نہیں۔

چہڑا۔ دیکھو چوہڑا۔ خاکروب بھنگی۔ **اثر۔** خارج۔

چھڑان۔ دریا کے قریب اجڑ یانی یا جھیل یا تالاب کی شکل میں رہ جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چھڑ۔ وہ لکڑی جس میں پھندیت بٹیروں کے پنجرے شکار میں لٹکائے جاتے ہیں اور اُن کی آواز سُن کر جنگلی بٹیر آ کر گرتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

چہکارنا۔ چہچہانا۔ چہچہہ کرنا۔ اب لکھنؤ میں اس جگہ چہکنا چہچہانا بلبل کے لیے بولتے ہیں۔

اثر۔ ایک حد تک یہ درست ہے مگر اسے بلبل تک محدود کرنا غلط۔ شیاما بھی چہکتی یا چہچہاتی ہے۔ چڑیاں بھی چہچہاتی ہیں۔

ایک بات اور ہے: کوئی طائر یکایک بول اٹھے تو کہتے ہیں چہکارا مارا۔ چہکارا درج ہی نہیں۔

چھکے پنجے ہونا۔ حصول مدعا کے لیے تدبیریں گڑھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خوب چھکے پنجے ہوئے۔ سیکڑوں رذیل طوائفیں مالا مال ہوگئیں۔ جن جن کی تقدیر میں مال مفت تھا اُنھوں نے بلا تکلف پایا۔ (اودھ پنچ)۔

چھلا۔ کیچڑ کی زمین۔ وہ زمین جو پانی اور کیچڑ سے پُر ہو۔
۲۔ (عو۔ کنایتہً) گیلا۔ جیسے بچے نے موت موت کے بچھونا چھلا کر دیا۔

اثر۔ چھلا بمعنی کیچڑ عوام کی زبان ہے۔
اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔
۲۔ لکھنؤ کی عورتیں اس مقام پر کہیں گی
بچے نے موت موت کے بچھونا تھو تھا
(واو مجہول) کر دیا۔
چھلّا اٹھانا۔ دیوار کے ملحق پتلی
دیوار بنانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیا
تم اپنا چھلّا اٹھاتے ہو۔ ہماری دیوار
نہ چھیلنا۔ (لغات اردو)۔
چھلّا پڑنا۔ پانی کا اچھو ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اُچھو ہونا یا حلق میں پھندا
لگنا کہتے ہیں۔
چھلّا نشانی کا۔ وہ سونے یا چاندی
کا حلقہ جو کسی شخص کو بطور نشانی کے
اپنے ہاتھ سے اتار کر پہنا دیتے ہیں۔
درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
چھلاوا کرنا۔ فریب کرنا۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) مجھ سے ایسے چھلاوے
نہ کرو۔ (لغات اردو)۔
چھل بٹوں میں اڑانا۔ فریب دہند
بات کو ہنسی میں ڈال دینا۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) کسی کو برا کہتی ہے
کسی کو چھل بٹوں میں اڑاتی ہے۔
(عقد ثریا)۔
چھل لینا۔ پھسلانا۔ دھوکا دینا۔
فریب دینا۔ اس طرح درج نہیں۔
(فقرہ) جس کے فن فریب چاہت
کے مارے عاشقوں کو چھل لیتے ہیں۔
(مقدمہ دیوان جان صاحب)۔

چھلنی کرنا۔ سوراخ دار کرنا۔ رنج دینا
درج نہیں۔ (فقرہ) کیوں میرا کلیجا
چھلنی کرتے ہو۔ (لغات اُردو)۔
چھلے کا گل۔ وہ داغ جو محبّت جتانے
کے لیے معشوق کا چھلّا لال کر کے اپنے
جسم پر لگاتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے گل کھانا کہتے ہیں اور
یہ نشان صرف پشت دست یا سینے
پر لگائے جاتے ہیں۔
چھما۔ مہربانی۔ عنایت۔ اجازت۔
درج نہیں۔ میری ایک نظم کا شعر
ہے ؎

ایک پنچھی کے ہاتھ بھیجی پاتی
پاتی جو چھما تو میں بھی آتی

چھُمنوا۔ بفتح اول وضم سوم۔ (چھ مہینے
کی بگڑی ہوئی صورت)۔ بچہ۔ نادان
درج نہیں۔ (فقرہ) ننھی چھمنوا
نہیں کہ کسی کی بری نگاہ نہ سوجھے اور
نیک بد نہ دکھائی دے۔ (اودھ
پنچ)۔
چھنا چھن۔ روپے کی جھنکار۔ آواز
درج نہیں۔ (فقرہ) لوگ کیسے چھنا
چھن روپئے بھُناتے ہیں۔ (اشریف
زادہ)۔
چھناکا۔ شیشے کا ظرف ٹوٹنے کی آواز۔
یہ مفہوم درج نہیں۔
چھنال آنکھ۔ ایسی آنکھ جو سب کا
دل موہ لے۔ جسے جو دیکھے مائل ہو جائے۔
درج نہیں: صاحب قران بلگرامی:

چھوٹے سے سن میں اُس کی بڑی ہے
چھنال آنکھ۔

چھنال گھنگھوٹے کرنا۔ دھاندلی کرنا۔
مچل جانا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

چھنکار۔ گھی میں بگھارنے کی آواز۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) وہ سرخ سرخ پیاز
سے نہاری کا بگھار سُریلی چھنکار۔
(فسانۂ عجائب)۔

چھنگن۔ بفتح اول وچہارم۔ پہلے نون
کی آواز خفیف۔ جس شخص کی پانچ
کی جگہ چھ انگلیاں ہوں۔ درج نہیں۔
(اس معنی میں چھنگا بھی ہے وہ درج
ہے)۔

چھن منّ ہوگیا۔ خرچ ہوگیا۔ درج
نہیں۔ (محاورات ہند)۔

چھوپ۔ وہ دوائیں جو گھوڑے کے
زخم پر ضماد کی طرح لگائی جائیں۔ یا باندھی
جائیں۔

اثر۔ اسے لیپ (یائے مجہول) یا پلٹس
(انگریزی (Poultice)
کہتے ہیں۔ گھوڑے کی قید نہیں۔ چھوپ
فیلن میں بھی درج نہیں۔

چھوت چھات۔ نجاست یا ناپاکی
کا خیال کرنا۔ درج نہیں۔ چھات غالباً
تابع مہمل ہے۔

چھوت لگنا۔ نجاست کا بد اثر ہونا
اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہ
معلوم ہوتا ہے کہ سارے گھر کو چھوت
لگ گئی۔ (لغات اردو)۔

چھوٹ۔ موسیقی کی ایک اصطلاح۔
یہ مفہوم درج نہیں۔

چھوٹی حاضری۔ صبح کی چاء، اور توس
وغیرہ درج نہیں۔

چھوٹے سارے بالے میاں بڑی ساری پونچھ۔ حاصل کم
بول زیادہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
پچاس صفحے کی کتاب دو سو صفحے کا
دیباچہ۔ چھوٹے سارے ...

چھو چھکّا۔ جھوٹ موٹ منتر پڑھنا
درج نہیں۔

چھوڑو بی بلی مرغا لنڈورا ہوکے جیے گا۔ مثل۔ کسی طرح
جان بچے۔ برے حالوں ہی بسر کریں گے
درج نہیں۔ (فقرہ) ہیچ پی ہزار
نعمت کھائی بس ہوچکا چھوڑو بی
بلی مرغا لنڈورا ہوکے جیے گا۔
(اودھ پنچ) مثل چوہا کے ساتھ
بھی ہے۔

چھونچھا۔ مفلس۔ تہیدست۔
اثر۔ میں واقف نہیں۔ نہ تحقیق ہوسکی۔
کیا خبر کہاں کی زبان ہے۔ فیلن میں
بھی درج نہیں۔

چھوئی مٹی۔ ایک قسم کی سفید مٹی جو
لیپنے کے کام آتی ہے۔ درج نہیں۔
اس کو چکنی مٹی بھی کہتے ہیں وہ درج
ہے۔

چھی۔ چھینکنے کی آواز۔ چھینکنے کی
نقل۔

اثر۔ لکھنؤ میں آچھیں کہتے ہیں۔ چھی تو بچے کو گندی چیز نہ چھونے کی ہدایت ہے۔

چھیابیا۔ (ع) نجس۔ لت پت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کپڑے چھیابیا اور نماز پڑھ لوں۔ ایسی نماز کے قربان۔ (شریف زادہ)۔

چھیچھالیدر۔ بدمزگی۔ بے لطفی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چھی چھی پی چھی کوّا کھائے دودھ ملائی بھیّا کھائے۔ بچے کو بہلانے کی لوری۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

چھیڑ۔ (یائے معروف) بھیڑ کا نقیض... آدمیوں کی کمی ہجوم کا زوال۔

اثر۔ میں اس لفظ کی تحقیق میں ناکام رہا۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

چھیل۔ بانکا۔

اثر۔ تنہا مستعمل نہیں۔ چھیل چھبیلا ایک ساتھ بولتے ہیں۔ تنہا چھیلا (بفتح اول) کہیں گے۔

چھینٹا پڑنا۔ ہلکی سی بارش ہونا ؎

کوئی چھینٹا پڑے تو داغ کلکتہ چلے جائیں
عظیم آباد میں ہم منتظر بارش کے بیٹھے ہیں

اثر۔ چھینٹا پڑنا پانی کا برس کے کھل جانا ہے۔ ہلکا ہو یا زور کا ہو۔ یہ ضرور ہے کہ فیلن میں ہلکی بارش لکھا ہے۔

چھینٹے چلنا۔ دریا خواہ حوض کے کنارے بیٹھ کر دو شخصوں کا باہم پانی اچھالنا اس طور سے کہ منہ پر پڑے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے چھینٹے لڑنا کہتے ہیں اور یہ عمل پانی میں اترنے کے بعد ہوتا ہے نہ کہ حوض یا دریا کے کنارے بیٹھ کر۔

چیپڑ۔ آنکھوں کی کیچڑ۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یہ عوام کی زبان ہے۔ خواص کیچڑ کہتے ہیں۔ (آنکھوں کا کیچڑ نہ کہ آنکھوں کی کیچڑ)۔

چیتھڑوں سے بیزار۔ بہت جز بز۔ پریشان۔ جھنجھلایا ہوا۔ درج نہیں (فقرہ) ایک تو دیر اسی پر چیتھڑوں سے بیزار بیٹھے ہی۔ دوسرے یہ سوختنی اور بھی ہوئی۔ درج نہیں۔ (حاجی بغلول)۔

چیتھڑے اڑا دینا۔ خوب خبر لینا۔ ذلیل و رسوا کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

چیتھڑے چھڑانا۔ جان بچانا۔ پیچھا چھڑانا۔ نجات پانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مولویوں سے ڈانڈا میںڈی ہوگئی تو چیتھڑے چھڑانے مشکل ہوں گے۔ (اودھ پنچ)۔

چیچڑا۔ (بکسر اول و یائے مجہول حرف سوم ساکن) دبلا بیمار کھنکھنا بچہ جو ہر وقت ماں کو لپٹا رہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس چیچڑے نے تو جان عذاب میں کر دی ہے ہر وقت ریں ریں۔

چیچڑی۔ وہ کیڑے جو کتے، بلی،

بکری یا گائے کے بدن میں پڑ جاتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کیڑے کو کِچّی (بکسر اول ولام مشدد) کہتے ہیں۔

چیچک اور کسی نکلے بغیر نہیں رہتی۔ مثل۔ دونوں جب نکلے پر آتی ہیں تو روکے سے نہیں رکتیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

چیچک نکلنا۔ سیتلا کے دانے نکلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس کے چیچک نکلی ہے۔ (لغات اُردو)۔

چیخ پکار۔ چیخ چاخ۔ شور۔ ہنگامہ غل۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب اس چیخ چاخ کو بہت دیر ہوگئی تو آخر مرزا کی بیوی کو بولنا پڑا۔ (شریف زادہ)۔

چیخم دھاڑ مچانا۔ ہنگامہ بپا کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں چیخم دھاڑ ہے۔ رائے ہندی بجائے رائے مہملہ۔

چیرد۔ (بکسر اول وسکون چہارم معروف) سرخ رنگ کا کچا سوت جو ولایت سے آتا ہے۔
اثر۔ فیلن میں صرف سرخ تاگا لکھا ہے۔ ولایت کا اضافہ حضرت مولف نے اپنی طرف سے کر دیا ہے۔ اگر ولایت کی تخصیص کی تھی تو انگریزی لفظ کا حوالہ دینا چاہیے تھا۔ لکھنؤ میں یہ لفظ مستعمل نہیں۔

چیز نسبت۔ اسباب۔ جنس۔
اثر۔ بول چال میں چیز بس ہے۔

چیلا بنانا۔ مرید کرنا۔ معتقد بنانا۔

درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

چیل کی آنکھ۔ بینائی کا تیز ہونا۔ درج نہیں۔ (ارمغان دہلی)۔

چیں۔ چڑیا کی آواز۔
اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یائے معروف سے ہے۔

چیں بول جانا۔ ہار ماننا۔ مات کھانا۔ عاجز آنا۔
اثر۔ یہ چیں یائے مجہول سے ہے۔ اس طرف بھی کوئی اشارہ نہیں۔ اسی طرح اور مندرجہ فقروں کے متعلق۔

چیں چپٹ نہ کی۔ بے عذر مان لیا۔ درج نہیں۔ (محاورات، ہند)۔

چیں چیں کرنا۔ چوں چوں کرنا۔ غل مچانا۔ رونا تکرار کرنا۔
اثر۔ اس موقع پر بمعنی رونا تکرار کرنا۔ (یائے مجہول بالکسر) بولا جاتا ہے فیلن نے بھی دونوں طرح لکھا ہے۔

چیں چیں لگانا۔ (یائے مجہول بالکسر) ہنگامہ بپا کرنا۔ غل مچانا۔ یہ درج نہیں۔

چینہ دان۔ (ت) مرغ کا پوٹا۔
اثر۔ سوال یہ ہے کہ اُردو میں شامل بھی ہے۔ میرا جواب نفی میں ہے۔

چیونٹی چیونٹی کی خیر خبر پوچھنا۔ ہر چھوٹے بڑے کی خیریت دریافت

کرنا۔ کمال محبت اور تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے۔ (فقرہ) خاطر کرنا۔ پان دینا۔ بٹھانا۔ چیونٹی چیونٹی کی خیر خبر پوچھنا۔ درج نہیں۔

چیونٹی کے گھر ماتم۔ ناتوان کو ہمیشہ مصیبت۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

چیتا۔ (عو) ذہن حافظہ۔

اثر۔ عورتوں میں چیتا بمعنی دل ہے۔ (فقرہ) اگر چیتا ٹھکانے رہا اور افکار کے ہجوم سے مہلت ملی تو آئندہ کچھ لکھیں گے۔ (اودھ پنچ)۔

چیتا ٹھیک ہو جانا۔ (عو) مزاج درست ہو جانا۔ خوش ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میرا دل کہتا ہے کہ فائدہ ضرور ہوگا اور میاں صاحب کا چیتا ٹھیک ہو جائے گا۔ (چیتا بکسر اول و یائے مجہول)

چیتے یار بنانا۔ چاپلوسی کرکے ہاں میں ہاں ملا کر اپنا دوست بنانا۔ درج نہیں۔ ؎

گرگا پا کر دام میں لانا چیتے یار بنانا
پہلے آکر سر سہلانا بعد کو بھیجا کھانا
(اودھ پنچ)۔

چے مانٹی۔ (عم) دھوکا دینا۔ خلاف وعدہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بقول میاں پیرا: لے جحت چے مانٹی کی سند نہیں۔ لے بائیں ہاتھ سے دلوائیے۔ (اودھ پنچ)۔

چینا۔ (بالفتح) ایک چھوٹے غلہ کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکسر اول و یائے مجہول بولتے ہیں۔ فیلن میں بھی دونوں صورتیں درج ہیں۔

چینت۔ (عم) کھڑ پیچ۔

اثر۔ لکھنؤ کے عوام یہ مفہوم چینٹی (یائے مجہول بالکسر اعلان نون) سے ادا کرتے ہیں۔

چینتی کرنا۔ (عو) بدمعاملگی کرنا۔ کھیل میں امر واجبی چھپانا۔

جان صاحب ؎

خاک میں مل جائے چوسر آپ کی
چینتی کرتے ہو بازی ہار کے

اثر۔ میرے نسخۂ جان صاحب (نظامی پریس بدایوں) میں درج نہیں۔ مگر لکھنؤ میں یہ لفظ بجائے تائے قرشت تائے ہندی (ٹ) سے بولتے ہیں۔ عوام چھانٹی کہتے ہیں۔ کسی کتاب میں نہیں ملا۔

چَین چھیننا۔ بیقرار کرنا۔ آرام نہ لینے دینا۔ اس طرح درج نہیں۔

آرزو ؎

چھینا ہے جی کا چین بھی اس پہ پھری ہے آنکھ بھی
الٹے بنا ہوں لٹ کے چور بگڑی مری بنائی بھی

چَیند۔ بدمعاملگی۔ بے ایمانی۔ ہٹ دھرمی۔

اثر۔ علامت فتح لگی ہوئی ہے۔ حسب فیلن بکسر اول ہے۔ لکھنؤ میں اس

کے بدلے چھند بولتے ہیں جو علیحدہ درج ہے۔
چین سے سونا۔ بے فکر ہو کے سونا۔ مطمئن ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (صرف چین سے درج ہے)۔
چین کی مُرلی بنسی بجانا۔ اطمینان و فراغت سے بسر ہونا۔ درج نہیں۔

ح

حارونی۔ (یہ لفظ عربی حَرُون بمعنی سرکش کا ہند ہے) (ع)۔ سرکش۔ نافرمان۔ شریر۔ (فقرہ) اس موئے حارونی نے میری بات کبھی نہیں مانی۔
اثر۔ حارونی لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ عورتیں یہ مفہوم لفظ فرعون سے ادا کرتی ہیں۔ مثلاً فرعون بے سامان بنا پھرتا ہے۔ (فرعون بلا اضافت ۔ بے سامان میں اعلان نون) حارونی پلیٹس یا فیلن میں بھی درج نہیں۔
حاشیہ چڑھانا۔ ۲۔ کسی کتاب پر شرح یا تفسیر چڑھانا۔
اثر۔ فیلن میں یہ مفہوم درج ضرور ہے۔ لکھنؤ میں حاشیہ لکھنا کہتے ہیں نہ کہ حاشیہ چڑھانا۔
خود بھی دوسری جگہ حاشیہ لکھنا میرے بیان کردہ مفہوم میں درج کیا ہے۔
قیاس کہتا ہے کہ دہلی میں حاشیہ چڑھانا ہے اور لکھنؤ میں حاشیہ لکھنا۔ حاشیہ چڑھانا کے دوسرے بیان کردہ معنی سے اختلاف نہیں۔
حاضر غائب یکساں ہے۔ موجودگی اور عدم موجودگی کی ایک حالت ہے۔ درج نہیں۔
حاضر میں حجت نہیں۔ جو موجود ہے بلا حجت و تکرار حاضر ہے۔
اثر۔ یہ فقرہ اس طرح بھی ہے۔ وہ درج نہیں: حاضر میں حجت نہیں غیب کی تلاش نہیں۔ (لغت نامعلوم)۔
حاضری پکارنا۔ یہ جانچنا کہ طالب علم کلاس میں یا مزدور کام پر حاضر ہیں۔
حاضری ماننا۔ درگاہ میں دُعا ماننا کہ اگر مراد پوری ہوگی تو حاضری چڑھائیں گے۔ (حاضری کا جزو اعظم شیرمال ہے)۔ (اس طرح درج نہیں۔ صرف حاضری درج ہے)۔ (فقرہ) اس نیت کے لیے تم نے درگاہ میں حاضری مانی۔ امام باڑہ میں چلا باندھا۔ (اودھ پنچ)۔
حافظ جی۔ اُس کو کہتے ہیں جس کو سارا قرآن بر زبان یاد ہو اور چونکہ اندھے لوگ اکثر یاد کرتے ہیں اندھوں کو حافظ کہنے لگے قرآن یاد ہو یا نہ ہو

درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
حاکم کے آنکھ نہیں ہوتی کان ہوتے ہیں۔ حاکم دیکھتے نہیں جھوٹے خوشامدیوں کی سُنا کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
حاکم ہارے منہ پر مارے۔ حاکم ہمیشہ زبردست ہے۔ اُس کی ہار بھی جیت ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
حال پوچھنا۔ مزاج کی کیفیت دریافت کرنا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

حال وہ پوچھے بھی کہا بھی جائے
ہم سے جب آپ میں رہا بھی جائے

حال تباہ کرنا۔ برا درجہ کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کر دیا تو نے ستم گار رتبہ حال ایسا
اب مرا دل نہ کرے گا کوئی دلدار پسند

حالت تباہ ہونا۔ برا حال ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

رکھتے ہیں کس ادا سے زمیں پر قدم حسیں
حالت فرشتوں کی ہے تباہ آسمان پہ

حال تباہ ہونا۔ حالت قابل افسوس قابلِ رحم ہونا۔ درج نہیں۔ مونس ؎

ہو چکے پانچ مہینے مجھے تکتے ہوئے راہ
نہ موئی ہجر میں پر اب ہے بہت حال تباہ

حالت بدلنا۔ صورت میں تغیر ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دو بی
دن میں تمہاری حالت بالکل بدل گئی۔ (لغات اردو)۔
حالت غیر ہونا۔ برا حال ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

یار کے در پر سُنا ہے غیر ہے
آج اس سے میری حالت غیر ہے

حال شکستہ ہونا۔ افلاس و ادبار و پریشانی میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ ذوق ؎

کھُل گیا مضموں شکست دل کا بن خط پڑھے
نامہ بر کا اس قدر اپنے شکستہ حال ہے

حال ظاہر ہونا۔ کسی کی حالت کا پوشیدہ نہ ہونا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

غالب نہ کر حضور میں تو بار بار عرض
ظاہر ہے تیرا حال سب اُن پر کہے بغیر

حال گیا احوال گیا پر دل کا خیال نہ گیا۔ سب حالت بدل گئی پر عادت نہ گئی۔ اور سب حالات بدل گئے مگر جو دل پر خیالات بد گھر کر جاتے ہیں وہ دل سے نہیں بدلتے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
حال ہونا۔ تاب و طاقت ہونا۔ غالب ؎

ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

حال آنے سے بھی مراد ہے۔ وہ درج نہیں۔
آتش ؎

مقبول مرے قول سے قوال ہوا ہے
صوفی کو غزل سن کے مری حال ہوا ہے

حاملہ ہونا۔ عورت کا پیٹ سے ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔ تنہا حاملہ درج ہے۔

حباب سا۔ ذرا سا۔

اثر۔ بول چال میں حباب سا بجائے فتح اول بضم اول بولا جاتا ہے۔

حباب کے اندر سمندر دکھانا۔ ایک بات کو مختصر طور پر بیان کرنا۔ ؎

وفور گریہ نے چشم پر آب کے اندر
دکھایا ہم کو سمندر حباب کے اندر

(آئینۂ محاورات)۔

حبس ہونا۔ ہوا کا بند ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو) تنہا حبس درج ہے۔

حَبَشی۔ (بفتح اول و دوم۔ منسوب بہ حبش)۔ باشندۂ حبش۔ کالا آدمی۔ سیاہ کالا کلوٹا۔

اثر۔ اُردو میں حبشی بسکون دوم بولا جاتا ہے اور جہاں تک اُردو کا تعلق ہے یوہی فصیح ہے۔ اسی طرح حبشی حلوا سوہن حبشی بسکون دوم ہے۔

حبّہ نہ ہونا۔ کوڑی تک پاس نہ ہونا درج نہیں۔ (لغات اُردو)

حجامت بننا۔ لوٹا جانا۔ مونڈا جانا۔ درج نہیں۔

حجامت کردی۔ سب لے لیا۔ خوب ٹھگ لیا۔ مال چھین لیا۔ درج اس طرح نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

حجّت تمام کرنا۔ ایسی بات کہنا جس میں بحث کی گنجائش نہ رہے۔ درج نہیں ؎

اس لیے اہتمام کرتی ہوں
تجھ سے حجّت تمام کرتی ہوں

حجّت نکالنا۔ اعتراض کرنا۔ جھگڑا نکالنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)

حجرا (حجرہ) بھی مجرا بھی۔ تنہائی بھی عزت بھی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حج کا سا زادہ ہے۔ بہت ضعیف۔ موہوم۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حد درجہ۔ انتہا درجہ۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حد سے بڑھ چلنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ درج نہیں ؎

بڑھ نہیں چلتا ہے کوئی حد سے اپنی پیش یار
اُس کے پاؤں میں سیہ رنگ حنا ہوتا نہیں

حرارہ آگیا۔ غصہ آگیا۔ غیرت آگئی۔ ارادہ ہوگیا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حرارہ دینا۔ جُل دینا۔ چال چلنا۔

اثر۔ اس کا ایک خاص مفہوم تھا جو درج نہیں۔ عروس نو کو بعد غسل ایک چادر اوڑھا کر بٹھا دیتے تھے اور ہار پھول پنہا کر عطر لگا کر ڈومنیاں کچھ گاتی تھیں تاکہ اُس پر سایہ یا آسیب ہو تو ظاہر ہو جائے اور دور کرنے کی تدبیر کی جائے۔ اب یہ عمل شاذ ہی ہوتا ہے۔

حرّافہ ہونا۔ چھنال بدوضع عورت اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو) اسی معنی میں حراف درج ہے۔

حرام کا مال گلے میں اٹکے۔ مردار مال کا انجام برا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

حرام کھانا۔ رشوت لینا۔ ناجائز کمائی۔ درج نہیں۔

حرام کوٹھے پر پکارتا ہے۔ (مثل) بری بات خود بخود مشہور ہو جاتی ہے۔

اثر۔ مثل اس طرح پر بھی بولی جاتی ہے۔ حرام کوٹھے پر چڑھ پکارتا ہے۔ (دیکھیے آئینۂ محاورات)۔

حرام کی کمائی۔ مفت کا ناجائز طریقے سے حاصل کیا ہوا مال۔ درج نہیں۔

حرام مال گلے میں اٹکے۔ مردار مال کا انجام برا ہوتا ہے۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔

حربے ضربے۔ (عو) ہر گھڑی۔ گھڑی گھڑی۔ باربار۔

اثر۔ عورتیں حربے ضربے نہیں بلکہ ہربے جربے کہتی ہیں۔ (فقرہ) ہم ہربے جربے اس کا ذکر نہیں کرتے۔ بات بات پر بات یاد آ جاتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

حرصا حرصی۔ دیکھا دیکھی۔ اوروں کو دیکھ کر خود بھی وہی کام کرنے لگنا۔

اثر۔ لوگوں کو حرصم حرصا بولتے بھی سُنا ہے وہ درج نہیں۔

حرصائی۔ حرص لالچ کرنے والی عورت۔ نیز حرص ہائی (بکسر اول و فتح دوم)۔

حرصائی ٹٹّو۔ دوسروں کی حالت دیکھ کر جسے لالچ آئے۔ درج نہیں۔

حرف پھوٹنا۔ حرف کی سیاہی کا غذکی دوسری طرف پھوٹ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

حرفت کھیلنا۔ چالاکی کرنا۔ چال چلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

حرف چلنا۔ حرف شناس ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) حرف پہچاننا درج ہے۔

حرف رکھنا۔ اعتراض کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کس کی مجال ہے کہ ان کے چال چلن پر حرف رکھ سکے۔ (اودھ پنچ)۔

حرف نکلنا۔ پڑھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو) اسی معنی میں حرف نہ اٹھ سکنا درج ہے۔

حرکت قہقری۔ الٹے پاؤں چلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک آئرلینڈ والا بحرکت قہقری کرۂ ارض کے ناپنے کا ارادہ کرچکا۔ (اودھ پنچ)۔

حساب جانچنا۔ حساب جوڑنا۔ میزان دینا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

حساب جَوجَو بخشش سَوسَو۔ مثل۔ حساب لینے میں سخت انعام دینے میں حاتم۔

نوٹ: مثل حساب کے بجائے لیکھا کے ساتھ بھی بولتے سنی ہے)۔

حساب جوں کا توں کنبا ڈوبا کیوں۔ اوسط کا حساب تو ٹھیک ہے پھر ڈوبنے کی کیا وجہ۔ بیوقوف محاسب کے متعلق کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

حساب کوڑی کا بخشش لاکھوں کی۔ حساب کرے تو خوب ٹھوک بجاکے کرے بخشش جتنی چاہو کرد۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حساب میں جمع کرنا۔ بہی میں جمع کرنا۔ کھاتے میں چڑھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حساب میں کچا ہونا۔ علم حساب میں کمزور ہونا۔ کافی دخل نہ ہونا۔ مثلاً لڑکا ابھی حساب میں کچّا ہے۔ درج نہیں۔

حساب میں لگانا۔ حساب میں شامل کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حساب نت نیا۔ حساب اگر ہمیشہ ہوتا رہے تو بھول نہیں پڑتی۔ صفائی رہتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حسد رکھنا۔ جلن رکھنا۔ جلنا۔ دشمنی یا کینہ رکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حسرت باقی رہنا۔ ارمان پورا نہ ہونا۔ درج نہیں۔

ذوقؔ ؎

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی
کالا کرے گا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی

حسرت دل میں ہونا۔ ارمان ہونا۔ درج نہیں۔ ؎ غالبؔ ؎

سادگی پر اس کی مرجانے کی حسرت دل میں ہے
بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل میں ہے

حسرت رکھنا۔ ارمان رکھنا کسی بات کا۔ درج نہیں۔ غالبؔ ؎

گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اُسے غارت کرتا
وہ جو ہم رکھتے تھے اک حسرت تعمیر سو ہے

حسرت رہنا۔ ارمان پورا نہ ہونا درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

کسی کے دل میں رہے نہ حسرت شاہی
فقیر اس لیے اپنا نام شاہ کرتے ہیں

حسرت کرنا۔ آرزو کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں

حسرت لے جانا۔ مرتے مرتے ارمان پورا نہ ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

غیر حسرت لے گیا کیا کوئی یاں سے اپنے ساتھ
آسماں سے کس توقع پر میں دولت مانگتا

حسن دان۔ آرام جان۔

اثر۔ صحیح معنی ہیں ایک قسم کا چھوٹا پان دان۔ مقابلہ۔ ہاں حسن دان میں حرف دوم بجائے ساکن کے مفتوح ہے۔

حِسّ و مَس۔ تمیز اور دخل۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ہمارے مرزا صاحب کو شعر کے مذاق سے حِسّ و مَس نہیں تھا۔ (شریف زادہ)

حشر کے وعدے پر دینا۔ ایسا قرض دینا جس کے وصول ہونے کی کبھی امید نہ ہو۔ ذوق ؎

لے دام داغ دل سے مرے سوزش آفتاب
وعدے پہ روز حشر کے پر کون اُدھار دے

اثر۔ پیش کردہ مثال ہی سے واضح ہے کہ روزمرّہ حشر کے وعدے پر اُدھار دینا ہے۔ خالی حشر کے وعدے پر دینا نہیں ہے۔ (بغیر لفظ اُدھار شامل کیے ہوئے)۔

حصّہ بانٹنا۔ تحفہ تقسیم کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

حصہ تیرا تہائی اتنا برتن کیوں

لائی۔ جو شخص اپنے حق سے زیادہ لینا چاہے اُس کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حصہ داری۔ جائداد میں کسی چیز کی شرکت۔

اثر۔ اس کے ایک خاص معنی بھی ہیں وہ درج نہیں۔ عزیز و اقارب، دوست احباب میں حصّے کا آنا جانا۔ مجلس تقریب یا کسی اور موقع پر۔

حضرت بیوی۔ عورتیں ادب سے حضرت فاطمہ بنت رسولؐ کو کہتی ہیں درج نہیں۔ (فقرہ) حضرت بیوی کی نیاز کی اپنی بندہ نواز کی دوپڑیاں دوں گی۔ (عقد ثریا)۔

حقّاقہ دقّاقہ۔ ڈھیٹ دلھن درج نہیں۔ منجھلی نند آئیں مگر شوخ شلیطہ حقاقہ دقاقہ دلھن نے محافہ سے قدم نہ اُتارا۔ ساس سے کہہ رہی ہیں کہ سنو جب پوت تھا تمہارا اب کنتھ ہے ہمارا۔ (اودھ پنچ) (کنتھ ہندی بمعنی شوہر)۔

حق دبانا۔ حق مارنا۔ جائز مطالبہ یا مزدوری سے محروم کر دینا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

حق دَق رہ جانا۔ صحیح ہک دک رہ جانا۔ ہکّا بکّا ہو جانا۔

اثر۔ زبانوں پر ہک دھک ہے۔ (باضافہ ہا، مخلوط) گو کتب لغات میں ہک دک ہی لکھا ہے۔ دل دھک

سے ہو گیا کہے گا یا دک سے ہو گیا۔

حق کا راضی خدا ہے۔ سچ اللہ تعالیٰ کو پسند اور مقبول ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

حق کر حلال گر ایک دن میں ہزار کر۔ نیک کام ہر روز جتنا چاہے کیا کرے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حق میں پس ہونا۔ کسی کے واسطے برائی کرنا۔

اثر۔ یہ غلط الکاتب ہے۔ بس (زہر) ہونا چاہیے۔

حلوے مانڈے سے کام۔ (مثل) اپنا بھلا چاہنا کوئی مرے یا جئے۔ (فقرہ) مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں اُن کو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔

اثر۔ یہ مثل کام کے بجائے مطلب کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔ نیز بہشت کے بجائے جنت لاتے ہیں۔ اس طرح بھی درج کرنا چاہیے تھی۔ (فقرہ) مردہ دوزخ میں جائے یا جنت میں اپنے حلوے مانڈے سے مطلب۔ (حاجی بغلول)۔

حق ہمسایہ ماں کا جایا۔ ہمسایہ سگے بھائی کے برابر ہوتا ہے۔ آپس میں محبت اور یگانگی چاہیے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) افغانستان اہلِ ہند کا ہمسایہ ہے اور "حق ہمسایہ ماں کا جایا" مثل مشہور۔ (اودھ پنچ)۔

حکمت نہ چلنا۔ تدبیر کارگر نہ ہونا۔ درج نہیں۔

نظیرؔ اکبر آبادی ــــ

موت آئی سر پہ اپنے پھر کچھ چلی نہ حکمت
لقمان یا فلاطوں آکر ہوا تو پھر کیا

حکم حیدر۔ رات کو چوکیدار پہرا دیتے وقت یہ آواز لگاتے تھے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اتنے دن نہ حکم حیدر کی رات کو آواز آئی نہ دن کو جاگتے رہے کی ہانک پکار سنی۔

حکیم اوروں کی دوا کرے اپنی نہ کرے۔ ناصح لوگ اوروں کو سمجھاتے ہیں۔ آپ نہیں سمجھتے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حکیم کو قارورے سے لاج۔ حکیم سے قارورے کی شرم کرے تو خلافِ دانائی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حلال تھوڑا حرام بہت۔ تھوڑے حلال میں وہ برکت ہوتی ہے جو بہت سے حرام میں نہیں ہوتی۔ یا حلال کم ملتا ہے حرام بہت۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

حلف لینا۔ قسم لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔ حلق پکڑنا بدمزہ چیز کا حلق سے نہ اترنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

حلق میں اٹکنا۔ حلق سے نیچے نہ اترنا اس طرح درج نہیں۔ آتش ؂
شراب پینے کا کیا ذکر یار بے تیرے
پیا جو پانی بھی ہم نے تو حلق میں اٹکا

حلق میں تھوکنا۔ (بفتح اول و دوم) ذلیل کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دنیا اس کے حلق میں تھوکے گی۔ برطانیہ کی لوگ تعریف کریں گے۔ (اودھ پنچ)۔

حلق میں چھید ہونا۔ چلاّنا۔ کرخت آواز سے بولنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کس کے حلق میں چھید ہے۔ کیسی تکرار ہے۔ چیخم دھاڑ جوتی پیزار (عقد ثریا)۔

حلوا بنانا۔ مارنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس نے مار مار کر میرا حلوا بنایا۔ (لغات اُردو) اسی مفہوم میں حلوا نکل جانا درج ہے۔

حلوا خوردن را روئے باید۔ مثل۔ عزت کے لیے لیاقت چاہیے۔
اثر۔ عزت کے لیے نہیں کامیابی کے لیے لیاقت درکار ہے۔ شایاں ہونا ضروری ہے۔

حلوائے مغزی۔ ایک قسم کا حلوا جس میں کثرت سے مغز بادام اور پستے ڈلتے ہیں۔
اثر۔ عام تلفظ حلوا مغزی ہے۔

حل ہونا۔ دریافت ہونا۔ معلوم ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

حلیہ اُتارنا۔ صورت حرکت کی نقل کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے خوب شیخ صاحب کا ہو بہو حلیہ اتارا۔ (لغات اُردو)۔

حلیہ بگڑ جانا۔ صورت بگڑ جانا۔ بدل جانا۔ رنج یا مصیبت کے سبب سے درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حلیہ لکھا ہونا۔ بدمعاش ہونا۔ سزا یافتہ ہونا۔ عموماً پولیس میں حلیہ لکھا ہے بولتے ہیں۔ بضم اول (لغت نام نامعلوم) اس طرح درج نہیں۔ حلیہ ہونا درج ہے۔

حمام ہونا۔ غسل ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حمائل۔ ۲۔ چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف جسے گلے میں ڈال سکیں۔
اثر۔ بفتح اول لکھا ہے۔ عربی میں جو کچھ ہو اُردو میں بکسر اول بولتے ہیں۔

حمایت کی گھوڑی عراق کے لات مارتی ہے۔ مثل۔ حمایت سے حوصلہ بلند ہو جاتا ہے۔
اثر۔ مثل گھوڑی کے بدلے گدھی کے ساتھ ہے۔ (دیکھیے محاورات ہند)۔

حمایتی گھوڑا۔ سفارشی ٹٹو۔ وہ شخص جو ذی لیاقت نہ ہو مگر سفارش سے نوکر ہو گیا ہو۔ (لغت نام نامعلوم)۔

حواس ٹھکانے لگ گئے۔ ہوش آگیا۔ شیخی کرکری ہو گئی۔ درج نہیں۔

حواصل۔ (بفتح اول وکسر چہارم) ایک سفید پانی کا پرند۔ اس پرند کا پوٹا بہت بڑا اور آگے نکلا ہوا ہوتا ہے۔
اثر۔ اردو میں بفتح چہارم بولتے ہیں اور کنایۃً اس آدمی کو کہتے ہیں جو بڑا پیٹو ہو۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

حوصلے کو آزمانا۔ ہمت کا امتحان کرنا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

دیکھیے کرتا ہے کیوں کر بار سے گستاخیاں
شوق کے بھی حوصلے کو آزمایا چاہیے

حوض بھرے فوّارہ چھوٹے۔ آمدنی ہو تو خرچ بھی ہو۔
اثر۔ مثل تو کے اضافے کے ساتھ ہے حوض بھرے تو فوّارہ چھوٹے۔ علاوہ بر ایں مثل کا مطلب ہے کہ روپیہ جب اپنی ضرورت سے زیادہ ہو تو دوسروں کو دیا جاتا ہے۔

حیا والا اپنی حیا سے ڈرا ہے حیا نے جانا مجھ سے ڈرا۔ کمینے کے ساتھ ویسا ہی برتے نہیں تو سر پر چڑھتا ہے بے شرم کے ساتھ شرم کا برتاؤ نہ کرے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

حیثیت بگاڑنا۔ بے عزت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اپنی حیثیت آپ بگاڑی۔ (لغات اردو)

حیرت ہونا۔ تعجب ہونا۔ درج نہیں۔ ناسخ۔ ؎

حیرت سی ہے طلسم جہاں دیکھ کر مجھے
یارب مرا خیال یہ ہے یا کہ خواب ہے

حیار نو عروسے در بر شوہر نمی ماند۔ ہر چیز اپنے محل پر رہتی ہے بے محل نہیں رہتی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خ

خاتمہ کرنا۔ تمام کرنا۔ توڑ ڈالنا۔ مار ڈالنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

خاستائی۔ (بروزن پارسائی)۔ کبوتر کا ایک رنگ۔ خاستائی ٹینٹ وہ سپیدی کا حلقہ جو خاستائی کبوتر کی گردن کے نیچے اور سینے کے اوپر ہوتا ہے۔ اثر۔ خارج۔

خاضع۔ (ع) عاجزی کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

خاطف۔ (ع بکسر سوم) اچک لے جانے والا جیسے برق خاطف۔ خاطی (ع) صفت جو بالارادہ خطا کرے۔
اثر۔ خارج۔

خاکہ کھینچنا۔ نقشہ کھینچنا۔ مسودہ کرنا۔ نشان ڈالنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خاک اپنی خاک کو کھینچتی ہے۔ (مثل)

آدمی کو موت وہیں آتی ہے جہاں
اس کی مٹی ہوتی ہے۔ درج نہیں۔
انیس ؎
آئے ہیں ڈھونڈتے ہوئے اس ارض پاک کو
سچ ہے کہ خاک کھینچتی ہے اپنی خاک کو
خاک تیرے منہ میں۔ کسی سے فال
بدسن کر کہہ دیتے ہیں۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔
خاک چاٹ کر بات کہنا۔ عجز و
انکسار ظاہر کر کے کچھ کہنا۔ دعوے کی
بات عجز کے ساتھ ظاہر کرنا۔
رنگین ؎
یہ بولتی ہوں بول بڑا خاک چاٹ کر
گوئیاں کی طرح بھاڑو کی تیلی نہیں ہوں میں
اثر۔ روزمرہ میں لفظ بات شامل نہیں۔
خاک چاٹ کر کہنا ہے۔
خاک چھانتا پھرنا۔ بے فائدہ سر
گرداں ہونا یا مارا مارا پھرنا۔ اس طرح
درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
خاک چھاننا۔ بہت محنت کرنا۔
زحمت اٹھانا۔ درج نہیں۔
وزیر ؎
چھانتا ہے خاک کیا تو گھر بنانے کے لیے
فکر رہنے کی نہ کر آیا ہے جانے کے لیے
خاک دھول بکائن کے پھول۔
کسی بات میں دخل نہ ہونا مگر اس کا ماہر
بننا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ)
خاک دھول بکائن کے پھول۔ تم نہیں
جانتے کہ طرح طرح کے کھانوں کے واسطے
کون کون مصالحہ پیسا اور ترکیب دیا
جاتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔
خال جو بڑھا مسّہ ہوا۔ اپنی حد
سے بڑھی ہوئی شے بدنما ہوتی ہے۔
درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
خال خال۔ اکّا دکّا۔ برائے نام۔
درج نہیں۔ آتش ؎
ہوئی خال رخ یار پر ملاحت ختم
نمک یہ حسن نے زنگی کو خال خال دیا
خالہ کا دم اور گوارٹ کی جوڑی
(عم) بالکل مفلس۔ درج نہیں۔
(فیلن)۔
خالہ کے آگے ننہال کی بڑائی۔
(عو) جھوٹی خوشامد۔ چُپڑ۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) خالہ کے آگے ننہال
کی بڑائی۔ بس مردوے بس۔ اپنے منہ
میاں مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے۔
(اودھ پنچ)۔
خالی پھوڑوں اڑا اڑ جائے۔
(عو) دولت کا بیجا صرف۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) جو دولت جمع کی تھی
خالی پھوڑوں ...... میں بہائی۔
(اودھ پنچ)۔
خالی درخانہ ورائے در بازار۔
عالمگیر سے کسی نے رائے کا خطاب
ملنے کی درخواست کی تھی اس پر حکم
ہوا کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔
خالی گھر بھوتوں کا راج۔ بے کاری

بدی کی جڑ ہے۔ فارسی "خانۂ خالی را دیوی گیرد" کا ترجمہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میدان اس سرے سے اُس سرے تک خالی۔ ضرورتیں واقعی۔ مثل مشہور ہے خانۂ خالی را دیو می گیرد۔ خالی گھر بھوتوں کا راج۔.. مرادی کی ماں کو راضی کر لیا کہ کہیں نوکری کر لے۔ (حاجی بغلول)۔

خالی گھر دوانی بیوی۔ کوئی بازپرس کرنے والا نہیں۔ ناموس کو سلام۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خالی ہونا۔ فرصت ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

خام کو کام سکھا لیتا ہے۔ جس کو کام نہیں آتا کام پڑنے پر سیکھ جاتا ہے۔ خام سے پکا ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خاموش۔ خامش۔ (ف) چپ۔ ساکت۔ اثر۔ خامش خارج۔

خاموش رہنا۔ چپ رہنا۔ سکوت اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

آپ کو معصفِ ناطق کی قسم یا مولیٰ
حشر میں میری شفاعت سے نہ رہنا خاموش

خاموشی۔ خامشی۔ سکوت۔

اثر۔ خموشی بھی یہی معنی دیتی ہے اُسے نہ معلوم کیوں نظر انداز کر دیا: فارسی کا یہ مصرع ضرب المثل ہے:

خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید

خانہ آباد دولت زیادہ۔ دعا۔ دولت افزوں۔ گھر معمور۔ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: خانہ آباد دولت ایزاد۔ (بجائے زیادہ)۔ (فقرہ) چلو چھنکارا ہوا۔ خانہ آباد دولت ایزاد۔ (اودھ پنچ)۔

خانۂ خود مطلبی خراب۔ خود غرض ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب رہی کوئی اور یوروپین طاقت۔ خانۂ خود مطلبی خراب۔ اب تو برابر والوں کے ساتھ یہ حال ہے ؎

اسی خاطر تو قتل عاشقاں کو منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہو کر

(اودھ پنچ)۔

خانۂ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب۔ دوستوں سے جو مل جائے لے لے دشمنوں کے دروازے پر مت جا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خبیچے۔ بازو۔ بازوؤں کی تیاری دکھانے کو۔ درج نہیں۔

خبر آنا۔ خبر معلوم ہونا۔ اطلاع ملنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خبر آئی ہے کہ جرمن کا جہاز ڈوب گیا۔ (لغات اُردو)۔

خبر بھجوانا۔ کسی کا حال کہلا بھیجنا کسی کے پاس۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

یار کو بھجواؤں اپنی ناتوانی کی خبر
موقلم درکار ہے مضمون کی تحریر کو

خبر بھیجنا۔ اطلاع کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

خبر رکھنا۔ حفاظت کرنا۔ چوکیداری کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا میرے گھر کی خبر رکھنا۔ (اُردو لغات)۔

خبر کرنا۔ اطلاع کرنا۔ درج نہیں۔
خبر کرو میرے گلشن کے خوشہ چینوں کو
(لغات اُردو)۔

خبر گیر۔ نگراں۔ دست گیر۔

اثر۔ عورتیں اکثر خبر گیر کی جگہ خبر گیران بولتی ہیں۔ وہ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

خبر ہونا۔ حال معلوم ہونا۔ آگاہی ہونا۔ اطلاع ہونا۔

اثر۔ اس کا ایک مفہوم واقف ہونا ہے۔ یہ درج نہیں۔ جان صاحب ؎

نامرد ہے نہ جورو سے اب تک خبر ہوا
قربان اس حیا کے بوا سال بھر ہوا

ختنہ ہونا۔ مسلمانی ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو) ختنہ کرنا درج ہے۔

خجا۔ بیہودہ۔ یاوہ گو۔ اب اس کی جگہ خجلا زیادہ مستعمل ہے۔ **اثر۔** خارج۔

خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

خدا اس کا سہرا دکھلائے۔ دعا۔ بیاہ ہو۔ (لڑکا) دولھا بنے۔

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خدا ایک سے ہزار کرے۔ دعا۔ آل اولاد بڑھے۔ درج نہیں۔

خدا بچھڑتی رات نہ کرے لڑتی رات کرے۔ سب جمع رہیں پریشان یا متفرق نہ ہوں چاہے آپس میں لڑائی ہو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدا پر رہنا۔ خدا پر بھروسا کیے رہنا توکل کرنا۔ خدا کی ذات پر تکیہ کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خدا پناہ میں رکھے۔ خدا بچائے ؎

خدا پناہ میں رکھے تمہاری زلفوں سے
غضب کی فوج کھڑی ہے پرا جمائے ہوئے

اثر۔ یہ شعر لکھنؤ کی مشہور طوائف مشتری کا ہے اور اس طرح ہے ؎

خدا پناہ میں رکھے تمہاری پلکوں سے
غضب کی فوج کھڑی ہے پرا جمائے ہوئے

خدا تجھے غارت کرے۔ بد دعا۔ کوسنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

خدا جس کو بچائے اُس پر آفت کیوں کر آئے۔ خدا کی حفاظت میں کوئی آفت نہیں آسکتی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدا جھوٹ نہ بلائے۔ تکیہ کلام۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خدا دکھائی دینا۔ خدا کا خوف آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خدا خدا کرکے کفر توڑا ۔ بڑی مشقت سے راضی کیا۔ یا منایا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدا دے کھانے کو بلا جائے کمانے کو ۔ مفت ملے تو محنت کیوں کرے۔ (کاہلوں کا مقولہ ہے)۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدا رزّاق ہے ۔ خدا سب کو روزی پہنچاتا ہے۔ اس پر توکل رکھنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

خدا زیادہ کرے ۔ دعا۔ خدا رزق میں توسیع کرے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا زیادہ دے میں تو گھر سے کھانا کھا کے چلا تھا۔ (اودھ پنچ)

خدا سے کیا پانا ۔ بدی کی مکافات ملنا۔ خدا کا قہر نازل ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خدا سے لڑنا ۔ مرضیٔ الٰہی سے مقابلہ کرنا۔ ذوقؔ سے

قسمت اُس بت سے جا لڑی اپنی
دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے

اثر۔ صحیح مفہوم ہے اپنی شامت آپ بلانا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خدا کا دیا سب کچھ ہے ۔ فراغت ہے۔ اطمینان ہے۔ یکسوئی خاطر ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا کا دیا سب کچھ ہے جو نہ ہوتا وہ تھوڑا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

خدا کا دیا نور کبھی نہ ہووے دور۔ اللہ تعالیٰ جو بخشتا ہے وہ قائم رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدا کا کام ۔ کارخانۂ قدرت۔ درج نہیں۔ ناسخؔ سے

خدا کے کام کچھ آلات پر نہیں موقوف
ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا

خدا کا مارا حرام۔ اپنا مارا حلال ۔ ذبیحہ حلال۔ مُردہ جانور کا گوشت حرام۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

خدا کو حاضر و ناظر جان کر ۔ عدالت کے سامنے گواہی دینے سے پیشتر قسم کھانے کا ایک طریقہ ہے درج نہیں۔

خدا کو دیکھا نہیں تو عقل سے پہچانا ۔ (مثل) قیاس ہر جگہ غلط نہیں ہوتا۔ عقل سے بہت کچھ باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔

اثر۔ پوری مثل اس طرح ہے: "خدا کو آنکھ سے نہیں دیکھا عقل سے تو پہچانا ہے" (اودھ پنچ)۔

خدا کی خدائی اور محمدؐ کی بادشاہی میں کہوں پر کہوں ۔ (عو) حق بات کہنے میں کسی جگہ باک نہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

خدا کی مرضی ۔ کسی کے مرنے یا کام بگڑنے یا صدمہ پہنچنے پر تسلی دینے کو

کہا کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدا کی خدائی میں کسی کو دخل نہیں۔ خدا جو چاہے سو کرے۔ خدا کی مرضی میں کسی کو دخل نہیں دیتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

خدا کی مار پڑنا۔ خدا کا قہر نازل ہونا۔ اس طرح درج نہیں حالاں کہ جو شعر "خدا کی مار" کی سند میں پیش کیا ہے وہ خود خدا کی مار پڑنا کی تائید میں ہے۔ شوق ؎

چھٹ مرے غیر کو جو کرتا ہو پیار
ارے اُس پر پڑے خدا کی مار

مزید تائید انجم کے اس شعر سے ہوتی ہے ؎

دل نے بندہ بنا دیا بت کا
ایسے دل پر خدا کی مار پڑے

(اس سے انکار نہیں کہ خدا کی مار تنہا بھی بولا جاتا ہے)۔

خدا لاٹھی سے نہیں مارتا۔ عذاب ناگہاں نازل ہوتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خدائگاں۔ (ف) بڑا بادشاہ۔ خداوند۔ اثر۔ خارج۔

خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف۔ مثل اُس کے لیے بولتے ہیں جو جورو کا غلام اور مطیع ہو۔ پیش تر ساری خدائی اک طرف الخ مستعمل ہے۔

اثر۔ باوجود اس کے دوبارہ اس کی ردیف میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ بھی اک طرف کو ایک طرف بنانے کے بعد: ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف۔

خدائی رات۔ رت جگا کو کہتے ہیں۔ حضرت مولف نے بہت کچھ لکھا مگر لفظ رت جگا ہی نہیں لکھا۔

خدائی کا جھوٹا۔ فریبی دغا باز۔ ذوق ؎

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جھوٹا
وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا

اثر۔ محاورہ ساری خدائی کا جھوٹا ہے یا خدائی بھر کا جھوٹا نہ کہ صرف خدائی کا جھوٹا۔ ذوق کے شعر میں بھی ساری خدائی کا جھوٹا نظم ہے۔ محاورے کا صحیح مفہوم ہے ہمیشہ جھوٹ بولنے والا مدعا فریب یا دغا بازی ہو کہ نہ ہو۔ لغت نام نا معلوم میں خدائی بھر کا جھوٹا درج ہے نہ کہ خدائی کا جھوٹا۔ یہ نور اللغات میں لکھا ہی نہیں۔

خدشہ ہونا۔ اندیشہ ہونا۔ ڈرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

خدع۔ (ع۔ بالفتح و بالکسر)۔ فریب دینا۔ دغا دینا۔ اثر۔ خارج۔

خدم ۔ (ع ۔ بفتح اول) خادم کی جمع۔ نوکر۔ چاکر۔ اثر ۔ خارج

خراب پھرنا ۔ سرگشتہ و پریشان ہونا، آوارہ ہونا۔ درج نہیں۔
آتش ؎

خراب پھرتے عالم میں دن کو بھولے ہوئے
نکلا مکان یار کا دیوار در میاں نکلا

خراب رہنا ۔ ویران رہنا، معقول انتظام نہ ہونا۔ درج نہیں۔
میر ؎

خراب رہتے تھے مسجد کے آگے میخانے
نگاہ مست نے ساقی کی انتقام لیا

خراب کرنا ۔ ایک معنی ہیں رسوا و ذلیل کرنا۔ درج نہیں۔
آتش ؎

مضموں کا چور ہوتا ہے رسوا جہان میں
چکھی خراب کرتی ہے مال حرام کی

خرابی ہونا ۔ تباہی ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

خراش آنا ۔ چھل جانا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

خربوزہ چاہے دھوپ آم چاہے مینہ۔ ناری چاہے زور بالک چاہے نیہہ ۔ ہر شخص کو اپنی مفید اور مرغوب چیز کی خواہش ہوتی ہے اور اسی کی طمع کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خربوزہ چھری پر گرے تو خربزے کا ضرر اور چھری خربزے پر گرے تو خربزے کا ضرر ۔ (مثل) کمزور کی ہر طرح شامت ہے۔ شاد ؎

نیچے ہو چھری کہ یا ہو اوپر
خربوزے کا ہر طرح ضرر ہے

اثر ۔ مختصر مثل کو خواہ مخواہ بڑھایا گیا ہے! خربوزے پر چھری گرے یا چھری پر خربوزہ ہر حال میں خربوزے کا ہر طرح نقصان ہے۔ (دیکھیے محاورات ہند)۔

خر بیار و رسوائی بار کن ۔ مفت کی رسوائی۔ بدنامی۔ حاصل حصول کچھ نہیں۔ یہ فارسی کی مثل درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

خرج ۔ (عربی میں خرج (جیم عربی سے) نکلنا۔ صرف ہونا۔ فارسیوں نے بمعنی مال استعمال کیا ہے۔ جیم فارسی سے فارسی میں نہیں ہے)۔ مذکر۔ روپیہ۔ زر۔ صرف کرنے کی چیز۔

اثر ۔ اگر ایسا ہے اور بیشک ایسا ہے تو خرچ (جیم فارسی) خرج (فارسی) کا ہند ہوا اور اس کی طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔ اسی طرح خرچی کو بجائے فارسی (ف) کے خرچی (ہ) لکھنا چاہیے تھا۔

خرچ پر خرچ ہونا ۔ مسلسل روپیہ صرف ہونا۔ درج رہنا۔ آتش ؎

حسینوں نے بھی خوب آتش کو لوٹا
رہا فرمائشوں سے خرچ پر خرچ

خرچ کی تنگی۔ مصارف حسب ضرورت نہ ہونا۔ درج نہیں۔ آتش ؎

حوصلہ ہے فراخ رندوں کا
خرچ کی پر بہت سی تنگی ہے

خرچنگ۔ (ف) سرطان۔ کیکڑا
اثر۔ خارج۔

خرچہ پرچہ۔ (پرچہ تابع مہمل) مصارف۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیٹھے بیٹھے تو کنوئیں خالی ہو جاتے ہیں خرچوں پر خرچوں کو آئے تو کہاں سے آئے۔
(اودھ پنچ)۔

خردہ۔ (خوردہ) نہ بردہ مفت کا درد گردہ۔ نہ لینا ایک نہ دینا دو مفت کی دردسری درج نہیں۔
(فقرہ) ہم آپ کا دیا نہیں کھاتے شاگرد نہیں نوکر نہیں پھر کیا مطلب جو پوچھاپچھی میں پڑیں۔ بقول شخصے نہ خردہ نہ بردہ مفت کا درد گردہ۔
(طلسم ہوش ربا)۔

خرگاہ۔ خرگہ۔ بڑا خیمہ۔ سلاطین اور امرا کا خیمہ۔
اثر۔ خیمہ خرگاہ ایک ساتھ بولتے ہیں۔ خرگاہ تنہا نظر سے نہیں گذرا۔

خزاں ہونا۔ کنایتہً بڈھا ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

خسارہ رکھا ہے۔ نقصان یقینی ہے۔ درج نہیں۔ انجم ؎

زلف بتاں کو کیوں چھیڑو کیا اس میں تمہارا رکھا ہے
اس سودے میں سنتے ہو انجمؔ مفت خسارا رکھا ہے

خسم کیا سکھ سہنے کو یا پیٹ سے لگ کر رونے کو۔ کوئی کام کسی فائدے کی امید پر کیا جاتا ہے ورنہ مثل عبث ہے۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

خشت۔ (بروزن زِشت)۔ اینٹ
اثر۔ اس کے تحت فارسی کا یہ شعر جو ضرب المثل ہوگیا ہے درج کرنا بیجا نہ ہوتا۔ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

بنیاد اگر غلط ہے تو عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی جب پہلی بسم اللہ غلط ہے تو کام کا تھل بیڑا ہو چکا۔

خشتک۔ (بالکسر و فتح سوم) میانی۔ رومال۔ **اثر۔** خارج۔

خشتک میں تین جوئیں دیں اور کھجلائیں۔ (مثل) (عو) ذلیل کرنا۔ تحقیر کرنا۔ (عورتیں خشتک کو خشتقت کہتی ہیں) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ خالی خشتک بمعنی میانی درج ہے۔ (مثل اودھ پنچ سے لی گئی ہے)۔

خشخاش کے دانے کے برابر۔ بہت چھوٹا۔ کچھ بھی نہیں۔
جان صاحب ؎

اس پوستی سدھی نے مرے حوصلہ دل کا
خشخاش کے دانے کے برابر نہ نکالا
اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں "خشخش برابر" ہے وہ درج ہی نہیں۔
(خشخش برابر = ذرا سا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خشخشی ڈاڑھی۔ ڈاڑھی جس میں چھوٹے چھوٹے بال ہوں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

خشخشی ہونا۔ چھوٹا ہونا۔ خشخش کے برابر ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

خصم جورو کی لڑائی کسی کو نہ بھائی۔ ہر شخص اس سے ناخوش ہے کیوں کہ خانہ ویرانی ہو جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

خصم دل کا زخم۔ (خصم اور زخم اس مثل میں بفتح اول و دوم ہیں) شوہر عذاب جان۔ (فقرہ) دل چاہتا ہے کہ گریبان چیروں اور سر بصحرا نکل کھڑی ہوں۔ خصم ہے کہ نگوڑا دل کا زخم۔ (اودھ پنچ)۔

خصمڑا۔ عورتیں تحقیر سے کسی کے خصم (خسم = شوہر) کو خصمڑا کہہ دیتی ہیں (فقرہ) وہ تیرا خصمڑا کیے جن کا پڑھایا ہوا ہے۔ (خصمڑا بفتح اول و دوم)۔

خصم ہے کہ نگوڑا دل کا زخم۔ (عو) خصم (شوہر۔ بفتح اول و دوم) زخم (بفتح و دوم) بیوی کا اپنے شوہر کو برا بھلا کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خصم ہے کہ نگوڑا دل کا زخم۔ مردوا گھر میں کیا آیا کہ زمین پر آسمان سر پر اٹھا لیا۔ (اودھ پنچ)۔

خصوصیت جتانا۔ استحقاق ظاہر کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

خضر کا ناؤ ڈبونا۔ جن سے امید وفا و رہبری ہو اُنھیں کا دغا دینا۔ درج نہیں۔ ذوقؔ ؎

وہ مثل ہے ناؤ یہ کس نے ڈبوئی خضر نے
لے گیا خط ذقن دل کو سوئے گرداب کھینچ

خط پڑنا۔ نشان پڑنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

خط سنبل۔ ایک قسم کی طرز تحریر۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

تھی جو یاد زلف و رخ تو خط میں بھی ہم نے لکھیں
خط سنبل میں کئی سطریں کئی گلزار میں

خط کا پکڑا جانا۔ خفیہ خط کا گرفت میں آنا۔ خفیہ خط کا فاش ہو جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام معلوم)۔

خطا معاف۔ کسی بات سے متفق نہ ہونے پر بطور معذرت کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ رشید ؏

کوثر سے لاکھ درجے ہے بہتر خطا معاف

خفت اٹھانا۔ شرمندہ ہونا۔ خجالت اٹھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خفیف سا۔ ہلکا سا۔ بہت تھوڑا سا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

خفیہ کارروائی کرنا - کسی کام کو پوشیدہ کرنا - درج نہیں - (لغت نام نامعلوم)۔

خلجان ہونا - تردد ہونا - اس طرح درج نہیں - (لغات اردو)۔

خلوت کے وقت - تنہائی کے وقت - تنہائی میں - درج نہیں - (لغت نام نامعلوم)۔

خم بجانا - مستعد ہونا - تیار ہونا - اس طرح درج نہیں - (فقرہ) دونوں اکھاڑے میں کود ے - خم بجا کر سرگرم تلاش ہوئے - (طلسم ہوش ربا) خم ٹھوکنا درج ہے۔

خم ٹھوکنا - (کنایۃً) کسی کام میں کسی نے مقابلہ کرنا۔ ؎

وہ ہمیں ہیں عشق سے لڑتے ہیں جو خم ٹھونک کے
ورنہ ناسخ اس قدر پہلواں میں زور ہے

اثر - یہ خم ٹھونکنا باضافۂ نون غنہ ہے۔ جس طرح ناسخ کے شعر میں ہے۔ شعر کا دوسرا مصرع ناموزوں ہے۔ صحیح مصرع باضافہ کس قبل پہلواں ہے کس پہلواں میں زور ہے۔

خم ہونا - جھکنا - درج نہیں - (لغات اردو)۔

خنجری - ۲- گل بدن اور شروع میں جو خطوط ہوتے ہیں ان کو بھی خنجری کہتے ہیں۔

اثر - ان خطوط کو نہیں بلکہ پورے کپڑے کا نام خنجری ہے۔ (نون غنہ اور اعلان نون کے ساتھ دونوں طرح بولتے ہیں)۔ جرأت ؎

بے تیغ قتل ہم تو ہوتے ہیں دیکھ کر وہ
رانیں بھری بھری اور شلوار خنجری کی

حضرت مولف نے جو شعر رند کا پیش کیا ہے اس میں بھی دھاریوں سمیت کپڑا لیا ہے (گل بدن کی خنجری نے)۔ شعر رند یہ ہے: ؎

جو نزاکت اُس میں ہے کب ہے کسی انسان میں
خنجری نے گل بدن کی چٹکیاں لیں ران میں

دھاریاں چٹکیاں کیوں کریں گی۔ اور گل بدن یا شروع میں سیدھے خطوط کہاں سے آئیں گے۔

خِنصَر - (ع) چھنگلیا - اثر - خارج۔

خواب کی تعبیر - خواب کے بیان پر نیک و بد نتیجے کا قیاس - درج نہیں - ناسخ ؎

میں نے خواب وصل کو اُس سے کیا ہے جب بیاں
اُس نے اُلٹی ہی سُنائی ہے مجھے تعبیر خواب

خواب مخمل - مخمل کی نرمی اور نفاست کا خواب سے استعارہ کرتے ہیں۔

اثر - مخمل کے نرم رویں کو خواب مخمل کہتے ہیں - رشید ؎

اس قدر فصل بہاری نے کیا ہے آزرم
خواب مخمل کی طرح ہو گئے ہیں کانٹے نرم

خواب میں بَرّانا - سوتے میں باآواز بلند باتیں کرنا یا ڈر کر شور مچانا درج نہیں - ناسخ ؎

نام تیرا ہے مجھے وردِ زباں رویا میں بھی
ہو کسی کو جیسے بڑانے کی عادت خواب میں

خواب میں نہیں۔ یہ چیز ہرگز میسر نہیں۔
درج نہیں۔ (محاورات ہند)

خواہش جی کا ہش۔ کسی چیز کی خواہش
للک باعث آزار ہے یا تکلیف دہ
ثابت ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
مگر تپش دل میں متصل ترقی تھی۔ خواہش
جی کی کاہش۔ (فسانۂ عجائب)

خواہش کرنا۔ چاہنا۔ درج نہیں۔
(لغات اُردو)۔

خواہش ہونا۔ درکار ہونا۔ درج
نہیں۔ (لغات اُردو)

خوب ٹھوکا۔ بہت مارا۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)

خوب خاک چھانی۔ بہت محنت
کی گئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خوب خبر لی۔ غصہ کیا۔ مارا پیٹا یا
خبر نہ لی۔ لہجے پر مدار ہے۔ درج
نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خوب دور دبک کی۔ خوب گھُرکا
دھمکایا۔ درج نہیں۔ (محاورات
ہند) دوت دبک بھی بولتے ہیں بلکہ
یہی زیادہ مستعمل ہے۔

خوب گت کی / بنائی۔ خوب مارا۔
سزا دی۔ ذلیل کیا۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

خوب لتاڑا۔ پیچھے پڑ گئے۔
الزام دیا۔ درج نہیں۔ (محاورات
ہند)۔

خوب نام پیدا کیا۔ شہرت
حاصل کی۔ یا بطور طنز بدنامی ہوئی۔
درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

خوب گرمی کی۔ (عو) لگاوٹ
کی باتیں کرنا۔ درج نہیں۔
قلق ؎

خوبی گرمی کی چونچلا ہے نیا
مجھ پہ ہوتے ہیں طعن سننا ذرا

خوبی ہونا۔ اچھائی ہونا۔ درج نہیں۔
(لغات اُردو)۔

خوخیانا - خوخیا دوڑنا۔ (بفتح
اول وکسر سوم) بندر کی طرح غصّہ
کرنا۔ دھمکانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
کئی دفعہ خوخیا دوڑا اور اپنی زبان
میں گالیاں دیں۔ (اودھ پنچ)۔

خود غرضا۔ مطلب کا دوست یا آشنا۔
عورتیں خود غرض کی جگہ خود غرضا بولتی
ہیں۔ (ر ساکن) درج نہیں۔

خود فضیحت - دیگراں را نصیحت۔ اُس جگہ بولتے ہیں جہاں
کوئی آپ تو برا کام کرے اور دوسرے
کو مانع ہو۔ سحر ؎

مرتے ہیں پریوں پہ ہم جناں پر واعظ
خود فضیحت ہیں اوروں کو نصیحت نہ کریں

فارسی میں خود را فضیحت الخ ہے۔
اُردو میں صرف خود فضیحت بولتے ہیں
باقی ٹکڑا چھوڑ دیتے ہیں۔
اثر۔ اگر اُردو میں صرف خود فضیحت

مستعمل ہے تو فارسی کی مثل (وہ بھی بعد حذف را قبل فضیحت) درج کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ علاوہ بر ایں خالی خود فضیحت عورتوں کی زبان ہے مرد فارسی کی پوری مثل بولتے ہیں اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔ سحر کا شعر جس طرح نقل کیا ہے ناموزوں رہے گا جب تک جناں کے پہلے جوڑ کا اضافہ نہ کیجیے اور خود فضیحت ہیں کے بعد لفظ وہ کا اضافہ نہ کیجیے۔ "آئینۂ محاورات" میں بھی پوری مثل قدرے تغیر کے ساتھ درج ہے :

"خود را فضیحت دیگرے را نصیحت"

فارسی محاورے کی ایک صورت یہ بھی ہے جو اودھ پنچ سے نقل کی جاتی ہے؛

"خورش فضیحت دیگراں را نصیحت"۔

اردو میں بھی خود را فضیحت دیگراں را نصیحت بولتے ہیں۔ نیز خورش فضیحت و بدیگراں نصیحت۔ سحر کے شعر میں خورش فضیحت کا ترجمہ خود فضیحت ہے نہ کہ فارسی مثل کو اس طرح بولتے ہیں۔ المختصر فارسی مثل کی یہ دو صورتیں ہیں باقی فضول کی بحث آرائی ہے؛

۱۔ خورش فضیحت و بدیگراں نصیحت

۲۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔

خود مطلب۔ اپنی مراد بر آنے کا جویا۔ خود غرض۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

سچ تو یہ ہے آدمی سا کوئی خود مطلب نہیں
کی عبادت بھی تو حور مہ لقا کے واسطے

خو ڈالنا۔ عادی ہونا۔ عادت ڈالنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ غالب کا شعر بھی ہے ؎

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی

خوراک۔ کھانا۔ غذا۔ چارا۔ بحر نے خوراک کہا ہے لیکن اب فصحا کی زبانوں پر بروزن براق ہی ہے ؎

رزق سے محروم رازق نے نہ رکھا شکر ہے
گوشت پر اپنے گرے ٹوٹے جو ہم خوراک سے

اثر۔ یہ شعر خوراک بروزن براق کی سند میں پیش کیا ہے حالاں کہ اس میں بھی خوراک بروزن بیباک ہے۔ خوراک فصحا کی زبان پر اب تک واو معروف کے اعلان کے ساتھ ہے عوام واو کی خفیف آواز نکالتے اور بروزن بُراق بولتے ہیں۔ حضرت مولف نے اُلٹی گنگا بہائی ہے۔

خوش آنا۔ پسند آنا۔ درج نہیں۔

میر ؎

خوش نہ آئی تمہاری چال ہمیں
یوں نہ کرنا تھا پائمال ہمیں

آتش ؎

ہنسنا ہی خوش آیا نہ تو رونا مرے دل کو
میٹھا ہی نہ بھایا نہ سلونا مرے دل کو

خوشا نصیب۔ قسمت کی خوبی۔ قسمت کا موافق ہونا۔ درج نہیں۔

قلق ؎

کن حسرتوں سے کہتے ہیں فرقت زدہ ترے
جن کی بغل میں یار رہے ان کا خوش نصیب
خوش باوری ۔ کسی بات کا آسانی یقین کر لینا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ)
موکل اور وکیل دونوں کی خوش باوری نے برمکی کا خیال دسترخوان بچھایا ہے۔
(اودھ پنچ)۔
خوشی سے پھولنا ۔ نہایت بشاش ہونا ۔ درج نہیں ۔ ذوق ؎
کوس پھولا ہے خوشی سے نفخ کا کیا ذکر ہے
جوں حباب اس کے نہیں مطلق شکم میں امتلا
خوشی کے مارے پھول جانا ۔ بہت خوش ہونا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ)
مجھے بھی ان عنایتوں سے خوش ہونا چاہیے تھا مگر عنایت عام ہوتی تو بے شک میں خوشی کے مارے پھول جاتی۔
(اودھ پنچ)۔
خون پانی ایک کرنا ۔ (ع) خون کو پانی کی طرح بہانا ۔ (فقرہ) میں سرپٹک کر لہولہان کر دوں گی اور تمہارا اپنا خون پانی ایک نہ کروں تو میرا نام نہیں۔
اثر ۔ یہاں بھی محاورے کے صحیح مفہوم سے بیگانہ ہو کر عبارت سے معنی گڑھے گئے ہیں ۔ خون پانی ایک کرنا سخت مصیبت اور تکلیف اٹھانا جان کھپی کرنا ہے نہ کہ دراصل خون کو پانی کی طرح بہانا۔
طلسم ہوش ربا کا یہ فقرہ ملاحظہ کیجیے :
"... اگر مجھ کو ہاتھ لگاۓ گا تو خون پانی ایک کروں گی سنکھیا کھا لوں گی کنوئیں میں ڈوب مروں گی ۔
خون چوسنا ۔ بچے کا ماں کا دودھ پینا ۔
۲ ۔ خون خشک کرنا ۔ درج نہیں ۔ (لغات اُردو)۔
خون روا ہونا ۔ قتل جائز سمجھنا۔ درج نہیں ۔ انجم ؎
اگر بے گنہ خوں روا ہے کسی کا
تو حاضر ہے سر اس میں کیا ہے کسی کا
خون کا بدلہ خون ۔ جیسی خطا ویسی سزا ۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند)۔
خون کرنا ۔ انسان کو قتل کرنا ۔ ایذا دینا ۔ درج نہیں ۔ آتش ؎
آنکھوں سے جائے اشک ٹپکنے لگا لہو
آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خوں کیا
خون کے شرّاٹے اُڑنا ۔ بھی ہے ۔ یہ بھی درج نہیں ۔ میرا شعر ہے ۔ ؎
خون کے اُڑتے ہوں شرّاٹے
پاؤں نہ کانپیں جھومے جائیں
خون کے نالے بہنا ۔ کنایۃً خونریزی ہونا۔
اثر ۔ میری نظر سے کہیں نہیں گذرا ۔ نہ تحقیق ہو سکی۔
خوید ۔ (ف ۔ بروزن شہید) گیہوں یا جَو کا جو سبز ہو وغیرہ ۔ **اثر** ۔ خارج ۔

خیال ہونا ۔ کسی امر کی یاد آنا ۔ یا توجہ ہونا کسی بات کی طرف ۔ درج نہیں ۔
غالب ؎
پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال

خیالی قلعے ۔ دور از کار منصوبے ۔
خیالی پلاؤ پکانا ۔ ہوائی قلعے تعمیر کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) تمہاری قوم کی حالت یہ ہے کہ ساری زمین کا نقشہ سامنے رکھ کے دیکھتی اور خیالی قلعے بنانے لگتی ہے ۔ (اودھ پنچ) ۔

خیالی قلعے بنانا ۔ دل خوش کن خیالات جن کی کوئی اصلیت نہ ہو ۔ خیالی پلاؤ پکانا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) قوم کی حالت یہ ہے کہ ساری زمین کا نقشہ سامنے رکھ کے دیکھتی اور خیالی قلعے بنانے لگتی ہے ۔ (اودھ پنچ) ۔

خیر ۔ بعض لوگوں کا تکیہ کلام بھی ہوتا ہے ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

خیر سے گھر کو سدھارو ۔
طنزیہ کلمہ ۔ یعنی گھر جاؤ ورنہ پیٹے یا درست کیے جاؤ گے ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

خیر منانا ۔ ایک معنی ہیں لوٹ لینا ۔ یہ درج نہیں ۔ (فقرہ) راستے ڈگے کی خیر منائی دوتی چرتی جو بھی مل گئی غنیمت سمجھے ۔ چھین چھان نو دو گیارہ ہو گئے ۔ (اودھ پنچ) ۔

خیر ۔ ہوا سو ہوا جانے دو ۔ صبر کرو ۔ معلوم ہوا ۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند) ۔

خیر ہوئی ۔ آفت ٹلی ۔ مصیبت سے بچ گئے ۔ درج نہیں ۔ امیر ؎
خواب میں آئے بھتے وہ غیر کے ساتھ
کھل گئی آنکھ مری : خیر ہوئی

خیر و عافیت ۔ اس کے ایک معنی نہیں کے ہیں ۔ وہ درج نہیں ۔
انشا ؎
اوصاف ہیں زیادہ زحد اپنی آہ میں
لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر و عافیت

خیریت چاہنا ۔ سلامتی منانا ۔ درج نہیں ۔ (لغات اردو) ۔

خیلا طبیلا ۔ (عو) پھوہڑ ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) تمہارا کا ایسی خیلا طبیلا فوج کوئی ہو ۔

خیمہ لگانا ۔ خیمہ کھڑا کرنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (لغات اردو) ۔

د

داب بٹھانا ۔ رعب بٹھانا ۔ بے جا حکومت کرنا ۔
اثر ۔ داب جمانا بھی ہے ۔ وہ درج نہیں ۔ (دیکھیے فیلن) ۔

داب بیٹھنا ۔ زبردستی قبضہ کر لینا ۔
اثر ۔ لغت نام نامعلوم میں داب بیٹھنا کے یہ معنی بھی ہیں : چڑھ بیٹھنا ۔

سواری گانٹھ لینا۔ دبوچ لینا مال مار لینا جائداد غصب کرلینا۔ حق تلف کرنا۔ کسی کا حق نہ دینا۔

داب دینا۔ دفن کر دینا۔ زمین میں دبا دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں مٹی دینا کہتے ہیں۔

داب رکھنا۔ روپیہ مار لینا۔ کوئی چیز روک رکھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں امانت میں خیانت کرنا یا مال دبا بیٹھنا کہتے ہیں گے۔ یہ درست کہ آتش نے داب رکھنا بھی نظم کیا ہے مگر یہ بربنائے شعر ہے جس کا اعتراف دابنا کے تحت خود حضرت مولف نے کیا ہے۔

داب صحبت۔ علم مجلس۔ تہذیب۔ شائستگی۔

اثر۔ لکھنؤ میں آداب مجلس یا آداب محفل کہتے ہیں۔

داتا پن کرے بخیل جھر جھر مرے۔ سخی دیں دیں بخیل سوکھے جل کر مریں۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔

داتا داتا مر گئے رہ گئے مکھی چوس۔ جو لائق اور سخی تھے وہ نہیں رہے۔ نالائق اور بخیل رہ گئے۔ درج نہیں۔ (پہلا داتا بمعنی سخی دوسرا داتا خطاب بخدا)۔

داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھولے۔ کوئی دے کوئی جلے۔

اثر۔ یہ مثل پھولے کے بجائے پھٹے کے ساتھ بھی ہے: داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔

داتا کا دان غریب کا اشنان۔ سخی کے خیرات کرنے سے غریب کا کام چل جاتا ہے۔ مال دار کا دان دینا اور غریب کا نہا لینا برابر ہے۔ درج نہیں۔

داتا کی ناؤ پہاڑ چڑھے۔ سخی کا کام رُکا نہیں رہتا۔ وہ ہر مشکل پر فتح یاب ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

داتا کے تین گن، دے، دلوا دے، دے کے چھین لے۔ خدا دیتا ہے دوسروں سے دلواتا ہے اور دے کر چھین لیتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

داتا کے تین گُن۔ دے نہ دے دے کے چھین لے۔ (داتا بمعنی خدا) یہ مثل بھی درج نہیں۔ (فیلن)۔

داخل دفتر۔ (بغیر اضافت) شامل مسل۔ نامنظور۔ مقدمہ یا درخواست خارج ہونے کی جگہ بولتے ہیں۔

اثر۔ مقدمہ فیصلے کے بعد داخل دفتر ہوتا ہے۔ ضرور نہیں کہ خارج ہی ہوا ہو۔

داخلی شاعری۔ ایسی شاعری جس میں شاعر اپنے جذبات کا اظہار

کرے جسے انگریزی میں
Objective poetry کہتے ہیں۔
خارجی شاعری یا Subjective
poetry کی ضد۔ درج نہیں۔

دادرا۔ بتیسی۔ جیسے دادرا بیٹھ گیا۔
یعنی غش آگیا۔
اثر۔ فیلن میں جس سے عبارت مستعار
ہے دادرا کی انگریزی
لکھی ہے، جس کے معنی ہیں تالو نہ کہ
دانتوں کی بتیسی۔ پلیٹس نے Palate
کے ساتھ uowla یعنی حلق کے
کوّے کا اضافہ کیا ہے۔ لہٰذا دادرا
بیٹھنے کے معنی ہوئے آواز بیٹھ جانا
بند ہو جانا۔ سبب کوئی بھی ہو نہ کہ
بتیسی بیٹھ جانا۔ دانت پچی ہو جانا یا
غش آنا۔

داد وستد۔ لین دین۔ خرید و
فروخت۔ درج نہیں۔ (لغات
سعیدی)۔

دادھیال۔ ددھیال۔ ددیال۔
دادا کا گھر۔ دادا کا خاندان۔ لکھنؤ
میں ددھیال بولتے ہیں۔ یہ لفظ بیگات
کی زبانوں پر مونث ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سب
کی زبان پر لفظ ددھیال مونث ہے۔

دارابی۔ رسّی جس سے توپ کھینچتے
ہیں۔ **اثر۔** خارج۔

دارائی۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسے
اردو میں دریائی کہتے ہیں۔
اثر۔ دربائی (ب) کتابت کی غلطی ہے
دریائی (ے بعد ر) چاہیے۔
(لغات سعیدی)۔

دار بیل۔ پھیلی ہوئی بیل جو ٹھاٹھر
پر چڑھی ہو۔ درج نہیں۔
لذت عشق ؎
وہ انگور کی ایک طرف دار بیل
جوانوں کو مستی ہو لڑکوں کو کھیل

دار و مدار۔ دارمدار۔ انحصار ٹھہراؤ۔
قرار۔ مدارات۔ تواضع۔ صفائی۔
درج نہیں۔ (لغات سعیدی)۔

داری۔ (ھ) (ہندو) باندی۔ لونڈی
وہ کنیز جسے لڑائی میں جیت کر لائے
ہوں۔ حرم۔ **اثر۔** خارج۔

داڑھ۔ ہندی میں دال ہندی سے
اور لکھنؤ میں دال فارسی سے ہے۔
دیکھو ڈاڑھ۔ داڑھیں۔ دیکھو ڈاڑھیں۔
اثر۔ ڈاڑھیں کے تحت سحر لکھنوی کا یہ
شعر ہے ؎
دوڑتے ہیں ہنس موتی چننے کو آواز پر
الفت دنداں میں جب روتا ہوں ڈاڑھیں مار کر
تاہم لکھنؤ میں ڈاڑھ دال فارسی سے
یعنی داڑھ ہے۔ یہ نکات کون سمجھ
سکتا ہے۔

داس بکری۔ بردہ فروشی۔ درج
نہیں۔ جب داس بمعنی غلام لکھا تھا
تو داس بکری کیوں نہ ہو۔ فیلن میں

درج ہے۔
داشت۔ بطور لاحقہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً یادداشت، نگہداشت عرض داشت وغیرہ۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
داغ آنا۔ جل جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) چاول میں داغ آگیا۔ (لغات اُردو)۔
داغ پر داغ۔ صدمے پر صدمہ مصیبت پر مصیبت۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) میرا شعر ہے ؎
داغ پر داغ ترے عشق میں یوں حاصل ہو
جیسے آغوش مہ نو میں مہ کامل ہو
داغنا۔ چرکا دینا گرم لوہے سے نشان ڈالنا۔ توپ یا بندوق چھوڑنا۔ توپ سر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
داغ ہونا۔ چرپایہ کا ختی ہونا یا گرم لوہے سے داغا جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فیلن اور لغات سعیدی)۔
داغی آم۔ تھوڑا سڑا ہوا آم۔ درج نہیں۔
داغی بننا۔ مجرم بننا۔ بدنام ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔
داہ۔ (ھ۔ س) (ہندو) مردے کو جلانا۔ **اثر۔** خارج۔

داہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے۔ (عو) قسم دلانے کے لیے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھانا کی جگہ کھایا بولتے ہیں۔
دائر۔ (قانون) زیر تجویز۔
اثر۔ یہ مقدمہ عدالت میں رجوع کر دینا ہے پیش کر دینا ہے۔ تجویز سے پہلے اور مرحلے بھی ہوتے ہیں مثلاً تنقیحیں قائم ہونا۔ گواہ گذرنا۔ وغیرہ لطف یہ ہے کہ "دائر کرنا" کے تحت خود بھی لکھا ہے رجوع کرنا۔ پیش کرنا سلسلہ شروع کرنا۔ جیسے مقدمہ دائر کرنا۔
داؤں (داؤ) کرنا۔ کشتی یا اور کسی فن میں پیچ گانٹھنا۔ اس طرح درج نہیں۔
میر انیس ؎
تھم تھم کے یوں گیا صف اعدا پہ وہ دلیر
جاتا ہے داؤں کرکے غزالوں پہ جیسے شیر
داؤں مارنا۔ نفع کثیر اٹھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے تو بڑا داؤں مارا۔ اس معاملے میں لاکھوں کے وارے نیارے ہوئے۔ (لغات اُردو)۔
دائی۔ ۳۔ انّا دودھ پلانے والی۔
اثر۔ دودھ پلانے والی کو خالی دائی نہیں کہتے بلکہ دائی پلائی کہتے ہیں۔ (دیکھیے فیلن) جس طرح دائی کھلائی وہ عورت ہے جو چھوٹے بچوں کو کھلائے اور اپنے پاس رکھے۔
دائی جانے اپنی ہائی۔ دائی

کو بچہ جنانے میں خود تکلیف نہیں ہوتی لہٰذا وہ تکلیف کی قدر کیا جانے ۔ جس پر جیسی گذرتی ہے وہی خوب جانتا ہے ۔ درج نہیں ۔

دائی کو میرے کوستی ہے ۔ (عو) میرا بُرا چاہتی ہے ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)

دائیں بائیں دے کر نکل جانا ۔ دھوکا دے کر نکل جانا ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں کہیں گے جھکائی دے کر آنکھ بچا کر یا کنائی کاٹ کر نکل جانا ۔

دائیں بائیں دیکھنا ۔ چوکنّا ہونا ۔ اِدھر اُدھر دیکھنا ۔ درج نہیں ۔

دال ۔ (ع) ۔ دلالت کرنے والا ۔ راہ دکھانے والا ۔ اس معنی میں بتشدید لام ہے ۔

اثر ۔ اُردو میں اس معنی میں بھی بلا تشدید لام ہے ۔ کوئی صاحب تشدید لام کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں ناکام رہیں گے ۔ یہی اس امر پر دال ہے کہ بلا تشدید دال ہے ۔

دال ۔ انڈے کی زردی ۔

اثر ۔ میں نہیں واقف اور کوئی سند پیش نہیں کی گئی ۔

دال پیش دو چل دو ۔ چلے جاؤ ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) شام کے وقت تہی دستان قسمت سے کہہ دیا دال پیش دو چل دو ۔ اپنا سا منہ لے کے پلٹ آئے ۔ (اودھ پنچ) ۔

دال چپاتی بٹنا ۔ آپس میں جوتی سے مار پیٹ ہونا ۔

اثر ۔ جوتیوں میں دال بٹنا ہے نہ کہ دال چپاتی بٹنا ۔

دال دلنا ۔ دال کو چکی میں دو ٹکڑے کرنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) وہ دال دلتی ہے ۔ (لغات اُردو) ۔

دال فے ۔ (عو) دفان ہو ۔ دور ہو ۔ جاؤ ۔ اس طرح درج نہیں ۔

انشا ؎

جس سے سب دال فے ہو وحشت
عنبر کی بھری ہو جس میں نکہت

نوٹ : دال فے عین درج ہے ۔

دام ۔ گھاس کھانے والا صحرائی چوپایہ جیسے ہرن ۔

اثر ۔ تنہا مستعمل نہیں ۔ دام دد ایک ساتھ بولتے ہیں ۔

دام اٹھنا ۔ کسی چیز کا فروخت ہو جانا ۔ قیمت یا لاگت کا حاصل ہونا ۔ دام کھڑے ہونا ۔ معروف ؎

بازار عشق میں ہم دل کو پھرے دکھاتے
پر خاک بھی نہ یارو دام اس گھر کے اٹھے

اثر ۔ دام اٹھنا کسی چیز کی قیمت لگنا ہے اور بس ۔ یہی معروف کے شعر کا مطلب نفی میں ہے ۔ کسی نے کوئی قیمت نہیں لگائی ۔ کوڑیوں کے مول بھی نہ پوچھا ۔ لغت نام نامعلوم میں بھی میرا بیان کردہ مفہوم درج ہے ۔

داماں - دامن - (ف) آنچل وغیرہ -
اثر - تنہا داماں اُردو میں مستعمل نہیں۔ خارج -

دام دیجیے کام لیجیے - مثل - اجرت دینے پر کام ہوتا ہے - درج نہیں - (دیکھیے فیلن) -

دام کا کام بات سے نہیں ہو جاتا - یعنی روپیہ خرچ کرنے سے ہوتا ہے - درج نہیں -

دام کریں کام - معقول مزدوری دینے سے کام اچھا ہوتا ہے - درج نہیں - (یہی مطلب اس مثل سے نکلتا ہے : کھری مزدوری چوکھا کام) -

دامن اٹھا کر چلنا - آنچل سنبھال کر نا - آنچل یا دامن سمیٹ کر چلنا - درج نہیں - (لغت نام نامعلوم) (دامن اٹھانا درج ہے) -

دامن پسارنا - بھیک مانگنا - کسی سے کچھ التجا کرنا - درج نہیں ؎

مقسوم کا جو ہے سو وہ پہنچے گا آپ سے
پھیلایے نہ ہاتھ نہ دامن پسارے

دامن پھیلانا - کنایۃً - کچھ مانگنا - التجا کرنا -
اثر - ایک معنی ہیں - دعا مانگنا - خدا سے التجا کرنا - یہ درج نہیں - (لغت نام نامعلوم) -

دامن تھام لینا - روک لینا - جلیل ؎

اب تو نکلنا وادیِ وحشت سے مشکل ہے
جہاں اٹھ کر چلے ہم خار دامن تھام لیتے ہیں

اثر - دامن تھام لینا مجازاً کسی پر بھروسا کرنا - اپنے کو سپرد کر دیتا ہے - مفہوم درج نہیں - انیس ؎

چل کر امام پاک کے دامن کو تھام لو
فردوس ہاتھ آئے وہ ہاتھوں سے کام لو

دامن جھاڑ کر اٹھنا - دنیوی تعلقات سے آزاد ہونا - اس طرح درج نہیں - (لغت نام نامعلوم) قطع تعلقات کرکے روانہ ہونا - خالی ہاتھ جانا - اس طرح درج نہیں ؎

کس لیے لے خار الجھتا ہے تو ہم سے بے سبب
اُٹھ چلے لے باغ سے ہم زار دامن جھاڑ کر

دامن جھٹک کر کھڑا ہو جانا - متنفر بے زار ہو جانا - الگ ہو جانا - اس طرح درج نہیں - (لغات سعیدی) -

دامن چھونا - دامن کو ہاتھ لگانا - درج نہیں - آتش ؎

دامن اُس گل کا کیا چھوئے گی صبا
یہ کسی نے ہے جھوٹ اڑائی بات

دامن کا کام بات سے نہیں ہو جاتا - روپیہ ہی خرچ کرنے سے ہوتا ہے - درج نہیں - (آئینۂ محاورات) -

دامن ہاتھ میں ہونا - بھروسا ہونا - تکیہ ہونا - درج نہیں - تعشق ؎

ہ دامن دولت سلطان امم ہاتھ میں ہے
دین و دنیا صفت تیغ دو دم ہاتھ میں ہے

دامنی ۔ (حرف سوم ساکن) بجلی۔ یہ معنی درج نہیں ۔ فیلن میں موجود ہے۔ میؔر نے بھی ایک شعر میں دامنی دمکی بمعنی بجلی چمکی نظم کیا ہے شعر اس وقت یاد نہیں آتا۔

دام و درم ۔ روپیہ پیسہ۔ درج نہیں۔ ہ
دام و درم کی بات نہ کر
لوٹ ہے حاضر ساغر بھر
(اودھ پنچ)۔

داموں کا روٹھا باتوں سے نہیں مانتا ۔ مزدور خالی باتوں سے نہیں خوش ہوتا اپنی مزدوری چاہتا ہے۔

دام ہونا ۔ پیسہ پاس ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دام ہوتے تو مکان مول لیتے۔ (لغات اُردو)

دانا ۔ بیلوں کو کھلیان پر چلانا ۔ (فقرہ) دائے ہوئے غلہ کو ٹوکری میں رکھ کر اڑا دو۔

اثر۔ بیلوں سے غلہ کو روند دانا ماندنا یا دائیں چلانا ہے نہ کہ دانا۔

دانایان فرنگ ۔ یورپ کے دانشمند لوگ ۔ درج نہیں (فیلن)۔

دانت پر تلوار لگانا ۔ دانت پر مار کر تلوار کی تیزی کا امتحان کرتے ہیں۔ وزیر ہ
لگائی دانت پہ محبوب سبزہ رنگ نے تیغ
خضر نے ناؤ چڑھائی ہے آب گوہر پر

اثر۔ تلوار دانت پر ماری گئی تو دانت رہ چکے ۔ تلوار دانت پر لگائی جاتی ہے۔ جیسا کہ وزیر کے شعر میں ہے۔

دانت پر میل نہ ہونا ۔ نہایت مفلس ہونا۔ تہی دست ہونا۔ کوڑی پاس نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

نوٹ : دانتوں پر میل نہ ہونا درج ہے۔

دانت تلے جیب (زبان) دے ۔ ٹھہر۔ تامل کر۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

دانت چبانا ۔ (ع و) (لکھنؤ)۔ سوتے میں دانت پیسنا۔

اثر۔ لکھنؤ پر بہتان عظیم ۔ سوتے میں آدمی دانت چباتا نہیں کرکراتا ہے۔ (بفتح اول وسوم) جس کو حضرت مولف دوسری جگہ کرّانا لکھتے ہیں!

دانت رکھوانا ۔ چکی سل وغیرہ کے سطح کو چھینی وغیرہ سے ناہموار کرنا تاکہ ہر چیز اچھی طرح پسے ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دانت لگنا ۔ دانت بیٹھ جانا۔ (دہلی) جبڑا بند ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ معنی ہرگز نہیں۔ دانت لگنا کسی چیز کے حاصل کرنے کی فکر

میں ہوتا ہے۔ دانت بیٹھنے کا مفہوم دانت
پچّی ہو جانا ہے۔
فیلن میں حضرت مولف کے بیان کردہ
معنی بے شک درج ہیں۔
دانتوں اٹھانا۔ (عو) دانتوں سے
چننا۔ نہایت قدر کے ساتھ اٹھانا۔
(فقرہ) کوڑی گرے تو یہ دانتوں اٹھائے)۔
اثر۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ دانتوں سے
اٹھاتا ہے (بجائے دانتوں اٹھانا:
بمعنی کنجوس، بخیل۔
فیلن میں بھی دانتوں سے اٹھاتا ہے اور
معنی بخیل Miser لکھے ہیں۔
دانتوں کے تلے/نیچے انگلی دینا۔ حیران ہونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دانتوں کے تلے انگلی دبانا
کہتے ہیں نہ کہ دینا۔ (دیکھیے لغات
سعیدی)۔
داند۔ (بر وزن چاند)۔ سپاہیوں کا
ظلم رعایا اور غریبوں پر۔ شریر لڑکوں کی
کود پھاند۔ عورتوں کی زبان پر مطلق ظلم
کی جگہ ہے۔
اثر۔ داند کوئی لفظ نہیں اور چونکہ بر وزن
چاند تحریر ہے۔ غلط الکاتب کا بھی دھوکا
نہیں ہوتا۔ مندرجہ مفہوم قریب قریب
لفظ دُند بر وزن گند سے ادا ہوتا ہے۔
(مچانا کے ساتھ)
دان دینا۔ صدقہ دینا۔ خیرات دینا۔
درج نہیں۔ ناسخ

سے خط شب رنگ پہ گالوں پہ نہیں دھیان کرو
ہے ابھی چاند گہن بوسہ کوئی دان کرو
دان کرنا۔ خیرات کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) چندر گرہن ہے کچھ دان کرو۔
(لغات اُردو) متن میں صرف دان
لکھا ہے مگر مثال میں ناسخ کا جو شعر
پیش کیا ہے اُس میں دان کرنا نظم ہے۔

سے
خط شب رنگ پہ گالوں پہ نہیں دھیان کرو
ہے ابھی چاند گہن بوسہ کوئی دان کرو
دانوری۔ (ہ۔ نون غنہ) وہ رسی جس
سے غلہ مانڈتے وقت بیل باندھے جاتے
ہیں۔ اثر۔ خارج۔

دانہ بدلی۔ کبوتروں کا باہم ایک
دوسرے کو دانہ کھلانا۔ کمال محبت کی
علامت ظاہر کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دانہ بدلوّل کہتے ہیں (واو
مشدد)۔ یہ علیحدہ درج ہے مگر لکھنؤ
کی تخصیص نہیں۔
دانہ دانہ ہمی شود انبار۔ تھوڑا
تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔
دانے دان کرنا۔ تباہ کرنا۔ برباد
کرنا۔ جرأت سے
تو بولے ہے یہ ہے پھر آن ہے ہے
کہا چیچک نے دانے دان ہے ہے
اثر۔ دانے دان کہاں کا محاورہ ہے۔ میں
واقف نہیں۔ قاموس کہتا ہے کہ دانے

دال دانے خیرات کرنا ہے جو چیچک نکلنے کا نتیجہ ہے۔ واللہ اعلم۔

دانے دانے پر مہر ہوتی ہے۔ مثل۔ جو رزق جس کے مقدر کا ہوتا ہے اُسی کو ملتا ہے دوسرا نہیں پا سکتا ہے۔ اُس جگہ بولتے ہیں جب کہیں اتفاقیہ بے ارادے ٹھہرنا ہو جائے اور وہاں کچھ کھانا پڑے۔

اثرؔ۔ اول تو مثل اس طرح ہے: "دانے دانے پر مہر ہے"۔ دوم رزق کی قید غلط۔ جو جس کے مقسوم کا ہے اس کو ملتا ہے۔

دبا جانا۔ مغلوب ہوا جانا۔

داغؔ ؎

اللہ اللہ ری گرانباری غم بعد فنا
کہ مری خاک سے آندھی بھی دبی جاتی ہے

اثرؔ۔ یہ دبنا یا دب جانا ہے نہ کہ دبا جانا داغؔ کے شعر میں بھی میرا بیان کردہ مفہوم ہے۔

دباؤ میں پڑنا۔ کسی کا ڈر یا خوف ہونا۔ لوہا ماننا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) فلاں شخص دباؤ میں پڑ گیا ہے۔ کچھ بنائے نہیں بنتا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دب جانا۔ مغلوب ہونا۔ کسی شے کے نیچے آنا۔ جھگڑے فساد کا کم ہو جانا۔ آتشؔ کا شعر بھی یاد آیا ؎

سوائے نام کے باقی اثر نشاں سے نہ تھے
زمیں سے دب گئے جھکتے جو آسماں سے نہ تھے

دبو دبو کرنا۔ کسی بات کو مخفی کرنا۔ چپکے چپکے کسی بات کو دبا دینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دبدبہ دکھانا۔ رعب دکھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم مجھے اپنا دبدبہ دکھاتے ہو۔ (لغات اُردو) تنہا دبدبہ درج ہے۔

دُبدھا۔ (بضم اول)۔ شک شبہ۔ پیش وپس۔ (عوام اور خاص کر مستورات دُگدھا بولتی ہیں)۔

اثرؔ۔ کیا عوام کیا خواص کیا مرد کیا عورت سبھی دُگدھا یا دُگدا بولتے ہیں۔

انجمؔ ؎

کہہ گئے تھے وہ ہم آئیں گے بشرط فرصت
انجمؔ اس وعدے میں دُگدا نظر آتا ہے مجھے

دیگر ؎

شب وصل دگھدا جو تھا صبح کا
وہ جاگا کیے دو گھڑی رات سے

فیلن نے بھی عوام یا خواص کی قید نہیں لگائی ہے اور دُگدا کا سنسکرت ماخذ دِگدا (بکسر اول) قرار دیا ہے۔ ہندی میں بے شک دُبدھا ہے۔ دُبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام۔ حضرت مولف نے اس مثل کو دُبدھا کے بدلے دُگدھا کے ساتھ لکھا ہے۔

دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام۔ تذبذب میں نقصان ہی نقصان ہے آدمی نہ ادھر کا رہتا ہے نہ اُدھر کا۔ یہ مثل درج نہیں۔

(فقرہ) بھلا ایجی ٹیشن اور وفاداری کا حلف۔ اس کا یہی انجام ہوتا ہے کہ دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام۔ (اودھ پنچ)۔

دبلے کلاونت کی کون سنتا ہے۔ مثل۔ غریب کی صدا کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ درج نہیں۔ (فیلن)

دَبَو۔ (ع) پچھوا ہوا۔
اثر۔ اردو میں رائج نہیں۔

دُبوسہ۔ (بروزن سبوچہ) جہاز کا کمرہ یا کوٹھری جو مستورات کے لیے ہو۔
اثر۔ اردو میں رائج نہیں۔

دبہ۔ کپا۔ چرمی ظرف۔
اثر۔ ایسے دقیق وثقیل وغیر معروف الفاظ کو اردو میں ٹھونسنا کہاں تک مناسب ہے۔

دبی آگ کو بھڑکانا۔ بھولی باتیں یاد دلانا۔ اس طرح درج نہیں۔
انجم ؎
ناصحا جی نہ جلا میرا ہوا خواہی سے
ناحق آبیٹھا دبی آگ کے بھڑکانے کو

دَبی بَسی۔ (ع) محکوم۔ درج نہیں۔
(فقرہ) میں کوئی تمہاری دبی بسی تو ہوں نہیں کہ جو منہ میں آیا کہہ گئے۔ (اودھ پنچ)۔

دبے رہنا۔ کسی بھاری یا ہلکی چیز کے نیچے چھپا رہنا۔ درج نہیں۔
آتش ؎

مثل صبا اڑا دے اسے اے جمال دوست
تا چند ہم دبے رہیں گرد ملال میں

دپٹ۔ دوڑ۔ گھرکی۔
اثر۔ دال ابجد سے لکھا ہے۔ یہ دال ہندی سے ڈپٹ ہے۔ ڈپٹ بتانا۔ گھرکی دنیا ڈپٹنا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔ پلیٹس اور فیلن میرے ہم نوا ہیں نیز لغات سعیدی۔

دُت۔ کتے کو ہنکانے کی آواز۔
اثر۔ لکھنؤ باضافۂ واؤ مجہول دُوت کہتے ہیں۔

دُت تیرے کی۔ کلمۂ حقارت۔ ہت تیرے کی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دُتو۔ وہ دُہرا روئی دار کپڑا جو بچوں کے سینے کی حفاظت کے واسطے بطور صدری کے بنایا جاتا ہے۔
اثر۔ اردو میں یہ عجیب وغریب لفظ کسی کو بولتے نہیں سنا۔ عام طور پر عورتیں گلوبند کہتی ہیں۔ لکھنؤ میں اسے بنڈی کہتے ہیں۔ بفتح اول بروزن گھنٹی۔

دتون کرنا۔ (ہندو) مسواک کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ دتون کرتا ہے (لغات اردو) تنہا دتون درج ہے۔

دچھنا۔ (ہندو) تحفہ۔ نذرانہ۔ انعام۔
اثر۔ یہ خیرات ہے اور مخصوص ہے

خوشی اور قربانی کے موقعوں پر بر ہتول کے دینے سے۔

دخت قاضی۔ دخت رز وغیرہ کی طرح کنایتہً شراب کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

جاہ ؔ

لقب اُس کا اِک دخت قاضی بھی ہے
دل رند اس مے سے راضی بھی ہے

دخول۔ گھسنا۔ اندر جانا۔ خروج کا نقیض۔

اثر۔ اُردو میں اس کا مفہوم مباشرت تک محدود ہے ورنہ داخل ہونا بولتے ہیں۔

دخیل ہونا۔ مزاج پر قابو پانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ تو مولوی صاحب کے یہاں بہت دخیل ہے (لغات اُردو تنہا دخیل درج ہے)۔

دُوری۔ (ھ) کچا اناج۔ خاص کر جَو۔ اثر خارج۔

دِدّھو۔ (واو معروف) بچے دودھ کو ددھو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

درّاں۔ (ف) پھاڑنے والا۔

اثر۔ خارج۔

دُرانا۔ (ھ) (ہندو) چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

اثر۔ یہ اُردو ہرگز نہیں۔

دربار برخاست ہونا۔ کچہری اٹھنا۔ شاہی مجلس اور حضار اور امرا کا رخصت ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دربار میں کرسی ملی۔ درباریوں میں داخل ہوگئے۔ (ایک قسم کا اعزاز) درج نہیں۔ (فقرہ) پھیر تھوڑے دنوں کے بعد خبر مشہور ہوتی ہے کہ اُن میں سے کوئی خان بہادر ہوگیا کوئی میونسپل کا ممبر بن گیا۔ کسی کو دربار میں کرسی ملی۔ (اودھ پنچ)۔

دربدر خاک بسر۔ آوارہ و سرگرداں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دربدر مارا یا مارا مارا پھرنا۔ آوارہ و سرگشتہ پھرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) دربدر پھرنا۔ درج ہے۔

درجہ ملنا۔ مرتبہ حاصل کرنا۔

اثر۔ ایک معنی ہیں طالب علم کا ترقی پاکر ایک درجے سے دوسرے درجے میں جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

درحالیکہ۔ یہ لحاظ کرکے۔

اثر۔ درانحالیکہ بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

دَر دَرا کرنا۔ کسی چیز کو موٹا موٹا پیسنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سونف کو دردرا کرلو۔ لغات اُردو

دُر دُر پھٹ پھٹ۔ لعنت ملامت۔ ٹھُڑی ٹھُڑی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی ہے۔)۔

دَر دَر چبانا - سخت چیز کے چبانے کی آواز - درج نہیں - (فقرہ) چھ ہزار سالانہ کا لقمہ در در چباتے دیکھیں - (اودھ پنچ)-

درعفولذتیست کہ در انتقام نیست - فارسی مقولہ - خطا معاف کر دینے میں جو لذت ہے بدلہ لینے میں نہیں - اُردو میں برابر مستعمل ہے۔ درج نہیں -

در در کی خاک چھاننا - مارا مارا پھرنا - درج نہیں -

در در مانگنا - گھر گھر بھیک مانگنا - ہر ایک دروازے پر سوال کرنا - اس طرح درج نہیں - (لغت نام نامعلوم)-

در دری - تیز دم - دھار دار - باڑھ کی نسبت استعمال میں ہے -

صبا ع
چٹالے سنگ ذرا باڑھ در دری ہو جائے

اثر - حضرت مولف نے در دری کے معنی غلط درج کیے ہیں - در دری باڑھ کری ہوئی ناہموار وندانے دار باڑھ ہے نہ کہ تیز دم دھار دار - اور میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ نتیجہ ہے صبا کا شعر نہ سمجھنے تاہم اُس سے محاورہ گڑھنے کا - پورا شعر اس طرح ہے ؎

وہ سخت جاں ہوں کہیں کر کری نہ ہو لے ترک
چٹالے سنگ ذرا باڑھ کر کری ہو جائے

اچھی خاصی تیز اور ہموار باڑھ کو تلوار کی جب پتھر چٹایا جائے گا تو باڑھ گر جائے گی یا کر جائے گی اور دندانے دار ہو جائے گی - سخت جاں آسانی سے ذبح نہ ہوگا - قاتل کو بہانہ ہاتھ آئے گا کہ تلوار کند تھی - اُس کی دھک پر دھبا نہ آئے گا - بات کر کری نہ ہوگی۔

درد - ۲ - دردزہ -
اثر - خالی درد کے یہ معنی نہیں - درد لگے ہیں کہتے ہیں -

درد سے لوٹنا - درد کی شدت سے بیتاب ہونا - درج نہیں -

ذوق ؎
کعبے کا قصد اور ترے درد ہجر سے
میں اے صنم ہوں پہلی ہی منزل میں لوٹتا

درد کھانا - دردزہ ہونا -
اثر - درد لگنا کہتے ہیں نہ کہ درد کھانا -

درزی کی سوئی - محنتی آدمی، ہر کام کا آدمی - جو کسی کام میں بند نہیں - عذر نہیں کرتا - جس طرح درزی کی سوئی موٹا مہین ہر قسم کا کپڑا سیتی ہے - یہ مفہوم درج نہیں - (لغت نام نامعلوم)-

درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی کمخاب میں - مثل - انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی ہے اُس کو ادنیٰ کام سے شرم کرنا نہیں چاہیے -
اثر - یہ مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے: "درزی کی سوئی" اور اس کا مطلب ہے: اعلیٰ ادنیٰ کام میں شریک ہو جانے

والا۔ یعنی جس طرح کی سوئی درزی موٹا مہین کپڑا سیتی ہے۔ اسی طرح محنتی آدمی کسی کام سے عار نہیں کرتا۔ (لغت نام نامعلوم)

دُرّشب چراغ۔ ایسا موتی جو رات کو روشنی دے (رمشدد نیز بلاتشدید۔ مندرجۂ ذیل شعر میں مشدد ہے) نورُاللغات میں درج نہیں۔ انیسؔ ؎

ہے دُرّشب چراغ جو ایسا ہے جلوہ گر
جس کی ضیا سے ہوگیا روشن تمام گھر

دِرع۔ (ع) زرہ جو لڑائی کے وقت پہنتے ہیں۔ درع پوش۔ درع پہننے والا۔

اثرؔ۔ خارج۔

درکار ہونا۔ کسی چیز کی ضرورت ہونا۔ درج نہیں۔ ؎

خالی ہاتھ آئے ہیں خالی ہاتھ عاشق جائیں گے
واں نہ کچھ منظور تھا ہم کو نہ یاں درکار ہے

درکٹی۔ حساب تجارت۔

اثرؔ۔ میں درکٹی کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ نقد قیمت ادا کرنے پر نرخ میں کچھ کمی کردی جائے۔

درکنار کرنا۔ الگ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اب ان باتوں کو درکنار کرو۔ (لغات اُردو) تنہا درکنار درج ہے۔

درگور۔ (ع و) کوسنا۔ اظہار نفرت۔ بھاڑ میں جائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نوج درگور۔ میرے دشمنوں کی یہ شکل ہو۔ (اودھ پنچ)۔

درم۔ (ف) بکسرِ اول وفتح دوم۔ چاندی کے سکے کا نام۔

اثرؔ۔ حالانکہ درم اور درہم دونوں از روئے لغت عربی ہیں اور درم درہم کا مخفف ہے۔

درمیانی۔ (اُردو) صفت۔ بیچ کا۔ متوسط۔ اندرونی۔

اثرؔ۔ حسب فیلن اس کے ایک معنی مترجم بھی ہیں۔ وہ درج نہیں۔

دروازہ توڑنا۔ دیوار کو درمیان سے توڑکر اُس جگہ دروازہ لگانا۔

اثرؔ۔ اُس موقع پر بھی بولتے ہیں جب کوئی زور زور سے متواتر دروازہ کھٹکھٹائے اُس وقت گھر والے کہتے ہیں کون دروازہ توڑے ڈالتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

دروازہ کھولنا۔ کواڑ کھولنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دروازے کا بازو۔ دروازے کے دونوں پہلوؤں کے ستون جن پر اُترنگ قائم کیا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

اگر دہلیز چھونے کی تجھے تعزیر دیتی ہے
ہمارے ہاتھ بندھوا اپنے دروازے کے بازو سے

دروازے کا پٹ۔ کواڑ۔ درج نہیں۔ ناسخؔ ؎

نسیم آہ کے جھونکوں سے کھول دوں دم میں
بھڑا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو

دُروسا ۔ بالضم وبفتح دال ودوم) (عو) بد نامی ۔ خرابی ۔ گت ۔ بری حالت ۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ ڈروشا (بضم دال، بالکسر وشین ۔ ڈر ۔ وِشا) ۔ بالعموم ہے ۔ مگر عوام کی بولی ہے ۔ تحقیق کی نہ ہو سکی حضرت مولف کی ترکیب کی بھی تصدیق ہوئی ۔ اودھ پنچ کا اندراج میری تائید میں ہے ۔ " بلا تشبیہ تبرک کی دروشا ہونے لگی ۔"

دروغ کہنا ۔ جھوٹ بولنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) تم دروغ کہتے ہو ۔ (لغات اُردو) ۔

درہم ۔ فارسی میں بالفتح عربی میں بالکسر دیکھو درم ۔

درہم برہم ۔ تتر بتر ۔ ۲ ۔ خفا ناراض ۔

اثر ۔ اس کے معنی خفا ناراض غلط ۔ یہ صرف برہم کے معنی ہیں ۔ درہم برہم ایک ساتھ تتر بتر الٹ پلٹ کے سوا کچھ نہیں ۔ آئینۂ محاورات کی یہ عبارت ملاحظہ ہو : " درہم برہم = تہ و بالا ۔ اُلٹ پلٹ ۔"
یہ خیال رہے کہ بحث اُردو استعمال کے متعلق ہے فارسی میں جو کچھ ہو ۔ میر کا شعر بھی ہے ؎

درہمی حال کی ہے سارے مرے دیوان میں
سیر کر تو بھی یہ مجموعہ پریشانی کا

درہم بمعنی پریشان یا منتشر آیا ہے ۔ یوں تو بحث کا میدان بہت وسیع ہے ۔

دریا پار ۔ دریا کا دوسرا رخ ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فیلن)

دریا پر بند باندھنا ۔ دریا کا پانی کسی طرف جانے سے روکنا ۔ درج نہیں ۔

دریا کا کنارا ۔ ساحل ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

ملتے نہیں دریا کے کنارے باہم

دریا کنارے ۔ بمعنی دریا کے کنارے پر ۔ اس طرح درج نہیں ۔ وزیر ؎

آنسو نکل نکل کے جو مژگاں پہ تھم رہے
دریا کنارے موتیوں کا ڈھیر ہو گیا

دریا میں اترنا ۔ غسل کے ارادے سے دریا میں کھڑے ہونا ۔ درج نہیں ۔ ناسخ ؎

اتریں گے بے یار دریا میں ہم اے ناسخ اگر
کاٹ ڈالے گا گلے کو خنجر خوں خوار موج

دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر ۔ مثل ۔ (موقع استعمال) جہاں انسان ہر وقت رہے وہاں کے بڑے بڑے لوگوں سے بگاڑ رکھے یا جس افسر کی ماتحتی میں رہے اُس سے بگاڑ رکھے ۔ ذوق ؎

ہو چکی دل کی اپنے عشق میں خیر
رہیں دریا میں اور مگر سے بیر

اثر۔ مثل مگرمچھ کے سوا صرف مگر کے ساتھ بھی ہے۔ جیسا خود ذوق کے شعر سے ظاہر ہے۔ نثر میں بھی ایک مثال ملاحظہ ہو:
مہ رخ کو دیکھ کر للکارا کہ باش رو نمک حرام مثل مشہور ہے کہ دریا میں رہنا اور مگر سے بیر۔ شہنشاہ سے بچ کر کہاں جائے گی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دری خانہ۔ (ف۔ درخانہ) (عو)
درگاہ۔ بادشاہوں کا دربار۔
اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے "دری خانہ" وہ مکان ہے جہاں بادشاہوں اور امیروں کا فرش فروش کا سامان جمع رہتا ہے۔ فراش خانہ۔

دریدہ خاک بسر۔ آوارہ و سرگرداں درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دریغ۔ افسوس کے مقام پر بولا جاتا ہے۔
اثر۔ بتکرار دریغ دریغ بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔

ڈرب ڈربا۔ کبوتروں یا مرغیوں کا گھر۔ کابک۔
اثر۔ طنز سے تنگ و تاریک مکان کو بھی کہتے ہیں مثلاً گھر کا ہے کو مرغیوں کا "ڈربا" ہے۔

ڈرب ڈرب بڑانا۔ (عو) چھوٹا ٹھہرانا جھڑکنا۔ وغیرہ۔
اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔ دیہاتی بولی ہو تو ہو۔

کوئی ایسی علامت نہیں دی ہے۔

ڈربے ڈربے کرنا۔ مرغیوں کو خانے خانے کہہ کے ڈربے میں بند کرنا۔
اثر۔ نہ تو ڈربے ڈربے کرنا کہا جاتا نہ خانے خانے۔ صرف "ڈربے ڈربے" زبان پر جاری کرتے ہیں اور یہی لکھنا چاہیے تھا بغیر اضافۂ لفظ کرنا۔ (فیلن)۔

دِسا۔ ہ۔ (ہندو) پاخانہ پھرنا۔
اثر۔ خارج۔

دِساور آنا۔ باہر کا مال آنا۔ کسی دوسرے شہر سے سوداگری مال آنا۔
اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دستارِ حکمت۔ فلسفی ہونے کی علامت۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔ (دستارِ فضیلت درج ہے تو دستارِ حکمت کیوں درج نہ ہو)۔

دست شکستہ وبال گردن۔ اسی فارسی مثل کے مقابل ہندی مثل ٹوٹی بانہہ گل جنڈری ہے۔
(فقرہ) مفلس بے چارہ نہ زندگی میں کسی کو خوش رکھ سکتا ہے نہ مرنے پر۔ وہ تو دست شکستہ وبال گردن ہے۔

دستک دینا۔ کنڈی کھڑکھڑانا۔
اثر۔ کنڈی کھڑکھڑائی نہیں جاتی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

دستی کھینچنا۔ کُشتی کا ایک داؤں۔

اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) پہلے زبردستی کے ساتھ پیش دستی کر کے کھینچی۔ (طلسم فصاحت)۔
نوٹ: تنہا دستی درج ہے۔
دُسرا تسرا کر۔ متواتر۔ بار بار۔ درج نہیں۔
دسمبر۔ انگریزی سال کا بارہواں مہینہ۔
اثر۔ صاف صاف بفتح اول لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بکسر اول ہے اور اس طرح انگریزی December سے قریب تر۔
دسوکھا۔ (ہ) طائروں کا پر پرواز۔ رشک ؎
کیا کبوتر کا دسوکھا نوچ ڈالا یار نے
صدمۂ تو کیوں ہماری جان پر ہونے لگا
اثر۔ تحقیق نہ ہو سکی۔ مستعمل نہیں۔ خارج۔
دسوں انگلیاں چراغ۔ عو بڑی ہنرمند ہے۔ احسان ؎
دسوں ہیں انگلیاں جس کی چراغ اب
ازل سے علم کا پروانہ پایا
اثر۔ یہ محاورہ شعر کی بات اور ہے نثر میں اس طرح ہے:-
دسوں انگلیاں دسوں چراغ
(لغت نام نامعلوم)۔
دسہرا۔ ہندوؤں کا ایک تہوار۔
اثر۔ بکسر دوم لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بفتح اول و دوم ہے۔ فیلن میں بھی یہی تلفظ ہے۔
دشمن چراغ پاؤں۔ (عو) جب کوئی ٹھوکر کھاتا یا گر پڑتا ہے تو یہ کلمہ بطور تفاول کہتی ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں اس موقع پر بسم اللہ کہتی ہیں۔ میرا شعر ہے۔ ؎
لڑکھڑائے جو قدم حسن کہے بسم اللہ
پہلے پیدا تو محبت میں یہ امکان کرو
دشمن سوئے نہ سونے دے۔ دشمن نہ آپ چین سے بیٹھتا ہے نہ بیٹھنے دیتا ہے۔ (دشمن کی مذمت کی)۔ درج نہیں۔
دشمن کا بغل میں دبا لینا۔ دشمن کی خود پرداخت کرنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے دشمن کو بغل میں پالنا۔
دشمن کہاں؟ بغل میں۔ مثل دشمن پاس ہی کے آدمی ہوا کرتے ہیں درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
دشمن کی نگاہ سے۔ تیز نگاہ سے غصہ کی نظر سے۔
اثر۔ میرے خیال میں اس کا مطلب ہے اپنے افعال کو بلا رو رعایت جانچنا۔ گویا دشمن جائزہ لے رہا ہے۔
دشمنوں میں ایسے رہیے جیسے بتیس (۳۲) دانتوں میں زبان۔ دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا اور اس طرح اُن کے شر سے محفوظ رہنا۔ درج نہیں۔

دشوار ہونا۔ مشکل ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ضعف سے دو قدم چلنا دشوار ہے۔

دعا اور دوا دونوں کرنی چاہیے۔ مثل۔ خالی دعا یا دوا پر بھروسا نہ کرنا چاہیے۔ دونوں کی ضرورت ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا۔ دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎

کیا ہاتھ اٹھاؤں بہر دعا سوئے آسماں
بر آئے جو کبھی وہ مری آرزو نہیں

دعوت عداوت ہو گئی۔ نیکی کی مگر عداوت ہو گئی۔ درج نہیں (الغت نام نامعلوم)۔

دفتر اُلٹا نظر آنا۔ درہم برہم۔ بے ترتیب۔ اس طرح درج نہیں۔ انجم ؎

مجھ سے فرماتے ہیں وہ تذکرۂ عشق نہ کر
آج دفتر ہی یہ اُلٹا نظر آتا ہے مجھے

دفتر اُلٹنا۔ کچھ کا کچھ ہو جانا۔ تفرقہ پڑ جانا۔ یہ مفہوم ذہنج نہیں۔ تعشق ؎

توڑا وہ مورچہ تو ادھر کو جھپٹ کے آئے
جس سمت جس طرف گئے دفتر اُلٹ کے آئے

دفتر میں اسم ہونا۔ دفتر میں نام لکھا جانا۔ تقرر ہونا۔ درج نہیں۔

دفر قلیہ۔ ڈھب ڈھب قلیہ۔ خراب پکا ہوا قلیہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں دفر قلیہ کوئی نہیں بولتا بلکہ کہتے ہیں کہ قلئے میں ڈھب ڈھب شروا ہے۔ دفر قلیا فیلن میں درج ضرور ہے۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ دہلی کی زبان ہے ہر چند نورُاللغات میں اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

دفعہ لگانا۔ جرم لگانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تحصیل دار نے کوئی سخت دفعہ لگا کر چالان کر دیا۔ (لغات اُردو)۔

دِقّت پیش آنا۔ مشکل کا سامنا ہونا مصیبت میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ دکھ درد کا ساتھی۔ ہمدرد مصیبت میں کام آنے والا دوست۔ اس طرح درج نہیں۔

دِقّت ہونا۔ دشواری ہونا۔ درج نہیں۔ ذوقؔ ع

ہو گئی مضموں میں دِقّت شعر پر اچھا ہوا

دِق داری۔ (عم) تکلیف۔ پریشانی۔ مصیبت۔

اثر۔ ایک معنی مفلسی کے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

دقیقہ اٹھا نہ رکھنا۔ کوئی کسر باقی نہ رکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔

دکن گئے نہ باؤرے اور رہے چندیری چھاؤں۔ منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مصیبت مبتلا ہو گئے۔ درج نہیں۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)

نوٹ: چندیری دکن کے راستے میں ایک مقام تھا جہاں عازم دکن مسافر

لوٹ لیے جاتے تھے۔ اسی سے یہ مثل نکلی۔

دکھ بھریں بی فاختہ اور کوے میوے کھائیں۔ تکلیف کوئی اٹھائے اور لطف کوئی اٹھائے۔

اثر۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سُنا ہے:
دُکھ جھیلیں بی فاختہ کوے انڈے کھائیں۔
(کہا جاتا ہے کہ کوا فاختہ کے انڈے کھا جاتا ہے اور اُن کی جگہ فاختہ کے سینے کے لیے اپنے انڈے رکھ دیتا ہے)۔

دکھتی نگاہ۔ ایسی نگاہ جو دل میں کھب جائے۔ صدمہ پہنچائے۔ درج نہیں۔

انشا ؎

یہ دکھتی نگاہوں سے گھورا مجھے
کہ دُکھنے مرے دل کا پھوڑا لگا

دکھڑا پڑنا۔ ۱۔ مصیبت پڑنا۔
۲۔ عورت کا رانڈ ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دُکھ کا مارا۔ ایذا رسیدہ۔ مصیبت زدہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

دُکھی۔ (ہندو) مصیبت زدہ۔ رنجیدہ بیمار۔ روگی (ہونا کے ساتھ)۔

اثر۔ اس کا استعمال ہنود تک محدود کر دیا ہے۔ حالاں کہ عام ہے سبھی بولتے ہیں۔

دگر دگر ہے جگر جگر ہے۔ مثل
کچھ ہو غیر پھر غیر ہیں اپنے پھر اپنے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیگانوں کا بیگانوں کے آگے اعتبار کیا۔ مطلق نہیں۔ دگر دگر ہے جگر جگر ہے۔

دُگن۔ باجے کی دُگنی آواز۔ دوسرے درجے کی آواز۔

اثر۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر اُردو میں اس کا مرادف دگنا ہے وہ بھی پلیٹس میں لکھا ہے۔ اس نے دُگن کے معنی انگریزی میں Second tone لکھے ہیں اس کا ترجمہ دوسرے درجے کی آواز صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ غالباً دُون کہنا بہتر ہوگا۔

دل اٹھ جانا۔ دل اٹھنا۔
۱۔ خاطر برداشتہ ہو جانا۔ جی اچٹ جانا۔ دل نہ لگنا۔ جرأت ؎

کہیو صبا جو ہووے گذر یار کی طرف
دل سب طرف سے آپ کے جانے سے اٹھ گیا

۲۔ سیر کو جی چاہنا۔ دل تازہ ہونا۔
برق ؎

ناتوانی سے غم ہجر کی ایسے بیٹھے
اٹھے دنیا سے مگر دل نہ ہمارا اٹھا

معنی نمبر ۲ میں متروک ہے۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ دل اٹھ جانا اور دل اٹھنا کا فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ دل اٹھنا (لازم) بمعنی دل کا کسی طرف راغب یا مائل ہونا ہرگز متروک نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

جس طرف دل نہ اٹھے بھول کے وہ راہ نہ چل
رہبری جو نہ کرے دل کی وہ منزل کیسی

اس کے متروک ہونے کا کسی کتاب

لغت میں اندراج نہیں اور کوئی حوالہ دیا نہیں گیا۔ میں معاف کیا جاؤں اگر یہ کہنے کی جسارت کروں کہ تنہا حضرت مولف کا قول سند نہیں ہو سکتا۔

دُلار کرنا۔ لاڈ پیار کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) باورچی اُس کا بہت دُلار کرتا تھا۔ میں اُس کے پاس دوڑا ہوا گیا۔ (اودھ پنچ)۔

دل اُلٹے۔ (بطور اسم فاعل) سڑی سودائی۔ سنکی۔ کسی کی نہ سننے والے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دل اُلٹوں کا توڑا نہ انگلستان میں ہے نہ ہندوستان میں۔ (اودھ پنچ)۔

دل برا کرنا۔ رنجیدہ ہونا۔

اثر۔ صرف یہی معنی لکھے ہیں۔ دل برا کرنا قے کرنا بھی ہے۔ (فیلن) (یہ معنی دل برا ہونا کے تحت لکھے ہیں)۔

دل بُھننا۔ دل جلنا۔ پیچ و تاب کھانا۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

بُھنتا ہے کیا کباب کے مانند ہائے دل
خون بار ہے جو نالۂ درد آشنائے دل

دل پر ٹھن جانا۔ مصمم ارادہ کر لینا۔ درج نہیں۔ انیس ؎

نیک جو امر ہیں دل پر وہی ٹھن جاتے ہیں
جب خدا چاہے تو بگڑے ہوئے بن جاتے ہیں

دل پر چھائی جانا۔ دل پر اثر کر جانا۔ جلیل ؎

یہ کیا بلا ہے کہ دل پر تو چھائی جاتی ہے
ہمارے ہاتھ وہ زلف رسا نہیں آتی

اثر۔ جب تک لفظ بلا کا اضافہ نہ کیجیے مندرجہ معنی پیدا نہیں ہوتے۔

دَل پر دَل۔ فوج کی کثرت۔ اس طرح درج نہیں۔ میر انیس ؎

آئے تھے گھاٹ تک کہ بڑھے برچھیوں کے پھل
تیغوں پہ تیغیں فوج پہ تھی فوج دل پہ دل

(پر کی جگہ پہ بربنائے ضرورت شعری ہے)۔

دل پر ہاتھ رکھے پھرنا۔ بیتاب نہ پھرنا۔ مضطر پھرنا۔ بے چین پھرنا۔ دل پکڑے پھرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دل پکڑے پھرنا بولتے ہیں۔

دل پکڑ کے رہ جانا۔ اظہار تکلیف و بے چارگی۔ اس طرح درج نہیں۔ انجم ؎

کسی کا روٹھ کر اُٹھنا وہ انجم
وہ رہ جانا پکڑ کر دل کسی کا

دل ٹھوکنا۔ اطمینان خاطر ہونا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

دل جلا۔ دل سوختہ۔ عاشق۔ فریفتہ کسی کا مصرع ہے: ع

دل جلے کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیوں کر

(لغت نام نامعلوم میں بھی درج ہے)۔

دل جینے سے سیر ہونا۔ جینے کی چونپ نہ رہنا۔ درج نہیں۔

دل چورا ہوا۔ دل چور ہوا۔ دل لُوٹ گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ درج نہیں۔

(لذت عشق) ؎

دل اب سنگ فرقت سے چورا ہوا
جو لکھا تھا قسمت کا پورا ہوا

میرؔ ؎
شاید کسو کے دل کو لگی اس گلی میں چوٹ
میری بغل میں شیشۂ دل چور ہوگیا

دَلِدّر۔ افلاس۔ محتاجی۔ تنگ دستی۔ نحوست تنگ حالی۔ نجس منحوس۔

اثر۔ بفتح اول وکسر دوم لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بکسر اول وفتح دوم بولتے ہیں۔ (فیلن میں دونوں تلفظ اور ان کے سوا اور بھی درج ہیں)۔

دل دھڑ دھڑ کرتا ہے۔ زور سے دھڑکتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اللہ جانتا ہے ابھی تک سینے میں دل دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔ (مشتاق زہرہ)

دل سے دور رکھو۔ ایسا خیال نہ کرو۔ ایسی امید نہ کرو۔ اس طرح درج نہیں۔ ؎

ہمیں بھی تیری جاں بخشی ہے منظور
وگرنہ صلح کرنا دل سے رکھ دور

دل سے کام کرنا۔ محنت سے دل لگا کر کوئی کام کرنا۔ درج نہیں۔

دل سے کچھ کرنا۔ ازخود کچھ کرنا۔ دل لگا کر کوئی کام کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دل سے کرنا۔ شوق سے کرنا۔ دل لگا کر کوئی کام کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دل کا بہلاوا۔ دلچسپی کی صورت۔ درج نہیں۔

دل کا لگاؤ۔ دل کا تعلق۔ فریفتگی درج نہیں۔ قلقؔ ؎

دل کو پہلے پہل ہوا ہے لگاؤ
تازہ تازہ لگا ہے عشق کا گھاؤ

دل کا ملولا۔ (عو) صدمہ۔ بیتابی۔ اضطراب۔ درج نہیں۔

دل کملانا۔ دل مرنا۔ دل کا مرجھانا۔ دل کا مغموم ہونا۔

اثر۔ یہ باضافۂ ہا رمخلوط کمھلانا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ فیلن میں کملانا اور کمھلانا دونوں طرح درج ہے تو کملانا اور کمھلانا دونوں طرح لکھنا چاہیے تھا۔ لکھنؤ میں اس کی شکل کمھلانا ہی ہے

دل کو ٹٹولنا۔ عندیہ لینا۔ پتہ لگانا۔ دل کا رجحان دیکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جس قدر دل کو ٹٹولا ثابت قدم پایا اور کڑیاں جھیلنے پر آمادہ دیکھا (ناول نشتر)۔

دل کو جلا کرنا۔ دل کی کدورت اور کثافت دور ہونا۔ صفائے قلب حاصل ہونا۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎
صحبت اہل ولا دل کو جلا کرتی ہے
مس کو ایک آن میں اکسیر طلا کرتی ہے

دل کو ہاتھوں سے تھامنا۔ کلیجا مسوسنا۔ دل کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرنا۔ درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

ہاتھوں سے دل کو تھام کے چوکھٹ پہ گر پڑی
ہٹ بھیڑنے میں اُس کا جو بازو نظر پڑا

دل کو ہو قرار تو سب سوجھیں تہوار۔ خاطر جمع ہو تو سب باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔

دل کھٹا ہونا۔ حوصلہ پست ہونا۔

رضاؔ ؎

خاص ہے شیرینیٔ گفتار بہر دشمناں
دیکھ کر یہ ہو گیا دل اب تو کھٹا یار سے

اثر۔ دل کھٹا ہونا دل پھر جانا ناراض ہونا ہے نہ کہ حوصلہ پست ہونا۔ رضاؔ کے شعر میں بھی میرا بیان کردہ مفہوم ہے۔ (لغت نام نا معلوم۔ نیز فیلن)۔

دل کھٹکنا۔ دل کا ڈرنا۔ دل میں کھٹکا ہونا۔ داغؔ ؎

دل مرا اہلِ وطن سے ہے بہت کھٹکا ہوا
خارتک جس میں نہ ہو ویرانہ ایسا چاہیے

اثر۔ دل کھٹکنا ڈرنا نہیں مشتبہ ہو جانا ہے۔ اعتبار میں فرق آجاتا ہے۔

دل کھِلنا۔ (کھِلنا بضم اول) دل لگنا۔ خوش ہونا۔ ہوا کھلنا۔ درج نہیں۔

میرؔ ؎

دل کھُلتا ہے واں صحبت رندانہ جہاں ہو
میں خوش ہوں اُسی شہر سے مے خانہ جہاں ہو

(یہ کھِلنا بکسر اول سے مختلف ہے)۔

دُلکھنا۔ (ھ) (عو) بات کاٹنا۔ اعتراض کرنا۔ منع کرنا۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

دل کھنچنا۔ ۲۔ دل میں کشش ہونا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے دل کسی طرف مائل ہونا۔ انجمؔ ؎

جذب مقناطیس ہے الفت میں بھی
دل کھنچا جاتا ہے پیکاں کی طرف

دلکی۔ گھوڑے کی تیز چال۔ پویہ رفتار جس میں گھوڑا اُچھل اُچھل کر چلتا ہے۔

اثر۔ دوسرے معنی بالکل غلط۔ گھوڑے کا اُچھل اُچھل کر چلنا پوئی ہے نہ کہ دُلکی انگریزی میں دُلکی کے لیے TROT ہے اور پوئی کے لیے Gallop پ کی ردیف میں پوئی کا مرادف دُلکی لکھا ہے لہٰذا غلطی میں کوئی شک نہیں رہتا۔

دل کی بات۔ (کہنا کے ساتھ) حسب منشا۔ دل کے موافق۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) یہ تم نے میرے دل کی بات کہی۔ (لغت نام نا معلوم)۔

دَل کے دَل۔ (بفتح اول)۔ کثرت سے فوج یا مجمع۔ بھیڑ۔ (فقرہ) پیدل فوج کے دَل کے دَل اُسی دشت پر فضا میں اترے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دل کی کلی کا مرجھانا۔ رنجیدہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

دل لگی بازی۔ کھیل۔ مذاق

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
دِل لگی باز درج ہے۔
دل لے لینا۔ کسی کے دل پر قبضہ کر لینا۔ دل موہ لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ امیرؔ ؎

امیرؔ اس ناز سے ظالم نے دیکھا
نگاہ ہی بول اٹھیں وہ لے لیا دل

دل مائل ہونا۔ عاشق ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
دل منہ کو آ گیا۔ بہت صدمہ ہوا۔ تکلیف ہوئی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تسلّی دینے والوں کے بیتاب دل منہ کو آ کر اُن کی زبانوں سے کوئی بات نکلنے ہی نہ دیتے تھے۔ (مشتاق زہرہ)۔
دِل میں بدی سمانا۔ کسی کی طرف سے دل میں برائی آنا۔
دل میں چُبھ جانا۔ دل میں کھُب جانا۔ ایسی تکلیف جس میں لذت بھی شامل ہو۔ درج نہیں۔ میرؔ ؎

اے نکیلے یہ تھی کہاں کی ادا
چبھ گئی دل میں تیری بانکی ادا

دل میں چھُریاں بھری ہونا۔ کسی کی طرف سے دل میں کینہ۔ عداوت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ سمدھیانے کے بھروسے بھولے ہیں اور سمدھی دل میں چھُریاں بھرے بیٹھے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔
دل میں خنّاس گھسا ہونا۔ بد طینت۔ کینہ پرور ہونا۔ درج نہیں۔
دل میں کھپنا۔ شرمندہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگر کسی نے استعفا دینے پر جھک کے سلام کیا تو جھیپے اور دل میں کھپے۔ (اودھ پنچ)۔
دَلو۔ (ع۔ بالفتح) ڈول۔ فلک کا گیارھواں برج۔
اثر۔ خارج
دلھن مانگے مسی پلاؤ۔ بھیّا کھیے اپنے گھر کو جاؤ۔ دلہن گئی پھول بھیّا کی گئی سِٹّی بھول۔ بچّے کھلانے کی لوری۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
دَستی دیستی۔ (عم) درستی۔
اثر۔ خارج۔
دلیل۔ ا۔ فوجی سپاہیوں کی سزا۔ (یائے مجہول)۔
دلیل بولنا۔ کھڑا رہنے یا ٹہلنے یا قواعد کی سزا۔
اثر۔ مجازاً محنت مشقّت برداشت کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) اگر نازنین ساتھ ہوتی تو یہ دلیل ذرا نہ کھلتی۔ (اودھ پنچ)۔
دلیلیں ملانا۔ (عو) حجت کرنا۔ بحث پیش کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اے ہے بھابی تم تو پڑھی لکھی ہو تم سے دلیلیں کون ملائے۔ (شریف زادہ)۔

دمادم۔ دمبدم۔ ہر وقت۔ ہر گھڑی۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)
(دمبدم۔ دم پر دم وغیرہ درج ہیں)

دم بہلنا۔ دل چسپی ہونا۔ دل بہلنا اس طرح درج نہیں۔

میر انیسؔ ؎

میں تو اسے لے چلتی پہ کچھ بس نہیں چلتا
رہ جاتیں جو بہنیں بھی تو دم اُس کا بہلتا

دماغ اوج فلک پر ہونا۔ دماغ آسمان پر ہونا۔

شعورؔ ؎

آج کل اوج فلک پر ہے حسینوں کا دماغ
کہکشاں ان کے لیے شملۂ دستار ہے اب

اثر۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ کہکشاں کی رعایت سے لایا گیا ہے۔

دماغ بس جانا۔ خوشبو کا دماغ میں سما جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دماغ بند ہونا۔ سونگھنے کی حس میں فرق آجانا۔ مثلاً زکام سے دماغ بند ہو رہا ہے۔ (فیلن)۔

دماغ پھٹا پڑنا۔ سر میں شدت کا درد ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دماغ کو پہنچنا۔ نازک مزاجی میں کسی کا مقابل ہونا۔ درج نہیں۔

صباؔ ؎

میکشوں کے دماغ کو پہنچے
زاہد اتنا ترا دماغ نہیں

دماغ کی لینا۔ مغرور ہونا۔ اپنے کو بڑا سمجھنا۔ درج نہیں۔

دماغ نہ پایا جانا۔ نہایت مغرور و متکبر ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن)
(دماغ نہ ملنا درج ہے)۔

دم بخود ہونا۔ دم بخود رہنا۔ چپ رہنا۔ خاموش رہنا۔ درج نہیں (فیلن) (خالی دم بخود درج ہے)۔

دم بڑھانا۔ سانس روکنے کی مشق کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)
(دم بڑھ جانا درج ہے)۔

دُم بڑھ جانا۔ حد سے متجاوز ہوجانا۔ درج نہیں۔

انشاؔ ؎

پچھلے مصرع کی بڑھ گئی ہے دُم

دم بھر۔ فوراً۔ لمحہ بھر۔ پل بھر۔

ناسخؔ ؎

دم بھر یہ بزم عیش غنیمت ہے ساقیا
ہم بادہ خواری کرتے ہیں جام حباب میں

دم بھر کو۔ (دہلی) لمحہ بھر کو۔ ایک لحظہ۔ ایک پل۔

اثر۔ گویا دم بھر لکھنؤ کی زبان ہے اور دم بھر کو دہلی کی زبان ہے۔ حالانکہ یہ محض وہم ہے اور دونوں فقرے لکھنؤ میں مستعمل ہیں۔ دونوں لغت نام نامعلوم میں درج ہیں اور یہ لکھنؤ کی لغت ہے۔

دم بھر کا مہمان ہونا۔ قریب بمرگ ہونا۔ درج نہیں۔ سرورؔ ؎

نسیم صبح ہوں یا بوئے گل یا شمع سوزاں ہوں
میں ہوں جس رنگ میں پیارے غرض دم بھر کا مہماں ہوں

دم پخت ہو کر رہ گیا ۔ (کنایۃً) ناخوش ہو کر چپ ہو گیا ۔

اثر ۔ یہ محاورہ میری نظر سے نہیں گذرا ۔ کوئی مثال پیش نہیں کی گئی ۔ لکھنؤ میں تاؤ کھا کر رہ گیا ۔ کھول کر رہ گیا اس موقع پر بولتے ہیں ۔

دم پر لگانا ۔ پلاؤ وغیرہ کو پکنے کے کوئلوں کی دھیمی آنچ پر رکھ دینا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ دم پر چڑھانا درج ہے ۔ لکھنؤ میں دم پر لگانا بولتے سنا ہے ۔

دماغ پٹی ۔ (ع و) دماغ دار ۔ مغرور تُن پھُن کرنے والی ۔ ناک بھوں چڑھانے والی ۔ درج نہیں ۔ (فیلن) ۔

دمدمہ باندھنا ۔ مورچہ بندی کرنا ۔

اثر ۔ مثال میں ظفر کا یہ شعر درج کرنا بیجا نہ ہوگا ۔ خصوصاً اس لیے کہ ۱۸۵۷ء کی بھگدڑ کے متعلق ہے ؎

دمدمے میں دم نہیں اب خیر مانگو جان کی
اے ظفر بس ہو چکی شمشیر ہندستان کی

دمڑو ۔ ایک قسم کا باجا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) کوئی اگیاری کرتا تھا کوئی جنتر منتر پڑھتا تھا ۔ دمڑو بجتا تھا ۔ (طلسم ہوش ربا) ۔

دمڑی کے دودھ میں مکھی نہ پڑے گی تو کیا ہاتھی پڑے گا ۔ مثل ۔ خلاف صورت حال امید باندھنے والے اور مایوس ہونے والے کی نسبت بولتے ہیں ۔ (فقرہ) چائے پارٹی کا اعلان ہوا ۔ ایں جانب کی جان میں جان آئی مگر یہاں کرسیوں کے بدلے کسی جگہ دری بچھی تھی اور کہیں پرانا ٹاٹ تھا ۔ (بہنچ ۔ دمڑی کے دودھ میں الخ ۔) (اودھ پنچ) ۔

دمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے ۔ مثل ۔ بڑا بخیل ہے ۔

اثر ۔ اسی مثل کو چ کی ردیف میں الٹ کر لکھتے ہیں ۔ کسے صحیح مانا جائے ۔ کسے غلط ۔ صحیح مثل چمڑی جائے دمڑی نہ جائے ہے ۔ یہاں خواہ مخواہ کی ٹھونس ٹھانس ہے ۔

دم سے ۔ سبب سے ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ انجم ؎

نہ تھا دل ہمارا کسی غم سے واقف
مگر اب ہوا آپ کے دم سے واقف

دمش برداشتم مادہ برآمد جب کسی کی قلعی کھل جائے ، ساکھ جاتی رہے تو بولتے ہیں ۔

دم ضیق میں ہونا ۔ عاجز پریشان تنگ ہونا ۔ درج نہیں ۔

دم قدم کا ظہور ۔ دورہ ، رونق عمل دخل ۔ درج نہیں ۔

دم کا ظہورا ۔ کسی ذات سے رونق چہل پہل ہونا ۔ درج نہیں ۔

دم کس ۔ زور طاقت کس بل ۔ درج نہیں ۔ تعشق (تلوار کی تعریف میں) ؎

غل تھا یہ اُس کے اوج کا انداز کیوں نہ ہو
دَم کس میں برق قہر کی دمساز کیوں نہ ہو

دم کا کیا بھروسا۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دمکلا۔ آگ بجھانے کا انجن۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فیلن)۔

دم کھا رہنا۔ (دہلی) چپ ہو رہنا۔

میرؔ ؎

مرغانِ باغ سے نہ ہوئی میری دم کشی
نالے کو سن کے وقت سحر دم میں کھا رہے

اثر۔ دہلی پر موقوف نہیں لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے۔ مثنوی لذت عشق میں نواب مرزا شوقؔ کہتے ہیں ؎

کہے ایک مجھ کو تو سو سو کہوں
میں ملکہ نہیں ہوں جو دم کھا رہوں

اور اس کا مفہوم محض چپ رہنا نہیں ہے بلکہ کسی بات کا جواب نہ بن پڑنا اور خاموش رہنا ہے۔

دُم کے رستے نکل جانا۔ (دم بالضم) ذلت و رسوائی کے ساتھ شکست ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جو ان شرابیوں اور کبابیوں پر بی میونسپلٹی دباؤ ڈالیں تو قدر عافیت معلوم ہو۔ ایسی خبر لی جائے کہ سارا قانون قاعدہ دُم کے رستے نکل جائے۔ (اودھ پنچ)۔

دُم کے ساتھ پھرنا۔ ساتھ ساتھ لگا پھرنا۔

اثر۔ صحیح روزمرہ دُم کے ساتھ ساتھ (ساتھ بتکرار) ہے۔

دم لبوں پر ہونا۔ جاں بلب ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

دم لینا۔ مار ڈالنا۔ جان لے لینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

انیسؔ ؎

سر ریتی وہ جب تک کہ عدو راہِ عدم لے
کیا دخل جو بے دم لیے دم بھر کہیں دم لے

دم مارنا۔ دعویٰ کرنا ؎

آتشؔ یہ کس کی چاہ کا دم مارتے ہو تم
وہ دل ربا ہے دشمن جاں دوست دار کا

اب اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے اور دم بھرنا مستعمل ہے۔

اثر مجھے اتفاق نہیں کہ اب قلیل الاستعمال ہے اور اس کا بدل دم بھرنا ہے دم بھرنے میں دعوے کا وہ مفہوم نہیں نکلتا جو دم مارنے میں ہے۔ مثلاً زبان ہلانا محال ہے کوئی دم مارے کیا مجال ہے۔ یہاں دم بھرے کہنے سے وہ مطلب ہرگز ادا نہیں ہوتا جو دم مارنے سے ادا ہوتا ہے آدمی کسی کی چاہ کا دم بھر سکتا ہے گو دعویٰ نہ کرے۔ خاموش رہے۔ میرا شعر ہے ؎

سانس اوپر کی لیا کرتے ہیں
دم تری چاہ کا بھرنے والے

دم مارنے کی جگہ نہیں۔ کچھ بس نہیں چلتا۔ بے اختیاری۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ بجز خاموش رہنے کے چارہ نہیں۔

دم میں دم نہ ہونا۔ نہایت بدحواس ہونا۔ خائف ہونا۔ درج نہیں۔

تعشقؔ ؎

چھایا ہے رعب آمد شاہنشہ امم
دہشت سے ابن سعد کے دم میں نہیں ہے دم

دمن۔ (بفتح اول و دوم) سنسکرت میں اس کے معنی ہیں بہادر، سورما۔ یہ درج نہیں (فیلن) (نل کی معشوقہ لکھا ہے)۔

دَمنا۔ ایک معنی ہیں دمکنا۔ چمکنا۔ چمکا چوند تلوار کی یہ درج نہیں۔ (فیلن) تلوار کو جھکانا اس کی پختگی یا خامی کے امتحان کے لیے۔ یہ مفہوم درج ہے۔

دم نکلنا۔ ایک مفہوم ہے بہت خائف ہونا۔ ڈرنا۔ یہ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

پہلے ہی جن کے وار چلے تھے سو چل گئے
دیکھی جو تیغ حر کی چمک دم نکل گئے

دموی بخار۔ ایسا بخار جس میں منہ سے خون آئے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

دم ہمہ دم۔ ہر لحظہ ہر گھڑی۔

دمی۔ چھوٹی سی گڑگڑی۔ ایک قسم کا حقہ۔

اثر۔ خارج۔

دَنا سیٹھ۔ بڑا سیٹھ۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھنّا سیٹھ بولتے ہیں جو علیحدہ درج ہے۔ دنا سیٹھ۔ خارج۔

دناکرڑا۔ (دن۔ ناک۔ ڑا) زور کی آواز درج نہیں۔ (فقرہ) گڑگڑ کی صدا نے دل میں پنکھے لگا دیے۔ دَناکَڑا ہوا۔ (اودھ پنچ)۔

دنانیر۔ دینار کی جمع۔

اثر۔ اردو میں کوئی بولے تو ہنسا جائے۔

دنبا۔ کنکوے کا سیدھا نہ اڑنا۔ ایک رخ جھکا رہنا۔ درج نہیں۔

دنیا کھائے مکّر سے، روٹی کھائے شکّر سے۔ (عم)۔ دنیا کو دھوکا دو اور مزے کرو۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دنبال۔ دنبالہ۔ پیچھے لگا ہونا۔ دنبالہ گرد۔ یہ درج نہیں۔

میرؔ ؎

غم فراق ہے دنبالہ گرد عیش وصال
فقط مزا ہی نہیں عشق میں بلا بھی ہے

دن بدن۔ (عم) روز بروز۔ ہر روز رفتہ رفتہ۔ شدہ شدہ۔

اثر۔ عوام ہی نہیں خواص بھی بولتے ہیں اور یہ غلط العام فصیح کی تعریف میں آگیا ہے۔ کسی کا مصرع ہے ؏

دن بدن بیٹھتی جاتی ہے طبیعت کیسی

دن بڑا ہونا۔ طولانی ہونا۔ درج نہیں۔ میرؔ ؎

حدیث زلف دراز اُن کے رُخ کی بات بڑی
کبھی کے دن ہیں بڑے اور کبھی کی رات بڑی

دن بہُرنا۔ (عو) دن پھرنا۔ اچھے دن آنا۔ نصیبا جاگنا۔

اثر۔ یہ عورتوں کی نہیں بلکہ خالص دیہاتی

یا گنوار و زبان ہے ۔ اس طرف کوئی اشارہ (بہرنا بفتح اول وضم دوم)۔

دن بھلے آئیں گے تو پوچھتے چلے آئیں گے ۔ (مثل) ہم اُس کے ملنے کی کیوں کوشش کریں۔ قسمت یاوری کرے گی تو وہ خود چلی آئے گی۔ درج نہیں۔ (از فیلن) خالی دن بھلے آنا درج ہے۔

دن ٹلنا ۔ (دہلی) حیض کا نہ آنا۔ معمول کے دن گذر جانا۔

رنگین ؎

میں نے مانا ہے جو اس چاند کے دن ٹل جائیں
تو میں دوں آپ وہیں لال پری کی بیٹھک

اثر۔ لکھنؤ میں بھی عورتیں برابر بولتی ہیں۔ لغت نام نا معلوم میں درج ہے ۔ حیض نہ آنا۔ معمول کے دن گذر جانا۔ حمل رہ جانے کی علامت ظاہر ہونا ۔ آخری ٹکڑا (حمل کی علامت) بہت ضروری تھا وہ درج ہی نہیں کیا۔

دن جاتے دیر نہیں لگتی ۔ زمانہ بہت جلد گذر جاتا ہے ۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دندان قصری ۔ ایک قسم کی ولایتی مٹھائی جس کی شاخیں سی ہوتی ہیں ۔

اثر ۔ اگر حلوائی سے دندان مصری مانگیے تو حیران رہ جائیے ۔ یہ شاید شاخوں کی جو ایک قسم کی مٹھائی ہے خرابی ہے۔

دندک ۔ (بروزن فلک) آگ بجھنے کے بعد جو حدت یا گرمی موجود رہتی ہے درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

ایک مدت ہوئی گو ان کو نظر پھیرے ہوئے
دل میں اس شعلۂ سرکش کی دندک باقی ہے

دنداں نما ۔ نمایاں ۔ ظاہر ۔ آشکارا ۔ جیسے خندہ دنداں نما۔

اثر ۔ دنداں نما تنہا مستعمل ہی نہیں ۔ خندۂ دنداں نما کے سوا اور کوئی صورت استعمال کی نہیں ۔ علیحدہ لکھنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

دُند مچانا ۔ ایک معنی ہیں بات ظاہر کردینا ۔ (محاورات ہند) یہ درج نہیں۔

دن دونا رات چوگنا ۔ کسی امر میں کمال ترقی کی نسبت کہتے ہیں ۔ جیسے اُس کا اقبال دن دونا رات چوگنا ہے ۔

چراغ کعبہ ؎

پھیلی ہوئی جس کی چاندنی ہے
دن دونی ہے رات چوگنی ہے

اثر ۔ مثل میں لفظ ترقی محذوف ہے اور ہمیشہ بصیغۂ تانیث بولی جاتی ہے جیسا کہ پیش کردہ شعر سے واضح ہے ۔ دن دونا رات چوگنا کانوں کو بھی بھلا نہیں معلوم ہوتا۔

دن دہاڑے کملی ڈال کے لوٹ لینا ۔ علانیہ کھلے بندوں فریب دینا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) جھانک کے جو دیکھتا ہوں تو وہی ٹھگنیاں ہیں جو دن دہاڑے کملی ڈال کے لوٹ

لیتی ہیں۔ (اودھ پنچ)

دن ڈھلے۔ دوپہر کے بعد۔

اثر۔ دن ڈھلے کا مفہوم ہے قریب سہ پہر وہ دن ڈھلنا ہے جس کا مطلب دوپہر بعد ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دن رو رو کے کٹنا۔ دن بھر رنج و ملال رہنا۔ درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

کٹا ہے صبح سے رو رو کے یہ دن شام تک بجن
اٹھی جو سو کے منہ دیکھا عجب کم بخت راحت کا

دُنکا۔ دانہ۔ اناج کا دانہ۔ دانہ کے ساتھ استعمال میں ہے۔

اثر۔ ایسا ہے تو دُنکا علیحدہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ دانہ دُنکا لکھ دینا کافی تھا جیسا دانہ کے تحت لکھا ہے۔

دن کھسکنا۔ سورج کا دوپہر سے ڈھلنا۔

اثر۔ ٹکسال باہر۔ عوام کی بھی قید لگائی نہیں۔

دن کی پوچھی بتائی رات کی۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی بے تکی بات جواب میں کہے۔ رندؔ ؎

گاہ بے گاہ کوئی بات کی تو اس ڈھب کی
دن کی پوچھی جو کسی نے تو بتائی شب کی

اثر۔ شعر میں شب ہے اس کو رات سے بدلا۔ ضرورت شعری کی بات اور ہے۔ محاورہ اس طرح ہے: پوچھو دن کی بتائے رات کی۔

دن سے اتر جانا۔ جوانی ڈھل جانا۔ بیشتر گھوڑے کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ گھوڑا دانوں سے اترتا ہے نہ کہ دن سے۔ دوسری جگہ خود بھی یوں ہی لکھا ہے۔

دن قریب ہیں۔ وضع حمل کا زمانہ قریب ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

دن کو تارے دکھانا۔ صدمۂ دماغی پہنچانا۔ جس سے آنکھوں کے سامنے ترمرے سے آجائیں۔

اثر۔ یہ تارے دکھانا نہیں دکھائی دینا ہے۔

دن کو تارے نظر آنا۔ نظر کے بہت تیز ہونے کے لیے۔

۲۔ تاریکی کے مبالغے کے لیے۔

شوقؔ قدوائی ؎

صبح اشب وصل اشک ہمارے نظر آئے
کیا دن تھا کہ دن کو تارے نظر آئے

اثر۔ موجودہ صورت میں دوسرا مصرع ناموزوں ہے۔ دن کو تارے نظر آنا کسی ضرب یا صدمہ یا ضعف سے آنکھوں کے سامنے ترمرے سے چھڑنا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ نیلن اور پلیٹس میں موجود ہے۔ دن کو تارے دکھانا کے تحت لکھا ہے۔ یہ اور دن کو تارے نظر آنا ایک ہی مفہوم ادا کرتے ہیں۔ شوقؔ قدوائی کے شعر پر خواہ مخواہ ایک تازہ عمارت کھڑی کی ہے جس میں آنسوؤں کو تاروں یا ستاروں سے استعارہ کیا ہے نہ کہ تاریکی میں مبالغہ کرنے کے لیے۔

دن کو سووے روزی کھووے۔ دن کو سونا منحوس ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دنگل جمنا۔ لوگوں کا کشتی دیکھنے کو جمع ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)۔

دن لٹک جانا۔ دن کا ڈھل جانا۔ شام کا وقت قریب آنا۔

شاد ؎

گذرا شباب جلد رواں ہو مسافرو
خورشید کو زوال ہوا دن لٹک گیا

اثرؔ۔ اب متروک ہے اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

دلوندھا۔ دلوندھی۔ (ھ) رتوندھا کا نقیض۔ لکھنؤ میں بیشتر رتوندھی بولتے ہیں۔

اثرؔ۔ وضاحت کی تھی کہ دلوندھا یا دلوندھی کہاں کی زبان ہے۔

دلوں میں کتنا ہے۔ عمر کیا ہے۔ (زیادہ تر گھوڑے کے متعلق اس طرح دریافت کرتے ہیں)۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دنیا پر لات ماری۔ تارک درویش ہوگئے یا مر گئے۔ درج نہیں۔

دنیا عجب جگہ ہے۔ عجب تماشا گاہ اور جائے عبرت ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

میرؔ کا شعر بھی ہے ؎

قصر و مکان و منزل ایکوں کو سب جگہ ہے
ایکوں کو جا نہیں ہے دنیا عجب جگہ ہے

دنیا کیا تھوکے گی۔ لوگ حقارت سے دیکھیں گے۔ الزام دیں گے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہمیں بھی اب تمہارے مہذب بنا دینے کی جلدی ہے تاکہ تمہیں بھی انجمن تہذیب میں جگہ مل سکے۔ بھلا ہمیں دنیا کیا تھوکے گی کہ ڈیڑھ سو برس تک تمہیں مہذب نہ بنا سکے۔ (اودھ پنچ)۔

دُوا۔ تاش کا پتہ جس پر دو بند کیاں ہوں۔ درج نہیں۔

دواب (ع۔ دابّہ کی جمع) چوپائے۔ حیوان مویشی جیسے گھوڑے گدھے اونٹ وغیرہ۔

اثرؔ۔ خارج۔

دوات چلانا۔ دوات کی روشنائی کو حرکت دینا۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں دوات ہلانا کہیں گے۔ وہ درج نہیں۔

دو اسپہ۔ ایک معنی میں دو گھوڑوں کی ڈاک۔ یہ درج نہیں۔

دوالا پٹنا۔ کاروبار میں نقصان ہونا اور کام ٹھپ ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فیلن) دوالا نکلنا یا نکل جانا درج ہے۔

دوال دینا۔ ڈنکے پر چوٹ لگانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) نقار خانہ سکندری میں طبل سکندر پر دوال دی۔ تمام لشکر کو خبر ہوئی کہ دم سحر لڑائی ہے معرکہ آرائی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

دو باگا گھوڑا۔ منہ زور گھوڑا جس پر قابو رکھنے کے لیے دُہری باگیں استعمال کی جائیں درج نہیں۔ (فقرہ) دو باگے گھوڑے پر سوار تھے اور جنون زور پر تھا۔ (غدائی فوج دار)۔

دو باگوں کسنا۔ دیکھو تلوار کا دو باگوں کسنا۔

تلوار کا دو باگوں سے۔ جس تلوار کا لوہا بہت عمدہ ہوتا ہے وہ دونوں سرے ملانے سے نہیں ٹوٹتی ہے۔

اثر۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے تلوار کے لیے صرف کسنا مستعمل ہے۔ گھوڑا البتہ دونوں باگوں پر کستا ہے یعنی جدھر چاہا آسانی سے موڑ دیا اور تیز رفتاری کی حالت میں۔ کوئی مثال پیش نہیں کی گئی ورنہ مزید غور کیا جاتا۔

دو بدو کہنا۔ جو بات ہو صاف صاف منہ پر کہہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (دو بدو بات کرنا درج ہے)

دو بردا۔ دو بلدا۔ دو بیلوں چھکڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دو بردا کہتے ہیں۔ (واو کی آواز خفیف)۔

دو بول۔ کنایۃً نکاح۔ (پڑھوانا۔ پڑھنا۔ پڑھانا کے ساتھ۔

امیر ؎

بہت مشتاق ہوں دو بول قاضی آکے پڑھ جائے
ہوئی ہے دخت رز ہشیار اب فضل الٰہی سے

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ یہ نکاح ایسا ہوتا ہے جس میں والدین افلاس یا اور کسی وجہ سے دھوم دھڑکے کو دخل نہیں دیتے بلکہ چپ چپاتے شادی کر دیتے ہیں۔ (فیلن نے بھی اس پہلو کی طرف اشارہ کیا ہے)۔

دو پٹا۔ (دو پاٹ۔ اردو میں واو غیر ملفوظ ہے۔ تلفظ دال ہندی سے غلط ہے)۔

اثر۔ حالانکہ لکھنؤ میں عموماً دال ہندی ہی سے بولا جاتا ہے۔ فیلن میں دو پٹا کے علاوہ اس کی دو شکلیں اور ڈوپٹہ اور روپٹہ درج ہیں۔ ملاحظہ ہو

du-patta, du patta, dupatta

دو پٹہ پر ڈال کی علامت ہے۔ خالی ڈال کے لیے ہے۔ لکھنؤ میں بعض عورتوں کی زبان پر روپٹہ ہے۔ یہ بھی فیلن میں درج ہے مگر نور اللغات میں غائب ہے۔ لہٰذا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ڈوپٹے کو غلط کہنا غلط ہے۔

دو پٹا ہلانا۔ صلح کرنے کی علامت ظاہر کرنے کے واسطے حالت جنگ میں چادر ہلاتے ہیں تاکہ مخالف لڑائی بند کر دے۔ مغلوب ہونے یا پناہ میں آنے کی علامت ہے۔

اثر۔ میدان جنگ میں چادر ہلائی جاتی ہے نہ کہ دو پٹا جو عورتوں سے مخصوص ہے۔ وہ لڑائی کے میدان میں کیوں کر پہنچ گئیں۔

دو پلڑی۔ (واو غیر ملفوظ) ایک قسم

کی ہندوستانی وضع کی ٹوپی۔
اثر۔ لکھنؤ میں دو پلّی (لام مشدد) ٹوپی کہتے ہیں۔ (اسے الگ لکھا ہے مگر بغیر لکھنؤ کی تخصیص کے)۔

دو پلڑی ٹوپی۔ (واو غیر ملفوظ) ایک قسم کی ہندوستانی وضع کی ٹوپی۔
اثر۔ لکھنؤ میں عموماً دو پلّی ٹوپی کہتے ہیں۔ پلڑا اور پلّا مرادف ہیں۔

دوپہر۔ دن کے بارہ بجے کا وقت۔
اثر۔ عورتیں عموماً دوپہریا کہتی ہیں مثلاً تپتی دوپہریا میں کہاں جاؤ گے۔ اس فرق کا اظہار کر دینا چاہیے تھا۔

دو ٹکڑے بات۔ دیکھو دو ٹوک بات۔

قدرؔ سے

دو ٹکڑے بات کہتی ہے کس منصفی کے ساتھ
رُستم بھی ہو تو مُنہ پہ ہے کہتی کھری کھری

دو ٹوک بات۔ صاف صاف بات۔
اثر۔ دو ٹکڑے بات نہ تو زبان ہے نہ محاورہ قدرؔ کا شعر دو ٹوک بات کے ساتھ بھی موزوں رہتا ہے۔ غالباً دو ٹکڑے بات غلط الکاتب ہے جس کی بنا پر دو ٹکڑے بات کا محاورہ گڑھ لیا گیا۔

دو جوروؤں کا خصم۔ وہ شخص جس کی دو بیویاں ہوں۔ درج نہیں۔

جانؔ صاحب سے

خصم دو جوروؤں کا اے بوا چوسر کا پانسا ہے
بدی جس سے کرے گا سامنا ہووے گا ذلت کا

دو چھتّا۔ وہ مکان جس میں دو چھتیں ہوں۔

اثر۔ ت کو مشدد لکھا ہے۔ بلا تشدید ہے۔ اگر راستہ چھت کے نیچے سے ہو تو اسے چھتّا (ت مشدد) کہتے ہیں نہ کہ دو چھتّا۔

دو حروف۔ تھوڑا سا۔

جلیلؔ سے

کوئی مطلب تھا نہ مضمون شوق کے دو حرف بھی
میں جو لکھنے کے لیے بیٹھا تو دفتر ہو گیا

اثر۔ مثال میں جو شعر پیش کیا گیا ہے اُسی سے ظاہر ہے کہ دو حرف کا مفہوم لکھنے تک محدود ہے۔ تقریر کے لیے دو بول یا دو کلمے مستعمل ہے۔ اور اب جو دیکھتا ہوں تو "دو کلمے" درج ہی نہیں۔

دوخصمی۔ وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں دوہاجو کہتے ہیں عورت ہو خواہ مرد۔ دوخصمی کا تو یہ مطلب ہوا کہ ایک ہی وقت میں دو شوہر ہیں۔ عورتوں کی ایک مثل بھی ہے۔ "دوہاجو موئی رنڈی ست خصمی"۔

دوخمہ۔ ایک قسم کا حقہ۔
اثر۔ میں نے ڈیڑھ خمہ سُنا ہے۔ دوخمہ سے کان آشنا نہیں۔

دو دانے کو محتاج ہونا۔ ایک ایک ٹکڑے کو محتاج پھرنا۔ بھیک مانگنا۔
اثر۔ مثل اس طرح ہے۔ دو دو دانے کو پھرنا۔ بغیر لفظ پھرنا کے بھیک

مانگنے کا مفہوم نہیں نکلتا۔ فیلن میرا ہم نوا ہے۔

دو دل ایک ہونا۔ دو شخصوں کا ہم خیال ہونا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

دو دل جو ایک ہوں تو نہ کیوں کام خوب ہو
دشوار امر کا بھی سرانجام خوب ہو

دو دلاپن۔ تذبذب کا عالم۔ کچھ طے نہ کر سکنا۔ اس طرح درج نہیں دودلہ (دودلا ؟) درج ہے۔ (فقرہ) دوستی میں نفاق اور دو دلاپن یا خودغرضی کی بو محسوس ہوئی۔ (اودھ پنچ)۔

دو دل راضی تو کیا کرے قاضی۔ فریقین کی رضامندی میں حاکم دخل نہیں دے سکتا۔

اثر۔ مثل کرے کے بجائے کرے گا کے ساتھ ہے۔ مثل کے الفاظ میں تغیر تبدّل جائز نہیں۔ (فقرہ) مثل مشہور ہے: دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ دوسری شادی پر ناراض ہونے کا حق بیٹا بیٹی کو نہیں پہنچتا۔ (اودھ پنچ)۔

دو دن کی چاندنی پھر وہی اندھیرا پاکھ۔ دولت بے ثبات۔ چند روزہ اقبال۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
یہ محاورہ چار دن کی چاندنی کے ساتھ بھی ہے اور اس طرح نور اللغات میں درج ہے۔

دو دن کی چاہ۔ عارضی ناپائدار محبت۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

ذرا ہماری وفاؤں پہ بے وفا تو نہ بھول
کہ ہفتہ دوست سے دو دن کی چاہ کرتے ہیں

دو دن کی کوتوالی پھر وہی کھرپا جالی۔ دو دن کی حکومت، عیش آرام، پھر وہی مصیبت کا سامنا گھاس کھودنا۔ درج نہیں۔

دو دو چونچیں۔ دو دو نوکیں۔
اثر۔ بٹیر بازوں کا پورا محاورہ ہے دو دو چونچیں کس لو۔ بٹیر لڑا لو (امتحاناً یا بطور آزمائش)۔

دو دھاری گائے۔ ایسی گائے جو خوب دودھ دے۔ درج نہیں۔
(مثل) دودھاری گائے کی دولاتیں بھلی۔ (جس شخص سے نفع ہوتا ہو اُس کا غصّہ بھی برداشت کر لینا چاہیے۔ یہ بھی درج نہیں۔)

دودھ بھائی۔ (ہندو) ۱۔ دودھ چاول۔
۲۔ چوتھی کی ایک رسم جس میں دولھا کو کھیر کھلاتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے دودھ بھات کہتے ہیں اور یہ کھیر نہیں ہوتی بلکہ شکر ملے دودھ اور چاول ہوتے ہیں اور صرف دولھا نہیں کھاتا بلکہ دولھا دلھن ایک ساتھ ایک ہی ظرف سے کھاتے ہیں جو محبت اور یکجہتی کی علامت ہوتی ہے۔
پلیٹس اور فیلن دونوں میرے ہم نوا ہیں۔

دودھ بہن۔ وہ لڑکی جس کی ماں کا دودھ پیا ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں دودھ شریک بھائی یا بہن کہتے ہیں۔

دودھ بھات کھانا۔ دو شخصوں میں بھائی چارا ہونا۔ دودھ چاول ایک ساتھ کھاتے ہیں جو اس کی نشانی ہے۔ ' درج نہیں '

(فقرہ) ہر شخص حکومت انگریزی کے ساتھ بدل و جان دودھ بھات کھانے پر مستعد ہے۔ (اودھ پنچ)۔

دودھ پیتے روپے۔ ایک معنی ہیں وہ روپے جو سود پر چلائے جائیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فیلن)۔

دودھ چڑھنا۔ لازم۔ دودھ خشک ہونا۔ دودھ جذب ہونا۔

۲۔ دودھ کا چھاتیوں میں کثرت سے جمع ہونا جس طرح بچے کے مرجانے یا دودھ چھڑانے کے بعد چھاتیاں دودھ جمع ہونے سے تن جاتی ہیں۔

اثر۔ یہ عجب تماشا ہے کہ دودھ چڑھنا دودھ خشک ہونا بھی ہے اور کثرت سے چھاتیوں میں جمع ہونا بھی ہے۔ دودھ چڑھنا دودھ کا عورت کی چھاتیوں میں بہ کثرت جمع ہونا ہے اور بس۔ دودھ خشک ہونے سے اسے کوئی ربط نہیں۔ یہ دودھ جاتا رہنا یا سوکھ جانا ہے۔

دودھ لوٹا بچہ۔ ایسا بچہ جسے کافی مقدار میں دودھ نہ ملتا ہو۔ نحیف۔ کمزور۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُن کا جوڑ ہی کیا ہے۔ جیسے گاٹے کے سامنے اُس کا دودھ لوٹا بچہ۔ (اودھ پنچ)۔

دودھ دیکھنا۔ دودھ کی برائی بھلائی جانچنا۔

اثر۔ حسب فیلن اس کے معنی ہیں پیٹ والی عورت کے دودھ کے گاڑھے پن سے اندازہ لگانا کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ گاڑھا دودھ لڑکے کی اور پتلا دودھ لڑکی کی پہچان ہے۔

دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ایک بار کا نقصان اٹھانے والا ذرا ذرا سے محل پر ضرر سے ڈرتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں: دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک پیے۔

دودھ کی طرح اُپھان آنا۔ (عو) کنایتہً۔ بہت جوش آنا۔ غصہ آنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دودھ کی طرح اُبال آنا بولتے ہیں۔

دودھ کی دھوئی۔ معصوم۔ بے گناہ۔ سیدھی سادی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیا وہ نہیں لڑتیں۔ دودھ کی دھوئی ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

دودھ میں مکھی کسی نے نہ چکھی۔ مثل۔ نالائق کو کوئی پسند نہیں کرتا۔

اثر۔ حسب فیلن مثل اس طرح ہے: دودھ میں کی مکھی کن نے چکھی اور اس کا

مطلب ہے خرچ بہت کچھ فائدہ کچھ نہیں۔ حضرت مولف کی ترمیم نے مثل کو بے سروپا بنا دیا۔ دودھ میں کی مکھی کہیں گے نہ کہ دودھ میں مکھی۔ (مثل یوں بھی بولتے ہیں: دودھ کی مکھی کس نے چکھی)۔

دودھیا بھٹّا - ایک قسم کا نرم اور شیریں بھٹّا۔ درج نہیں۔ (دودھیا سنگھاڑا۔ درج ہے)۔

دودھیا سنگھاڑا - کچا ہرا سبز (سنگھاڑا)۔

اثر۔ ہر سنگھاڑے کو جو کچا ہرا سبز ہو دودھیا نہیں کہتے۔ اس کے لیے نرم اور لذیذ ہونا ضرور ہے۔

دَور کرنا - دو شخصوں کا بیٹھ کر باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن سُنانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے دَور قرآن کہتے ہیں اور دو کی قید نہیں دو سے زیادہ قاری بھی حصہ لیتے ہیں۔

دَور دَورہ ہو - بول بالا ہو۔ نام روشن رہے۔ درج نہیں۔ کسی کا شعر ہے۔ ؎

دَور دَورہ ہو ترا سانولی صورت والے
تجکو دیتے ہیں دعائیں یہ ترے متوالے

دُور کے ڈھول سہانے - غائبانہ تعریف دل خوش کُن ہوتی ہے اس جگہ دور کی ڈھول سہانی بھی بولتے ہیں۔

اثر۔ دُور کی ڈھول سہاونی۔ دیہاتی زبان ہو تو ہو۔ خواص کبھی نہیں بولتے ڈھول مذکر ہے نہ کہ مونث۔

دور دفان کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں - عورتیں نفرت اور بیزاری کے اظہار کو بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

دورنگا لباس - ایسا لباس جس میں تال میل نہ ہو۔ ناموزوں لباس۔ درج نہیں۔

دوڑ آنا - کہیں کسی کی گرفتاری یا گھر کی تلاشی کے لیے سپاہیوں کا پہنچنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) آج فلاں شخص کے یہاں دوڑ آئی۔ چوری کا مال برآمد ہوا۔

دوڑا دوڑی - (عم) بھاگا بھاگ۔

اثر۔ لکھنؤ میں دوڑا دوڑ ہے۔ اُسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

دوڑ پڑنا - بہت دوڑ دھوپ کرنا۔ دوا دوش میں پریشان ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آج بڑی دوڑ پڑی۔ نہ معلوم کہاں کہاں کے چکر لگائے۔

دوڑ چلے نہ گر پڑے - اُس وقت بولتے ہیں جب آدمی حد اعتدال سے بڑھ کر کوئی کام کرے۔

اثر۔ عام طور پر مثل اس طرح بولی جاتی ہے: آدمی نہ دوڑ کر چلے نہ ٹھوکر کھائے۔

دوڑ میں آگے نکل گیا - مقابلے

میں سب سے اول رہا۔ سبقت لے گیا۔ اول رہا۔ درج نہیں۔

دوڑھونا۔ ناحق زحمت اٹھانا۔ مثلاً مفت کی دوڑھوئی کچھ ہاتھ نہ آیا۔ درج نہیں۔

دوزخ بھرنا۔ پیٹ پالنا۔ اثر۔ دوزخ پاٹنا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔

دوزخ پاٹنا۔ پیٹ کسی نہ کسی طرح بھرنا۔ درج نہیں۔

دوستانے میں۔ دوستی کی بنا پر۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دوست کا دوست اپنا دوست۔ دوست کا دوست بھی پیارا ہوتا ہے درج نہیں۔

دوستوں کا حساب دل میں۔ حساب دوستاں در دل کا ترجمہ — دوست ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن) (حساب دوستاں در دل (ح) کی ردیف میں موجود ہے)۔

دوستی کا دم بھرنا۔ دوستی کا ادعا۔ دوستی کا بہانہ۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دُوس دینا۔ الزام لگانا خطاوار ٹھہرانا۔ اثر۔ دوس چھپانا۔ دوس لگانا بھی ہے۔ یہ درج نہیں۔ (فیلن) دوس کا دوسرا تلفظ دُوش ہے۔ میرے خیال میں دونوں کو علحدہ علحدہ لکھنے کے بجائے ایک جگہ لکھنا زیادہ مناسب ہوتا۔

دوسرا محل بسایا۔ (عو) ایک بیوی کے ہوتے دوسری شادی کی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دوسرا محل بسایا۔ بحل تو بسایا انھوں نے مگر ناک میں دم ہوا میرا۔ بڑی تند سوت کا پرسادینے آئیں۔ یہ آیا وہ آیا۔ بیٹھے بٹھائے نیا دردسر خریدا۔ (اودھ پنچ)۔

دوسرے کے نام سے۔ جھوٹ بول کر۔ دھوکے یا جعل سے۔ درج نہیں۔

دو سے تیسرا آنکھ میں ٹھیکرا۔ کسی کا خلوت یا راز کی باتوں میں مخل ہونا ناگوار ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بعضے لوگوں کو اکیلے رہنے کی عادت ہے۔ دو سے تیسرا آنکھ میں ٹھیکرا۔ ہے ہے کیا بری عادت ہے۔ (شریف زادہ)۔

دو فصلا پن۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جس کا باپ ایک اس کی زبان ایک دو فصلا پن مجھے نہیں آتا۔ (اودھ پنچ) خالی دو فصلا درج ہے۔

دوکونیا۔ ایک قسم کا پتنگ۔ اثر۔ لکھنؤ میں اسے دوگلا کہتے ہیں دونوں کونوں پر دوگل ہوتے ہیں۔

دولت بہانا۔ دولت بے دردی سے خرچ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ اپنی دولت بہاتا ہے۔ (اللغات

(اُردو)۔

دولت پانا۔ دولت حاصل کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اتنی دولت کہاں پائی۔ (لغات اُردو)۔

دولت کا کھیل ہے۔ مثل۔ سب دولت کی نمود ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

دولت کا مزہ۔ دولت کا لطف۔

ذوقؔ ؎

غنچہ خنداں نہ ہو کیوں کر کے زر اپنا فریاد
کہ اڑانے ہی میں دولت کے ہیں دولت کے مزے

اثرؔ۔ صحیح زبان "دولت کے مزے" ہے جیسا کہ خود ذوقؔ کے شعر سے ثابت ہے

دولت کھینچنا۔ دولت حاصل کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خوشامدی دولت خوب کھینچتے ہیں۔ (لغات اردو)۔

دولت لٹانا۔ دولت تباہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں اپنی دولت لٹاتا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

دولت لُٹے کوئلوں پر مہر۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص بجا خرچ کے لیے کفایت شعاری کرے اور بے جا خرچ کی پروا نہ کرے۔

رندؔ ؎

مہر اب کوئلوں پہ ہونے لگی
دولت حسن جب لٹا بیٹھے

اثرؔ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دولت حسن عام دولت کیوں کر ہو گئی تو بات کیا ہے کہ شعر سے محاورہ گڑھا ہے۔ صحیح اس طرح ہے: اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر۔ چنانچہ الف مقصورہ کی ردیف نور اللغات دیکھیے وہاں خود بھی محاورہ اس طرح لکھا ہے: "اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مُہر"۔ محاورے میں تصرف ناروا ہے۔ البتہ شعر میں قدرے تغیر جائز ہے بر بنائے بحر یا ردیف یا قافیہ۔

دولت مارنا۔ دولت چھین لانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اتنی دولت کہاں ماری۔ (لغات اُردو)۔

دولت ہاتھ آنا۔ روپیہ پیسا ملنا۔ درج نہیں۔

دولتی مارنا۔ جھگڑنا وغیرہ۔ لاتیں مارنا۔

اثرؔ۔ یہ حرکتیں گھوڑے سے مخصوص ہیں اور گھوڑے کا نام بھی مذکور نہیں۔

دولتّیاں اُچھالنا۔ پیچھے کی طرف لاتیں چلانا۔ (گھوڑے کی طرح)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) صاحب زادی دو لتّیاں اچھلنے اور پچھاڑیں کھانے لگیں۔

دولھا بھائی۔ عورتیں بہنوئی کو کہتی ہیں۔

اثرؔ۔ حضرت مولف نے ایک اہم فرق کی طرف توجہ نہیں دلائی۔ بڑی بہن کے شوہر کو بہنیں دولھا بھائی کہتی ہیں۔

ایک اہم لفظ کو نظر انداز کیا بلکہ اندراج کیا یعنی دولھا میاں۔ عام عورتیں ایسے شخص کو دولھا میاں کہتی ہیں۔ جانؔ صاحب کا ایک شعر میری تائید کرتا ہے۔ ؎

تم کہو گی ہونستی ہیں دولھا بھائی کو مرے
اے بہن کھاتے ہیں یہ کس چکی کا یہ پیسا ہوا

دولھا دُلھن مل گئے جھوٹی پڑی بارات۔ (کہاوت) دوست دوست مل گئے، درا انداز مفت برنے بنے۔

۔ درج نہیں۔

دولھا کے دم کے ساتھ ساری برات ہے۔ مثل۔ آقا سے گھر کی رونق ہے سردار کی وجہ سے ماتحت کام کرتے ہیں۔

شادؔ ؎

جب تک بدن میں جان ہے چلتے ہیں ہاتھ پاؤں
دولھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ صحیح مثل اس طرح ہے: دولہا کے دم سے برات ہے۔ (فقرہ) ساری کدو کاوش بیکار ہو جائے گی۔ دولہا کے دم سے برات ہے۔ چولی دامن کا ہمارا اس کا ساتھ ہے (طلسم ہوش ربا)

دودھینڈی۔ ہانڈی جس میں دودھ دوہتے ہیں۔ دودھ کی ہانڈی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسی ہانڈی کو دوہنی کہتے ہیں۔ (بضم اول و واو مجہول۔ دوں۔ نی) فیلن میں بھی درج ہے۔

دو منہ ہنس لینا۔ تھوڑا سا ہنس لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں دو گال ہنس بول لینا۔

دَون۔ وہ آگ جو جنگلوں کی پتا ور میں اس غرض سے لگاتے ہیں کہ درختوں میں قوت نمو پیدا ہو۔

میرؔ

شعلہ افشانی نئی یہ کچھ نہیں اس آہ سے
دَون لگی ہے ایسی ایسی بھی کہ سارا تن جلا

اثر۔ دَون آگ لگنا ہے کہیں اور کسی سبب سے ہو۔ میرؔ کے شعر میں آہ کی شعلہ افشانی ہے۔ انشاؔ نے جنگل میں آگ لگنے کو اس شعر میں بطور مثال شامل کر لیا ہے ؎

شعلے بھڑک رہے ہیں یوں اپنے تن کے اندر
دوں لگ رہی ہو جیسے گرمی سے بن کے اندر

دَونا ہو جانا۔ (لکھنؤ) تلوار یا نیچہ کا دُہرا ہو جانا۔ خمیدہ ہو جانا۔

اثر۔ کمر بھی دونا ہو جاتی ہے۔ جھک جاتی ہے۔ اس کا بھی اضافہ کرنا چاہیے تھا۔

دَونتر دکھانا۔ (عو) زور بل دکھانا۔ غرور کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دور بھی ہو۔ موئے کھوسٹ۔ کچھ شامت آئی ہے۔ دَونتر دکھاتا ہے۔ کل دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

دون کی لینا۔ ڈینگ مارنا۔ تعلی کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

دونوں باگیں کسنا۔ تلوار کا دونوں جانب سے خمیدہ ہونا۔ اس

طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دونوں پٹھے ۔ جب دو طرح یا ہر حالت میں فائدہ ہو اُس وقت کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں لفظ میرے کا اضافہ کر کے میرے دونوں پٹھے بولتے ہیں۔

دونوں ٹانگوں میں سر کر دینا ۔ سزا دینا۔ ٹھیک بنانا۔

اثر۔ محاورہ ٹانگوں میں سر کر دینا ہے بغیر لفظ دونوں کا اضافہ کیے ہوئے۔

دونوں جہان سے کھونا ۔ دین دنیا کہیں کا نہ رکھنا۔

اثر۔ دونوں جہان سے جانا بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔

دونوں طرف سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ مانڈے ۔ (مثل) زیادہ ہوس یا لالچ میں بجز نقصان کے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) کچھ ایسا ہوا کہ میرا منصوبہ چلنے نہ پایا۔ دونوں طرف سے ...... (اودھ پنچ)۔

نور اللغات میں مثل اس طرح درج ہے :- پانڈے دونوں دین سے گئے حلوا ملا نہ مانڈے۔ مثل عموماً مقفیٰ ہوتی ہے۔ اس میں وہ بات نہیں۔ علاوہ برایں وہ فصاحت بھی نہیں جو میرے مندرجہ طرز میں ہے۔

دونوں کی پاٹ پڑنا ۔ برسات کے سَو دن کا مزہ پڑنا۔ چٹورپن ہونا۔

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دونوں ہاتھ سے تالی بجتی ہے ۔ دونوں طرف سے لڑائی ہوا کرتی ہے۔ جب تک دونوں فریق خواہش مند نہ ہوں لڑائی نہیں ہوتی۔

رنگین ؔ ؎

یہ سچ ہے بجتی ہے بس دونوں ہاتھ سے تالی
جو وہ نہ آئے تو میں بھی نہیں بلانے کی

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل بغیر لفظ سے کے بولی جاتی ہے :

مثل مشہور ہے : دونوں ہاتھ تالی بجتی ہے یہاں مدتوں ایک ہی ہاتھ تالی بجی۔ (اودھ پنچ)۔

دونوں ہاتھ سے سلام کرنا ۔

۱- نہایت تعظیم کرنا۔

۲- بیزاری اور دست برداری ظاہر کرنے کے لیے دونوں ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں۔

داغ ؔ ؎

آزمایا ہے مدام آپ کو بس بس اجی بس
دونوں ہاتھوں سے سلام آپ کو بس بس اجی بس

اثر۔ محاورہ دونوں ہاتھ سے نہیں دونوں ہاتھوں سے سلام کرنا ہے جیسا داغ کے شعر سے واضح ہے۔

دونوں ہاتھوں سے پگڑی سنبھالنا یا تھامنا ۔ آبرو بچانا یا قائم رکھنا۔

درج نہیں۔ میر ؔ ؎

میر صاحب زمانہ نازک ہے
دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

(فیلن میں "سنبھالنا" کے ساتھ ہے)

"دونوں ہاتھوں سے پگڑی سنبھالنا پڑی"

دو ورقی کا سبق پڑھنا۔ (عم) عیاشی کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دوہا۔ دوہرا یا دوہا۔ دو دو کا مصرعوں کا ہندی شعر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ دوہرا علحدہ درج ہے۔

دو ہاتھ اچھلنا۔ دو دو ہاتھ ہاتھ اچھلنا۔ (دل اور کلیجے کے لیے) کمال تڑپنا۔ بے تاب ہونا۔

مصحفی ؎

شب جو دل دو دو ہاتھ اُچھلے تھا
وجد تھا یہ کہ حال تھا کیا تھا

اثر۔ دوسرے محاورے میں ہاتھ کی تکرار غالباً سہو کاتب ہے۔ مصحفی کے شعر میں بھی لفظ ہاتھ بہ تکرار نہیں ہے۔

دوہاجو۔ ایسا شخص جس کی ایک بیوی مرجائے اور دوسری شادی کرے۔ نور اللغات میں اس لفظ کا اندراج نہیں ملا۔ فیلن میں درج ہے۔

دوہتڑ۔ (واو غیر ملفوظ) دونوں ہاتھ ایک ساتھ اپنے منہ اور سینے پر یا دوسرے کے منہ اور سینے پر (مارنا جڑنے کے ساتھ)۔

جرأت ؎

کیا کہا پیغامبر نے یہ ترے مشتاق سے
مرگیا بس دل پہ اپنے خود دو ہتڑ مار کے

انشا ؎

دیا نامۂ سید انشا تو اُس نے
دو ہتڑ جڑا اک سرنامہ بر پر

دوہتڑ سر پر بھی مارنا یا جڑنا ہے چنانچہ دوہتڑ سر پر جڑنا نظم درج ہے یعنی منہ پر یا سینے پر مارنا علاوہ سر کے بھی استعمال ہے۔

دوہرا تہرا۔ دوچند۔ سہ چند۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دو ہاتھ اونچا ہونا۔ کسی کا کسی پر فوقیت رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)۔ دوسرے صاحب ان سے بھی دو ہاتھ اونچے تھے۔ اُن سے معجزہ طلب ہوا... (اودھ پنچ)۔

دہ در دنیا ستر در عاقبت۔ (عو) اُس جگہ بولتی ہیں جب کسی کو نیک کام کا صلہ دنیا میں ملے۔

اثر۔ بیان کردہ مطلب صحیح نہیں۔ اس کا مفہوم ہے کہ جو دنیا میں نیکی کرے گا اُس کو عاقبت میں کئی گنا زیادہ ثواب ملے گا۔ فیلن کی عبارت یہ ہے :۔

"Charity will be returned seven fold in the next world."

دَوہر۔ دوتہہ کا چادرہ۔ میں نے بہت ڈھونڈا نور اللغات میں اس لفظ کا اندراج نہیں ملا۔ فیلن میں موجود ہے۔

دوہرا۔ دلائی۔

اثر۔ لکھنؤ میں دُلائی کہتے ہیں یا دوہر

(بغیر اضافۂ الف)

دو ہونٹ نہ کھولنا۔ کچھ نہ کہنا۔ تنبیہ نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ممانی نے ہمیں پالا... ہماری ماں نے کبھی دو ہونٹ نہیں کھولے۔ ہمیں معلوم ہی نہ ہوا کہ ہماری ماں کون ہے۔
(اودھ پنچ)۔

دھا۔ آہنگ۔ ترانہ۔ پہلا سُر۔
اثر۔ یہ فیلن سے نقل کر دیا گیا ہے۔ اُس کے الفاظ یہ ہیں:۔

The first note of the gamut in Hindu music. Dha, ma, pa, dha, ma, sa, sa, ra, ga.

ان لفظوں کے مجموعے کو سرگم کہتے ہیں اور اُس کی معمولی ترتیب اس طرح ہے: سا۔ رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی۔ سُر بیوراکی رعایت سے ان الفاظ کی ترتیب بدلتی رہتی ہے۔

دہا۔ محرم کا مہینہ خصوصاً محرم کی دسویں تاریخ۔
اثر۔ دہا ماہ محرم کے ابتدائی دس دن۔ (عشرۂ محرم) کو کہتے ہیں نہ کہ جو کچھ حضرت مولف فرماتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دہے کے تحت خود بھی یہی لکھا ہے۔

دھار چڑھانا۔ باڑھ چڑھانا۔ تیز کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں (لغت نام نامعلوم) (دھار رکھنا درج ہے)۔

دھارم دھار رونا۔ دھاروں رونا۔ بہت رونا۔ ایسا رونا کہ آنسوؤں کا تار نہ ٹوٹے۔
اثر۔ لکھنؤ میں دھارم دھار یا چھلوں پھلوں رونا ہے۔ دھاروں رونا کوئی نہیں بولتا۔

دھار مڑ جانا۔ تلوار، چھری وغیرہ کی باڑھ کند ہو جانا۔ درج نہیں۔

دھاڑ۔ (ھ۔ ڈاکا۔ ۲۔ بھیڑ۔ ۳۔ اوپر سے پانی گرنا)۔ اُردو میں مار دھاڑ کی ترکیب سے مستعمل ہے۔
اثر۔ تنہا بھی مستعمل ہے بمعنی ہنگامہ۔ شور و غل۔ (فقرہ) تاریخی نوادر کی فہرست میں اگر مولا پنچ کی واویلا بھی لکھ لی جائے تو مناسب ہے۔ ایسی دھاڑ مچائی کہ عالم کو لے ڈالا۔ (اودھ پنچ)۔

دھاڑ پڑنا۔ چوروں کے گروہ کا حملہ آور ہونا۔
۲۔ جلدی پڑنا۔ شتابی ہونا۔ اضطراب ہونا۔ جیسے ایسی کیا دھاڑ پڑی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دھاڑم دھاڑ۔ ہنگامہ۔ چیخ دھاڑ۔ ہجوم۔ مجمع۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جواب کون دے مینڈ کے دھاڑم دھاڑ میں کان پڑی آواز تو آتی نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

دھاڑیں مار کر رونا۔ زار زار رونا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں ڈاڑھیں مار کر رونا۔

دہاکا۔ بفتح اول۔ (عو) صدمہ۔ رنج۔ فکر۔ رعب۔ خوف۔
۲۔ دس۔ دہائی۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سنا۔ حسب فیلن دہاکا کے معنی صرف دہائی یا دس دس کے جُٹ کے ہیں۔ a group of ten; tens.

دھاگا۔ (لکھنؤ) دم۔ فریب۔ دھوکا۔ (دنیا کے ساتھ)۔ دہلی میں اس جگہ دم دینا۔ جھانسا دینا۔ مستعمل ہیں۔

اثر۔ دھاگا دینا بمعنی دھوکا دینا لکھنؤ کی (کم سے کم لکھنؤ کے خواص کی) زبان ہرگز نہیں یہاں بھی دم دینا۔ فریب دینا دھوکا دینا جھانسا دینا مُتّا دینا چرکا دینا بدھو بنانا ہے۔ کوئی حوالہ دیا نہیں کہ دھاگا دنیا لکھنؤ کا پٹینٹ ہے۔ دم دھاگا کہتے تو میں مان لیتا۔

دھام۔ گھر۔ رہنے کی جگہ۔ اُردو میں دھوم دھام کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

اثر۔ اگر ایسا ہے تو پھر صرف دھام علحدہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ بجز اس کے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ لغت کا پیٹ بھرا جائے۔

دھامن۔ (بکسر سوم) ۱۔ ایک قسم کا لمبا سانپ۔

اثر۔ یہ بفتح سوم ہے نہ کہ بکسر سوم۔ فیلن میں یہی تلفظ درج ہے اور معنی میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ گائے کا دودھ چوس لیتا ہے۔ پلیٹس میں بے شک بالفتح و بالکسر دونوں طرح درج ہے۔ جب اختلاف ہے تو دونوں حرکتوں کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔

دھاں۔ توپ بندوق کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھائیں دھائیں کہتے ہیں جو فیلن میں بھی درج ہے۔

دھاندلی۔ امر واجبی کو چھپانا۔

اثر۔ یہ دھاندلی کرنا ہوا نہ کہ صرف دھاندلی (فقرہ) مجھ سے دھاندلی نہ کرو۔ (لغات اُردو)۔

دھاندھلیا۔ امر واجبی کو چھپانے والا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں دھاندل بار بھی بولتی ہیں۔ وہ درج نہیں۔

دھانس اٹھنا خفیف کھانسی آنا۔ درج نہیں۔

دھانک۔ کمان دار۔ تیر انداز۔ چوکیدار جو تیر اور کمان سے مسلح رہے۔ ایک پہاڑی قوم کا نام جو پورب میں اکثر پائی جاتی ہے۔

اثر۔ میں نے اودھ کے اضلاع میں پاسی کو دھانک کہتے سُنا ہے۔ فیلن نے پہاڑی قوم (دھانک) کو بہار تک محدود کردیا تھا۔ حضرت مولف نے کل پورب میں منتشر کر دیا۔

دہائی ہے۔ انتہائی تعریف کے موقع پر بولتے ہیں۔ دہائی ہے۔ کیا شعر کہا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

دھبّا چھڑانا۔ عیب دور ہونا۔

رسوائی سے بچنا۔ درج نہیں۔
صفی ؎
نیند سے غفلت کی ہم سب کو جگائے گا یہی
قوم کے دامن سے بس دھبا چھڑائے گا یہی

ڈُھبلا۔ (بالضم) عورتوں کا ڈھیلا ڈھالا تہ بند۔ لہنگا۔ بے قطع ڈھیلا پیجامہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں بالفتح بولتے ہیں۔ فیلن اور پلیٹس میں بالفتح اور بالضم دونوں طرح درج ہے۔ لطف یہ ہے کہ حضرت مولف نے مثال فیلن سے نقل کی ہے: تیرے ڈھبلے میں خاک اس میں دھبلا صاف صاف بالفتح درج ہے۔ کم سے کم ماننا پڑے گا کہ تلفظ میں اختلاف ہے۔ لہٰذا دونوں حرکتوں کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔

دَہ بیٹھنا۔ (عو) صبر کرنا۔

اثر۔ اس کا ایک مطلب ہے بسبب غفلت کے نقصان اٹھانا۔ مثلاً جیتی ہوئی بازی ذرا سی چوک میں دَہ بیٹھے۔

دھپّا۔ دھپ مارنا۔

اثر۔ تنہا نہیں بولا جاتا۔ دھول دھپّا ہے۔ غالب ؎
دھول دھپّا کب تھی عادت اُس سراپا ناز کی
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن
تنہا دھپ بولتے ہیں: وہ دھپ دی ہوگی کہ یاد کرو گے۔

دھج نرالی ہونا۔ طرز۔ روش یا وضع میں الوکھا پن ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ان حضرت کی دھج ہی نرالی ہے۔

(اودھ پنچ)

دھجیر۔ (عو) دھجی۔

اثر۔ یہ اردو ہرگز نہیں۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے بمعنی دھجی۔ کیا کسی کو آپ نے دھجی کو دھجیر (یائے معروف) بولتے سُنا ہے؟

دہ در دہ۔ دس گز لانبا دس گز چوڑا دس گز گہرا پانی۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ اس حجم کا پانی نجاست دُور کرنے کو کافی سمجھا جاتا ہے۔

دَھدَک۔ جلتی ہوئی آگ کا شعلہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں شعلہ یا لُو کا یا لپٹ کہتے ہیں۔

دَھدَھک۔ (بروزن فلک) جلتی ہوئی آگ کا شعلہ۔

اثر۔ میں نے لکھنؤ میں کسی کو دھدھک بولتے نہیں سُنا۔ ایسے شعلے کو لپٹ یا لوکا کہتے ہیں۔ (بالضم واو معروف) دھدھک پلیٹس میں درج ضرور ہے۔

دُھرا۔ انجام۔ یہ دُھر سے بنایا ہے جس کے معنی ہیں کثیر فاصلہ۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
آرزو ؎
چاہ اک لمبی سڑک ہے کیا سرا اور کیا دُھرا
اس جگہ جو پاؤں اٹھے اس کو پہلا جانیے

دہرایا دُوہا۔ دو مصرعوں کا ہندی شعر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دوہرا تہرا۔ دوچند۔ سہ چند۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دُہرا دینا۔ زخمی شکار پر احتیاطاً دوبارہ فیر کر دینا تاکہ ٹھنڈا ہو جائے اور بھاگ نہ جائے۔ درج نہیں۔

دھرا رہے گا۔ کسی کام نہ آئے گا۔ کچھ کام نہ دے گا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دِھرانا۔ (ھ) دھمکی دینا۔ وغیرہ۔ اب متروک ہے۔

اثر۔ خارج۔

دھراؤ کپڑے۔ (عو) (واو معروف بالضم) ایسے کپڑے جو روز نہیں پہنے جاتے کہیں آنے جانے کے لیے رکھے رہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم لوگ کپڑے دو طرح کے بناتے ہیں کچھ دھراؤ کچھ گھریلو۔ (اودھ پنچ)۔

دھرتی الٹنا۔ (عم) کھیتی کے لیے زمین جوتنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ساری دھرتی اُلٹی پڑی ہے۔ پانی برسے تو بیج ڈالیں۔ (فیلن)

دَھربگیر کرنا۔ (عو) مزاحمت کرنا۔ گرفت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بغاوت کی جڑ اکھیڑنے کو سرکار نے چھاپے خانے کو دھربگیر کیا۔ (اودھ پنچ)۔

دھرتی کا پھول۔ (گنوار) ککرمتا۔ مینڈک۔ کنایتہً نو دولت۔

اثر۔ حسب فیلن دھرتی کا پھول کنایتہً ککرمتا ہے اور بس۔ حضرت مولف نے دھرتی کو گنوارو زبان لکھا ہے حالاں کہ ہندی ہی میں نہیں اُردو میں بھی برابر مستعمل ہے۔ (دھرتی ماتا = دنیا)۔ شاہی میں ایک توپ کا نام دھرتی دھمک تھا۔

دھرکار۔ (ھ۔ بروزن سرکار) وہ شخص جو نرکل چیر کر اُس سے چیزیں بناتا ہے۔

اثر۔ خارج۔

دُھرکا سفر۔ دور کا سفر۔ درج نہیں۔

صبا ؎

سبک روشی سے رہنا چاہیے اس باغ عالم میں
برنگ بوئے گل اک دن سفر درپیش ہے دُھر کا

دُھرکی کربلا۔ عراق کا وہ شہر جہاں روضۂ امام حسین علیہ السلام واقع ہے۔ درج نہیں۔

دھرما دھرمی۔ قسماقسمی۔ ایمانًا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دُھرم گھڑی۔ (عو) بڑی گھڑی جو آٹھ دن چلتی ہے اور گھنٹہ بجاتی ہے۔

اثر۔ لکھنؤ کی عورتیں تو بولتی نہیں اور چاہے جہاں کی بولتی ہوں۔ وہ دیوار گھڑی نیز کلاک کہتی ہیں۔

دَھروتی۔ مال دولت روپیہ پیسہ جمع کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کس کے لیے یہ دھروتی۔ کون کھانے والا بیٹھا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

دھرور۔ (بفتح اول وضم سوم۔ واو مجہول) کسی کے پاس کوئی چیز بطور

امانت رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جس مہاجن کے یہاں نواب صاحب کی دھرورتھی اس کو سب معلوم تھا۔

نوٹ: عورتیں دھروہر کی جگہ ڈھرور بولتی ہیں۔ صحیح لفظ دھروہر ہے۔ دیکھیے شیکسپیئر مگر اس کے برعکس فیلن نے دھرور کو صحیح اور دھرور کو دیہاتی زبان قرار دیا ہے۔ میں نے عورتوں کو دھروہر ہی بولتے سنا ہے۔

ڈھری۔ لوہے کی سلاخ جس پر پہیا پھرتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ڈھرا کہتے ہیں۔

دہری بات۔ پہلو دار بات۔ ایسی بات جو صاف نہ ہو۔ جس کے دو مطلب نکلتے ہوں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

دھریچا۔ (ھ) ہندو بیوہ کا دوسرا شوہر نیچ ذاتوں میں۔

اثر۔ خارج۔

دھڑا باندھنا۔ (عو) کنایۃً کسی کو بغیر کچھ کیے ملزم کرنا۔ تہمت لگانا۔ (فقرہ) تم نے ملنے کے بدلے نہ ملنے کا اچھا دھڑا باندھا۔

ثر۔ میں نے دھڑا باندھنا بمعنی تہمت لگانا کہیں نہیں دیکھا۔ مندرجہ فقرے کے معنی بھی غلط سمجھے گئے۔ اس کے معنی ہیں نہ ملنے کی اچھی ترکیب نکالی۔ فیلن نے اس کے معنی لکھے ہیں فرقہ بندی۔ وہ بھی مثال میں نہیں کھپتے۔ گویا تہمت لگانا۔

دَھڑا دَھڑی۔ ایک معنی ہیں شدت کی سینہ کوبی۔ یہ درج نہیں۔

میر انیس ؎

کیسی دھڑا دھڑی ہے یہ کیوں بین ہوتے ہیں
لوگو نہ غل مچاؤ مرے لال سوتے ہیں

دھڑا دھڑی بکنا۔ کثرت سے فروخت ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھڑا دھڑ بکنا کہتے ہیں۔

دھڑا دھڑی کی لڑائی۔ سخت لڑائی جس میں خوب ہنگامہ تکا فضیحتی ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مرزا کی بیوی کو بولنا پڑا خوب دھڑا دھڑی کی لڑائی ہوئی۔ (شریف زادہ)۔

دھڑام سے کودنا۔ پانی میں بلندی سے کودنے کی آواز اس طرح درج نہیں۔ (دھڑام سے گرنا درج ہے)۔

دَھڑ پڑ۔ لات گھونسا مارنے کی آواز۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں جو قین کے دروازے سے ہو کے گذرا تو دھڑ پڑ۔ دھوں دھال۔ ہات ترے کی چڑیل۔ یہ آوازیں کان میں آئیں۔ (اودھ پنچ)۔ دھوں دھال بھی درج نہیں۔ وہی معنی ہیں جو دھڑ پڑ کے ہیں۔

دھڑ دھڑ۔ دل کے دھڑکنے کی آواز۔ دھک دھک۔ یہ معنی درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

دھڑکا دینا۔ دہلا دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈرا دینا۔ دہلا دینا۔ کلیجا ہلا دینا ہے۔ دھڑکا دینا کوئی نہیں بولتا۔

دھڑکا مٹ جانا۔ خوف دور ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

میرانیس ؎

طالب تھی میں جس کی وہ بر آیا مرا مطلب
سب مٹ گئے دھڑکے کوئی تشویش نہیں اب

دھڑوکا۔ شیر کے گونجنے ڈکارنے کی آواز۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ضرغام نے ایک دھڑوکا شیر کی صدا کا بنا کر مارا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

نوٹ: دھڑوکا کا ماخذ۔ غالباً دہاڑنا ہے۔ (شیر کا گونجنا)

دھڑی دھڑی کرکے لوٹنا۔ بالکل تاراج کرنا جھاڑو پھیر دینا۔ تمام مال و متاع لوٹ لینا۔ تنکا نہ چھوڑنا۔ سحر ؎

لوٹیے گا دھڑی دھڑی کرکے
مسّی ہونٹوں پہ گھڑی گھڑی ہے

اثر۔ یہ محاورہ اس طرح بھی ہے: دھڑی دھڑی لوٹنا۔ کسی کا بہت بدنام مصرع ہے:

مسّی مری ہوئی نہیں لوٹا دھڑی دھڑی

(مسّی ہونا رنڈیوں میں ایک رسم ہے جو سر ڈھکنے کے بعد ادا ہوتی ہے۔ اس سے قبل مسّی نہیں لگاتیں)۔

دھڑیوں۔ (عو) بہت کثرت سے۔ بافراط۔ جیسے دھڑیوں خون بہہ گیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھیروں کہتے ہیں — ڈھیروں خون بہہ گیا۔ (عورتیں اس ضمن میں پلیوں خون بہہ گیا بھی بولتی ہیں)۔

دُھڑ پینگے اُٹھنا۔ بے کار کا ہنگامہ برپا ہونا۔ خواہ مخواہ جھگڑا ہونا درج نہیں۔ (فقرہ) اب تک کئی دھڑ پینگے اُٹھ چکے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

دہ سیرا۔ دہ سیری۔ (عم) دس سیر کا باٹ۔

اثر۔ عوام بھی دس سیرا بولتے ہیں مگر اس طرح گویا دسیرا کہتے ہیں۔ دلوکا دسیرا۔ فیلن میں دہ سیرا اور دس سیرا دونوں درج ہیں۔ نہ معلوم ایک کیوں اختیار کیا اور دوسرے کو کیوں چھوڑ دیا۔

دِہشت۔ ناراض ہو کر کہنا کہ چلے جاؤ۔ درج نہیں۔

دہشت دلانا۔ خوف دلانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے اُسے دہشت دلائی۔ (لغات اُردو)۔

دہقان۔ گنوار۔ مالک دہ۔ دیہاتی۔

اثر۔ مالک دہ کو دہقان کہتے میں نے نہیں سُنا۔

دَھک دَھکا۔ (عو) اختلاج قلب۔ دھڑکن۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کہیں گی دل دھک

دھک ہو رہا ہے۔ دھڑکن ہو رہی ہے
دھکدھکا یہاں کی زبان نہیں۔

دھک دھک کرنا۔ دل کا دھڑکنا۔
درج نہیں۔ (فقرہ) میرا دل دھک
دھک کرنے لگا۔ ہر ایک کے لبوں پر
مسکراہٹ ہے میرے دم پر بنی ہوئی
ہے۔ (اودھ پنچ)۔

دُھکدُھکی۔ دُھکدُگی۔ سینے کی ہڈی۔
جاآن صاحب ؎
دُھکدُھگی میں رات سے نرگس کا دم ہے اے بوا
دن نہیں کٹتا نظر آتا ہے اس بیمار پر

اثر۔ یہ سینے کی ہڈی نہیں بلکہ نرخرا ہے۔
فیلن نے بھی یہی لکھا ہے:
The depression at the bottom of the throat

لکھنؤ میں اس کا تلفظ بہر دو کاف
فارسی (گ) دھگدھگی ہے اور
لطف یہ ہے کہ لکھتے ہیں دُھکدھکی میں
دم ہونا کاف عربی سے اور مثال میں شعر
جاآن صاحب کا پیش کرتے ہیں جو کاف
فارسی سے ہے اور خود بھی کاف فارسی
سے نقل کیا ہے۔

دَھکڑ پکڑ۔ (بالفتح) گرفتاری۔
درج نہیں۔ (فقرہ) بلوائیوں کی
دھکڑ پکڑ شروع ہو گئی۔

دھکیانا۔ دھکا دینا۔ اس طرح درج
نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

دَھگڑا۔ شوہر۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے کہ نیچ قوم کی
عورتیں تحقیر سے ایک دوسرے کے
شوہر کو دھگڑا کہتی ہیں نیز بمعنی عورت
کے یار یا آشنا کی طرف بھی اس طرح
اشارہ کرتی ہیں۔

دُھل۔ (ف۔ بضم اول و ددم) ۔
ڈھول۔

اثر۔ اُردو میں بضم اول و فتح دوم بولتے
ہیں۔ فارسی میں جو کچھ ہو۔

دہلانا۔ دہلا دینا۔ ڈرانا۔ خوف دلانا۔
اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام
نامعلوم) دہلنا درج ہے۔

دُھلے دُھلائے۔ (دہلی) دھوئے ہوئے۔
لکھنؤ میں دھوئے دُھلائے ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کپڑوں کے لیے دُھلے
دُھلائے اور دیدے (آنکھوں)
کے لیے دھوئے دھائے ہے۔ دھوئے
دھلائے سے جس کو لکھنؤ سے منسوب
کیا جاتا ہے میرے کان آشنا نہیں۔

دہلیز کی خاک چاٹنا۔ منت
خوشامد کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
جب تمہارے باوا نے ہزار بار ہمارے
گھر کی دہلیز کی خاک چاٹی اور چوکھٹ
پر ناک رگڑی تب کہیں خدا جنت نصیب
کرے ابا جان کو، انھوں نے تمہارے
ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ (اودھ پنچ)۔

دہلی کی بیٹی متھرا کی گائے جس کی قسمت پھوٹے سو باہر جائے۔ ان چیزوں کی کھپت اپنے
اپنے شہر میں کافی ہے۔ باہر بدقسمتی یا

مصیبت کا پیش خیمہ ہے۔ درج نہیں۔
دھمّال رہنا۔ ہنگامہ۔ غل غپاڑا۔
دھما چوکڑی۔ درج نہیں۔ میرا شعر
ہے ؎
خانۂ دل کبھی آباد تھا ارمانوں سے
ایک دھمّال رہا کرتی تھی مہمانوں سے
دھمّا ہونا۔ بچہ گر پڑے تو عورتیں کہتی ہیں
دھمّا ہو گیا۔ درج نہیں۔
دھمدوسر۔ موٹا۔ ہٹا کٹا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کا املا اور تلفظ دھمدھوسڑ
ہے۔ (فقرہ) سب سے بڑی بات یہ
ہے کہ دھمدھوسڑ المومنین اور ان کی
امت اس خلعت کو پہننے کی بہت مشتاق
ہے۔ (اودھ پنچ)۔
دھم مدار میاں برخور دار۔
دودھ پیتے بچوں کے کھلانے کا ایک
طریقہ۔ درج نہیں۔
دھملا۔ (ہندو) دُھندلا۔
اثر۔ یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ فیلن
جس میں ہندی الفاظ کا کافی ذخیرہ ہے
اُس میں بھی درج نہیں۔ زبانوں پر
دُھندلا ہے جو معنی بیان کرنے میں
صرف کر دیا گیا۔
دُھنا۔ (بروزن گنا) نداف۔ روئی
دھنکنے والا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دُھنیا بولتے ہیں جیسے علٰحدہ
لکھنا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ دُھنا کہاں
کی بولی ہے۔
دُھن جوڑنا۔ روپیہ جمع کرنا۔ اس
طرح درج نہیں۔
دُھندکا۔ اندھیرا۔ تاریکی۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔
دھندلے کا وقت۔ سواد شام۔
شام کی سیاہی۔
۲۔ صبح کاذب۔ درج نہیں۔ (لغت
نام نامعلوم)۔
دھندلاپن۔ تیرگی۔ گدلاپن۔ اندھا
پن۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کے علاوہ دُھندلاہٹ
بھی ہے۔
دھندلانا۔ دھاندلی کرنا۔
اثر۔ مطلب مبہم رہا۔ لکھنا چاہیے تھا
مکر کرنا۔ فریب کرنا۔ حیلہ سازی
کرنا۔
دھندہ۔ اندھا مرادف۔ اُردو میں
اندھا دھندھا کی ترکیب سے مستعمل
ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کی ترکیب "اندھا
دھند" ہے۔
دھندے سے لگ جانا۔ کام مل
جانا۔ پیٹ پالنے کا سہارا ہو جانا۔
اس طرح درج نہیں۔
دُھن کے پکّے۔ ارادوں کے مضبوط
مستقل مزاج۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
واہ رے دُھن کے پکے۔ کراہتے بھی
تھے روتے بھی تھے مگر کیا مجال جو
اپنی بہادری اور جواں مردی کی باتیں
بھول جائیں۔ (خدائی فوج دار)۔

ڈھنیا۔ (بروزن بنیا) بالفتح اور معنی کشنیز۔ کوتمیز لکھ کر اس کے تحت لکھتے ہیں۔

دھنیے کی کھوپری میں پانی پلانا۔ (دشوار کام کا حکم دینا) حالانکہ اسے ڈھنیا کے تحت (بضم اول) لکھنا چاہیے تھا۔ ڈھنیا (بالضم) روئی ڈھنکنے والا۔

دھنیاں گننا۔ چپ چاپ بے کار پڑا رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم ہیں اور گھر کی چار دیواری۔ والا ان کی دھنیاں گنا کرتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

دھنی کی کھوپڑی میں پانی پینا۔ دولت مند شخص کو دھوکا دے کر یا للو پتو کر کے پیسا اینٹھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نوچ کھسوٹ کر کے جما جتھا سمیٹنا۔ دھنی کی کھوپڑی میں پانی پینا مجھ سے تو نہ ہو سکے گا۔ (فسانۂ نادر جہاں)۔

دھواں چھاجانا۔ تاریکی ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان کاٹے۔ زبردست سے زور نہ چلا تو کم زور کو دبالیا۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے اور یوں ہی بہتر ہے۔ دھوبی پر زور نہ چلے گدھی (یائے معروف) کے کان امیٹھے۔ ایسے جلاد صاحب بیداد سے ڈرنا چاہیے۔ بموجب مثل دھوبی پر زور نہ چلے گدھی کے کان امیٹھے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دھوبی کا چھیلا۔ پرائے مال پر اترانے والا۔ درج نہیں۔

دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ نکما بے کار آدمی۔

اثر۔ "دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا" مثل یوں ہے۔ یعنی پہلا نہ جزو مثل نہیں مثل میں تحریف جائز نہیں۔

دھوپا۔ آدمی سے ملتی جلتی ایک چیز جو کسان کھیتوں میں لگا دیتے ہیں تاکہ رات کے وقت جنگلی جانور کھیت میں نہ گھسیں اور فصل کا نقصان نہ کریں۔ درج نہیں۔

دھوپ کا تڑاقا۔ دھوپ کی شدت سخت گرمی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دھوپ کا تڑاقا۔ دشت کا پتھر تپنے سے انگارہ تھا۔ (فسانۂ عجائب)۔

دھوپ میں کھڑا کرنا۔ دھوپ میں کھڑے رہنے کی سزا دینا۔ (اکثر مولوی بچوں کو یہ سزا دیتے ہیں) ۔ درج نہیں۔

دھوت۔ کتے کے بھگانے کی آواز۔

اثر۔ یہ دُتکارنا سے دُت ہے کہ دعزت (واو معروف کا نشان لگا ہے)

دھور۔ (بروزن گمر) ایک قسم کی فاختہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں نون غنہ کا اضافہ کر کے دھنور کہتے ہیں۔

دھوس موس کے۔ (واو معروف)

دھوکا دھڑی سے۔ فریب دے کر روپیہ اینٹھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) روپیہ دھوس موس کر لانا پڑا کہیں خوشامد سے کہیں اپنی ساکھ پر۔ کہیں سے لکھ پڑھ کے۔

دھوکے میں پھنسنا۔ دھوکا کھانا۔ درج نہیں۔

آرزو ؎

آرزو سمجھا ہے اس کو بھولا
ہائے دھوکے میں پھنسا جاتا ہے

دھولا۔ سفید رنگ۔ دھولاپن (ھ) (دہلی) سفیدی۔

اثر۔ فیلن نے بھی لکھا ہے کہ گنواری زبان ہے۔

دھول اڑنا۔ (لازم) خاک اڑنا۔ اس طرح درج نہیں (لغت نام نامعلوم) دھول اڑانا درج ہے۔

دھول جمانا۔ چپت مارنا۔ گدّا دینا۔ اس طرح درج نہیں۔

دھوما دھوم۔ بہت شور (برائے مبالغہ) دھوم دھام۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سودے سلف والوں کی دھوما دھوم۔ (اودھ پنچ)۔

دھوم دھام۔ شان شوکت۔ بھیڑ بھاڑ۔

اثر۔ اس جگہ دھوما دھوم بھی بولتے ہیں۔ اس میں بھیڑ بھاڑ کے ساتھ غل غپاڑے کا مفہوم بھی شامل ہوتا ہے۔ (فقرہ) سودے سلف والوں کی دھوما دھوم۔ (اودھ پنچ)۔

دھومگ دھیّا۔ (عو) غل شور، واویلا۔ ہنگامہ۔

اثر۔ میں اس کی تحقیق سے عاجز رہا۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سب دھوم دھام یا دھوم دھڑکا بولتے ہیں۔

دھونتال۔ (بروزن بھونچال) (عو) کام میں چالاک۔ جلد کام کرنے والی۔ (فقرہ) یہ ماما بڑی دھونتال ہے۔ سارے گھر کا کام کرتی ہے اور تھکتی نہیں۔

نازنین ؎

اک مرے بچے کے لیتے وقت ہی بے حال ہو
اور تو کاموں میں اتنا تم بڑی دھونتال ہو

اثر۔ دھونتال کے اور بھی معنی ہیں جو درج نہیں۔ حضرت مولف نے نازنین کا شعر فیلن سے نقل کیا ہے۔ اُسی میں یہ معنی بھی درج ہیں :۔
شوخ۔ شریر چالاک۔ بدی پر آمادہ۔ اس کی تصدیق اودھ پنچ سے بھی ہوتی ہے جس میں یہ فقرہ ہے :۔
"جی ہاں دل کی عادت ہی تڑپنے کی ہے۔ نگوڑا دھونتال بچے کی طرح سینے میں ہر دم اُودھم جوتا کرتا ہے۔ دم بھر چین نہیں لیتا"

دھونس باندھنا۔ خرچ اٹھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اتنی دھونس اپنے اوپر ناحق باندھی۔ (لغات اُردو)۔

دھونس بٹھانا۔ دھونس جمانا۔ رعب جتانا۔ دھمکی دینا۔ درج نہیں۔

دھونس ڈالنا۔ ڈرانا۔ دھمکانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ماموں سام پر دھونس ڈالیں کہ پہلے تو ہمیں لڑوایا جب کھکھ ہو گئے تو روپیہ مانگتے ہو۔ (اودھ پنچ) دھونس دینا درج ہے۔

دھونس رکھنا۔ رعب جمانا۔ ڈرانا۔ یہ بھی درج نہیں۔ (فقرہ) ٹیکس تو شیر مادر سمجھ کے نوش جان کیا اب الٹی دھونس رکھتی ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ (اودھ پنچ) دھونس دینا۔ دھونس میں آنا درج ہیں۔

دھونس کھانا۔ دھمکی میں آنا۔ رعب ماننا۔ درج نہیں ہے

مجھے آنے سے روکے گا تو ٹانگیں چیر ڈالوں گا
اجی کیوں دھونس کھاؤں پاسبان کوئے جاناں کے

(دھونس بفتح اول نون غنہ)۔

دھونسے پٹنا۔ بڑے نقاروں پر چوب پڑنا۔ بجنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) مسجدوں میں مؤذن نے اذان کہنا شروع کی۔ دھونسے پٹنے لگے۔ (اودھ پنچ)۔

دھونک۔ دھونکن۔ پیاس کی شدت جو دل کی گرمی کی وجہ سے ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں دھونکنی کہتے ہیں۔ پیاس کی دھونکنی لگی ہے۔

دھونکنی لگنا۔ سانس چڑھنا۔ دم پھولنا۔ ہانپنا۔

اثر۔ پیاس کی بھی دھونکنی لگتی ہے۔ پیاس کی شدت۔ یہ معنی دھونکن کے تحت لکھے ہیں۔ دھونکن لکھنؤ میں رائج نہیں دھونکنی ہے۔

دھودن پینا۔ وہ پانی جس میں کوئی چیز دھوئی گئی ہو پینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم میرا دھوون پیو تو تر جاؤ (لغات اردو)۔

دھوئیں کے بُقّے اُٹھنا۔ کثرت سے دھواں پھیلنا۔ دھوئیں کے بادل چھانا درج نہیں۔ آگ لگی۔ وہ دیکھیے دھوئیں کے بُقّے اُٹھ رہے ہیں۔ (سلطان اور نازک ادا)۔

دھویا دیدہ۔ بے لحاظ۔ بے مروت۔ اثر۔ لکھنؤ میں دھوئے دیدے بولتے ہیں۔

دھیان سے۔ توجہ سے خیال سے۔ درج نہیں۔

دھیان میں نہ لانا۔ مطلق خیال نہ کرنا۔ توجہ نہ کرنا۔ لحاظ نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

دھیرا۔ وحشی جانور جو رام ہو گیا ہو۔ وہ شخص جس کا غصہ اتر گیا ہو۔

اثر۔ یہ خالی دھیرا نہیں۔ دھیرا ہونا۔ دھیرا پڑنا ہے۔

دھیرا کرنا۔ وحشی جانور کو رام کرنا۔ نرم باتوں سے غصہ فرو کرنا۔

اثر۔ دھیرا پڑنا بھی ہے۔ غصّہ فرو ہونا۔ وہ درج نہیں۔

دہی کا ٹیکا دینا۔ عورتوں کا ایک

شگون۔ مسافر کے ماتھے پر ذرا سا دہی کا ٹیکا لگا دیتی ہیں کہ بخیریت واپس آئے۔ درج نہیں۔ قلق سے

کوئی چٹ چٹ بلائیں لیتی تھی
کوئی ٹیکا دہی کا دیتی تھی

دھیلے کا لنگور۔ بچوں کا ایک کھلونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دمڑی کے پٹے باز اور دھیلے کے لنگور کی طرح نچائے گئے۔

دہی مچھلی۔ جس وقت کوئی بارادۂ سفر گھر سے نکلتا ہے عورتیں شگون نیک سمجھ کر یہ کلمہ مکرر زبان پر لاتی ہیں۔

اثر۔ "دہی مچھلی لیتے آنا۔" بھی کہتی ہیں یہ درج نہیں۔

دھین دھوکڑی۔ زبردستی۔ دہلی میں دھینگ دھوکڑی۔

اثر۔ دہلی میں بھی دھوکڑی باضافۂ نون غنہ دھونکڑی ہے۔ دھینگ دھونکڑی (دیکھیے فیلن) اسی طرح لکھنؤ میں دھین دھوکڑی نہیں بلکہ دھین دھونکڑی ہے میرا شعر ہے سے

جب نہ تب دھین دھونکڑی کی ہے
یہ نئی آن دل بری کی ہے

دھینگ دھونکڑی کرنا۔ زبردستی کرنا۔ زور آوری کرنا۔

اثر۔ صحیح یوں ہی ہے مگر زبانوں پر دھین دھونکڑی ہے اور یہی فصیح ہے۔ خود بھی دوسری جگہ دھین دھوکڑی لکھا ہے۔ (دھوکڑی بغیر نون غنہ)۔

دھینگرا۔ (رار مہملہ) درج ہے بمعنی دھینگ کی تصغیر بالتحقیر۔ دھینگ بروزن سینگ بمعنی قوی۔ مضبوط۔ مسٹنڈا۔

دھینگڑ۔ (دھیں۔گڑ) قوی۔ مضبوط زور آور۔ درج نہیں۔ انشا سے

کچی خلقت کو خیال اپنے میں کب لاتا ہے
ہے یہ ڈنڈ پیل یہاں بخشی کا دھینگڑ عاشق

(قوانی۔ دھڑا دھڑ۔ چوپڑ وغیرہ)

دھینور۔ مچھلی والا کہار۔ (کنایتہً) کالا آدمی۔

اثر۔ لکھنؤ میں مچھلی پکڑنے والے کہار کو دھینوڑ (رار ثقیلہ بجائے مہملہ) اور کالے آدمی کو خالی دھینور (دھینوڑ) نہیں بلکہ کالا دھینوڑ کہتے ہیں۔

دیا لیا آڑے آنا۔ دیا لیا آگے آنا۔ خیر خیرات کام آنا۔

اثر۔ اس جگہ دیا لیا کام آنا بھی بولتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔

دیا لیا ساتھ یا ہمراہ جانا۔ خیر خیرات کا اجر ملتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

دیا لیا کام آتا ہے۔ خیر خیرات سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

دیانت کرنا۔ ایمان داری کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

دیا نہ باتی مفت پھرے اتراتی۔

نِنگا شینی خورا۔ غریب اترانے والا۔ درج نہیں۔

دیبا۔ (بالکسر و یائے مجہول) ایک ریشمی کپڑا ہے۔ اُردو میں زبانوں پر یائے معروف سے ہے۔

اثر۔ اس فیصلے کی صحت بہت کچھ مشتبہ ہے۔ اُردو میں بھی یائے مجہول سے بولتے ہیں۔ لفظ ایسا ہے کہ عوام اس سے نابلد ہیں اور پڑھے لکھوں میں شاید ہی کوئی ایسا جاہل ہو جو دیبا کو بجز یائے مجہول کے یائے معروف سے بولتا ہو۔

دیپا۔ بکسر اول یائے معروف۔ چراغ یہ معنی درج نہیں۔ فیلن میں موجود ہیں۔

دیپ مالا۔ دوالی۔ چراغاں۔ درج نہیں۔ اُردو میں برابر مستعمل ہے۔

دیتے ہو نہ دلاتے ہو اب تب کرتے ہو۔ (عو) ٹالنے کے موقع پر کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

دیتے ہیں بھئی دیتے ہیں صندوقچہ کھولیں دیتے ہیں۔ (مقولہ) حاجت مند کو باتوں باتوں میں ٹالنا۔ منتظر رکھنا۔ مگر دینا دلانا کچھ نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پھلا سروں میں رکھ لیا۔ " دیتے ہیں بھئی ...."

دے جو اسی کا ہے کھیلتا لڑکا۔ (عو) سخاوت اور خیرات کی تعریف۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)

دیدار کرنا۔ دیکھنا۔

آتش ؎

نقاب الٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہیں

اثر۔ دیدار عام کرنا ہوا نہ کہ دیدار کرنا۔ صورت دکھانا ہوا کہ دیکھنا۔

دیدوں میں دیدے ڈالنا۔ ڈھٹائی سے بات کرنا۔ شرمندہ یا قائل نہ ہونا۔ درج نہیں۔

امانت ؎

دیدوں میں ڈالیں گے دیدے کھا کے مجھ پر پیچ و تاب
اٹھ گیا جب شرم کا پردہ کہاں کی پھر نقاب

دیدہ دلیر ہونا۔ ڈھیٹ ہونا۔ گستاخ ہونا۔ درج نہیں۔

تلق ؎

کوئی بولی تو کیا نڈر ہوا ہوا
کتنا دیدہ دلیر ہے تیرا

(دیدہ دلیل) کے ساتھ اسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ غور کیجیے تو معلوم ہو کہ مندرجۂ بالا شعر میں دیدہ دلیل کھپتا ہی نہیں)۔

دیدہ دلیل۔ نڈر۔

اثر۔ نہ تو دیدہ دلیر علٰحدہ لکھا نہ یہ لکھا کہ دیدہ دلیل دیدہ دلیر کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ ؎

بچوں سے اُنس اس کو نہ بوڑھوں سے میل ہے
چربانک ہے ستم کا یہ دیدہ دلیل ہے

(اودھ پنچ)۔ (دلیل کے تحت دلیر درج ہے)۔

دیدہ موٹا ہونا۔ ہر بات کی تہ کو پہنچ جانا۔ دیدہ ور ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دیدہ ایسا موٹا ہے کہیں چوکتے

ہی نہیں۔

دے دھواں دھوں۔ بچے کو مارنے کی آواز۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں دُھوں دھوں دَھکے مارنا ہے۔

دیدہ پھٹ جانا۔ (عو) حیرت و استعجاب سے دیکھتا رہ جانا۔

راسخؔ ؎

اے پری چاک گریباں ہو کر
پھٹ گیا دیدہ تماشائی کا

اثرؔ۔ دیدہ پھٹ جانا یا پھٹنا بے باک ہو جانا پاس ننگ و ناموس نہ رہنا ہے۔ یہی مفہوم راسخؔ کے شعر کا بھی ہے نہ کہ حیرت و استعجاب کا اظہار۔ (اس کے لیے بعد کا اندراج ملاحظہ ہو)۔

(فقرہ) ماں کو یوں جواب دیتی ہو دو ہی دن میں دیدہ پھٹ گیا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جانا۔ اس کا مفہوم ہے فرط استعجاب سے آنکھ نہ جھپکنا نہ کہ "دیدہ پھٹ جانا" کا اور یہ نوراللغات میں درج نہیں۔

(فقرہ) زر و جواہر کا ڈھیر دیکھ کر دیدے پھٹے کے پھٹے رہ گئے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دیدے پھرانا یا پھیرنا۔ بے مروتی کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

دیدے چکر مکر پھرنا۔ آنکھیں چمکانا یا مٹکانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) باقی مسلمانوں کی نہ پوچھیے جو کانگریسی کہلاتے ہیں ان کے دیدے چکر مکر پھرتے اور گاتے ہیں ؎

پیام شوق کہاں جاتے ہیں خدا جانے
کچھ اپنی سمت سے بے رخ ہوا کو دیکھتے ہیں

(اودھ پنچ)۔

دیدہ کی صفائی۔ (عو) بیباکی۔ شوخ چشمی۔ بے حیائی۔ بے غیرتی۔ بے شرمی۔

شوقؔ ؎

توبہ کس درجہ بے حیائی ہے
واہ کیا دیدے کی صفائی ہے

اثرؔ۔ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ محاورہ دیدے کی صفائی ہے نہ کہ دیدہ کی صفائی۔

دیدے میں دیدے ڈالنا۔ ڈھٹائی اور گستاخی دکھانا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) رو رو کے روٹی مانگتی تھی آج دیدے میں دیدے ڈال کر کلام کرتی ہے (طلسم ہوش ربا) (دیدوں میں دیدے ڈالنا بھی ہے)۔

دیدے میں سرسوں پھولنا۔ دیکھو آنکھوں میں سرسوں پھولنا۔

منیرؔ ؎

سونے کا پانی پی کے ہے رطب اللساں لسنت
سرسوں جو پھولی دیدۂ جام شراب میں

اثرؔ۔ محاورہ آنکھوں میں نہ کہ دیدے میں سرسوں پھولنا ہے۔ اگر یوہیں شعر سے محاورہ گڑھنا ہے تو "دیدۂ جام شراب

میں سرسوں پھولی" بھی محاورہ ہے۔
دیدے نکالنا۔ خشمگیں آنکھوں سے دیکھنا۔ غضب ناک نظروں سے دیکھنا۔ آنکھیں نیلی پیلی کرنا۔ غصّہ کرنا۔ (فقرہ) آپ بات سنتے نہیں اور بے وجہ دیدے نکالتے ہیں۔ (چشم برکندن کا ترجمہ) آنکھ کے ڈھیلے کو اُس کی جگہ سے باہر نکالنا۔
اثر۔ یہ سب خواہ مخواہ کی گمراہ کن لفاظی ہے۔ غصّے میں گھورا جاتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی کی جاتی ہیں دکھائی جاتی ہیں۔ دیدے نکالے نہیں جاتے۔ اسی طرح آنکھیں پھوڑنا۔ آنکھیں نکلوانا۔ دیدے پھوڑ دینا وغیرہ ہے نہ کہ دیدے نکالنا یا آنکھیں دکھانے کی جگہ دیدے دکھانا کہہ سکتے ہیں دیدے نکالنا ہرگز نہیں۔
دے ڈالنا۔ کوئی چیز مفت دے دینا۔ درج نہیں۔ مثلاً اس نے اپنی کتاب مجھے دے ڈالی۔
دیر آئے درست آئے۔ سوچ بچار کے بعد جو کام ہوتا ہے اچھا ہوتا ہے عورتیں دیر آید درست آید کی جگہ بولتی ہیں۔ (فقرہ) آپ نے بہت بہتر کیا۔ دیر آئے درست آئے۔ انشاءاللہ پھر دیکھا جائے گا۔
ڈیرا۔ (بالکسر یائے مجہول) ع خیمہ۔ رہنے کی جگہ۔ مکان مسکونہ سے ملا ہوا چھوٹا مکان۔ ڈیرا ہونا۔ قیام ہونا۔ امیر ؔ۔

رخ پر ہجوم ہے خط و خال سیاہ کا
ڈیرا ہوا ہے روم میں زنگی سپاہ کا

اثر۔ لفظ ڈیرا ہے دال ہندی سے نہ کہ دیرا دال ابجد سے۔ امیر کے شعر میں بدیہی غلط الکاتب ہے۔ کتب لغات میں ڈیرا بمعنی خیمہ ہے۔ (اس کا املا ڈیرہ بھی ہے) (لغت نامعلوم۔ فیلن۔ پلیٹس)۔
دیری۔ (ع و) دیر۔ وقفہ۔
اثر۔ عورتوں کی نہیں بلکہ عوام کی زبان ہے۔ ؎

ساری دنیا تھی جس نے گھیری
جانے میں لگی نہ اُس کو دیری

ع بزبان عوام۔ (اودھ پنچ)
دھڑا دھڑی کی لڑائی۔ عورتوں کے درمیان سخت لڑائی جس میں رونا پیٹنا کوسنا کاٹنا ہو۔ درج نہیں۔ مثلاً بھٹیاریوں میں وہ دھڑا دھڑی کی لڑائی ہوئی کہ توبہ بھلی۔
دیس بھاشا یا بھاکا۔ دیسی زبان۔ دیسی بولی۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم)
دیس چھوڑنا۔ ترک وطن کرنا۔ درج نہیں۔
دیس نکالا دینا۔ (دہلی) جلاوطن کرنا۔ شہر بدر کرنا۔
اثر۔ دہلی سے مخصوص نہیں۔ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔
آغا علی خاں قہر لکھنوی ؎

ہم کو شہا دیس نکالا ملا
تا بگدا دیس نکالا ملا

دیغ۔ دیگ۔ فیلن اور پلیٹس دونوں

نے دیگ کی طرح دیغ کو بھی فارسی قرار دیا ہے۔ مثل بھی ہے: جس کی تیغ اس کی دیغ۔

دیکھا آؤ نہ دیکھا تاؤ۔ موقع محل نہیں دیکھا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ کہتے ہیں: آؤ دیکھا نہ تاؤ۔

دیکھا بھالی۔ تلاش۔ جستجو۔ دیدہ بازی نظارہ۔ کسی چیز کو غور سے دیکھنا۔

اثر۔ دیکھا بھالی کے معنی ہیں نگرانی۔ گھر داری۔ انتظام۔ (عورتیں دیکھ بھال کی جگہ بولتی ہیں۔ (فقرہ) ماشاءاللہ ان کا ہاتھ ہی نہیں رکتا اُدھر کوئی چوکا اور وہ خود بڑھ گئیں۔ اُن کا سلیقہ دیکھا بھالی نفاست کسی میں کبھوں ہونے لگی۔

دیکھتی آنکھوں جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی۔ دیدہ و دانستہ حق تلفی نہیں کی جاتی۔

اثر۔ یہ مثل اختصار کے ساتھ اس طرح بہتر ہے۔ جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی۔

دیکھتے دیکھتے۔ آنکھوں کے سامنے۔ روبرو۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دیکھتے رہ جانا۔ ہکا بکا ہو جانا۔ حیران رہ جانا۔ مایوسی کے ساتھ حیرت میں رہ جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) لطف یہ ہے کہ ڈکی ردیف میں اسی اندراج کو بادنیٰ تغیر دُہرایا ہے۔

دیکھو۔ تلاش کرو۔ اس جگہ (عورتیں) دیکھیو بھی بولتی ہیں ؎

کم بخت وہی داغ نہ ہو دیکھیو کوئی
بے چین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی

اثر۔ دیکھیو دیکھو کا بدل نہیں ہے بلکہ اس میں ذرا دیکھنا کا مفہوم مضمر ہے۔

دیکھے بھالے۔ جن کی آزمائش ہو چکی ہے ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ میر انیس ؎

نعرہ کیا جری نے کہ ہم رکنے والے ہیں
یہ دیکھے بھالے سب ہیں جو بھالے سنبھالے ہیں

دیکھی تیری ساری کرامات۔ اصلی حال کھل گیا۔ بناوٹ معلوم ہو گئی۔ مکار شخص کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

دینا آنا۔ (دہلی) دینا پڑنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں دینا آنا مقروض ہونا ہے مثلاً کب سے اُن کے دس روپے دینے آتے ہیں اب تک قرضہ نہیں چکا۔

دینا لینا۔ داد دہش۔ عطا بخشش۔ آپ کا دینا لینا کام آیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے آپ کا دیا لیا کام آیا۔

دَین جانا۔ دھس (دھنس؟) جانا۔ گر جانا۔ بیٹھ جانا۔ جڑ کھوکھلی ہونے سے گر جانا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ میں تحقیق میں ناکام رہا۔

دین سے ادا ہونا۔ (دین بفتح اول)

قرض بے باق ہونا۔ درج نہیں۔

قلق ؎

کہیں یہ دونوں کتخدا ہو جائیں
دین سے ان کے ہم ادا ہو جائیں

دین لین۔ (یائے مجہول) داد ستد۔ اس جگہ بیشتر لین دین مستعمل ہے۔

اثر۔ تو پھر دین لین کے اندراج کی کیا ضرورت لاحق ہوئی۔

دیوار پھاندنا۔ دیوار پھاند کر نکل جانا۔　داغ ؎

ہم تو وحشت میں چلے دیوار زنداں پھاند کر
جس کو رہنا ہو رہے وہ منتظر میعاد کا

اثر۔ دیوار پھاندنا چوری چھپے کہیں جانا یا نکل بھاگنا ہے۔ (فقرہ) اپنی خالہ کی لاڈلی ہیں دیواریں پھاندتی ہیں ہم جو سمجھاتے ہیں خفا ہوتی ہیں کہ میری بچی کو کچھ نہ کہو۔ (طلسم ہوش ربا)۔

دیوار چننا۔ دیوار بنانا۔

اثر۔ حالاں کہ اس کا مطلب ہے آمدو رفت کا راستہ بند کرنا۔ تیغا کرنا۔ بیچ میں دیوار اٹھا دینا۔

دیوار کا پشتہ۔ ڈھلواں تعمیر دیوار کی مضبوطی کے لیے۔ درج نہیں۔

آتش ؎

اے قصر یار خوب ہے پشتے کے واسطے
مٹی مری جو ہو تری دیوار کے پسند

دیوار کا رِلنا۔ دیوار کا جوتا چھوڑ جانا۔ اپنی جگہ سے کھسک جانا۔ (رِلنا بکسر اول)۔

دیوار کھوئی آلوں نے گھر کھویا سالوں نے۔ دیوار آلہ سے کمزور ہوا ہے اور سالے مال کھائے جاتے ہیں۔

دیوار لیٹ گئی۔ دیوار ڈھے گئی۔ گر پڑی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اڑ اڑا دھڑیم۔ چندیا میں بھی دراڑ پڑی اور مفاد کی دیوار بھی لیٹ گئی۔ (اودھ پنچ)۔

دیوان تن۔ دیوان تنخواہ کا مخفف بخشی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

دیوانہ را ہوئے بس است۔ دیوانے کو ذرا سا اشتعال آپے سے باہر کر دیتا ہے۔ درج نہیں۔

دیہیم۔ شاہی تاج۔

اثر۔ دیہیم کا اطلاق تخت و تاج شاہی دونوں پر ہوتا ہے۔

دیوٹ۔ چراغ دان۔ شمع دان۔

اثر۔ فیلن میں بھی اسی طرح درج ہے مگر لکھنؤ میں دال ہندی سے ڈیوٹ کہتے ہیں۔ اسے بھی دیوٹ کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔

دیول۔ چیچک کے دانوں کے اوپر کا کھرنڈ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے دیلیاں (بکسر اول و یائے اول معروف) کہتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔

دیولی۔ ا۔ چھوٹا چراغ۔

۲۔ چیچک کے دانوں کا اوپر کا کھرنڈ۔
اثرؔ۔ لکھنؤ میں نمبرا اور ۲ دونوں کو دیلی کہتے ہیں۔ چیچک کے دانوں کا اوپر کا کھرنڈ مہمل فقرہ ہے لکھنا چاہیے تھا۔ چیچک کے دانوں کے اوپر کا کھرنڈ۔
نوراللغات میں لفظ دیلی درج نہیں۔ یہ بھی ہے کہ ہر چھوٹے چراغ کو دیولی یا دیلی نہیں کہتے بلکہ اُن چھوٹے چھوٹے چراغوں کو کہتے ہیں جو دیوالی میں روشن کیے جاتے ہیں۔
دیومن ۔ ایک بھونری کا نام جو گھوڑے کے دونوں اگلے پاؤں کے درمیان ہوتی ہے۔
اثرؔ۔ میں واقف نہیں اور تحقیق بھی نہ ہو سکی۔

ڈ

ڈابک ۔ (ھ) کنویں کا تازہ پانی۔
اثرؔ۔ اسے ڈاب کا بھی کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں یہی مستعمل ہے۔ پلیٹس میں دونوں درج ہیں۔ مشہور ہے:

آم کھائے پال کا پانی پیے تال کا
آم کھائے ڈال کا پانی پیے ڈاب کا

ڈاٹ کی چھت ۔ ایسی چھت جو صرف اینٹوں کی جُڑائی سے تعمیر ہو۔ دھنیاں۔ شہتیر وغیرہ استعمال نہ کیے گئے ہوں۔ اس طرح درج نہیں۔
(فقرہ) آصف الدولہ کے امام باڑے میں ڈاٹ کی چھت ہے۔
ڈاٹ لگانا ۔ روکنا۔ بند کرنا۔ محراب بنانا۔
اثرؔ۔ ڈاٹ لگانا لداؤ کی چھت کے نیچے اُس کے تھامنے کے لیے کچی عمارت چننا بھی ہے۔ (آئینۂ محاورات)
ڈاڑھ تلے زیرہ دبنا ۔ کسی چیز کا مزہ پڑ جانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
ڈاڑھی رنگنا ۔ خضاب سے ڈاڑھی سیاہ کرنا۔

بحرؔ ؎
کبھی نہ بدلے گا رنگ پیری ہزار ڈاڑھی رنگا کریں گے

اثرؔ۔ بطور محاورہ اس کے معنی ہیں:۔
۱۔ اپنی بہتری چاہنا۔
۲۔ اپنے کو خوب صورت بنانا۔
(لغت نام نامعلوم)۔
ڈاڑھی کھسوٹنا ۔ ڈاڑھی نوچنا۔ ڈاڑھی پکڑ کے گھسیٹنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔
ڈاک لگنا ۔ پے درپے تے ہونا۔ یہ معنی درج نہیں۔
ڈاک میں چٹھی ڈالنا ۔ پوسٹ بکس میں خط روانگی کے لیے ڈالنا۔ درج نہیں۔
ڈال کا ٹوٹا ۔ جس جگہ صاف صاف بے وقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے

ہیں وہاں آپ یا تم کے ساتھ مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔ (فقرہ) "تم تو ایسے ہی ڈال کے ٹوٹے ہو جو تمہیں انعام ملے۔"

۲۔ الوکھا۔ جان صاحب

باغ کا میوہ اُسے توڑ کے سب بھیج دیا

جان صاحب ہے بڑا ڈال کا ٹوٹا آیا

اثر۔ میرے علم میں ڈال کا ٹوٹا کے معنی بالکل مختلف ہیں۔ اس میں چالاکی و زیرکی و دور اندیشی کا عنصر شامل ہے۔ فیلن میرا ہم نوا ہے۔ صاحب نور اللغات نے مثال کا فقرہ اُسی سے لیا ہے مگر اپنی طرف سے تھوڑی سی ترمیم کر دی ہے۔ اب فیلن کا پورا اندراج ملاحظہ ہو:۔

Dal ka tuta. adj. lit plucked from a branch: Fresh; first rate; aisc li tum dal ki tute ho.

حضرت مولف نے ایک معنی الوکھا لکھ کر جان صاحب کا یہ شعر پیش کیا ہے

باغ کا میوہ اُسے توڑ کے سب بھیج دیا

جان صاحب ہے بڑا ڈال کا ٹوٹا آیا

جان صاحب کے دیوان ریختی مطبوعہ نظامی پریس بدایوں میں ایک فرہنگ بھی شامل ہے اُس میں ڈال کا ٹوٹا کے معنی الوکھا۔ قابل قدر دیے ہیں۔ حضرت مولف نے لفظ الوکھا لے لیا مگر قابل قدر کو ناقابل التفات سمجھے اور باتیں جانے دیجیے الوکھا اور احمق یا بے وقوف ایک کیوں کر ہو گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت مولف ڈال کا ٹوٹا کا مطلب غلط سمجھے۔

ڈال کی ٹوٹی خبر۔ نئی یا تازہ خبر۔ غیر معمولی خبر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اودھ پنچ کے دفتر میں یہ ڈال کی ٹوٹی تازہ خبریں چنڈو خانہ اور بٹیر کی پالی سے عالی دماغ کارسپانڈوں کی معرفت پہنچیں۔

ڈامر۔ (عم) تارکول۔ مثلاً ڈامر سڑک پر بچھادو۔ درج نہیں۔ (فیلن میں موجود ہے)۔

ڈانٹ ڈپٹ۔ غصہ کرنا۔ دھمکانا ایک ساتھ درج نہیں۔ (فقرہ) نوکر کو خوب ڈانٹ ڈپٹ بتائی کہ کہاں بیٹھ رہا تھا۔

ڈانڈ۔ ڈنڈ۔ تاوان۔

اثر۔ یہ تصریح نہیں کی کون لفظ کہاں مستعمل ہے یا دونوں کے استعمال میں کیا فرق ہے۔ ڈنڈ عوام کی زبان ہے۔

ڈالواں ڈولی۔ (لکھنؤ) سرگشتگی پریشانی۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ یہاں بھی ڈالواں ڈول بولتے ہیں۔ چنانچہ نفائس اللغات اور لغت نام نامعلوم میں بجز ڈالواں ڈول ڈالواں ڈول درج ہی نہیں۔ فیلن نے اسے پوربی بولی لکھا ہے اور پوربی بولی لکھنؤ کی بولی نہیں قصبات کی ہو تو ہو۔ میں نے

کسی شریف کو بجز ڈالواں ڈول ڈالواں ڈول بولتے نہیں سنا۔ نیت ڈالواں ڈول ہوگئی نہ کر ڈالواں ڈول ہوگئی بولتے ہیں۔

ایک مثال لیجیے۔ ڈبونا یا ڈبانا صاحب فیلن پوربی زبان میں بُڑانا ہے۔ کیا بُڑانا کو لکھنؤ سے منسوب کیجیے گا۔ ڈبکی پوربی زبان میں بُڑکی ہے۔ کیا بڑکی کو لکھنؤ کے سر تھوپیے گا۔

ڈب۔ (مونث)۔ جیب۔ (فقرہ) دس روپے اپنی ڈب میں رکھے اور سیر کو نکل گئے۔

اثر۔ ڈب مذکر ہے نہ کہ مونث۔ جو فقرہ درج ہے فیلن سے نقل کیا گیا ہے۔ اُس میں ڈب کو مذکر لکھا ہے n.m فقرہ بغیر لفظ اپنی کے ہے : دس روپے ڈب میں رکھے اور سیر کو نکل گئے۔

لغت نام نامعلوم میں مندرجۂ ذیل اندراج ہے :۔

ڈب۔ کیسہ۔ جیب۔ قبضہ (بازاری محاورہ ہے) جیسے کہتے ہیں :۔ "پرایا مال اپنے ڈب میں رکھ لیا" اس میں ڈب مذکر درج ہے اور لکھنؤ میں مذکر ہی بولا جاتا ہے۔

ڈُباو۔ (بروزن اُتارو) صفت۔ ڈبو دینے کے قابل جیسے ڈباؤ پانی۔

اثر۔ اُردو میں اس طرح مستعمل نہیں۔ صرف ڈباؤ (بروزن پلاؤ) ہے جو علیحدہ درج ہے۔

ڈبل دھیلا۔ حضرت مولف لکھنؤ سے منسوب کرتے ہیں بمعنی آدھے ڈبل کا انگریزی سکہ حالاں کہ لکھنؤ میں اسے دھیلا کہتے ہیں۔ ایسے متعدد الفاظ ہیں جن کو لکھنؤ کے سر تھوپا گیا ہے حالانکہ لکھنؤ اُن سے قطعًا نابلد ہے۔ ہاں لکھنؤ میں ڈبل پیسا ضرور بولتے ہیں۔ انگریزی سکہ جس کی قیمت تین پائی ہوتی ہے۔

ڈَبّو۔ لوہے کا بڑا چمچہ۔

اثر۔ لوہے کی قید غلط۔ پیتل یا تانبے کا بڑا چمچہ بھی ڈبو ہے۔ فیلن کا اندراج ہے

H ڈبو (dabbu), a large ladle

ڈَبلُو۔ بہت بڑا۔ بہت موٹا۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ بازاری محاورہ ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ڈُبکوں ڈُبکوں کرنا۔ مطلب حاصل کرنے میں ناکام رہنا۔ ڈبکیاں کھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بے چارے فکر کے دریا میں ڈبکوں ڈبکوں کرتے پھرتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

ڈَپّو۔ بہت بڑا۔ بہت موٹا۔

اثر۔ اس کے ایک معنی ہیں عفریت۔ دیو۔ عجیب الخلقت۔ یہ مفہوم درج نہیں دوسرا مرادف ڈپوشا ہی ہے۔ وہ بھی درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

ڈٹ کر کھانا۔ خوب سیر ہو کر کھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کے علاوہ زور دینے کو ڈٹ ڈٹ کر تکرار بھی بولتے ہیں۔

ڈٹنا ۔ ۲ ۔ ڈاٹ لگنا ۔ بند ہونا ۔ (فقرہ) دالان ڈٹنے کو باقی ہے ۔

اثر ۔ یہ عامیانہ زبان ہو تو ہو ۔ شہر والے ڈاٹ لگنے کو باقی ہے کہیں گے ۔

ڈرا وا دکھانا ۔ دھمکی دینا ۔

اثر ۔ یہی مفہوم ڈر دکھانا سے بھی ادا ہوتا ہے وہ درج نہیں ۔ (فیلن) ۔

ڈراؤنی صورت ۔ بھیانک ۔ خوفناک ۔ صورت ۔ درج نہیں ۔ (دیکھیے فیلن) ۔

ڈرونی ۔ خوف ناک ۔ وحشت ناک ۔ اس طرح درج نہیں ۔

مونس ؎

کیسی ڈرونی رات ہے یہ وامصیبتا
رہ رہ کے دل سے آتی ہے فریاد کی صدا

نوٹ : حضرت مولف نے ڈرانی اور ڈراؤنی الفاظ درج کیے ہیں مگر ڈرونی کو نظر انداز کر دیا ۔ لکھنؤ میں ڈرونی اور ڈراؤنی دونوں مستعمل ہیں ۔ میں نے اپنے ایک شعر میں لفظ ڈراؤنی استعمال کیا ہے : ؎

ڈراؤنی کالی کالی راتیں مہیب خوابوں سجو بسی ہیں
یہی ہیں وہ مرحلے کہ جن سے گذرنے پر روشنی ملے گی

ڈریے آپ کے دیدے سے ۔ آپ سے پناہ مانگنا چاہیے ۔ الگ الگ رہنا چاہیے ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) ڈریے آپ کے دیدے سے کہ ایسی چاہنے والی پر کچھ رحم نہ کیا ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈری ۔ (عو) (دہلی) خوف خطر ۔ اندیشہ ۔

اثر ۔ ڈری کے یہ معنی مجھے فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملے ۔

ڈکوسنا ۔ (عو) تحقیر سے ۔ پینا ۔ نگلنا ۔ (توبۃ النصوح) ماما نے البتہ انگریزی یونانی سب کی دوائیں ڈکوسیں مگر اس کی عمر ہو چکی تھی ۔

اثر ۔ ڈکوسنا کوئی لفظ نہیں ڈھکوسنا ہے فیلن اور پلیٹس دونوں میں ڈھکوسنا لکھا ہے ۔ ڈکوسنا درج نہیں ۔ لکھنؤ میں بھی ڈھکوسنا ہے جیسا حضرت مولف نے دوسری جگہ خود بھی اعتراف کیا ہے ۔

ڈگّا ۔ دُبلے (دُبلا ؟) اور لانبے پاؤں کا گھوڑا ۔

اثر ۔ دبلے پتلے اور لمبے آدمی کو بھی مذاق سے ڈگّا کہتے ہیں ۔ یہ مفہوم بھی واضح کر دینا چاہیے تھا ۔ (فقرہ) لے میاں ڈگّے کہاں چلے ۔

ڈگانا ۔ ڈگنا کا متعدی ۔

اثر ۔ فیلن میں درج ضرور ہے ۔ لکھنؤ میں سوائے ڈگن کے ڈگانا نہیں سُنا ۔

ڈگ دھرنا ۔ لمبے لمبے قدم رکھنا ۔ اس طرح درج نہیں ۔

انشا ؎

شیخ دراز قد نے جو مجلس میں ڈگ بھرے
پھبتی کہی سبھوں نے کہ آیا کلنگ فرش

ڈگرا ۔ بانس کی ٹوکری ۔

اثر ۔ خالص دیہاتی زبان ۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں ۔

ڈلا ۔ ۲ ۔ ڈھیلا ۔ ۴ ۔ بڑی ڈلیا ۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھیلے کو ڈلا کوئی نہیں کہتا۔ بڑی ڈلیا کو ٹوکرا کہتے ہیں۔

ڈلاؤ کی گاڑی۔ وہ گاڑی جس میں کوڑا کرکٹ بھر کے شہر کے باہر پھینکتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے کوڑا گاڑی کہتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوڑا گاڑی کاف کی ردیف میں بھی درج نہیں۔

ڈمرو۔ (ھ) ایک قسم کی ڈگڈگی۔

اثر۔ بفتح اول و سکون دوم لکھا ہے۔ حسب پلیٹس ڈمرو بفتح اول و دوم صحیح ہے اور عوام کی زبان بسکون دوم ہے۔ البتہ فیلن میں صرف ڈمرو (بسکون دوم) درج ہے۔ الحاصل خارج۔ اردو میں شامل نہیں۔

ڈنڈ۔ درخت کا تنہ جس میں شاخیں نہ ہوں۔

اثر۔ اس کے متعلق حصہ دوم میں لکھ چکا ہوں۔ مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ ڈنڈ (بضم اول) ایسے درخت کو کہتے ہیں جس میں پت جھڑ کے بعد ابھی نئی کو پلیں پھوٹی نہ ہوں۔ نور اللغات کا اندراج بہرحال صحیح نہیں۔

ڈنڈا سی پوچھ بڈھا نہ کا رستا۔ بغیر توشہ اور ساتھی سفر کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ڈنڈا کھینچنا۔ دیوار کھینچنا۔ حد مقرر کرنا۔

اثر۔ یہ ڈانڈا (سرحد) ہے نہ کہ ڈنڈا۔ غلط الکاتب کا گمان نہیں ہوتا کیوں کہ ڈنڈا کے تحت ڈنڈا ڈولی۔ ڈنڈے وغیرہ کے ساتھ درج ہے۔

ڈنڈ پھری ہوئی مچھلیاں۔ ورزش کیے بازو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جوان نہایت خوش رو ہے جس کے بھرے بھرے ڈنڈ پھری ہوئی مچھلیاں۔ (طلسم فصاحت)۔

ڈنڈنا اچھا ہنڈنا برا۔ نقصان ایک جگہ رہ کر اٹھانا مضائقہ نہیں۔ جگہ جگہ مارا پھرنا برا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ڈنڈ وئی باندھنا۔ جب کوئی لڑکا کوئی گندی چیز چھو لیتا ہے تو دوسرے لڑکے بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی پر رکھ کے ڈنڈوئی ڈنڈوئی یا ڈگڈوئی کہتے ہیں بمعنی یہ نجس ہے اسے کوئی نہ چھوتے دو۔ کسی کتاب لغت میں نظر سے نہیں گذرا مگر ایک زمانے میں لکھنؤ میں بچوں کا یہ کھیل عام تھا۔ زیادہ تر ڈگڈوئی کہتے ہیں۔

ڈنڈے بجانا۔ بے کار بیٹھا رہنا۔ کچھ کام کاج نہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) لندن میں خالی خولی ڈنڈے بجا رہے ہیں۔ (اودھ پنچ) نور اللغات میں ڈنڈے بجاتے پھر رہے ہیں۔ (آوارہ پھر رہے ہیں) درج ہے۔ ڈنڈے بجانا اور ڈنڈے بجاتے پھرنا کا فرق ظاہر ہے۔

ڈنڈی لگانا۔ دستہ لگانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) اس چھڑی میں ایک ڈنڈی لگاؤ۔ (لغات اُردو)

ڈنکے کی صدا۔ مجازاً۔ شہرت۔ ناموری۔ دھوم۔ اس طرح درج نہیں۔ انیسؔ ؎

ہر شام یوں ہی طاعت معبود ادا ہو
ہر صبح کو اس دین کے ڈنکے کی صدا ہو

ڈنکنی۔ ۱۔ ایک قسم عورت کی۔
۲۔ (دہلی) ڈائن۔
۳۔ (کنایتہً) لڑاکا عورت۔

اثر۔ دہلی کی تخصیص جائے تامل ہے۔ کیوں کہ لغت نام نامعلوم میں جو لکھنؤ کی لغت ہے۔ یہ اندراج ہے: عورت کی ایک قسم ہے جھگڑا لو عورت۔ لڑاکا۔

ڈوّا۔ (بضم اول وفتح اول وتشدید دوم) لکڑی کا بڑا چمچہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسے چمچے کو ڈوئی کہتے ہیں۔ وہ درج ہی نہیں۔

ڈوبنا۔ قلم کو سیاہی میں ڈبونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈبونا کہتے ہیں نہ کہ ڈوبنا۔

ڈوبتی ہوئی ناؤ کو تیرا لینا۔ کنایتہً بگڑی ہوئی حالت کو سنبھال لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تیرانا کہیں گے نہ کہ تیرا لینا۔

ڈوبی کنتھ بھروسے تیرے۔ کسی کے بھروسے اپنا نقصان کرلینا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ڈوپٹّا۔ ڈوپٹّا۔ لکھنؤ میں ڈوپٹّا (عوام روپٹّا) کہتے ہیں۔ فیلن نے صرف دوپٹا (دال ابجد) سے لکھا ہے۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں ڈوپٹا ہے اور دہلی میں دوپٹا۔ (واو کی آواز ہر حالت میں خفیف)۔

ڈوپٹہ بدلنا۔ دو عورتوں کا آپس میں بہنا پا کرنا۔ درج نہیں۔

ڈھنو ڈھلکانا۔ چھوٹی کنکیا کا بڑے کنکوے کو کاٹ دینا۔ درج نہیں۔

ڈورا۔ تلوار کی باڑھ۔

رشکؔ ؎

تلوار ڈھال تم کو بنائیں جو گلعذار
ڈورے ہیں تیغ تیز کے گوندھوں پہ کے پھول

اثر۔ ڈورا (باندھنا کھولنا) کے ساتھ وہ رشتہ یا تاگا بھی ہے جو میان کے سرے پر باندھ دیا جاتا تھا۔ تلوار یا نیمچہ میان سے نکالتے وقت یہ ڈورا کھولا جاتا تھا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

انیسؔ ؎

مثل علی ہیں جنگ و جدل پر تلے ہوئے
دونوں کے نیمچوں کے ہیں ڈورے کھلے ہوئے

ڈوڈا۔ (ھ) وہ چیز جس کے اندر پھل کے بیج ہوتے ہیں۔ جیسے پوست کا ڈوڈا وغیرہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے ڈورا کہتے ہیں علٰحدہ کے علاوہ اسی جگہ بھی ڈورا لکھنا چاہیے تھا۔

ڈورا۔ کسی کو بنظر محبت دیکھنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسی پر ڈورے (بصیغۂ جمع) ڈالنا بولتے ہیں۔

ڈورا ٹوٹنا۔ سلسلہ قائم نہ رہنا۔ درج نہیں ہے۔

اک کالا ہے تو ایک گورا
تن کر ٹوٹے گا کس کا ڈورا

ڈور پر مانجھا دینا۔ ڈور کو مانجھا دینا۔ ڈور کو سوتنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈور سوتنا کہتے ہیں۔ مانجھا سادی کے مقابل بولتے ہیں۔

ڈورو۔ ایک قسم کا باجا۔ ڈگڈگی۔ بیشتر بھنگیوں کے باجے کو کہتے ہیں۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔ بھنگیوں کا باجا حضرت مولف نے اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اردو میں یہ لفظ رائج بھی ہے۔ مجھے بہت شبہ ہے۔

ڈورہونا۔ ۱۔ عاشق ہونا۔ مائل ہونا۔
۲۔ (لکھنؤ) غالب ہونا۔

اثر۔ لکھنوی معنی کی تصدیق نہیں ہو سکی نہ کوئی مثال پیش کی گئی کہ غور کیا جاتا۔

ڈورے پڑنا۔ کسی کو پیار سے تکنا۔ اس طرح درج نہیں۔

قلق ؎

نشے کے لال لال وہ ڈورے
جن پہ نرگس کے پڑتے ہیں ڈورے

ڈورے ڈالنا۔ چڑیا یا مینا کا پے درپے چہچہانا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ پرند کا چہچہانا تو خود ہی پے درپے بولے جانا ہے۔

ڈوری ڈھیلی چھوڑنا۔ (عو) کسی طرف سے غافل ہو جانا۔ نگرانی چھوڑ دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں ڈور ڈھیلی چھوڑ دینا اور مرد باگ ڈھیلی چھوڑ دینا بولتے ہیں۔

ڈوک۔ دیکھو آواز ڈوک میں آنا۔
۲۔ ایک بیماری ہے جو پھیپھڑے میں ہو جاتی ہے۔

ڈوک میں آنا۔ آواز کا زمانۂ بلوغ میں کنٹھ پھوٹنے سے آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ بچپن کی سی باریک اور سبک آواز نہیں رہتی۔ اس کو آواز کا ڈوک میں آنا کہتے ہیں۔

انشا ؎

ہے ان دنوں میں ان کی جو آواز ڈوک میں
تو کھڑ دراہٹ اور ہی ہے لوک چوک میں

اثر۔ ۲۔ ڈوک بلحاظ بیماری مویشیوں سے مخصوص ہے۔ یہ تخصیص نہیں کی گئی جس سے شبہ ہوتا ہے کہ آدمیوں کے پھیپھڑے کی بیماری کو بھی ڈوک کہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

آواز ڈوک میں آنا ہنگام بلوغ دو طرح کی آواز نکلنا ہے ایک بھاری ایک مہین، جیسے بعض گانے والوں کی آواز میں پتی لگتی ہے۔

ڈوکر۔ ڈوکرا۔ بہت بوڑھا۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے اُردو میں رائج نہیں۔ اُس نے بفتح اول لکھا ہے۔ نور اللغات میں بضم اول ہے۔ فیلن میں اُردو اور ہندی الفاظ کی تفریق نہیں ہے دونوں کے مقابل H لکھا ہے جو ہندی یا ہندوستانی کی علامت ہے۔ اُردو میں ڈوکرا کا بدل بوڑھا کھوسٹ موجود ہے۔

ڈول۔ (بفتح اول) ڈھنگ۔ وضع۔ صورت خصلت۔ لکھنؤ میں بیش تر آدمی کے انداز، طور کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ اس معنی میں ڈول تنہا مستعمل نہیں۔ ڈیل ڈول بولتے ہیں۔

ڈول کھینچنا۔ پانی بھرنے کا برتن کنوئیں سے پانی بھر کر نکالنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ایک ڈول کھینچو۔ پیاسا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

ڈول ہونا۔ (بفتح اول) طریقہ معلوم ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم کو کسی کام کا ڈول نہیں ہے۔ (لغات اردو)۔

ڈولی چڑھنا۔ ڈولی میں سوار ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس جینے میں ہم ڈولی نہیں چڑھے۔ (لغات اُردو)۔

ڈولی ڈنڈا۔ ڈولی کی سواری درج نہیں۔ (فقرہ) ڈولی ڈنڈا تو ہندوستان کا دستور رہے۔ چادر پیچہ میں برقع اوڑھ کر نکلنا کیا برا ہے۔

ڈوم بجارے چینی ذات بتادے

اپنی۔ آدمی کی اصل اس کے کام کاج سے معلوم ہو جاتی ہے۔ درج نہیں۔

ڈومنی۔ ڈوم نمبر ا کا مونث (کی تانیث؟) ڈوم میراثی۔ گانے کا پیشہ کرنے والا۔

اثر۔ ڈومنی ایک پرند کا بھی نام ہے جسے غوغائی بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی درج نہیں۔

انشا ؔ ۔

بول اٹھیں بن کے ڈومنیاں ساری قمریاں
صاحب ہمیں دلایئے دولھا دلھن کی بیل

ڈومنی پنا برسنا۔ ڈومنی کی طرح ناز نخرے چونچلے کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ان کے مُنہ پر امیرانہ پن ہے۔ اُس پر ڈومنی پنا برستا ہے۔ (ڈومنی پیشہ ور مگر پردہ دار ناچنے گانے والی)۔

ڈومنی پنا کرنا۔ ناچنے گانے کا کام کرنا۔ حرکات معشوقانہ کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ڈونڈیا تی پھرنا۔ عورت کا بے مقصد آوارہ پھرنا۔ درج نہیں۔

ڈونگر۔ (ھ۔ نون غنہ) اونچی زمین۔ پہاڑ۔ پہاڑی مُلک۔

اثر۔ اُردو میں نہیں۔ خارج۔

ڈَوُلا۔ (ھ) کھیت کی مینڈ۔ خراج کا تخمینہ۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ خارج۔

ڈوئی۔ ایک قسم کا لکڑی کا چمچہ جس سے پکا ہوا کھانا نکالتے ہیں۔ کفچۂ چوبی۔

ڈھابا۔ جال۔ پرچھتی۔ اولتی۔ مرغوں کے بند کرنے کا ٹاپا۔

اثر۔ مرغوں کے بند کرنے کی جگہ کو لکھنؤ میں ڈھابلی یا ڈربا کہتے ہیں ٹاپا ڈھابلی سے مختلف بانس کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ ڈھابا بمعنی اولتی پر چھپنی یا جال لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ ڈھابا صرف بمعنی پرچھتی فیلن میں درج ضرور ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہندی یا اردو نے بھی اسے قبول کیا ہے۔

ڈھاپنا۔ (ھ) پوشیدہ کرنا کسی چیز سے پوشش ڈال دینا کسی چیز پر چھپانے کی نیت سے۔

غالبؔ ؎

ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگ وجود تھا

اثر۔ غالب کے شعر میں ڈھانپا (مع نون غنہ) ڈھانپا (بلا نون غنہ) کی مثال میں غلط شامل کیا ہے۔

ڈھاٹا باندھنا۔ ڈاڑھی میں کپڑا باندھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی ڈھاٹا درج ہے۔

ڈھا جانا۔ دیوار یا مکان کا مسمار ہو جانا یا گر پڑنا۔ درج نہیں۔

ڈھاک پھولنا۔ ڈھاک کا پھول کھلنا جس سے سارا جنگل سرخ ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

آتش ؎

بغض و حسد سے خالی صحرا کو بھی نہ پایا
کیا کیا جلا ہے ساکھ پھولا جو ڈھاک بن میں

ڈھاک کے تین پات۔ مفلس نادار کی نسبت بولتے ہیں۔

۲۔ اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو اپنی ضد اور ہٹ کا پورا (ہو) اپنی بات پر اڑا رہے۔ دلیلوں سے قائل نہ ہو۔

اثر۔ معنی نمبر ۲ درست نہیں۔ زیٹ ہانکنے والے یا ڈینگ مارنے والے کی نسبت کہتے ہیں جس کا زبانی جمع خرچ تو بہت کچھ ہو مگر دراصل ڈھول کے اندر پول ہو۔ لغت نام نامعلوم کا اندراج یہ ہے:

ڈھاک کے تین پات = نادار اور مفلس، خالی خولی۔

ڈھالا بگاڑا۔ عورتیں بنایا بگاڑا کی جگہ بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

ڈھالو۔ ڈھال، نشیب۔

رشکؔ ؎

تیغ عزر جو ہو تو سپر ہے فروتنی
پانی کا ڈر نہیں ہے جدھر صحن ڈھالو ہے

اثر۔ یہ شعر ڈھالو کی مثال کیوں کر ہوا۔ ڈھال سے اسم صفت لکھنؤ میں ڈھالواں ہے نہ کہ ڈھالو۔ لطف یہ ہے کہ آگے چل کر خود بھی ڈھالواں لکھا اور لکھنؤ سے منسوب کیا ہے مگر اس کے بعد ہی ڈھالو پھر پرلجا بمعنی ڈھالواں۔

ڈھانڈا۔ (ھ۔ نون غنہ) (گنوار) بوڑھا بیل۔

اثر۔ اردو سے خارج۔

ڈھانڈنا۔ (لکھنؤ) جوان کبوتر۔

اثر۔ لکھنؤ کے سر پر تھوپا گیا۔ لکھنؤ والے اس پر واقف نہیں۔

ڈھائی۔ (لکھنؤ) بچوں کا کھیل۔ وہ جگہ جہاں کھیلنے والوں میں سے ایک بچہ آنکھیں بند کرکے کھڑا ہوتا ہے اور لڑکے اس جگہ کو چھو کر بھاگتے اور جو آنکھیں بند کیے کھڑا ہوتا ہے وہ پکڑنے دوڑتا ہے جس کو پکڑ لیتا ہے وہ اُسی طرح آنکھیں بند کرکے کھڑا ہوتا ہے۔

اثر۔ میرے علم میں ڈھائی کھیل کا نام نہیں بلکہ اُس مقام کا نام ہے جس کو چھوتے ہیں کھیل کا نام چُھلی چُھلنا ہے۔

ڈھائی دینا۔ لگانا۔ چڑھانا۔ (مجازاً) منہ بند کرنا۔ بولنے سے روکنا۔ بولنے نہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ڈھائی گھڑی کی موت آئے۔ (عو) بد دعا۔ اچانک موت آئے۔

اثر۔ عورتیں اس معنی میں لفظ موت کے اضافے کے بغیر بولتی ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ڈھائی گھڑی کی آنا۔ جھٹ پٹ (اچانک) مرجانا کے معنی میں درج ہے۔

ڈھائیں۔ (ھ) (عم) چند لکڑیوں کا ٹھاٹھر جس پر بیل چڑھاتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

ڈھبڈ بانا۔ (لکھنؤ) پیرنے میں ہاتھ پاؤں مارنا۔ صبا ؎

پیرے کوئی خاک بحرِ غم میں
آخر میں ڈوبا میں ڈھبڈ باکر

اثر۔ ڈھبڈ بانا۔ پیرنے میں ہاتھ پاؤں مارنا نہیں ہے بلکہ ڈوبنے سے قبل ہاتھ پاؤں مارنا ہے۔ صبا کے شعر میں آخر کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ صبا کے شعر کا دوسرا مصرع موجودہ صورت میں ناموزوں ہے، صحیح اس طرح ہے:

آخر ڈوبا میں ڈھبڈ باکر

ڈھب ڈھب شوربا۔ پتلا اور بہت سے شوربے کا بدمزہ سالن۔

اثر۔ بول چال میں ڈھب ڈھب شروا ہے نہ کہ شوربا۔

ڈھبّس۔ (لکھنؤ) صفت۔ بدقطع جانور دیوناگری میں ڈھبوس موٹا۔ بھدّا۔

اثر۔ لکھنؤ کا باشندہ ضرور ہوں مگر اس ڈھبّس سے واقف نہیں۔ مجبوراً کتب لغات سے رجوع کی اُس میں ہندی ڈھبوس ملا۔ ڈھبّس کا پتہ نہیں۔ قیاس کہتا ہے کہ پھسپھس (پُھپ۔ پھُس) کسی ترکیب مقلوب سے ڈھبس ہوگیا۔ جس کے معنی ہیں موٹا بھدّا۔ بھدیسلا ہیں۔ مگر یہ تنہا رائج نہیں۔ موٹا پھسپھس کہتے ہیں۔ پھسپھس فیلن اور پلیٹس دونوں میں درج ہے۔

ڈھب کھانا۔ فعل شنیع کرانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ڈھب لگانا۔ موقع نکالنا۔ راہ پیدا کرنا۔ رسائی کرنا۔ رسوخ پیدا کرنا اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

ڈھب پر لگانا: درج ہے۔

ڈھب لگ جانا۔ (دہلی) موقع مل جانا۔
اثر۔ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے۔

ڈھب ہونا۔ سلیقہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم کو کسی کام کا ڈھب نہیں ہے۔ (لُغات اُردو)۔

ڈھُبلی۔ (لکھنؤ) لوہے کا سوراخ دار ٹکڑا جو اس غرض سے جڑ کے نیچے لگا دیتے ہیں کہ جڑ نہ بیٹھے۔
اثر۔ میں نہیں واقف۔ نہ تحقیق ہو سکی۔ ہوگی بھی تو مالیوں کی زبان ہوگی۔

ڈھپّو۔ بڑا اور موٹا۔
اثر۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے اُردو میں مستعمل نہیں۔ اس کا مرادف ڈھنّو ہے جو نور اللغات میں علٰحدہ درج ہے بمعنی تنومند۔ قوی۔ مگر تلفظ میں اتنا اختلاف ہے کہ بالضم و واو معروف لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بفتح اول وضم واو معروف بولتے ہیں۔

ڈِھٹیارا۔ جو اندھا نہ ہو مگر اندھا بنے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آنکھوں میں فتور ہوگا؟ یہ بھی نہیں۔ ڈھٹیارے ہیں۔ رات کو مچھر کی ٹانگ پکڑ سکتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ عورتیں ڈھیارا کو ڈِھٹیارا کہتی ہیں۔ اس طرح ڈِھٹائی کا پہلو بھی نکلتا ہے — ڈھیارا نور اللغات میں درج ہے۔

ڈھچر باندھنا۔ کسی چیز کی درستی کا سامان کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ پھیلانا۔ ڈالنا کے ساتھ درج ہے۔

ڈھڈّھ۔ (لکھنؤ) یہ بھی حضرت مولف کی لکھنؤ کو عطا ہے۔ ڈھڈّی کے یا ے آخر نکال کے لکھنؤ کے سر تھوپا حالاں کہ فیلن اور پلیٹس دونوں میں ڈھڈّی درج ہے۔ غریب لکھنؤ نے ڈھڈّھ یا ڈھڈّی سُنا بھی نہیں۔ استعمال کرنا کیسا۔

ڈھرّے پر آنا۔ راہ راست اختیار کرنا۔ راہ پر آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) قوانین ملک داری رفتہ رفتہ ایسے ڈھرّے پر آرہے ہیں کہ حاکم وقت کو خودسری و خود رائی کی نوبت نہیں آتی (اودھ پنچ)۔

ڈھڑ۔ کولا۔ پٹھا۔ ڈھڑ پر اٹھاکے دے مارا۔
اثر۔ لکھنؤ میں دھڑ ہے۔ (دال مہملہ بجائے دال ہندی)۔ لکھنؤ میں ڈھڑ پر اٹھاکے دے مارا کے بدلے کولے پر لاد کے دے مارا کہیں گے۔

ڈھکنا۔ (دہلی) چھپانا۔ دہلی میں ڈھک لینا اور لکھنؤ میں ڈھانک لینا۔
اثر۔ میرا ایک مدت کا کہا ہوا شعر ہے اور میں لکھنوی ہوں ؎

بوئے وفا نہ پھوٹے کہیں ان کو خوف ہے
پھولوں سے ڈھک رہے ہیں ہمارے مزار کو

ڈھکوس۔ (لکھنؤ) تشنگی۔
اثر۔ لکھنؤ میں ڈھکوسنا جو اصل کی طرح ندیدوں کی طرح بڑے بڑے نوالے کھانا ہے نہ کہ تشنگی۔ کیا اچھا ہوتا اگر حضرت مولف ایسے اجنبی الفاظ کی مثال

کسی لکھنؤ والے کے کلام سے دیتے جاتے۔
ڈھکی چھپی بات۔ پوشیدہ بات۔ راز کی بات درج نہیں۔
ڈھلتا پانسا۔ غیر مستقل مزاج۔ کبھی ادھر کبھی اُدھر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تھالی کا بیگن ہو ڈھلتا پانسا ہو۔ بھولا ہو نادان ہو۔ بے غیرت ہو ۔۔۔۔۔۔ (اودھ پنچ)۔
ڈھلتی پھرتی چھاؤں۔ اُس حالت کی نسبت کہتے ہیں جو یکساں نہ رہے یا ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتی رہے جیسے دولت ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔
اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے: ڈھلتی پھرتی چھاؤں کبھی ادھر کبھی اُدھر (لغت نام نامعلوم)
ڈھلتی پھرتی چھاؤں کبھی ادھر کبھی اُدھر۔ زمانے کے انقلابات ہیں کبھی کچھ ہے کبھی کچھ۔ دنیا کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔
ڈھلڑ۔ (بروزن کمر) ڈھیلا ڈھالا۔
اثر۔ حسب پلیٹس ڈھلڑ بروزن کمر نہیں بلکہ بروزن سپر ہے یعنی حرف اول مفتوح نہیں بلکہ مکسور ہے۔ لکھنؤ میں یہ لفظ مستعمل نہیں اس کی جگہ ڈھیلا ڈھلڈھل یا ڈھلڈھول بولتے ہیں۔
ڈھلکی۔ عم۔ دیکھو ڈھولکی۔
ڈھلوانسی۔ (لکھنؤ) فلاخن۔

اثر۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس عجیب و غریب لفظ سے واقف نہیں۔ فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملا۔ ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ اگر ڈھلوانسی فلاخن ہے تو فلاخن کے ضمن میں ڈھلوانسی کیوں نہیں تحریر کیا۔
ڈھلوائی۔ (بضم اول) ڈھلوانے کی مزدوری۔ اُجرت۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ڈھوائی درج ہے۔
ڈھسمس ہونا۔ ہمت ہار جانا۔ ششش و پنج کرنا۔ تذبذب میں پڑ جانا۔ درج نہیں کسی لغت میں نہیں ملا۔ لکھنؤ میں عورتیں برابر بولتی ہیں۔ غالباً ہندی ڈھسلنا (ہاری مان جانا) سے بنا لیا ہے۔
ڈھونچا۔ (ھ) ساڑھے چار کا پہاڑا۔
اثر۔ انصاف سے کہیے اُردو میں کسی کو بولتے سُنا ہے۔ یا اُردو کی کسی کتاب لغت میں دیکھا ہے۔ تو بات کیا ہے فیلن نے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا جو ہندی اور اُردو کا مشترک لغت ہے۔
ڈھنڈیا مچنا۔ بہت تلاش ہونا۔ درج نہیں۔ تم یہاں بیٹھے ہو اور گھر میں تمہاری ڈھنڈیا مچی ہے یا ڈھنڈیا ہو رہی ہے۔
ڈھنڈنا۔ (بالضم) عم۔ تلاش۔
اثر۔ ڈھنڈنا کوئی لفظ نہیں۔ عوام و خواص سب ڈھنڈیا بولتے ہیں جو نوراللغات میں بھی علحدہ درج ہے مگر اُسے عورتوں سے منسوب کر دیا ہے۔

فیلن میں درج ضرور ہے۔

ڈھنکنا۔ (ھ۔ نون غنہ) بند ہونا۔ (فقرہ) سب برتن ڈھنکے ہیں۔

اثر۔ اس کا املا بغیر نون غنہ ڈھکنا بطور اسم بھی ہے۔ (فقرہ) اس پتیلی کا ڈھکنا کیا ہوا۔ گنوار اسے ڈھکن کہتے ہیں۔ (کاف مشدد)۔

ڈھنگ پرلانا۔ ڈھب پرلانا۔ موافق بنانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ڈھنگ پرلگانا۔ کسی کو اپنا ہم خیال بنا لینا۔ موافق کرلینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا خدا کرکے میں نے اُسے اپنے ڈھنگ پر لگالیا ہے۔

ڈھنگڑا۔ (لکھنؤ) جوان۔ قوی بازو۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں اور حضرت مولف کی دھینگا مشتی دیکھیے کہ لفظ تگڑا جو یہی مفہوم ادا کرتا ہے۔ درج ہی نہیں کیا۔ (ت کی ردیف بھی اس سے خالی ہے)۔

ڈھوا۔ (ھ) (لکھنؤ)۔ دیکھو ڈھویا۔ (ہندی میں ڈھوآ) (ع) پھول یا ترکاری یا فصلی میوے کی ڈالی جو تقریب میں اہل حرفہ پیش کرتے ہیں۔

اثر۔ حالاں کہ میں نے ڈھویا کے سوا ڈھوا نہیں سُنا۔ سراسر غلط۔

ڈھوبڑا۔ (ع) (بالضم) ۱۔ مٹی کا پرانا برتن۔ ٹھیکرا۔

۲۔ پرانا کچّا گھر۔

اثر۔ اب فیلن کا اندراج دیکھیے:

1.an old earthen vessel
2. (Worn,) a broken or old house(thikra)

اُس نے پرانے گھر کے لیے ٹھیکرا استعمال کیا انھوں نے اسے پرانے مٹی کے برتن کے ساتھ شامل کردیا۔ اُس نے معنی نمبر۲ کو عورتوں سے منسوب کیا انھوں نے معنی نمبر۱ کو۔ یہ سوال پھر باقی ہے کہ ہندی میں جو کچھ ہو کیا لفظ ڈھوبڑا اردو میں داخل ہے۔ میرا جواب نفی میں ہے۔

ڈھور۔ بالضم۔ مذکر۔ (ہندو) مویشی۔

اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔ دیہاتی بھی مویشی کو گورو کہتے ہیں۔

ڈھوسر۔ (ھ) بنیوں کی ایک قوم۔

اثر۔ ہوگی۔ خارج۔

ڈھوکا۔ کنڈوں کی گنتی پانچ پانچ کرکے کرتے ہیں۔ ہر ایک پانچ کنڈوں کے مجموعے کو ڈھوکا کہتے ہیں۔

اثر۔ اور اب دیکھیے فیلن کیا لکھتا ہے: یعنی ٹھوکا

ڈھوکا -Dhuka; a nudge; touch

کہاں ٹھوکا یا ڈھوکا دینا کہاں پانچ پانچ کنڈے گننا۔

ڈھوکنا۔ اس طرح چھپ کر شکار کرنا کہ شکار کا جانور نہ دیکھے۔

اثر۔ اُردو اس سے نابلد ہے۔ اُردو میں رائج ہونے کی کوئی سند نہیں پیش کی گئی۔

ڈھول پٹینا ۔ ڈھول بجانا ۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

ڈھولک ۔ ڈھولکی ۔ چھوٹا ڈھول۔

اثر ۔ ڈھولک کے علاوہ ڈھولکی اور ڈھلکی ٹکسال باہر ۔ فیلن میں بھی درج نہیں ۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی کہ یہ دونوں لفظ اُردو میں شامل ہیں۔

ڈھولکیا ۔ (واو غیر ملفوظ) صفت۔ ڈھول بجانے والا۔

اثر ۔ لکھنؤ میں اعلان واو مجہول کے ساتھ ہے۔ ڈھو۔ لکیا۔ کاف ساکن ۔

ڈھونڈ ۔ (واو مجہول ۔ نون غنہ) صفت ۱۔ خراب خستہ ۔ ضعیف ۔ کمزور جیسے بوڑھا ڈھونڈ ۔

۲۔ پرانے مکان کی نسبت بھی بولتے ہیں۔

اثر ۔ ٹھیٹھ گنواری زبان ۔ اُردو میں بوڑھا۔ ڈھونڈ کی جگہ بوڑھا پھوس ہے اور پرانے مکان کے معنی میں کھنڈر یا کھنڈل ہے۔

ڈھونڈ کر لڑائی مول لیتا ہے ۔ خواہ مخواہ لڑتا پھرتا ہے ۔ بے مطلب کی لڑائی ۔ درج نہیں۔

ڈھونڈیا ۔ تلاش ۔ درج نہیں۔

ڈھونڈیا پڑی ہونا ۔ کسی کی تلاش ہونا۔ درج نہیں۔

ڈھونڈیا مچنا ۔ تلاش ہونا ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک خط آجاتا تو چار چار محلے پڑھنے والوں کی ڈھونڈیا مچتی ۔ (اودھ پنچ)۔

ڈھونڈے نہ ملنا ۔ تلاش کے باوجود پتہ نہ لگنا ۔ درج نہیں ۔

وزیر ؎

گم ہوا ضعف سے یہ میں کہیں ڈھونڈے نہ ملا
قاصد یار لیے پھرتا ہے گھر گھر نامہ

ڈھونگ رچانا ۔ حقیقت کو کچھ کا کچھ بنا کے پیش کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) بعض بدخواہ مسخروں نے موقع کو غنیمت سمجھا ۔ اس ناچیز میں لطیف شے کی کمی کو محسوس کر کے خطاب عطا کرنے کا ایک فرضی حکم بھیج کر شادمانی کا ڈھونگ رچوایا ۔ (اودھ پنچ)۔

میرا شعر ہے ؎

رنگ میں ڈوبی کونپل پھوٹی بوٹا بوٹا جھوم گیا
بادِ صبا نے ڈھونگ رچایا ہونہ ہو بھونرا گھوم گیا

ڈھوئی ۔ (لکھنؤ) اینٹوں کا بوجھ جو ایک بار لے جا سکیں ۔ بیش تر اُن اینٹوں کے بوجھ کو کہتے ہیں جو گدھے پر لے جاتے ہیں ۔

اثر ۔ اینٹیں ڈھوئی جاتی ہیں خود ڈھوئی نہیں ہو جاتیں ۔ ایک بار جتنی ڈھوئی جائیں انھیں بوجھ کہتے ہیں ۔ ڈھونے کی اجرت ڈھلائی ہے اور وہ شخص جو ڈھوتا ہے ڈھونے والا ہوا نہ کہ ڈھوئی والا۔

ڈھہنا ۔ (لکھنؤ) دیوار و مکان کا گرنا۔ نفس اللغہ میں رشک نے لکھا ہے کہ ازیں فعل ثبوت ہائے دوم شدہ ۔ دیکھو ڈھانا ۔

اثر ۔ حضرت رشک کی جو کچھ تحقیق ہو۔ لکھنؤ میں ڈھانا کے سوا ڈھہنا کوئی نہیں

بولتا۔ دوسرا لفظ ہے ڈھے پڑنا۔ بمعنی گر پڑنا۔ منہدم ہو جانا۔ (دیکھیے لغت نام نا معلوم)۔ ڈھے پڑنا۔ خود بھی مولف نور اللغات نے لکھا ہے۔ ان کی پوری عبارت نقل کرنا غیر دل چسپ نہ ہوگا:۔

ڈھے جانا۔ منہدم ہو جانا عمارت کا۔

آتش ؎

رعشہ پیری تھا تن کو گریہ طفلی سے تہر
زلزلے سے ڈھے گیا بچ کر یہ گھر سیلاب سے

نیز ڈھے پڑو، اور لکھنؤ سے مخصوص کر کے سحر کا شعر درج کیا ہے ؎

تم کو نہیں ہے رنج تو ہم کو بھی غم نہیں
دو ڈھے پڑو ہیں اور کوئی اُن میں ہم نہیں

ڈھے پڑنا۔ لغت نام نا معلوم میں بھی ہے: ڈھے پڑنا۔ گر پڑنا۔ منہدم ہو جانا۔ نیز ڈھانا بمعنی گرانا۔ مکان توڑنا۔ منہدم کرنا۔ ۲۔ ظلم ڈھانا۔ غضب ڈھانا۔ ڈھینا بھی ہے بمعنی گرنا۔ منہدم ہونا۔ مکان گر پڑنا۔ ۲۔ فرو ہونا جیسے غرور ڈھینا

ڈھینٹ بندی۔ اصلیت کچھ ہے دکھانا کچھ۔ دھوکا دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لوگ کہتے ہیں وہ تماشا یا ڈھینٹ بندی ہے۔ (اودھ پنچ)۔ اسے ڈھٹ بندی بھی کہتے ہیں۔ ڈھیر ہو جانا۔ کہیں جم کر بیٹھ رہنا۔ جانے کا نام نہ لینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ ؎

ٹلنا تھا میرے پاس سے اے کاہلی تجھے
کم بخت تو تو آکے یہیں ڈھیر ہو گئی

(اودھ پنچ)۔

ڈھیکلی کمانا۔ قلا بازی کھانے کی ایک صورت۔ اس طرح درج نہیں۔ باضافۂ نون غنہ ڈھینکلی اندراج ہے۔ لکھنؤ میں بغیر نون غنہ بولتے ہیں۔ لغت نام نا معلوم میں بھی بغیر نون غنہ ہے ڈھیکلی کھانا کے ساتھ ڈھیکلی لگانا بھی ہے وہ نور اللغات میں درج ہی نہیں۔

ڈھیم۔ بڑے بڑے ڈھیلوں کو اُردو میں ڈھیم کہتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں تو کہتے نہیں اور جہاں کہتے ہوں۔ کوئی مثال پیش نہیں کی گئی۔

ڈھینڈ اچھلانا۔ (عو) حمل رکھوانا۔ حاملہ ہونا۔

جانؔ صاحب ؎

ڈھینڈا جو آنکھ منڈی نے چھلایا حرام کا
ہے باندی بچی پیٹ بھی ہوگا حرام کا

اثر۔ بیشتر حرام کے پیٹ کے لیے یا اظہار تحقیر کے لیے عورتیں بولتی ہیں گو حمل حلال کا ہو۔ (محاورات نسواں)۔

ڈھینک۔ بالکسر و یائے مجہول و نون غنہ۔ بڑا اگد۔ سارس کنایۃً طویل القامت

اثر۔ حسب پلیٹس یہ ڈھیک بلا نون غنہ ہے بمعنی لمبی ٹانگوں والا یا جو لمبے لمبے ڈگ رکھتا ہو۔ ڈیک ہی کی دوسری شکل ڈھینکا ہے۔ اس ڈھینکا کے اور بھی معنی ہیں۔ حضرت مولف نے سب کو گبڑ سبڑ کر کے پلیٹس کی عبارت نقل کر دی ہے بغیر اس لحاظ کے کہ یہ لفظ

اُردو میں رائج بھی ہے کہ نہیں۔ اُردو میں ڈھینک کا بدل ڈگا یا لم ٹنگا (حقارت سے لم ٹنگو) ہے۔

ڈھینکا۔ (ھ۔ نون غنہ) ۱۔ کولھو کی لکڑی۔
۲۔ سارس۔ ڈھینکا ڈھینکی (لکھنؤ) کسی ضد سے کوئی کام کرنا۔

اثر۔ غریب لکھنؤ والے اس سے نابلد ہیں۔ کوئی سند نہیں پیش کی۔ خارج۔

ڈھینکا ڈھینکی۔ (لکھنؤ) کسی کی ضد سے کوئی کام کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ کی زبان پر اللہ رحم کرے۔ بجز دھاندلی یا دھین دھونکڑی کیا کہا جائے۔

ڈھینکلی۔ (ھ۔ نون غنہ) ۴۔ قلابازی (کھانا کے ساتھ)۔

اثر۔ لکھنؤ میں بغیر نون غنہ بولتے ہیں۔

ڈھینکی۔ (نون غنہ۔ یائے اول مجہول)
۱۔ دھن کُٹی۔
۲۔ آڑی سیون۔

اثر۔ دھن کُٹی یا اوکھلی تک عامیانہ زبان میں غنیمت تھا۔ مگر یہ آڑی سیون کہاں سے آئی۔ میں تحقیق میں عاجز رہا اور کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

ڈھینگر۔ ضعیف۔ لاغر۔

اثر۔ اُردو میں ڈانگر ہے۔ ممکن ہے کہ ڈھینگر اسی کی دوسری ہندی صورت ہو۔ اُردو میں سوکھ کے ڈانگر ہوگیا کہیں گے نہ کہ سوکھ کے ڈھینگر ہوگیا۔ نور اللغات میں ڈانگر بھی درج ہے بمعنی
۱۔ دبلا۔ لاغر۔ ضعیف۔
۲۔ (عم) چوپایہ۔ مویشی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ڈھینگر کہاں بولتے ہیں اور ڈانگر کہاں۔

ڈی۔ ایس۔ پی۔ (انگ) ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

اثر۔ میں نے انگریزی الفاظ سے بحث کرنے سے حتی الامکان احتراز کیا ہے، مگر یہاں خاموش نہیں رہ سکتا۔ ڈی۔ ایس۔ پی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا خلاصہ ہے۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یا خالی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایس۔ پی کہتے ہیں۔

ڈیٹھ۔ (بالکسر و سکون یائے معروف)۔ نظر۔ نگاہ۔ وغیرہ۔

اثر۔ میں نے ڈھیٹ یا ڈھٹ بولتے سُنا ہے۔

ڈیٹھ بندی۔ جادوگری۔ نظربندی۔ اس جگہ بیش تر ڈٹھ بندی بول چال میں ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں ڈھٹ بندی ہے۔

ڈیرے دار۔ ڈیرے وال۔ خوش حال کسبی۔

اثر۔ یہ وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ لکھنؤ میں ڈیرے دار کہتے ہیں۔

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا۔ سب سے الگ رائے قائم کرنا۔

امیر دیر و حرم سے الگ جو جاتے ہیں
وہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناتے ہیں

اثر۔ لفظ الگ یا جدی (جدا) مثل کا جزو ہے اُسے شامل کرنا چاہیے تھا۔ پیش کردہ مثال میں بھی لفظ الگ موجود ہے۔ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔

ڈیڑھ پاؤ چون چوبارے رسوئی۔ ذرا سے کام کے لیے بڑا اہتمام۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ڈیڑھ چاول کی کھچڑی جدی پکانا۔ سب سے علحٰدہ پکانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ڈیڑھ ہتی۔ ایک قسم کی چھوٹی تلوار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ڈیڑھ ہتی بغل میں دبائے بھنگیڑن کی دُکان پر پہنچے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈیک۔ (بہ بیائے معروف) آگ کا بڑا اونچا شعلہ۔

اثر۔ اُردو اس سے بے گانہ ہے۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

ڈیل ڈول گنبد آواز دُر پھش (مثل) ظاہری رعب و داب حقیقت کچھ نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میاں جرمنی بھی نرے خواجہ سرا ہی نکلے۔ فرانسیسی پلے پڑتے ہیں اور آپ کیسے نکالے رمتو بلائی بنے جاتے ہیں۔ وہ ہیکڑ خانی کہاں گئی۔ وہی مثل ہوئی ڈیل ڈول ..... (اودھ پنچ)۔

ڈیوڑھی بند ہونا۔ امیروں کا دروازہ بند ہونا۔ باریابی نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ڈیوڑھی دینا۔ جوئے کی اصطلاح جیتیں تو ایک لینا۔ ہاریں تو ڈیڑھ دینا۔ درج نہیں۔

ڈیوڑھی کھلنا۔ باریابی کی اجازت ملنا۔ باریابی حاصل ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذ

ذابح۔ ذبح کرنے والا۔ حلال کرنے والا۔

اثر۔ اُردو میں رائج نہیں۔ اسی طرح ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ ذہول وغیرہ ایسے ہی متعدد الفاظ دوسری ردیفوں میں ہیں۔

ذات باہر۔ خارج از ذات۔ نالائق۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بجے سو ہر کا ہوئے۔ (پات کی جگہ بھانت بھی بول چال میں ہے۔ جو شخص محنت اور ریاضت کرتا ہے مقبول ہوتا اور اُس کی ذات کوئی نہیں پوچھتا۔

اثر۔ بجے کی جگہ بھجے چاہیے۔ بھجنا پوجنا۔ (دیکھیے آئینۂ محاورات)۔

ذات جانا۔ آبرو جانا۔ برادری سے خارج ہونا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

ذات دینا۔ برادری کے حقوق سے محروم ہو جانا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)

ذات سے الگ ہوگیا۔ برادری

سے خارج کر دیا گیا۔ درج نہیں۔

ذات سے گرا ہوا۔ جو شخص برادری سے اٹھا دیا گیا ہو۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

ذات سے نکالنا۔ برادری سے خارج کرنا۔ حقہ پانی بند کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ذات کی بیٹی ذات ہی میں جاتی ہے۔ شریف کا پیوند شریف میں ہوتا ہے۔

اثر۔ ہی جز و مثل نہیں۔ (محاورات ہند نیز آئینۂ محاورات)۔

ذات لینا۔ ذات مارنا۔ ساتھ کھانے پینے سے انکار کر دینا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

ذاتی تعلق۔ خانگی معاملہ۔ خاص تعلق درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

ذاتی معاملات۔ خانگی معاملات۔ اپنے معاملات۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذائقہ چکھانا۔ مزہ چکھانا۔ (کنایۃً) سزا دینا۔

اثر۔ کنایۃً مزا چکھانا ہے نہ کہ ذائقہ چکھانا۔ جیسا کہ خود مزہ چکھانا کے تحت درج کیا ہے: سزا دینا۔ بدلہ لینا اور مثال میں اخترؔ شاہ اودھ کا شعر درج کیا ہے ؎

یہ جاتی کہاں ہے اے خوش اسلوب
اس کو بھی چکھاؤں گا مزہ خوب

ذبح کرنا۔ قربانی کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذرا جیا تو کیا جیا۔ تھوڑی زندگی سے کیا فائدہ۔ درج نہیں۔

ذرا ذرا سی بات میں گرہ لگانا۔ معمولی باتوں کو یاد رکھنا اور انھیں جھگڑے کی بنا ٹھہرانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ذرا سی بات میں گرہ باندھ رکھتی ہیں۔ (شریف زادہ)۔

ذرا زہور۔ تھوڑا سا۔ کسی قدر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذرا سی۔ تھوڑی سی چیز۔ قدرِ قلیل۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذرا سی جان گز بھر کی زبان۔ کمسن مگر زبان دراز یا بد زبان لڑکی پر اس طرح درج نہیں۔

ذرا کی ذرا۔ ذری کی ذری۔ تھوڑی دیر کے واسطے۔ لمحہ بھر کے واسطے۔

اثر۔ ذرا کے ساتھ بجائے ذرا کی ذرا کے "ذرا کے ذرا" بولتے ہیں۔ کے بجائے کی۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذرا کے ذرا میں۔ لمحہ بھر میں۔ تھوڑی دیر میں۔ دم بھر میں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ذرا کی ذرا اور ذری کی ذری (ریائے معروف سے) درج ہے۔

ذری۔ بعض زبان دانوں نے مونث کے لیے ذرا کی جگہ ذری کہا ہے لیکن اب لکھنؤ میں اس جگہ ذرا ہی مستعمل ہے۔

شادؔ ؎

سوکھ کر خار ہو سوجھے جو ذری آنکھوں سے
نرگس اے گل تجھے دیکھے ہے بری آنکھوں سے

اثر۔ عورتوں کی زبان ہے اور وہ اب تک بلا تکلف ذرا کی جگہ ذری بولتی ہیں۔

تعشق ؎

اللہ اس کے ہاتھوں میں دے زور حیدری
بھائی کو اس کی ذات سے تسکین ہے ذری

ذریعہ پیدا کرنا۔ کوئی سبب نکالنا۔ وسیلہ نکالنا۔ حامی یا مددگار پیدا کرنا ۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذکر۔ (بفتح اول و دوم) آلۂ تناسل ۔ درج نہیں۔ (فیلن میں ذکر بکسرِ اول کے قبل درج ہے)۔

ذلت کھینچنا۔ ذلت برداشت کرنا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

ذلالت ۔ خوار کرنا۔ ذلیل کرنا۔ .

اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں ۔ ذلت دینا یا ذلیل کرنا سے یہ مفہوم ادا کرتے ہیں۔

ذمہ دار۔ (دال ابجد سے) جوابدہ۔ ضامن۔ کفیل۔

ذمہ وار۔ (دہلی) (عو) ذمہ دار کی جگہ واؤ سے مستعمل ہے ۔

اثر۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ دہلی میں واو سے ہے اور لکھنؤ میں دال سے حالانکہ لکھنؤ میں دونوں طرح بولتے ہیں اور غالباً یہی حال دہلی کا ہے کیوں کہ فیلن میں دونوں صورتیں درج ہیں۔

ذمہ کرنا۔ ذمہ لینا۔ ضامن ہونا۔ جوابدہ بننا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ذمہ ہونا۔ متعلق ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُن کا سارا خرچ میرے ذمہ (ذمے) ہے۔ (لغات اُردو)۔

ذنب ۔ (ع - ذنوب جمع) مذکر۔ گناہ۔

اثر۔ اندراج بے کار۔ اُردو میں کوئی تنہا بمعنی گناہ نہیں بولتا۔

ذوفنون ۔ صفت ۔ وہ شخص جو کئی فن جانتا ہو۔

اثر۔ اردو میں چالاک مکار کا مفہوم بھی ادا کرتا ہے ۔ وہ درج نہیں ۔ فیلن میں موجود ہے اور معنی دیے ہیں :
An artful person

ذوق ۔ شوق سے ۔ مزے سے۔

اثر۔ ذوق شوق سے ایک ساتھ بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔ مثلاً وہ بڑے ذوق شوق سے اس کار نیک میں شریک ہوا۔

ذہن نشین ہونا ۔ سمجھ میں آنا ۔ تشفی ہو جانا ۔اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)۔

ذی اقتدار ۔ صاحب مقدور، حکومت کرنے والا۔ درج نہیں ۔ (فیلن)۔

ذی الحجہ ۔ (ع- ذی حجہ - حجہ بالکسر و تشدید دوم مفتوح - ایک بار حج کرنا - عربی میں ذی الحجہ تھا- فارسیوں نے الف لام حذف کر کے ذی حجہ کر لیا) مسلمانوں کا بارھواں قمری مہینہ جس

میں مسلمان حج کرتے ہیں۔

منیر ؎

اسی ذی حجہ تک مطلب مرے دل کے عنایت ہوں

شعور ؎

گلے کٹتے ہیں لاکھوں عید قرباں میں بھی (اس) غم سے

دہم ذی الحجہ کی بھی عشرۂ ماہ محرم ہے

اثر۔ شعر میں صحت الفاظ سے قطع نظر بول چال میں کیا خواص کیا عوام سب ذی الحجہ کی جیم کو بلا تشدید اور ہائے ہوز کو حذف کرکے ذی الحجہ بولتے ہیں۔ فیلن نے اسی لفظ کی پابندی کے ساتھ انگریزی حروف میں Zil-hij لکھا ہے۔

ذی حق۔ حق دار۔ مستحق۔

اثر۔ میں نے اُردو میں کسی کو اس طرح بولتے نہیں سُنا۔ حق دار یا مستحق کہتے ہیں جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیے گئے۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔

ر

راپڑ۔ بنجر۔

اثر۔ دیہاتی تک بنجر کہتے ہیں۔ پھر اس نامانوس راپڑ کی کیا ضرورت ہے۔

رات آنا۔ رات بہت آنا۔ رات گذرنا۔

اثر۔ یہ رات بہت آنا کے معنی ہوئے۔ رات آنا شام ہونا رات کا آغاز ہونا ہے مثلاً اتنے میں رات آئی۔

رات اپنی ہے۔ کافی فرصت ہے۔ بے فکر رہو۔ درج نہیں۔

راتب۔ کُتّے بلّی کی خوراک جو معمول مقرر کرکے دی جائے۔

اثر۔ بالکسر لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بالفتح راتب کہتے ہیں۔

رات بسر کرنا۔ رات کاٹنا۔ رات گذارنا۔ اس طرح درج نہیں۔

انیس ؎

جب رات عبادت میں بسر کی شہ دیں نے

رات بسے کا رستہ۔ وہ رستہ جس کے طے کرنے میں ایک رات بیچ میں رہنا پڑے۔ یعنی چار پہر کا رستہ

انیس ؎

رستہ ہے یاں سے رات بسے کا نجف کو جا

اثر۔ محاورہ آخر میں ”ہے“ کے اضافے کے ساتھ ہے۔ (دیکھیے فیلن) انیس کے مصرع میں بھی ”ہے“ موجود ہے۔

نوٹ! فارسی راستہ سے امتیاز کرنے کو ہندی رستہ کو اب بجائے الف سے رستا لکھتے ہیں۔

رات بھر ممیائی اور اکو نہ بیائی۔ بے کار کی محنت اور تکلیف۔ حاصل حصول کچھ نہیں۔ (فقرہ) بقول شخصے رات بھر ممیائی اور اکو نہ بیائی۔ فصل سرما کے افتتاح نے ایڈیٹر کے قلم کو مفلوج کر دیا۔ (اودھ پنچ)۔

رات بھیگنا۔ رات کا سرد ہو جانا۔ ابتدائی حصہ شب کا گذرنے کے بعد

خنکی ہو جاتی ہے اس کو رات کا بھیگنا کہتے ہیں۔

اثر۔ حسب لغات اُردو رات بھیگنا رات زیادہ گذرنا ہے۔ (فقرہ) رات بھیگتے ہی وہ سوگیا۔ حسب لغت نام نامعلوم رات کا بھیگنا آدھی رات گذرجانا ہے۔ اور یہی رات بھیگنے کا صحیح مفہوم ہے۔

رات تھوڑی سوانگ بہت۔ وقت تھوڑا ہے اور کام بہت۔ مثل میر ؎

بن جو کچھ بن سکے جوانی میں
رات تھوڑی سی ہے بہت ہے سوانگ

اثر۔ میر کا دوسرا مصرع اس طرح ہے :

رات تھوڑی ہے اور بہت ہے سوانگ

نثر میں ہے مثل کا جزء ہے : رات تھوڑی ہے سوانگ بہت (طلسم ہوش ربا)

رات دن برابر ہونا۔ دونوں کا بارہ بارہ گھنٹے کا ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

رات دن کا فرق ہے۔ بڑا فرق ہے۔ درج نہیں۔

رات سولی پر کاٹنا۔ دُکھ اٹھانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

رات ماں کا پیٹ۔ (مثل) رات کے عیب مخفی رہتے ہیں یا رات کو سب آرام پاتے ہیں۔

اثر۔ مثل لفظ ہے کے اضافے کے ساتھ ہے : رات ماں کا پیٹ ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

راتی راتا۔ (عو) رات کے وقت اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جائداد اونے پونے بیچی اور کُل مال لے کے راتی راتا بھاگ گیا۔ (اودھ پنچ) راتا راتی درج ہے۔

روٹھے بابا ڈاڑھی ہاتھ۔ کمزور کا غصہ خود اپنے اوپر اترتا ہے۔ اپنی ہی بوٹیاں نوچتا ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

راجا بلاوے ٹھارا آوے۔ حاکم کے سب فرماں بردار ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔

راجا پرجا۔ امیر غریب۔ اس طرح درج نہیں ہے (لغت نام نامعلوم)۔

راجہ جوگی اگنی جل ان کی الٹی ریت۔ پرسرام ڈرتے رہو کرو نہ ان سے پریت۔ یہ کسی کے مطیع نہیں ہوتے جتنا ان کے پاس جاؤ اتنا ہی نقصان کا ڈر زیادہ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

راجا روٹھیں اپنا راج لیں
رانی روٹھیں اپنا بھاگ لیں
مثل۔ کسی کی پروا نہیں۔ اس طرح موجود نہیں۔ (سرشار کے ناول خدائی فوجدار میں درج ہے)۔

راج کاج۔ سرکاری کام۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ایک لطیفہ یاد آیا۔ تقرر کے بعد میں کام سیکھنے کے لیے اولاد محمد خاں مرحوم کے سپرد کیا گیا تھا۔ کام میں اُلجھا ہوا تھا دوپہر کے کھانے کا وقت آگیا۔ اُنھیں کے ساتھ رہتا تھا۔ بلوا بھیجا۔ میں نے ملازم سے کہلوا دیا کہ وہ کھانا نوش کرلیں میرا انتظار نہ کریں۔ اُنھوں نے ایک پرچے پر لکھ بھیجا: "میاں یہ راج کاج ہیں۔ انھیں کس نے ختم کیا ہے۔ آؤ کھانا کھاؤ پھر چلے جانا۔" ہائے کیسے محبّت کرنے والے بزرگ تھے۔ خدا جنت نصیب کرے۔

راجا کا دان پرجا کا اشنان ۔ راجا کی داد دہش پرجا کی عبادت و ریاضت کے برابر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

راجا کرے سو نیاؤ پانسہ پڑے سو داؤ ۔ انصاف وہ ہے جو حاکم کردے داؤ (ن) وہ ہے جو پڑ جائے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

راجا کیا جانے بھوکے کی مار ۔ جس نے بھوک سہی ہو وہی بھوکے کا حال جانتا ہے۔ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ درج نہیں۔

راج گھاٹ ۔ دریا پر راجا کے نہانے کا گھاٹ۔ وہ دریا کا کنارہ جہاں راجا نہایا کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

راجا سو چوری کرے نیاؤ کون پر جائے ۔ رکھوالا کھانے لگے اُس سے کون رکھائے۔ حاکم ہی ظلم کرے تو پھر انصاف کہاں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

راجا ہوئے تو کیا وہی جاٹ کے جاٹ ۔ دولت مندی سے ذات اور اصل نہیں بدلتی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

راجی ۔ (ع) امیدوار۔

اثر ۔ خارج۔

راچھ ۔ جلاہوں کی دندانے دار کنگھی۔ (کیا کوئی کنگھی بغیر دندانوں کی بھی ہوتی ہے؟ اثر) جس سے ایک ایک تار کپڑے کا نکال لیتے ہیں۔

۲۔ بڑھئی اور راج وغیرہ کے اوزار۔

۳۔ لکڑی یا شہتیر کے اندر کا پکا حصّہ۔

اثر ۔ ایک تو راچھ اُردو میں داخل نہیں۔ دوسرے حسب فیلن جُلاہے کی تخصیص غلط۔ کوئی آلہ کام کرنے کا ہو اُسے راچھ کہتے ہیں۔

پلیٹس کا اندراج بھی قریب قریب یہی ہے اُس نے دندانے دار آلہ جیسے جلاہے کا (نہ کہ جلاہے کی دندانے دار کنگھی جیسا حضرت مولف کا ارشاد ہے) ۔ اضافہ کیا ہے۔

راچھس ۔ ایک قسم کے سرکش دیو کا نام۔

اثر ۔ فیلن نے اس کا مرادف راکشس درج کیا ہے اُردو میں وہی رائج ہے نہ کہ راچھس۔ حضرت مولف نے

راکشس کو قطعاً نظر انداز کر دیا۔ کم سے کم فیلن کی طرح دونوں کو درج کرنا چاہیے تھا۔

راحت دینا۔ آرام دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے مہمان کو بہت راحت دی (لغات اُردو)۔

راحت رسانگی سے۔ (عو) رسان سے۔ آہستگی سے۔ سمجھا بجھا کے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شورہ پشتوں کے ساتھ راحت رسانگی سے مطالبہ کرنے والوں کو بھی پیستے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

راحتی۔ وضو کا طشت۔

اثر۔ تحقیق نہیں ہو سکی۔ طشت ہر حال میں طشت ہے وضو کے لیے ہو یا ہاتھ دھونے کے لیے۔

رادھا کو یاد کرو۔ جاؤ ہوا کھاؤ۔ دیکھو "اپنی رادھا کو یاد کرو" حکم کی تعمیل کی: اپنی رادھا کو یاد کرو= (عم) (رادھا کنہیا کی بڑی چاہیتی بیوی تھی۔ ایک سکھی نے کنہیا سے کہا کہ اگر تم مجھ سے نہیں خوش ہو تو اپنی رادھا کو یاد کرو یعنی بلا لو) ہم سے تم سے کچھ واسطہ نہیں کچھ پروا نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

رادھا کو اپنی یاد کرے کیا وہ مال ہے
کون اُس سے رادھا نگری کا کرتا سوال ہے

اثر۔ پہلے فیلن کا متعلقہ اندراج لیجیے:

ko yad karo. Prou-(Whenever his mistress Kubja was angry with Krishna she would say; Go, remember your Radha!) hence remember your God, mind your own business, go your way.

کہنے کا یہ مطلب ہے کہ صحیح مثل اپنی رادھا کو یاد کرو ہے۔ بغیر لفظ اپنی کے نہ کہیں درج ہے نہ کسی کو بولتے سنا اور ایسا اندراج گمراہ کن ہے۔

راڑ بڑھانا۔ (دہلی ہندو) قصہ بڑھانا۔

اثر۔ حسب فیلن اس کے معنی ہیں جھگڑے کو طول دینا۔

راڑ مچانا۔ جھگڑا کرنا۔ ضد کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ ایک ٹھمری کا فقرہ ہے:

کنور کندھائی کا ہے راڑ مچائی

راڑیا۔ (لکھنؤ) ضدی بچہ۔ ضدی فقیر۔

اثر۔ راڑ بڑھانا کو دہلی ہندو کی زبان بمعنی قصہ بڑھانا قرار دیا ہے۔ پھر لکھنؤ سے مخصوص کرنا کیسا کہ راڑیا ضدی بچے یا ضدی فقیر کو کہتے ہیں۔

فیلن کی بنیاد دہلی کی زبان پر ہے اس نے راڑیا لکھ کر اس کے معنی جھگڑالو لکھے ہیں اور بس۔ راڑیا کے یہی معنی لکھنؤ میں بھی ہیں۔

راز کُھل جانا۔ پردے کی بات ظاہر ہو جانا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) اگر یہاں کوئی دم ٹھہرتی کلمۂ درد و غم منہ سے نکل جاتا۔ راز عشق کُھل جاتا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

راز کھولنا۔ بھید ظاہر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کیوں کسی کا راز کھولتے ہو۔ (لغات اُردو)۔

راز و نیاز کی باتیں۔ اخلاص کی باتیں۔ عاشق و معشوق کی باتیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

راس۔ پیدائش کا ستارہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

راس بٹھانا۔ (لکھنؤ) گود لینا۔ متبنیٰ کرنا۔

اثر۔ راس لینا بھی ہے وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

راستہ بتانا۔ راہ بتانا۔ ٹال دینا۔ حیلے حوالے کرنا۔

شاد ؎

یہ حسن خط نے انھیں رہنما بنایا ہے
جناب خضر کو بھی راستہ بتاتے ہیں

(راستہ بتایا ہے)؟

اثر۔ راستہ بتانا فریب دینا ہے نہ کہ ٹالنا یا حیلے حوالے کرنا۔ یہی مفہوم لغات اُردو مولفہ خواجہ عشرت لکھنوی میں درج ہے۔ راستہ بتانا رہنمائی کرنا بھی ہے شاد کے شعر میں یہی معنی کھپتے ہیں اور فیلن میں درج ہیں۔

راستہ بند ہونا۔ کثیر مجمع یا اور کسی مانع کے باعث گذر مشکل ہونا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

راستے بند ہیں کدھر جائیں
تم ہو پیش نظر جدھر جائیں

راستہ پر آنا۔ ٹھیک ہو جانا۔ نیک بن جانا۔

صفدر ؎

مانگ سے نکلا بہت اچھا ہوا
اب مرا دل راستہ پر آگیا

اثر۔ شعر کی اور بات ہے۔ عام روزمرہ راہ پر آنا ہے۔

راستہ پکڑنا۔ چلا جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سیب اپنے بلند اقبال کے حوالے کیے اور اپنا راستہ پکڑا۔ (اودھ پنچ)۔

راستہ پکڑو۔ جاؤ۔ دفان ہو۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

راستہ دیکھا نہیں۔ راستہ معلوم نہیں۔ درج نہیں۔ کسی کا مصرع ہے:
راستہ دیکھا نہیں قاصد بھٹکتا جائے گا

راستہ کاٹنا۔ ٹوکنا۔ بدشگونی ہونا۔ مثلاً تم نے چلتے وقت میرا راستہ کاٹ دیا۔ بلی راستہ کاٹ گئی۔ علحدہ درج نہیں۔

راستہ کترانا۔ بچ کر چلنا۔ ایک راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا علاحدہ درج نہیں۔ راستہ بچانا کے معنی بتانے میں صرف کر دیا گیا۔

راستہ روکنا۔ کسی کو کہیں جانے سے مانع ہونا۔ درج نہیں۔

رند سے

راستہ روک کے کہہ لوں گا جو کہنا ہے مجھے
کیا ملوگے نہ کبھی راہ میں آتے جاتے

راستی پر آنا۔ صلاحیت پر آنا۔ راہ پر آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

راس لینا۔ گود بٹھانا۔ جانشین قرار دینا۔ ولی عہد بنانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) راس بٹھانا درج ہے۔

راستی پر آنا۔ صلاحیت پر آنا۔ راہ پر آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) راستی پر ہونا درج ہے۔

راس نشیں۔ گود لیا ہوا لڑکا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

راضی خوشی۔ رضامندی سے، خوشی سے۔ اس طرح درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

راضی رکھنا۔ رضامند رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اپنے بھائی کو راضی رکھو (لغات اُردو)۔

رافضی۔ شیعوں کے ایک فرقے کا نام جس نے پہلے زید بن علی بن حسینؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اُن کو چھوڑ دیا۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ عموماً سُنّی مسلمان شیعوں کو رافضی (کافر) کہتے ہیں۔ (دیکھیے فیلن)

-A hiretic, commonly applied by Sunni Mahommedans to the Shias

راکٹر۔ سب زمینوں سے کم درجہ کی زمین جو صرف خریف کے کام آتی ہے۔

اثر۔ خارج۔

راکس۔ محنتی اور جفاکش۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

راکھ ہو جانا۔ جل کر خاکستر ہو جانا۔

اثر۔ مجازی معنی درج نہیں کیے۔ برباد ہونا۔ یا ہو جانا۔ مثلاً لاکھوں کا گھر راکھ ہو گیا۔ (لغات اُردو)۔

راگ بھی اپنے وقت پر اچھا ہوتا ہے۔ سب چیزیں اپنے موقع محل پر اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ بے وقت کا راگ پسند نہیں آتا۔ درج نہیں۔

راگ دینا۔ جنوں اور آسیب کو راگ سُنانا۔ جب راگ سُنایا جاتا ہے۔ آسیب زدہ کھیلنے لگتا ہے۔

جرأت سے

نہ کیوں کر دکیونکہ) شیخ کو پھر کہیے شیخ سدّو آج
دیا جو راگ کسی نے تو کیا حرارہ لیا

اثر۔ راگ دینا کنایتہً "بھرّا دینا۔ چکمہ دینا۔ دھوکا دینا ہے۔ یہی مفہوم

راگ دیا کا جرأت کے شعر سے نکلتا ہے۔ حرارہ لینا غصہ ہونا۔ برافروختہ ہونا مشتعل ہونا ہے گویا سر پر شیخ سدّو آگئے اور کھیلنے لگا۔ لکھنؤ میں راگ دینا اس معنی میں برابر مستعمل ہے۔ "کیا راگ دیا ہے" عام فقرہ ہے۔ یہ عرض کر دینا میرا فرض ہے کہ کسی کتاب لغت میں یہ مفہوم نظر سے نہیں گذرا بجز فیروز اللغات جس کا اندراج یہ ہے:

راگ دینا۔ ۱۔ دم دینا۔ دھوکا دینا۔ ۲۔ (ہندو۔ عو) بیٹھک دینا۔ کسی کے نام کا گانا کرانا۔

راگ سب بھول گئے۔ مقدور یا جوانی جاتی رہی۔ درج نہیں۔

راگی نکلا ہے۔ جس کے معنی گانے والا کے علاوہ عیاش فقرہ دے کر اپنی طرف مائل کرنے والا ہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

رام کرنا۔ مطیع کرنا۔ ؎

کافر عشق بھی ہوا کم بخت
پھر نہ اُس کو جلالؔ رام کیا

اثر۔ ایک تو یہ لکھنا چاہیے کہ اس معنی میں لفظ رام فارسی ہے۔ علاوہ برایں رام کرنا مانوس کرنا بھی ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ جلالؔ کے شعر میں یہی معنی دیتا ہے۔ معشوق کو مانوس کیجیے گا یا مطیع۔ اس سے انکار نہیں کہ ایک معنی مطیع فرماں بردار بھی ہیں۔ ہلا ہلا دوسرے معنی ہیں۔

ران باگ۔ گھوڑے پر بیٹھنے اور قاعدے سے باگ ہاتھ میں لینے کا طریقہ۔ شہسواری کا ہنر۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

غُل تھا ہٹے رہو کہ مزاج ان کا آگ ہے
حیدر سے شہسوار کی یہ ران باگ ہے

راندھنا۔ (راول نون غنہ) پکانا۔ ابالنا۔

اثر۔ اب دیکھیے کہ محاورات ہند میں کیا اندراج ہے: راندھلو: پکالو۔ ہنود بلکہ دیہاتی بولتے ہیں۔ نور اللغات میں اس طرف کوئی اشارہ نہیں کہ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے بلکہ قدرے تغیر کے ساتھ یعنی بھنی چلانا چھیڑنا لکھنؤ کے سر تھوپا ہے۔

رانڈ سانڈ سیڑھی سنیاسی ان سے بچے تو پوجے کاشی۔ مثل بیوی بچوں اور سنیاسیوں سے پیسا بچے تو کاشی (بنارس) کی تیرتھ کو جائے۔ درج نہیں۔ صفی کی بیت میں اسی مثل کی طرف اشارہ ہے ؎

سنیاسی سانڈ رانڈیں گھاٹ پر کی سیڑھیاں
آفت جاں دشمن دیں ہیں یہی سب الاماں

(محب محترم جناب شیخ ممتاز حسین جون پوری کے شکریے کے ساتھ)۔

رانڈ سے بڑھ کے کوسنا نہیں۔ مثل۔ اس سے زیادہ بدقسمتی نہیں ہوسکتی کہ عورت کا سہاگ لٹ جائے،

بیوہ ہو جائے۔ درج نہیں۔
(فیلن)۔

رانڈ کا سانڈ سوداگر کا گھوڑا کھائے بہت۔ چلے تھوڑا۔ یہ دونوں عیش میں بسر کرتے ہیں محنت مشقت اور کاروبار سے بے فکر ہوتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

رانگ۔ (بروزن داغ) (دہلی) رانگا۔ (لکھنؤ) سبز پتے کا عرق۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ معنی رانگ سبز پتے کا عرق نہ تو سُنا نہ تحقیق ہوسکا۔

رانی گھن۔ (عو) وہ خانگی لڑائی جو مدت تک گھر میں رہے۔

منیر ؎

در دولت پہ آپ جاؤں گی
وہیں رانی گھن اب مچاؤں گی

اثر۔ فیلن نے یہی فقرہ لکھ کر انگریزی میں اسے اس طرح لکھا ہے:
Rani نہ کہ Rani-gahn
ghan لہذا اُردو میں گہن ہائے ملفوظ سے لکھنا چاہیے تھا۔

رَاؤلا۔ رَولا۔ (ھ) جھگڑا بے اصل فساد۔ شور غوغا۔
اثر۔ خارج۔

راون کا سالا۔ (عم) ایسا شخص جو کسی طاقت ور آدمی کی حمایت کے بل پر ظلم کرے۔ درج نہیں۔
(فیلن)۔

راہ آورد۔ دور کے سفر سے کسی کے لیے کوئی تحفہ لانا۔

راہ پر لگا دینا۔ راہ سے لگا دینا۔ صحیح راستہ بتا دینا۔ ہدایت کرنا۔
درج نہیں۔

راہ پر لگانا۔ کنایتہً۔ موافق کرنا۔
اثر۔ راہ پر لگانا۔ راستہ بتانا رہنمائی کرنا۔ ڈھنگ پر لانا کسی روش پر لگانا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔ وہ راہ پر لگالانا ہے جس کے معنی اپنے موافق بنا لینا ہے۔

راہ پڑے جانیے یا بانہہ پڑے جانیے۔ (مثل) ہم سفر یا زود شنوا ایک دوسرے کے مزاج داں ہوتے ہیں۔
درج نہیں۔ (فیلن)۔

راہ چلے یا پاس بسے تب جانیے۔ باہم سفر کرنے یا ہمسائگی سے آدمی کا حال کھلتا ہے۔ درج نہیں۔

راہ گذار۔ رہ گذر۔ راستہ۔ سڑک۔
اثر۔ راہگذر بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔

راہ گلی میں۔ راستے میں۔

سحر ؎

کہیں ہو راہ گلی میں سلام ہو جائے
ملازمت کو نہ رکھیے مکان پر موقوف

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ روزمرہ "رستے گلی میں" ہے۔ وہ درج ہی نہیں۔

راہ لگنا۔ اپنا راستہ اختیار کرنا۔

مقررہ راستے سے ہٹ کر نہ چلنا۔ درج نہیں۔ انشاؔ ؎

نہ چھیڑ اے نکہت بادبہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

راہ مسدود ہونا۔ راستہ بند ہونا۔ درج نہیں۔

فصاحت لکھنوی ؎

ہوئی مسدود راہ کوئے قاتل جائے کیا کوئی
دلوں کا ڈھیر اک سمت اک طرف خاک شہیداں کا

راہ ملک عدم لینا۔ مرجانا۔

شعورؔ ؎

اے جنوں ہم تو رہ ملک عدم لیتے ہیں
سرِ تربت پہ نہ دستار ہماری رکھنا

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ نثر میں کہیں گے عدم کی راہ لینا۔

راہ ملنا۔ منزل مقصود کا نظر آنا۔

سوزؔ ؏

راہ ملتی ہی نہیں دشت کے آوارؤں کو

اثر۔ یہ منزل مقصود کا نظر آنا نہیں بلکہ اس راستے پر لگنا ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ (لغت نام نا معلوم)۔

رائی اتارنا یا جلانا۔ نظر گذر کے واسطے رائی سر سے اتارنا اور آگ میں ڈالنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

رائی اتارنا یا جلانا۔ بھوت یا جن اُتارنے کا ایک ٹوٹکا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

رائی کا پربت (پہاڑ) بنانا۔ بات کو بڑھا دینا۔ مبالغہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

رائی سے پربت ہو جانا۔ (پربت۔ پہاڑ) نہایت چھوٹے سے بہت بڑا ہو جانا۔

اثر۔ محاورات ہند میں اس کا مطلب لکھا ہے کہ ذراسی بات بڑھتے بڑھتے کیا کچھ ہوگئی۔ قریب قریب یہی اندراج آئینۂ محاورات میں ہے: ذراسی بات کا بڑا فساد پھیل گیا یا کام بڑھ گیا۔

ربّڑ۔ (ھ) قصاب

اثر۔ مجھے علم نہیں اور تحقیق بھی نہ ہوسکی۔

ربڑی۔ (دہلی) مونث۔ رابڑی۔

اثر۔ رابڑی (لکھنؤ) لکھنا چاہیے تھا۔

ربط پیدا کرنا۔ ملاقات۔ رسم وراہ میل جول بڑھانا۔ کسی کا مصرع ہے۔

؏ ربط پیدا دل بیدار سے کر

ربط دینا۔ تعلق پیدا کرنا۔ مثلاً کسی لفظ کو عبارت سے ربط دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

ربط ڈالنا۔ عادت کرنا (مشق کرنا) درج نہیں۔ (فقرہ) میں دس کوس چلنے کا ربط ڈالتا ہوں۔ (لغات اُردو)

رَبیب۔ (غ) بروزن کریم) سوتیلا بیٹا جو پہلے خاوند سے ہو۔ ربیبہ۔ بیٹی جو پہلے خاوند سے ہو۔

اثر۔ خارج۔

رتبہ کرنا۔ کسی کو عزت دینا۔ اس طرح درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

شکر خالق کرکے بندی نے ادا سجدہ کیا
کیا حقیقت ہے مری جیسا مرا رتبہ کیا

رتن ۔ جواہر۔
اثر۔ ایک معنی آنکھ کی پتلی کے بھی ہیں۔ وہ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم۔ نیز فیلن)۔

رتناری آنکھیں ۔ چمکیلی آنکھیں۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎
ہائے رے پیاری پیاری آنکھیں
متوالی رتناری آنکھیں

رتوندھی ۔ آنکھ کی ایک بیماری جس میں رات کو دکھائی نہیں دیتا۔
اثر۔ اس کا املا رَتوندی (بغیر ہا ر مخلوط) ہے ۔ لغات اردو میں بھی اسی طرح لکھا ہے اور بول چال میں بھی یوہیں ہے ۔

رتھ بان ۔ رتھ دان ۔ رتھ ہانکنے والا ۔
اثر۔ رتھ بان کے علاوہ رتھ داں میں نے کسی کو بولتے نہیں سنا۔ یہ غالباً واؤ سے رتھ وان ہے جو پلیٹس میں درج ہے۔

رتی تیز ہے ۔ قسمت یاوری پر ہے ۔ بات کی وقعت ہے ۔ درج نہیں ۔

رِتیلا ۔ (بکسر اول و دوم و سکون یائے معروف) ریت ملا ہوا ۔ مونث کے لیے رتیلی کہتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں بجائے کسر اول فتح اول سے بولتے ہیں۔

رٹ ہے ۔ رٹ لگی ہے ۔ ورد ہے ۔ اس طرح درج نہیں ۔
آسی غازی پوری ؎
مری طرف سے یہ کہنا صبا سلام کے بعد
تمہارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

رَج ۔ س ۔ رجس) (ہندو) دریا کا ریتا۔ بالو۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج ۔

رُچ ۔ خواہش (لکھنؤ)۔
رُچنا ۔ (لکھنؤ) خواہش مند ہونا۔ لذت پانا ۔(دل کے ساتھ) ؎
دل کسی سے نہیں رُچتا رنگیں
خوے بد اپنی سے ناراض ہوں میں
اثر۔ رچنا (بالضم) مخصوص لکھنؤ سے اور مثال میں شعر رنگین دہلوی کا ! یہ نکات میری سمجھ سے باہر ہیں۔ میں نے لکھنؤ میں رچنا بالفتح کے سوا کسی کو رچنا بالضم بولتے نہیں سُنا۔ رچنا (بالفتح) کے تحت :
۱۔ کھانا ہضم ہونا۔
۲۔ ایک شی کی بو کا دوسری شی میں سرایت کرنا لکھ کر خود حضرت مولف نے ناسخ کا یہ شعر نقل کیا ہے ؎
کوئی سر رکھ کے اس پر سو گیا تھا خواب میں ایک دن
رَچی ہے نکہت زلف معنبر میرے زانو میں

رُچنا پچنا نصیب ہو ۔ عورتیں اس طرح دعا دیتی ہیں یعنی کھانا پینا جزو بدن ہو۔ خوش رہو۔ تندرست رہو۔ درج نہیں ۔

رحمت ہے ۔ آفریں ہے ۔ مرحبا ہے۔

شاباش ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ رحمت خدا کی درج ہے۔

رُخ پھیرنا۔ مُنہ نہ لگانا۔ کم توجہی کرنا۔ کشیدہ ہونا۔

۲۔ دوسرے کی طرف ہونا۔ طرف داری چھوڑ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) رخ بدلنا درج ہے۔

رخ دینا۔ کنکوے کو آڑا کھینچنا پیچ لڑانے میں۔ درج نہیں۔

رخصت کا پان یا جام۔ وہ پان یا جام جو چلتے وقت، دیا جائے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رخ مُڑنا۔ ہمت ہار جانا۔ بھاگنے پر آمادہ ہونا۔ درج نہیں ؎

کسی کا لڑائی میں رُخ مڑ گیا
کسی کا کہیں نصف چہرہ کٹا
(طلسم ہوش ربا)

رُخ ملانا۔ آنکھ چار کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا ہم سے رُخ ملاؤ۔ (لغات اُردو)۔

رُخ نہ دیا۔ رُخ نہ کیا۔ متوجہ نہ ہوا۔ بے پروائی کی۔ اس طرح درج نہیں۔

رُخ نہ ملانا۔ متوجہ نہ ہونا۔ بے رخی کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) رخ دے کر بات نہ کرنا درج ہے۔

رد کرنا۔ تردید کرنا۔ منسوخ کرنا۔ بطلان کرنا۔ اعتراض توڑنا۔ دلیل اٹھا دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) رد کر دینا درج ہے۔

رذالا مست ہوا خدا کو بھول گیا۔ اترا گیا۔ درج نہیں۔

رذالی بات۔ فحش بات۔ بے حیائی کی بات۔ درج نہیں۔

رریانا۔ (بالکسر) گڑگڑانا۔
اثر۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں کہ لکھنؤ میں اس کا مرادف للیانا ہے۔ اسی طرح للیانا کے تحت لکھنؤ کی تخصیص نہیں۔ للیانا میں منت خوشامد کا مفہوم بھی علاوہ عاجزی یا گڑگڑانا کے شامل ہے۔

رَڑ رِکنا۔ (ھ) کھٹکنا۔ چبھنا۔
اثر۔ خارج۔

رزق پہنچانا۔ خوراک مہیا کرنا۔ روزی مہیا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) رزق پہنچنا درج ہے۔

رِس۔ (س۔ بالکسر۔ فارسی میں بالضم بمعنی حریص) (ہندو) غضب۔ غصہ ہٹ۔ ضد۔ رِسانا (ہندو) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔
اثر۔ خارج۔

رسّا بٹنا۔ سَن سے رسّا بننا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) صرف رسّا درج ہے۔

رسائی ہونا۔ پہنچ ہونا۔ ملاقات ہونا درج نہیں۔ (فقرہ) میری رسائی ان تک نہیں ہے۔ (لغات اُردو) رسائی پیدا ہونا لکھا ہے۔

رستم کی دھاک مارتی ہے۔ قوی کے خوف سے دم فنا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مثل مشہور ہے رستم کی دھاک مارتی ہے۔ بالشوزم صاحب کا پُل ـس پار براج رہے ہیں مگر ان کی دھاک یہاں ستم ڈھا رہی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

رستہ۔ راستہ کی مہند صورت۔ اس کا اِملا رستا قابل ترجیح ہے۔

رس ٹپکنا۔ جوش جوانی میں بھرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رسکوک۔ (بالفتح وضم سوم و سکون چہارم) جوہریوں کی اصطلاح میں چھوٹا مروارید۔ مرجاں۔

اثر۔ پلیٹس سے آنکھ بند کر کے اور مرجاں کا اپنی طرف سے اضافہ کر کے درج کر دیا۔ رسکوک اُردو میں ہرگز رائج نہیں۔

رسم بڑھانا۔ میل جول دوستانہ تعلقات میں اضافہ ہونا۔ درج نہیں۔

انجم ؎

ہم سے ملنے میں اگر خوف تھا رسوائی کا
اس قدر رسم مری جان بڑھایا ناحق

رُسوت۔ (بفتح اول و دوم و نیز بالفتح و فتح سوم) ایک تلخ دوا کا نام۔

اثر۔ یہ وضاحت لازم تھی کہ خواص بفتح اول و دوم بولتے ہیں اور عوام بفتح اول و سوم۔

رسوئی۔ (ہندو) کھانا (پکانا کے ساتھ ۲۔ کھانا کھانے اور پکانے کی جگہ۔

اثر۔ عموماً رسوئی بنانا کہتے ہیں۔ وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رسوئی بنانا۔ (ہندو) کھانا تیار کرنا۔ روٹی پکانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رسیا۔ رنگین مزاج شوقین عیاش نوجوان۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

رسید دینا۔ کسی چیز کے پانے کی سند لکھ دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے روپے کی رسید دیجیے (لغات اُردو)۔

رسّی دراز ہونا۔ مجازاً مہلت ملنا۔ ڈھیل ہونا۔ عمر دراز ہونا۔ زندگی بڑھ جانا۔

ذوق ؎

پہنچا ہے شب کمند لگا کر وہاں رقیب
سچ ہے حرامزادے کی رسّی دراز ہے

اثر۔ اس فقرے سے ہمیشہ حقارت اور نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ پہلو ذوق کے شعر میں موجود ہے۔ اس امر کا اظہار ضروری تھا۔

رسیلی آنکھ۔ پیار کی آنکھ۔ مخمور آنکھ۔ لگاوٹ بھری آنکھ۔

اثر۔ مخمور آنکھ (نشیلی آنکھ) صحیح باقی غلط۔ جو شعر پیش کیا گیا ہے اُس میں بھی رسیلی آنکھ کا مفہوم چشم میگوں ہے اور بس۔

مہر ؎

نشہ کی چتون رسیلی آنکھ ہے
شب کی بدمستی چھپانا کیا ضرور

رشتہ چو گست می تواں بست۔ لیکن بمیاں گرہ بماند۔ لڑنے

کے بعد ملاپ تو ہو جاتا ہے لیکن دل صاف اور بے تکلف نہیں ہوتا۔ خلش باقی رہتی ہے۔ درج نہیں۔

رشتہ ناتہ۔ قرابت۔ میل جول۔

اثر ناتہ۔ ہائے ہوز کے بجائے الف سے ناتا ہے۔ (فیلن۔ پلیٹس۔ لغت نام نا معلوم) سب میں املا الف سے (ناتا) ہے۔

رشتے کا۔ قرابتی۔ مثلاً رشتے کا بھائی۔ اس طرح درج نہیں۔ رشتہ دار درج ہے۔

رشک کرنا۔ حسد کرنا۔ اس طرح علحدہ درج نہیں۔ رشک کھانا کا مفہوم بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

رشوت کا بازار گرم ہے۔ رشوت ستانی عام ہے۔ درج نہیں۔

رشید۔ ایک معنی ہیں نیک۔ فرماں بردار یہ درج جیسے فرزند رشید۔ (فیلن)۔

رصاص۔ رانگ۔

اثر۔ بھلا اس کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ کوئی رانگے کو رصاص کہے تو ہنسا جائے۔

رصد لگائے بیٹھنا۔ گھات میں رہنا۔ چھپ کے بات سننا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگر کوئی شاعر صاحب کمیں گاہ میں رصد لگائے بیٹھے ہوں تو اپنے کان بند کرلیں۔ (اودھ پنچ)۔

رطوبت ٹپکنا۔ مواد آنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) خالی رطوبت درج ہے۔

رعایا برایا۔ عام لوگ کسی حکومت کے تابع درج نہیں۔

لذت عشق ؎

رعایا برایا سبھی شاد تھے
زمیں سیر تھی ملک آباد تھے

رعایت کرنا۔ لحاظ کرنا۔ طرف داری کرنا۔ (درج نہیں) خالی رعایت درج ہے۔

رعایتی قیمت۔ مقررہ قیمت سے کم۔ درج نہیں۔

رعب جمانا۔ حکومت دکھانا یا جتانا۔ درج نہیں۔

رعب چھانا۔ خوف غالب ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) رعب بٹھانا درج ہے۔

رعونت کرنا۔ غرور کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) خالی رعونت درج ہے۔

رعیّت۔ (ع) بفتح اول وکسر دوم و تشدید سوم مفتوح۔ بفتح عین غلط ہے۔

اثر۔ جہاں تک اُردو کی بول چال کا تعلق ہے غلط ہی صحیح ہے اور صحیح غلط۔

رعب دکھانا۔ دباؤ ڈالنا۔ درج نہیں۔

رغبت کرنا۔ خواہش کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو) رغبت آنا درج ہے۔

رفاقت۔ بفتح اول وچہارم۔ بکسر اول غلط ہے۔

اثر۔ اُردو میں بفتح اول بولیے تو ہنسے جایے فیلن میں بھی بکسر اول درج ہے۔

رُفت وروب۔ (ف۔ بر وزن جستجو) جھاڑو دینا۔

رشکؔ ؎

صاف کرتے کرتے ہم نے کھو دیا دل کا نشاں
مل گیا مٹی میں گھر افراط رفت و روب سے

اثر۔ شعر سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ فقرہ رفت و روب ہے (مع واو معدولہ) اور روب کا واو بالضم مجہول ہے نہ کہ معروف (جاروب جھاڑو ہے نہ کہ جارُوب)۔

رفت و آمد۔ (ف) مونث آمد رفت۔

اثر۔ یہ آمد و رفت ہے نہ کہ رفت و آمد۔

رفت و گذشت۔ گیا گذرا (ہونا کے ساتھ) شرفؔ ؎

رفت و گذشت بھی ہوا وحشت کا دلولہ
سوزن برائے چاک گریباں خرید لے

اثر۔ شعر کی بات اور ہے بول چال میں بغیر واو عطف ہے۔ مثلاً معاملہ رفت گذشت ہو گیا۔ اس کے برخلاف آمد و رفت جسے بغیر واو کے لکھا ہے وہ عام طور پر واو کے ساتھ آمد و رفت ہے۔ رفت و آمد غلط در غلط جس کی کوئی مثال بھی پیش نہیں کی جا سکی۔ آمد و رفت خود بھی الف ممدودہ کی ردیف میں درج کر کے نوازش کا یہ شعر مثال میں پیش کیا ہے ؎

پھر کبھی راہ پر آئے گا الٰہی وہ بت
پھر کبھی آمد و رفت اُس کی مرے گھر ہوگی

اُسی کے ساتھ آمد و رفت کو بھی نتھی کر دیا ہے۔ ہلالؔ ؎

اپنی آمد رفت کیا بند آج ہے دم بند ہے
شکل مردہ ہو گئے ہیں ہم مچلکا دیکھ کر

جیسا پیش تر عرض کیا گیا آمد و رفت عام ہے آمد رفت شاذ۔

رفح۔ (بفتح اول) عروض میں ایک زحاف کا نام ہے۔ درج نہیں۔

رفیع۔ (ع) رضاعی بھائی۔
۲۔ طفل شیر خوار۔

اثر۔ خارج۔

رقم۔ خوب صورت بازاری عورت۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

رکاب پر پاؤں رکھے ہونا۔ سفر پر آمادہ ہونا۔

یہ رکاب میں پاؤں ہونا یا پا بر کاب ہونا ہے نہ کہ رکاب پر پاؤں ہونا۔ لطف یہ ہے کہ دوسری جگہ خود بھی رکاب میں پاؤں لکھا ہے مگر بجائے ہونا کے رکھنا کے ساتھ۔

رکابی مذہب۔ وہ شخص جو طمع سے کبھی ادھر کبھی اُدھر ہو جائے۔ ڈھل مل یقین۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے وہ شخص جس کے مذہبی عقائد پختہ نہ ہوں۔

رکابی میں جب تک بھات میرا تیرا ساتھ۔ فائدے کا لالچ ساتھ رکھتا ہے۔ درج نہیں۔

رکاکت۔ (ع۔ بضم اول و فتح چہارم) سُستی۔ ضعیفی۔ بے عزتی۔ سفلہ پن۔

اثر۔ عربی میں جو کچھ ہو اُردو میں بکسر اول و فتح چہارم زبانوں پر ہے اور اس کا صحیح مفہوم چھچھورا پن ہے۔

رُکاؤ۔ روک۔ غلط فہمی۔ درج

نہیں ۔ (فیلن) ۔

رُک رُک کر ۔ منقبض ہو ہو کر ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

رُکنا :۔ ادھورا رہنا ۔ ناتمام رہنا ۔

غالبؔ ؎

زخم گر تھم گیا لہو نہ تھما
کام گر رُک گیا روا نہ ہوا

اثر ۔ یہ کام رکنا ہوا نہ کہ خالی رکھنا ۔ کام رکنا کام کا کسی سبب سے جاری نہ رہنا ہے ۔ سلسلہ قطع ہو جانا ہے ۔

رکھائیاں بدلنا ۔ عدم توجہی کرنا ۔ کم التفاتی کرنا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) وہ بظاہر دونوں سے رکھائیاں بدلے ہوئے توکلت علی اللہ چل رہی ہے ۔ (اودھ پنچ) ۔

رکھنا ۔ بچانا ۔ خبرگیری کرنا ۔ جیسے خدا رکھے تو کون چکھے ۔

اثر ۔ مثل اس طرح ہے : جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے ۔

رکھوا لینا ۔ رکھوانا ۔ رکھنا کا متعدی المتعدی ۔ چھین لینا ۔ (فقرہ) پچاس روپے رکھوا لیے ۔

اثر ۔ پیٹ رکھوانا بھی بولتے ہیں ۔ عورت کا ناجائز طریقے سے حاملہ ہونا ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔

رِکھونچا ۔ مونگ یا ماش کی دھوئی ہوئی دال پیس کر ابال لیتے اور ٹکڑے کر کے پکا کر کھاتے ہیں ۔

اثر ۔ بکسر اول لکھا ہے بفتح اول چاہیے ۔

رُکی رُکی باتیں کرنا ۔ اس طرح باتیں کرنا کہ آزردگی یا اجتناب کا اظہار ہو ۔ درج نہیں ۔

انجمؔ ؎

یہ چھپی چھپی نگاہیں رُکی رُکی باتیں
یہ احتراز یہ شرم و حجاب ہم سے کیوں

رکیک ہونا ۔ ذلیل ہونا ۔ خفیف ہونا ۔ درج نہیں ۔ (لغات اُردو) خالی رکیک درج ہے ۔

رکین ۔ (ع بروزن امیر) استوار ۔ محکم ۔ جیسے رکن رکیں ۔

اثر ۔ تنہا نہیں استعمال ہوتا ۔

رگ ۔ ۲ ۔ پٹھا ۔

اثر ۔ پٹھا رگ سے مختلف ہے اسے نس بھی کہتے ہیں ۔ رگ پٹھا ایک ساتھ بھی بولتے ہیں ۔ رگ میں خون دوڑتا ہے ۔ پٹھے میں نہیں ۔

رِگّا ۔ بکسر اول و تشدید دوم ۔ کنکوے بازوں کی اصلاح ۔ وہ رگڑا جو ایک پتنگ کی ڈور سے دوسرے پتنگ کی ڈور کو لگتا مگر ڈور بالکل جدا نہیں ہوتی بعد کو پتنگ ٹوٹ جاتا ہے ۔ درج نہیں ۔ اس کا مرادف گھِسّا درج ہے ۔ یہ ضرور ہے کہ رگّا عامیانہ زبان ہے ۔

رگ اُترنا ۔ ۲ ۔ آنت کا فوطے میں اترنا ۔

اثر ۔ رگ فوطے میں نہیں اترتی آنت اترتی ہے جیسے مطلب بیان کرنے

میں صرف کر دیا گیا۔ رگ اترنا۔ رگ بے چین ہونا موچ آنا ہے یہ مفہوم درج نہیں۔

رگ بھڑکنا۔ رگ کا کسی صدمے سے بے چین ہو جانا۔ اپنی جگہ سے ہٹ جانا درج نہیں۔

رگ پالی۔ اصل بات معلوم ہوگئی۔ درج نہیں۔

رگ پہچاننا۔ کسی کی کمزوری سے واقف ہونا۔ درج نہیں۔

رگ چڑھی ہونا۔ برہم ہونا۔

شوق قدوائی ؎

آپ میں آئے تو وہ لطف ملاقات بھی ہو
رگ چڑھی ہے جو اتر جائے تو اک بات بھی ہو

اثر۔ رگ چڑھنا یا چڑھی ہونا میں غصے کے ساتھ ضد کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ پلیٹس میں اس کے ایک معنی

to have a fit of obstinacy

بھی درج ہیں۔

رگ چڑھنا۔ کسی رگ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

اثر۔ کنایتہً ضد چڑھنا۔ ہٹ کرنا۔ اڑنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

رگ دار۔ ایسا پان جس کی رگیں موٹی موٹی ابھری ہوئی ہوں۔ اس طرح درج نہیں۔ رگیلا بمعنی موٹی رگوں کا پان درج ہے۔

رگ دبنا۔ قابو میں ہونا۔ دباؤ ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کور دبنا کہتے ہیں۔

رگ رگ سے واقف ہونا۔ ہر ایک جُزسے واقف ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایک ایک رگ سے یا رگ ریشے سے واقف ہونا بولتے ہیں۔

رگ رگ میں شرارت بھری ہوئی ہے۔ بڑا شوخ متفنی ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

رگ رگ میں کوٹ کے بھرا ہونا۔ کسی صفت کا کامل طور پر کسی میں ہونا۔ ؎

ہیں حرفتیں بھری تری رگ رگ میں کوٹ کے
تیری طرح سے رنگیں رنگیلی نہیں ہوں میں۔

اثر۔ رنگین کا شعر بالکل مسخ کرکے لکھا ہے۔ صحیح اس طرح ہے:۔

ہیں حرفتیں بھری مری رگ رگ میں کوٹ کر
رنگیں تری طرح سے رنگیلی نہیں ہوں میں

(دیوان رنگین مطبوعۂ نظامی پریس بدایوں)۔

رگڑا جھگڑا۔ فساد۔ بحث تکرار۔ لڑائی بھڑائی۔

انشا ؎

مجھ میں اور آپ میں رہتے ہیں جو رگڑے جھگڑے
آپ ہی ان کو نبیڑیں تو نبڑ سکتے ہیں

اثر۔ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ مستعمل رگڑے جھگڑے بصیغۂ جمع ہے۔

رگڑ دینا۔ گھس دینا۔ جیسے صندل رگڑ دو۔

اثر۔ اس کے ایک معنی ہیں کچل دینا۔

خوب گت بنانا۔ سزا دینا۔ یہ درج نہیں۔

رگڑنا۔ جیسے بھنگ رگڑنا۔

اثر۔ بھنگ رگڑی نہیں گھونٹی جاتی ہے۔

رگ سیدھی ہونا۔ ضد اور ہٹ دور ہو جانا۔ طبیعت کا سیدھا ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رگ و ریشہ سے واقف ہونا۔ اصل نسل اور عادت سے واقف ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

رگ ہاتھ میں ہونا۔ کسی کا قابو میں ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

رگی۔ رگیلا۔ (یائے معروف)۔ ضدی۔ ہٹیلا۔ سرکش۔ مفسد۔

اثر۔ رگی ٹکسال باہر۔ ضدی شخص رگیل یا رگہا یا ہے۔ رگیلا صرف پان کے لیے مستعمل ہے جس کی موٹی موٹی رگیں ہوں۔

رگیں اترنا۔ عضو تناسل کی رگوں کا سست ہو جانا۔ نامرد ہونا۔ رجولیت نہ رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رگیلی۔ بدذات عورت۔

اثر۔ یہ معنی درست نہیں۔ رگیلی ضدی ہٹ کرنے والی عورت کو کہتے ہیں۔

رمبھانا۔ گائے بھینس کا بولنا۔

اثر۔ اُردو میں داخل نہیں۔ اَڑانا کہتے ہیں۔

رم بھول جانا۔ چوکڑی بھول جانا۔

اثر۔ زبان چوکڑی بھول جانا ہے نہ کہ رم بھول جانا۔ ع

چوکڑی وہ کہ ہرن راہ ختن بھول گئے

رَم جانا۔ چھا جانا۔ حکومت جتانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نگوڑی میرے گھر سے ہٹتی نہیں۔ جم گئی ہے سارے گھر میں رَم گئی ہے (عقد ثریا)۔

رِم جھم۔ بارش کی خفیف آواز۔

رِم جھم مینہ برسنا۔ زور سے مینہ برسنا۔

اثر۔ رِم جھم بارش کی خفیف آواز مینہ کا اضافہ کرنے سے زور سے پانی برسنا کیوں کر ہو گیا۔ رِم جھم ہو یا رِم جھم مینہ کا برسنا ہو مینہ کی ہلکی پھوار پڑتا ہے۔ یہی فیلن کا اندراج ہے اور اسی کی تائید میں سرشار کا یہ شعر ہے ؎

رِم جھم یہ برس رہا ہے پانی
بے لے ہے حرام زندگانی

رمچیرا۔ (ہندو) غلام۔ مونث کے لیے رمچیری ہے۔

اثر۔ یہ ٹھیٹھ ہندی ہے۔ اُردو میں ان کا بدل چیلا اور چیلی ہے۔ (بکسر اول و یائے مجہول)۔

رمزیں چھانٹنا۔ بھید کی باتیں۔ طعن تشنیع۔ درج نہیں۔ (یہ علاوہ رموزیں چھانٹنا کے ہے جو درج ہے)۔

رتی بھر۔ ذرا سا۔ بہت کم۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رَمَل۔ علم عروض کی بحروں میں سے

ایک بحر کا نام جس کا وزن آٹھ بار فاعلان ہے۔

اثر۔ عجیب! بحر رمل کا وزن آٹھ بار فاعلاتن ہے نہ کہ فاعلان۔

رَملا۔ میلا کچیلا۔

اثر۔ یہ اُردو ہرگز نہیں۔ فیلن پلیٹس یا شیکسپیئر میں بھی درج نہیں۔ ان میں اکثر ہندی الفاظ مل جاتے ہیں۔

رنج کھینا۔ (عو) (لکھنؤ) رنج برداشت کرنا۔

اثر۔ میں نہیں واقف نہ کسی کو بولتے سنا۔ رنج کھینچنا البتہ ہے وہ علٰحدہ درج ہے۔ رنج نہ ہوا ناؤ ہوئی جس کا کھینا درپیش ہے۔

رن چڑھنا۔ گھوڑے یا ہاتھی کا خوب دُمدار ہونا۔ سانس جلد نہ پھولنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہاتھی ازبسکہ جنگ دیدہ اور رن چڑھے ہوئے تھے ان کو لشکر کی طرف ہول دیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رِند۔ آزاد۔ بے قید۔

اثر۔ اس کے عام معنی شرابی کے ہیں وہ درج نہیں۔ فیلن میں یہ معنی درج ہیں اور مثال میں یہ شعر دیا ہے ؎

شرابی ایک سی سب ہیں برانڈی کیا طہورا کیا
غضب ہے ہم تو ٹھہرے رند زاہد پارسا ٹھہرا

رند کا انگریزی مرادف : Drunkard لکھا ہے۔

رندنا۔ لازم۔ پامال ہونا۔ روندا جانا۔ کچلا جانا۔

اثر۔ فیلن میں درج ضرور ہے مگر اُردو میں بجز روندنا رندنا کوئی نہیں بولتا۔

رندھیر۔ بہادر۔ شجاع۔ دلیر۔

اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رنڈسالا۔ وہ لباس جو عورت کو بیوہ ہونے پر شوہر کے ماتم میں پہناتے ہیں۔

اثر۔ اس کے متعلق لکھنا چاہیے تھا کہ نون غنہ ہے اور بہت خفیف آواز دیتا ہے۔

رَنڈیا مُنڈیا۔ بیوہ۔ لاوارث۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جانِ عالم بیاہ گئے لکھنؤ کو رَنڈیا مُنڈیا کر گئے۔ (مقدمۂ دیوانِ جانؔ صاحب)۔

رُنکھا۔ رُنکھی۔ رُنکّا۔ رُنکّی۔ روانسا۔ روانسی۔ داغؔ ؎

پھول ہنستے ہیں ہماری قبر پر
کیوں رُنکّی شمع تربت ہوگئی

اثر۔ لکھنؤ میں روانسی یا روہانسی کہتے ہیں۔ عورتوں کی زبان میں نین فتنی۔ (آنکھوں سے موتنے والی۔ شدت سے رونے والی)۔

رنگ۔ بہار۔ رونق۔ خوبصورتی۔

اماؔنت ؎

سرمہ کھٹک رہا ہے نزاکت سے آنکھ میں
تیغ نگاہ یار میں بھی آج رنگ ہے

اثر۔ سرمہ آنکھ میں کھٹکتا بھی ہے تاہم بہار آفریں ہے اور باعث رونق و خوب صورتی ہے۔ کوئی بھی تک ہے شعر غلط پڑھا گیا۔ رنگ کی جگہ زنگ

(را۔ئے معجمہ) ہوگا اور زنگ کو تلوار سے نسبت ہے۔
رنگ آمیزی۔ چالاکی۔ مکاری۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
رنگ اتارنا۔ رنگ ٹپکانا۔ رنگ نکالنا۔ مثلاً رینی اُتارنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فیلن)۔
رنگ اُچھلنا۔ رنگ اچھالنا۔ رنگ پھینکنا۔ رنگ ڈالنا۔

جلال ؎

خوں فشاں آنکھوں کو رُلوا کے جو تم دیکھتے یم
خوب ان دونوں میں ہم رنگ اچھلنے دیتے

اثر۔ یہ تو لفظی معنی ہوئے۔ مجازاً کسی خاص کیفیت کا رونما ہونا۔ مثلاً: دیکھیے تو محل میں کیا رنگ اچھل رہا ہے، آتش غم والم سے سب کا کلیجا جل رہا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔
رنگ افشانی کرنا۔ رنگ چھڑکنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)
رنگا کے آنا۔ (عو) کو خصوصیت رکھنا کی جگہ بولتی ہیں۔
اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ یہ خصوصیت عارضی اور بناوٹی کی ہو۔ مثلاً تم ایسی کہاں سے رنگا کے آئی ہو۔
رنگاوٹ۔ رنگنے کی وضع ترکیب۔ درج نہیں۔ مثلاً اس کپڑے کی رنگاوٹ بہت اچھی ہے۔ (فیلن)
رنگا ہوا۔ رنگ کیا ہوا۔ کنایتہً عارف کامل۔
اثر۔ حالانکہ رنگا ہوا مکار شخص کو کہتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ عام فقرہ ہے۔ بڑا رنگا ہوا ہے۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ فریبی مکار۔ اسی کو رنگا ہوا سیار بھی کہتے ہیں۔ رنگ میں ڈوبا کہتے تو میں مان لیتا۔
رنگا ہوا سیار۔ (کنایتہً) وہ شخص جس کا ظاہر باطن خراب ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں رنگا سیار کہتے ہیں بجائے رنگا ہوا سیار۔
رنگ برنگی۔ مختلف رنگوں کا۔ (رنگا رنگ کی مہند صورت) درج نہیں۔
رنگ بھربا۔ جست کے کھلونے بنانے والا۔
اثر۔ فیلن میں اس کے معنی مصور (Painter) دیے ہوئے ہیں۔
یہی اندراج پلیٹس میں ہے۔ رانگ بھریا۔ البتہ جست کے کھلونے بنانے والا ہوا۔ (رنگ رانگ کا مخفف) لہٰذا اس کے ساتھ مصور بھی لکھنا چاہیے تھا۔
رنگ بھنگ کرنا۔ لطف بگاڑنا۔
اثر۔ لکھنؤ میں باضافۂ میں رنگ میں بھنگ کرنا بولتے ہیں۔
رنگ بے ڈھب ہونا۔ کوئی امر باعث تشویش ہونا ؎

خدا ہی خیر کرے آج رنگ بے ڈھب ہے
تپک رہا تھا کئی دن سے آبلہ دل کا

رنگ پیٹ لینا۔ رنگ مار لینا (چوسر بازوں کی اصطلاح) درج نہیں۔

رنگ پیلا پڑ جانا۔ رنگ زرد ہو جانا۔ چہرہ فق ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

رنگت کِھلنا۔ چہرے کے رنگ کا بارونق ہو جانا۔

داغ ؎

مہتاب پر گمان ہوا آفتاب کا
رنگت جو تیری نشے میں اے مہ لقا کِھلی

اثر۔ کِھلنا پر علامت کسرہ دونوں جگہ دی ہوئی ہے۔ لکھنؤ میں بضم اول بولتے ہیں۔ دہلی میں بھی یقیناً کُھلنا (بضم اول) ہے۔ مثال میں غالبؔ کا یہ شعر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ؎

مُنہ نہ کُھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں
زلف سے بڑھ کر نقاب اُس شوخ کے مُنہ پر کُھلا

رنگ تونس جانا۔ دھوپ یا کسی اور سبب سے چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جانا۔ درج نہیں۔

رنگ کاٹنا۔ کھاریا ترشی سے رنگ اُڑانا۔

اثر۔ رنگ کاٹنا کسی شی سے رنگ جدا کرنا علیحدہ کرنا ہے نہ کہ اڑانا یا زائل کرنا۔

رشید ؎

نقشہ ہے بحر قدرت حق کے حباب کا
اس کو رنگا ہے کاٹ کے رنگ آفتاب کا

رنگ گوّا اسا اور مہتاب نام۔ مثل فارسی میں جیسے برعکس نہند نام زنگی کافور درج نہیں۔ (فیلن)

رنگ لینا۔ کسی سے رونق اور آرائش عارضی طور پر حاصل کرنا۔

میر ؎

لیتی ہے ہوا رنگ سراپا سے تمہارے
معلوم نہیں ہوتے ہو گلزار میں صاحب

رنگ میں بھنگ۔ خوشی میں بے لطفی۔

اثر۔ یہ ہونا کے اضافے کے ساتھ ہے۔ رنگ میں بھنگ ہونا۔

رنگن۔ (ھ) سبز پتے کا عرق۔

اثر۔ اُردو نہیں۔ خارج۔

رنگوائی۔ رنگوانے کی اجرت۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) رنگائی درج ہے۔

رنگ و روغن۔ رنگینی اور چمک۔

اثر۔ بغیر واو عطف بھی بولتے ہیں۔ مثلاً آج کل اُس پر خوب رنگ روغن ہے۔

رنگی جنگی۔ کھلنڈری۔ ہنسوڑ۔ درج نہیں۔

بھنگ کہے میں رنگی جنگی پوست کہے میں شاہجہاں
افیم کہے میں چُنی بیگم مجھ کو کھا کے جائے کہاں

(فیلن)۔

رنگین عبارت۔ عمدہ اسلوب تحریر۔ درج نہیں۔ (فیلن)

رنگینیت۔ (عوام) یہ لفظ غلط ہے۔ صحیح رنگینی ہے۔

اثر۔ میں نے عوام کو بھی رنگینیت بولتے نہیں سُنا۔ رنگ یا رنگت کہتے ہیں۔

روادار نہ ہونا۔ رضامند نہ ہونا۔

اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

رُوا رُو ہو رہی ہے۔ جلدی ہو رہی ہے۔ ابھی جانے کو ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

رُوا روی۔ (فارسی میں روا رو۔ تیز جانا۔ ہل چل)۔

اثر۔ کم سہی مگر رُوا رو اُردو میں بھی مستعمل ہے میرانیسؔ ؎

قد ایک سے شکل ایک سی اور ایک سا کاوا
یہ گشت میں بجلی وہ رُوا رَو میں چھلاوا

رُوانسا۔ آبدیدہ۔ گریہ وزاری پر آمادہ۔ اس طرح درج نہیں۔ اس کی دوسری صورت روہانسا درج ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رواں ہونا۔ یاد ہونا۔ مشق ہونا۔ درج نہیں۔ مثلاً لڑکے کو سبق خوب رواں ہے۔

رو بیٹھنا۔ کھو دینا۔ مایوس ہو جانا۔ عاجز آنا۔ دب جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) میری ایک نظم کا شعر ہے۔

اخلاق نکو بھی کھو بیٹھے
اک ساتھ سبھی کو رو بیٹھے

روبرو۔ مقابل۔ آمنے سامنے۔

اثر۔ اکثر پہلے رَ کو واو مجہول سے بولتے ہیں۔

روبرو ہونا۔ (عو) سامنے ہونا۔ عورت کا پردہ نہ کرنا۔ درج نہیں۔ مثلاً کیا تم ان کے روبرو ہوتی ہو۔

روپا۔ (عو) مونث۔ ۱۔ چھچھوندر۔ ۲۔ چاندی۔

اثر۔ روپا کے معنی چھچھوندر نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں میری نظر سے نہیں گذرے۔

روپ بگڑنا۔ رونق نہ رہنا۔ بدنما ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ (روپ بگاڑنا متعدی درج ہے)۔

روپ دکھانا۔ صورت دکھانا۔

اثر۔ یہ خالی صورت دکھانا نہیں ہے بلکہ بناؤ سنگھار کرکے صورت دکھانا ہے۔

روپ دھارنا۔ بھیس بدلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ڈھنیں بڑھیا کا روپ دھارے کنارے پر ملی۔ (مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

روپ کی روو ے بھاگ کی کھاوے۔ نصیب کے آگے صورت شکل کی نہیں چلتی۔ درج نہیں۔

روپ گانٹھنا۔ دھوکا دینا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

روپ لانا۔ مختلف وضع میں صورت دکھانا۔

اثر۔ حسب فیلن اس کے معنی ہیں غصّے سے گھورنا۔ دانت کٹکٹانا۔ (فقرہ) مجھے روپ نہ لانا نہیں تو باز آ رکے بھاڑ پیٹو گے۔

روپ نکالنا۔ نکھرنا۔ چمکنا۔ آب و تاب ظاہر کرنا۔ بحرؔ ؎

باہر نکل کے روپ نکالا ہے آپ نے
پردے میں تو کچھ اور تھے عالم جب نہ تھا

اثر۔ روپ نکلنا حسن و جمال ناز و ادا میں اضافہ ہونا ہے۔ بحر کے شعر کا یہی مطلب ہے اور فیلن نے بھی یہی لکھا ہے :

To develop one's beauty; to grow beautiful.

روپ ہے۔ رونق ہے۔ آب تاب ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

لذت عشق ؎

اگرچہ نہایت کڑی دھوپ ہے
پر اس دم بھی صحرا یہ اک روپ ہے

روپے پیچھے۔ ہر روپے کا ایک جزو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب ایک آنہ روپے پیچھے ان کا بھی مقرر ہوگیا۔ (شریف زادہ)

روپے کا کام روپے سے چلتا ہے۔ (مثل)۔ فارسی میں ہے :۔

اے زرتو خدا نہٗ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

فیلن نے ہندی کے مقابلے میں انگریزی کی یہ مثل پیش کی ہے :۔

Money makes the mare go.

نور اللغات میں درج نہیں۔

روپیہ آنی جانی شے ہے۔ (مثل) دولت ناپائدار چیز ہے اس کا لالچ نہ کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

روپیہ تو شیخ نہیں تو جلاہا۔ سب روپے پیسے کا کھیل ہے۔ پیسہ پاس ہو تو جلاہا شیخ بن جاتا ہے پھر اس کو جلاہا نہیں کہتے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

روپیہ دودھ پی رہا ہے۔ روپے کا اضافہ ہو رہا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سود دیاز د اصل کی تحصیل میں تھوڑی سی تعویق ہوگی خیر روپیہ دودھ پی رہا ہے آج نہیں تو کل سہی قانون اصل و سود کا ذمہ دار ہے۔

روتا پھرتا ہے۔ افسوس کرتا ہے یا شکوہ شکایت کرتا ہے۔ درج نہیں۔

روتے کیوں ہو؟ صورت ہی ایسی ہے۔ (مثل) ہم سے دکھیا پیدا ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

روتے گئے موئے کی خبر لائے۔ (مثل) جس بدشگونی سے گئے ویسی ہی خبر لائے درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

روتے نہ بننا۔ بالکل مایوس اور مجبور ہو جانا۔ درج نہیں (فقرہ) تم اور ہم دونوں روئیں گے بلکہ روتے نہ بنے گی۔ (خدائی فوج دار)۔

روٹھنا۔ ۲۔ چھوٹے کا بڑے سے آزردہ ہو۔ اختر۔ شاہ اودھ ؎

کیا مجھ سے خفا ہو تم مری جان
کس بات پہ روٹھی ہوں میں قربان

اثر۔ عاشق و معشوق کے درمیان چھوٹے بڑے کا رشتہ قائم کرنا کچھ عجیب سا ہے۔

روٹھی روٹھوّل (ع و) ناخوشی خفگی درج نہیں (فقرہ) راز طشت از بام ہوا۔

روٹھی روٹھوّل کی نوبت آئی۔ (اودھ پنچ)۔ اسی معنی میں روٹھا راٹھی درج ہے۔ مستعمل دونوں ہیں۔

روٹھے کو منائے نہیں پھٹے کو سلائے نہیں تو کام کیونکر چلے۔

(مثل) جس طرح پھٹے کپڑے کو سلوانا ضروری ہے اُسی طرح روٹھے کو منانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ کھنچا رہنا بے لطف ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

روٹیاں لگنا۔ ۱۔ تنور میں روٹیاں لگنا۔ ۲۔ کنایتہً۔ شامت آنا۔ ادبار آنا۔

شوقؔ قدوائی۔ ؎

لگی ہیں موئے کو بہت روٹیاں
میں کتوں سے نچواؤں گی بوٹیاں

اثرؔ۔ روٹیاں لگنا مغرور ہو جانا مٹھراپن دکھانا نہ کہ شامت آنا۔ یہی حاصل شوقؔ قدوائی کے شعر کا ہے۔ بہت مغرور ہو گیا ہے اس کی سزا دی جائے گی۔ کتوں سے اس کی بوٹیاں نچوائی جائیں گی۔ یہی مطلب فیلن نے لکھا ہے:

To swell; look big.

روٹی پیٹ بھر کر ملنا۔ فراغت سے بسر ہونا۔ (فقرہ) جہاں پیٹ بھر کے روٹی ملی اور اترایا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

روٹی دالا ہے۔ توانگر ہے۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔

روٹی دال سے خوش۔ آسودہ۔

اثرؔ۔ صحیح نشست الفاظ ہے دال روٹی سے خوش۔ چنانچہ خود بھی دال کی ردیف میں اسی طرح لکھا ہے۔ فیلن میں بھی اسی طرح ہے۔ یہی ترتیب لغت نام نامعلوم ہے۔

روٹی سینکنا۔ روٹی کو توے یا انگاروں پر خوب پختہ کرنا۔ روٹی پکانا۔ روٹی ڈالنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

روٹی کا سانسا۔ پیٹ پالنے کی فکر۔ تردّد درج نہیں۔ (فیلن)

روٹی گئی مُنہ میں ذات گئی گوہ میں۔ (عو) روپے کے لالچ میں لڑکی کی شادی غیر کفو میں کر دینا یا دوسرا مذہب اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

روح نکلنا۔ روح پرواز کرنا۔ جان نکلنا۔

اثرؔ۔ اس کے ایک معنی ہیں ڈر یا رعب غالب ہونا۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رُو در رُو۔ (دہلی) مُنہ پر۔ علانیہ کسی کے روبرو۔

اثرؔ۔ دہلی کی تخصیص نہیں۔ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔ عورتیں اس جگہ مُنہ در مُنہ کہتی ہیں۔

رو دے بنیا گڑ دے گا۔ جو شخص بگڑ رہا ہو اُسے اور زیادہ بنانے کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

رو دے خدو دے۔ خراب۔ سفلے کمینے۔

اثرؔ۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ عورتوں کی زبان ہے۔

رو رو کر کاٹنا۔ مصیبت سے [illegible] گذارنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

رو روکے۔ بمشکل۔ پیٹ پیٹ کر۔ نہایت دقت سے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رو روکے گھر بھر دینا۔ بہت رونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

روڑا اٹکانا۔ روک پیدا کرنا۔ رخنہ ڈالنا۔

اثر۔ یہ کسی کام میں دشواریاں پیدا کرنا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

روڑھی باتیں۔ خشک باتیں جن میں شوخی نہ ہو۔ رند ؎

روڑھی روڑھی نہ کیجیے باتیں
ابھی تو بھولی بھولی صورت ہے

اثر۔ روڑھی کا مفہوم ہے کم سنی میں بوڑھوں کی سی باتیں۔ یہی مفہوم رند کے شعر میں بھی ہے اور بھولی بھولی صورت سے اسی طرف اشارہ ہے۔

روز بازار۔ (کنایۃً) رونق۔ گرم بازاری۔ راسخ ؎

سارے محشر میں تمہیں تم نکلے
روز بازار تھا زیبائی کا

اثر۔ روز بازار کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ روز بازار ایسا بازار ہے جو روز لگے ہفتے میں ایک دو دن نہ ہو۔ حضرت مولف راسخ کے شعر میں زور بازار کو روز بازار پڑھے (یعنی رار معجمہ کے بدلے رار مہملہ) اور معنی بہنا دیے زیبائی کے زور بازار سے مراد ہے زیبائی کی دھوم تھی۔ شہرت تھی۔ گرم بازاری تھی۔

روز کنواں کھودنا روز پانی پینا۔ (کنایۃً) روز کمانا روز کھانا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے: تنگی سے بسر ہونا۔ پیٹ پالنے کے لیے روزانہ سخت محنت کرنا۔ (فیلن)۔

روزگار چمکنا۔ قسمت کا یاور ہونا ؎

کس روش پھولے نہ اپنے پیرہن میں اے نسیم
ان دنوں چمکا ہوا کچھ روزگار لالہ ہے

اثر۔ روزگار چمکنا تجارت کا فروغ پانا ہے نہ کہ قسمت کا یاور ہونا۔ لغات اردو کا اندراج میری تائید میں ہے اور یہ مثال پیش کی ہے: "آج کل چمڑے کا روزگار چمکا ہے"۔

روزگار سے لگنا۔ روٹی کمانے کا سہارا ہو جانا۔ کسی دھندے سے لگ جانا۔ درج نہیں۔

روزن۔ (بالضم و فتح سوم) روشن دان سوراخ۔ چھید۔

اثر۔ اُردو میں روزن بالفتح ہے۔ فارسی میں جو کچھ ہو۔ روشن دان کو روزن کہتے میں نے کسی کو نہیں سُنا۔

روزنامہ۔ ۱۔ وہ کاغذ جس میں پٹواری ہر روز کا کام لکھتا ہے۔

۲۔ پولیس کی روزانہ کارروائی اور تحقیقات کی رپورٹ۔ معنی نمبر۲ میں روزنامچہ ہی مستعمل ہے۔

اثر۔ اور معنی نمبر۳ میں بھی روزنامچہ ہی مستعمل ہے۔ اخبار کو بے شک روزنامہ

کہتے ہیں جو ہر روز شائع ہو۔ روزنامہ اخبار۔

روزہ خوار۔ روزہ نہ رکھنے والا۔

اثر۔ یہ روزہ خور ہے نہ کہ روزہ خوار (مع الف)۔ روزہ خور خود بھی علحدہ لکھا ہے مگر دونوں کا فرق نہیں دکھایا کہ غور کیا جاتا۔

روزہ کشائی۔ (دہلی) ۱۔ افطاری۔
۲۔ روزہ کھلوانے کی تقریب۔

اثر۔ روزہ کشائی کو دہلی سے مخصوص کردیا ہے اور خود ہی بحرؔ لکھنوی کا یہ شعر بھی علاوہ داغؔ کے شعر کے پیش کرتے ہیں ؎

زاہد و دعوت رنداں ہے شراب اور کباب
کبھی مے خانے میں بھی روزہ کشائی ہو جائے

لکھنؤ میں روزہ کشائی کا ایک خاص مفہوم بھی ہے: بچے کو پہلے پہل روزہ رکھوانا اور اس موقع پر مہمانوں کو بلانا اور ان کی دعوت۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

روزہ کھنکھنا ہونا۔ (کھنکھنا بالفتح) کسی سبب سے روزے کا برقرار رہنا مشتبہ ہو جائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کسی کا روزہ کھنکھنا ہوتا ہے یہاں اعتبار کھنکھنا ہو گیا۔

روزے خور۔ رمضان میں روزے نہ رکھنے والے۔

اثر۔ یہ مثل درج نہیں: روزے خور خدا کے چور۔

رُوسَلی۔ (ھ) ہلکی اور کم فصلی زمین۔

اثر۔ خارج۔

روشن پیدا کرنا۔ اچھا چال چلن اختیار کرنا۔ درج نہیں۔

صفی ؎

قوم کی ادنیٰ توجہ اس طرف درکار ہے
وہ روش پیدا کرے دنیا کی جو رفتار ہے

روشنائی۔ (ف۔ روشنی) لکھنے کی سیاہی۔

اثر۔ اس تحریر سے یہ گمان ہوتا ہے کہ فارسی میں روشنائی بمعنی روشنی نہیں ہے۔ حالانکہ فارسی میں دونوں مترادف ہیں۔ نظیریؔ کا مطلع ہے ؎

بزیر ہر بُن موچشم روشنے ست مرا
روشنیست

بروشنائی ہر ذرہ روزنے ست مرا
روزنیست

روشنی دکھانا۔ شمع دکھانا۔

اثر۔ شمع کی قید غلط۔ چراغ بھی دکھایا جاتا ہے لالٹین بھی دکھائی جاتی ہے مشعل بھی دکھائی جاتی تھی۔

روغن قاز۔ راج ہنس کی چربی جو نہایت آب دار اور چکنی ہوتی ہے (کنایۃً) چکنی چُپڑی باتیں بنا کر دم دینا۔

امیر ؎

نہ جاتا تھا اُس تک کبوتر دہل کر
روا نہ کیا روغن قاز مل کر

اثر۔ یہ معنی روغن قاز ملنا کے ہوتے نہ کہ خالی روغن قاز کے۔ امیرؔ کے شعر میں بھی روغن قاز ملنا ہے۔

روغن گندہ بیروزہ اگرچہ

با نان خوردن گندہ است
لیکن ایجاد بندہ است
اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی اپنی جدید بات پر جو بیہودہ ہو ناز کرے۔
اثر۔ یہی مثل اختصار کے ساتھ اس طرح ہے اور یوں ہی بہتر ہے :۔
" گندہ بیروزہ باخشکہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ "۔

روغن ملنا۔ تیل کی مالش کرنا۔ درج نہیں۔

روک رکھنا۔ تھبرا لینا۔ باز رکھنا۔ پکڑ رکھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رُوکن۔ روکھن۔ (ھ۔ بالضم و فتح سوم) گھانا اوپر۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

روکھ۔ (ھ) (ع) درخت۔
اثر۔ خارج۔

روکھ چڑھا۔ بندر بوزنہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں بندر کو ڈالی والا کہتی ہیں۔

روکھا جواب۔ صاف جواب کسی کام سے صاف انکار کر دینا۔
اثر۔ روکھا پھیکا جواب بھی بولتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں :
سال نو اور جواب روکھا پھیکا
جی ہی میں رہا جو ولولہ تھا جی کا
(اودھ پنچ)۔

روگ پالنا۔ خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا۔ درج نہیں۔

روگیل۔ روگیا۔ (روگیل میں واو کی آواز خفیف) دائم المریض۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔ روگی اور روگیلا درج ہیں۔

رُول۔ کتری ہوئی چھالیا جو ناقص ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔ فیلن میں اس کے معنی بالکل مختلف ہیں : تازی توڑی ہوئی چھالیا (ڈلی)

Picked bettles-nut

رُول دینا۔ (واو مجہول بالضم) گھوڑے کو ٹہلانے کے واسطے لے جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رُولنا۔ پھٹکنا۔ جدا کرنا۔ چھانٹنا۔
مونس ؎
اس صف سے گئی بیچ میں اُس صف کے درآئی
ہٹ کر نہ بڑھے پھر وہ جنھیں رول کر آئی
اثر۔ شعر میں رولنا کے معنی کچلنا روندنا کشتوں کے ڈھیر لگانا ہے۔
رولنا۔ (لازم رُلنا) ڈھیر لگانا کے معنی میں مَیں نے اپنے اس مقطع میں استعمال کیا ہے ؎
صدف ہے محتاج ابر نیساں یہاں ہے فیضان عشق دو جدا
اثر کی طبع رواں سے موتی رُلا کیے ہیں رُلا کریں گے
فیلن میں بھی رولنا کے ایک معنی ڈھیر لگانا دیے ہوئے ہیں :

Togather up

رولی۔ ایک سرخ مرکب چیز جس سے

ہند دتلک لگاتے ہیں۔

اثر۔ یہ معنی فیلن سے لیے گئے ہیں۔ اُسی میں یہ معنی بھی درج ہیں جو چھوڑ دیے گئے ایک کیڑا جو گیہوں کی بالیوں میں لگ جاتا ہے۔

رُوم۔ (واو مجہول) انسان اور حیوان کے جسم کے بال۔ درج نہیں۔

رومال آدھا خدمت گار ہوتا ہے۔ اس سے بہت کام نکلتے ہیں۔ درج نہیں۔

رومال رکھنا۔ گدّی رکھنا۔ حیض کے دنوں میں کپڑے یا اسفنج کا کام میں لانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

رومال کی آڑ میں بٹیریں لڑا کیں۔ چپکے چپکے منصوبے باندھے گئے مگر تصفیہ نہیں ہوا درج نہیں۔ (فقرہ) سارے سارے دن رومال کی آڑ میں بٹیریں لڑائیں لیکن دو دو چونچوں کے بعد دونوں برابر چھوٹتے رہے۔ (حاجی بغلول)

رومال لینا۔ بعد انزال رومال سے آلودگی کو صاف کرنا۔ بازاری۔

رومالی۔ اوڑھنی۔ لڑکیوں کے اوڑھنے کا دوپٹہ۔

اثر۔ علاوہ دوسرے معنوں کے جو درج ہیں۔ رومالی وہ کپڑا ہے جو عورتیں سر سے باندھ لیتی ہیں۔ رومال یا قصابہ اوڑھنی یا دوپٹے کے معنی ہرگز نہیں۔

روند راند۔ کچلنا۔ مسلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ انشا ؎

بہت سنبھالا کہ نالہ اپنا بڑھے نہ چرخ بریں سے لیکن
ستارے جتنے چھٹک رہے تھے سبھوں کو وہ روند راند نکلا

روندن میں آنا۔ پامال ہونا۔ کچلا جانا۔

اثر۔ اس کے علاوہ اس کا ایک خاص مفہوم بھی ہے: کسی متبرک چیز کا پاؤں کے نیچے آجانا۔ مثلاً اس پرچے میں دعائیں لکھی ہیں کہیں اٹھا کے رکھ دو روندن میں نہ آجائے۔

رونق پکڑنا۔ خوب چہل پہل آبادانی ہونا۔ درج نہیں۔

صبا ؎

ہوتا نہ یہ بندہ جو خریدار تمہارا
رونق نہ پکڑتا کبھی بازار تمہارا

رونق دینا۔ چمکانا۔ ترقی دینا۔ مثلاً تم نے روزگار کو خوب رونق دی۔ درج نہیں۔

رونہ دینا۔ (بفتح اول ودوم) چُنگی کی چوکی پر محصول ادا ہونے کی رسید دینا۔ درج نہیں۔

رونے سے روزی نہیں بڑھتی۔ جو قسمت کا ہوتا ہے اتنا ہی ملتا ہے۔ محنت مشقت سے زیادہ نہیں ہو جاتا۔ درج نہیں۔

رونے کی جا ہے۔ یہ امر قابل افسوس ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ صبا ؎

رونے کی جا ہے بس میں کسی کے نہ ہو کوئی
ہنستا ہے میرے حال پہ صیاد کس لیے

روئے گیری ۔ ڈیوڑھی پر کام کرنا۔ درج نہیں (فقرہ) روئے گیری یا باورچی گری اُس کا فرض نہیں ۔ (اودھ پنچ) رَوْنا درج ہے۔

روئے گیری ۔ (عو) ملازم جو پیغام رسانی یا باہر کا کام کاج کرے۔ سودا سُلف لائے۔ (فقرہ) روئے گیری یا باورچی گری بیوی کا فرض نہیں۔ (اودھ پنچ) ۔ حرف روئنا درج ہے۔

رونے لگنا ۔ ملول یا کبیدہ خاطر ہوجانا مثلاً تم تو ہنسی ہنسی میں رونے لگے ۔ درج نہیں۔

روہاندا ۔ (بضم اول واو کی آواز خفیف) روہانسا۔ رونے کے قریب۔ آنسو ڈبڈبائے ہوئے۔ آبدیدہ ۔ درج نہیں ۔

انشا ؎

دیکھ کر مجھ کو روہا نرا سا، لگے فرمانے آپ
" ٹھیسرا یہ میری چڑ ہے ناک اپنی مت پھُلا"

روئی اور آگ کا کیا ساتھ ۔ زبردست اور کمزور کا کیا مقابلہ۔ درج نہیں۔

روئیں روئیں سے دعا نکلتی ہے ۔ دل سے بے اختیار دعا نکلتی اور متواتر نکلتی ہے۔ درج نہیں۔

روئی کانوں میں دے رکھی ہے ۔ کسی کی نہیں سُنتا۔ درج نہیں۔

روئے کتابی ۔ کسی قدر لانبا چہرہ ۔

شعور ؎

خال وخط نے کردیا روئے کتابی کو صحیح
شک نہیں رہتا ہے باقی نقطۂ اعراب سے

رویاں رویاں دعا دیتا ہے ۔ دل سے برابر دعا نکلتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میرا رویاں رویاں آپ کو دعا دیتا ہے۔ آپ کا احسان کبھی نہیں بھول سکتا۔

رہنے کو جھوپڑا نہیں خواب دیکھے محلوں کے ۔ مفلسی میں تونگری کی امنگ ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

رہ رہ کر یا رہ رہ کے ۔ ٹھہر ٹھہر کے۔ بار بار ۔ گھڑی گھڑی۔ (لغت نام نامعلوم) مجھے نور اللغات میں اس کا اندراج نہیں ملا۔

رہ جانا ۔ کسی امر میں کوتاہی کرنا۔ عاجزی کا اظہار کرنا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

کوچۂ عشق میں جو رنج ہوں سہ جاتے ہیں
جو کہ ہیں عاشق کامل کہیں رہ جاتے ہیں

رہتا پانی رہ جائے گا۔ بہتا پانی بہہ جائے گا ۔ جو چیز پائدار ہوگی پائدار ہوگی باقی رہے گی۔ ناپائدار فنا ہوجائے گی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میاں سلامت رہیں ایسے ایسے معاملے بہت سے ہوں گے۔ رہتا پانی . . .

رئی ۔ (ھ۔ بروزن کئی) دودھ متھنے کا اوزار۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

ریاض کرکے کھانا ۔ قوت بازو سے کما کر کھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ریاضت خاک میں ملانا۔ کسی کی محنت برباد کرنا۔ درج نہیں۔

رشید ؎

ہوئی ہے بار جوانی جو مرنے جاتے ہو
ریاضتیں مری کیوں خاک میں ملاتے ہو

ریاضت کا پھل ملنا۔ کام میں دل لگانے اور مصروف رہنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

لذت عشق ؎

ریاضت کا انساں کو ملتا ہے پھل

ریت کی دیوار اور چھاپا رکسی کام کے نہیں۔ دونوں کو قیام نہیں۔ درج نہیں۔

ریتے میں پیشاب کیا۔ خرچ رائیگاں ہوا۔ درج نہیں۔

ریچھ بوجھ۔ طبیعت کی پسندیدگی۔

اثر۔ اس کے معنی ہیں سوچ سمجھ۔ اچھے برے کی شناخت ہونا۔ مثلاً تم خود اچھی ریچھ بوجھ کی آدمی ہو جو آدمی نوکر رکھواؤگی اچھے ہوں گے۔

ریچھ کا بال بہت ہے۔ (مقولہ) ریچھ کا بال دفع نظر بد کے لیے بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔

اثر۔ حالانکہ یہ فارسی مقولے از خرس موئے بس است کا لفظی ترجمہ ہے اور خود ہی الف کی ردیف میں اس کے معنی لکھے ہیں: نا اہل سے اگر تھوڑی بھی اہلیت ہو جائے تو اُس کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ کنجوس اگر کچھ بھی دے نکلے تو بہت ہے۔ "ریچھ کا بال بہت ہے۔" کے بھی یہی معنی ہوئے۔ بیان کردہ مفہوم کی تائید میں کوئی سند بھی پیش نہیں کی۔

ریچھ نچانا۔ بھالو کا تماشا دکھانا۔ درج نہیں۔

ریزہ سی آنکھیں۔ چھوٹی چھوٹی چیاں سی آنکھیں درج نہیں۔ (فقرہ) ناریل سا سر۔ کلچہ سے گال ریزہ سی آنکھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ریغل۔ (بکسر اول وسکون دوم مجہول وفتح سوم) دبلا پتلا۔

اثر۔ خارج۔

رینکنا۔ (کاف عربی) گدھے کا بولنا۔

اثر۔ حسب لغت یوں ہی صحیح ہے مگر بول چال میں کاف فارسی سے رینگنا ہے کم سے کم یہ صورت بھی درج کرنا چاہیے تھی۔

رابڑی۔ ربڑی۔ شکر ملا ہوا گاڑھا دودھ۔ لکھنؤ میں رابڑی۔ دہلی میں ربڑی۔

اثر۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں رابڑی کے سوا ربڑی درج نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دہلی میں بھی رابڑی کہتے ہیں۔ ربڑی قصباتی زبان ہو تو ہو۔

رینگتے کیڑے۔ چلتے ہوئے کیڑے۔ دودھ پیتے ہوئے بچے۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

رین بسیرا۔ رات بھر کا قیام۔ تھوڑی دیر کا قیام۔ درج نہیں۔ نہ یہ مثل درج ہے یہاں یا نون کی ردیف میں: "ناگھر میرا نا گھر تیرا چڑیا رین بسیرا ہے"

ریندی۔ (لکھنؤ)۔ ا۔ بیجوں کا مجموعہ

جو خربزے کے تراشنے سے نکلتا ہے۔
۲۔خراب اور چھوٹا خربوزہ۔
اثر۔ میں نے لکھنؤ میں کسی کو رَینڈی بولتے نہیں سُنا۔ خربوزے کے بیجوں کے مجموعے کو جو تراشنے کے بعد نکلتے ہیں لبدی کہتے ہیں (بضم اول) خراب خربوزہ کا نا خربوزہ ہے چھوٹا ہو کر بڑا۔ چھوٹا خربوزہ اگر ناقص نہ ہو تو بتیا ہے۔ (بَت - یا)۔ فیلن میں بے شک رینڈی (بکسر اول نہ کہ بفتح اول حسب نور اللغات) درج ہے بمعنی چھوٹا خربوزہ۔ خراب کا اضافہ حضرت مولف کا اضافہ ہے

رینگتے کیڑے۔ (عو) کنایۃً دودھ پیتے بچے جو گھٹنیوں چلیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

رینی بلبل۔ وہ بلبل جو رات کو بولے۔
اثر۔ رینی بلبل وہ ہے جو رات بھر بولے۔ بلبل ہزار داستان۔ تمام رات چہچہانے والا بلبل۔ (لغت نام نا معلوم)۔

رے واو زبر رُو ہو۔ جاؤ۔ دفان ہو۔ درج نہیں۔ آتش ؎

لینے جو بلائیں لگے ہم آپ کی چٹ چٹ
تو بول اُٹھے جھٹ
چل جا بے رے واو زبر رو ہو پرے ہٹ
ہے سب یہ بناوٹ

ریوڑی کے پھیر میں آجانا۔ (عو)
۱۔ کسی لالچ یا طمع کے سبب سے مصیبت میں گرفتار ہونا۔
جانؔ صاحب ؎

ریوڑی کے پڑی پھیر میں گٹا سی مری جان
حلوائی نے ارمان تو تل بھر نہ نکالا

۲۔ (لکھنؤ) حیرت میں آجانا۔
اثر۔ کیا جانؔ صاحب لکھنؤ کے نہیں تھے؟ معنی نمبر ا کی تائید میں ان کا شعر پیش کیا جاتا ہے۔ تاہم معنی نمبر ۲ کو لکھنؤ سے مخصوص کیا جاتا ہے! کوئی بھی تک ہے معنی نمبر ۲ بالکل پادر ہوا ہیں۔ کتاب لغت (نام نا معلوم) میں بھی ریوڑی کے پھیر میں آنا کے یہ معنی درج ہیں:
کسی لالچ میں آکر مصیبت میں گرفتار ہونا آفت میں مبتلا ہونا۔ اور مثال میں جانؔ صاحب کا مندرجۂ بالا شعر نقل کیا ہے۔

ریوند چینی۔ ایک دست آور دوا کا نام۔

رہو۔ (عو) روہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں کیا مرد کیا عورت سب رَہو کہتے ہیں جیسے علحٰدہ درج کیا ہے مگر باضافۂ واو روہو، مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رہو کہاں کی زبان ہے اور رہو کہاں کی۔ فیلن نے لکھ دیا ہے کہ پچھاں میں رہو کہتے ہیں۔ بغیر واو اول حضرت مولف نے لفظ رہو کو قطعًا نظر انداز کر دیا ہے۔

ز

زاج۔ (ف) سجی۔ زاج سفید۔

پھٹکری۔
اثر۔ خارج۔
زاجر۔ (ع) جھڑکنے والا۔
اثر۔ خارج۔
زانو بدلنا۔ نشست میں زانو کا بدلنا۔
اثر۔ یہ نہیں لکھا کہ اس کا مدعا کیا ہوتا ہے۔ زانو کا یکے بعد دیگرے بدلنا تاکہ سُن نہ ہو جائے۔ فیلن نے بھی یہی لکھا ہے:
To rest the knees alternately
زانو جمانا۔ آسن جمانا۔ گھوڑے پر جم کر بیٹھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
زبان آج کھلی ہے کل بند۔ زندگی کا کچھ بھروسا نہیں۔ درج نہیں۔
زبان اینٹھنا۔ پیاس کی شدت یا اور کسی وجہ سے زبان کا اکڑنا۔ بررنا درج نہیں: انیسؔ ؎
بن پانی اینٹھی جاتی ہے اب تو مری زباں
زبان بدلنے سے گھر بدلنا بہتر ہے۔ بدعہدی کرنے سے نقصان اور تکلیف اٹھانا بہتر ہے۔ درج نہیں۔
زبان بگڑنا۔ ایک مفہوم ہے صحت زبان و محاورہ کا خیال نہ رہنا۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
زبان بند ہونا۔ ایک مفہوم ہے مرتے وقت قوت گویائی کا سلب ہونا۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
زبان پر ڈہرانا۔ زبان پر حاضر ہونا۔ ازبر ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
زبان پر دھرنا۔ زبان پر رکھنا۔ مزہ چکھنا۔
اثر۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا کہ زبان پر دھرنا عوام کی بول چال ہے۔
زبان تھامو۔ چپ رہو۔ بات نہ کرو۔ معروفؔ ؎
کرو مجھ سے نہ اتنی بدزبانی بس زباں تھامو
وگرنہ میں بھی گویا ہوں نہیں اے مہرباں گونگا
اثر۔ زبان تھامنا یا زبان کو تھامنا مجازاً یاوہ گوئی یا گستاخانہ گفتگو سے منع کرنا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
انیسؔ ؎
حُر نے کہا کہ او ستم آرا زباں کو تھام
سبط رسولؐ ہے مرا محسن مرا امام
زبان داب کے کہنا۔ زبان دبا کے کہنا۔ چپکے سے کہنا۔ دبی زبان سے کہنا۔ آہستگی سے کہنا۔
اثر۔ اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا کہ زبان داب کے کہنا عوام کی زبان ہے۔ زبان دبا کے کہنا کے بجائے زیادہ تر باضافۂ کچھ زبان دبا کے کچھ کہنا بولتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
زبان چلانا۔ زیادہ گوئی کرنا۔ بہت بولنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
زبان ڈالنا۔ مانگنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
زبان سنبھال کر بات کرنا یا بولنا۔

سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ زبان کو قابو میں رکھ کر بات کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبان کا تیز ہونا۔ زبان دراز منہ پھٹ ہونا۔ درج نہیں۔

صفی ؎

شرم ناک آویزشیں آپس کی نفرت خیز ہیں
پھول کانٹے بن گئے ہیں یہ زبانیں تیز ہیں

زبان کا ختنہ کرنا۔ بولنے سے روکنا۔ بات بات پر اعتراض کرنا۔ زبان بندی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری منطق کا بڑا شہرہ سنتے تھے مگر پھِش۔ منطقیوں کی زبان کا ختنہ کرتے پھرتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

زبان کو روکنا۔ زبان کو قابو میں رکھنا ایسی بات نہ کہنا جس سے فساد برپا ہو۔ درج نہیں۔ ؎

ہم کو بھی ہے خیال کہ محشر نہ ہو بپا
امکان بھر تو روکیں گے اپنی زباں کو ہم

زبان کو سینا۔ زبان بند کرنا۔ منہ سے نہ بولنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبان کو لگام دو۔ سوچ سمجھ کر بات کرو۔ یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا بک گئے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا ٹھہرے ہوئے زبان کو لگام دیجیے۔ (اودھ پنچ)۔

زبان کو لگام نہ ہونا۔ زبان پر قابو نہ ہونا۔ جو منہ میں آیا بک گئے۔ درج نہیں۔

ع

انسان کہا کہ جس کی زبان کو نہ ہو لگام

زبان کو لگام نہیں۔ زبان قابو میں نہیں۔ جو منہ میں آیا بکنے لگے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا زبان کو لگام نہیں۔ چلیے آگے بڑھیے۔ (حاجی بغلول)۔

زبان کو منہ میں رکھنا۔ زبان کو قابو میں رکھنا۔ بے موقع بات نہ کہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبان کے مزے لینا۔ ذائقہ اٹھانا۔ لذت یاب ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبان ملانا۔ گستاخی سے بات چیت کرنا۔

رشک ؎

اے رشک گل سیاہ زبانوں سے کر حذر
سوسن سے بار بار ملایا نہ کر زباں

اثر۔ معشوق اور گستاخی سے بات چیت کرے۔ وہ سوسن سے سہی۔ شعر کا مطلب نہ سمجھے لہٰذا محاورے کا مفہوم بھی غلط بیان کیا گیا۔ زبان ملانا۔ برابری کرنا۔ جواب دینا۔ مقابلہ کرنا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)

زبان نہ ہلانے دینا۔ بولنے سے باز رکھنا۔ خاموش رکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبان ہاتھی پر چڑھاوے زبان ہی سر کٹوائے۔ زبان کے طفیل سے مرتبہ ملے اور پھر نیز کٹے۔ زبان سے اچھا بولو آرام ملے برا کہو تو نقصان ہو۔ درج نہیں۔ (آئینہ

محاورات)۔

زبان ہارنا۔ وعدہ کرنا۔ عہد کرنا۔ ؎

نہ مُنہ موڑیں گے راہِ عشق میں سر دینے سے ہرگز
صنم ہم روزِ اول ہی زبان کو تجھ سے ہارے ہیں

اثر۔ زبان ہارنے میں وعدے کے بعد پچھتانے کا مفہوم مضمر رہتا ہے۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔ شعر نہ معلوم کس کا ہے۔ محاورہ زبان ہارنا ہے نہ کہ زبان کو ہارنا۔

زبانی داخلہ۔ خیالی بے سروپا باتیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے مرجانے کی دھمکی دی۔ اُس نے زبانی داخلہ سمجھا۔ اُدھر وہ صادق القول زہر کھا کے جاں بحق ہوا۔ (اودھ پنچ)۔

زبر جنگ۔ لڑاکا۔ سرکش۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

زبردست کا بیگھا سو بسوے کا۔ زبردست کا حصہ بھی بڑا ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

زبردست کے بیسوں بسوے۔ (مثل) زبردست ہمیشہ قوی رہتا ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: "زبردست کے بیسوں بیس" اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ریاستوں میں تو چند ہی روز سے گلخپ بھی سرحدی مناقشات کی تاریخ دیکھیے مگر زبردست کے بیسوں بیس۔ (اودھ پنچ)۔

زبردست کی جورو سب کی دادی غریب کی جورو سب کی بھابی۔ حمایتی بھی زبردست، غریب کا ہمراہی ناتواں کم قدر۔ درج نہیں۔

زبردستی اقبال کرانا۔ دباؤ ڈال کر یا دھمکی دے کر اقرار کرانا۔ منظور کرانا۔ (عام زبان قبولوانا ہے) درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبردستی بھگا لے جانا۔ کسی کی مرضی کے بغیر اُس کو بھگا لے جانا۔ بلا مرضی لے اڑنا۔ پُھسلا کر یا بہکا کر یا دھمکی دے کر کسی عورت کو گھر سے نکال لے جانا درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبردستی پکڑ بلانا۔ حکومت کے زور سے گرفتار کرا منگانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبردستی چھین لینا یا لے لینا۔ بزور یا ظلم سے لے لینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زبنیا۔ عورتیں حقارت سے زبان کو زبنیا کہتی ہیں۔ (فقرہ) کوئی سر نہ اٹھائے او دھم نہ جوتے اور یہاں زبنیا (زبان) کا حال یہ ہے کہ منہ میں قرار نہیں۔ جب دیکھو ٹرٹر چلے جاتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

زٹل ہانکنا۔ بے تکی باتیں کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نہ کچھ دیکھتی ہیں نہ سُنتی ہیں۔ اپنی زٹل ہانک رہی ہیں۔ (شریف زادہ)۔

زٹلیا۔ (لکھنؤ) پوچ باتیں کرنے والا۔

بے معنی طول طویل قصے بیان کرنے والا۔
اثرؔ۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ ریٹیا (زی۔ٹیا) کہتے ہیں۔ یہ لفظ نوراللغات میں درج ہی نہیں۔ جہاں تک میرا مطالعہ ہے۔ زٹلیا دہلی میں بھی نہیں بولتے زٹلی کہتے ہیں۔

زٹیک ۔ (بروزن دیپک) (لکھنؤ) بے حمیت۔ کوتاہ قد۔
اثرؔ۔ اور میرے علم میں زٹیک زٹیئے کی تصغیر بالتحقیر کے سوا کچھ نہیں۔ گپّی۔ (فقرہ) مگر زبنیا کو منہ میں قرار نہیں۔ جب دیکھو ٹر ٹر چلے جاتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

زٹیل ۔ (زٹ۔یل) زیٹ ہانکنے والا۔ پوچ بے سروپا باتیں کرنے والا۔ زٹلی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خوب چھکے پنجے ہوئے۔ سینکڑوں زٹیل طوائفیں مالا مال ہوگئیں۔ (اودھ پنچ)۔

زُجاج ۔ (ع) کانچ۔ آبگینہ۔
اثرؔ۔ خارج۔

زَجر ۔ (ع۔ بازرکھنا) سرزنش۔ جھڑکی دھمکی۔
اثرؔ۔ تنہا استعمال نہیں۔ خارج۔

زچگی ۔ زچہ بننا۔ عورت کا بچہ جننا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہی حال زچگی کا ہے جب تک قدرت کا یہ منشا ہے کہ عورتیں ہی زچہ بنیں۔

زچہ بچہ سلامت ۔ (عو) وضع حمل پر عورتیں دعا دیتی ہیں۔ درج نہیں۔

زَحیر ۔ (ع۔ بروزن امیر) پیچش کا مرض۔
اثرؔ۔ خارج

زحمت دینا ۔ کسی کو بلانا اور اُس کے آنے پر بطور معذرت کہتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے آپ کو اس لیے زحمت دی ہے کہ چند امور استفسار طلب ہیں۔ اٹھانا کے ساتھ درج ہے۔

زحمت ہے موت نہیں ۔ حق وصول ہونے میں دیر تو ہے مارا نہیں جاتا۔ درج نہیں۔

زخم کھانا ۔ زخم لگنا۔ تلوار لگنا۔ (فقرہ) میں نے اس لڑائی میں زخم کھایا۔ (لغات اُردو) علحدہ درج نہیں۔ زخم کھانا "زخم جھیلنا" کا مفہوم بیان کرنے میں صرف کردیا گیا۔

زد پر چڑھنا ۔ نشانے پر ہونا۔ ڈھب پر چڑھنا۔ قابو پر چڑھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زدہ حال ۔ خستہ حال۔ خراب حال۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ پریشاں حالت۔

زدہ ہونا ۔ شکستہ ہونا۔ پرانا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چادرہ تو بہت زدہ ہے۔ (لغات اُردو)۔

زرِامانت ۔ وہ روپیہ جو کسی کی تحویل میں اس شرط پر رکھا جائے کہ جس

وقت طلب کیا جائے گا حوالے کر دیا جائے گا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

زرِ باقی۔ روپیہ جو کسی کے ذمے واجب الادا ہو۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

زرِ بلند۔ سنہری اُبھرا ہوا کام۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چہرہ چھپا دیجیے تو معلوم ہوگا کہ ایک حقّے کا بدسی زر بلند پیندا رکھا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

زر بل نہ زور بل۔ (مقولہ) نہ روپیہ ہے نہ بدن میں طاقت۔

اثر۔ یہ مقولہ اس طرح بھی ہے وہ درج نہیں: نہ زر بل نہ بانہہ بل۔ (فقرہ) یہ سلطنت زر بل بھی رکھتی ہے بانہہ بل بھی۔ ایک ہی قوم تمام ملک میں آباد ہے۔ اس سے ڈرنا چاہیے۔ (اودھ پنچ)۔

زر چھنکنا۔ (لکھنؤ) روپیہ کا چھن چھن بولنا۔ میر ؎

کیسۂ تن میں چھنکتا ہے زرِ داغ جنوں
مال بولا اضطرابِ دل جو افزوں ہوگیا

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں روپیہ چھنکنا کہتے ہیں۔

زرد۔ کبوتر کا ایک رنگ۔ درج نہیں۔ امیر کے مندرجۂ ذیل شعر میں اسی زرد رنگ کے کبوتروں کی طرف اشارہ ہے اور اشعار میں دوسرے رنگوں کے کبوتروں کے بھی نام لیے ہیں اور مراعات النظیر کو قائم رکھا ہے ؎

دیکھو آئے اُنھیں اگر نظر ہے
کچھ تجھ کو بسنت کی خبر ہے

(زرد رنگ بسنت سے مخصوص ہے)۔

زردار کا سودا ہے بے زر کا خدا حافظ
پردار تو اڑتے ہیں بے پر کا خدا حافظ

مقدور اور سامان والے تو خوش ہیں غریب بے سامانوں کا اللہ والی۔ درج نہیں۔

زردی مارنا۔ مائل بزردی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہارا رنگ تو زردی مارتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

(نوٹ: میرے نسخۂ نور اللغات کے بعض صفحات کی اس جگہ ترتیب غلط ہے۔ صفحہ ۲۴۰ کے بعد ۲۴۴ ہے صفحہ کے دوسرے رخ پر ۲۴۱ لکھا ہے۔ پھر ۲۴۲۔ دوسرے رخ پر ۲۴۳۔ اُس کے بعد ۲۴۵۔ غرض کہ عجب خلط مبحث ہے۔ اثر)

زرق برق۔ (ف۔ زرق و برق) (کنایتۃً) طمطراق۔ کروفر۔ صفت۔ شان و شوکت۔

امیر ؎

زرق برق آپ کی بے وجہ نہیں
دردِ دل کو مرے چمکایے گا

۲۔ بھڑکیلا۔ چمک دار۔ (فقرہ) دولھا زرق برق کپڑے پہن کر آیا۔

اثر۔ معنی نمبر۲ صحیح معنی نمبر۱ فارسی زرق و برق کے ہیں (مع واو معدولہ) نہ کہ مہند زرق برق کے جس کا صحیح مفہوم بھڑکیلا چمک دار ہے۔

زر کو زر کھینچتا ہے۔ روپیہ کو

روپیہ کماتا ہے۔ درج نہیں۔

زر کے آگے زور نہیں چلتا۔ روپے والے سے پہلوان بھی دبتے ہیں۔ درج نہیں۔

زر نیست عشق ٹیں ٹیں۔ مثل مفلسی میں کوئی نمود کا کام نہیں ہوسکتا۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے۔ بے زر کے عشق ٹیں ٹیں۔ ب کی ردیف میں اسی طرح (بغیر لفظ کے) لکھا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مروجہ مثل کس طرح ہے۔

زر ہے تو نر ہے نہیں تو پنچھی بے پر ہے۔ (مثل) سب روپے کا کھیل ہے۔ زر ہے تو انسان ہے نہیں تو بے پر کا پرند۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

زریخ۔ (ف) بالکسر (کسر سوم یائے معروف) ہرتال۔

اثر۔ خارج۔

زڑ۔ (بالکسر) دیوانوں کی سی باتیں۔ واہی تباہی باتیں۔

عاشق ؎

کچھ کہیے وہی بس ایک زڑ ہے
نفرت ہے مجھے یہ میری چڑ ہے

اثر۔ بالکسر غالباً دہلی کی زبان ہے کیونکہ فیلن میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بالفتح بولتے ہیں۔ (فقرہ) اُس وقت میں نے اپنی زڑ میں نہ معلوم کیا بڑ ماری۔

زڑسے۔ (بالفتح) کنکوے بازوں کی اصطلاح۔ کنکوے کو پیچ لڑانے میں بہت زور سے گھسیٹنا۔ (فقرہ) کنکوے کو زڑسے گھسیٹ لیا وہ مُنہ دیکھتے رہ گئے۔

زڑی۔ بیہودہ گو۔ بکواسی۔

اثر۔ لکھنؤ میں زڑ زڑیا کہتے ہیں۔ نیز زڑ زڑیا بھڑ بھڑیا۔ (بفتح اول) جو غالباً زق زق و بق بق سے بنالیا ہے۔ دوسرا بدل زیٹیا ہے۔

زفیل۔ سیٹی۔ وہ آواز جو کبوتر باز مُنہ میں اُنگلی رکھ کر نکالتے ہیں۔

اثر۔ زفیل منہ میں اُنگلی (واحد) رکھ کر نہیں مُنہ میں دو اُنگلیاں رکھ کر بجائی جاتی ہے۔

زق زق بق بق۔ بک بک جھک جھک۔ جھگڑا بکھیڑا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) براتیوں کو صرف تھوڑی دیر زق زق بق بق کرنی پڑتی ہے اور بس۔ (اودھ پنچ)۔

زکام کرنا۔ نزلہ پیدا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گلاب تو مجھے زکام کرتا ہے۔ (لغات اُردو)

زِمام۔ (ع۔ بکسر اول) باگ۔ نکیل۔

اثر خارج۔

زمانہ آنا۔ وقت آنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کہتے ہیں کہ ایک زمانہ آئے گا۔ آدمی کو آدمی کھا جائے گا۔ (لغات اُردو)

زمانہ اُلٹ پلٹ نہ کردے۔ انقلاب نہ آجائے۔ حالات متغیر نہ ہوجائیں۔ انجم ؎

جو امتحاں تو نے دل میں ٹھکانا کہاں ہے دنیا کا پھر ٹھکانا
اُلٹ پلٹ کر نہ دے زمانہ چڑھانا تیرا یہ آستیں کا

زمانے بھرے کی۔ کل زمانے کی۔ ساری دُنیا کی۔ شاد ؎

پس فنا بھی مکدر دل نہ دور ہوئی
جنوں میں خاک زمانے بھرے کی چھان ہوا

اثر۔ اب متروک ہے۔ زمانے بھر کی بولتے ہیں اسی طرح چھان ہوا متروک ہے۔

زمانے کی ہوا بدلتی ہے۔ زمانہ ایک رنگ پر نہیں رہتا۔ اس طرح درج نہیں۔

زمی۔ (ف) زمیں۔
اثر۔ خارج۔ زمیں بول چال میں ہے۔

زمین آسمان سر پر اٹھانا۔ چیخنا۔ چلانا۔ ہنگامہ بپا کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مردوا گھر میں کیا آیا کہ زمین آسمان سر پر اٹھالیا۔ (اودھ پنچ)۔

زمین آسمان کے قلابے مل گئے۔ ہنگامہ برپا ہوا۔ قیامت آگئی۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) زمین آسمان کے قلابے مل (ہ۔ل) گئے۔ سب بڑی بڑی موٹی جلدوں کے قرآن بہت سات تلے اوپر رکھ کے اُٹھتے ہیں کہ یہ خط کسی عورت کا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

زمین پانی کا بتاشہ ہے۔ چاروں طرف پانی سے گھری ہوئی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) زمین پانی کا بتاشہ لیکن یہ تماشا ہے کہ سمندر ہزاروں لہریں مارتا ہے مگر اس کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ (باغ و بہار)۔

زمین پر اُتو کرتے چلنا۔ اُچک اُچک کے پُھدک پُھدک کے بے ڈھنگی چال چلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) زمین پر اُتو کرتے چلتے ہیں۔ (حاجی بغلول)۔

زمین سخت آسمان دور۔ (ف) مثل۔ بے بسی کے مقام پر بولتے ہیں۔ میر حسن ؎

جدائی تری کس کو منظور ہے
زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

اثر۔ مثل 'ہے' کے اضافے کے ساتھ ہے۔ میر حسن کے شعر میں بھی 'ہے' موجود ہے۔ میر کا شعر ہے ؎

کرے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے
زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

زمین سر کی جانا۔ تہلکہ برپا ہونا۔ سخت مصیبت داخل ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ میر انیس ؎

نخل تھراتے تھے سب گونج رہا تھا جنگل
سرکی جاتی تھی زمیں رن کی غضب تھی ہلچل

زمین شور سنبل بر نیارد۔ بد آدمی سے کبھی خیر نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔

زمین کا سیر ہونا۔ شاداب ہونا۔ زرخیز ہونا۔ درج نہیں۔ (لذت عشق)

رعایا برایا سبھی شاد تھے
زمیں سیر تھی ملک آباد تھے

زمین کمانا۔ گوڑی ہوئی زمین کو بونے

کے بعد ہموار کرنا۔ درج نہیں۔

جوالا پرشاد برق ؎

گوڑی جوتی زمیں کمائی
نیچے کی زمین اوپر آئی

زمین میں پتا ہے نہ آسمان میں۔ کہیں نام نشان نہیں۔ بنس نہیں۔ درج نہیں۔ امیر ؎

راحت کو ڈھونڈتا ہے عبث تو جہان میں
اس کا زمیں میں ہے نہ پتا آسمان میں

زمین میں گاڑ دوں گا۔ کسی کو دھمکا کر غصے میں کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)

زمین میں لات مارے تو پانی نکل پڑے۔ (عو) بڑا مضبوط ہے۔ طاقت ور ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

زناٹا۔ ا۔ سنسناہٹ۔ سائیں سائیں۔

اثر۔ زناٹا میں آواز کا شامل ہونا ضروری ہے۔ سنسناہٹ یا سائیں سائیں میں آواز نہیں ہوتی۔ یہ فرق بیان کرنا ضروری تھا۔ فیلن نے زناٹا کے یہ معنی بیان کیے ہیں

The whiz of a solid body through the air.

اور لفظ whiz سے شور کا مفہوم جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اُردو کا عام فقرہ ہے بڑے زناٹے کی ہوا چل رہی ہے۔ یعنی بہت تیز اور شور انگیز۔

زنانِ ہنتری۔ وہ مرد جو عورتوں کی سی حرکتیں کرے۔

اثر۔ زنان پر اضافت دی ہوئی ہے۔ بغیر اضافت چاہیے۔

زنجیر پہننا۔ چاندی یا سونے کی زنجیر بطور زیور گلے میں ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے سونے کی زنجیر پہنی۔ (لغات اُردو)

زنجیر ہلانا۔ دروازے کی زنجیر کو بجانا تاکہ صاحب مکان کو خبر ہو۔ درج نہیں (فقرہ) اُس نے زنجیر ہلائی تو اندر سے ایک ماما کانپتی ہوئی آئی۔ (لغات اُردو)۔

زنجیر کرنا۔ (فارسی میں زنجیر کردن) گرفتار کرنا۔ اسیر کرنا۔ (لکھنؤ) پابزنجیر کرنا کسی کا۔

جرأت ؎

کوئی کہتا ہے مرنا ہی اب اس کے حق میں بہتر ہے
کوئی کہتا ہے دیوانہ ہے یہ زنجیر کر دیکھو

اثر۔ اب لکھنؤ میں متروک ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں کہ اب متروک ہے۔ میں نے جس لغت کا حوالہ دیا ہے اُس میں متروک ہونا درج ہے۔

زنجیر کھٹکھٹانا۔ دستک دینا۔ کنجی دروازے کی ہلانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) زنجیر کھڑکانا درج ہے۔

زندگی بسر ہونا۔ عمر کٹنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

زندگی تیر ہونا۔ (یاۓ مجہول۔ تیر) عمر بسر ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)

امی جی سے زندگی تیر ہو تو بڑی بات ہے۔
(اودھ پنچ)۔

زندگی حباب ہے۔ ضعیف اور بے ثبات ہے۔ درج نہیں۔

زندگی سے دق ہونا۔ جینے سے بیزار ہونا۔ بہت پریشان ہونا۔ درج نہیں۔ تنق ؎

ایک دن سب نے متفق ہوکر
عرض کی زندگی سے دق ہوکر

زندگی کی سیاہی کسی رنگ نہیں جاتی۔ جو پیدائشی بات ہوتی ہے وہ کسی ڈھب سے دور نہیں ہوتی۔ ع

کہ نتواں شست از زنگی سیاہی

درج نہیں۔

زندگی میں۔ جیتے جی۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

زندہ درگور۔ کمال ایذا اور تکلیف میں مبتلا۔

اختر شاہ اودھ ؎

تہ خانے میں ہوں میں زندہ درگور
پاتی نہیں ایک روزن مور

اثر۔ پورا محاورہ زندہ درگور ہونا ہے۔ شعر میں بھی لفظ ہوں موجود ہے۔

زندہ رہنا۔ بقید حیات رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نہیں معلوم میں اب تک زندہ کیوں کر رہا۔ (لغات اُردو)۔

زندہ ہونا۔ کسی دھات کے کشتے کا اپنی اصلی حالت پر آجانا۔

ذوق ؎

ذکر دنیا نفس مردہ کو ہوا آب حیات
مرکے یہ سیماب پھر زندہ دوبارا ہوگیا

اثر۔ زندہ ہونا کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ یہ صرف ذوق سے شعر تک برینائے مراعات النظیر محدود ہیں۔

زن زن۔ تیزی سے جیسے سے واسطے۔ (فقرہ) گاڑی زن زن نکل گئی۔

اثر۔ یہ اُردو نہیں۔ گاڑی زن سے نکل گئی بولتے ہیں۔ جیسے خود بھی علحدہ لکھا ہے۔

زنگولہ۔ (بالفتح) جرس۔ گھنٹا۔

قلق ؎

انساں کا دم نزع نہیں بولتا گھنگرو
زنگولہ بھی ہے کمر پیک اجل کا

اثر۔ زنگولہ چھوٹی گھنٹی ہے نہ کہ جرس یا گھنٹا۔ پیک کی کمر میں چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں بندھی ہوتی ہیں نہ کہ جرس یا گھنٹا۔ پلیٹس میں بھی اس کے معنی لکھے ہیں:

a little bell

(چھوٹی گھنٹی)۔

زنند جامۂ ناپاک گازراں برسنگ۔ جس میں کچھ عیب ہوتا ہے اُسی پر طعنہ زنی اور گرفت ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

زور بازو سے۔ ذاتی محنت سے اس طرح درج نہیں۔ (فیلن) زور بازو درج ہے۔

زور دیکھنا۔ طاقت آزمانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم مرا زور دیکھتے ہو۔ (لغات اُردو)۔ زور دکھانا

درج ہے۔

زور ڈھینا۔ غرور ڈھینا۔ ہما ہمی نہ رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) زور ڈھ جانا درج ہے۔

زور کے آگے ظلم نہیں چلتا۔ مثل۔ جسے اپنے بل پر بھروسا ہوتا ہے وہ کسی طاقت سے نہیں دبتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں سمجھتا تھا کہ سحر کے آگے عیاری نہ چلے گی۔ زور کے آگے ظلم نہیں چلتا مگر عیاروں نے آفت برپا کر دی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

زور نہیں ظلم نہیں عقل کی کوتاہی۔ اپنے آپ کام خراب کرتا ہے۔ درج نہیں۔

زوروں پر آنا۔ جوانی پر آنا۔ طاقت ور ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زوروں پر ہونا۔ ترقی پر ہونا۔ جوش میں ہونا۔

جلیل ؎

ہے شام سے زوروں پہ یہاں پنجۂ وحشت
اے چرخ خبردار گریبان سحر سے

اثر۔ لغت نام نامعلوم میں اس کے مندرجۂ ذیل معنی درج ہیں:

۱۔ نہایت زور آور ہونا۔ مشاق ہونا۔
۲۔ طغیانی پر آنا۔ جوش و خروش پر ہونا۔
۳۔ حد کمال پر پہنچنا۔ کسی فن میں کامل ہونا۔
۴۔ جوانی میں بھرنا۔ جوانی پر ہونا۔ موٹا تازہ ہونا۔
۵۔ بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔

زور ہونا۔ اختیار ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُن پر ہمارا زور نہیں ہے (لغات اُردو)۔

زوف ہے۔ لعنت ہے۔ تف ہے۔ (لغت نام نامعلوم) درج نہیں۔ خالی زوف لکھا ہے۔ خود جو شعر پیش کیا ہے وہ زوف ہے کی مثال ہے۔

رشک ؎

یاد بھولے سے نہ آئی دین کی
زوف ہے اے حرص دنیا زوف ہے

زہد ریائی خشک ملائی۔ زہد جو صدق دل سے نہ ہو محض دکھاوے کے لیے ہو گناہ بے لذت ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر شخص جسے کچھ بھی خوف خدا ہو "اضرار بالناس" (خلق خدا کو آزار پہنچانا) سے بچتا رہے کہ اصل کفر ہے۔ زہد ریائی خشک ملائی۔ (شریف زادہ)۔

زہر کے گھونٹ ہونا۔ تلخ ہونا۔ ناگوار ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

زہر مار۔ زہر کا اثر دور کرنے والی چیز۔

اثر۔ اسے زہر مارنے کی دوا کہتے ہیں۔ بلکہ زہر مہرہ۔

زہر مارنا۔ زہر کا اثر زائل کرنا۔ زہر کو دور کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

(لغت نام نامعلوم)۔

زہرہ۔ (بالفتح و فتح سوم) ۳۔ لقب حضرت فاطمہؓ کا۔

اثر۔ یہ الف سے ہے نہ کہ ہائے ہوز سے۔ زہرا۔

زہرہونا۔ سفر ہونا۔ درج نہیں مثلاً حکیم صاحب نے کہا گوشت تمہارے حق میں زہر ہے۔

زہق۔ (ع) بالکسر و یائے معروف و فتح سوم) سیماب۔

اثر۔ خارج۔

زیادتی۔ کثرت۔ افراط۔ (اردو) جبر ظلم۔ زبردستی۔

اثر۔ اس کا ایک عام تلفظ زیادتی ہے۔ (بغیر دال و تشدید حرف تا) یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

زیارت۔ بزرگاں کفارۂ گناہ۔ مثل بزرگوں کی زیارت سے گناہ دھو جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

زیاں۔ نقصان۔ خسارہ۔

غالب ؎

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسدؔ
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائے گا

اثر۔ شعر میں یہ مثل نظم ہے: نادان کی دوستی جی کا زیاں۔ اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔ (خود حضرت مولف نے بھی نون کی ردیف میں لکھی ہے۔ یہ زیاں کے بدلے "ضرر" کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔ نادان کی دوستی جی کا ضرر)۔

زیٹ زپٹ۔ (ہانکنا کے ساتھ) بیہودہ لاطائل گفتگو۔ درج نہیں۔

زیاتتی۔ عورتیں زیادتی کو زیاتتی کہتی ہیں۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

زیر ہونا۔ مغلوب ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہ لڑکا مجھ سے زیر نہیں ہوتا۔ (لغات اردو)۔

زیست کرنا۔ زندگی بسر کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کسی طرح زیست کرتا ہوں (لغات اردو)۔

زیل۔ (بروزن چیل۔ فارسی زیر کا کا بگڑا ہوا) وہ آواز جو لڑکوں سے آواز میں مشابہ ہو۔ چیخنی وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

س

ساتا روہن۔ سات بھیڑیوں کا جتھا۔ گرگ بندی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ساتھ سو کر منہ چھپانا۔ ساتھ سونا اور منہ چھپانا۔ بے تکلفی میں تکلف کرنا۔ اقرار میں انکار کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سات بھائی۔ ایک قسم کی چڑیاں جو اکثر ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا: عموماً سات

ساٹ کی ٹکڑیوں ہیں ۔ (فیلن)۔

سات پانچ کی ہانڈی چوراہے پر پھوٹتی ہے۔ فریب ظاہر ہو کے رہتا ہے ۔ درج نہیں ۔ سات پردوں میں رکھنا۔ کمال حفاظت کرنا ۔ بہت احتیاط سے رکھنا۔ ؎

سات پردوں میں رکھوں اُس کو چھپا
آئے گر آنکھوں میں وہ نور نظر

اثر ۔ پورا محاورہ سات پردوں میں چھپا کر رکھنا ہے ۔ مثال میں جو شعر پیش کیا گیا ہے اُس میں لفظ چھپا موجود ہے ۔ فیلن نے بھی سات پردوں میں چھپا کر رکھنا تحریر کیا ہے اور مثال میں وہی شعر درج کیا ہے جو حضرت مولف نے نقل کیا ہے ۔

سات چھپّروں کا پھونس ۔ (عو) آگ لگے ۔ غارت ہو ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) آئے دن کی موئی سوختی ۔ اس گھرداری کو لوکا ۔ سات چھپروں کا پھونس ۔ نگوڑی جان جلنے ہی کی ہوگئی ۔ (اودھ پنچ) ۔

سات چُلّو لہو پینا ۔ (عو) سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار ۔ درج نہیں ۔
قلق ؎

میں سلامت کب اس کو چھوڑوں گی
سات چُلّو لہو تو پی لوں گی

ساتر ۔ (ع) چھپانے والا ۔

اثر ۔ خارج ۔

سات ماموؤں کا بھانجا بھوکا ہی رہتا ہے ۔ ہر ایک دوسرے کے بھروسے پر خبر نہیں لیتا ۔ جس کام کے کئی سربراہ کار ہوں وہ خراب ہی ہوتا ہے ۔ اس طرح درج نہیں ۔
(محاورات ہند) ۔

ساتھ جوڑ خصم کا ۔ سب سے مستقل ساتھ میاں بیوی کا ہوتا ہے ۔ درج نہیں ۔ (فیلن) ۔

ساتھ کرنا ۔ کسی کا شریک یا طرف دار ہو جانا ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) امیر اُس سے لڑ چکے ہیں ۔ اب اُس نے لقا کا ساتھ کیا ہے ۔ (طلسم ہوش ربا) ۔

سات کھا کے ذات کون پوچھتا ہے ۔ میل ملاقات یک جہتی کے بعد ذات پات کا سوال نہیں پیدا ہوتا ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) ۔

ساتھ والا ۔ ۱ ۔ ہم راہی ۔
۲ ۔ سازندہ ۔

اثر ۔ ساتھ والا کے معنی سازندہ کہیں میری نظر سے نہیں گذرے ۔ اس کے معنی ہم راہی رفیق کے سوا اور کوئی نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم ۔ نیز فیلن اور پلیٹس) ۔

ساتھوں ساتھ ۔ ہم راہ ۔ برابر سے ۔ ساتھ ساتھ ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) یورپ کے ساتھوں ساتھ انگلستان میں مذہب کے ... تناور درخت جھونکوں سے جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر رہے ہیں ۔
(اودھ پنچ) ۔

ساج ۔ (معرب سال کا) ایک مشہور لکڑی جس کی کشتیاں بناتے ہیں ۔
۲ ۔ ایک قسم کا پتھر جس سے تلوار کو

صیقل کرتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

ساتھی۔ (ع و) ساتھ ہی کا مخفف۔ فوراً۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نئے حالات جانے کے ساتھی کیوں کر ظاہر ہو جائیں گے۔

سالو۔ ایک قسم کا سرخ کپڑا۔
اثر۔ خارج۔

ساٹن۔ ایک قسم کا دبیز ریشمی کپڑا۔ اطلس۔ تافتہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ انگریزی Satin سے بنا لیا ہے۔

ساجنا۔ (ھ) (ہندو) سجنا۔ سجانا۔
اثر۔ خارج۔

ساجھا بھلا جورو اور خصم کا۔ باقی سب ساجھے فساد کی جڑ ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ساجھا چھوٹنا۔ شرکت ختم ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن) (ساجھا ٹوٹ جانا درج ہے)۔

ساجھا دینا۔ حصہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میرا ساجھا دو۔ (لغات اُردو)۔

ساجھے کی ہولی سب سے بھلی۔ (مثل) خوشی کا لطف جب ہے کہ مل جل کے منائی جائے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

ساجھے کے چنے دُکھتی آنکھوں چابنے پڑتے ہیں۔ شراکت کے کام میں کوئی عذر چل نہیں سکتا۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)

سادس۔ (ع) چھٹا۔ ششم۔ مؤنث کے لیے سادسہ۔
اثر۔ خارج۔

سادہ پن۔ سادہ پنا۔ سادگی۔ بھولا پن۔
اثر۔ سادہ پن صحیح۔ سادہ پنا غلط اور محتاج سند۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سادھو بچہ۔ کنایتہً۔ مکار۔ فریبی۔
اثر۔ لکھنؤ میں شہدوں کے ایک غول کو سادھو بچہ کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

سادھو کا دین نہ مادھو کا لین۔ (سادھو واو مجہول) کسی سے کوئی معاملہ اُلجھا ہوا نہیں ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سادھوؤں کو کیا سواد۔ جو لوگ ترک لذات کرتے ہیں ان کے متعلق یہ مثل بولی جاتی ہے۔ (فقرہ) تارک لذات کے لیے کیا مزا۔ مثل ہے کہ سادھوؤں کو کیا سواد۔

سار۔ (ہندو) وزن۔ قیمت۔ گن۔ سار جاننا گُن جاننا۔ قدر پہچاننا۔
اثر۔ خارج۔

سارسری۔ ایک زیور کا نام
اثر۔ خارج۔

سارنگ۔ ایک راگ جو دوپہر کے وقت گایا جاتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فیلن) (اسے دیپک کی ایک راگنی لکھا ہے)۔

سارنگ کا چھتا چھیڑنا۔ کنایتہً کسی کو چھیڑ کر اپنے سر بلا لینا۔ (سارنگ شہد کی بڑی مکھی)۔

اثر۔ لکھنؤ میں "بھڑ کا چھتا چھیڑنا" بولتے ہیں۔

سارنگی جلنے لگی۔ رونے لگا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے۔ بات کی پاس داری پر دم ضرور ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ساری پیری۔ (عو) مکمل۔ ہمہ تن۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پھر بہن بولو مجھے برا لگے کہ نہ لگے میں ساری پیری بن آگ جلوں کہ نہ جلوں۔ (اودھ پنچ)۔

ساڑھ ستی سینچر۔ نحوست کے دن۔ بدقسمتی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ساڑھ ستی سنیچر مٹاتے ناہموار کھیتوں کی مینڈیں منجھاتے تین چار روز میں تیس چالیس کوس کا فاصلہ طے کیا۔ (اودھ پنچ)۔

ساڑھی۔ (ھ۔ اساڑھی کا مخفف) فصل ربیع جس میں گیہوں چنا مٹر مسور۔ ارہر وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

ساز ملانا۔ گانا شروع ہونے سے قبل مختلف سازوں کو ہم آہنگ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سازندوں اور گائنوں کو حکم دیا کہ اپنے اپنے ساز ملائیں اور عمرو نے جوڑی تنے کی اپنے پاس سے نکالی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

ساس سے توڑ بہو سے ناتا۔ اس کا مآل اچھا نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ساس کا اوڑھنا۔ پتوہ (بہو) کا بچھونا (مثل) بڑے کی چیز کی ناقدری۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

ساسنا۔ (ھ۔ سنسکرت شاسنا) (ہندو) جرمانہ کرنا۔ دھمکی دینا۔

اثر۔ خارج۔

ساعت بچارنا۔ فال دیکھ کر اچھا برا وقت بتانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بغل میں پرانا پترا دبائے پنڈت باہمن ساعت بچارنے کی صدا لگاتا۔ (حاجی بغلول)۔

ساعی ہونا۔ کوشش کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

سافل۔ (ع) نیچے والا۔

اثر۔ خارج۔

ساقط ہونا۔ گرنا۔ اُس کا حمل ساقط ہوا۔ یہ مفہوم حمل کے ذیل میں درج نہیں۔ صرف حمل ساقط کرنا علٰحدہ لکھا ہے یعنی عمداً پیٹ گرانا۔ حمل ساقط ہونا (اتفاقاً گر جانا)۔ نہیں لکھا۔ لغات اُردو میں درج ہے۔

ساکھا پڑنا۔ ۱۔ بڑی بھاری لڑائی ہونا معرکۂ عظیم ہونا۔

۲۔ بہت صدمہ یا حادثہ واقع ہونا۔ درج نہیں۔

(لغت نام نامعلوم) (ساکھا ڈالنا درج ہے)۔

ساکھ بگڑنا۔ اعتبار اٹھ جانا۔ درج نہیں۔

ساکھ بیٹھنا۔ اعتبار قائم ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

آرزو ؎

بیٹھی ہوئی ہے ساکھ وہ برتاؤ کیا تھا

جو لائے تھے، جاتے ہوئے سب سونپ دیا تھا

ساکھ رکھنا۔ اعتبار رکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ چار لاکھ کی ساکھ رکھتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

ساکھے کا ہاتھ۔ تلوار کا بھرپور وار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھئی واہ جوان کیا ساکھے کا ہاتھ مارا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ساکھے کی تلوار کرنا۔ شدت کی تیغ زنی یہ تہیہ کر کے کہ ماریں گے یا مر جائیں گے جم کر لڑیں گے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اسد وغیرہ سب نے جم کر ساکھے کی تلوار کی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

ساکھے کے جوان۔ بہادر۔ مارنے مر جانے والے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جنگ رستمانہ کرتے اپنے آقا کے ساتھ چلے آتے ہیں۔ سب ساکھے کے جوان ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

ساکھے کی کمائی میں سب کا ساجھا۔ (مثل) سخی اپنے فائدے میں دوسروں کو بھی شریک کر لیتا ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ساکھ گئے پھر ہاتھ نہ آئے۔ مثل: بات جہاں بگڑی بس بگڑی پھر نہیں بنتی۔ درج نہیں (فیلن)۔

سٹ سے۔ یکایک ہاتھ سے نکل جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس طرح سٹ سے نکل جانے دیتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

سالم رہنا۔ قائم رہنا۔ مسلم رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس معاملے میں کسی کی آبرو سالم نہیں رہی۔ (لغات اُردو)۔

سامنے دار۔ سامنے کی طرف۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہی ہاتھ جو بیتاب دل کو سنبھالے ہوئے تھے سینے پر سے اٹھ کر اس لفافے کی طرف جھک پڑے جو اس کے سامنے ہی دار زمین پر پڑا ہوا تھا۔ (رشتاق زہرہ)۔

سان۔ (بسکون سوم) لکڑی میں چھید کرنا۔ کاٹنا۔ چول کھودنا۔ (ہندو)۔ (کنایتہً) تکلیف دینا۔

اثر۔ خارج۔

سانپ اور چور دبے پیر چوٹ کرتا ہے۔ اپنے بچانے کے لیے چوٹ کرتا ہے۔ ان سے الگ رہنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

سانپ تو نکل گیا مگر راستہ برا پڑا۔ (مثل) یعنی آفت سے تو بچ گئے مگر یہ شگون برا ہوا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے مگر اپنی باہنی میں سیدھا چلتا ہے۔ (مثل) اُس کی نسبت

بولتے ہیں جو اپنوں سے برا سلوک کرے۔

جانؔ صاحب ؎

لاکھ ٹیڑھا اجی گو سانپ ہے باہر چلتا
ہے مثل سیدھا ہے وہ یا بنی کے اندر چلتا

اثر۔ مثل کا مطلب بالکل برعکس ہے یعنی برا آدمی سب جگہ اینٹھتا ہے مگر اپنے گھر میں سیدھا رہتا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سانپ سونگھی چیز ہے۔ اس میں کوئی کچھ تصرف نہیں کر سکتا زبردست کی چیز ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سانپ کا بچہ سنپولیا۔ کم عمر بہت خطرناک ہے۔

اثر۔ مثل کے معنی غلط بیان کیے گئے۔ اس کے معنی ہیں بُرے کی اولاد بھی بُری ہوتی ہے۔ شریر کا بچہ بھی شریر ہوتا ہے۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔

سانپ کا سر ہی کُچلا کرتے ہیں۔ (مثل) موذی کو جیتا نہیں چھوڑتے۔ قتل الموذی قبل الایذا۔ درج نہیں۔

سانپ کا سونگھ جانا۔ (عو) سانپ کا ڈس جانا۔

ناسخؔ ؎

شمیم کاکل پیچاں سے میں جو اونگھ گیا
تو آپ کہنے لگے اس کو سانپ سونگھ گیا

اثر۔ پیش کردہ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ محاورہ لفظ "کا" کے بغیر ہے۔ لغت نام نامعلوم میں سانپ سونگھ جانا درج ہے نہ کہ سانپ کا سونگھ جانا۔

سانپ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا ہے۔ سانپ کا کاٹا بہت جلد مر جاتا ہے۔

اثر۔ لفظ ہے مثل کا جزو نہیں۔ یہ اس کے ہے۔ صرف لفظی معنی لکھ دیے۔ مجازاً آدمی کو بعض امور ایسے پیش آتے ہیں جن کا چارہ کار نہیں ہوتا۔

سانپ کا کاٹا سووے بچھو کا کاٹا رووے۔ سانپ کا کاٹا ترت مر جاتا ہے بچھو کی لہر مارتی رہتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سانپ کے پاؤں پیٹ میں ہوتے ہیں۔ بدذات کی بدی ظاہر نہیں ہوتی۔ اندر ہی اندر برائی کرتا ہے۔ درج نہیں۔

سانپ کی سی کیچلی جھاڑنا۔ نکھرنا۔ صاف ستھرا بننا۔ بیماری سے صحت پانے کی جگہ

شوقؔ قدوائی ؎

کھُل گیا موباف تو عاشق چلے دل وارنے
سانپ کی سی کیچلی جھاڑی ہے زلف یار نے

اثر۔ کیچلی جھاڑنا کے معنی بیماری سے صحت پانا قطعاً غلط۔ نکھرنا یا سنورنا ہے۔ چوٹی کی رعایت سے۔ موباف کھلنے کو بیماری سے کیا تعلق۔

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ دفع شر بھی ہو جائے اور کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اثر۔ جس طرح مثل تحریر ہے اس کا مطلب اُلجھ گیا ہے۔ صحیح قدرے تغیر کے ساتھ

اس طرح ہے۔ (فقرہ) کام کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچائے۔ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے۔ (افسانۂ نادر جہاں)۔

سانپ نہیں جو مٹی چاٹ کر رہیں۔ (مثل) ہر شخص اپنے ہی مزاج کے موافق غذا کھا سکتا ہے اس میں تغیر نا ممکن ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

سانپوں کی سبھا میں زبانوں کی لپالپ۔ (مثل) بڑوں کے کام بڑے ہی ہوتے ہیں۔ موقع پایا اور ڈس لیا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

سانٹ لینا۔ کسی شخص کو اپنی طرف کر لینا۔ مخالف کے آدمی کو توڑ لینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ گانٹھ لینا بولتے ہیں۔ حضرت مولف نے گاف کی ردیف میں خود بھی میرے بیان کردہ معنی تحریر کیے ہیں۔

سانٹھ لگانا۔ گرہ دینا۔ تاگے کے دونوں سروں کو جوڑنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

سان چٹانا۔ کسی دھار دار آلے کو سان پر تیز کرنا۔ درج نہیں۔

انجم ؎

پھیرا گلے پہ بارہا لیکن نہ اس پر بھی کٹا
خنجر کو اپنے سنگ دل تو سان یا پتھر چٹا

ساندا۔ (ھ) وہ رسی جو گائے اور بھینس دوہنے کے وقت لاتوں میں باندھ دیتے ہیں تاکہ دولتی نہ مارے۔

اثر۔ خارج۔

ساندرِک۔ (س۔ بضم سوم و سکون چہارم و کسر پنجم)۔ وہ علم جس کے ذریعے سے ہاتھ پاؤں کی لکیریں دیکھ کر انسان کے برے بھلے طالع کا حال دریافت کرتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

سانڈیا۔ (نون غنہ۔ ھ) اونٹ کا بچہ۔ گوٹا بننے کا بیلن۔

اثر۔ خارج۔

سانسا رہنا۔ اندیشہ رہنا۔ درج نہیں۔

سانس اُلٹنا۔ دم گھٹنا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

صدمے سے طاقت جسد و روح گھٹ گئی
بچے کی سانس خوف کے مارے اُلٹ گئی

سانس اوپر کو چڑھنا۔ سانس کا اوپر کی طرف کھنچنا۔ کنایتہً نزع کا ہنگام ہونا۔

مصحفی ؎

سانس سینے سے کچھ اوپر کو چڑھی جاتی ہے
وقت آیا ہے مگر آج برابر اپنا

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ اصل محاورہ سانس چڑھنا یعنی دم پھولنا دمہ ہونا ہے۔

سانس کے ساتھ آس ہے۔ دم کے ساتھ امیدواری لگی ہوئی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سانس لینا۔ سانس اوپر کی طرف کھینچنا اور چھوڑنا۔

جرأت

؎ درد دل سے جو دم لگا گھٹنے
سانس لینا مجھے محال ہوا

اثر۔ بطور محاورہ اس کے معنی ہیں آرام کرنا۔ مثلاً کام کی وہ کثرت ہے کہ سانس لینا محال ہے۔

سانسی۔ (ھ۔ نون غنہ) مشہور خانہ بدوش قوم جرائم پیشہ ہے۔

اثر۔ خارج۔

سانک۔ (نون غنہ) برچھی۔ نیزہ بھالا۔ آنکس

اثر۔ خارج

سانکر۔ سانکری۔ (س۔ نون غنہ)۔

۱۔ زنجیر۔

۲۔ ایک قسم کا عورتوں کا زیور۔ مضبوط۔ جست۔

اثر۔ خارج۔

سانگ۔ (ھ) بھیس۔ کسی کی نقل بنانا۔ بھیس بنانا۔ کھیل۔ تماشا۔ راس لیلا وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔ اُردو میں اس کا املا سوانگ (باضافۂ واو) ہے اُسے رہنے دیجیے۔ اس تلفظ کے ساتھ۔

سانولا ہو جانا۔ رنگ کالا پڑ جانا۔

اثر۔ فصیح سانولا جانا ہے۔ وہ درج ہی نہیں۔ (لغت نام نا معلوم میں سانولا جانا ہی درج ہے)۔

سانولیا۔ سانولا معشوق۔ سانولی رنگت۔ سانولی صورت۔ درج نہیں۔ ایک ہندی گیت کے بول یاد آئے: چھب دکھلا جا بانکے سانولیا دھیان لگا مورا تو را رے۔

لغت نام نا معلوم میں بھی سانولیا درج ہے۔ سانولی صورت کے متعلق یہ شعر کسی کا ہے ؎

بول بالا ہو ترا سانولی صورت والے
تجھ کو دیتے ہیں دعائیں یہ ترے متولے

حضرت مولف نے راسخ کا یہ شعر نقل کیا ہے ؎

وصیت حسن لیلیٰ کو یہ کی تھی عشق مجنوں نے
سیہ قسمت ہمیشہ سانولی صورت پہ مرتے ہیں

سانیا۔ (ھ) (ہندو) سوگ۔ ماتم۔

اثر۔ خارج۔

ساواں برسنا۔ ہلکی ہلکی بوندیاں پڑنا۔ پھوار پڑنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) باجرا برسا نہیں ساواں برسا کہیے۔ باجرا برسا کہاں کی زبان ہے۔ (اودھ پنچ)۔

نوٹ:۔ (باجرا برسا فیلن میں درج ہے بمعنی ننھی ننھی بوندیاں پڑنا۔ لہٰذا اسے دہلی کی زبان سمجھنا چاہیے۔ اثر)۔

ساون آنا۔ ساون کا مہینہ شروع ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ساون آیا تو ساڑی بھیجنے کی فکر ہے۔ (لغات اُردو)۔

ساون بھادوں۔ وہ مکان جس میں چاروں طرف باریک باریک جالیاں لگی ہوئی ہوں اور اُس میں نظر ٹکرانے سے بارش کی سی کیفیت نظر پڑے۔

صبا

ے دونوں آنکھیں مری رونے میں ہیں ساون بھادوں
ایک بھادوں کی گھٹا ایک گھٹا ساون کی

اثر۔ فیلن میں ساون بھادوں کے ایک معنی
a kind of lattice work
(ایک قسم کا کھلا ہوا جالی کا کام) ہیں اس پر یہ عمارت کھڑی کی گئی ہے اور سند میں صبا کا شعر موجود! جس کا مطلب شدت سے رونے کے سوا کچھ نہیں اور جیسے نثر میں کہتے ہیں ایک آنکھ ساون ایک آنکھ بھادوں۔ فیلن میں ساون بھادوں کے ایک معنی گیدڑوں کی شادی بھی لکھے ہیں۔ نہ معلوم اسے کیوں نظر انداز کر دیا گیا۔

ساون بھادوں ملنا۔ ساون سے بھادوں ملنا۔ ساون کے مہینے کا تمام ہو کر بھادوں کا شروع ہونا اُس روز بیش تر بارش ہوتی ہے۔ مجازاً بہت بارش ہونا۔

جلال ے
ہوئیں اشک بار آنکھ لگتے ہی آنکھیں
لگے ملنے ساون سے بھادوں ابھی سے

اثر۔ فصیح "ساون بھادوں کا ملنا" ہے اور مجازاً اس کے معنی ہیں دو بچھڑے ہوئے دوستوں کا مدت کے بعد ملنا اور زار و قطار رونا۔ گویا ساون بھادوں مل رہے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم میری تائید میں ہے)۔

ساونٹا۔ ساونٹھا۔ (نون غنہ) مستعد آمادہ۔ ایک جگہ پر جمع۔

اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ دہلی کی تخصیص کرنا چاہیے تھی۔

ساون کے اندھے کو ہرا ہرا سوجھے۔ مثل۔ ہر شخص اپنے حال کے موافق سب کی حالت خیال کرتا ہے۔

تلق ے
جو کہ ہوتا ہے اندھا ساون کا
سوجھتا ہے اُسے ہرا ہی ہرا

اثر۔ صحیح مثل لفظ ہی کے اضافے کے ساتھ ہے: ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔ تلق کے پیش کردہ شعر میں بھی لفظ ہی موجود ہے۔ (لغت نام نامعلوم میری تائید میں ہے)۔ مثل کا مفہوم بھی مختلف ہے: اگر کوئی دولت مند غریب یا مفلس ہو جائے تو امیری کی بو اُس کے دماغ سے پھر بھی نہیں جاتی۔ غریبی میں امیری کا حوصلہ باقی رہتا ہے۔

ساون گھوڑی۔ بھادوں گائے۔
ماگھ میں جو بھینس بیائے جی سے جائے۔
یہ مثل دیہاتیوں کی اپنے تجربے کی بنا پر ہے۔ ضرور نہیں کہ ایسا ہی ہو۔

سائیسی علم دریاؤ۔ مثل۔ (اس مثل میں علم کا عین و لام بکسر ہی زبانوں پر ہیں)۔ ہر علم و ہنر میں خاص راز ہیں۔

اثر۔ اور سائیسی کی جگہ سئیسی ہے۔ خود حضرت مولف نے بھی تنہا سئیس بروزن رئیس سائیس کے ساتھ درج کیا ہے۔ سئیس کی تائید میں تلق کا یہ شعر بھی حاضر ہے

باگڈور ہے کلابتو کی نفیس
آگے آگے لیے ہوئے وہ سئیس

سائیں آگے دیکھو۔ جب فقیر کو کچھ دینا نہیں ہوتا تو کہتے ہیں۔ یعنی برکت ہے (برکت بفتح اول و دوم و تشدید کاف پڑھیے عورتوں کی زبان)۔

سائیں برکت ہے۔ حسب اندراج بالا۔ یہ بھی درج نہیں۔ (فقرہ) پھر مانگو سائیں برکت ہے۔ (اودھ پنچ)۔

سائیں گھوڑے مر گئے گدھن آیو راج۔ کاگا پہ لینت ہیں اور گئے ہیں باج۔ (کنڈلیا گردھر) منقول از فیلن)۔ درج نہیں۔ قریب قریب وہی مطلب ہے جو اس مثل کا ہے۔ اندھیر نگری چوپٹ راج۔ اکثر ہندی کہاوتیں اردو میں شامل ہیں۔ ایک سائیں ...... بھی ہی)۔

ساد۔ اس لفظ کے معنوں کی ایک قطار ہے۔ حالاں کہ ساہ مہاجن ہے اور بطور تنبیہ جی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

ساما۔ (مذ) (ہندی) عوض معاوضہ۔ ہنڈی کا باہمی لین دین۔

اثر۔ خارج۔

سباہہ۔ (ع) کلمہ کی انگلی۔ سباس (س۔ سواس) (ہندی)۔ خوشبو۔

اثر۔ خارج۔

سب بات کھوٹ بھلی دال روٹی۔ پیٹ کی فکر سب کاموں سے ضروری ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

سیب میں تھوہڑ کی قلم باندھی۔ منقولہ۔ بے جوڑ شادی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسی جگہ شادی کی تو اب ملامت بھی سراوڑھو۔ کوئی کہتا ہے کہ سیب میں تھوہڑ کی قلم باندھی ...... کوئی کچھ کوئی کچھ (اودھ پنچ)۔

سب بھول گیا۔ بے حواس ہو گیا۔ اوسان خطا ہے۔ درج نہیں

سبت۔ (ع۔ بافتح) سنیچر کا دن

اثر۔ خارج۔

سب جھونک دیا۔ مال سب لگا دیا۔ صرف کر ڈالا۔ درج نہیں۔

سبحان تیری قدرت۔ کلمۂ تحسین کی بولی۔ ۲۔ مقام تعجب اور تضحیک پر بھی بولتے ہیں۔ سحر

سبحان تیری قدرت ہر بات میں ہے صنعت
معشوق بے دہن کو کیا خوش بیاں بنایا

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ اب یہ محاورہ عامیانہ سمجھا جاتا ہے۔ خواص سبحان اللہ یا جل شانہٗ بولتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سب دھان باون پنسیری۔ مثل سب کو ایک لاٹھی ہانکنا۔ برے بھلے میں امتیاز نہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (اودھ پنچ) سب دھان بائیس پسیری درج ہے۔ اور مثل اس طرح بھی بولی جاتی ہے۔

سبز رنگ۔ وہ خوب صورت آدمی جس کے رنگ میں خفیف جھلک سبزی کی ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ حضرت مولف نے سبز رنگ سبز فام کی شرح میں صرف کر دیا ہے۔

سبزہ۔ کبوتر کا ایک رنگ۔ یہ مفہوم درج

نہیں۔ امیر ؎

سبزوں کے یہ سبز ہیں پر و بال
مدحت میں زباں ہے سبزہ ساں لال

سبزہ ۔ ۴۔ ایک قسم کا آم۔
اثر۔ یہ کوئی نئی قسم کا آم ہے جو نہ دیکھا نہ سُنا۔

سب سے بھلا بھیک کا روٹ۔
(مقولہ) کام چور نوالے حاضر۔ بغیر محنت کیے پیٹ کا سُبیتا ہو جائے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

سب سے بھلا کسان کھیتی کرے اور گھر رہے۔ نہ کسی سے مجرا نہ سلام۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سب سے بھلے ہم نہ رہے کی شادی نہ گئے کا غم۔ بے فکر آزاد کو نہ کسی بات کی خوشی نہ غم۔ ہوا نہ ہوا برابر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

سب صورت لنگور فقط دُم کی کسر ہے۔ بدکا واک شخص پر پھبتی کسنا درج نہیں۔ اس کو قدرے مہذب بنانے کے لیے اس طرح بولتے ہیں :۔ دم کی کسر رہ گئی۔ یہ بھی (د) کی ردیف میں درج نہیں۔

سب کو ایک لاٹھی ہانکنا۔ ہر ایک سے یکساں برتاؤ کرنا بغیر تمیز درجے اور مرتبے یا حیثیت کے۔
اثر۔ صحیح محاورہ باضافۂ ہی سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکنا ہے۔
(فقرہ) گنوار کا لٹھ یعنی زنگی شوم سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکتا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

سب کو دیا ڈھکیل ہم ہی رہے اکیل۔ (عو) سب کو ٹنٹخار دیا اکیلے گل چھرّے اڑائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لیڈر وہی بن سکتا ہے جو بقول نواب نصیبن: "سب کو دیا ڈھکیل ہم ہی رہے اکیل" (اودھ پنچ)۔

سب کے دیکھتے۔ لوگوں کے سامنے۔ آنکھوں کے رو برو۔ علانیہ۔ کُھلم کُھلا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سب گڑ لاٹ ہو گیا۔ سارا کام خراب ہو گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سب گنوں پورا۔ لائق۔ ہوشیار۔ (فقرہ) لڑکا اللہ رکھے سب گنوں پورا ہے۔
اثر۔ اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں: نہایت چالاک۔ مکار۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
نواب مرزا شوقؔ ؎

کون تجھ کو کہے ادھورا ہے
ارے تو سب گنوں میں پورا ہے

(سب گنوں پورا اور سب گنوں میں پورا دونوں طرح بولتے ہیں۔ عام سب گنوں پورا)۔ حضرت مولف نے دوسری مثل میں خود بھی محاورے کا یہی مفہوم لیا ہے :۔ سب گنوں پوری کوئی نہ کہے لنڈوری۔ چالاک اور عیار عورت۔

سب گنوں پورا کوئی نہ کہے ادھورا۔ (مثل) بظاہر ہنرمند مگر در اصل کچھ نہیں ہر کام میں ناقص

درج نہیں۔ (فقرہ) کہنے کو کہہ سکتے ہیں کہ سب گنوں الخ

سب گنوں پوری، کوئی نہ کہو لنڈوری۔ چالاک اور عیّار عورت۔

اثر۔ مثل لنڈوری کے بجائے ادھوری کے ساتھ بھی ہے۔ (فقرہ) تمہاری کل بے کل ہے وہی مثل ہے کوئی نہ کہو ادھوری سب گنوں پوری۔ (عقد ثریا)۔

سبل۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) موتیابند۔

اثر۔ خارج۔

سبھاؤ۔ ۱۔ عادت۔ خو۔

۲۔ ڈھنگ۔ قاعدہ۔

اثر۔ ہمیشہ اچھے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اس طرف اشارہ کرنا چاہیے تھا۔ فیلن میں اس کا ترجمہ Good disposition لکھا ہے۔

سبیل لگانا۔ پانی پلانے کا تمام سامان راستے میں مہیا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) سبیل رکھنا درج ہے۔ (سبیل لگانے میں عارضی کا مفہوم ہے۔ جو دیگر مندرجہ محاورات سے نہیں نکلتا)۔

سپّا۔ ٹپس۔ ڈھب۔ ڈھنگ۔

اثر۔ لکھنؤ میں سِپّا کہتے ہیں۔ جسے لکھا ہے مگر بلا تخصیص لکھنؤ۔

سپرد ہونا۔ سونپا جانا۔ حوالے ہونا۔ نظر بند ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سپر ہونا۔ پناہ ہونا۔ درج نہیں۔

سپنڈا۔ ہندوؤں میں سات پشت تک کا رشتہ دار۔

اثر۔ خارج۔

سپھل ہونا۔ کامیاب ہونا۔ بہرہ مند ہونا۔ درج نہیں۔

جوالا پرشاد۔ برق ؎

نیت میں ہو پھل جناب باری
محنت ہو سپھل جناب باری

سپیدی۔ ۳۔ (اُردو۔ قلعی۔ پتھر کا پھنکا ہوا چونا۔ سنگ مرمر کا چونا۔

ناسخ ؎

شب جو الٹی اس نے روئے حیرت افزا سے نقاب
چاندنی بن کر سفیدی رہ گئی دیوار پر

بیش تر بالوں پر سفیدی ہے۔

اثر۔ پتھر یا سنگ مرمر کی قید فضول۔ سفیدی چونا ہے جو دیواروں پر پھیرا جاتا ہے جسے چونا پوتنا بھی کہتے ہیں۔ (فقرہ) مکانوں میں سفیدی ہو رہی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

ستاپ۔ (عم) پاپ۔ گناہ۔ الزام۔ درج نہیں۔ (فقرہ) واللہ عجب ذات شریف ہیں۔ اتنی نازک جانوں کا ستاپ انھوں نے لیا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

ستاور۔ (ھ) ایک دوا کا نام۔

اثر۔ خارج۔

ست پُتی۔ (عو) سات بیٹوں کی ماں۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں ست پوتی (واو

معروف بالضم) کہتی ہیں۔ اس طرح بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ (لغت نام نامعلوم)

ستر دو بہتر پیوند۔ ایسا لباس جو بہت زدہ ہو۔ درج نہیں۔

ستور۔ (ف) (بروزن حضور بکسر اول و فتح دوم غلط ہے) چارپایہ۔ خصوصاً گھوڑا خچر بیل۔

اثر۔ خارج۔

ستھرائی۔ (دہلی) صفائی۔ نفاست۔ خوش سلیقگی۔ طبیعت کی صفائی۔

اثر۔ لکھنؤ میں مندرجہ خیال لفظ ستھراپا یا ستھراپن سے ادا ہوتا ہے۔ اور ستھرائی سے مُراد تیلیوں کی جھاڑو ہوتی ہے جس سے گھر میں جاروب کشی کی جاتی ہے۔

ستھرائی پھیرنا۔ جھاڑو دینا۔
۲۔ کنایتہً برباد کرنا۔ لوٹ کر لے جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں نمبرا ستھرائی پھیرنا کے بجائے جھاڑو دینا ہے اور نمبر ۲ کے بجائے جھاڑو پھیر دینا۔

ستھیا۔ ستیا۔ (ھ) آنکھوں کا حکیم۔ کحّال۔

اثر۔ خارج۔

ستیا سی کی جڑ۔ خانہ ویرانی کی اصل۔ فتنہ پرداز۔ خانہ خراب۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ستیا ناسی کی جڑ۔ خانہ ویرانی کی اصل۔ فتنہ پرداز۔ خانہ خراب۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سٹورا۔ پنجیری جو زچہ کو کھلاتے ہیں اس میں سونٹھ ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام ہوا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بغیر ہائے مخلوط بولتے ہیں۔ سٹورا علاوہ برایں سٹورا زچہ کو کھلایا بھی جاتا ہے اور تقسیم بھی ہوتا ہے۔

سَتی ست کرنا۔ خوف یا صدمے کے باعث معرض ہلاکت میں ڈالنا۔ جان سلب کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سَتی ست ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔ جان بلب ہونا۔ ہلاکت میں پڑنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سَٹ۔ (دہلی) سازش۔ تدبیر۔ ڈھب۔

اثر۔ لکھنؤ میں سٹ کے معنی ہیں۔ فوراً۔ آسانی سے۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) تم فضولیات میں مبتلا ہو کر مقصد اصلی کو اس طرح سٹ سے نکل جانے دیتے ہو جیسے چوہے دان سے چوہا یا ہاتھ سے زندہ مچھلی۔ (اودھ پنچ)۔

سُٹ۔ (بالضم) جلدی سے۔ اُردو میں سے کے ساتھ مستعمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں سُٹ کے معنی ہیں بے مقصد پھرنا۔ کہیں قدم نہ جمنا۔ (فقرہ) سُٹ سے ادھر سُٹ سے اُدھر۔ ابھی یہاں ہیں ابھی وہاں۔ کہیں ایک جگہ دم نہیں لیتے۔

سَٹانا۔ (ھ) عم۔ ملانا۔ بھڑانا۔ جوڑنا۔ چسپاں کرنا۔ سٹاؤ۔ عم چسپیدگی۔

اثر۔ خارج۔

سٹپٹاتے پھرنا۔ حیران و سرگرداں پھرنا۔ گھبرایا ہوا پھرنا۔ مارے مارے پھرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سَٹکا۔ (ھ) چھوٹی بندوق جو گلے میں لٹکاتے ہیں۔ سٹلا۔ سٹلی (ھ) بیہودہ بک بک)۔ کم حیثیت۔

اثر۔ خارج۔

سَٹ لڑانا۔ ربط پیدا کرنا۔ یارانہ گانٹھنا۔ لکھنؤ میں تدبیر لڑانا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا مرادف تدبیر لڑانا نہیں ہے۔ سٹے بٹے لڑانا ہے۔ دیکھیے (لغت نام نامعلوم:۔ سٹا بٹا = میل ملاپ۔ سازش۔ ۲۔ مکر و فریب)۔

سَٹلو۔ (ھ) بیہودہ عورت۔ بے سلیقہ عورت۔

اثر۔ خارج۔

سٹنا۔ (ھ) ہندو۔ گٹھنا۔ سازش کرنا۔ مل جانا۔ چپکنا۔ جڑنا۔

اثر۔ خارج۔

سٹھا۔ (بفتح اول و سوم) پھٹا۔ پرانا۔ زدہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس مرتبہ ویسا سٹھا بستر نہ دینا جیسا پہلے دیا تھا۔ (خدائی فوج دار)۔

نوٹ: سٹھا سٹھیانا (بوڑھاپے کی وجہ سے عقل میں فتور آنا) سے بنایا ہے۔ اب قریب قریب متروک ہے۔ اس کی جگہ پھٹا پرانا بولتے ہیں۔

سٹھٹی۔ (عو) بازار۔ آدمیوں کا مجمع۔

جانؔ صاحب ؎

جہاں پڑھتی ہوں مردوں کی سٹھٹی سی ہے لگ جاتی
یہ مجھ بڑھیا کا کاتا ہے جوانوں کا تماشا ہے

اثر۔ پلیٹس میں دیکھیے یہ لفظ ستھتی ہے۔ (Stliti) یہی شعر جانؔ صاحب میں نظم ہے۔ عوام جاہل عورتوں کی زبان اور قابل اخراج ہے۔

سِٹھنی۔ (ھ۔ پنجابی۔ سیٹھا۔ کیلا)۔ وہ گالیاں جو بیاہ میں سمدھنوں کو دی جاتی ہیں۔

انشاؔ ؎

سِٹھنی کے عوض تو نے جو تیار کی گالی
گالی ہے وہ کچھ اور ہی اسرار کی گالی

اثر۔ خدا جانے یہ معنی کس لغت سے اخذ کیے گئے ہیں۔ حسب پلیٹس سِٹھنی سٹھانی کا مخفف ہے یا سیٹھن کا مرادف ہے اور بس۔ بہر طور خارج۔

سٹھی۔ (ھ) (دہلی) دیکھو ساٹھی:۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا موٹا چاول جو ساٹھ دن میں تیار ہو جاتا ہے دہلی میں سٹھی ہے۔

اثر۔ فیلن کا اندراج ملاحظہ ہو: ساٹھی۔ ساٹھی عام سٹھی (Satthi) دہلی اور لکھنؤ کی بخ بظاہر اپنی طرف سے لگائی ہے۔ بہر حال خارج۔

سٹھیانا۔ پیری کے باعث حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

سجادہ نشین ہونا۔ گدی پر بیٹھنا۔ خلافت لینا۔ اس طرح درج نہیں۔

ء
آکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد
خالی سجادہ نشین درج ہے۔

سچ دکھانا۔ بناؤ دکھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم کسے اپنی سج دکھاتے ہو۔ (لغات اُردو)۔ ہندی کا بھی ایک گیت یاد آیا۔ سج دکھلا جا بانکے سنوریا دھیان لگے مورا تورا رے۔

سجل۔ اچھا۔ (ہندی میں بکسر اول و فتح دوم ہے)۔ فصحا کی زبانوں پر اُردو میں بکسر دوم ہے۔ عمدہ۔ نفیس۔ درست۔

صبا ؎
نکلی جو روح خانۂ تن ہوگیا خراب
ممکن نہیں مکان سجل بے مکیں رہے

اثر۔ اور میں نے فصحا کو بکسر اول و فتح دوم کے سوا بکسر دوم بولتے نہیں سنا۔ غالباً یہ عربی سجل بکسر اول و دوم بمعنی مہر کیا ہوا کا غذ سے التباس بچانے کو ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ سجل اردو اور ہندی دونوں میں بکسر اول و فتح دوم ہے نہ کہ ہندی میں بکسر اول و فتح دوم اور اُردو میں بکسر اول و دوم۔

سجنجل۔ (رومی زبان کا لفظ ہے)۔
۱۔ آئینہ۔ منتہی الارب میں سجنجل بروزن سفرجل معانی میں لکھا ہے: آئینہ۔
۲۔ پگھلا ہوا سونا چاندی۔
۳۔ زعفران۔

اثر۔ سوال یہ ہے کہ اُردو میں مستعمل بھی ہے۔ میرا جواب نفی میں ہے۔ یوں تو عربی فارسی کی کتب لغات بھری پڑی ہیں سب نقل کر دیجیے۔

سچ بولنا آدھی لڑائی ہوتی ہے۔ کیوں کہ حق بات سب کو بری لگتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سچائی دکھانا۔ سچ ظاہر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ اپنی سچائی دکھاؤ (لغات اُردو)۔

سخاوت کرنا۔ خیرات کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے بہت سخاوت کی (لغات اُردو)۔

سخت پچتانا۔ ازحد پشیمان ہونا۔ نہایت افسوس کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

سخت کہنا۔ ناگوار بات کہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے مجھے سخت کہا (لغات اُردو)۔ سخت سُست کہنا درج ہے۔

سخت گھبرانا۔ بہت گھبرانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں سخت گھبرایا اور نہایت ناگوار خیالات آنے لگے۔ (لغات اُردو)۔

سختی دکھانا۔ دباؤ ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم مجھے سختی دکھاتے ہو۔ (لغات اُردو)۔

سختی دیکھنا۔ تکلیف اٹھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے اس عمر میں بہت سختی دیکھی۔ (لغات اُردو)۔

سختی ہونا۔ ظلم ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس پر بہت سختی ہوئی۔ (لغات اُردو)۔

سخی کی رد بلا۔ سخی کا بیڑا پار۔ سخی کی بلا ٹل جاتی ہے۔ دونوں محاورے درج نہیں۔ (فقرہ)۔ ایہاالناس اس فقرے کی خوشامد میں کبھی نہ آنا۔ سخی کی رد بلا۔ سخی کا بیڑا پار۔ (اودھ پنچ)۔

سخی کی کمائی میں سب کا ساجھا۔ (مثل) سخی کسی حاجت مند کو مایوس نہیں پھیرتا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

سدا سہاگ۔ ایک قسم کے فقیر جو شوہر دار عورتوں کی طرح رنگین لباس اور چوڑیاں پہنتے ہیں اور مسی ملتے ہیں۔
۲۔ ایک قسم کا پھول۔

اثر۔ نمبر ا کو لکھنؤ میں سدا سہاگن کہتے ہیں نہ کہ سدا سہاگ۔ ۲۔ پھول کو۔ سدا سہاگ کے علاوہ سدا سہاگن بھی کہتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ عورتیں عورتوں کو دعا بھی دیتی ہیں سدا سہاگ برقرار رہے۔ شوہر سلامت رہے۔

سَدھنا۔ (ھ) (ہندو) صاف ہونا۔ میل دور ہونا۔

اثر۔ خارج مع متعلقات۔

سَدھوری۔ قصبات لکھنؤ۔ وہ سات طرح کا پکوان جو ستوانسے میں دلھن کے میکے سے میوے اور چند قسم کی ترکاریوں کے ساتھ آتا ہے دلھن کی گود ترکاریوں وغیرہ سے بھری جاتی ہے۔
۲۔ حمل کے ساتویں مہینے حاملہ کا میکے سے سسرال آنا۔ لکھنؤ میں اس معنی میں بیگمات کی زبانوں پر سدھوڑا۔ دہلی میں سدھوڑا، سدھوڑا ہیں۔

اثر۔ وہ سب خرافات خارج۔ کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

سدّے۔ تعزیے کا عَلم۔ (دیکھو شدّہ۔ علم۔ نشان)۔ عَلم وہ جھنڈا جو شہداے کربلا کی یادگار میں نکالا کرتے یا تعزیوں کے ساتھ رکھتے ہیں۔ چاندی کا پنجہ ایک لکڑی پر لگاتے اور لال سبز کپڑے باندھتے اور اُس کو شدّا کہتے ہیں۔

اثر۔ شاید بہتر ہوتا (حسب فیلن) شدّہ شہدا کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ لکھنؤ والے سدّہ یا شدّہ سے ناواقف ہیں۔ ممکن ہے کہ قصباتی زبان ہو۔

سُڈول۔ (بضم اول لکھا ہے) خوش وضع۔ زیبا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بکسر اول بولتے ہیں۔ فیلن میں دونوں تلفظ درج ہیں اور دونوں لکھنا چاہیے تھے۔

سَرّا۔ (بفتح اول و تشدید دوم ہندی لکھا ہے) ایک درخت کا نام جو بہت اونچا ہوتا ہے۔

اثر۔ حسب پلیٹس یہ لفظ عربی اور بغیر تشدید دوم ہے۔ ایک درخت جس کی شاخوں کی کمانیں بنائی جاتی ہیں۔ لفظ اونچا بھی

صاحب نوراللغات نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔
سر اٹھانا۔ جھکی ہوئی گردن اٹھانا۔ گردن سیدھی کرنے یا اوپر کی کوئی شے دیکھنے کے لیے۔

اسیرؔ ؎
سبزۂ رہ مجھے قسمت نے کیا وائے نصیب
سر اٹھاتے ہی میں اس باغ میں پامال ہوا

اثرؔ۔ مثال کاش اسیرؔ کے بجائے میرؔ کا یہ شعر لکھ دیتے ؎
سبزہ نورستہ رہ گذر کا ہوں
سر اٹھاتے ہی ہو گیا پامال

سر اٹھانے کی فرصت نہیں۔ ذرا بھی فرصت نہیں۔

شوقؔ قدوائی ؎
کیا کبھی نیت مری کعبے کے جانے کی نہیں
لیکن اُس کے در سے فرصت سر اٹھانے کی نہیں

اثرؔ۔ یہ محاورہ فرصت نہ ہونا کے ساتھ بھی ہے وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
سراغ لگانا۔ پتہ لگانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ میرے دوشالے کا سراغ لگاؤ۔ (لغات اُردو)۔
سراغ لینا۔ دریافت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا ان کا سراغ لو۔ (لغات اُردو)۔
سر اکا کتّا۔ کنایتہً بڑا حریص۔

شعورؔ ؎
لے بھاگیں لقمہ دست امیر و غریب سے
یہ بے ادب حریص بھی کتے سرا کے ہیں

اثرؔ۔ اس کے معنی مطلب پرست مطلب کا یار ہیں نہ کہ حریص۔ (دیکھیے لغت نام نامعلوم)
سرا کا کتّا مسافر کا یار۔ مثل مطلبی لوگ ہر ایک کے ساتھ گٹھ جاتے ہیں۔
اثرؔ۔ صرف سرا کا کتا بھی یہی مفہوم ادا کرتا ہے اور میرے نزدیک یوہیں بہتر ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔
سرا کی بھٹیاری۔ لڑاکا اور بیباک عورت۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
سُراگائے۔ (ہ۔س) ایک قسم کی گائے جو بیش تر تبت۔ تاتار۔ کوہ ہمالیہ میں پائی جاتی ہے اس کی دُم کے چنور بنائے جاتے ہیں۔
اثرؔ۔ خارج۔
سرا نکلا۔ (عو) کسی بات کی ابتدا یا آغاز ہوا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کہیں کسی دوست آشنا کے یہاں گئے لڑائی کا سرا نکلا۔ حق ناحق کی ٹُن پھُن قسما قسمی ہو رہی ہے۔ قرآن کتاب تسبیح کنٹھا ایک ہے (اودھ پنچ)۔
سُوا موا برابر۔ (مثل) سونے والے اور مردے میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں بے خبر ہوتے ہیں۔ (سُوا سویا کا مخفف ہے)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سوتے میں کروٹ کا ادھر سے اُدھر ہو جانا کوئی ایسے گناہ کی بات نہیں پھر سوا موا برابر مثل مشہور ہے۔ (اودھ پنچ)

سراوڑھنا۔ الزام اپنے ذمے لینا۔ درج نہیں۔

سراوگن۔ سراوگی کی تانیث۔ جین مت کی پیرو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) درگور سراوگن کی چھوکری جس کا دھرم نہ ایمان (عقد ثریا) سراوگی درج ہے۔

سراون پھیرنا۔ جوتے ہوئے کھیت کو آڑ چوبی سے ہموار کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ خالی سراون بمعنی آڑ چوبی جس سے کھیت کی مٹی ہموار کرتے ہیں۔ درج ہے۔ یہاں بھی جوتے ہوئے کھیت کی مٹی لکھنا چاہیے تھا۔ (فقرہ) تخم کشت زار قبر بن کے زیر زمین آنکھوں سے نہاں ہوئے۔ نیستی کی سراون پھر گئی۔ (اودھ پنچ)۔

سرایت۔ (ع۔ بکسر اول وفتح چہارم)۔ گھسنا وغیرہ۔

اثر۔ جو کچھ عربی میں ہو۔ اردو میں بفتح اول ہے۔

سرباندھنا۔ (ع) ۲۔ سرگوندھنا۔

اثر۔ سرباندھنا کے معنی سرگوندھنا میری نظر سے نہیں گذرے اور سند کے محتاج ہیں سر بھی نہیں گوندھا جاتا چوٹی یا سر کے بال گوندھے جاتے ہیں۔

سربر۔ (ف) بروزن درپر لکھنے کے بعد معنی تحریر ہی نہیں کیے! سربر کے معنی ہیں غلبہ حاصل کرنا۔ دشواری سے عہدہ برآ ہونا۔

سربند ہے۔ لاچار ہے۔ کچھ بن نہیں پڑتا۔ نہایت ڈرتا ہے۔ اس طرح اور یہ مفہوم درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سربھنگی۔ ہندو فقیروں کا ایک فرقہ جو حلال وحرام اور ذات پات میں تمیز نہیں کرتا۔

اثر۔ حسب پلیٹس ہندو فقیروں کا فرقہ نہیں لکھا ہے بلکہ صرف فقیروں کا ایک فرقہ وغیرہ۔

سرپٹک کے مرنا۔ سر پھوڑ کر جان دینا۔ سر ٹکرا کر جان دینا۔ نہایت کوشش کے تھک جانا۔ جستجو اور سعی سے عاجز آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) سر پٹکنا درج ہے۔

سرپر آنچل ڈالنا۔ شادی کی ایک رسم۔ دولھا کی بہنیں اُس کے سر پر آنچل ڈالتی اور نیگ مانگتی ہیں۔ درج نہیں۔

سرپر اجل یا قضا کھیلنا۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سرپر جوتی اور مُنہ میں روٹی۔ ذلیل ہو کے پیٹ پالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم لوگوں کی وہ مثل ہے کہ سرپر جوتی اور مُنہ میں روٹی۔ اُس دن تو ذلیل کر دیا اور آج نارنگیاں دینے بیٹھے ہیں۔ (شریف زادہ)۔

سرپر جوتی ہاتھ میں روٹی۔ (عم) پیٹ پالنے کے لیے ذلیل ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

سرپر سینگ ہونا۔ کوئی نمایاں خصوصیت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)

پھر یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہم کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتے۔ کیا دخل دینے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

سر پر کودوں دلنا۔ کسی کے سامنے کوئی ناگوار حرکت کرنا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) ہوا بیٹھو۔ اب کچھ نہ ہوگا۔ ان کے سر پر کودوں دلیں گے۔ (طلسم ہوش ربا)

نوٹ: یہی مفہوم چھاتی پر مونگ یا کودوں دلنے سے ادا ہوتا ہے وہ درج ہے۔

سر پر گھر اٹھانا۔ نہایت شور و غل مچانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سر پھٹا پڑتا ہے۔ سر پھٹا جاتا ہے۔ سر اور آنکھوں میں شدت کا درد ہونے کی جگہ مستعمل ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں سر پھٹا پڑتا بولتے ہیں اور اس کا استعمال سر کے درد تک محدود ہے۔

سر پھٹول۔ ۳۔ (عو) صاحب سلامت کی جگہ مستعمل ہے۔

اثر۔ نہ معلوم کن عورتوں اور کس جگہ کی عورتوں میں مستعمل ہے۔ نہ تو کوئی حوالہ دیا ہے نہ تحقیق ہو سکی۔

سر پھوکا۔ (ھ) ایک قسم کی گھاس جو مصفیٔ خون ہے۔

اثر۔ خارج۔

سر کے بال بکھرنا۔ ماتم اور سوگواری کی علامت۔ درج نہیں۔ انیسؔ ؎

بکھرے تھے سر کے بال گریباں تھا چاک چاک
کپڑے سیاہ جسم میں تھے اور سر پہ خاک

سرتا برتا۔ (عو) سرانجام دینا کسی کام کا۔ (کرنا۔ ہونا کے ساتھ)۔

اثر۔ صاف صاف بالضم لکھا ہے۔ حالاں کہ بالفتح ہے سرتا بھرتا اور اس کے معنی ہیں: خاتمہ کر دینا، تباہ و برباد کر دینا۔ نہ کہ جو معنی نور اللغات میں درج ہیں۔ (فقرہ) حکومت اس بات پر قادر ہے کہ بغیر لڑے بھڑے خود ہندوستانیوں ہی کے ہاتھوں اس تجویز کا سرتا بھرتا کر ڈالے۔ (اودھ پنچ)

(فیلن میں البتہ سرتا برتا (بالفتح) درج ہے اور اس کے معنی لکھے ہیں:

۱۔ تقسیم کرنا۔

۲۔ استعمال کرنا۔ برتنا۔

نور اللغات میں بیان کردہ معنی کی تصدیق اس سے بھی نہیں ہوتی۔ اودھ پنچ میں سرتا بھرتا ایک دوسری جگہ بھی مرقوم ہے: غریب جولیس قیصر کا سرتا بھرتا اسی چار سال کے اندر ہو گیا۔ یہاں بھی وہی تباہی و بربادی یا خاتمے کا مفہوم ہے۔

سرتا بھرتا۔ (عو) سرانجام دینا کسی کام کا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بجائے سرتا برتا کے سرتا بھرتا بولتے ہیں۔ (فقرہ) جنگ نے قیصر جرمن اور زار روس کا سرتا بھرتا کیا تھا۔ (اودھ پنچ) اس کے معنی سرانجام دینا کسی کام کا بھی مشتبہ ہیں۔ پلیٹس نے یہ مطلب بیان کیا ہے: تقسیم کرنا، صرف کرنا۔ پلیٹس نے البتہ سرتا برتا لکھا ہے۔

نہ کہ سرتا پھرتا۔

سر جھاڑ منہ پہاڑ۔ دیوانہ وار، وحشیانہ۔ نکہتؔ ؎

شام شب فراق ہے بادود آہ ہے
سر جھاڑ منہ پہاڑ بلائے سیاہ ہے

اثر۔ حسب فیلن سر جھاڑ منہ پہاڑ کے حسب ذیل معنی ہیں :۔

سر کے بال اُلجھے ہوئے اور منہ (پھاڑسا) کھلا ہوا۔ دیو۔ شیطان۔ خبیث روح۔ بھتنا۔ یعنی مہیب شکل نہ کہ دیوانہ وار یا وحشیانہ۔ نکہتؔ کے پیش کردہ شعر میں بھی بلائے سیاہ کا ٹکڑا موجود ہے جس سے مہیب شکل کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ انشاؔ کے مندرجۂ ذیل شعر سے بھی میرے معروضے کی تصدیق ہوتی ہے۔

؎ سر جھاڑ منہ پہاڑ جو وحشت نظر پڑی
حضرت جنوں سے مرشد کامل نے غش کیا
غش بربنائے ہیبت آئے گا یا بربنائے وحشت ؟

سر چڑھا جن۔ ایسا جن جو سر پر سوار ہو۔ جو اپنے قابو میں کرلے۔ مجازاً ایسی لت یا عادت جس کا ترک کرنا دشوار ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سر چڑھے جن کی جورو کے طعن وتشنیع اور دوست احباب کے شکوے۔ (اودھ پنچ)۔

سر چڑھانا۔ ۲۔ سر پر عزت کے ساتھ رکھنا۔ امیرؔ ؎

دکھومت سر چڑھائے دلبروں کے گوندھے بالوں کو
کھلانا کھیلنا مشکل بہت ہے ایسے کاموں کو

اثر۔ یہ شعر امیرؔ کا نہیں بلکہ میر تقی میرؔ کا ہے۔ سر چڑھانا عزت کرنا نہیں بلکہ منہ لگانا بے تکلف یا گستاخ کر دینا ہے۔

سر چڑھی ڈومنی گائے تال بے تال۔ کم ظرف کو منہ لگاؤ تو گستاخ ہو جاتا ہے۔ (فقرہ) آخر کمینی نہ۔ وہی مثل ہے سر چڑھی ڈومنی گائے تال بے تال۔ بھلا ایسی حرام خوری کس کام کی۔

اثر۔ یہ مثل یوں بھی ہے : منہ لگائی ڈومنی گائے بھانت بھانت جس کو حضرت مولف نے اس طرح لکھا ہے : مُکھ لگائی ڈومنی گائے تال بے تال۔ لکھنؤ میں یہ صورت رائج نہیں۔

سر چنگ۔ ہاتھ کی ضرب جو قوت کے ساتھ کسی کے سر پر ماری جائے۔ (جڑنا۔ مارنا۔ کھانا کے ساتھ)۔

اثر۔ مجازاً سر چنگ کے معنی سزا کے ہیں اور سر چنگ ملنا بھی مستعمل ہے جو درج نہیں کیا گیا۔ (فقرہ) آج ان لوگوں کو معقول سر چنگ ملی۔ نابکاروں نے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

سر چوٹ۔ (ع) نہایت بار خاطر۔ چڑ۔ رنگینؔ ؎

ساوی ہیکل مرے سر چوٹ ہے اب جی میں یہ ہے
کہ بس اک ڈال نگینوں کی ہو ساری ہیکل

اثر۔ میرے پاس جو نسخہ دیوان ریختی رنگینؔ کا ہے اُس میں اُسی کی ترتیب دادہ ایک فرہنگ بھی شامل ہے اس میں درج ہے:

" سر چوٹ ہے یعنی خلاف مرضی ہے "۔
یہ بھی درست نہیں کہ سر چوٹ عورتوں کی زبان ہے مرد بھی بولتے تھے گو اب متروک ہے اور اس کا بدل درد سر ہے۔
میر وزیر علی صبا لکھنوی کا شعر ہے ؎
فراق یار میں ہے دور مئے سر چوٹ اے ساقی
نہیں ہے ساغر بلور کم سنگ فلاخن سے

سرخاب کا پر لگنا۔ دولت پر مغرور ہونا۔ شان و شوکت میں اپنے پر کسی کو فضیلت نہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ سرخاب کا پر ہونا کا قریب قریب ہی مطلب لکھا ہے۔

سرداری کا ڈنڈا اٹکا ہے۔ اپنے خیال میں سردار بن رہے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سرد کرنا۔ راضی کرنا درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے سمجھا بجھا کر میر صاحب کو سرد کیا۔ (لغات اُردو)

سردل۔ (ہ) بالفتح و فتح سوم) چوکھٹ کے اوپر کا پٹاؤ۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

سردی کا مارا پنپے اُن کا مارا نہ پنپے۔ تن پر کپڑا ہو یا نہ ہو پیٹ کا سہارا ضرور چاہیے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سُرسُرانا۔ سردی سے کانپنا۔
اثر۔ یہ سُسیانا یا سُوسُو کرنا ہے نہ کہ سُرسُرانا یا سرسرانا (بالفتح) جس کے معنی ہیں کیڑے کا رینگنا۔ اسی سے سُرسُری (بالضم) ایک کیڑے کا نام پڑ گیا۔ حضرت مولف نے خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے سُرسُری ایک کیڑا جس کے کاٹنے سے جلن ہوتی ہے۔ سرسرانا کے میرے بیان کردہ معنی کے ساتھ فیلن میں بے شک سردی لگنا بھی لکھے ہیں۔ خیر جو کچھ ہو لکھنؤ کی زبان وہی ہے جو میں نے عرض کی۔ لہٰذا ان الفاظ کو بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ سوسو کرنا میرے بیان کردہ مفہوم میں علٰحدہ درج کیا ہے مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی۔ قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سُرسُرانا کہاں بولتے ہیں اور سوسو کرنا کہاں۔ (سُسیانا سے قطع نظر ہرچند یہ لکھنؤ کی عام بول چال ہے)۔

سرسراہٹ۔ (لکھنؤ) وہ رطوبت جو گوشت یا کھچڑی پکنے میں مقدار سے زیادہ رہ جائے۔
اثر۔ اسے لچلچاہٹ کہتے ہیں نہ کہ سرسراہٹ۔ نزلے میں گلے میں سرسراہٹ ہوتی ہے مفہوم درج ہی نہیں۔

سر سے زمین کھودنا۔ سخت مشقت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)۔ بندی کو منظور نہیں چاہے آپ سر سے زمین کھودیں۔

سر سے کھیلنا نہ منہ سے بولنا۔ بالکل خاموش رہنا۔ اشارہ یا کنایہ بھی نہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اب چپ لگی تو ایسی کہ لاکھ اصرار نیا زمند انہ ہوتا ہے آپ سر سے کھیلتے

ہیں نہ منہ سے بولتے ہیں ۔

(حاجی بغلول)۔

سرسے موت ٹلنا۔ ٹل جانا۔ مرتے مرتے بچ جانا۔ زندگی دوبارہ ہونا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

ان کی تلوار وہ ہے بیر علم میں جو چلی
جل گیا لشکر جن موت سروں سے نہ ٹلی

سَرَف۔ (ع۔ بالفتح) بیہودہ خرچ۔ فضول خرچ۔ زاید خرچ۔

اثر۔ خارج۔

سرکو قدم کرنا۔ نہایت عاجزی کرنا۔ درج نہیں۔

میر انیسؔ ؎

جب سرکو قدم کیا تو سر کی رہ عشق
حقا کہ شہیدوں میں سرآمد ہے حسینؑ

سرکھجلانا۔ ششش وپنج میں پڑنا۔ کوئی بات طے نہ کرسکنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) جناب من مجھے تو کوئی ڈپچی نظر نہیں آتا۔ سرکھجلا کر ہاں سامنے ایک آدمی گدھے پر سوار آتا ہے ۔

(خدائی فوج دار)۔

سرکھُل گیا۔ سرمیں زخم کاری آیا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

سرگاڑی پاؤں پہیے۔ ہمیشہ چکر کھاتا آوارہ پھرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سرگوہ کھاتا پھرے گا۔ کہیں ٹھور ٹھکانا نہ ہوگا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اُن کی بہو کو مارا ہے۔ دیکھو دم بھر میں سر تمہارا گوہ کھاتا پھرے گا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

سرمڑھنا۔ زبردستی کسی کے ذمے لگا دینا۔

اثر۔ لکھنؤ میں سرمنڈھنا ہے۔ (فقرہ) غلطیاں میرے سرمنڈھتے رہے ۔

(اودھ پنچ)۔

سرمنڈھنا۔ کسی کو خواہ مخواہ متہم کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دل کھول کے غلطیاں کیجیے اور عاجز مصحح کے سرمنڈھتے رہیے۔ بندہ کبھی اس کی شکایت نہ کرے گا۔

(اودھ پنچ)۔

سرمونڈا۔ (واو غیر ملفوظ) (ع و) نگوڑا۔ ذہ شخص کے سر کے بال منڈے ہوئے ہوں۔

اثر۔ واو لکھا ہی نہیں جاتا۔ املا سرمنڈا ہے۔ نون معلنہ ہے۔

سرمَیلا ہونا۔ عورت کا ایام سے ہونا۔ درج نہیں۔ جان صاحب۔

نہ پاؤں مرودے اُس بات پر بہت پھیلا
مرا خدا کی قسم اِن دنوں ہے سرمیلا

درج نہیں۔ اسی سے ملتا جلتا رنگینؔ کا یہ شعر ہے ؎

رنگینؔ مجھے قسم ہے کہ سرسے ہوں مَیلی میں
مت کھول ،کرکے منت وزاری ازاربند

یہ بھی درج نہیں۔

سرنیچے ٹانگیں اوپر۔ بڑے زور سے گرنا۔ قلابازی کھا جانا۔ درج نہیں۔

سَرداہا۔ (ھ) (ع و) سروسامان ۔ وارث۔

اثر۔ سَرداہا (بمعنی بالکسر) عورتیں بمعنی تحقیر سر کی جگہ بولتی ہیں۔ وہ درج نہیں۔

سر ہاتھ پر لیے پھرتا ہے۔ لڑنے مرنے سے نہیں ڈرتا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سر ہلانا۔ سر کو جنبش دینا انکار کی غرض سے ہو یا تعریف کے لیے یا بھوت پریت سر پر آنے سے۔

اثر۔ لغت نامِ نامعلوم میں اس کے متعدد معنی دیے ہیں :۔
سر کو جنبش دینا۔ سر کو ہٹانا۔ گردن سرکانا۔ ستانا۔ دق کرنا۔ پریشان کرنا۔ تنگ کرنا۔ حیران کرنا۔ فتنہ پردازی کرنا۔ فساد اٹھانا۔ شور و شر کرنا۔ فتنہ برپا کرنا۔ بغاوت کرنا۔ سرکشی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ فساد پر کمر باندھنا۔ انحراف کرنا۔ ضد کرنا۔ ہٹ کرنا۔ اصرار کرنا۔ اڑنا۔ اترانا۔ غرور کرنا۔ گھمنڈ کرنا۔ اکڑنا۔ اینٹھنا۔ شرارت کرنا۔ لڑنا جھگڑنا۔ تکرار کرنا۔ سر سامنے کرنا۔ مقابل ہونا۔ مُنہ سامنے کرنا۔ مگر اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ عام معنی وہی ہیں جو حضرت مولف نے لکھے ہیں۔

سَرِیاں۔ سریا کی جمع۔
۱۔ تیر کا لکڑی یا لوہے کا حصہ پیکان کے بعد کا۔
۲۔ لوہے کی پتلی سلاخیں جو ڈاٹ کی چھت میں دی جاتی ہیں۔ درج نہیں۔

تعشق ؎
دست و بازو کی طرح تیغ و سپر اڑتے ہیں
کہیں پیکاں کہیں سریاں کہیں سر اڑتے ہیں

سریت۔ (بضم اول و فتح و دوم و سکون سوم۔ عربی میں سُرِّیَّۃ۔ بالضم و تشدید دوم و سوم۔ لونڈی جس کے واسطے گھر بنائیں۔ سنسکرت سُریت مدخول) وہ لونڈی جسے اپنے تصرف میں لائیں۔

اثر۔ خارج۔

سِڑا۔ دیوانہ، پاگل۔ احمق۔

اثر۔ احمق آدمی کو حقارت سے سِڑا کہتے ہیں۔ یہ فرق نمایاں کر دینا چاہیے تھا۔

سَڑپّا۔ ایک ہی دفعہ میں پی جانے کی آواز۔

اثر۔ لکھنؤ میں سُڑپّا کہتے ہیں۔ کم سے کم یہ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

سِڑپن۔ سِڑ پنا۔ دیوانگی۔ خبط

اثر۔ لکھنؤ میں سِڑی پن بولتے ہیں۔

سِڑی سانپ۔ (عو) وہ شخص جو زہر میں بجھی ہوئی کڑوی باتیں کرے۔ بدزبان۔ مُنہ پھٹ۔ درج نہیں۔
(فقرہ) جو تمہارا پاس خیال ہوگا وہ مجھ سِڑی سانپ کا ہو سکتا ہے ؟۔

سزا بولنا۔ سزا کا حکم دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) حاکم نے سال بھر کی سزا بولی۔ (لغات اُردو)۔

سزا بھگتنا۔ سزا جھیلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ سزا بھگتنا ہے۔ (لغات اُردو)۔

سزاول کرنا۔ مقرر کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے ان کو سزاول کیا کہ

لو ہاے اپنے سامنے کام ہوانا۔
(لغات اُردو)۔

سزاول ہونا۔ نازل ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) اتنے میں دوسرے صاحب بھی سزاول ہوئے۔ (لغات اُردو)۔

سُسرالیا۔ سُسرال کا۔
اثر۔ میرے کان آشنا نہیں۔ قصباتی زبان ہو تو ہو۔ فیلن میں اس کے معنی دیے ہیں خسر کے خاندان کا۔ ہم کہیں گے سُسرالی رشتہ دار نہ کہ سُسرالیا۔

سَستا بیچنا۔ مال کم قیمت پر فروخت کرنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

سفارش کرنا۔ کسی کے واسطے نیک کلمہ کہنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

سقایہ۔ سناوہ۔ (عربی میں سقایتہ بکسر اول وچہارم) خزانۂ آب۔ پانی رہنے کا مقام۔ پانی کا چھوٹا سا حوض۔
اثر۔ خارج۔

سکّا۔ (ھ) کشتی کے نیچے کی چوب۔
اثر۔ خارج۔

سکتہ میں رہ گیا۔ حیران اور سوچ میں رہ گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سکتہ ہونا۔ ۱۔ سکتہ کی بے ہوشی ہونا۔
اثر۔ سکتہ کی بیہوشی ہونا نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ غش آنا۔ بیہوش ہو جانا لکھنا کافی تھا۔ (باقی بیان کردہ مفاہیم سے مجھے اختلاف نہیں)۔

سَکرپھندی۔ ازاربند یا کمربند میں گرہ لگانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مختلف ڈاک خانوں کی مہریں ایک شب کی بیاہی دلھن کا ازار بند معلوم ہوں گی۔ گرہ پر گرہ۔ سکرپھندی پر سکرپھندی۔ جکڑ بند پر جکڑ بند۔ (اودھ پنچ)۔

سَکَن۔ (ع۔) ساکن کی جمع۔ سکنیٰ۔ مکانات کی جائداد۔
اثر۔ خارج۔

سکنات۔ (ع بفتح اول و دوم وسوم) سکون ٹھہرنا۔ (فقرہ) آپ کے حرکات و سکنات سے سب حال ظاہر ہوگیا۔
اثر۔ بجز حرکات کے تنہا استعمال نہیں۔ لہٰذا خارج۔

سکونت کرنا۔ قیام کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے لکھنؤ میں سکونت کی۔ (لغات اُردو)

سکھارنا۔ جانچنا۔ پرکھنا۔ اطمینان کرلینا۔ درج نہیں۔

سَکھاری ہنڈی۔ ایسی ہنڈی جس کی رقم وصول ہو چکی ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بار بار جیب تک ہاتھ جاتا ہے۔ روپے محسوس ہوتے ہیں مگر ہاتھ نہیں آتے۔ جب ہاتھ مارا سکھاری ہنڈی لاوارثی چٹھی کی طرح واپس آیا۔ (حاجی بغلول)۔

سِکھر۔ وہ جالی یا لگن جو کھانا وغیرہ رکھنے کے واسطے چھت میں لٹکا دیتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

سِکھرن۔ (س۔ بالکسر و فتح چہارم)۔ شکر ملا ہوا دہی۔

اثر۔ خارج۔

سُکھ سے رہنا۔ آرام سے بسر کرنا چین سے رہنا۔ خوش رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سکھائے پوت دربار نہیں چڑھتے/ جاتے۔ (مثل) دوسرے کے بھروسے پر کوئی کام کرنا اعتبار کے لائق نہیں۔

اثر۔ مثل میں جاتے کی جگہ "چڑھتے" ہے۔ (فیلن)۔

سکّہ جمانا۔ رعب جمانا۔ حکم جاری کرنا۔ درج نہیں۔

سکھ دینا۔ آرام دینا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

سُکھی رہو۔ ہ۔ برہمن پالگن کا جواب دیا کرتے ہیں پالگن برہمنوں کو سلام ہوتا ہے اور یہ جواب۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سکیت۔ (بفتح اول وکسر دوم و یائے مجہول) (ھ) دقت۔ دشواری۔ مصیبت (فقرہ) اُس پر بہت سی سکیتیں پڑیں اور دنیا شاہد عادل ہے کہ جس پامردی سے اُس نے اُن سکیتوں کا مقابلہ کیا وہ عدیم المثال ہے۔ (اودھ پنچ) پلیٹس میں بھی درج ہے۔ یہ ضرور ہے کہ قلیل الاستعمال ہے۔

سُکیڑ کرنا۔ (عم) تنگی کرنا۔ بھینچ کرنا۔

۲۔ کنجوسی کرنا۔ بخل کرنا۔ تنگ دل کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

سکّے کا چلن۔ سکہ رائج ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

انیسؔ ؎

اس ضرب کے سکّے کا چلن ہے اسی گھر میں

سکیلا۔ (ھ) فولاد بے جوہر جس سے تلوار بناتے ہیں۔ ایک قسم کی تلوار۔

اثر۔ خارج۔

سِکّین۔ (ع) چھری۔

اثر۔ خارج۔

سگ بھتّا۔ (ھ) ساگ کے ساتھ پکی ہوئی دال۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے سگ پہتا کہتے ہیں۔

سگ را در مسجد چہ کار۔ بدآدمی نیک لوگوں کی صحبت کے لائق نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سُگڑ۔ ایک قسم کی گاڑی۔

اثر۔ خارج۔

سگوتر۔ سگوترا۔ (ھ) (ہندو) قریبی رشتہ دار۔ یک جدّی۔ مؤنث کے لیے سگوتری۔

اثر۔ خارج۔

سگّے سو جھڑے۔ سگّے سو دھڑے۔ واو مجہول۔ (عو) چھیتے مُنہ لگے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہارے طرف خواہ سگّے سو جھڑے موجود ہیں میں اُن کے ہوتے ہوئے چوں نہیں

کر سکتی۔

سِلاّ۔ (ھ) (عم) وہ اناج کی بالیں جو از خود گر پڑتی یا کھیت کٹ جانے کے بعد پڑی رہ جاتی ہیں۔ اُردو میں بیشتر سیلا زبان پر ہے۔

اثر۔ خارج۔

سلامتی منانا۔ خیریت چاہنا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

سلائی پھرنا۔ لازم۔ گرم سلائی کے ذریعے سے اندھا کرنا۔ نابینا کرنا۔

سلائی پھیرنا۔ متعدی۔

اثر۔ اس مطلب کے ادا کرنے کو سلائیاں بصیغۂ جمع بھی استعمال ہوتا ہے۔ وہ درج نہیں۔

میر ؔ

شہاں کہ کحل جواہر تھی خاک پا جن کی
انھیں کی آنکھوں میں پھرتے سلائیاں دیکھیں

(لغت نام نا معلوم میں بھی سلائیاں پھیرنا درج ہے)۔

سَلخ۔ (ع۔ لغوی معنی پوست اتارنا۔ کھال کھینچنا)۔ وہ روز جس کی شام کو چاند نظر پڑے۔ قمری مہینے کا آخری دن) چاند رات۔

اثر۔ خارج۔

سلطانی دال۔ ایک قسم کی دال۔ درج نہیں۔ اسے شاہ پسند دال بھی کہتے ہیں وہ درج ہے۔

سُلَف۔ (بضم اول و دوم۔ عربی میں سلف بفتح اول و دوم) ایک قسم کی بیع جس میں پیشگی قیمت دیتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

سِلَک۔ (ھ) بکسر اول وفتح دوم۔ بٹیروں کے شکار پر بٹیروں کا گرنا شروع ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ سلک ہو رہی ہے۔ درج ہے۔

سَلَم۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) کسی چیز کی قیمت پیشگی دینا۔ اُردو میں بیع سلم کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

اثر۔ یہ بھی خارج۔

سلمے ستارے کا کام۔ چاندی سونے کے تاروں کا کام جو کسی چیز پر کیا ہو۔ درج نہیں۔

سلمے ستارے کی جوتی یا ٹوپی۔ کامدار جوتی یا ٹوپی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم میں درج ہے)۔

سَلّو۔ (ستّو کا مخفف) (ہندو) پھوہڑ بے سلیقہ عورت۔

اثر۔ خارج۔

سلوک سے پیش آنا۔ (دہلی) محبت پیار اخلاص کا برتاؤ کرنا پرسان حال ہونا۔

اثر۔ دہلی کی قید غلط۔ لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں۔ بلکہ لکھنؤ میں اس کا مفہوم وسیع تر ہے یعنی روپیہ پیسہ دینا بھی ہے۔ (لغت نام نا معلوم)

سلوک کرنا۔ ۱۔ بھلائی کرنا۔ نیکی کرنا۔

۲۔ روپے پیسے سے خبر گیری کرنا۔

۲۔ (دہلی) ملنا۔ ملاپ کرنا۔ صلح کرنا۔
اثر۔ فیلن میں سلوک کرنا کے دو معنی درج ہیں :۔
To treat, behave to
اور خالی To treat کے معنی صلح کرنا نہیں ہوتے جب تک To treat کے بعد لفظ with کا اضافہ نہ کیجیے۔ لہٰذا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ حضرت مولف نے فیلن کی غلط ترجمانی کی جہاں تک معنی نمبر۲ کا تعلق ہے۔

سلیقہ ہونا۔ شعور ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

سفلہ مزاج۔ کمینی حرکتیں کرنے والا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ ہرچند صاحب اقتدار ہے لیکن سفلہ مزاج ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

سماعت کرنا۔ حکم ماننا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

سَمپَٹ۔ (س۔ بالفتح وسوم دولت وغیرہ) وہ ظرف جس میں دوائیں رکھ کر اور مُنہ بند کرکے بھوبل نرم نرم آنچ پر رکھتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔ باوصف شعر بحر۔

سمٹ جانا۔ سُکڑ جانا۔ اکٹھا ہوجانا۔ کم ہوجانا۔ ختم ہوجانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ سمٹ آنا۔ درج ہے۔

سمجھانا۔ ایک معنی ہیں مارنا۔ پیٹنا ٹھیک بنانا۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) اب جوتوں سے سمجھاؤں گا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سمجھ لوں گا۔ بدلہ لوں گا۔ درج نہیں۔

سمجھ لینا۔ مجھ سے ہوسکے تو بدلہ لے لینا۔ درج نہیں۔

سمجھنے والے کی موت۔ سب عاقل کو الزام دیا کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

سمندر کیا جانے دوزخ کا عذاب۔ سمندر چہ داند عذاب الحریق۔ (سمندر ایک کیڑا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے) درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سَمّی۔ (ع) ہم نام۔ مثل۔
اثر۔ خارج۔

سن آنا۔ عمر زیادہ ہوجانا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

سنّاٹا آنا۔ غشی طاری ہونا۔ ڈر جانا۔ سہم جانا۔

شرتؔ ؎
سنّاٹے مجھے آتے ہیں پھٹتا ہے کلیجہ
اے قید یولِلّٰہ نہ زنداں میں گراہو

اثر۔ غشی طاری ہونے کا مفہوم بہت مشتبہ ہے۔ ڈر جانا۔ سہم جانا درست۔ غشی طاری ہونے کے بدلے ہک دھک رہ جانا۔ متحیر ہونا لکھنا چاہیے تھا۔ سنّاٹا آنا اور سنّاٹا گذرنا ایک ہی چیز ہیں سنّاٹا گذرنا کے معنی خود بھی حیرت ہونا دہشت سے چپ ہوجانا لکھے ہیں غشی طاری ہونے کا ذکر نہیں۔

سنّاٹا چھا جانا۔ مکمل خاموشی ہوجانا درج نہیں۔

سنّاٹا مارنا۔ جست کرکے پھاند جانا۔ درج نہیں۔ سنّاٹا مار کر بارگاہ کا سرا کچھ پھاند کر صحن بارگاہ میں اُترا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

سنّاٹا ہونا۔ خاموشی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آج کل بازار میں بالکل سنّاٹا ہے۔ (لغات اُردو)۔

سنّاٹوں میں۔ فکر میں الجھن میں سوچ یا اندیشے میں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سنالوں میں۔ غم و فکر میں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سنبھالا۔ بیمار کا قبل از مرگ بظاہر اچھا ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

صبا ؎

بے قراری شب غم میں بچیں گے کیوں کر
کوئی دم بھر کو جو سنبھلے تو سنبھالا ہوگا

(سنبھالا لینا درج ہے)۔

سنبھلو۔ (محاورہ) ہوش میں آؤ۔
۲۔ مستعد ہو۔ آمادہ ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سُنتے بھی ہو۔ متوجہ ہو جاؤ۔ درج نہیں۔

سنجوگ ملنا۔ دولھا دلھن کی موافقت کے لیے زیادہ بولتے ہیں۔ علحدہ درج نہیں۔ حالاں کہ جانؔ صاحب کا پیش کردہ شعر خالی سنجوگ نہیں بلکہ سنجوگ ملنا کی مثال ہے۔ ؎

وہ اگر ہے پانچ میں بھی ہوں چھتیسی بوا
کیا ملا سنجوگ ہے مکّار کا مکّار سے

(لغت نام نامعلوم میں بھی سنجوگ ملنا علحدہ درج ہے علاوہ سنجوگ کے)۔

سنڈا مسٹنڈا۔ موٹا تازہ۔ خنگا۔ ڈنڈ پیل۔ درج نہیں۔ سنڈا مسٹنڈا (بغیر اضافۂ تار ہندی درج ہے)۔ مسٹنڈا پلیٹس میں موجود ہے۔

سنسنی چھوٹنا۔ ضعف کی کیفیت طاری ہونا۔ بدن میں سنسناہٹ ہونا۔
اثر۔ لغت نام نامعلوم میں اس کے معنی غشی طاری ہونا لکھے ہیں۔ سنسناہٹ بھی حسب فیلن بے ہوش ہونا ہے۔ یہی معنی زیادہ قرین قیاس ہیں۔

سن شریف یک صد و چہل و شش نازم بایں ریش و فش۔ بوڑھا پھوس مگر جوانی کے ٹھاٹ۔ یہ فارسی مثل درج نہیں۔ (فقرہ) واللہ مانتا ہوں آپ کا بایاں قدم۔ سن شریف... (اودھ پنچ)۔

سنکار دینا۔ سنکارنا۔ ۱۔ آنکھ مارنا۔ اشارہ کرنا۔

امانت ؎

شاید چمن میں آتا ہے ہنستا ہوا وہ گل
سنکارتی ہے غنچوں کو بادِ بہار کچھ

۲۔ اُکسانا۔ پیچھے لگا دینا۔

میر ؎

مت آنکھ ہمیں دیکھ کے یوں مار دیا کر
غمزے ہیں بلا ان کو نہ سنکار دیا کر

اثر۔ سنکارنا اور سنکار دینا کو بطور مرادف پیش کیا ہے حالاں کہ دونوں کے مفاہیم میں نازک فرق ہے جیسا کہ پیش کردہ اشعار ہی سے واضح ہے۔ سنکارنا اشارہ کرنا آنکھ مارنا ہے۔ سنکار دینا ابھارنا بھڑکانا اشتعال دینا ہے۔ (لغت نام نامعلوم سے میری تائید ہوتی ہے)۔

سنگار اُجڑنا۔ زیب و زینت آرائش میں فرق آتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) انقلاب زمانہ نے دہلی کا سنگار اُجاڑتے وہی جواہرات اسے (لکھنؤ کو) پہنادیے تھے۔ (ناول مشتاق زہرہ)۔

سنگت کرنا۔ ساتھ دینا۔ رفاقت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سنگت کی چھوٹ کا اللہ بیلی۔ آپس کا اختلاف برا۔ اللہ پناہ میں رکھے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سنگر توڑنا۔ (بفتح اول و سوم) فوج کی صف توڑنا۔ دشمن کو مغلوب کرنا۔ درج نہیں۔ پلیٹس میں موجود ہے۔ صبا کے اس شعر میں بھی ہے ؎

عشق کے معرکے سے جان کا چھٹکا راہو
موت فوج الم و درد کا سنگر توڑے

سُن گن لینا۔ خفیہ راز دریافت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی سُن گن درج ہے۔

سنگوٹی۔ وہ غلاف یا پیتل پتر کا خول جو بیلوں کے سینگوں پر خوب صورتی کے لیے چڑھا دیتے ہیں۔

اثر۔ بیل کی تخصیص نہیں۔ پالو ہرن کے سینگوں پر بھی سنگوٹیاں چڑھائی جاتی ہیں۔ (فقرہ) ناگاہ ایک سمت سے دو ہرن سامنے آئے ... جڑاؤ سنگوٹیاں چڑھیں۔ (فسانۂ عجائب)۔

سنگھٹن۔ میل۔ ملاپ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ زمانے سے اس جانور (دبجّو) کے عناصر اربعہ جو پیش تر بڑے شد و مد سے سنگھٹن کے حامی تھے آپس میں دست درازیاں اور چنگل بازیاں کر رہے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

سنو تو سہی۔ (محاورہ)۔ ٹھیرو تو۔ صبر تو کرو۔ خیال تو کرو۔ بھلا سوچو تو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سَن ہونا۔ (بالفتح) بڈھا ہونا۔ یوں درج نہیں۔ (فقرہ) تم تو سَن ہو گئے۔ (لغات اُردو)۔

سنیچر سوار رہونا۔ شیطان سوار ہونا۔ طبیعت بدی کی طرف مائل ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سواٹھ کے مُنہ دیکھنا۔ پہلے پہل صبح اٹھ کر سخی کا مُنہ دیکھنا مبارک اور کنجوس کا مُنہ دیکھنا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ جانؔ صاحب ؎

کٹا ہے صبح سے رو رو کے یہ دن شام تک شبتن
اٹھے جو سو کے مُنہ دیکھا عجب کم بخت راحت کا

اثر۔ شعر سواٹھ کے مُنہ دیکھنے کی مثال کب ہوا۔ دوسرے مصرع کی نثر اس طرح

ہو گی :۔
(میں سوکے جو اٹھی (اٹھے یائے مجہول سے نہیں یائے معروف سے) تو عجب کم بخت (رحت) (خادمہ یا لونڈی کا نام) کا مُنہ دیکھا۔ بہرحال سوا ٹھ کے مُنہ دیکھنا مہمل فقرہ ہے۔ لکھنؤ کا عام روزمرہ سوتے سے اٹھ کے مُنہ دیکھنا ہے۔

سواد پانا۔ مزہ پانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) محبّت میں کچھ سواد نہ پایا۔ (لغات اُردو)

سواری اُتروالو۔ کہاروں کی وہ آواز جو ڈولی مکان پر پہنچا کے دیتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ اس کے بعد سواری اُتروائی جاتی ہے وہ درج ہے۔

سواری بڑھاؤ۔ چلے جاؤ۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سوال نکالنا۔ سوال حل کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے سوال نکالا۔ (لغات اُردو)۔

سوانگیا یا سانگیا۔ شعبدہ گر۔ دھوکے باز۔ فریبی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (سانگی درج ہے)۔

سوائی دینا۔ (جوئے میں) ایک کے بدلے سوا دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ میں سوائی دیتا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

سو بھوتوں کی ڈھیری ہے۔ بہت سے شریک ہیں اور ہر شریک بدمزاج ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

سوپ تو سوپ چھلنی کیا بولے جس میں بہتر سو چھید۔ مثل۔ عو۔ کسی مبتذل آدمی کے دخل در معقولات دینے پر بولتی ہیں۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے: سوپ بولے تو بولے چھلنی بھی بولی جس میں بہتر (نہ کہ بہتر سو) چھید (اودھ پنچ)۔

سوتا اور مردہ برابر۔ مثل۔ دونوں بے خبر اور بے بس ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سوتا اور مردہ برابر۔ اس وقت وہ کیا کرسکتا ہے۔ (خدائی فوج دار)

سَوت چون کی بھی بری۔ سوکن کیسی ہی ناچیز ہو تاہم بری۔

اثر۔ میں نے یہ مثل اس طرح سُنی ہے:۔ سَوت بُری چون کی۔

سُوت نہ کپاس کوھی سے لٹھم لٹھا۔ مثل۔ جس امر کا سان گمان بھی نہ ہو اُس میں خواہ مخواہ کج بحثی اور جھگڑا کرنا۔

اثر۔ میں اس مثل کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ بے سروسامانی کی حالت میں صاحب مقدور سے مقابلہ کرنا یا معاملہ طی کرنے کی کوشش کرنا۔ (فقرہ) اجی حاجی صاحب کچھ ہیں بھی خواہ مخواہ کی عاشقی لیے پھرتے ہیں۔ سوت نہ کپاس کوھی سے لٹھم لٹھا۔ (حاجی بغلول)۔

سئو تک گنتی پیر تک بنتی۔ پیر پکڑنے سے زیادہ کوئی منت عاجزی نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سوتے کا سوتا رہ جانا۔ حالت خراب میں مر جانا۔ بے خبر سوتا ہوا رہ جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سو جان سے صدقے۔ ہزار جان سے قربان۔ ہر طرح سے قربان۔ علیحدہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سو جان سے صدقے یا قربان ہونا۔ جاں نثار ہونا۔ کمال محبت کرنا۔ جان دینا۔ علیحدہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سو جان سے عاشق ہونا۔ نہایت محو اور گرویدہ ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ علیحدہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سو جتن کیے۔ (محاورہ) ہر چند مکر فریب اور حیلہ سازی کی۔ یا سو سو طرح کی فکر کی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سوجھے نہ بھالے چاند کا سلام۔ نابود وصف کا جتلانا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

سوچ میں بیٹھنا۔ خیال میں مصروف ہونا۔ فکر میں بیٹھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) سوچ میں رہنا درج ہے۔

سوچ میں ہونا۔ خیال میں محو ہونا۔ درج نہیں۔

نسیمؔ ؎

کس سوچ میں ہو نسیمؔ بولو
آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے

سوخت دینا۔ گنجفہ کی بازی میں مات دینا۔ درج نہیں۔

سوختہ۔ (کنایتہً) عاشق۔ افسردہ۔ پژمردہ۔

دردؔ ؎

جلد مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا
آگ لینے مگر آئے تھے یہ آنا کیا تھا

اثر۔ میرؔ کا شعر دردؔ کو بخش دیا گیا وہ بھی بھونڈی اصلاح کے بعد کیوں کہ اُس نے جلد کے ساتھ نہیں بلکہ گرم کے ساتھ نظم کیا ہے: گرم مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا۔ (دیکھیے میرؔ کا دیوان دوم۔ ردیف الف)۔ ایک لفظ کے تغیر سے شعر کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔

سوختہ ہونا۔ رنج سہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں تمہارے غم میں سوختہ ہوتا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

سودا بک گیا اور دوکان رہ گئی۔ مثل۔ (عورت کے لیے) جوانی ختم ہو گئی خالی ظاہری طمطراق رہ گئی۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

سودا خریدنا۔ چیز مول لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس نے سودا خریدا۔ (لغات اُردو)۔

سود دینا۔ روپیہ لے کر منافع دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ سود لیتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

سود لینا۔ نقد روپیہ دے کر منافع لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ

سو دلیتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

سو دن چور کے ایک دن شاہ کا۔ مثل۔ چور اگر سو دن چوری کرے سلامت رہے تاہم ایک دن پکڑا جائے گا۔

اثر۔ مثل۔ میں شاہ نہیں بلکہ ساہ ہے۔ ساہ بمعنی مہاجن۔ ساہوکار۔ تقابل چور اور ساہوکار کا ہوگا نہ کہ چور اور شاہ کا لہٰذا ساہ سین سے چاہیے۔ طلسم ہوش ربا میں بھی ساہ (سین) کے ساتھ اندراج ہے۔

سو دوست سو دشمن۔ آدمی کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے اور احتیاط برتنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سودیشی۔ (سودیسی) مال۔ دیس کا بنا ہوا مال۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سورج کو پانی چڑھانا۔ سورج کو پانی دینا۔ ہندؤں کے پوجے کی ایک رسم درج نہیں۔

وزیر ؎

دیکھ کر چہرۂ بت بہتے ہیں زہاد کے اشک
پانی سورج کو دیا کرتے ہیں ہندو ہو کر

میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

مہر و مہ نے بن کے پجاری
صبح و شام چڑھایا پانی

سورج آگے آرسی گنوار کے آگے فارسی۔ (مثل) بے محل بات۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

سُوَر مردار ہے۔ یعنی یہ چیز میں نے ہرگز نہیں لی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سو رنگ سے۔ مختلف دل کش طریقوں سے درج نہیں۔

انیس ؎

گل دستۂ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں
اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

سوزش۔ جلن۔ علٰحدہ درج نہیں سوز کے معنی بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

سو سو۔ بہت بہت کثرت سے۔ جیسے سو سو گھڑوں پانی پڑنا۔

اثر۔ یہ سو سو گھڑے پانی پڑنا ہوا نہ کر سو سو گھڑوں۔

سو سو بل کھانا۔ بہت غصّہ کرنا اور پیچ و تاب کھانا۔ معشوقوں کی کمر کی نزاکت کے لیے بھی یہ محاورہ بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

سوسو کرنا۔ (بالضم واو معروف) سردی سے سُسیانا درج نہیں۔ (سردی کے حوالے سے لغت نام نامعلوم میں درج ہے)۔

سو سو کوس نظر نہ آنا۔ دور دور نظر نہ آنا۔ کہیں پتہ نہ لگنا۔ علٰحدہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

سوکھ کے ڈانگر ہو جانا۔ دُبلا ضعیف کم زور ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسا بخار آیا کہ سوکھ کے ڈانگر ہو گیا۔

سوکھے ٹھٹھے۔ بناوٹ کی ہنسی۔ درج نہیں
(فقرہ) سوال تو یہ ہے کہ اس روکھی پھیکی ظرافت یا سوکھے ٹھٹھوں کی بدولت.... کیا آسمان کے تارے توڑ لیے۔ (اودھ پنچ)۔

سوکھے ٹھٹھے لگانا۔ ہنسی نہ آتی ہو مگر ہنسنا۔ کھسیانی ہنسی۔ درج نہیں۔
(فقرہ) بے اختیار اک سوکھا ٹھٹھا لگایا۔ (اودھ پنچ)۔

سوکھی سہمی۔ دُبلی پتلی۔ (عورت یا لڑکی محذوف۔)۔ درج نہیں۔

سو گالیوں کا ایک گالا بنتا ہے پھونک ماری اُڑ گیا۔ گالیوں کا کوئی شکوہ نہیں۔ تحمل کے باب میں بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سوگیا۔ دیر لگادی۔ غفلت کی۔ ایک معنی سُن ہونا بھی ہیں۔

میر ؎
آگے کسو کے کیا کریں دست طمع دراز
وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

درج نہیں۔

سُول۔ (ھ) (ہندو) کانٹا۔ پیٹ کا درد۔ ۲۔ برچھی کی نوک۔

اثر۔ خارج۔

سولی چڑھانا۔ بہت ایذا دے کر قتل کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

انجم ؎
ہے جاں بری تری سخت مشکل چڑھائے گا سولی تجھ کو قاتل
چھپے گا زلفوں میں کس طرح دل کہ شانہ جاسوس ہے کہیں کا

(سولی پر چڑھانا درج ہے)۔

سونا جھونا۔ عو۔ (جھونا تابع مہمل ہے) سونا۔ (فقرہ) لونڈیاں باندیاں تک سونے جھونے میں لدی پھرتی ہیں۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ جھونا تابع مہمل نہیں بلکہ ایک قسم کا باریک کپڑا مثل ململ کے ہے لہٰذا سونا جھونا کا مطلب ہوا گہنا پاتا اور نفیس لباس یا کپڑے۔
(فقرہ) نہ سونا جھونا ہے نہ اوڑھنا بچھونا۔ سادی وضع سادہ لباس عطر کے بدلے کافور کی بو باس۔

سونٹھیا صراف۔ بے مایہ دکان دار۔ درج نہیں۔

سوندن۔ (بفتح اول) سوندنا سے اسم۔ دھوبی کا کپڑے دھونے کے قبل اُن میں ریہہ وغیرہ ملنا۔ اس طرح درج نہیں۔
(فقرہ) دھوبی کہتے ہیں ہم بہشتیوں کو سوندن میں ڈالیں گے۔ (طلسم ہوش ربا)

سوندنا۔ ساندنا۔ دھوبی کا کپڑے دھونے سے قبل اُن میں مسالا ملنا۔ اس طرح درج نہیں۔

انشا ؎
جو گھر سے گاذر پسر وہ کپڑوں کو ناند میں سوند ساند نکلا
تو بولے سب اہل دید دیکھو نیا یہ بدلی سے چاند نکلا

سوندھ ساند۔ کپڑوں کو دھونے سے قبل بھگو کر روندنا اور ملنا کہ میل آسانی سے نکل جائے۔ درج نہیں۔

انشا

ے جو گھر سے گاز پسردہ کپڑوں کو نالدہ میں سوندہ سلند نکلا
تو بولے سب اہل دید دیکھو نیا یہ بدلی سے چاند نکلا

سونس۔ (بالضم واو معروف نون غنہ) ایک آبی جانور (آبی سور) درج نہیں۔
(فقرہ) کبھی مچھلیوں سے لڑائی ہوئی کبھی سونس نے منہ نکالا۔

سوُن کی لینا۔ (دہلی) دم نہ مارنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے۔ سون کی لینا۔ سون کی ناس لینا۔ مثلاً: چند مسلمان غوں غوں کرتے ہیں باقی سون کی ناس لیے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

سونے کی چڑیا اڑ گئی۔ مطلب فوت ہو جانے اور مال دار کے قابو سے نکل جانے کے موقع پر مستعمل ہے۔

اثر۔ یہ فقرہ لڑکے کا ختنہ کرتے وقت نائی بھی اس کے بہلانے اور خیال بٹانے کو بولتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

سونے کے سہرے بیاہ ہو۔ (عو) دعا۔ ایسے دولت مند کے گھر بیاہ ہو کہ پھولوں کی جگہ سونے کا سہرا بندھے۔

انشا (قطعہ)

بیگما نے جو کیا جھک کے سلام اُتو کو
آغا مینا نے سنائی اُسے یوں ہے آواز
پوتوں پھلنا تجھے اور دودھوں نہانا ہو نصیب
بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز

اثر۔ انشا کے شعر ہی سے واضح ہے کہ محاورہ سونے کے سہرے سے بیاہ ہونا ہے نہ کہ سونے کے سہرے بیاہ ہونا۔ لغت نام نا معلوم میں بھی سونے کے سہرے سے بیاہ ہونا درج ہے۔

سونے میں گندھ جانا۔ سونے کے زیور سے لدا ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ماں باپ کا کلیجا ٹھنڈا ہوا۔ شادی کے بعد سونے میں گندھ گئیں۔

سہاگ بنا رہے۔ عورتوں کی دعا ہے۔ شوہر کماؤ جیتا رہے۔ اکثر ڈومنیاں کہتی ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سہج پکے سو میٹھا۔ آہستگی کے ساتھ کام درست ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

سہرے کی لڑی۔ عورتیں اس کا ٹوٹنا منحوس سمجھتی ہیں۔

جانؔ صاحب ے

ہو خیر دلھن دولھا کی ماتھا مرا ٹھنکا
اچھا نہیں بی ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا

اثر۔ پورا محاورہ سہرے کی لڑی کا ٹوٹنا ہے نہ کہ صرف سہرے کی لڑی۔ پیش کردہ شعر ہی سے یہ امر واضح ہے۔

سہرے کی لڑی کا ٹوٹنا۔ عورتیں اسے منحوس سمجھتی ہیں۔

جانؔ صاحب ے

ہو خیر دلھن دولھا کی ماتھا مرا ٹھنکا
اچھا نہیں بی ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا

سیاست مدن۔ شہر کا انتظام۔

اثر۔ اس کی دوسری شکل سیاست مدنی ہے وہ بھی اندراج ہونا چاہیے تھا۔

انشا ے

؎ مجروات کو مخلوق کے مواد کیا
سیاست مدنی سیکھ جاویں تمام ناض

سیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا۔ مثل۔ جان پہچان یا دوست کے صاحب اختیار ہونے سے ڈر جاتا رہتا ہے۔

اثر۔ اول تو یہ مثل عورتوں سے مخصوص ہے۔ دوسرے اس میں کوتوال کے بدلے کتوال ہے۔

سیاہے پر چڑھنا۔ زوال پذیر ہونا۔ تباہی کا سامنا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لکھنؤ کی شاہی سیاہے پر چڑھی۔ تباہی آئی۔ (مقدمہ دیوان جان صاحب)۔

سیپ۔ ایک خاص قسم کے مرض کا نام ہے جس میں پرند دبلے ہو جاتے ہیں۔

اثر۔ اسے سیپ لگنا کہتے ہیں نہ کہ خالی سیپ اور سیپ لگنا درج نہیں۔

سیج چڑھنا۔ (کنایۃً مرد اور عورت کا ہم بستر ہونا۔

اثر۔ ہم بستری یا مرد کی موجودگی ضروری نہیں۔ سیج چڑھنا مسہری پر بیٹھنا آرام کرنا ہے۔ (فقرہ) وہ تو سیج چڑھی ہے۔ (لغات اردو) سیج چڑھنا کے یہی معنی فیلن میں بھی درج ہیں نہ کہ جو کچھ حضرت مولف نور اللغات فرماتے ہیں۔

سیج کی ساجھی کسی کو نہیں سہاتی۔ مثل۔ سوت کا ہونا سب عورتوں کو ناگوار ہوتا ہے۔ سیج کی مکھی بھی بری۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہندوستانی عورتوں کے خمیر میں سوکن کا جلا پا ہے۔ سیج کی... (مقدمہ دیوان جان صاحب)
یہی مفہوم جان صاحب نے اس شعر میں ادا کیا ہے۔ ؎

مر گئی سوت مگر غم نہیں بھولا مجھ کو
جان صاحب نہ کبھی دل سے یہ کانٹا نکلا

سیدھاپن۔ بھولاپن۔ نور اللغات میں نہیں ملا۔ (لغت نام نامعلوم)

سیدھے رستے پر لگانا۔ ہر بات کی اونچ نیچ سمجھا دینا۔ معقول تعلیم تربیت دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکا آوارہ ہو چلا تھا استاد نے سیدھے رستے پر لگا دیا۔

سیدھی سمجھنا نہ اُلٹی۔ کوئی بات نہ ماننا۔ کسی طرح قائل نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب سے یہ آئی ہیں ناک میں دم کر دیا ہے۔ نہ سیدھی سمجھتی ہیں نہ الٹی۔ (شریف زادہ)۔

سیدی۔ (بر وزن گیدی)۔ حبشی
اثر۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ عام طور پر شیدی ہے۔ وہی صحیح لفظ ہے جو حضرت مولف نے لکھا ہے۔

سیر کے واسطے سوا سیر موجود ہے۔ (مثل) زبردست کی سرکوبی کے لیے اُس سے زیادہ زبردست موجود ہے۔

اثر۔ یہی مثل اس طرح بہتر ہے: "سیر کو سوا سیر۔ جیسے کو تیسا" یعنی ہر فرعون را موسیٰ۔ (لغت نام نا معلوم)۔

سیر میں پونی بھی نہیں۔ جتنی مقدار چاہیے اس کی چوتھائی کے برابر بھی نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

سیر ہو۔ خوب لطف ہو۔ تماشا ہو۔ درج نہیں۔

صبا ؎

بلبلیں گل سے خفا ہوں قمریاں شمشاد سے
سیر ہو چلیے جو آپ اے یار قیصر باغ میں

سیس نوانا۔ سر جھکانا۔ (ہندی میں نوانا بکسر اول ہے اردو میں بفتح اول) درج نہیں۔ ؎

داس بھئے داسی کہلائے
مدت گذری سیس نوائے

(اودھ پنچ)۔

سیفی چلنا۔ سیفی عمل کا کارگر ہونا۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

شور تھا دیکھیے کیوں کر یہ بلا ٹلتی ہے
اس قدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے

سیکھا سیکھ۔ (ع) کسی کو کوئی کام کرتے دیکھ کر اس کی پیروی یا نقل کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں سیکھا سیکھ پڑوسن کی کہیں کسی دوست آشنا کے یہاں گئے لڑائی کا سرا نکلا۔ (اودھ پنچ)۔

سیکھم سیکھ پڑوسن سیکھ۔ مثل۔ پڑوسی سے تجربہ حاصل کرو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سیکھم سیکھ پڑوسن سیکھ۔ خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اگر فرانس کو شام پر حق ہے تو برطانیہ عراق کی ترائی کا حق دار ہے۔ (اودھ پنچ)۔

سیل۔ (ھ۔ بالکسر یائے مجہول) وہ بالوں کی ڈوری یا سیاہ ریشم خواہ تاگوں کی لڑی جو اکثر ہندو فقیر گلے میں ڈالے رہتے ہیں اور حسین بھی آرائش کے واسطے ہاتھوں میں پہنتے اور گلے میں ڈالتے ہیں۔ وغیرہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں شیعہ عورتیں محرم میں سیاہ ریشمی ڈوریاں کلائیوں میں چوڑیوں کے بجائے بطور سوگ کے پہنتی ہیں۔ یہ درج نہیں۔

سیل کھری۔ (ھ۔ بالکسر یائے مجہول) سنگ جراحت۔

اثر۔ خارج۔

سیماب آگ پر ہونا۔ (کنایتہً) سیماب کی طرح بے قرار ہونا۔ بیتاب ہونا۔ ناسخؔ ؎

رات ایسا انتظار یار میں بیتاب تھا
بستر گل پر نہ تھا میں آگ پر سیماب تھا

اثر۔ لکھنا چاہیے تھا انتہا سے زیادہ بیتاب ہونا۔ سیماب یوں ہی بیتاب ہوتا ہے آگ پر بیتابی کا کیا ٹھکانا۔ (لغت نام نا معلوم میری تائید میں ہے)۔

سینت سمیٹ۔ ایک ساتھ بھی بولے جاتے ہیں۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔

اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کاغذ پھیلے ہوئے تھے سینت سمیٹ کر آتے ہوں گے۔

سینو۔ (ھ) ایک قسم کا کپڑا۔

اثر۔ میں نہیں واقف نہ تحقیق ہو سکی۔

سینے پر آرے چلنا۔ سخت ایذا ہونا۔ تکلیف ہونا۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

جب تک کہ جری پاؤں رکابوں سے نکالے
مہمان کے سینے پہ کئی چل گئے آرے

سینے پر سوار رہنا۔ کسی مصیبت یا تکلیف کا ہر وقت سامنا رہنا۔ درج نہیں۔

خلیلؔ ؎

تمہاری زلف کا جاتا نہیں ہے دل سے خیال
بلا یہ رہتی ہے ہر دم سوار سینے پر

سینے میں دم رکنا۔ موت کے آثار نمایاں ہونا۔ درج نہیں۔

انجمؔ ؎

سینے میں یاں تو دم ہے ہمارا رکا ہوا
وہ آئے یا نہ آئے اجل تجھ کو کیا ہوا

سیلاب آنا۔ بہیا آنا۔ دریا کا پانی چڑھنا۔ درج نہیں۔

ش

شاباش دینا۔ آفرین کہنا۔

اثر۔ بول چال شاباشی دینا ہے۔

شاباشی۔ تحسین و آفریں۔ پیٹھ ٹھوکنا۔

اثر۔ شاباشی زیادہ مستعمل ہے۔ وہ بھی دینا چاہیے تھا۔

شاباشی دینا۔ تعریف کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) استاد نے مجھے شاباشی دی (لغات اُردو) شاباشی درج ہے۔ صحیح لفظ یہی ہے۔ اُردو میں شاباشی مستعمل ہے۔ کون فصیح ہے اس کا فیصلہ ارباب نظر پر ہے۔ خیر کچھ ہو۔ شاباشی کے ساتھ شاباشی بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ (شاباش بھی صرف عورتوں کی زبان نہیں مرد بھی برابر بولتے ہیں)

شاخسانہ لگانا۔ مشروط کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گھنٹوں کا شاخسانہ نہ لگاؤ تو میں کام کر سکتا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

شاخسانہ ہونا۔ نقص نکلنا۔ عیب ظاہر ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شادوں شاد۔ (بطور مبالغہ) بہت خوش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ولی عہد کے یہاں سے بلاوہ آیا ہے۔ پھولوں نہیں سماتے شادوں شاد ہیں۔ (مقدمۂ دیوان جاںؔ صاحب) بھی لکھنا چاہیئے تھا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شادی مبارک۔ ایک کلمہ ہے جو بیاہ یا ولادت وغیرہ کے مبارک باد دینے کے وقت کہتے ہیں)۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ بھانڈوں سے مخصوص

ہے۔

شادی مبارک نوکری ندارد۔ (مثل) خوشی اور غم کا ساتھ ہے۔ ایک طرف خوشی ہوئی تو دوسری طرف رنج۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگلے وقت کی وہ مثل سُنی تھی کہ شادی مبارک نوکری ندارد۔ یہاں الٹی گنگا بہی ہے۔ دوستی مبارک گھر داری ندارد۔ (اودھ پنچ)۔

شادی وغم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جہاں خوشی ہوتی ہے غم بھی ضرور ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

شاعری جزویست از پیغمبری۔ شاعری الہام کا جزو ہے۔ درج نہیں۔

ع

طبع موزوں ایسی ویسی شے سے کوسوں دور ہے
شاعری جزویست از پیغمبری مشہور ہے
(اودھ پنچ)۔

شاقول۔ (ع) مسائل۔
اثر۔ خارج۔

شاماک۔ (ف) عورتوں کا سینہ بند۔
اثر۔ خارج۔ (رباوصف شعر بحر)۔

شام چڑھانا۔ موٹھ لگانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میری لکڑ پر شام چڑھاؤ (لغات اُردو) جڑنا۔ لگانا کے ساتھ درج ہے۔

شامت زدی۔ (عو) شامت زدہ کی تانیث۔ کم بختی ماری۔ کلمۂ ناسزا جو عورت کے لیے عورت استعمال کرتی ہے درج نہیں۔ (فقرہ) شامت زدی کہاں غارت ہو گئی تھی۔

شام کا پھولنا۔ کنایۃً شفق شام۔ درج نہیں۔

وزیر ؎

چوٹی میں وہ لپیٹے ہیں پھولوں کے ہار کو
پھولی ہے شام کہہ دو یہ صبح بہار کو

شامت کہہ کے نہیں آتی۔ مصیبت یکایک نازل ہوتی ہے۔ پہلے سے علم نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں کنارے بیٹھ موڑ کے کھڑا ہو رہا مگر شامت کہہ کے تو آتی نہیں۔ لوگوں نے مجھ پر ہجوم کیا۔ (اودھ پنچ)۔

شامت گئی۔ (عو) کم بخت عورت کا عورت سے ہنسی چہل یا غصے میں خطاب۔ درج نہیں۔

لذت عشق ؎

ارے کیوں تو جلتی ہے شامت گئی
اکیلا نہیں دو ہیں غارت گئی

شامتی۔ عورتیں شامت کی جگہ شامتی بولتی ہیں۔ مثلاً یہی تیری شامتی کے لچھن ہیں۔ درج نہیں۔

شانے پر ہاتھ رکھنا۔ دھرنا۔ تسلی دینا بڑے کا چھوٹے کو۔ درج نہیں۔

رشید ؎

آپ اس وقت بھی اعدا پہ ترس کھانے لگے
ہاتھ شانے پہ دھرا بھائی کو سمجھانے لگے
(زیادہ تر رکھنا کے ساتھ بولتے ہیں)۔

شاہ پسند۔ ایک قسم کا آم۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) شاہ پسند

دال - درج ہے۔ اسے سلطانی دال بھی کہتے ہیں۔

شاہ تیر - بڑی کڑی۔

اثر - زبانوں پر شہتیر ہے اور یہی فصیح اور خوش آئند ہے۔ فیلن میں بھی عرف شہتیر درج ہے۔

شاہ نشین - شہ نشین - اندر کا اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے در ہوتے ہیں۔

اثر - عام لفظ شہ نشین ہے۔ اس طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔

شاہد رہنا - گواہ رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اے آسمان کے تارو تم شاہد رہو۔ (لغات اردو)۔

شاہد رہیو تو اے شب ہجر
جھپکی نہیں آنکھ مصحفی کی

شاید کہ ہمیں بیضہ بر آرد پر و بال - شاید یہی تدبیر کارگر ہو — درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شب آنا - رات ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) شب آئی تو وہ گھبرا گیا۔ (لغات اردو)۔

شباب آنا - جوان ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بچپنے کے بعد شباب آیا۔ (لغات اردو) میرا مطلع ہے۔

حیا میں اک ادا نکلی اداؤں سے حجاب آیا
شباب آیا اور اس انداز سے ان کا شباب آیا

شباہت ملنا - صورت ملنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس میں باپ کی شباہت ملتی ہے۔ (لغات اردو)۔

شب برات کا گھڑا - مسلمانوں میں رسم ہے کہ شب برات کے دن پچھلے مُردوں کا درود فاتحہ دے کر مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شبہ پڑنا - شک ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے شبہ پڑتا ہے کہ میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے۔ (لغات اردو)۔

شِتا - (ع) جاڑا۔ جاڑے کا موسم۔

اثر - خارج۔

شتالنگ - (ف۔ بکسر اول و فتح چہارم) ٹخنہ۔ ہڈی جو پیر اور پنڈلی کے جوڑ پر ہوتی ہے۔

اثر - خارج۔

شجاعت دکھانا - بہادری دکھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے اپنی شجاعت دکھائی۔ (لغات اردو)۔

شحم - (ع) چربی۔

اثر - خارج۔

شخصیت میں بٹا لگنا - سُبکی ہونا۔ شیخی کرکری ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہمنت کی شخصیت میں بٹا نہ لگنے پائے باقی جو کچھ ہو جائے پروا کی بات نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

شُد بُد - پڑھنے لکھنے کا تھوڑا سا ملکہ۔

اثر۔ اس کے معنی اس قدر محدود نہیں۔ کسی کام میں تھوڑا سا دخل ہونا قدر قلیل واقفیت ہونا۔ اس کو بھی شُدبُد کہتے ہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

شدّ و مد۔ شان و شوکت۔ تکلف۔ دھوم دھام۔ (فقرہ) بڑی شدّ و مد سے برات چلی۔ (اردو) شدت اور زور۔

داغ ؎

تعریف جور اور پھر اس شدّ و مد کے ساتھ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا

اثر۔ اس فقرے (شدّ و مد) کا استعمال لفظ سے یا کے ساتھ تک محدود ہے۔ اس طرف توجہ دلانا چاہیے تھی۔ یعنی خالی شدّ و مد کی بجائے شدّ و مد سے یا شدّ و مد کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔ (لغت نام نا معلوم)۔

شرابور کرنا۔ بھگونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے مجھے شرابور کر دیا۔ (لغات اُردو) میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

موجوں کو شرابور کیے دیتی ہیں موجیں
قطرے ہیں کہ چھوٹی ہوئی افشاں کے ستارے

شرابور ہونا۔ بھیگ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) پانی برس رہا تھا میں شرابور ہوگیا۔ (لغات اُردو)۔

شرافت دکھانا۔ کنایہ ہے پاجی پن کرنے سے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اپنی شرافت دکھائی۔ (لغات اُردو)۔

شرایع۔ (ع) شریعت کی جمع۔

اثر۔ خارج۔

شر و انکال دیا۔ بدحال کر دیا۔ باقی نہ چھوڑا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شرع میں شرم کیسی۔ صاف صاف بات کہنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ مثل شرع اور شرم دونوں بفتح اول و دوم ہیں۔ اس طرح درج نہیں (شرع میں شرم کیا درج ہے اور بیان کردہ حرکات کے ساتھ)۔

شرف دینا۔ بزرگی دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آپ نے مجھ کو شرف دیا۔ (لغات اُردو)۔

شرم حضور۔ شرم حضوری۔ آنکھ کی شرم۔ منہ دیکھے کی مروت۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ شرما حضوری ہے (باضافہ الف بعد میم) اور صرف عورتوں کی زبان ہے۔

شرم دان دینا۔ (عو) (شرم بفتح اول و دوم۔ دان خیرات کرنا) بے حیائی اختیار کرنا۔ درج نہیں۔

شرم ہی شرم میں کام تمام ہوا۔ خسارہ اٹھایا یا کام بگڑ گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شرور۔ (ع۔ بضم اول و دوم و سکون سوم معروف شر کی جمع۔

اثر۔ خارج۔

شروط۔ (ع) شرط کی جمع۔

عہد و پیماں۔ اقرار۔

اثر۔ خارج۔ اُردو میں شرائط بولتے ہیں۔

شریف بننا۔ شریف نہ ہونا مگر اپنے آپ کو شریف ظاہر کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بہت شریف بنتے تھے آج حقیقت کھُل گئی۔

شُش۔ (ف۔ بالضم) پھیپھڑا۔

اثر۔ خارج۔

شطّاح۔ (ع) بالفتح وتشدید دوم) بے حیا۔ دیکھو شتاہ۔

اثر۔ شتاہ کا املا اردو ہے۔ شطاح خارج۔

شعبدہ اٹھانا۔ کوئی عجیب وغریب بات دکھانا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شعبدے آزمانا۔ فریب دینا۔ درج نہیں۔

انجم ؎

مجھ پر اُس دیدۂ فسوں گر نے
شعبدے آزمائے کیا کیا کچھ

شغوی۔ (ع) صفت۔ وہ حروف جن کا مخرج لب ہے۔ یعنی ب۔م۔و۔ف

اثر۔ خارج۔

شق نکالنا۔ شبہ کرنا۔ جھگڑا نکالنا۔

اثر۔ یہ عیب نکالنا۔ خامی بیان کرنا ہے۔ مثلاً تم تو ہر بات میں ایک شق نکال دیتے (لگا دیتے) ہو۔

شکار کار بے کاراں۔ جس کو کچھ کام نہ ہو وہ جنگلوں میں مارا مارا پھرے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شکاری شکار کریں احمق ساتھ پھریں۔ کام والے کام بناتے ہیں احمق بے فائدہ ساتھ ہوکر اوقات ضائع کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شکاری کتا شیر سے منہ نہیں پھیرتا۔ تجربہ کار آدمی مشکل کاموں سے نہیں ڈرتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

شک دلانا۔ شبہ میں ڈالنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم مجھے شک نہ دلاؤ۔ (لغات اُردو)۔

شکرانہ۔ وہ خشکہ جس میں شکر اور گھی ڈال کر کھاتے ہیں۔

اثر۔ شکر اور گھی نہیں بلکہ دہی اور شکر ملا کر کھاتے ہیں۔ اسی سے اسے دہی خشکہ بھی کہتے ہیں۔ لغات اُردو کا بھی اندراج ہے: "شکرانہ کھانا = دہی خشکہ شکر کھانا"۔

شکّر پھانکنا۔ خالی شکر کھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ شکّر پھانکتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

شکر شیر ہونا۔ کنایہ ہے کمال اختلاط سے۔

اثر۔ یہ شیر و شکر ہونا ہے نہ کہ شکر شیر ہونا۔ چنانچہ خود بھی اسی معنی میں دوسری جگہ شیر و شکر ہونا

لکھا ہے۔

شِکال۔ (ف) وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں سفید ہوں اور باقی کوئی سا رنگ ہو) وہ عیب دار گھوڑا جس کا دایاں ہاتھ یا بایاں پاؤں خواہ اس کے برعکس سفید ہو۔

اثر۔ خارج۔

شک کھانا۔ شبہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے معلوم ہے کہ آپ نے غیروں کے نام خط دیکھ کر شک کھایا ہوگا۔ (اردو ہنچ)۔

شکل تو دیکھو۔ (عو) طنزاً۔ حوصلہ دیکھو۔ ہمت دیکھو۔

ذوق ؎

شکل تو دیکھو مصور کھینچے گا تصویر یار
آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر ہو جائے گا

اثر۔ محاورے کا صحیح مفہوم ہے قابلیت تو دیکھو۔ مُنہ تو دیکھو۔ یہی مطلب ذوقؔ کے شعر کا ہے۔ مصوّر کا مُنہ تو دیکھو یہ بھلا تصویر کھینچے گا۔ ہرگز نہیں کھینچ سکے گا۔ لغت نام نا معلوم میں میرے بیان کردہ معنی درج ہیں۔

شلیتہ۔ ٹاٹ کا بڑا تھیلا۔

اثر۔ اس کے ایک معنی مارکین یا کرچ کے بھی ہیں جو زیادہ تر فرش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ مفہوم بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ شلیتے کا تھان بہت عام فقرہ ہے۔ فیلن میں میرے بیان کردہ معنی درج ہیں۔ نیز لغت نام نا معلوم میں شلیتہ بمعنی عمدہ مارکین جس کا فرش زیادہ بنایا جاتا ہے۔ درج ہے۔

شلیتے میں میخ نہ لشکر میں شیخ۔ (مثل) شلیتے (تھیلا) میں میخ اور لشکر میں شیخ کو کبھی نہ رکھو (کیونکہ رکاوٹ پیدا کرتے ہیں) درج نہیں۔ (فیلن)۔

لغت نام نا معلوم میں شلیتے کے معنی لکھے ہیں ایک قسم کی مارکین جس کا فرش زیادہ بنایا جاتا ہے۔ مستورات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ نور اللغات میں یہ معنی درج نہیں بلکہ شلیتہ کے معنی بڑا تھیلا لکھے ہیں۔

شکل نکلنا۔ موقع ہاتھ آنا۔ تدبیر ہو جانا۔ صورت کا خوشنما معلوم ہونا۔

اثر۔ اس کے معنی شکل کا خوشنما معلوم ہونا بہت مشتبہ ہیں۔ لغت نام نا معلوم میں اس کے معنی صرف موقع یا تدبیر نکلنا لکھے ہیں۔

شمار لگانا۔ سوچنا۔ تجویز کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب میں یہ شمار لگاتا ہوں کہ اس مکان کو خرید کروں یا نہ کروں۔ (لغات اُردو)۔

شمع کا روپشت برابر ہے۔ صاف باطن آگے پیچھے یکساں ہوتے ہیں۔

اثر۔ اول تو "روپشت" مونث ہے۔ دوسرے محاورے میں بجائے برابر کے لفظ یکساں ہے۔ پورا محاورہ اس طرح ہے: "شمع روپشت

یکساں ہوتی ہے۔ (محاورات ہند)۔

شمہ ۔ (ع) بالفتح و تشدید دوم مفتوح۔ تھوڑی بو۔ کسی چیز کو ایک بار سونگھنا۔ فارسیوں نے شمہ بمعنی کم تھوڑا استعمال کیا۔ اس کا تلفظ بالکسر غلط ہے۔

اثر ۔ اگر اردو میں کو شمہ بمعنی مقدار قلیل فتح اول سے بولے تو ہنسا جائے۔ بالکسر غلط سہی اردو میں اسی طرح فصیح و صحیح ہے۔ بیش تر خالی شمہ نہیں شمہ بھر یا شمہ برابر کہتے ہیں۔ (فقرہ) عالم فاضل سرگرداں رہے۔ ایک کو بھی شمہ بھر نہ ادا کر سکے۔ نادان کے نادان رہے۔

شفتل شہکارا ۔ آوارہ بدکار چالاک عورت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے یہ سُن کر بغصہ کہا کہ شفتل شہکارا دھگڑے کی سفارش مجھ سے کرتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔ خالی شفتل درج ہے۔

شوخ شلیطہ ۔ شریر۔ چالاک۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بڑی نند آئیں منجھلی نند آئیں سنجھلی نند آئیں مگر شوخ شلیطہ دلھن نے محافہ سے قدم نہ اتارا۔ (اودھ پنچ)۔

شورابہ ۔ (ف) کھاری پانی۔

اثر ۔ صاف صاف (ی) سے لکھا ہے۔ غالبًا غلط الکاتب ہے (ب) سے ہے۔

شوربا پتلا ہو گیا ۔ بڑا صدمہ پہنچا۔ درج نہیں۔

شوق کرنا ۔ کھانا پینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بسم اللہ۔ جب تک آموں کا شوق کیجیے۔ (لغات اردو)۔

شہدا، شُہدا ۔ پہلا شہید کی جمع دوسرا ہندی بمعنی بدچلن۔ ان کے تلفظ میں فرق نہیں ملحوظ رکھا ہے۔ شہدا (جمع شہید) بضم اول و فتح دوم ہے اور شہدا (بدچلن) بضم اول و سکون دوم ہے۔ اس کی صراحت ضروری تھی۔

شہد گُبّی ۔ ایک نہایت شیریں آم کا نام ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شہر کا آئینہ بند ہونا ۔ شہر کی آرائش و زیبائش ہونا۔ چراغاں ہونا درج نہیں۔ (فقرہ) شہر کی آراستگی کا حکم دیا۔ تمام شہر آئینہ بند ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

شیاف ۔ (بکسر اول) چھوٹے بچوں کے قبض کی حالت میں صابن اور نمک کا اجابت (پاخانہ آنے) کے لیے دیتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شیخانی ۔ قوم شیخ کی عورت۔ شیخ کی جورو۔

اثر ۔ شیخ بالفتح ہے اور شخانی بکسر اول و فتح دوم۔ ی کی آواز اتنی خفیف ہے کہ کسرہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب امور واضح کر دینا چاہیے تھے ورنہ ناواقف شخانی کو شیخانی (بروزن شیطانی) پڑھیں گے۔

شیخ چنڈال نہ چھوڑے مکھی نہ چھوڑے بال ۔ ایسا

پُرس ہے کہ سب ہضم کر جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیخی چڑھ گئی۔ ضد آگئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیخی خورے کا گھر جلا کیا پڑو جلو میری شیخی تو میرے پاس ہے۔ گھر جل جائے شیخی برقرار رہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیخی کرکری ہو جانا۔ غرور کا ڈھے جانا۔ سبک ہو جانا۔ نیچا دیکھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (نیز اودھ پنچ)۔ "مضمون نگاری کی شیخی کرکری ہو یا مونچھیں نیچی کرنا پڑیں۔"

شیخی نکال دی۔ بدلہ لے لیا۔ سزا دی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیر تیری فطرت۔ فطرت نہ ہو تو کسی کام کے نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ لیاقت مند ایک بھی غنیمت ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیروں کا منہ کس نے دھویا ہے۔ جب اطفال بے منہ دھوئے کھانا کھاتے ہیں تو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

شیر دہاں۔ ایک قسم کا عصا۔ اثر۔ ایسے خالی شیر دہاں نہیں شیر دہاں سونٹا کہتے ہیں۔ بد قوارہ شخص پر پھبتی بھی کستے ہیں: آدمی کاہے کو شیر دہاں سونٹا ہے۔ شیر دہاں کڑے بھی ہوتے ہیں۔

شیر ہو کر چھیچھڑے کھاتے ہیں۔ اپنے خلاف وضع کام کرتے ہیں۔ یا انکسار اختیار کر لیا ہے۔ درج نہیں۔

شیشے کھولنا۔ شیشوں کی ڈاٹ کھولنا تاکہ خوشبو نکلے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ خوشبو تھی کہ معلوم ہوتا تھا عطر کے شیشے کھول دیے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

شیطان پناہ مانگتا ہے۔ بڑا مُنہ ہے۔ فتنہ پرداز ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سارا جسم مثل سگ سیاہ تھا۔ شیطان اس سے مانگتا پناہ تھا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

شیطان سے بچیے ہر جگہ موجود ہے۔ یہ انسان کا بڑا دشمن ہے۔ (محاورات ہند)۔

شیطان سے بھی چار کپڑے زیادہ پھاڑ رکھے ہیں۔ بڑا گھاگ ہے مکار لیکن تجربہ کار ہے۔ درج نہیں۔

شیطان کا دھکّا۔ شیطان کی مار۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شیطان کا گرڑ (شیرا)۔ ایسا کام جس میں درپردہ فساد ہو۔ درج نہیں

شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی۔ جھگڑا کھڑا ہوتے دیر نہیں لگتی۔ غصہ آتے عرصہ نہیں گذرتا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

شیطان مارتا نہیں پریشان تو ضرور کرتا ہے۔ ورغلانا۔ دھوکا دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سمجھ لو شیطان مارتا نہیں۔ (الخ)۔

ص

صابون لگانا۔ صابون ملنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) صابون لگا کر ہاتھ دھو۔ (لغات اُردو)۔

صاحب سلامتی۔ (عو) دوست سلاقاتی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر ایک صاحب سلامتی انجان ہے۔ آبادی کی جگہ ویرانہ ہے۔ ابتر کارخانہ ہے...

صاحب قائم مال میراث۔ مالک موجود۔ بدمعاش روبرو لوٹتے ہیں اور بس نہیں چلتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

صاحب ماتم۔ مرنے والے کا وہ عزیزدار جسے پُرسا دیا جائے۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

لاشوں کو دیکھ کر مرا دل ہوگا بے قرار
کی عرض آپ صاحب ماتم ہیں میں نثار

صادق آنا۔ درست ہونا۔ صحیح اور سچّا ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صاع۔ (ع) ایک وزن جو دو سو چونتیس تولے کے برابر ہوتا ہے۔

۲۔ زمین پست۔

اثر۔ خارج۔

صاف بولی بولنا۔ کسی پرند کا مثل انسان کے بولنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ یہی معنی صاف بولنا کے درج کیے ہیں۔

صاف پتے سے نکل گئی۔ بالکل قابو میں نہ رہی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

صاف کان کھولنا۔ کسی شخص کو اچھا برا بخوبی سمجھا دینا تاکہ ہوشیار ہو جائے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صافن۔ (ع) ایک رگ کا نام جو پاؤں کے گٹے میں نیچے کے بدن کا خون بذریعہ فصد اس رگ سے لیتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

صبّاغ۔ (ع) رنگنے والا۔ رنگریز۔

اثر۔ خارج۔

صبح سے شام تک۔ تمام دن۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صحیح سلامت رہنا۔ بھلا چنگا اور زندہ رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی صحیح سلامت درج ہے۔

صبح شام لگانا۔ حیلے حوالے کرنا۔ ٹال مٹول کرنا۔ درج نہیں۔

امیر ؎

لیل و نہار وصل دکھاتا ہے تو دکھائے
کیسی یہ آسماں نے لگائی ہے شام صبح

صبح کا پیالہ کیسر کا نوالہ۔ صبح کا تھوڑا سا کھا لینا بھی بڑا مفید ہوتا ہے۔

درج نہیں۔

صبح کر دینا۔ رات گذار دینا۔ رات کاٹنا۔ (غالبؔ) ؎

صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

اثر۔ یہ صبح کرنا ہے نہ کہ صبح دینا۔ غالبؔ کے مصرع میں بھی صبح کرنا نظم ہے۔ لغت نام نا معلوم میں بھی یہ مفہوم صبح کرنے کا لکھا ہے نہ کہ صبح کر دینے کا۔

صبح ہوئی چوطے پر نگاہ۔ حریص کے لیے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

صبر۔ (ع) ایلوا۔

اثر۔ خارج۔

صبر کر من میں تا سکھ رہے تن میں۔ صبر سے راحت ہوتی ہے۔

درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

صبر کرنا۔ نا امید ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم) یہی معنی صبر کر کے بیٹھ رہنے کے لکھے ہیں۔

صبغ۔ (ع) رنگ۔ سرخ۔ سرخی وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

صبی۔ (ع۔ صبیاں جمع) دودھ پیتا بچہ۔ لڑکا۔ صبیہ (ع۔ صبیۃ) دودھ پیتی بچی لڑکی۔

اثر۔ خارج۔

صحابت۔ (ع۔ بکسر اول غلط ہے) یار ہونا۔ یاری کرنا۔

اثر۔ خارج۔ (مع شعر اوّج)

صحبت بر آر ہونا۔ صحبت بر آر آنا۔ کسی سے موافقت آنا۔ دوستی نبھنا۔ میل جول ہونا۔

نصیرؔ ؎

دیکھیے کیوں کر ہو اُس سے ہمدمو صحبت برآر
ہم تو دیوانے ہی تھے پر دل بھی سودائی ملا

اثر۔ صحبت بر آر ہونا صحیح صحبت بر آر آنا مہمل۔ نصیرؔ کے شعر میں بھی صحبت بر آر ہونا نظم ہے۔ یہی اندراج لغت نام نا معلوم میں ہے۔

صحت بگڑنا۔ بیمار ہو جانا۔ طبیعت کا نادرست رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک ہی جگہ پڑے پڑے جی گھبرا گیا ہے اور صحت بگڑتی جاتی ہے۔

(اودھ پنچ)۔

صحنک کھانا۔ باعصمت ہونا۔

(فقرہ) وہ صحنک کھاتی ہے۔

(لغات اُردو) اس طرح درج نہیں۔

صحیح کہنا۔ سچ کہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں آپ سے صحیح کہتا ہوں (لغات اُردو)۔

صحیح ہونا۔ غلطی نکلنا۔ درست ہونا۔

۲۔ تندرست ہونا۔ درست ہونا۔

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صداع۔ (ع) درد سر۔

اثر۔ خارج۔

صدقے اُس عقل کے۔ طنزاً۔ اس بے وقوفی کا کیا ٹھکانا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اے کیوں نہ ہو۔ صدقے اس عقل کے۔ اسمبلی بھلا کرے گی کیا۔ (اودھ پنچ)۔

صدقے جانا۔ (ع و) نثار ہونا۔ بلا گرداں ہونا۔

جرأت ؎

کہتی ہے مُنہ ہی مُنہ میں جو اُس لب کی خوبیاں
صدقے ہم آپ جاتے ہیں اپنی زبان پر

اثر۔ صدقے جانا کلمۂ دعائیہ بھی ہے اور عموماً اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

رشید ؎

بولیں پیارے مرے بھائی ترے صدقے جاؤں
خشک ہیں پھول سے لب پانی کہاں سے لاؤں

کم سے کم اس مفہوم کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہیے تھا۔

صدقے کیا یا صدقے کیا تھا۔ صدقے یا قربان کرنے کے لائق۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صدقے کی بلبل۔ وہ بلبل جو پکڑ کر صدقے کے لیے چھوڑ دی جاتی ہے۔

شرف ؎

ترے صدقے کے بلبل چھٹ کے آتے ہیں جو گلشن میں
بناتے ہیں انھیں پھولوں کے غنچے آشیاں ہو کر

اثر۔ یہ محض شاعری اور مضموں آفرینی ہے۔ بُلبُل صدقے نہیں اتارے جاتے۔ ایسی ہی محاورہ سازی ہے تو غنچے بھی آشیاں ہیں۔

صدقے میں اُترنا۔ سرگرداں کیا جانا۔ جیسے ؏

ہم سے اچھے رہے صدقے میں اُترنے والے

اس طرح درج نہیں۔ صدقے میں اتارنا درج ہے۔

صدقہ دیا ردِّ بلا۔ خیرات دینے سے بلا رد ہوتی ہے۔

قدر ؎

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا ردِّ بلا ہو گیا

اثر۔ نثر میں کہتے ہیں صدقہ دیا رد بلا یعنی رد بلا اضافت و تشدید۔ "صدقہ دیا ردِ بلا"۔

صدقے ہونا۔ نثار ہونا۔ قربان ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صِر۔ (ع) جاڑے کی سردی۔ (دہلی) خنکی۔ ٹھنڈ۔

اثر۔ فیلن کو بھی نہیں سوجھی۔ دہلی کی زبان میں بھی استعمال مشتبہ ہے۔

صف اُلٹ جانا۔ لڑائی میں صف کا تتر بتر ہو جانا۔ مجلس کا درہم برہم ہو جانا۔ آتش ؎

مگر اس کو فریب نرگس سہتانہ آتا ہے
اُلٹتی ہیں صفیں گردش میں جب پیمانہ آتا ہے

اثر۔ یہ صف الٹ جانا کی مثال کب ہوئی؟

صفیں اُلٹنا ایک الگ محاورہ ہے جو درج ہی نہیں کیا گیا۔ لغت نام نا معلوم میں موجود ہے۔ معرکہ زار کی صفوں کا درہم برہم ہونا یا محفل کے لوگوں کا بے خود ہونا۔

صفائی ہونا۔ ملال رفع ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) ہمارے اُن کے درمیان صفائی ہو گئی۔ (لغات اُردو)۔

صف توڑنا۔ صف درہم برہم کرنا۔ درج نہیں۔ انیس سے

پتو رنگ کے وہ ہاتھ جدھر چھوڑ کے نکلا
جب شیر سا نکلا تو صفیں توڑ کے نکلا

صف ٹوٹنا۔ فوج کا منتشر ہونا۔ ابتری پھیلنا۔ شکست کے آثار نمایاں ہونا درج نہیں۔ انیس سے

خوف اجل سے بھول گئے وعدۂ نخست
ٹوٹی صفوں میں ہوش کسی کے نہ تھے درست

صف لینا۔ صف ماتم بچھا کر مردے کا پرسا لینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میرے عزیز اقارب ہیں نہ کُنبہ قبیلہ۔ صف لے کر بیٹھنے والی تو اللہ رکھے موجود ہے۔

صف نعلین۔ آخری صف۔ وہ جگہ جہاں جوتا اتار کر محفل میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں (صف نعال درج ہے)۔ سے

اٹھا دے اپنی خاطر سے جو تو غدر
وہاں جا بیٹھے صف نعلیں یاں صدر

صفیں باندھنا۔ پرے جمانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

صفیں جمنا۔ قطاریں بندھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

صلاحیت آنا۔ آدمیت آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم میں اب تک صلاحیت نہیں آئی۔ (لغات اُردو)۔

صُلصُل۔ (ع) بروزن بلبل) فاختہ اثر۔ خارج۔

صَلِّ وجَلّ۔ (عم) کیا خوب۔ مرحبا۔ اثر۔ اس کا املا بھی صلّے وجلّے ہے۔ (فقرہ) انتظام بھی ماشاء اللہ وہ تھا کہ صلّے و جلّے۔ (اودھ پنچ)۔

صلہ دیا۔ بدلہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے مجھے خدمت کا خوب صلہ دیا۔ (لغات اُردو)۔

صندل کی لکڑی کو نہیں جلاتے۔ اچھی چیز کو ضائع نہ کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔

صندل لگانا۔ صندل کا لیپ کرنا۔ اکثر درد سر کے واسطے ماتھے پر لگایا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

صندلی لگانا۔ (بول چال میں دال ساکن) چوکی نما اونچی سیڑھی جس پر مزدور بیٹھ کر کام کرتے ہیں اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں صندل لگاؤ۔ (لغات اُردو)۔

صور پھونکنا۔ غل شور کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) میرے کانوں میں

صور نہ پھونکو۔ الگ جاکر غل مچاؤ۔
(لغات اردو)۔

صورت بنواؤ۔ طنزیہ کلمہ۔ اپنے کو کسی قابل بناؤ پھر اس کام کا ارادہ کرو۔
درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

صورت دیکھنا۔ مُنہ تکنا۔ عندیہ دریافت کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
(فقرہ) میری صورت کیا دیکھتے ہو۔ جو تمہارے دل میں ہو جواب دو۔ (لغات اُردو)۔

صورت کرنا۔ تدبیر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کوئی ایسی صورت کرو کہ فساد رفع ہو۔ (لغات اُردو)۔

صورت ہونا۔ ملازمت ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) تمہارے وہاں کوئی صورت ہو تو چلا آؤں یہاں تو بے کار بیٹھا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

صیغہ پڑھنا۔ نکاح پڑھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) مجتہد نے صیغہ پڑھا۔ حاضرین نے مبارک باد دی۔ (لغات اُردو) صیغہ پڑھانا درج ہے۔

صیانت۔ (ع) حفاظت۔
اثر۔ خارج۔

ض

ضارب۔ (ع) مارنے والا۔
اثر۔ خارج۔

ضال۔ ع۔ گمراہ۔ راہ بھٹکا ہوا۔
اثر۔ خارج۔

ضامن نہ ہو جیسے گرہ کا دیجیے۔ ترت اٹھانا اچھا۔ ضامن ہونا برا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ضامنی کرنا۔ ضمانت کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) تمہاری ضامنی کوئی نہیں کرے گا۔
(لغات اُردو)۔

ضحک۔ (ع) آواز کے ساتھ ہنسنا۔ کھل کھلا کر ہنسنا۔
اثر۔ خارج۔

ضحٰی۔ (ع۔ ضحا) دوپہر دن چڑھے۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

ضرب دینا۔ ضرر پہنچانا۔ مارنا اصطلاح حساب میں ضرب دینا ایک عدد کو دوسرے عدد میں۔ درج دینا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ضرب منبری۔ ریاضی کی ایک اصطلاح۔ درج نہیں۔
صفی ؎
طاقچوں حجروں سے ہر گوشے میں اک زینت گری
خوشنما زینوں سے پیدا شکل ضرب منبری

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔
ایجاد کی محرک ضرورت ہے انگریزی
Necessity is the mother of invention
(فقرہ) ایک نبی کی ضرورت شدید تھی۔

ضرورت ہے ایجاد کی ماں۔ تبھی تو خیر ایک صاحب مہدیٔ موعود ہونے کے مدعی آج کل مزے کرتے اور حق امامت ادا کر رہے ہیں۔

ضرورت میں سب روا ہے۔ ضرورت کے وقت اچھے برے جائز ناجائز کا خیال نہیں رہتا۔ درج نہیں۔ اسی کے قریب قریب یہ مثل ہے؛ ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنالیتے ہیں۔ (محاورات ہند میں بھی اس کا اندراج ہے)۔

ضرورت ہونا۔ حاجت پیش آنا۔ خواہش ہونا۔ درکار ہونا۔ موقع پڑنا۔ کام پڑنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم ضرورت پڑنا درج ہے۔

ضریح۔ شبیہہ روضۂ امام حسین علیہ السلام یہ مفہوم صاف صاف درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ضُعف۔ (ع) بیہوشی۔ غشی۔

اثر۔ خارج۔

ضِعف۔ (ع) دوچند۔ دُگنا۔

اثر۔ خارج۔

ضغطہ۔ (بالضم۔ بمعنی سختی۔ بالفتح بھینچنا۔ تنگ کرنا۔ ایک بار۔ اردو میں بالفتح زبانوں پر ہے)۔ مذکر۔ سختی۔ مشقت۔ تنگی۔ کش مکش۔

مصحفی ؎

تکتا ہوں مُنہ میں اُس کا تکتا ہے مُنہ وہ میرا
ضغطے میں کام ہے دل امیدوار کا

اثر۔ لکھنؤ میں مرد اُسی طرح بولتے ہیں جیسا حضرت مولف نے تحریر کیا ہے مگر عورتوں کی زبانوں پر ضیغطہ ہے (بکسر اول و بعد ازاں یائے معروف)۔ یہ غالباً ضغطہ اور ضیق کو باہم ملاکر بنالیا ہے۔ غ اور ق کی آوازیں ملتی جلتی ہیں اور یہ امتیاز مشکل ہوجاتا ہے کہ ضیغطہ کہہ رہا ہے یا ضیقطہ۔ حضرت مولف نے مصحفی کا پہلا مصرع جس طرح لکھا ہے ناموزوں ہے۔ نہ معلوم اصل مصرع کس طرح ہے۔

ضِفدع۔ (ع) مینڈھک

اثر۔ خارج۔

ضیف۔ (ع) مہمان

اثر۔ خارج۔

ضیق ہونا۔ تنگ ہونا۔ عاجز ہونا۔ گھبرایا ہوا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

ط

طابق النعل بالنعل (ع۔ مطابق ہوگئی جوتی ساتھ جوتی کے) مثل اس جگہ بولتے ہیں جہاں ایک چیز دوسری چیز کے بالکل مطابق ہو۔

اثر۔ خارج۔

طاعن۔ (ع) طعنہ دینے والا۔

اثر۔ خارج۔

طاغی ۔ (ع) سرکش ۔ مالک کا نافرمان۔
اثر۔ خارج۔
طاقت آنا۔ قوت آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا مجھ میں طاقت آجائے تو وطن چلا جاؤں۔ (لغات اُردو)
طاق وجفت ۔ ایک قسم کا جوا۔
اثر۔ اُردو میں بغیر واو عطف طاق جفت بولتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
طاق ہوگیا۔ ہوشیار چالاک ہوگیا ۔ درج نہیں ۔ (محاورات ہند)۔
طاق نہ چھوڑے باقی ۔ بد اصل گھوڑے کی نسبت کہتے ہیں جو سب گھر کو تباہ کرتا ہے۔ (درج نہیں)
طاق نہ رکھے باقی ۔ مثل عیب دار ضرور منحوس ہوتا ہے۔
اثر۔ مثل میں نہ رکھے کے بجائے نہ چھوڑے ہے ۔ اور یہی فصیح ہے ۔ (لغت نام نامعلوم)۔
طاقیہ ۔ (ف) ایک قسم کی ٹوپی۔
اثر۔ خارج۔
طالب زر کا بالضرور جگ میں خوار حق سے دور۔ لالچی لوگوں کی نظروں میں بے شک ذلیل ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)
طالب علم کی لنگی ۔ ایسی چیز جسے جس کام میں چاہو لے آؤ ۔ درج نہیں۔
طالب ہونا۔ خواہاں ہونا۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) میں دولت کا طالب نہیں ہوں عزت کا طالب ہوں۔

(لغات اُردو)۔
طالع موافق ہونا۔ قسمت یاور ہونا۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) اگر کشش صادق اور طالع موافق ہے انشاءاللہ منزل مقصود کو پہنچیں گے۔ (فسانۂ عجائب)۔
طبّاخ ۔ (ع) باورچی۔
اثر۔ خارج۔
طباطبا۔ لقب حضرت اسمٰعیلؑ۔ ان کی زبان میں لکنت تھی ... اُن کا لقب طباطبا ہوگیا۔ اب تک اُن کی اولاد سادات طباطبا مشہور ہے۔
اثر۔ طباطبا نہیں طباطبائی مشہور ہے۔
طباقی چہرہ ۔ چوڑا چکلا مُنہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) طباق سا مُنہ درج ہے۔
طبخ ۔ (ع) پکنا۔
اثر۔ طباخ کی طرح خارج۔
طلق ۔ (ع) ابرک۔
اثر۔ خارج۔
طبلہ۔ ایک خاص قسم کا اک رخا باجا جس کو بایاں بھی کہتے ہیں۔
نظیر ؎
ہوتا ہے ناچ گھر گھر گھنگرو چھنک رہے ہیں
پڑتا ہے مینہ جھڑ جھڑ طبلے کھڑک رہے ہیں
اثر۔ طبلے کی جوڑی ہوتی ہے جو دہنے ہاتھ سے بجایا جاتا ہے اُسے دہنا کہتے ہیں اور جو بائیں ہاتھ سے بجایا جاتا ہے

اُسے بایاں۔ بایاں تنہا
بھی بجایا جاتا ہے اس صورت میں اُسے
بایاں کہتے ہیں نہ کہ طبلہ۔
طبلوں کی پرت۔ طبلہ بجانے میں
مختلف بول بنانا۔ درج نہیں۔ ؎
سُنتے مردنگ تو کرّوبی بھی ہوجاتے دنگ
دل ربا طبلوں کی پرتوں کا عجب روپ رنگ
طبیعت بجھنا۔ افسردہ ہونا۔ محزون
ہونا۔ درج نہیں۔
طبیعت بدمزا کرنا / ہونا۔ ناگوار
ہونا۔ بار خاطر ہونا۔ درج نہیں۔ ؎
شب فرقت مرا گریہ جو سُن لیتا ہے کہتا ہے
وہ نالہ بھی ہے نالہ جو طبیعت بدمزہ کردے
(اودھ پنچ)۔
طبیعت بھاگنا۔ علیحدہ رہنے کی
کوشش کرنا۔ احتراز کرنا۔ (فقرہ) انھیں
باتوں سے طبیعت بھاگتی ہے۔ درج نہیں۔
طبیعت پھٹنا۔ رنج ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ایسی باتیں نہ کرو کہ طبیعت پھٹ
جائے۔ (لغات اُردو)۔
طبیعت روکنا۔ طبیعت کو قابو میں
رکھنا۔ آپے سے باہر نہ ہونا۔ درج نہیں۔
طبیعت صاف ہوگئی۔ صحت ہوگئی
یا کدورت دور ہوگئی۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔
طبیعت کا پھیکا ہونا۔ طبیعت کا
خراب ہونا۔ علیل ہونا۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔

طبیعت کا لہرانا۔ طبیعت میں امنگ
پیدا ہونا۔
اثر۔ طبیعت کا لہرانا کسی طرف طبیعت
کا مائل ہونا ہے۔ کوئی چیز پسند خاطر
ہونا ہے یہ مفہوم درج نہیں۔ ؎
جن پہ لہرائے طبیعت وہ روش لہروں کی
جن کا دم بھرنے لگے چشم تماشا وہ حباب
طبیعت (طبع) یکسو ہونا۔ طبیعت
کا مطمئن ہونا۔ ٹھکانے ہونا۔ درج نہیں۔
؎
خاموش یہ بک رہا ہے کیا تو
کر طبع کو اپنی اب تو یکسو
طرح دینا۔ غزل کہنے کے واسطے طرح
مقرر کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
طُرّم بازخانی دکھانا۔ دباؤ ڈالنا۔
ڈرانا۔ دھمکانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
طُرّم بازخانی دکھاتے تھے۔ آخر ان
بے چاریوں کی آہ کا اثر ہوا۔ (اودھ
پنچ)۔
طریقہ چھوڑنا۔ طرز عمل بدل دینا۔
درج نہیں۔
طفیلی شہرت۔ ایسی شہرت جو کسی
کے وسیلے سے حاصل ہو۔ دراصل
استحقاق نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
بھیک میں مانگی ہوئی طفیلی شہرت والے
ملک میں امن امان پیدا نہیں کرسکتے۔
(اودھ پنچ)۔
طلسمات کرنا۔ کمال کرنا۔ تعجب
خیز بات کہنا۔ درج نہیں۔

طلیعہ۔ (ع) ... شہر اور لشکر کی محافظت کرنے والی سپاہ۔
اثر۔ طلایہ موجود ہے اور وہی کافی ہے۔ طلیعہ خارج۔

طومی۔ (بضم اول وسکون واو غیر ملفوظ جو علامت ضمہ کی ہے)۔ ترکی میں شادی کو کہتے ہیں... شادی۔ بیاہ۔
اثر۔ خارج۔

طوالت بڑھانا۔ جھگڑا بڑھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس معاملے کو طوالت نہ دو۔ (لغات اردو)۔

طوائف۔ وہ عورت جس کا پیشہ گانے ناچنے کا ہو۔ بحیثیت واحد مستعمل ہے۔ (فقرہ) مشتری مشہور طوائف تھی۔
اثر۔ طوائف بازاری عورت، رنڈی کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

طور طریق۔ وضع۔ چال چلن۔ رویہ۔ برتاؤ۔
اثر۔ عام طور پر طور طریقہ بولتے ہیں۔ (فقرہ) یہاں کا طور طریقہ ہی کچھ اور ہے۔

طوطک۔ (ت) نام ایک ساز کا جس کو الغوزہ کہتے ہیں۔
اثر۔ طوطک خارج۔

طوطی بولنا۔ شہرت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُن کا طوطی خوب بولتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

طُوغ۔ (ترکی) فوج کا نشان۔ ایک قسم کی بڑی شمع۔
اثر۔ خارج۔

طومار اٹھانا۔ فساد کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پھوڑے نے بہت طومار اٹھایا۔ (لغات اُردو)۔

طُہر۔ (ع) حیض سے پاک ہونا۔ وہ ایام جن میں حیض نہ ہو۔
اثر۔ خارج۔

طینت بدلنا۔ خصلت بدلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) انسان کی طینت نہیں بدلتی۔ (لغات اُردو)۔

ظ

ظالم کی چال ہی اور ہے۔ کیوں کہ ظلم کے طریقے اور ہیں۔ مکار کا ڈھنگ ہی نرالا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینہ محاورات)۔

ظرافت کی پڑیا۔ دل لگی باز۔ دل لگی کی کتاب۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ظلم ہونا۔ ستم ہونا۔ انصاف نہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

ظِہار۔ (ع) فقہ کی اصطلاح میں مرد کا اپنی عورت کو ماں بہن وغیرہ ان عورتوں سے جو شرعًا اس پر حرام ہیں تشبیہ دینا۔
اثر۔ خارج۔

ظاہر دوست باطن دشمن۔

کپٹی یار۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

ظاہر کا تریاق باطن کا زہر۔ اوپر کا دوست اندر کا دشمن۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ظاہر کا یار اندر کا بٹ مار۔ اوپر کا دوست اندرونی دشمن۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ظاہر کی ٹیپ ٹاپ ہے۔ ظاہر کی نمود اور زیب و زینت ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ظاہر کی ٹیپ ٹلو ہے۔ ظاہر کی نمود اور زیب زینت ہے۔ اوپر کا دکھاوا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ظاہر کے رنگ ڈھنگ ہیں۔ ریاکاری اور دکھلاوے کی باتیں ہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ظاہری ٹیم ٹام۔ دکھاوے کی زینت و آرائش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری فارن پالسی کبھی لائق ستائش نہیں پائی۔۔۔ ظاہری ٹیم ٹام۔ (اودھ پنچ)۔

ظن المومنین خیراً۔ (عربی مقولہ) مومن کو ہمیشہ اچھا خیال رکھنا چاہیے۔ درج نہیں۔

ظہیر۔ (ع) مددگار۔ دوست۔
اثر۔ خارج۔

ع

عاجز ہونا۔ مجبور ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب میں بہت عاجز ہوں گا تو کہیں نکل جاؤں گا۔ (لغات اُردو)
عاجز آنا درج ہے۔

عاجل۔ (ع) جلد باز
اثر۔ خارج۔

عادت انسانی وبائی اثر رکھتی ہے۔ جلد اثر کرتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عاری۔ (اُردو) زع۔ دق۔ اس معنی میں فارسی یا عربی میں نہیں ہے لہٰذا اس معنی میں آری صحیح ہے۔
اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ عربی اور فارسی کے کتنے ہی الفاظ ہیں جن کے معنی اُردو میں بدل گئے ہیں مگر املا نہیں بدلا۔ ایک ازانجملہ عرصہ بمعنی دیر یا تاخیر ہے۔ عربی میں اس کے معنی بالکل مختلف ہیں (میدان یا فاصلہ)۔ کیا اس بنا پر عرصہ بمعنی دیر کو "ارسہ" لکھیے گا۔ اور کیا عربی عاری کو ہمند عاری سے بچانے کے لیے آرے کی تصغیر آری کے تلے بٹھا دیجیے گا۔

عاریت دینا۔ مانگے دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے اپنا گھوڑا

عاریت دیا ہے (لغات اُردو) عاریۃً دینا درج ہے۔

عاری کرنا۔ دق کرنا۔ ستانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے عاری نہ کرو ورنہ زہر کھالوں گا۔ (لغات اُردو)۔

عازم ہونا۔ ارادہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں کلکتہ کا عازم ہونا۔ (لغات اُردو)۔

عاشر۔ (ع) شمار میں دسواں حصہ۔
اثر۔ خارج۔

عاشق اندھا ہوتا ہے۔ اپنی اچھائی برائی نہیں سوجھتی۔ درج نہیں۔

عاشقی کرنا۔ محبّت کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ مجھ سے عاشقی کرتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

عاقبت کے بوریئے باندھنا۔ بہت دنوں تک بند وبست کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عاقبت چاہنا۔ راحت کا خواہشمند ہونا۔ خطرے سے پناہ ڈھونڈنا۔ درج نہیں۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ بود۔ اصل جیسی ہوتی ہے فرع بھی ویسی ہوتی ہے ہزار تدبیر کرو صحبت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عاقلاں خود میدانند۔ عقل مند جانتے ہیں کہ یہ کام کس نے کیا۔ کیوں کیا۔ کیا سبب۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عاقل کو اشارہ کافی ہے۔ عاقلاں را اشارہ بس است۔ عقل مند ہر بات باآسانی سمجھ لیتا ہے۔ دونوں میں سے ایک بھی درج نہیں

تعشق ؎

ہے یہ ایما پے قتل ستم آرا کافی
سچ کہا ہے کہ ہے عاقل کو اشارا کافی

عالم عالم۔ اظہار کثرت کے لیے۔ اس طرح درج نہیں۔

میرؔ ؎

عالم عالم عشق و جنوں ہے دنیا دنیا تہمت ہے
میں دریا دریا روتا ہوں صحرا صحرا وحشت ہے

عالم ہونا۔ حالت ہونا۔ مثلاً دنیا کا یہی عالم ہے۔ درج نہیں۔

عالی ہمت سدا مفلس۔ کھاپی دے دلا کر فراغت کر دیتا ہے۔ ہمت والا خرچیلا ہونے کے سبب سے ہمیشہ تنگ دست رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عامر۔ (ع) آباد۔ آباد کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

عانہ۔ (ع) ناف سے نیچے کا مقام جہاں بال ہوتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

عبادت کرنا۔ پرستش کرنا۔ بندگی کرنا۔ درج نہیں۔

عبارت پڑھنا۔ تحریر پڑھنا اور مطلب سمجھنا۔ درج نہیں۔ مثلاً اس نے پہلے عبارت پڑھی پھر ترجمہ کیا۔

عبارت چلنا۔ مضمون پڑھا جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھ سے یہ عبارت نہیں چلتی۔ (لغات اُردو)۔

عبارت ہونا۔ مطلب سمجھ میں آنا۔ درج نہیں۔ مثلاً حیوان ناطق سے عبارت آدمی ہے۔
عبرت حاصل ہونا۔ نصیحت حاصل ہونا۔ متنبہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
عبرت لینا۔ نصیحت حاصل کرنا۔ درج نہیں۔

میر ؎
مجھ سے لینے لگے ہیں عبرت لوگ
عاشقی میں یہ امتیاز ہوا

عبرت ہونا۔ نصیحت ہونا۔ درس حاصل کرنا۔ درج نہیں۔ مثلاً اس انقلاب کو دیکھ کر بڑی عبرت ہوئی۔
عبید۔ (بضم اول وفتح با) بہت سے غلام۔ عُبَید (ع) تصغیر عبد کی۔
اثر۔ خارج۔
عتاب کرنا۔ غصہ کرنا۔ ناراض ہونا۔ درج نہیں۔
عجب چال ڈھال ہے۔ عجب طرق یا عادت اور وضع ہے (طنز سے کہتے ہیں)۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
عجب حال ہونا۔ برا حال ہونا۔ دگرگوں ہونا۔ ابتر حال ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
عجب دھج ہے۔ عجیب وضع ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا۔ کچہری میں بطور ملزم کے پیش ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دوسرے روز عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

عداوت باندھنا۔ آزار رسانی کے لیے کوئی حیلہ ڈھونڈنا۔ مثلاً اس نے مجھ سے خواہ مخواہ عداوت باندھی ہے۔ درج نہیں۔
عداوت کرنا۔ دشمنی کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم مجھ سے عداوت کرتے ہو۔ (لغات اُردو)۔
عدید۔ (ع) نظیر۔ مانند۔ گنے ہوئے۔ بہت سے۔
اثر۔ خارج۔
عرش پر دماغ رکھنا۔ مغرور ہونا۔
اثر۔ یہ عرش پر دماغ رہنا ہے نہ کہ رکھنا۔ میرا شعر ہے ؎

دماغ عرش پہ رہتا ہے خاکساروں کا
غرور شرط ہے تیرے مزاج داں کے لیے

عرش کا تارا ہے۔ نہایت عزیز ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ کمال عالی مرتبہ ہے۔ یہ مطلب درج ہے۔ (آئینۂ محاورات)۔
عرصہ کرنا۔ دیر کرنا۔ درج نہیں۔
عرض معروض۔ (عو) (عرض بفتح اول ودوم) استدعا۔ درخواست درج نہیں۔ (فقرہ) میری عرض معروض ہے دریائے رحمت الٰہی جوش میں آئے گا۔ (طلسم ہوش ربا)۔
عروج دینا۔ بلند کرنا۔ عزت دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے ان کو عروج دیا۔ (لغات اُردو)۔
عریش۔ (ع) پھوس سے پٹا ہوا مکان۔

اثر۔ خارج۔

عریض ۔ (ع) چوڑا۔ چکلا۔

اثر۔ خارج۔

عزیمت ۔ (ع) قصد۔

اثر۔ خارج۔ عزم کافی ہے۔

عسیر ۔ (ع) دشوار۔ مشکل۔

اثر۔ خارج۔

عسیس ۔ (ع) کوتوال

اثر۔ خارج۔

عشبہ ۔ (ع) ایک بوٹی کا نام جو امراض سودادی کے واسطے نہایت مفید ہے۔

اثر۔ خارج۔

عشق امروز بے اندیشۂ فردا خوش است ۔ آج کا عیش خوب ہے اگر کل کا دھڑکا نہ ہو ورنہ تلخ ہے۔

درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عشقست وہزار بدگمانی ۔

محبت ہے اور ہزار بدگمانیاں ہیں۔

درج نہیں۔

عشق سعدی تابزانو ۔ یہ اگرچہ قول سعدی کا ہے مثل کا درجہ اختیار کرلیا ہے یعنی اس امر کی مجھ کو چنداں خواہش یا تگ و دو نہیں ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عشق ہے ۔ آفریں ہے۔ شاباش ہے۔ یہ کلمہ فقرا آپس میں بولتے ہیں۔

اثر۔ فقرا آپس میں عشق ہے نہیں بولتے۔ بلکہ عشق اللہ کہتے ہیں جو ایک طریقہ سلام کا ہے۔

"عشق ہے" کے معنی مرحبا۔ شاباش۔ آفریں ضرور ہیں مگر محل استعمال مختلف ہے۔ شاید بے جا نہ ہوگا اگر غالب کے ایک شعر کی شرح کے ضمن میں جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے یہاں نقل کردوں۔ شعر غالب۔

رنج رہ کیوں کھینچیے واماندگی کو عشق ہے
اٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے

پہلے مولانا نظم طباطبائی کی شرح شعر اور اس پر پروفیسر حامد حسن قادری کی تنقید یا تعریض کی طرف توجہ دلادوں۔

نظم طباطبائی۔ اس شعر میں معلوم ہوتا ہے کہ (کا) کی جگہ (کو) کاتب کا سہو ہے اور اس صورت میں معنی صاف ہیں۔ لیکن عجب نہیں کہ (کو) ہی کہا ہو۔ تو معنی ذرا تکلف سے پیدا ہوں گے یعنی واماندگی کو میرے نقش قدم سے عشق ہوگیا ہے اور وہ نہیں چھوڑتی کہ میں منزل مقصود کی طرف جاؤں۔ شعر میں مصنف نے منزل سے راہ منزل مراد لی ہے چنانچہ (میں) کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے یعنی محاورہ ہیں جب (ہیں) کے ساتھ بولیں تو راہ منزل اس سے مراد ہوتی ہے اور فارسی والوں کے محاورہ میں عشق بمعنی سلام دینا بھی ہے اور اس صورت میں (کو) صحیح ہے یعنی ہم واماندگی کے نیاز مند ہیں کہ اس کی بدولت: اٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے۔

پروفیسر حامد حسن قادری۔ یہ شعر

غالبؔ کے ضعفِ نظم اور ناتمامیٔ بندش
کی متعدد مثالوں میں سے ایک مثال
ہے ۔لیکن غور کیجیے تو (کو) سہو کاتب
نہیں معلوم ہوتا۔ اگر غالبؔ (کا) لکھتے تو
اس سے بہتر (رہے) کا لفظ تھا۔ نظم
صاحب نے (کو) سے جو مطلب بتایا
ہے وہی غالبؔ کا مقصود ہے اگرچہ
(درماندگی کو عشق ہے) اپنے مفہوم
کے لیے کافی نہیں ہے۔ یہ کہنا چاہیے
تھا کہ " درماندگی کو ہم سے عشق ہے"۔
لیکن نظم صاحب نے جو عشق کے دوسرے
معنی " سلام ونیاز" کے لیے ہیں یہ ان
کی بدمذاقی پر دلالت کرتے ہیں جس کی
ان سے امید نہ تھی۔ اس صورت میں
گویا غالبؔ یہ کہتے ہیں کہ ہم زحمت سفر
کیوں اٹھائیں ہمارا تو درماندگی کو آداب
وتسلیم ہے۔عشق کو نیاز وبندگی کے
معنوں میں لینا اُردو کیا فارسی کا بھی
عام محاورہ نہیں ہے۔ آزادوں اور
قلندروں کی اصطلاح ہے کہ سلام
کے موقع پر" عشق اللہ" کہہ دیتے
تھے اُس کو یہاں چسپاں کرنے کا کیا محل
تھا۔

عرض اثر۔ طباطبائیؔ مرحوم کے الفاظ جن
کی بنا پر قادری صاحب نے بدمذاقی
کا فتویٰ جاری کیا ہے یہ ہیں:۔ فارسی
والوں کے محاورہ میں عشق بمعنی سلام و
نیاز بھی ہے اور اس میں کوئی جائے
تامل نہیں۔ بہار عجم کی یہ عبارت
ملاحظہ ہو:۔
" عشق ... بالفظ زدن وگفتن بیک
معنی آید وایں باصطلاح رنود بمنزلہ سلام
گفتن بود کہ گاہ بمعنی مشہور می آید کہ فعل
شریعت دگاہ بجائے الوداع استعمال
کنند ملا وحشی ؎

زمن عشقے بگو دیوانگان عشق را وحشی
کہ من زنجیر کردم پارہ از دار الشفا رفتم

میرزا عبدالقادر۔ بیدلؔ ؎

عشق زد شمع کہ اے سوختگاں خوش باشید
شعلہ ہم آب بقائیست کہ من میدانم

میرزا صائبؔ ؎

بوستان تو عشقے بلند میگویم
چو شبنم از گل ردبت بو دمی شویم

کاش پروفیسر صاحب طباطبائیؔ مرحوم
کو بدمذاقی سے متہم نہ کرتے۔

مگر امر حقیقت یہ ہے کہ " عشق
ہے" کا صحیح مطلب جس طرح غالبؔ
کے شعر میں نظم ہے نہ مولانا طباطبائیؔ
سمجھے نہ پروفیسر حامد حسن قادری۔ یہ
اُردو کا ایک متروک محاورہ ہے جس
کے معنی ہیں آفریں۔ مرحبا۔ اسناد ملاحظہ
ہوں :۔

Ishq Hai-(slang)INTJ-Excellent; well -done (Fallon's Dictionary)

(ترجمہ۔ عشق ہے (عامیانہ) کلمۂ استعجاب
بمعنی بہت خوب۔ شاباش۔ آفریں)۔
(فیلن کی ڈکشنری)۔

"Ishq Hai"- An exclamation of praise. Excellent; well-done; bravo.(Matto Dictionary).

(ترجمہ۔ عشق ہے : کلمۂ تحسین ۔ خوب ۔ کارے کردی)۔ (پلیٹس کی ڈکشنری)۔
اشعارِ میر جن میں "عشق ہے" بطور کلمۂ تحسین یا بمعنی شاباش ۔ آفریں نظم ہوا ہے : میرؔ ؎

۱۔ شب شمع پر پتنگ کے آنے کو عشق ہے
اس دل جلے کے تاب کے لانے کو عشق ہے

۲۔ اک دم میں تو نے پھونک دیا دو جہاں کے تئیں
اے عشق تیرے آگ لگانے کو عشق ہے

۳۔ عشق ان کو ہے جو یار کو اپنے دمِ رفتن
کرتے نہیں غیرت سے خدا کے بھی حوالے

۴۔ عشق ان کی عقل کو ہے جو ماسوا ہمارے
ناچیز جانتے ہیں نابود جانتے ہیں

ان اشعار میں (عشق ہے) کلمۂ تحسین بمعنی آفریں یا مرحبا ہے اور یہی مفہوم غالب کے شعر میں بھی ہے۔ کہتا ہے کہ واماندگی (خستگی و بیچارگی) کو آفریں ہے کہ اس نے زحمت رہ نوردی سے بچالیا۔ اس طرح مثل مجبور اور ناچار ہو کر جب منزل سے دور بیٹھ گئے تو ہمارا جو قدم اُٹھ نہیں سکتا وہ در حقیقت منزل میں ہے کیوں کہ منزل کی طرف گامزن نہ ہونے کا سبب پست ہمتی نہیں بلکہ واماندگی ہے شوق منزل بدستور ہے مگر طاقت جواب دے گئی اور منزل تک رسائی کی امید نہیں رہی۔ اس مطلب کو غالبؔ ہی کے دوسرے شعر سے تقویت پہنچتی ہے۔ ؎

نہ ہوگا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا
حباب موجۂ رفتار ہے نقش قدم میرا

یعنی ذوق منزل تصور میں قطع مسافت کر رہا ہے۔

عصائے پیر بجائے پیر۔ جب پیر ازکار رفتہ ہو جاتا ہے تو اس کا قائم مقام اس کی جگہ ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عطاروں کا بازار گرم ہے۔ بیماری کی کثرت ہے۔ دوا کی بکری خوب ہو رہی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عفن۔ (ع) بوسیدہ۔ بدبودار۔
اثر۔ خارج۔

عقدے کھولنا۔ کسی کے پوشیدہ معائب ظاہر کرنا۔ راز فاش کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

عقل بڑھے سوچ سے۔ روٹی بڑھے لوچ سے۔ سوچ بچار سے عقل تیز ہوتی ہے۔ اور آٹے میں جتنا لوچ زیادہ ہوگا روٹی اتنی ہی پھیلے گی۔

درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا۔ جس کو عقل نہ ہو اور گانٹھ میں دام یعنی روپیہ موجود ہو، جیسے مکار اور چالاک دکان دار کہا کرتے ہیں کہ خدا بھیج عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا جو بے سمجھے خوب دام دے کر مال خرید لے۔ اس طرح درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عقل کا مارا جانا۔ عقل کا جاتا رہنا۔ حواس، میں فرق آ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) عقل کا مارا یعنی بیوقوف درج ہے۔

عقل کو کُوڑے گئی۔ ہوش و حواس جاتے رہے۔ عقل سے بالکل بے بہرہ ہو گئے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری عقل تو کوکو لے گئی ہے۔ بھلا ولایت کے سرمایہ داروں سے کوئی چیز بچ رہی ہے۔ (اودھ پنچ)

عقل کے پیچھے ڈنڈا لیے پھرنا۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کوئی بات بے عقلی کی کرے۔

اثر۔ مثل بجائے ڈنڈا لاٹھی کے ساتھ بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) پولیس کی خدمتوں کو یوں بے قید کر کے عوام کے پیچھے لگا دینا اور عقل کے پیچھے لاٹھی لے کے دونوں فعل یکساں ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

عقل کے پیچھے لاٹھی لیے پھرنا۔ یا دوڑنا۔ بے وقوفی کی حرکتیں کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) پولیس کی خدمتوں کو یوں بے قید کر کے عوام کے پیچھے لگا دینا اور عقل کے پیچھے لاٹھی لے کے دوڑنا دونوں فعل یکساں ہوں۔ (اودھ پنچ)۔ عقل کے پیچھے ڈنڈا لیے پھرنا درج ہے۔ فصیح لاٹھی کے ساتھ ہے۔

عقل کے پیچھے لاٹھی لیے گھومنا۔ جاہل بے وقوف ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ عقل کے پیچھے ڈنڈا لیے پھرنا درج ہے۔

عقل کی داڑھ۔ وہ ڈاڑھ جو انسان کے جوان ہونے کے قریب نکلتی ہے عورتوں کی زبان پر اس محاورے میں عقل بفتح اول و سکون دوم ہے۔

اثر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسے عقل کی ڈاڑھ نہیں بلکہ عقل داڑھ بغیر اضافۂ (کی) کہتے ہیں۔ علاوہ بر ایں عورتوں کی زبان پر عقل کا تلفظ بفتح اول و سکون دوم نہیں بلکہ بتشدید قاف عقل (عق، قل) پہلا قاف ساکن دوسرا مفتوح ہے۔

عقل کے ناخن لو۔ ہوش میں آؤ۔ سمجھ کر بات کرو۔

اثر۔ مثل ناخن کے بجائے ناخون کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ جو مثال پیش کی ہے اس میں بھی ناخون نظم ہے۔

ظفر ؏

بیٹھ رہ چل جا یہاں سے عقل کے ناخون لے

عقل مند کی دور بلا۔ (طنزاً) بے وقوف کی نسبت کہتے ہیں۔

اثر۔ اس کا استعمال اس قدر محدود نہیں۔ دانشمند ضرر سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ

مطلب بھی ادا ہوتا ہے، جیسا موقع ہو۔ فیلن سے میری تائید ہوتی ہے ۔ دراصل بے وقوف کا طنزیہ پہلو عقل مند کی دُم نیز عقل کے پُتلے کہنے سے نکلتا ہے۔

یہ علیحدہ درج ہیں۔

عقل میں سمانا۔ کسی بات کا قابل قبول ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) انسان مانتا اُسی بات کو ہے جو عقل میں سماتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

عقل میں فتور پڑنا۔ حواس ٹھکانے نہ رہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) عقل میں فتور آنا درج ہے۔

عقیمہ۔

(ع) بانجھ۔ وہ عورت جس کے بال بچہ نہ ہو۔

اثر۔ خارج۔

علاج سا علاج ہونا۔ علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رہنا۔ درج نہیں۔

قلق ؔ سے

صحت پذیر عشق کا آزار ہی نہ تھا
ورنہ قلقؔ علاج سا میرا ہوا علاج

علاتی۔ (ع) سوتیلا۔ سوتیلی۔

اثر۔ خارج۔

علامہ۔ ۴۔ (اردو) مذکر۔ نہایت چالاک مرد۔ مکار آدمی۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس معنی میں عورت کے سوا مرد کے متعلق استعمال نہیں کرتے۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میرے ہم نوا ہیں۔ لغت نام نا معلوم کا اندراج ہے: اردو میں مکار چالاک عورت کو کہتے ہیں۔

علت تو دھونے سے جاتی رہتی ہے پر عادت نہیں جاتی۔ عارضی خصائل زائل ہو سکتے ہیں خلقی نہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

علت دھوئے دھائے جائے عادت کبھی نہ جائے۔ مثل۔ عارضی عیب دور ہو سکتا ہے مگر جو بات طبیعت ثانیہ (عادت) بن جائے اُس سے نجات ممکن نہیں۔ (فقرہ) انھیں معلوم ہو گیا کہ ملی بھگت ہے تو سارا معاملہ نبٹا دھار ہو جائے گا۔ جی ہاں وہی مثل ہے :- علت الخ (اودھ پنچ)۔

علت تو دھوئے دھائے جائے، عادت کہاں جائے۔ (مثل) عیب سے نجات ہو سکتی ہے۔ عادت طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے اور اُس کا ترک دشوار ہے۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

علت جائے عادت نہ جائے۔ بیماری جاتی رہتی ہے عادت نہیں چھوٹتی۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

علت کٹی۔ فرصت ہو گئی۔ کام ہو گیا۔ جھگڑا طے ہو گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عَلَم کھولنا۔ جھنڈے کا پھریرا کھولنا۔ جنگ کے لیے عازم ہونا۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

واں لعینوں نے در ظلم و ستم کھول دیا
بڑھ کے عباس نے یاں سبز علم کھول دیا

عَلَن ۔ (ع) آشکارا۔ ظاہر۔
اثر۔ خارج۔

علوفہ ۔ (ع) روزینہ۔ خوراک۔ وظیفہ۔

علوق ۔ (ع) حمل رہنا۔
اثر۔ خارج۔

علی کی تیغ پڑے ۔ (عو) کوسنا۔ مرجائے۔ درج نہیں۔

انجمؔ ؎

کہتا ہے جو تو تیغ پڑے تجھ پہ علی کی
عاشق ترا جبریل کا شہپر تو نہیں ہے

عمر بڑھے ۔ کلمۂ دعائیہ۔ درج نہیں۔

لذت عشق ؎

امیروں نے مجرا کیا ایک بار
بڑھے عمر کہنے لگے چوب دار

عمر بھر کے دُکھیا نام چین سکھ ۔ اچھا نام رکھنے سے عیب نہیں جاتا رہتا۔ درج نہیں۔

عمر پٹہ ۔ عمر بھر کا ٹھیکہ۔ ہمیشہ جیتے رہنے کا اقرار نامہ۔

نظیرؔ ؎

لائے تھے ہم تو عمر پٹہ یہاں لکھا دلے
جب سیاہی پہ سفیدی چڑھی تب خبر پڑی

اثر۔ محاورہ لفظ لکھوانا کے اضافے کے ساتھ ہے جیسا نظیرؔ کے پیش کردہ شعر میں بھی موجود ہے اور خود بھی مابعد عمر پٹہ لکھوانا نہیں بلکہ لکھوا لینا درج کیا ہے۔ لغت نامہ نا معلوم میں عمر پٹہ لکھوانا درج ہے۔ ہاں ایک بات اور ہے یہ بازاری محاورہ ہے اور اس میں لفظ عمر بضم اول و فتح دوم ہے۔

عمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت است ۔ جب کوئی ادھورا کام ایسے آدمی سے بن جائے جس سے توقع نہ ہو تو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

عمر کے دُکھیا نام چین سکھ ۔ اچھا نام رکھنے سے عیب نہیں جاتا رہتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

عمر نوح چاہیئے ۔ اس کام کو مدت دراز چاہیئے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عہدہ ۔ ایک معنی ہیں اُس منصب کا نشان جو تفویض ہوا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) عہدے ہاتھ میں لے کر ساتھ چلیں۔ کوئی پنکھا ہاتھ میں لیے تھی، کوئی مورچھل، کوئی اُگال دان، موئے مجمر سنبھالے... (طلسم ہوش ربا)

عہدے ہاتھ میں لینا ۔ بعض فرائض اپنے ذمے لینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دربارگاہ پر ٹھہرے۔ بعض عہدے ہاتھ میں لیے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

عیب ہا جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ۔ برائیاں بیان کیں تو

اوصاف بھی سمجھنے چاہئیں۔ کوئی چیز نری عمدہ یا نری ناقص نہیں ہوتی۔ عمدگی اور نقصان دونوں ہوتے ہیں۔ (محاورات ہند)۔

(مثل اس طرح بھی ہے: عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو۔ اثر)

عید پیچھے ٹر۔ برات پیچھے دھونسا دونوں بے محل۔ نازیبا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

عید ہی کو دھوبی کا گھر سوجھتا ہے۔ ایسے بخیل ہیں کہ صرف عید کو کپڑے دھلواتے ہیں۔ درج نہیں۔

عیش و عشرت سے گذرنا۔ خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ آرام و لطف کے ساتھ گذارنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

غ

غادر۔ (ع) بے وفا۔ بدعہد۔

غارت غول کرنا۔ تباہ برباد کرنا۔

اثر۔ اس روزمرہ کی دوسری صورت غارت غُلّا کرنا ہے۔ عورتیں زیادہ تر اسی طرح بولتی ہیں یہ درج نہیں۔ (فقرہ) تم اس جزیرے کو غارت غُلّا کروگے۔ (خدائی فوجدار)۔

غار کرنا۔ گڑھا کھودنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس کوٹھری میں چوہے نے غار کر دیا ہے۔ (لغات اُردو)

غارت گئی۔ عورت کو دوسری عورت خفگی کے ساتھ کہتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ لذت عشق —

ارے کیوں تو جلتی ہے شامت گئی
اکیلا نہیں، دو ہی غارت گئی

(غارت گیا مذکر ہے۔ مؤنث غارت گئی درج نہیں)۔

غافر۔ (ع) گناہ بخشنے والا۔

اثر۔ خارج۔

غافل رہنا۔ بے خبر ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم اپنے کام سے غافل رہتے ہو۔ (لغات اُردو) غافل ہونا درج ہے۔

غالب ہونا۔ فتح مند ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آخر دشمن غالب ہوا۔ (لغات اُردو)۔

غامض۔ (ع) مشکل کلام۔

اثر۔ خارج۔

غانما۔ (ع) فائدہ حاصل کیے ہوئے۔

اثر۔ خارج۔

غائیں غائیں۔ مینڈک کے بولنے کی آواز۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہیں رہتے جیسے مینڈک وہیں غائیں غائیں کرتے۔ (حاجی بغلول)۔

غِبّ۔ (ع) تپ نوبتی۔ باری کی تپ۔

اثر۔ خارج۔

غباوت۔ (ع) کند ذہن ہونا۔

اثر۔ خارج۔

غبار دھونا۔ رنج دلی دور کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

غپ شپ اُڑ رہی ہے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں ہو رہی ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

غپ شپ ہو رہی ہے۔ لاطائل گفتگو ہو رہی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)

غثیان۔ (ع۔ بفتح اول ودوم) متلی۔ جی متلانا۔

اثر۔ خارج

غٹرغوں۔ (دہلی) کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز۔ لکھنؤ میں اس جگہ غٹ غوں بھی کہتے ہیں غٹ غوں (لکھنؤ) غٹرغوں۔

اثر۔ یعنی غٹرغوں دہلی ہے اور لکھنؤ میں غٹ غوں۔ حالاں کہ میں نے لکھنؤ میں غٹرغوں کے سوا غٹ غوں سُنا ہی نہیں۔ لغت نام نامعلوم جو لکھنؤ کی زبان ہے میرے تصدیق میں حق ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

غٹرغوں یہ کبوتر کے بولنے کی آواز۔ کبوتر کے گونجنے کی آواز۔ پلیٹس میں بھی غٹرغوں لکھا ہے۔ غٹ غوں اندراج نہیں۔ فیلن میں غٹرغوں یا غٹ غوں کوئی نہیں۔

غچ پچ۔ (اصل میں گچ پچ ہے) اژدحام کھچا کھچ۔

اثر۔ اصل میں گچ پچ ہے نہ غچ پچ ہے۔ گچھ پچ (بالکسر) غچ پچ کو بالکسر درج کیا ہے۔ پلیٹس میں بالفتح ہے اور معنی کیچڑ لکھے ہیں۔ دوسری شکل بے شک حسب صاحب نور اللغات گچ پچ (بالکسر) لکھی ہے۔ فیلن میں غچ پچ پانچ پچ درج نہیں۔ جہاں تک لکھنؤ کی زبان کا تعلق ہے یہ گچھ پچ بالکسر ہے۔

غچلی۔ میلا۔ گندا۔ وہ آدمی جو اپنے جسم کی صفائی نہ رکھے۔

اثر۔ خارج۔

غداری۔ غداری کرنا۔ لوٹنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ غداری کرتا ہے۔ (لغات اردو)۔

غرّاٹا۔ دریا کے پانی کا شور مچاتے ہوئے زور سے بہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)

غرّاٹے سے دریا کے گوش گردوں گر۔ موجۂ دریا کو دیکھ کر خوف آتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

غربال کرنا۔ چھید دار کرنا۔ چھلنی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیڑوں نے کتابوں کو غربال کر دیا۔ (لغات اُردو)۔

غرض باؤلی ہوتی ہے۔ غرض آدمی کو دیوانہ بنا دیتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

غرض مندا اندھا ہوتا ہے۔ جس شخص کا مطلب اٹکا ہوتا ہے۔ اُسے اچھا بُرا کچھ نہیں سوجھتا۔ درج نہیں۔

غرض نکلی آنکھ بدلی۔ جب مطلب نکل گیا تو اب کیا کام رہا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

غریباؤ۔ غریب کے لائق۔ غریب کے

قابل ۔ روکھا سوکھا۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔

غریب تیرے تین نام۔ چھوٹا پاجی بے ایمان۔ غریب کی ہمیشہ اور ہر طرح کی بے عزتی ہوتی ہے۔ درج نہیں ۔
(محاورات ہند)۔

غریب زادہ۔ مسافرزادہ۔حرام زادہ۔
اثر۔ میری نظر سے کہیں نہیں گذرا نہ تحقیق ہوسکی۔ غریب حرام زادہ البتہ ہے مگر اُس کے معنی بالکل مختلف ہیں : وہ شخص جس کی صورت مسکینوں سی ہو مگر افعال بد ذاتوں کے سے ہوں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ یا پھر غریب زادہ از راہِ انکسار اپنے فرزند کو کہتے ہیں۔

غریب کی جوانی۔ گرمی کی دھوپ۔ جاڑے کی چاندنی اکارت جاتی ہے۔ کچھ کام نہیں آتی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

غرّے ڈبے۔ دھمکی، ڈرانا (دکھانا کے ساتھ)۔
اثر۔ یہ بتانا کے ساتھ بھی ہے۔ وہ درج نہیں ۔ (فقرہ) خود ہی بات کہو خود ہی مکرو۔ اوپر سے غرے ڈبے بتاتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

غڑاپ سے۔ جلد۔ پھرتی سے۔ (رویائے صادقہ) یقین ہے یہ شخص کسی وقت غڑاپ سے بھنور میں جا رہے گا۔
اثر۔ خود پیش کردہ مثال میں غڑاپ سے کے معنی ہیں اچانک ۔ یکایک فوراً ۔ اودھ پنچ سے بھی ایک مثال حاضر ہے۔ حسب معمول اُن کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ غڑاپ سے گھر کے اندر۔

غش کھانا۔ بے ہوش ہونا (فقرہ) یہ خبر سُنتے ہی وہ غش کھاکر گر پڑے ۔
اثر۔ غش کھانا اور غش کھاکر گر پڑنا۔ دو الگ الگ محاورے ہیں۔ مثال غش کھاکر گرپڑنا کی پیش کی مگر اُسے علٰحدہ نہیں لکھا۔ (لغت نام نامعلوم) میں غش کھانا اور غش کھاکر گر پڑنا علٰحدہ علٰحدہ درج ہیں۔

غصّہ آتے ہاتھی گھوڑے نہیں لگتے۔ (عو) بہت جلد غصّہ آجاتا ہے۔ درج نہیں۔

غصّہ بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ کم زور ہی پر آتا ہے۔ زبردست کے سامنے نہیں آتا۔ درج نہیں ۔
(محاورات ہند)۔

غصّہ چڑھنا۔ طیش آنا۔عتاب ہونا۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

غصّہ دلانا۔ برافروختہ کرنا۔ بھڑکانا۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

غصہ ناک پر دھرا رہتا ہے۔ بہت جلد غصہ آجاتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) لو صاحب ان کا غصہ تو ناک پر دھرا رہتا ہے۔ بات بات میں تل پھوٹتے خفا ہوتے ہیں۔

(طلسم ہوش ربا)

غصہ ناک پر ہونا۔ فصحا ناک پر غصہ ہونا بولتے ہیں۔ اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جائے۔
اثر۔ فصحا نہ یہ بولتے ہیں نہ وہ بولتے ہیں۔ غصہ ناک پر دھرا ہونا یا رہنا بولتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

غضب چالاک۔ بجائے غضب کی چالاک۔ درج نہیں۔

انجمؔ ؎

اوخزاں تو بھی ہے غضب چالاک
کیا ہی لوٹی بہار کیا کہنا

اب متروک ہے۔

غضب رونا۔ شدت سے رونا۔ اس طرح درج نہیں۔

انیسؔ ؎

تھا قبلۂ عالم کا بھی اُس وقت عجب حال
روتے تھے غضب آنکھوں پہ رکھے ہوئے رومال

(اب یہ استعمال متروک ہے)۔

غضب کا عالم ہے۔ بڑا جوبن ہے۔ رعنائی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ ؎

چال ہے یا کڑی کمان کا تیر
آج اُس پر غضب کا عالم ہے

غضب ہے۔ ۸۔ مبالغہ کے لیے۔
(فقرہ) اس بچے کا حافظہ غضب ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں کہیں گے اس بچے کا حافظہ غضب کا ہے۔

غضبی ہونا۔ خفا ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) صاحب آج مجھ پر غضبی ہیں۔
(لغات اُردو)۔

غلاظت پھیلانا۔ گندگی کرنا۔ کوڑا کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے کیا غلاظت پھیلائی ہے۔
(لغات اُردو)۔

غلام اور چونا بغیر پیٹے کام نہیں دیتا۔ کم اصل بغیر سزا پائے کام نہیں آتا۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

غلام کو اور چنے کو منہ نہ لگائے۔ غلام دلیر ہو جاتا ہے اور چنے کا مزہ نہیں چھوٹتا۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

غلام کی ذات سے وفا نہیں۔ مقولہ۔ غلام کی ذات بے وفا ہوتی ہے۔
اثر۔ یہ مقولہ اس طرح بھی ہے: " غلام کی ذات بڑی بد ذات "۔ یہ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

غلامی کا خط لکھ دینا۔ غلام ہو جانے کا عہد و پیمان کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

غلامی کے حلقے سے باہر ہونا۔ غلامی یا اطاعت سے آزاد ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

انیسؔ ؎

پہلو سے جدا سرورِ نامی کے نہ ہوں گے
باہر کبھی حلقے سے غلامی کے نہ ہوں گے

غَلَت - (ع) - حساب اور گنتی کی خطا- مع. شک -
اثر - خارج -

غَلَط - (ع - فتح اول و دوم خطا کرنا و بسکون و بسکون دوم ناجائز ہے)-
اثر - بسکون دوم ناجائز بولتا کون ہے-

غلطک - (ف - غلتک کا مبدّل) گاڑی کی دُھری- سوراخ دار لکڑی جس کو کنویں پر خرخی کے بجائے لگا کر پانی نکالتے ہیں -
۲- لوٹ -
اثر - سب خارج -

غلط کہنا - جھوٹ بولنا- اس طرح درج نہیں - (فقرہ) تم غلط کہتے ہو- وہ ایسا نہیں ہے- (لغات اُردو) -

غِلظ - غِلظَت - (ع) گندگی- گاڑھاپن-
اثر - خارج مع فقرہ - اردو میں غلط کی جگہ غلیظ اور غلظت کی جگہ غلاظت بولتے ہیں-

غلّق - (غ بالضم- ل مشدد بفتح دوم) وہ سوراخ دار بکس جس میں دکان دار بکری کا پیسہ رکھتے ہیں - درج نہیں- طنز یا مذاق سے گولک کو غلق کہتے ہیں- مثلاً دھر غلق میں- اودھ پنچ میں بھی ہے:
جو کچھ گرے وہ غلق میں رہے-

غلیان - (ع- نیز فارسی) جوش غلبہ - (ف) حقہ جس پر چلم رکھ کر پیتے ہیں-
اثر - خارج-

غلیواز - (ف یائے مجہول) چیل-
اثر - خارج-

غم سہنا - رنج اٹھانا- درج نہیں - (فقرہ) تم نے بہت غم سہے- (لغات اُردو)-

غم کھاؤ - جانے دو - تحمل کرو- معاف کرو- کبھی یہ مراد ہوتی ہے ذرا ٹھہرو تامل کرو- اس طرح درج نہیں - (محاورات ہند)-

غم کے آرے چلنا - شدت سے غم زدہ ہونا- درج نہیں -
قلق ؎
اُدھر اُس نامراد کے دل پر
غم کے آرے چلا کیے دن بھر

غنّاٹا - غیں (بکسر اول و یائے مجہول) نشے میں چور ہونا- مدہوش ہونا کھویا ہوا سا رہنا- درج نہیں - ؎
ترے دندان مے کش ایک غناٹے میں بیٹھے ہیں
خمار نشہ سے ہے رنگ فق اترا ہوا چہرہ
(اودھ پنچ)-

غنائم - (ع) غنیمت کی جمع - لوٹ کا مال-
۲- (اجتہاد) تقسیم غنائم کا دستور کوئی نیا دستور نہ تھا-
اثر - خارج-

غنچہ - ایک معنی ہیں مجمع خوباں - یہ درج نہیں- (لغت نام نامعلوم)- بمعنی ہجوم- چند آدمی جو ایک جگہ بیٹھے ہوں درج ہے-

غوط - سکوت کا عالم- (علاوہ دیگر

معانی کے)۔
اثر۔ صحیح مفہوم استغراق یا محویت سے ادا ہوتا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔
غوغا کرنا۔ شور کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دفتر میں غوغا نہ کرو۔ (لغات اُردو)۔
غوغا مچنا۔ شور ہنگامہ برپا ہونا۔ چیخ پکار ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) پہلے سے یہ بات کیوں نہ کی جو ہندوستان بھر میں غوغا نہ مچتا۔ (اودھ پنچ)۔
غوک۔ (ف واو مجہول) مینڈک۔
اثر۔ خارج۔
غیبانی۔ (اُردو) عو۔ گالی ہے۔ حرام زادہ۔ (فقرہ) اس موئے غیبانی نے اندر ہی اندر مجھے موس کے ٹھک کر دیا۔
۲۔ (لکھنؤ) فساد کرنے والی عورت۔
اثر۔ گویا لکھنؤ کے سوا اور مقامات پر لفظ غیبانی مذکر بولا جاتا ہے جبھی تو الفاظ حرام زادہ اور موے اس کے لیے استعمال کیے گئے ہیں حالاں کہ غیبانی بلا اختلاف مؤنث ہے۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں مؤنث درج ہے۔ نیز غیبانی کے معنی حرام زادہ (حرام زادی) نہیں بلکہ قحبہ یا قطامہ کو کہتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
غیرت پکڑنا۔ شرم کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ تو غیرت پکڑو۔ (لغات اُردو)۔
غیر ذی روح۔ وہ چیزیں جن میں جان نہیں ہے۔ ماسوائے ذی روح۔ درج نہیں۔ (فیلن)
غیر غیر ہے اپنا پھر اپنا ہے۔ اپنے سے جو امید ہوتی ہے غیر سے نہیں ہوسکتی۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔
غیر کا سر کدّو کی برابر۔ مثل۔ پرائے سر کی کچھ قدر نہیں ہوتی۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھائے۔
اثر۔ مثل اس طرح ہے:۔ غیر کا سر کدو برابر۔ (آئینۂ محاورات)۔

ف

فاتحہ۔ مجلس عزا میں ذاکر منبر پر جا کر لفظ "فاتحہ" کہتا ہے اور حاضرین دونوں ہاتھ ملا کر سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ درج نہیں۔
فاتحہ پڑھو۔ یہ مطلب نہیں ہوتا اس شَے کی امید نہ رکھو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
فاتحۂ خیر۔ فاتحہ۔ (انیسؔ) ع۔
بس فاتحۂ خیر پڑھا با دل غمناک
اثر۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں فاتحۂ خیر کے ایک معنی شادی بیاہ کے لکھے ہیں وہ درج نہیں۔ لغت نام نامعلوم میں اس کے معنی لکھے ہیں دعائے نیک۔ القصہ فاتحۂ خیر صرف فاتحہ نہیں۔
فاتحہ کے لیے ہاتھ اٹھانا۔ سورۂ

فاتحہ پڑھتے وقت ہاتھ بلند کرنا۔ مُردے کے حق میں دعائے خیر کرنے کو دونوں ہاتھ بلند کرنا۔ درج نہیں۔

صبا ؎

بعد موت تھے مزار شہدا پر آئے
فاتحہ کے تو لیے ہاتھ اٹھاتے جاتے

فاتحہ نہ درود مرگیا مردود۔ مثل۔ شریر اور بدمزاج کی موت پر بولتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے: مرگئے مردود جن کا فاتحہ نہ درود اور میم کی ردیف میں اس طرح درج کی ہے: مرگیا مردود جس کی فاتحہ نہ درود۔ یعنی جو (ف) کی ردیف میں لکھا اسی کو الٹ کر میم کی ردیف میں لکھ دیا۔ آدمی حیران ہوتا ہے کہ صحیح صورت کیا ہے۔

فاتر۔ (ع) سست۔

اثر۔ تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ خارج۔

فارخطی۔ طلاق نامہ۔

اثر۔ اتنا اضافہ کر دینا چاہیے تھا کہ عورتیں فارخطی بولتی ہیں۔ عوام کی زبان پر بھی یونہی ہے۔ فیلن میں دونوں صورتیں دی ہیں۔

فاق۔ (ف) تیر کا سوفار۔

اثر۔ خارج۔ مع شعر و شک۔

فاقوں کی ماری جان ہے۔ بھوکا ضعیف ناتوان ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

فاقد البصر۔ (ع) اندھا۔ نابینا۔

اثر۔ خارج۔

فاقہ ٹوٹنا۔ غذا نصیب ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دوسرے دن اس کا فاقہ ٹوٹا۔ (لغات اُردو)۔

فاقہ کا تڑاقا۔ شدت کی بھوک۔ درج نہیں۔ دوڑ دھوپ اُس پر فاقہ کا تڑاقا۔ (حاجی بغلول)۔

فال میں کھوٹ نکلنا۔ فال ناموافق نکلنا۔ ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہونا۔ درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

نکلی ہے کھوٹ شیخ کی گر فال میں بوا
چھلّا اٹھاؤ دھو کے بی آسا کے نام کا

فالودہ کھاتے دانت ٹوٹیں تو بلا سے۔ مثل۔ بھلائی کرتے برائی ہوتے تو ہونے دو۔

اثر۔ میں نے تو بجائے اس کے یہ مثل سنی ہے۔ اس طرح ہے:۔ فالودہ کھاتے دانت ٹوٹے تو کیا کیجیے اور مطلب یہ ہے: سہل کام بھی نہ ہو سکے تو کیا کیا جائے۔ (ماخوذ از لغت نام نامعلوم)۔

فتور یا۔ فتنہ فساد برپا کرنے والا۔ چالاک۔ مکّار۔ درج نہیں۔ اُس سے خدا بچائے۔ بڑا فتور یا ہے۔ ارے اس کے کاٹے کا منتر نہیں۔

فحُول۔ (ع) جید عالم۔ فضلا۔

اثر۔ خارج۔

فخیم۔ (ع) بزرگ و بلند قدر صاحب مرتبہ۔

اثر۔ خارج۔

فراٹے بھرنا۔ فراٹے لینا۔ جلد جلد پڑھنا بے اٹکے پڑھنا۔ بے تکان پڑھنا۔

اثر۔ فراٹے بھرنا یا فراٹے لینا۔ جلد جلد بے اٹکے پڑھنا ہرگز نہیں۔ یہ مفہوم فرفر پڑھنا سے ادا ہوتا ہے جیسا خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے۔ کم سے کم لکھنؤ کی زبان نہیں۔

فرادیس۔ (ع) فردوس کی جمع۔

اثر۔ خارج۔ فردوس کافی ہے۔

فرار۔ (ع۔ بکسر اول صحیح و بفتح اول غلط ہے) بھاگنا۔

اثر۔ اب اُردو بکسر اول غلط ہے۔ بالفتح بولتے ہیں۔

فرّاشی پنکھا۔ (دہلی) بڑا پنکھا جو مکان کی چھت میں لٹکایا جاتا اور تمام فرش پر ہوا پہنچاتا ہے۔ لکھنؤ میں فرشی پنکھا کہتے ہیں۔

اثر۔ چھت کے پنکھے کو لکھنؤ میں بھی فراشی پنکھا کہتے ہیں۔ فرشی پنکھا وہ بڑا پنکھا ہے جو آدمی ہاتھ میں لے کر جھلتا ہے۔ اِ لکھنؤ اگر ایسے ایسے نازک فرق مفاسیم پر ناز کرے تو چنداں بے جا تو نہیں۔ نیلن سے یہ بھی انکشاف ہوا کہ فراشی پنکھا چھت کے پنکھے کو نہیں دستی پنکھے کو کہتے ہیں۔

Farrashi Pankha- a large hand- pankha.

پلیٹس نے البتہ چھت اور ہاتھ کے دونوں پنکھوں کو فراشی پنکھا لکھا ہے۔

فراشی سلام۔ وہ سلام جس کے جھکنے میں فرش تک سر لے جانا پڑے۔ نہایت ادب اور تعظیم کا سلام۔

اثر۔ اگر سلام کرنے میں آدمی اتنا جھکے کہ فرش تک سر لے جائے تو یقیناً قلابازی کھائے گا۔ فراشی سلام بہت جھک کے کمر خم کرکے سلام کرنا ہے اور بس۔ اسے فراشی مجرا بھی کہتے ہیں وہ درج نہیں۔

فراغبالی۔ بے فکری سے زندگی بسر کرنا۔ آسودگی۔ فراغ خاطر۔

اثر۔ زبانوں پر زیادہ تر فارغ البالی ہے جسے خود بھی دوسری جگہ درج کیا ہے۔ دونوں کو ایک جگہ لکھنا چاہیے تھا یا ایک کے تحت دوسرے کا حوالہ دینا چاہیے تھا جیسا متعدد الفاظ کے ذیل میں کیا ہے۔

فراغت پانا۔ ایک معنی ہیں فیصلہ کرنا۔ جھگڑا چکانا۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

فراغت سے بیٹھنا۔ بے فکر اور بے اندیشہ ہوکر اطمینان سے بیٹھنا اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

فرّانا۔ پھاندنا۔ کود جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خالی مُنہ سے مزا نکالتا ہے۔ جورو کی تو جا کے خبر لے وہ کوٹھے فرّاتی ہوگی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

فربودیت۔ (ف) اول جلول پن۔

اثر۔ خارج۔

فَرَج۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) دو چیزوں کی بیچ کی کشادگی۔ رخنہ۔ شگاف۔

دراڑ۔

اثر۔ خارج۔

فرد ہونا۔ یکتا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس زمانے میں آپ فرد ہیں۔ (لغات اُردو) تنہا۔ فرد درج ہے۔

فَرزَجہ۔ (پرچہ کا مغرب)۔ وہ ٹکڑا کپڑے کا جو دوا کے ساتھ تر کر کے... بسبب کسی بیماری کے رکھیں۔

اثر۔ خارج۔

فرسے۔ پھُرسے۔ جلدی سے۔ (فقرہ) کبوتر فرسے اڑ گیا۔

اثر۔ اڑنا جزو محاورہ ہے۔ فرسے اڑنا۔ (لغت نام نا معلوم) عورتیں "پھُرسے" کہتی ہیں۔

فرشتے کا دخل نہ ہونا۔ کسی کی بھی رسائی نہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

فرق دان۔ اُن دو ستاروں کا نام جو قطب شمالی کے پاس ہیں۔

اثر۔ مذاق سے سر کو بھی فرق دان کہہ دیتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

فرمان دینا۔ حکم دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) صاحب نے فرمان دیا کہ صبح سات بجے آیا کرو۔ (لغات اُردو) فرمان جاری کرنا درج ہے۔

فرنی۔ چاولوں کی کھیر۔

اثر۔ فرنی چاولوں کی ایسی کھیر ہے جو مٹی کے طباقوں پر جمی ہوتی ہے۔ چاولوں کی معمولی کھیر کو فرنی نہیں کہتے۔

فروہی۔ ۳۔ ایک قسم کی تلوار۔

اوج ؎

جری کے ہاتھ میں چھوٹی سی اک سروہی تھی
سلاح خانۂ قدرت کی وہ فروہی تھی

اثر۔ فروہی کے یہ معنی میری نظر سے کہیں نہیں گذرے۔ اگر فروہی ایک قسم کی تلوار ہے تو پھر سروہی کیا ہوئی۔ فروہی دستوری یا کمیشن ہے۔ یا ایسی چیز ہے جو مفت یا بغیر محنت کے بطور انعام کے مل جائے۔ مندرجہ شعر میں بھی یہی مفہوم ہے۔ سروہی (تلوار) عطیۂ قدرت تھی۔ فروہی ہاتھ لگی تھی۔

فریاد مچانا۔ غل مچانا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

فریبن۔ فریب دینے والی عورت۔ فریبی یا فریبیا کی تانیث درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

فصد ہونا۔ فصد کھُلنا۔ درج نہیں۔

آمیر ؎

جائے گا جنوں نہ سر سے بے ذبح
ہو فصد مرے رگ گلو کی

فصدیں لینا۔ جنوں کا علاج کرنا۔ وحشت کا علاج کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔ آنکھوں کی فصدیں لینا درج ہے وہ بالکل مختلف چیز ہے۔

فضا کا مقام۔ کیفیت کی جگہ۔ دل چسپی کا مقام۔ کھُلا ہوا میدان اس

طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

فضول بکنا۔ بیہودہ بَکنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم فضول بکتے ہو۔ (لغات اُردو)۔

فضیلت دینا۔ فوق دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دونوں میں ہم تو کسی کو فضیلت نہیں دیتے۔ (لغات اُردو)۔

فغاں۔ مونث۔ شور۔ دہائی۔ فریاد۔ نالہ۔ آتشؔ نے مذکر کہا ہے ؎

پھر گئی آنکھوں میں وہ مژگان برگشتہ تو پھر
ذکر ارہ تھا جو آہ و نالہ وافغاں کیا

لیکن بالاتفاق مونث ہے۔

اثر۔ حضرت مولف نے یہ امر نظر انداز کر دیا کہ نالہ و افغاں متحد نظم ہیں ایسی صورت میں فعل کبھی ایک کبھی دوسرے کا تابع ہوتا ہے۔ یہاں کیا نالہ کا تابع ہے جو مذکر ہے۔

فِقتّٹا۔ عورتیں خواہشمند مرد کو تحقیر سے فِقتّٹا کہتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) موا فقتٹا پیچھا نہیں چھوڑتا۔

فقّے اڑنا۔ (عو) چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔ (فق سے بنا لیا ہے)۔ سانس پھولی ہوئی۔ دونوں کے چہرے پر فقّے اڑتے ہوئے۔ درج نہیں۔

فقیر کو جہاں شام ہوئی، وہیں گھر ہے۔ فقیر خانہ بدوش ہوتے ہیں۔ جس جگہ رات ہوئی وہیں پڑ رہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم فقیر ہیں۔ ایک مدت سے اسی طرح سیر و سفر کرتے پھرتے ہیں وہ مثل ہے فقیر کو جہاں شام ہوئی وہیں گھر ہے۔ (باغ و بہار)۔

فقیر کی جھولی۔ وہ تھیلی جس میں مانگ مانگ کر ٹکڑے رکھتا ہے۔ علٰحدہ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم) فقیر کی جھولی میں سب کچھ یعنی فقیر کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ درج ہے۔

فقیر کی صورت سوال۔ مثل۔ فقیر کے چہرے سے اُس کا مافی الضمیر معلوم ہو جاتا ہے۔

شوقؔ قدوائی ؎

ظاہر ہے میری شکل سے جو میرا حال ہے
پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے

اثر۔ پوری مثل آخر میں لفظ ہے کے اضافے کے ساتھ ہے۔ خود پیش کردہ شعر اس کا شاہد ہے نیز لغت نام نا معلوم میں اسی طرح درج ہے۔

فقیرنی کا پوت چلن احدیوں کا۔ فقیر ہو کر وضع مزاج امیرانہ۔ محنت نہ مزدوری گذر کیسے ہو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

فقیری کا گھر بڑا ہے۔ فقیری اونچی چیز ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

فلّاح۔ (ع) کاشت کار اور نیک آدمی۔

اثر۔ خارج۔

فلاحت ۔ (ع) کھیتی کرنا۔ زراعت۔
اثر۔ خارج۔
فِلِزّ ۔ (ع) وہ معدنی جوہر جو آگ میں پگھل جائے جیسے سونا چاندی (وغیرہ) فلزی (ع) معدنی۔ کانی۔ فلزات ۔ (ع) فلزّ کی جمع۔
اثر۔ خارج۔
فلک پر سر اٹھانا ۔ بے حد شور و غل مچانا۔ ؏
ہمارے آہ نالوں نے فلک پر سر اٹھایا ہے
درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
فلک کی ستائی ۔ (عو) لکھنؤ۔ بد قسمت کم بخت۔
اثر۔ یہ فلک ستائی۔ (بغیرہ "کی") بھی ہے۔ اُسے بھی شامل کرنا چاہیے تھا۔ عورتیں عموماً اسی طرح بولتی ہیں۔
قلق ؎
ان سے اتنا تو کہلوا بھیجو
کر نہ چھیڑیں فلک ستائی کو
فلیتہ کا لوٹا ۔ ۱۔ شتابہ۔
۲۔ تعویذ کی بنائی ہوئی بتی جس کی دھونی آسیب زدہ مریض کو دی جاتی ہے۔
درج نہیں (لغت نام نا معلوم)
فواد ۔ (ع۔ بروزن مراد۔ واو کی آواز ہمزہ کی طرح نکلتی ہے) قلب و دل۔
اثر۔ خارج۔
فوطہ دار ۔ (اصطلاح میرزایان ہند) خزانچی۔ تحویل دار۔ اب اس جگہ پوت دار بولتے ہیں۔
اثر۔ کشمیر میں اب تک کشمیریوں کی ایک ذات کا نام فوطہ دار ہے کیوں کہ ان کے اجداد خزانچی یا تحویلدار تھے۔ لغت نام نامعلوم میں بھی یہ اندراج ہے: شاہی زمانہ کا ایک منصب ہے اور اس لفظ کو اس معنی میں متروک نہیں قرار دیا ہے۔
فوق ہونا ۔ برتری یا ترجیح ہونا۔
درج نہیں۔
فوفل ۔ (پوپل کا معرب) چھالیا۔ سپاری۔
اثر۔ خارج۔
فہم ۔ مذکر۔ سمجھ۔ عقل۔ دانائی۔
مسرور ؎
کس کو سمجھاتا ہے اے ناصح مرے
فہم پر قربان جائیں ہم ترے
اثر۔ فہم کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔ انیسؔ نے مونث نظم کیا ہے۔ ؎
کیا ہوش تھا کیا فہم تھی کیا عقل تھی کیا دل
کس حسن سے طے کر گئے وہ عشق کی منزل
فیلن نے بھی فہم کو مونث لکھا ہے۔
فیٹا ۔ (بفتح اول و سوم) موٹا آدمی۔ انگریزی فیٹ (بالفتح) بمعنی موٹا سے بنا لیا ہے۔
میں نے اپنے کانوں سے کہتے سنا ہے۔
درج نہیں۔ (فقرہ) ارماں فیٹا کہاں غائب تھے۔
فیل باز ۔ حیلہ بہانہ مکر کرنے والا۔
درج نہیں۔ (فقرہ) بھلا اس کی اور آپ کی الفت۔ اے یہ سراسر جھوٹا

ہے۔ فیل باز۔ مکار۔ (طلسم ہوش ربا)

فیلپا۔ ایک مرض کا نام ہے جس سے پاؤں ہاتھی کے پاؤں کے مانند سوج جاتے ہیں۔

اثر۔ اس کا مرادف فیل پاؤں ہے۔ وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

فیلسوف۔ (یونانی۔ اصل میں فیلا سوف (فیلا دوست دار۔ سوف حکمت) تھا۔ حکیم۔ دانشمند۔ فارسی میں مجازاً بمعنی شخص طرار وزبان آور مستعمل ہے)۔ دانا فریبی بد باطن چالباز۔

شوق

مکر کا بانی جھوٹ کا سرتاج
سنتے تھے فیلسوف دیکھا آج

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے کہ مکر۔ دغا۔ فریب مہند معنی ہیں اور اسی سے اسم فیلسوفی بنایا ہے بمعنی عیاری۔ مکاری شرارت۔ پھر ناسخ کا شعر لکھنا چاہیے تھا ؎

فیلسوفی محتسب کی دیکھنا اے میکشو
توڑتا ہے شیشۂ مے میکدے کی راہ میں

(بحیثیت مجموعی لغت نام نامعلوم میں اندراج کی یہی نوعیت ہے)۔

فیلی۔ فیلیا۔ مکار۔ فریبی۔ بدباطن۔ حیلہ گر۔ بحر ؎

یہ عاشق فیلئے ہوتے ہیں کیا صورت بناتے ہیں
مہینوں خط نہیں بنتا نہ کپڑے بدلے جاتے ہیں

اثر۔ لکھنؤ میں فیلیا یا فیلہا یا ہے۔ فیلی سننے میں نہیں آیا۔ بحر کے شعر میں بھی فیلئے فیلیا کی جمع ہے نہ کہ فیلی کی۔ (فقرہ) وہ مکار۔ غدار۔ جعلساز۔ فیلیا یونہی پکارتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

فینس۔ فنس۔ ایک قسم کی سواری جو کہار اٹھاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (دہلی میں پینس ہے وہ درج ہے)۔

ق

قابل صاد ہے۔ بالکل درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

قابلیت رکھنا۔ لیاقت رکھنا۔ (فقرہ) وہ بہت قابلیت رکھتا ہے۔ (لغات اُردو) (قابلیت رکھنا درج نہیں۔ قابلیت پیدا کرنا درج ہے)

قابلتہً۔ (ع) تمام۔ سرتاسر۔ بالکل۔ اثر۔ خارج۔

قابو سچا جھگڑا جھوٹا۔ جس کا قابو چڑھ گیا وہی مالک بن گیا۔ جھگڑنے والا ہار جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

قابو کی بات نہیں۔ طاقت سے زیادہ ہے یا اختیاری نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

قارورہ گٹھا ہوا ہے۔ آپس میں بڑا میل ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

قارورہ ملنا۔ (عم) موافقت ہونا۔

کمال اتحاد ہونا۔ اس کو عوام کی زبان قرار دیا ہے۔ لکھنؤ میں کیا عوام کیا خواص سبھی بولتے ہیں۔

قارورے میں بھالے نظر آنا کسی معمولی بات کو اہمیت دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سر آلفرڈ ناکس کو قارورے میں بھالے نظر آہی گئے۔ انھوں نے بات ذرا تہہ کی۔ (اودھ پنچ)۔

قاضی جی کیوں دُبلے شہر کے اندیشے سے ۔ (مثل) ناحق اور بے موقع فکر کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

اثر۔ مثل کی درست نشست الفاظ اس طرح ہے: قاضی جی دُبلے کیوں شہر کے اندیشے سے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

قاضی کی لونڈی مری سارا شہر آیا قاضی مرے کوئی بھی نہ آیا۔ حکومت کا خوف ایسا ہی ہوتا ہے۔ جب حکومت کا خوف تھا اب وہ خوف گیا گذرا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

قاطر۔ خچر۔ درج نہیں۔

انیسؔ ؎

آب شیریں کا جو دریا ہوا جنگل میں رواں
فرس واشترو قاطر نہ رہے تشنہ وہاں

قاعدہ بنانا۔ اصول بنانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آپ نے صرف و نحو کے قاعدے بنائے۔ (لغات اُردو) (قاعدہ باندھنا۔ قاعدہ نکالنا درج ہے)۔

قالا قولی ۔ عورتیں طنز سے ایسے شخص کی نسبت کہتی ہیں جو اپنی علمیت جتائے۔ منطقی بنے۔ درج نہیں۔ (فقرہ)۔ تم اپنی قالاقولی (دا و معروف) رہنے دو یہاں پیٹ کا دھندا ہے۔

قالب چڑھانا۔ کسی چیز کو قالب پر پہنانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میری ٹوپی کو قالب چڑھاؤ۔ (لغات اُردو) قالب پر چڑھانا درج ہے۔

قال ہی قال ہے حال نہیں۔ باتیں ہی باتیں ہیں۔ عمل نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

قانی۔ (ت) بہت سرخ۔

اثر۔ خارج۔

قباحت ۔ برائی۔ نقص۔ عیب۔ (نکلنا۔ نکالنا۔ ہونا کے ساتھ)۔

اثر۔ قباحت کرنا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔ (فقرہ) کھچڑی کھانا مجھے قباحت کرتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

قبر سے پیٹھ لگ جانا۔ بعد مرنے کے چین ملنا۔ درج نہیں۔

تلقؔ ؎

چین سے بعد مرگ نیند آتی
قبر سے میری پیٹھ لگ جاتی

قبر کا مردہ ۔ سوکھا سہا۔ ڈراؤنی صورت۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

قبر کی مٹی چٹانا۔ ٹوٹکا۔ عورتوں کے عقیدہ (عقیدے ؟) میں قبر کی مٹی چٹانے سے انسان وحیوان مانوس ہو جاتے ہیں ۔ ؎

بے طرح بچی ہے (رکھی ؟) کندن سے مل لے صاحب
قبر کی مٹی چٹانا اُسے اکسیر ہوئی

اثر۔ پیش کردہ شعر جان صاحب کا ہے۔ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ ٹوٹکے کے معنی غلط سمجھے گئے۔ یہ ٹوٹکا اُس وقت کیا جاتا ہے جب بچہ جو کسی سے مانوس ہو اُس سے چھوٹ جائے اور ہڑکے اُس وقت اُسے قبر کی مٹی چٹاتے ہیں کہ اُسے بھول جائے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)

قبولوانا۔ دھمکی یا لالچ دے کر جرم کا اقرار کروانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

قذف۔ (ع) گالی دینا۔ زنا کی تہمت لگانا۔

اثر۔ خارج۔

قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری۔ جواہر کی قدر ہر شخص نہیں جانتا۔ یعنی اہل کمال کے قدر دان خاص خاص لوگ ہوتے ہیں۔

اثر۔ صحیح مصرع اس طرح ہے اور یوں ہی زباں زد ہے: قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری۔ اودھ پنچ میں بھی اسی طرح درج ہے۔

قد سانچے میں ڈھلا ہونا۔ اعضا کا متناسب ہونا۔ وضع قطع دلکش ہونا۔ درج نہیں۔

وزیر ؎

ہیں دھواں دھار اس کی زلفیں قد ہے سانچے میں ڈھلا
پنجۂ گلگوں ہے شعلہ ساعد جانا نہ شمع

قدم بڑھاؤ۔ آگے بڑھو۔ چلے جاؤ۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

قدم پر لوٹنا۔ قدم چھونا۔ انکسار کرنا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

رکھتی نہیں ہے پاؤں ہوا اُس کے سامنے
لوٹے قدم پہ آکے صبا اُس کے سامنے

قدم بہکنا۔ راہ راست سے منحرف ہونا۔ گمراہ ہونا۔ درج نہیں۔ ؎

ترقی کی کیوں راہ ہم دیکھتے ہیں
بہکتے جب اپنے قدم دیکھتے ہیں

(اودھ پنچ)۔

قدم چھوٹنا۔ مالک یا آقا سے مجبوراً جدا ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

انیس ؏

چھوٹے جو قدم مرتبہ گھٹ جائے گا تیرا

قدم گاڑنا۔ ثابت قدم رہنا ؎

جوں نگیں گھر میں قدم گاڑ کے بیٹھے تھے نقبر
شہرت نام سے لیکن ہمیں تنگ آئی ہے

اثر۔ یہ قدم گاڑ کے بیٹھنا ہے جیسا کہ خود پیش کردہ شعر سے ظاہر ہے۔

قدموں سے لگی بلا۔ ہمیشہ ساتھ رہنے والی آفت۔ وہ مصیبت جو ہمیشہ دم کے ساتھ رہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

قدموں میں آنکھیں بچھانا۔ (عم) قدموں کے نیچے آنکھیں بچھانا۔
اثر۔ اور قدموں کے نیچے آنکھیں بچھانا علیحدہ نہیں لکھتے بلکہ عوام کے محاورے کی تشریح میں صرف کر دیتے ہیں۔
(فقرہ) گھر بھر میں کوئی ایسا نہیں جوان کے قدموں کے نیچے آنکھیں نہ بچھاتا ہو۔ (مشتاق زہرہ)

قرّا۔ (ع) بضم اول و تشدید را) جمع قاری کی۔ بہت سے قرآن پڑھنے والے لوگ۔
اثر۔ خارج۔

قرابت ہونا۔ رشتہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہمارے ان کے قرابت ہے۔ (لغات اُردو)۔

قرآن بزبان ایمان بگورستان۔ ظاہری دین داری۔ درج نہیں۔ اسی قبیل کی یہ مثل ہے۔ ایمان در قرآن اسلام بر زبان۔ یہ بھی درج نہیں۔

قرار پڑنا۔ چین آنا۔ طبیعت کا یکسو ہونا۔ درج نہیں۔
انجم ؎
کرے وعدہ نہ جب کوئی وہ ٹھیک
دل کو کس طرح پھر قرار پڑے

قراضہ۔ (ع) بضم اول۔ ریزہ ہر چیز کا جو مقراض سے گرے اور ٹکڑے سونے چاندی کے۔
اثر۔ خارج۔

قرادل۔ ایک معنی شکاری کے بھی ہیں۔ یہ درج نہیں۔ پلیٹس میں موجود ہیں نیز طلسم ہوش ربا کی اس عبارت میں قرادل بمعنی شکاری استعمال ہوا ہے: نہادر مسلح و مکمل ہوکر عازم شکار ہوئے قرادل بھیلئے میر شکار حاضر ہوکر جانور پسند کرانے لگے چرخ شکار کے ڈورئے لانے لگے ...... قرادل لاتی لگانے کی فکر میں پھرنے لگے۔ (یہ سب شکار میں امیروں کے ساتھ رہتے ہیں)۔

قربان ہونا۔ صدقے ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) انا نے کہا میں اپنے بچے کے قربان ہوکر مر جاؤں۔ (لغات اُردو) قربان جانا درج ہے۔

قرض کاڑھ مہانی۔ یہ عمل اچھا نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

قرض کی اُترائی۔ (عم) جو قرض اپنے ذمے ہے کسی دوسرے سے بیباق کرا دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) فلاں شخص نے اپنے قرضے کی اُترائی فلاں شخص پر کر دی ہے۔

قرق بٹھانا۔ (عو) روک ٹوک کرنا۔ حکم چلانا۔ تانسنا۔
رنگین ؎

ے منہ بھرائی جب نہیں پاتی ہے اُردا بیگنی
قرق تب کیا مجھ پہ بٹھلاتی ہے اُردا بیگنی

اثر۔ عورتیں قرق کو قرق (بضم اول و فتح دوم) بولتی ہیں۔ ممکن ہے کہ رنگینؔ کے دوسرے مصرع کی نشست الفاظ اس طرح ہو ع

تب قرق کیا مجھ پہ بٹھلاتی ہے اُردا بیگنی

قرق بٹھانا۔ کے معنی خود رنگینؔ نے یہ لکھے ہیں: قرق بٹھاتی ہے یعنی حکم بٹھاتی ہے اور مناہی کرتی ہے۔

قرقرا۔ ایک قسم کا پرند۔

اثر۔ قرقرا پانی میں رہتا ہے۔ لہٰذا ایک قسم کا آبی پرند لکھنا چاہیے تھا۔

قرقی لانا۔ قرقی والوں کو درخواست دے کر لانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آخر دو قرقی لایا۔ (لغات اُردو) قرقی بھیجنا درج ہے۔

قرنا پھنکنا۔ بگل بجنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُسی دم نفیر سحر بجی۔ لشکر میں قرنا پھنکی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

قرنا پھنکنا یا پھونکنا۔ تُرہی بجانا۔ درج نہیں۔ (تذکیر یا تانیث مختلف فیہ ہے۔ مولف طلسم ہوش ربا نے مونث لکھا ہے۔ فیلن نے مذکر)۔

قرق بٹھانا۔ قرق ہونا۔ تاکید ہونا۔ ممانعت ہونا۔ اس مفہوم میں قرق بضم اول و فتح دوم ہے۔ عام طور پر بکون دوم ہے۔ مثال۔ الحاصل قرق ہوا کہ اور کوئی سردار سوائے امیر کے لڑنے نہ نکلے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

قریب ہے سو رقیب ہے۔ قرابتی کو حسد زیادہ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

قساوُڑا۔ بالتحقیر۔ قسائی کا بیٹا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

قسائن۔ قسائی کی جورو۔ ظالم بے رحم۔ (فقرہ) ایسی قسائنی ماں سے تو غیر اچھے۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں قسینی بولتی ہیں۔ اُسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

قسائی کا بچہ کبھی نہ سچّا جو سچّا وہ کچّا۔ قسائی کی بات کا اعتبار نہیں۔ دوست کو سب سے زیادہ برا مال دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

قسائی کی بیٹی دس برس میں بیٹا جنتی ہے۔ (مثل) یعنی جس طرح قسائی کی بیٹی عمدہ غذا کھا کر جلد بالغہ ہو جاتی ہے اسی طرح امیر اور دولت مند کی بیٹی جلد جوان ہو جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

قسائی کے کھونٹے سے باندھنا۔ مہلک اور جان جوکھوں کے موقع پر ڈال دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) نوٹ: قسائی

کے کھونٹے بندھنا درج ہے۔

قسط دینا۔ قرض بدفعات ادا کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ہر مہینے کیا قسط دوگے۔ (لغات اُردو) قسط باندھنا درج ہے۔

قسمت پانا۔ تقدیر پانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے کیا اچھی قسمت پائی ہے۔ (لغات اُردو)۔

قِسِیس۔ (ع) دانش مند۔ عالم دین نصاریٰ کا۔

اثر۔ خارج۔

قَصّار۔ (ع) دھوبی۔

اثر۔ خارج۔

قصباتی کھرپا ہے۔ بڑا مستغنی خود مطلب ہے۔

قَصَبُ السبق۔ (ع) سپاہیوں کا کھیل۔ اثر۔ خارج۔

قصہ اٹھ کھڑا ہونا۔ یکایک جھگڑا فساد ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

انشا ؎

گر آپ روپ ہم سے باتوں میں ٹک کڑے ہوں
سو رگڑے جھگڑے قضئے قصے جھٹ اٹھ کھڑے ہوں

قصہ اٹھنا درج ہے۔ یکایک کا مفہوم بغیر اٹھ کھڑے ہونے کے نہیں نکلتا۔

قصہ جوڑنا۔ قصہ گرھنا۔ ترتیب دینا۔ درج نہیں۔ انشا ؎

ہوا پیدا یہ دو دل سے کوہ قاف کا جوڑا
کہ واں پریوں نے اک قصہ مرے اوصاف کا جوڑا

قصۂ زمین برسر زمین۔ جہاں کا جھگڑا ہے وہیں چک جائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بعضوں نے قصۂ زمین برسر زمین تحقیقات موقع واردات کی ٹھانی۔ (حاجی بغلول)۔

قصہ گڑھنا۔ کوئی بات دل سے گڑھنا۔ بے بنیاد خبر۔ من گھڑت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کسی اجنبی کو متوجہ کرنا مقصود ہو تو کوئی جھوٹا قصہ گڑھ کے سنا دو۔ (اودھ پنچ)۔

قصیر۔ (ع) پست قد۔ کوتاہ

اثر۔ خارج۔

قُطرُب۔ (ع) ایک قسم کا جنون۔

اثر۔ خارج۔

قطرہ ٹپکنا۔ بوند گرنا۔ بارش ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دو روز سے آسمان سے قطرہ نہیں ٹپکتا۔ (لغات اُردو)۔

قطرے کا چوکا گھڑے ڈھلکائے تو کیا ہوتا ہے۔ وقت یا موقع نکل جانے پر جتنی محنت کی جائے بیکار ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گنبد لہرایا وقت اُس کے ڈوبنے کا قریب آیا مثل مشہور ہے قطرے کا چوکا گھڑے ڈھلکائے تو کیا ہوتا ہے۔

قَعب۔ (ع) بڑا پیالہ جس سے آدمی سیر ہو سکے)

اثر۔ خارج۔ قاب رہنے دیجیے۔

قفل مارنا۔ کشتی کا ایک پیچ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) عمرو نے دونوں پاؤں

صرصر کے گلے میں ڈول کر شل کشتی گیروں کے قفل مارا کہ صرصر نیچے آپ اوپر ہوگیا (طلسم ہوش ربا)۔

قفل وسواس۔ قفل ابجد۔ گورکھ دھندا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

قَلّاح۔ قلّانچ۔ (دہلی) دیکھو قلاش۔

قُلار۔ (ت) (اصطلاح)۔

اثر۔ خارج مع شرح۔

قَلّاش۔ مفلس۔ بے غیرت۔

اثر۔ قلّانچ کا استعمال دہلی تک محدود نہیں۔ لکھنؤ میں خواص قلّاش اور عوام قلّانچ بولتے ہیں۔ (قلّانچ ٹکسال باہر)۔ (فقرہ) جاگیر کے رفتہ رفتہ کوڑے کرنے شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ اب رفتہ رفتہ بالکل قلانچ ہو چلے۔ کچھ تھوڑی سی پونجی رہ گئی۔ (خدائی فوجدار)۔

۲۔ قلاش کے معنی بے غیرت میری سے نہیں گذرے۔

قلاقنا۔ (عو) بنانا۔ آوازے کسنا۔

اثر۔ خارج۔

قلب ہلنا۔ سخت صدمہ پہنچنا۔ رنج ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

قلب ہونا۔ وسیع ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ صحرا قلب ہے کہ انسان تو کیا پرند تک کا گذرنا اس جگہ سے مشکل ہے۔ (طلسم فصاحت)

قلبہ۔ (ع) ہل قلبہ رانی (ف) ہل چلانا۔ کاشت کرنا۔ کھیت جوتنا۔

اثر۔ خارج۔

قلپاق۔ (ت) ایک قسم کی ٹوپی۔

اثر۔ خارج۔

قِلّت ہونا۔ کمی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں پانی کی بہت قلت ہے۔ (لغات اُردو)۔

قلچاق۔ (ت) بالفتح) آہنی دستانہ جو فوج کے لوگ رکھتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

قلق دینا۔ ملول کرنا۔ رنج دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے جھوٹ باتیں بناکر مجھ کو بڑے قلق دیے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

قلم باندھنا۔ درخت کی شاخ کاٹ کر دوسرے درخت کے ساتھ باندھ کر بونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے آم کے قلم باندھے ہیں۔ (آم کی قلمیں باندھی ہیں) (لغات اُردو)۔

قلوب المومنین عرش اللہ تعالےٰ۔ مومنوں کے دل رہتے میں اللہ تعالےٰ کے عرش کے برابر ہیں۔ درج نہیں۔ (حاجی بغلول)۔

قلی کرنا۔ مزدور کو مزدوری میں لینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اسباب کے واسطے میں نے ایک قلی کیا۔ (لغات اُردو)

قلب ہلنا۔ رنج کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُسے مصیبت میں دیکھ کر میرا قلب ہل گیا۔ (لغات اُردو)۔

قنات لگانا۔ کپڑے کی دیوار کھڑی کرنا۔ درج نہیں۔

قواعد کرنا۔ فوجی ورزش کرنا۔

اثر۔ ورزش کی قید نہیں۔ قواعد کرنا فوجی قانون کے مطابق کام کرنا ہے۔
قورق۔ (ت بواو معدولہ) احاطہ شکار گاہ۔ ممنوع۔ منع شدہ۔
اثر۔ خارج۔
قوزہ۔ کوزہ کی مہند شکل۔ درج نہیں۔
(فقرہ) اور مصری کے قوزے کہ قناد سحر نثار کرے۔ (طلسم فصاحت)۔
قہر الٰہی ٹوٹنا۔ غضب الٰہی نازل ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی قہر الٰہی درج ہے۔
قہر درویش برجان درویش۔ غریب آدمی غصہ کرے گا تو کسی کا کیا لے گا۔ صرف اپنی جان کھوئے گا مصیبت برداشت کرنے کی جگہ مستعمل ہے۔
اثر۔ برجان کی جگہ بجان ہے۔ ورنہ مصرع موزوں نہیں رہتا۔
قہر گرنا۔ ظلم کرنا۔ انوکھا کام کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
قہقہہ پڑنا۔ زور سے ہنسنا یا ہنسا جانا۔ درج نہیں۔
قید اٹھانا۔ ایک مفہوم جیل جانا۔ سزا بھگتنا ہے۔ وہ درج نہیں۔
قیق مارنا۔ (عو) زور سے چیخ مارنا۔
اثر۔ خارج۔
قیمت بڑھانا۔ دام زیادہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ قیمت بڑھاؤ تو تم کو دے دوں۔ (لغات اردو)۔
قیمت دینا۔ دام دینا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) میں نے تسبیح کی قیمت اُن کو دی۔ (لغات اردو)۔
قیمت کہنا۔ دام کہنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) کچھ اس کی قیمت کہو۔ (لغات اردو)۔
قیمت گھٹنا۔ دام کم ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) کاغذ کی قیمت گھٹ گئی۔ (لغات اردو)۔
قیمہ بنانا۔ گوشت کوٹنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) پاؤ بھر گوشت کا قیمہ بناؤ۔ (لغات اردو)۔
قیمہ تختہ کرنا۔ (عو) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ٹکڑے پارچے کرنا۔ درج نہیں۔
(فقرہ)۔ ایک ترکاری بنانے میں چھری دکھا کر کہتی تھی کہ اسی طرح تجھے قیمہ تختہ کروں گی۔

ک

کابرا۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا کبوتر کا رنگ۔
اثر۔ ہم اسے کابرا نہیں کبرا کہتے ہیں۔ ہندی میں بھی کبرا ہے۔ دوسرا مرکب لفظ چتکبرا ہے جو خود حضرت مولفا نے چ کی ردیف میں لکھا ہے نہ کہ چتکابرا۔
کابس۔ (ہ) وہ مٹی جس سے مٹی کے برتن پر قلعی کے برتن پر قلعی کرتے

ہیں۔
اثر۔ خارج۔
اثر۔ عام تلفظ کابک بافتح ہے اور لکھنؤ میں اس کا استعمال محدود ہے اُس خانہ دار چیز کے لیے جس میں ٹبیر بند کیے جاتے ہیں اور سینکوں کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ ڈھانچا بانس کی کھپچیوں کا۔

کابک۔ (بروزن چابک) (ف)۔ کبوتروں کا دربا جو بانس کی کھپچیوں سے بناتے ہیں۔

کابین۔ (ف۔ بروزن آمین) مہر۔ وہ روپیہ جو شوہر بروقت نکاح منکوحہ کو دینا منظور کرتا ہے۔ کابین نامہ۔ مہر کی دستاویز۔
اثر۔ صحیح یوہیں ہے مگر عام طور پر بفتح دوم بول چال میں کابَین ہے۔

کاتا اور لے دوڑی۔ (مثل) کام کرتے ہی مزدوری کا تقاضا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم۔ نیز فیلن)۔

کاتب ازلی۔ حق سبحانہ تعالےٰ سے مراد ہوتی ہے۔
اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے کاتب ازل کہتے ہیں۔ بغیر اضافہ یائے آخر۔

کاتک بات کا ہاتک۔ اس مہینہ میں بات کرنے میں دن جاتا ہے۔
اثر۔ یہ " بات کا ہاتک " بات کہے تک کی خرابی ہے۔ فیلن میں ہے کاتک (بفتح سوم) بات کہے تک اور معنی لکھے ہیں کاتک (اکتوبر کا مہینہ) بات کہے ختم ہو جاتا ہے نہ کہ بات کرنے میں دن جاتا ہے۔

کاتک کی کتیا۔ (کنایۃً) فاحشہ عورت۔
اثر۔ اس طرح لکھنا چاہیے تھا: کتیا کاتک میں گرم ہوتی ہے لہٰذا مجازاً اور تحقیر سے فاحشہ عورت کو کاتک کی کتیا کہتے ہیں۔" فیلن میں قریب قریب یہی اندراج ہے۔

کاٹ دوڑنا۔ کنایۃً۔ (دہلی) غصہ سے جواب دینا۔ (فقرہ) میری بات سن کر وہ کاٹ دوڑے۔
اثر۔ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے مثلاً میں بولی نہیں کہ وہ کاٹ دوڑے اگر فیلن کا اعتبار کیا جائے تو دہلی میں کاٹ کھانے کو دوڑنا ہے۔ لکھنؤ اس سے بھی بے گانہ نہیں جیسا خود حضرت مولف نے اس کی سند میں ناسخ کا شعر پیش کیا ہے۔
ہجر میں مثل پلنگ اب پھاڑے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورت زیبا مجھے

کاٹ دینا۔ کنایۃً رد کرنا۔ جیسے بات کاٹنا۔
اثر۔ یہ کسی کی گفتگو کے درمیان بول اٹھنا قطع کلام کرنا ہے نہ کہ رد کرنا۔

کاٹ دینا۔ ۲۔ وضع کرنا۔ جیسے میری بقایا کاٹ دو اپنا روپیہ لے لو۔
اثر۔ یہاں کاٹ دینا کھاتے سے خارج کر دینے کا مفہوم ادا کرتا ہے نہ کہ وضع کرنے کا۔

کاٹھ کی تلوار کیا کاٹ کرے۔ ضعیف تدبیر سے کام نہیں چلتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کاٹھ کے گھوڑے دوڑانا۔ (مثل) خیالی پلاؤ پکانا۔ درج نہیں۔ (خزینتہ الامثال)

کاٹھ ماری۔ خاموش۔ بے حس و حرکت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سب شفتلیں کاٹھ ماری کھڑی کی کھڑی رہ گئیں۔ یا تو چیخیں مار رہی تھیں یا گونگی ہو گئیں۔ (اودھ پنچ)۔

کاٹھ مارے بیٹھے ہیں۔ بے حس و حرکت بیٹھے ہیں۔ ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مارے مشیخت کے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ کاٹھ مارے بیٹھے ہیں۔ مکان کا قبالہ لکھا کے اٹھیں گے۔ (حاجی بغلول)۔

کاوَج۔ (س) (ہندو) ۱۔ شادی کی تقریب۔ ۲۔ کام کاج وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

کاجل اُڑانا۔ ۱۔ کاجل پارنا۔ ۲۔ کاجل کا نشان باقی نہ چھوڑنا۔ کاجل اُڑنا۔ لازم۔ قدر ؎

تیغ وہ تیز سمائے جو کہیں آنکھوں میں
کاجل آنکھوں کا اڑے پر نہ ہو پتلی کو خبر

اثر۔ اس محاورہ سازی کی بنیاد قدر کا شعر ہے جس میں شاعرانہ مبالغے کے ساتھ تیغ کی برش دکھائی گئی ہے۔ لغت سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔

کاربار۔ (اردو) کام۔ شغل۔

کاروبار۔ (ف) دیکھو کاربار۔ مومن ؎

بے کاریٔ امید سے فرصت ہے رات دن
وہ کاربار حسرت و حرماں نہیں رہا

دونوں اندراجات میں کوئی چار کالم کا فاصلہ ہے۔ اگر ایک ہی جگہ اس طرح لکھ دیتے تو نہ معلوم کیا حرج ہوتا: کاربار (اردو)۔

کاروبار۔ (فارسی) کاربار کے ساتھ عطف یا اضافت نہیں لا سکتے برخلاف کاروبار کے پھر مومن کا شعر جس میں کاروبار نظم ہے نہ کہ کاربار جس طرح تحریر کیا ہے نقل کر دیتے۔ پڑھنے والے کو الجھن بھی نہ ہوتی اور فرق اچھی طرح واضح ہو جاتا۔

کارخانہ کھولنا۔ آدمیوں کے لیے کام کا بند و بست کرنا مثلاً چکن کا یا کامدانی کا کارخانہ کھولنا۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم)۔

کار کو کار سکھاتا ہے۔ مثل۔ کام کرنے سے تجربے میں پختگی آتی ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)

کارہ۔ (ع) کراہت کرنے والا۔

اثر۔

کاسا دیجیے باسا نہ دیجیے۔ کھانا کھلاؤ الگ رہو۔ یہ احتیاط کی بات ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کاسِب۔ (ع) کسب کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔
کاست۔ (ف) کم ہونا۔ گھٹ جانا۔
اثر۔ خارج۔ تنہا مستعمل نہیں۔
کاسہ لینا۔ بھیک مانگنا۔ درج نہیں۔
(لغات اُردو)۔
کامی ہونا۔ بڑا کام کرنے والا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکا بڑا کامی ہے۔
(لغات اُردو)۔
کاغذی لیمو۔ ایک قسم کا عمدہ اور پتلے چھلکے کا لیمو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کافور کا مرہم۔ نہایت ٹھنڈا مرہم جس کا جزو اعظم کافور ہے۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔
کافۂ انام۔ (ف) آدمیوں کا گروہ۔ سب لوگ۔
اثر۔ خارج۔
کاگ اٹھانا۔ حلق کے کوے کو اوپر سے دبانا۔
اثر۔ کاش کوئی مجھے حلق کے کوے کو اوپر سے دبا کر دکھا دے۔ ناممکن۔ علاوہ بریں اسے کاگ اٹھانا کوئی بولتا ہی نہیں۔ تالو اٹھانا کہتے ہیں اور یہ عمل بھی بچوں کے ساتھ مخصوص ہے۔
کاکاتوا۔ کاکاکوا۔ ایک قسم کا سفید اور بڑا توتا جس کے سر پر سرخ یا زرد کلغی ہوتی ہے۔
اثر۔ میں نے کاکاتوا کے سوا کاکاکوا کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ فیلن میں بھی صرف کاکاتوا درج ہے۔
کاکاجی۔ افغان پیر مرد کو کہتے ہیں۔ یہ اندراج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
نوٹ:۔ کاکا کے دیگر مفاہیم لکھے ہیں۔
کاکڑا سینگی۔ (ھ) ایک ہرن کی قسم کا جانور جس کے سینگ بل کھائے ہوئے ہوتے ہیں)۔ ایک قسم کی پھلی کا نام جو بل کھائے ہوئے ہوتی ہے۔
اثر۔ خارج۔
کاگ۔ ۲۔ (ھ) حلق کا وہ گوشت جو تالو سے اندر کے رخ پر لٹکتا رہتا ہے۔ اور اسے ہاتھ لگانے سے قے ہو جاتی ہے۔
اثر۔ اُردو میں اسے کوا کے سوا کاگ کوئی نہیں کہتا۔ اندراج گمراہ کن ہے۔ کوا سہلانے سے اگر قے نہیں ہوتی تو ابکائی آتی ہے اور کوا سہلانا درج ہی نہیں۔
کاگد (کاغذ) ہو تو بانچے کرم نہ بانچو جائے۔ (مثل) قسمت کا لکھا کسی کو معلوم نہیں۔ درج نہیں۔ مثل اودھ پنچ سے حاصل کی گئی۔
کالا بھجنگ۔ نہایت کالا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کالا بھجنگا کہتے ہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کالبُوت۔ (عم) (دیکھو کا بُعد) کالبوت دینا۔ کالبوت چڑھانا۔ (عم) جوتا تیار کر کے اس کے اندر لکڑی

کا بنا ہوا پاؤں رکھنا۔ تنگ جوتے کو قالب پر چڑھا کر ڈھیلا کرنا۔

اثر۔ خارج۔

کال کاٹنا۔ گرانی میں بسر کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

کال کٹنا۔ گرانی کے دنوں کا گذر جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کال کرنتی آج کیجیے آج کرنتی اب۔ جو کام کل کرنا ہے وہ آج کیجیے جو آج کرنا ہے وہ فوراً کیجیے۔ کام میں تاخیر یا لیت ولعل نہیں کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

کال کی پیدائش ہے۔ بڑا حریص ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کال کے ہاتھ کمان بوڑھا دیکھے نہ جوان۔ کال کا صدمہ سب کو پہنچتا ہے جیسے موت کسی کو نہ چھوڑے گی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کال گذر جاتا ہے کلنک باقی رہ جاتا ہے۔ وقت گذر جاتا ہے۔ بدنامی باقی رہ جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

کال ہونا۔ علاوہ قحط کے اس کے معنی ہیں کسی چیز کی گرانی یا توڑا ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کالی بلا پیچھے۔ بد دعا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کالی بھونرالی نمکین ہے۔ جامن بیچنے والوں کی آواز۔ درج نہیں۔

کالے کلوٹے بیگن لوٹے۔ بالکل سیاہ فام۔ آلٹا توا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اٹل خاں (اٹلی) کا بس کالے کلوٹے بیگن لوٹے حبشیوں سے نہیں چلتا۔ (اودھ پنچ)۔

کالی کلوٹی۔ نہایت سیاہ۔

اثر۔ ہر شے نہیں صرف نہایت سیاہ فام عورت کو کالی کلوٹی کہتے ہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کالے کی سی لہر آنا۔ کبھی کبھی جنون کا ابھرنا۔ شوق قدوائی ؎

اُس ظالم کے سر چڑھتا ہے ہر دم جھٹکا کھانے کو
کالے کی سی لہر آتی ہے گیسو کے دیوانے کو

اثر۔ صحیح مفہوم کبھی خیال آجاتا ہے۔ جنوں کا مفہوم پہلے مصرع میں ہے۔ جنون برابر چڑھا رہتا ہے ہر دم کے فقرے سے اس طرف اشارہ ہوتا ہے۔ میرے مقولے کی تائید محاورات ہند کے اس اندراج سے ہوتی ہے: کالی کی سی اک لہر آجاتی ہے۔ کبھی خیال آجاتا ہے۔ مگر یہ عرض کردوں کہ ایک دوسری کتاب لغت جس کا نام تحقیق نہ ہوسکا حضرت مولف کی ہم نوا ہے۔

کالے کے کاٹے کا منتر نہ جنتر۔ دغا باز فریبی سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کالی گھٹا ڈراؤنی ۔ بھوری برسنہار ۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ بھورے بادل کالے بادلوں سے زیادہ برستے ہیں۔ اسی طرح نمائشی لوگ سادی وضع کے آدمیوں کی بہ نسبت کم مفید ثابت ہوسکتے ہیں ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کالی گھٹا کے کالے پھلیندے ۔ پھلیندے بیچنے والوں کی آواز۔ درج نہیں۔

کامانہ کا جا منڈل باجا۔ حقیقت کچھ نہیں۔ دکھاوے کا دھوم دھڑکا۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) وکیل صاحب نے عمل حاضرات موکل صرف عدم پیروی میں مقدمہ خارج نہ ہونے کی خاطر پڑھا تھا، کامانہ کا جا منڈل باجا۔ قسمت میں عدالت کا فیض گلی لکھا تھا۔ خاک تو نہیں کیچڑ اڑائی اور چلے آئے ۔ (اودھ پنچ)۔

کام ابتر ہونا ۔ کام بگڑنا۔ خراب ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

کام اتارنا۔ کام بنا کر تیار کرنا۔ کوئی چیز پوری کرکے اتارنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کام چلے یوں تو کھیتی کرے کیوں۔ محنت بے کار ہے اگر بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے پیٹ پالنے کا سُبتیا ہو جائے۔ یہ مثل کاہل شخص کے متعلق بولی جاتی ہے۔ درج نہیں۔

کامدار۔ (اُردو) کارکن۔ مہتمم۔ منتظم۔ گماشتہ۔
۲۔ وہ امیر یا رئیس کا ملازم جس کی (جس کے ؟) سپرد خرید و فروخت کی خدمت ہو۔
۳۔ زری یا ریشم کا کام کیا ہوا۔
۴۔ وہ شخص جس کو امیر یا بادشاہ کوئی عہدہ اور خدمت دے ۔

اثر۔ فیلن میں کامدار کے معنی کارکن درج ضرور ہیں ۔ نیز وہ شے جس پر زردوزی یا اور کسی قسم کا کام بنا ہو۔ لکھنؤ میں بجز ریشم یا زردوزی کا کام کے اور کسی معنی میں مستعمل نہیں ۔ کارکن عام فہم ہے اس کے ہوتے کامدار سے یہی مراد لینے کی کوئی صورت جواز بھی نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم میری تائید میں ہے)۔

کام ڈالنا۔ پالا ڈالنا۔ (فقرہ) خدا ایسی عورت سے کام نہ ڈالے۔

اثر۔ اس کے ایک معنی اور بھی ہیں: کوئی کام کسی کے سپرد کرنا۔ یہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کام سے کام رکھنا ۔ اپنے مطلب کے سوا دوسرے کے کام میں دخل نہ دینا ۔ اپنے مقصد کا خیال رکھنا دوسری طرف متوجہ نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کام سے کام، نام سے کیا کام۔ اپنا مطلب نکال لیا پھر کوئی مطلب نہ رکھا۔ درج نہیں۔

کام کا اہل۔ جس میں کام کرنے کی صلاحیت ہو۔ درج نہیں۔

صفی سہ

جو انھیں جیسا ہو ان کے کام کا وہ اہل ہے
دور اندیشی ہے مشکل خردہ گیری سہل ہے

کام کو نہیں کھانے کو ہوں۔ ایسے کام چور نوالے حاضر کور نمک بھی ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کام کھلنا۔ کام جاری ہونا۔ کاروبار چلنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کام کے سر ہونا۔ ہمہ تن کسی کام میں مصروف ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کام لگانا۔ کام شروع کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

کامل ہونا۔ کسی کام میں پورا ہونا۔ استاد ہونا۔ عارف ہونا۔ خدا رسیدہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔ تنہا کامل بحیثیت صفت درج ہے۔

کام نہ آنا۔ کارآمد نہ ہونا۔ مفید نہ ہونا۔ کچھ کام نہ دینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کام نہ کاج کا دیکھو تو دشمن اناج کا۔ کار نہ بار کھانے کو تیار۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کام ہو چکنا۔ کام کا ختم ہو جانا۔ کسی کام کا تکمیل کو پہنچ جانا۔ کام پورا ہو جانا۔ کام تمام ہو جانا۔ جان جاتی رہنا۔ دم فنا ہو جانا۔ انتقال کر جانا۔ مطلب کا پورا ہو جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کانا ٹٹو بدھو نفر۔ مثل۔ نہایت مفلس جس کے پاس کوئی سامان درست نہ ہو۔

اثر۔ حسب فیلن اس کے معنی ہیں بالکل بے وقوف۔ گدھا۔ کانا کے ایک معنی بے وقوف پلیٹس میں بھی درج ہیں۔ بدھو کے معنی بھی بے وقوف کے ہیں۔ لہٰذا مثل کے معنی مفلس کے نہیں ہو سکتے۔

کانا کھدرا۔ ناقص چیز یا ایسے پھل کے واسطے مستعمل ہے جس میں سوراخ ہو گئے ہوں۔

اثر۔ یہ فقرہ بدہییت شخص کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) کسی کو بنایا۔ کسی کو بگاڑا۔ بہت سے لولے لنگڑے کانے کھدرے۔ گونگے بہرے۔ (فسانۂ عجائب)۔ (کھدرے سے مراد چیچک رو ہے)۔

کان پھڑ پھڑانا۔ کتے کا دونوں کانوں کو ہلانا .... (کنایتہً) مستعد ہونا چیتنا (چیتنا؟)۔

اثر۔ اول تو کتے کا دونوں کان پھڑ پھڑانا نہیں کہتے بلکہ کان پھٹ پھٹانا کہتے ہیں۔ علاوہ بر ایں کان پھٹ پھٹانا متوجہ سے ہوشیاری سے سننا ہے۔ (فقرہ) تم غالباً واقف ہو گئے اور اگر نہیں تو اب کان پھٹ پھٹا کر سُن لو۔ (اودھ پنچ)

کان میں پھٹ پھٹانا نور اللغات میں درج ہی نہیں۔

کانٹا ڈالنا۔ کسی چیز کے نکالنے کے واسطے کنوئیں میں کانٹا ڈالنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ (یہ لوہے کا خار دار کانٹا ہوتا ہے۔ اس کو رسی میں باندھ کر کنوئیں سے گرا ہوا ڈول لوٹا وغیرہ نکالتے ہیں)۔

کانٹا سا ہونا۔ نہایت لاغر ہونا۔ ازحد نحیف ہونا۔ بہت دبلا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کانٹا گڑنا۔ (عم) کانٹا چبھنا۔

اثر۔ خواص بھی کانٹا گڑنا بلاتکلف بولتے ہیں۔ چبھنے کی طرح۔

کانٹا مارنا۔ کانٹا چبھونا۔ چٹکی لینا۔ چوٹ کرنا۔ طعنے دینا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) ان سے اکثر دو دو چونچیں ہو جاتیں۔ انھیں پر کانٹا مارا ہے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

کانٹوں میں لے کر پھول کو الجھا دیا۔ اچھے کا بروں سے سابقہ پڑا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میری بچی کی جان کے لالے پڑے ہیں۔ کانٹوں میں لے کر پھول کو الجھا دیا۔

کانٹے بوئے کریل کے آم کہاں سے ہوں۔ بدی کا پھل اچھا نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کانٹے پڑنا۔ پیاس کے مارے زبان یا حلق یا منہ کا خشک ہو جانا۔

اثر۔ یہ مفہوم بغیر ان الفاظ کا اضافہ کیے ہوئے نہیں نکلتا۔ لہٰذا حلق وغیرہ کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا۔ حلق میں کانٹے پڑنا۔ زبان میں کانٹے پڑنا۔ مُنہ میں کانٹے پڑنا۔

کان کاٹنا۔ (کنایۃً) کسی سے کسی امر میں سبقت لے جانا۔ بیشتر چالاکی عیاری یا کسی برے امر میں سبقت لے جانے کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ برے امر کی قید نہیں۔ کسی امر میں جس میں وہ اپنے کو قابل سمجھے اسی امر میں اُس کو شکست دینا۔ فوقیت حاصل کرنا۔ اُس کے کان کاٹتا ہے۔ (فقرہ) واقعی تم نے بڑے بڑے منطقیوں کے کان کاٹے۔ (اودھ پنچ)۔

کان کٹانا۔ کم عزت ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کیا میں نے کسی سے کان کٹائے ہیں جو غم خوری کروں۔ (لغات اُردو)

کان کُریدنا۔ سینک سے کان کھجانا۔ (فقرہ) وہ کان کریدتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

کانگڑا۔ (ھ۔ نون غنہ) گلدم۔

اثر۔ خارج۔

کانکھ۔ (ھ) (ہندو) بغل۔

اثر۔ خارج۔

کان کھجانے کی فرصت نہیں۔ ذرا بھی فرصت نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کانکھنا کونتھنا۔ بہت تکلیف اٹھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) شام کو بادل ناکام کانکھتے کونکھتے ہوئے تشریف لاتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

کان میں تیل ڈال کر سو رہنا۔ محض بے خبر ہو جانا۔ غافل ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کانورا کر دینا۔ دق کرنا۔ ناک میں دم کرنا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں اس جگہ کونرا دینا کہتے ہیں جو خود بھی دوسری جگہ درج کیا ہے مگر بغیر لکھنؤ کی تخصیص کے۔

کانور دیس یا کانورو دیس۔ بنگال کا ایک مقام جہاں کا سحر مشہور ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

انشا ؔ

کانورو دیس میں مت جائیو اے صاحب فوج
زور جادو سے وہاں ہوتے ہیں گھوڑے پتھر

(خالی کانورو اسی مفہوم میں درج ہے)۔

کانون۔ (ف) انگیٹھی۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

کان ہلانا۔ سرکشی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھ سے تو کوئی کان نہیں ہلاتا۔ (لغات اردو)۔

کانی اپنا ٹینٹ نہ دیکھے دوسرے کی پھلی نہارے۔ آدمی کو اپنا بڑے سے بڑا عیب نہیں دکھائی دیتا دوسروں کی معمولی خرابی پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ یہ کہاوت۔ درج نہیں۔

کانے راجا۔ مذاقاً کانے آدمی کو کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کانی کوڑی کا بھی نہیں۔ کسی کام کا نہیں۔ اس کی کچھ قیمت نہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کانے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے۔ مثل۔ کانا بڑا کائیاں چالباز ہوتا ہے درج نہیں۔ (فیلن)۔

کاریز۔ (ف) کھیت میں پانی دینے کی نالی۔

اثر۔ خارج۔

کایا پلٹ جانا۔ شکل بدل جانا۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں آجانا۔ کچھ کا کچھ ہو جانا۔

اثر۔ کچھ کا کچھ ہو جانا کایا پلٹ ہو جانا ہے نہ کہ کایا پلٹ جانا۔ (دیکھیے لغت نام نامعلوم)۔

کایا مایا۔ حیثیت۔ اصلیت۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) انھوں نے صرف اس قدر دیکھا کہ انسان کی کایا مایا بندر کی سی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کِبار۔ (ع) کبیر کی جمع۔ بڑے آدمی۔ بزرگ۔

اثر۔ خارج۔

کبائر۔ (ع) کبیرہ کی جمع۔ بڑے گناہ۔

اثر۔ خارج۔

کب بابا مرے کب میراث بٹے۔
خدا جانے کب ہو کب نہیں۔ ایسی امیدیں
ضعیف ہوتی ہیں۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

کبت بھاٹ کی کھیتی جاٹ کی۔
یہ دونوں اپنے پیشے میں مشاق
ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات
ہند)

کُبڑی لاکھ سیدھی چلے جب کُب بھی چلنے دے۔ (مثل)
حوصلہ ولولہ بہت کچھ مگر مجبوری وناچاری۔
درج نہیں۔ (فقرہ) پرنس بسمارک اپنی
سیاست پر نازاں ہیں تو اپنی خجالت میں
یکتا ہے۔ کُبڑی لاکھ الخ۔

کُب کے گئے۔ (محاورہ) یعنی وہ
بڑی دیر ہوئی کہ چلے گئے۔ اس طرح
درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کبوتر پھڑکانا۔ حریف کا کبوتر پکڑ
کے اُسے اس طرح ہلانا کہ پھڑپھڑائے۔
درج نہیں۔

انجم ؎
رہ رہ کے اسے آپ جو پھڑکاتے ہیں ہر بار
صاحب یہ مرا دل ہے کبوتر تو نہیں ہے

کبھی تولہ کبھی ماشہ۔ اُس شخص کی
نسبت کہتے ہیں جس کی حالت بدلتی رہتی ہو۔

میر حسن ؎
کیا کہوں اپنے سیم تن کا حال
ہے کبھی تولہ اور کبھی ماشہ

اثر۔ صحیح مفہوم غیر مستقل مزاج کہنے سے
ادا ہوتا جس کی حالت نہیں بلکہ مزاج
بدلتا رہتا ہے۔ بیمار کی حالت البتہ
گھڑی تولہ گھڑی ماشہ ہو سکتی ہے۔
وہ مفہوم درج نہیں کیا۔

کبھی زمین پر کبھی آسمان پر۔ (عو)
کمال غصے کے واسطے استعمال میں ہے۔
اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ عام طور پر غیر مستقل
مزاج شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
کبھی کچھ کبھی کچھ۔ کبھی بلندی کی طرف مائل
کبھی سوئے پستی۔

کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔
(مثل) یعنی زمانہ ایک حال پر نہیں
رہتا۔
اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے کبھی کا دن
بڑا کبھی کی رات بڑی۔ (لغت نام
نامعلوم)۔ میر کا شعر بھی ہے۔ ؎
حدیث زلف دراز اُن کے مُنہ کی بات بڑی
کبھی کا دن ہے بڑا اور کبھی کی رات بڑی

کبیسہ۔ (ع) لوند کا مہینہ جو تیسرے
قمری سال میں بڑھا لیتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

کبیکج۔ سُریانی زبان میں ایک فرشتہ
کا نام جس کے ماتحت کل کیڑے ہیں۔
یہ لفظ اکثر قلمی کتابوں پر لکھ دیتے ہیں
تاکہ اُس کی برکت سے کتاب کو کیڑے
نہ کاٹیں۔
اثر۔ خارج۔

کُپ۔ (ہ) بھُس کا ڈھیر جو بشکل برج
بنا کر رکھتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

کپاری۔ (ھ۔ بروزن نہاری) رسی جو گھوڑے کے قابو میں رکھنے کے لیے منہ پر باندھ دیتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

کپڈھ۔ (ہندو) جاہل۔ بے علم۔

اثر۔ خارج۔

کپروٹی۔ (ھ)۔ کپڑے پر مٹی لت کرکے کسی ظرف پر لپیٹنا۔ گل حکمت۔

۲۔ ہندو کپڑچھن۔ کپڑے میں چھاننا۔

اثر۔ خارج۔

کپڑھ۔ (ھ) ان پڑھ

اثر۔ خارج

کپڑے بیونت کر کھڑے کرنا۔ کپڑے قطع کرنے کے بعد کچی سلائی کرنا۔ درج نہیں۔

کپکپی۔ تھرتھری۔ لرزہ۔ گھبراہٹ۔ (پڑنا۔ چڑھنا۔ چھوٹنا۔ لگنا کے ساتھ)۔

اثر۔ کم سے کم کپکپی چڑھنا کو علحدہ درج کرنا چاہیے تھا جس کے معنی ہیں تپ لرزہ لاحق ہونا۔ لرزے کا بخار چڑھنا۔

کپلا۔ (س) بھوری گائے

اثر۔ خارج

کپوت مرا بھلا۔ نالائق کا فرزند مرنا اچھا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) کمان گرم کردے۔ سزا ملے۔ (مگر یہ محاورہ کمتر سنا گیا ہے۔

اُردو میں)۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کپورا۔ خصیہ۔ بھیڑ بکری وغیرہ کا۔

اثر۔ خارج۔

کپو جانا۔ بھیگتے بھیگتے یا سردی سے کسی چیز مثلاً ہاتھ پاؤں کا سفید ہوجانا اور جھرّیں پڑجانا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) دیکھا تو شدت بارش سے کپو گئی تھی اور سردی کے مارے دانت بجتے ہیں۔ (ناول نشتر)۔

کتاب دھو کے پی جانا۔ علم حاصل کرنے کا سہل نسخہ سوچنا۔ درج نہیں۔ ظفر ؎

اگر ہو سکتا عالم میں حصول علم بے محنت
تو پھر ساری کتابیں ایک جاہل دھو کے پی جاتا

کتا بھی بیٹھتا ہے تو دم ہلا کر بیٹھتا ہے۔ (مثل) جو شخص اپنے مکان کو میلا کچیلا اور گندہ رکھتا ہے اُس کی نسبت صفائی کرنے کی تاکید میں بولتے ہیں۔

اثر۔ یہی مثل اس طرح اختصار کے ساتھ بہتر ہے: کتا بھی دم ہلا کر بیٹھتا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کتابی چور۔ تصنیف چوٹٹا۔ پرانی تصنیف میں تصرف کرکے اپنی تصنیف قرار دے لینے والا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کتارا۔ ۲۔ کٹار۔ خنجر۔

اثر۔ کتارا کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ یہ املی

کا پھل یا پتلا گتا ہے اور بس۔ (لغت نام نا معلوم۔ نیز فیلن)۔

کِتان۔ بالکسر، دوم تشدید روزمرہ بمعنی "کشنا"۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کتان مرتبہ میں نے خود کہا کر کیوں صاحب تم نے تو اب سب کہیں کا آنا جانا اٹھنا بیٹھنا چھوڑ ہی دیا۔ (اودھ پنچ)۔

کتان مرتبہ۔ (بکسر اول و تشدید ثانی)۔ عورتوں کی زبان میں کتنی مرتبہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کتان مرتبہ میں نے خود کہا کر کیوں صاحب تم نے تو اب سب کہیں کا آنا جانا اٹھنا بیٹھنا چھوڑ ہی دیا۔ (اودھ پنچ)۔

کتف۔ (ع۔ بالفتح) شانہ۔ مونڈھا۔

کتک۔ (ھ) سونٹا۔ مؤسل۔

اثر۔ خارج۔

کُتکا۔ (ترکی میں موٹا ڈنڈا) بھنگ گھونٹنے کا سونٹا۔

اثر۔ خارج۔

کُتل۔ (ھ) پتھر کا دھار دار ٹکڑا۔ پتھر کی کرچ۔

رند ؎

اب تو دیوانے ہوئے تیرے پری
شوق سے کتل چلے پتھر چلے

اثر۔ خارج مع شعر رند۔

کتنا۔ اندازہ کیا جانا۔ تشخیص ہونا۔

کتنا ایک۔ (بکسر اول) کہاں تک کس قدر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کتوانا۔ متعدی۔ کسی سے اندازہ کرانا۔

اثر۔ کتنا کی جگہ کوتنا بولتے ہیں جس کا متعدی المتعدی کُتوانا ہے۔ کُتنا لازم ہے

کتّوں سے منہ چٹانا۔ بعض لوگ کتّوں سے اپنا منہ چٹواتے ہیں۔

امیر ؎

یا جھوٹے ہاتھ کتے کو مارا نہ تھا کبھی
یا کتوں سے چٹاتا ہے اب اپنے منہ کو بھی

اثر۔ جھوٹے ہاتھ کتے کو نہ مارنا علامت بخل ہے یعنی کہیں کتے کو ہاتھ میں بسے ہوئے دانے کھانے کو نہ مل جائیں۔ رفتہ رفتہ بخل اور دنات کا یہ حال ہوا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا بھی ناگوار ہے کہ جو دانے ہاتھ اور منہ میں لگے ہوئے ہیں ضائع جائیں گے یہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ دیے جائیں اس سے بہتر ہے کہ کتا منہ چاٹ کر صاف کر دے۔ اس طرح بخل میں ذلت کا اضافہ ہوا۔ کتوں سے مُنہ چٹانا کے لفظی معنی لینا یا اس کو محاورہ قرار دینا کسی طرح جائز نہیں۔

کتھا سُنانا۔ طول طویل قصّہ گڑھ کر سنانا تا کہ دوستوں میں بدظنی پیدا ہو اور لڑائی ٹھنے۔ درج نہیں۔

صفی ؎

سازشیں کرتے ہیں، قائم کر کے اپنا اک جتھا
سُننے والوں کو سُنائیں تا کہ جا جا کر کتھا

کتھئی رنگ۔ کتھے کا سا رنگ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کتیا کے چھنالے میں پکڑا جانا۔

(عم) دوسرے کے جرم میں گرفتار ہونا۔ مفت میں بدنام ہونا۔ رسوا ہونا۔
اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے : کتیا کا چھنالہ بمعنی مفت کی رسوائی یا بدنامی (فقرہ) اس تمسک بازی میں کتیا کا چھنالا نہیں تو اور کیا ہے ... چھوڑو اس جھنجھٹ کو۔ (حاجی بغلول)۔
کتے خسی۔ (بظاہر کتے کشی کا بگاڑا ہوا ہے جو ذلیل لوگوں کا کام ہے) ذلیل کام۔ بے عزتی کا کام۔ جھگڑے کا کام۔
اثر۔ اس کا املا کتے خصی ہے کتے کو خصی یا بدھیا کرنا جو ایک بے کار سی بات ہے۔ محاورے کی بنیاد ایک طویل قصے پر ہے کہ ٹھگوں نے خصی بکرے کو کتا کہہ کر ایک برہمن سے بکرے کو پھنکوا دیا اور خود دبا بیٹھے۔ پورا محاورہ کتے خصی (خصی نہیں ہے) ہے کتے خصی میں پڑنا ہے۔
کتے کا کھٹکا نہ بلی کا غم۔ کوئی فکر نہیں۔ چین ہی چین ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہوائے زمانہ سازگار ہے جدھر دیکھیے عشرت کا سامان مہیا ہے۔ نہ کتے کا کھٹکا نہ بلی کا غم۔ شرط یہ ہے کہ ہمیانی بھاری اور مضبوط ہو (اودھ پنچ)۔
کتے کے پاؤں جا اور بلی کے پاؤں آ۔ کام بہت پھرتی سے کرو۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔
کتے کو گھی نہیں پچتا۔ کتے کو کھیر نہیں پچتی۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کتے کو گھی نہیں ہضم ہوتا۔ کتے کو کھیر نہیں پچتی ٹکسال

باہر۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کتے کی طرح پیٹ پالنا۔ ذلیل طریقے سے روزی حاصل کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کتے نے کاٹا ہے۔ خواہ مخواہ لڑنے کو آمادہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ اگر نہ لڑیں تو کیا مجھے کتے نے کاٹا ہے۔ (اودھ پنچ)۔
کٹھپوڑا۔ ایک پرند جو بانس میں اپنا جھونجھ بناتا ہے اس کا دوسرا نام بڑھئی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کٹھپوڑے کی آواز صحرا کا سناٹا۔ (طلسم فصاحت)۔
کٹ ملاّ۔ کم پڑھا ہوا مسلمان اُستاد۔ ناخواندہ۔ کُند۔ نافہم۔
اثر۔ کٹ ملاّ اُسے کہتے ہیں جو مسجد کی روٹیاں کھانے والا ملا ہو۔ مسجد کا طالب علم ادھورا مولوی ہو۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کٹوری۔ ۴۔ گول آنکھ کو بھی تشبیہ دیتے ہیں۔
اثر۔ یہ کٹورا سی آنکھ ہوئی نہ کہ کٹوری سی۔ بڑے گول دیدوں کو کٹورا سی آنکھیں کہتے ہیں۔ (فیلن)۔
کٹھلا۔ (بالفتح) گلے کے ایک زیور کا نام جو بچے پہنتے ہیں۔ وغیرہ۔
اثر۔ کنٹھیا کہتے ہیں۔ خارج۔
کٹھلا۔ (رھ۔ بالضم) کوٹھی کی تصغیر۔ کھیتی اناج کا گودام۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔ پلیٹس تک میں گنواری Rustic لفظ درج ہے۔

کٹھن وقت۔ مصیبت کا زمانہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کٹھوتی۔ (ھ) کاٹھ کا بڑا ظرف۔

اثر۔ گنوار و زبان۔ خارج۔ مستعمل کٹھرا ہے۔ کٹھوتی چھوٹا ظرف ہے نہ کہ بڑا ظرف۔

کٹھیا۔ (ھ۔ بالفتح) ا۔ سخت کڑا۔ وغیرہ

اثر۔ خارج۔

کُٹھیا۔ (ھ۔ بالضم) غلہ رکھنے کا مٹی کا بڑا ظرف۔

اثر۔ خارج۔

کٹی انگلی پر پیشاب نہیں کرتا۔ خفیف ہمدردی بھی نہیں کرتا۔

اثر۔ دوسرے معنی ہیں کچھ کام نہیں کرتا۔ یہ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کٹے پر نمک چھڑکنا۔ کٹے پر لون مرچ لگانا۔ تکلیف میں تکلیف دینا۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا۔ تکلیف میں تکلیف دینا طنز آمیز گفتگو کرکے۔ ایک بات اور ہے۔ لکھنؤ میں لون مرچ لگانا کی جگہ نمک مرچ لگانا کہتے ہیں۔ (فقرہ) اُس نے کٹے پر نمک مرچ لگانا شروع کیا۔ (اودھ پنچ)۔

کٹّے لگنا۔ (کٹّے۔ بفتح اول و تاء ہندی مشدد) حاصل ہونا۔ ہتے لگنا فرہی ہونا درج نہیں۔ (فقرہ) امیروں کے یہاں سینکڑوں روپیہ حکیموں اور ویدوں کے کٹّے لگتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔ کٹّے لگنا فیلن میں بھی درج ہے To be spent or consumed یہ مثال بھی درج ہے: تم نے میرے زیور پر بہت دنوں سے دانت لگا رکھا تھا اب تو تمہارے کٹّے لگ گیا۔

کُجات۔ (ھ) (ہندو) نیچ قوم کا۔ کمینہ۔

اثر۔ خارج۔

کُچّی ڈاڑھی۔ ایسی ڈاڑھی جس کے بال چھدرے چھدرے ہوں۔ درج نہیں۔ اُس کی کُچّی ڈاڑھی کے کھچڑی بال بتاتے تھے کہ اُس کا سن کسی طرح پچاس سے کچھ کم نہیں۔ (مشتاق زہرہ)۔

کچّا۔ ۔ وہ رنگ جسے قیام نہ ہو۔

اثر۔ مندرجہ معنی "کچا رنگ" کے ہوئے نہ کہ صرف کچا کے۔

کچّا۔ ۳۔ کچّی اینٹوں یا مٹی کا بنا ہوا مکان۔

اثر۔ یہ کچّا گھر کے معنی ہوئے نہ کہ صرف کچّا کے۔

کچّا پڑنا۔ گھمنڈ کم ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ملکہ یہ کلام سُن کر کچی پڑی اور شرمندہ ہوئی۔ (طلسم ہوش رُبا)۔

کچا چبا جانا۔ سخت غصہ اور بے رحمی کے اظہار کے لیے بولتے ہیں۔ مجھے نور اللغات میں اس کا اندراج نہیں ملا۔ (فقرہ) پولیس کی نوکری جان جوکھم ہے۔ جتنے بد معاش چور ڈاکو ہوتے ہیں سب

جانی دشمن۔ پائیں تو کچا ہی چبا جائیں۔ (اودھ پنچ)۔

کچّا چٹھا ۔ صحیح صحیح حال۔ کل کیفیت (کہہ دینا۔ سنا دینا کے ساتھ)۔

اثر۔ کھولنا کے ساتھ بھی ہے۔ مثلاً ورق گردانی کے ذریعہ سے دقیانوسی کچے چٹھے کھولتے رہتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

کچا رنگ ۔ پکّا یا پختہ رنگ کی ضد۔ جلد اڑ جانے والا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خوب صورتی ایک ناپائدار کچا رنگ ہے۔ (ناول نشتر)۔

کچّا ساتھ خالی ہاتھ ۔ چھوٹے بچّے ہیں اور پاس کچھ گذارہ کی صورت نہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

کچا شیر پینا ۔ کچّا دودھ پینا۔ کچّے سے مراد انسان کا دودھ ہوتا ہے۔

بحر ؎

آپ کی باتوں میں بھی خامی کا اثر ہے بال بال
آدمی خاطی ہے پروردہ ہے کچے شیر کا

اثر۔ بحر نے کچا شیر ضرورت شعری کے سبب سے استعمال کیا ہے۔ بول چال کچّا دودھ ہے نہ کہ کچا شیر۔ موجودہ صورت میں بحر کے شعر کا پہلا مصرع ناموزوں ہے۔ بھی نکال کر پڑھیے۔

کچا کھا جانا ۔ (عو) نہایت خفگی کے موقع پر بولتی ہیں۔

اثر۔ کچا چبا جانا بھی بولتی ہیں وہ درج نہیں۔

کچ بچ ۔ (بالفتح وفتح سوم) آل اولاد کی کثرت۔

۲۔ رات دن کا جھگڑا فساد (بالکسر و کسر سوم) تنگ جگہ میں مخلوق کی کثرت۔

اثر۔ کچ بچ بالفتح سے میرے کان آشنا نہیں۔ البتہ پلیٹس میں کچ پچ (پ بجا بائے موحدہ) نیز کچ بچ (بائے موحدہ) دونوں بالفتح درج ہیں۔ کچ بچ بالفتح کے تحت کچ کا حوالہ ہے اور کچ کے معنی لکھے ہیں وہ پانی جس میں چاول دھوئے گئے ہیں پھر کچ پچ بالفتح کے تحت لکھا ہے۔ کچ بچ (بائے موحدہ) کی بگڑی ہوئی شکل۔ لہٰذا کچ بچ کے معنی سوا اُس پانی کے جس میں چاول دھوئے گئے ہوں اور کچھ نہیں ٹھہرتے۔ اب کچ بچ (بالکسر) کو لیجیے۔ انگریزی میں اس کے یہ معنی لکھے ہیں: کیچڑ (Mud) دلدل (Mire) خاک (Dirt) ریدا (Slush) چپ چپ (Splash)

نور اللغات کے مندرجہ معنی تنگ جگہ میں مخلوق کی کثرت اور بہتات کے لیے جیسے آدمیوں کی کچ پچ یا مچھروں کی کچ بچ (ہونا کے ساتھ) مفقود ہیں۔ بے شک کیچڑ یا دلدل اور اس میں چلنے کا مفہوم نکلتا ہے۔

اب انشا کا مندرجہ شعر لیجیے۔ یہ اُس کی "مثنوی در ہجو پشہ" سے لیا گیا ہے۔ میرے پاس کلیات انشا کا نسخہ مطبوعہ نول کشور پریس ۱۸۷۶ء ہے۔ اس میں صفحہ ۳۶۳ پر یہ شعر اس طرح درج ہے۔

ے مچھروں کی یہ کچھ ہوئی گچ پچ
لگا کاغذ بھی کرنے اب پچ پچ

حضرت مولف نے گھچ پچ کو کچ پچ (ک۔ پ۔ب۔ چ) پڑھا اور اپنے اس تسامح پر اک خیالی عمارت کھڑی کر دی۔

گھچ پچ کے معنی خود نور اللغات میں ملاحظہ فرمایئے:

گھچ پچ ۔کثرت۔ بھیڑ۔ جمگھٹ۔ کشاکش۔ آدمیوں یا چیزوں کی۔ (فقرہ) میلے میں بڑی گھچ پچ تھی۔

۲۔ بہت پاس پاس لکھا ہوا۔ گنجان۔ (فقرہ) ایسا گھچ پچ نہ لکھا کرو۔

غور کیجیے کہ شعر انشا میں لفظ گھچ پچ لکھا ہے نہ کہ کچ پچ یا کچ پچ (ہر دو بالکسر)۔ یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ جس زمانے کا نسخہ کلیات انشا لکھا ہوا ہے ہا مخلوط و ملفوظ کی تحریر میں فرق نہیں کیا جاتا تھا ہا مخلوط کو بھی ہا ملفوظ کی طرح لکھتے تھے یعنی جسے ہم گھچ پچ لکھتے ہیں اُس زمانے میں گہچ پچ لکھتے تھے۔

اثر۔ کچونا بفتح اول لکھا ہے لکھنؤ میں بضم اول و دوم بولتے ہیں اور ایک معقول وجہ بھی ہے جب اسی معنی میں کوچا (مثلاً کوچا کریلا) یا کوچنا بلا تفریق بضم اول ہے تو اس کی دوسری شکل کچونا بھی بضم اول کیوں نہ ہو۔ البتہ تیسری شکل کچو کا بفتح اول ہے۔ غالباً دہلی میں کچونا بفتح اول ہے اکیوں کہ فیلن اور پلیٹس میں بالفتح ہی لکھا ہے۔ میری تحریر کا منشا تلفظ کا فرق دکھانا تھا۔ نور اللغات میں اس طرف اشارہ ضروری تھا۔

کچّا گھر۔ گارے کا جڑا ہوا مکان۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔ (پکے مکان کی ضد)۔

کچّا لوہا۔ (کنایۃً) نرم ۔ نرم دل۔ موم کی ناک۔ جانؔ صاحب ے

خون ایسا گرم تھا بے آبداری جل گئی
کچھ لوہے سے سوا بس نرم نشتر ہوگیا

اثر۔ کچا لوہا نرم لوہے کے سوا کچھ نہیں۔ نرم دل یا موم کی ناک کا مفہوم اس سے پیدا نہیں ہوتا۔ جانؔ صاحب کے شعر کا حاصل بس اتنا ہے کہ خون ایسا گرم تھا کہ نشتر کی آب داری جاتی رہی اور نرم ہوگیا۔

کچّا دل۔ نرم دل۔

اثر۔ اس کے معنی اتنے محدود نہیں۔ کم زور۔ زنان منتری بات بات پر زور دینے والے شخص کا دل کچا ہوتا ہے۔ عام طور پر جو لفظ ایسے شخص کے لیے مستعمل ہے وہ کچھ لا ہے نہ کہ کچا دل۔ (لغت نا معلوم)۔ اگر حقارت کا اظہار مدنظر ہوا تو کچ پینہ یا کہہ دیا۔

کچائی۔ (ع م) (بروزن رسائی) کچاپن۔ خامی بے وقوفی۔

اثر۔ عوام بھی کچائی تنہا نہیں بولتے۔ بائی کچائی کہتے ہیں۔ (مثل گتی کے ساتھ)

کچّا یا کچّی پڑنا۔ ہٹ یا ضد چھوڑنا۔ راہ راست پر آنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ملکہ یہ کلام سن کر کچی پڑی اور شرمندہ

ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کچ پیندیا۔ بزدل۔ غیر مستقل مزاج شخص۔ درج نہیں۔

کچ کچ۔ (بالفتح) بکواس۔ حجت۔ تکرار۔ درج نہیں۔ آتش ؎

عبث نہ اتنی تو بک بک سے مغز کھا ناصح
کہ آشنا نہیں میں اس طرح کی کچ کچ کا

(فیلن میں بھی درج ہے)۔

کچکڑ۔ (ھ) کچھوے کی ہڈی۔ ویل مچھلی کی ہڈی۔ اس ہڈی کے کھلونے بنتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

کچ لوہیا تلوار۔ کچے لوہے کی تلوار۔ ناقابل اعتبار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچ لوہیا تلوار جس سے نکٹے کی ناک بھی نہ کٹے۔ (خدائی فوج دار)۔

کچھ بسنت کی بھی خبر ہے۔ یعنی دنیا کے حالات سے بھی خبردار ہو۔ ہوشیار کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

اثر۔ مثل لفظ بھی کے اضافے بغیر ہے ؎

اے ساقیٔ ماہوش کدھر ہے
کچھ تجھ کو بسنت کی خبر ہے

(طلسم ہوش ربا)۔

کچھ پھول کچھ کلی۔ آدھی بند آدھی کھلی۔ جوان ہونے کے قریب عورت، نوخیز۔ درج نہیں۔

کچھ سن نہیں۔ کم سن ہونا۔ درج نہیں۔ صبا ؎

نزع میں ہوں نہ ادھر آیے گا
ابھی کچھ سن نہیں ڈر جایے گا

کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا یا بن نہیں پڑتی۔ عاجز ہونے کے لیے مستعمل ہے یعنی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں۔

اثر۔ فصیح اس طرح ہے: کچھ کرتے دھرتے نہیں بنتا۔ (فقرہ) لیکن سردست کچھ کرتے دھرتے نہیں بنتا۔ (اودھ پنچ)۔

کچھ کھا لینا۔ (کنایتہً) زہر کھا لینا۔ اختر شاہ اودھ ؎

اب آتا ہے یہ ہمارے دل میں
کچھ کھا کے ہم اپنی جان دے دیں

اثر۔ صرف کچھ کھا لینا کے معنی زہر کھا لینا نہیں بلکہ کچھ کھا کے جان دے دینا۔ کچھ کھا کے سو رہنا کے یہ معنی ہیں۔ خود اختر شاہ اودھ کے شعر میں کھا کے جان دے دینا موجود ہے۔ اس جگہ کچھ کھا کے سو رہنا بھی بولتے ہیں وہ درج نہیں۔ لغت نام نامعلوم میں درج ہے۔

کچھ نہ کرنا بھی برائی کرنا ہے۔ کاہلی کی عادت بری۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس کاہلی سے جو نتائج پیدا ہوئے وہ بلا شبہ تم کو مجرم ٹھہراتے ہیں اس کی وہی مثل ہوئی کچھ نہ کرنا بھی برائی کرنا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کچھنی۔ (ھ) (ہندو) جانگھیا۔ گھٹنا۔

اثر۔ خارج۔

کچی بات کہنا۔ بری بات کہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کچی بال۔ سبز خوشہ گیہوں یا جَو کا جس میں دانہ پیدا نہ ہوا ہو۔

اثرؔ۔ لکھنؤ میں بال کی جگہ بالی باضافۂ یائے معروف بولتے ہیں۔

کچی پھانسی۔ گلے کا ایسا پھندا جس سے دم گھٹے تو مگر نکلے نہیں۔ مجازاً سخت ایذا پہنچانا۔ سسکتا بلکتا رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گورنمنٹ کو چاہیے کہ ان لوگوں کو گولا لاٹھی کرکے کچی پھانسی دے دے۔ (اودھ پنچ)۔

کچی پکی ہے۔ بے تکلفی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہمارے اُن کے قرابت داری بھی ہے کچی پکی بھی ہے۔ (مقدمۂ دیوان ریختی جانؔ صاحب مطبوعۂ نظامی پریس بدایوں)۔

کچی چاندی۔ کھری چاندی کا نقیض فارسی میں نقرۂ خام کھری چاندی کے معنی میں ہے۔

اثرؔ۔ یہ عبارت ہی میرے فہم سے بالا ہے۔ مگر بظاہر اس میں اور پہلی عبارت میں تضاد ہے۔ یہاں کچی چاندی کو کھری چاندی کا نقیض قرار دیا ہے تاہم نقرۂ خام کو جس کا ترجمہ کچی چاندی ہے کھری چاندی کہتے ہیں۔ عجیب خلط مبحث ہے۔ اُردو میں کھری چاندی خالص چاندی کو اور کچی چاندی ایسی چاندی کو کہتے ہیں جس میں میل ہو، کھوٹ ہو۔ یہی فیلن اور پلیٹس کا کہنا ہے۔

کچی روٹی۔ ناسمجھی کی بات جو قابل اعتبار نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جو فروش گندم نما معلوم ہوتے ہو۔ تم لوگوں کی کچی روٹی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کچی زچہ۔ ایسی عورت جس نے حال ہی میں بچہ جنا ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لوگو کچی زچہ پر بھی یہ ستم ٹوٹتے سنے ہیں۔ (مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

کچّی کچّی کوّا کھائے دودھ ملیدہ بھیا کھائے۔ (عو) عورتیں بچوں کو بہلانے کے لیے کہتی ہیں۔ درج نہیں۔

آنسو پونچھے مُنہ دھلوایا
روتا بچّہ یوں بہلایا
کچّی کچّی کوّا کھائے
دودھ ملیدا بھیا کھائے

(ملیدا کی جگہ بعض عورتیں بتاسے بھی کہتی ہیں۔ دودھ بتاسے بھیّا کھائے)۔

کچی کرنا۔ (لکھنؤ) کوتاہی کرنا۔

جانؔ صاحب ؎

فصاد نے کچی کی مرا ہاتھ پکایا
رگ میں جو رہا ٹوٹ کے نشتر نہ نکالا

اثرؔ۔ میرے نسخۂ جانؔ صاحب مطبوعۂ نظامی پریس بدایوں میں یہ شعر درج نہیں۔ ایک اور نسخہ دیکھا (ہندوستانی پریس۔ لکھنؤ) اس میں بھی نہیں ملا۔ کچی کرنا کے مندرجہ معنی بہت مشتبہ ہیں۔

کچے شیشے مت بھرو اور پڑے جن میں لکیر۔ (مثل)، تجربہ کار اشخاص سے دوستی میں بجز نقصان کے

فائدہ نہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

کحیل۔ (ع۔ بروزن بخیل) وہ آنکھ جس میں سرمہ لگا ہو۔

اثر۔ خارج۔

کُدَم۔ ایک سایہ دار درخت کا نام جس پر کرشن جی گوپیوں کے کپڑے نہاتے میں لے کر چڑھ گئے تھے۔

اثر۔ صاف بضم اول و فتح دوم لکھا ہے۔ حالاں کہ تلفظ بفتح اول و دوم صحیح ہے۔ دیکھیے فیلن و پلیٹس۔ یہی عام تلفظ ہے۔

کدورت نکالنا۔ بدلہ لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے ہم سے کب کی کدورت نکالی۔ (لغات اُردو)۔

کدھر جانا تھا کدھر گئے۔ راستے سے بھٹک جانا۔ درج نہیں۔

امیر ؎

مستی میں بہک کے کعبے پہنچے
جانا تھا کدھر کدھر گئے ہم

کدھر مُنہ ڈالتا ہے۔ کسی بات کو تنبیہ کے ساتھ منع کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دل کہتا ہے کو چۂ یار آ گیا ذری اکڑ کے بیٹھ۔ مگر شرم چڑیل کا تقاضا ہے کہ دیکھ سنبھل۔ کدھر مُنہ ڈالتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کِدھرو۔ (واو معروف) عورتوں کی زبان میں کہیں۔ (فقرہ) "ارے مجھے تو کدھرو کا نہیں رکھا" (اودھ پنچ)۔

کِدھرو کا نہ رکھا۔ عو۔ (کدھرو بمعنی کہیں) بالکل نادار اور لاچار کر دیا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے تو کدھرو کا نہ رکھا ساری لٹیا پونجی اپنی اماں بھیناؤ (بہنوں) کو کھلا دی۔ (اودھ پنچ)۔

کِرانچی۔ (ہ۔ نون غنہ) اسباب لادنے کی گاڑی۔

اثر۔ لکھنؤ میں ایسی گاڑی کو کہتے ہیں جس میں غلیظ کوڑا کرکٹ لادا جاتا ہے۔ لغت نام نامعلوم سے اس کی تائید ہوتی ہے:

کرانچی یہ دو پہیا گاڑی جس پر مہترانیاں پاخانے سے فضلہ لے جا کر جمع کرتی ہیں۔

کراؤ۔ (ہ۔ بفتح اول) (ہندد) رانڈ کو گھر میں ڈال لینا۔ یا رانڈ کا کسی مرد کو شوہر بنا لینا۔ (کرنا کے ساتھ)۔

اثر۔ خارج۔

کُراہ۔ (ہ۔ بضم اول)۔ بے جا سیدھی راہ کے خلاف۔

اثر۔ باوصف شعر بحر شاذ ہے۔ خارج۔

کرائے کے گواہ۔ ایسے گواہ جن کو حالات کا علم نہ ہو اور پیسے کے لالچ میں جھوٹی گواہی دیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دعوی بغیر دو عادل یا کرائے کے گواہوں کے قابل تسلیم نہیں ہوتا۔ (اودھ پنچ)۔

کرایہ دار اترنا۔ ۲۔ (عم) رنڈی کا حاملہ ہونا۔

اثر۔ رنڈی کی قید غلط۔ عوام ہر حاملہ عورت کے متعلق بولتے ہیں۔ (فیلن یا لغت نام نامعلوم میں رنڈی کی تخصیص نہیں ہے)۔

(عامیانہ زبان مزود ہے)۔

کرایہ کو دینا۔ نقد معاوضے پر کوئی چیز استعمال کو دینا۔

اثر۔ یہ کرایہ پر دینا ہے نہ کہ کرایہ کو دینا۔ خود بھی علحدہ کرایہ پر دینا بھی لکھا ہے۔

کرایہ کو لینا۔ معاوضہ پر کوئی شئے استعمال کے لیے لینا۔

اثر۔ یہ کرایہ پر لینا ہے۔ خود بھی دوسری جگہ یہی لکھا ہے۔

کُرُبز۔ (فارسی میں بائے عربی سے بالضم وبکسر دوم) اُردو میں بضم سوم مستعمل ہے) مکار۔ حیلہ گر۔ کُرُبزی (ف) مکاری۔ حیلہ گری۔

اثر۔ خارج۔

کُرت۔ (ھ) بے موسم۔

اثر۔ خارج۔

کرّت۔ (ع کرّات جمع) نوبت باری۔ جیسے دو کرت اور سہ کرت۔

اثر۔ خارج۔

کرجائے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا۔ خطا کسی کی تھوپی جائے کسی کے سر۔ یہ مثل درج نہیں۔ (فقرہ) اس کی سزا یا پاداش یا جلد دیں بے جرم تکلیف بمصداق کرجائے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا" دی گئی اور بھولے آدمی زمیں پر ڈھکیل دیے گئے۔ (ناول پیاری دنیا)۔

کرجاوے ڈاڑھی والا پکڑا جاوے مونچھوں والا۔ کرے

کوئی شبہ میں گرفتار ہو کوئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کرچ۔ (ہندی میں بکسر اول وفتح دوم۔ وبالکسر دبکسر اول بہ کسر دوم ہو گیا ہے)۔ ایک قسم کی لانبی جو اکثر فوجی افسروں کے پاس ہوتی ہے۔

اثر۔ اس معنی میں بکسر اول وسکون دوم و سوم ہے۔

کرچھلی۔ (ھ) کم قیمت "تلوار، چھوٹا کرچھا۔

اثر۔ کم قیمت تلوار کے معنی مشتبہ۔ تحقیق بھی نہ ہو سکے۔ صرف چھوٹا کرچھا درج ہے۔

کُردا۔ (ھ) بٹا۔ کٹوتی وغیرہ۔

اثر۔ خارج

کردۂ خویش آمدنی پیش۔ مثل برے کام کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔

اثر۔ مثل اس طرح بھی ہے: کردۂ خویش آمدہ پیش۔ یہ صورت درج نہیں۔

کُرڑ کُرڑ۔ کسی چیز کے چٹخنے کی آواز۔ "چھت پر بوجھ پڑا کڑیاں کرڑ کرڑ بولنے لگیں۔

اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ یہ گنوارو زبان ہے۔ فیلن تک نے اس کو دہقانی (Rustic) لکھا ہے۔ شہر والے کہیں گے کڑیاں کڑکنے لگیں۔ (بفتح اول و دوم)۔

کُرم کُرم جلنا۔ دھیمی آنچ میں جلنا بھنتا۔ آتش رشک میں جلنا اور بس

نہ چلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ بس نہ چلے۔ آنکھوں سے دیکھیں اور گُرم گُرم جلا کریں۔ (اودھ پنچ) عورتوں کی زبان ہے۔

کرم کی ریکھا نہیں مٹتی۔ (ہندو) مثل۔ تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: کرم ریکھ آمسٹ ہے (محاورات ہند)۔

کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست۔ مہمان کا خیر مقدم کرنا۔ درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

کرموں کا پھیر۔ قسمت کا برگشتہ ہونا۔ تقدیر کا ہیٹا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جن سے آس تھی انھوں نے بھی خبر نہ لی۔ اسے کرموں کا پھیر نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔

کرموں کا کھوٹ۔ (کرم۔ ہ۔ قسمت۔ نصیب۔ کرموں۔ بفتح اول و سکون دوم) قسمت کی خرابی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کسی نے خبر نہ لی۔ اس کو کرموں کا کھوٹ نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)

کرنہ کر توت لڑنے کو مضبوط۔ کام ہو نہیں سکتا لڑنے کو تیار۔ درج نہیں۔

کروٹ کروٹ جنت ہے۔ بڑا آرام ہے۔ راحت ہے۔ کوئی فکر نہیں۔ بقول شخصے۔

سہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

درج نہیں۔

کروٹ لینا۔ ہوشیار ہونا۔ بیدار ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

صفی سہ

قوم کروٹ لے گی طاقتور سمندر کی طرح
چمکے گا اس بحر کا ہر قطرہ اختر کی طرح

کریز۔ (یائے معروف) مؤنث۔ پرندوں کا پرانے پر جھاڑ کر نئے پر نکالنا۔

اثر۔ فارسی میں وہی معنی ہیں جو حضرت مولف نے لکھے۔ اُردو میں لفظ کریز کا استعمال لڑنے والے بٹیر سے مخصوص ہے جو بھاگے نہیں اور فصل تمام ہونے پر الگ بند کر دیا جائے پھر فصل آنے پر دوبارہ لڑنے کے لیے تیار کیا جائے۔ ایسے بٹیر کے لیے ضمپر نہ کر استعمال کی جاتی ہے۔

جو معنی حضرت مولف نے لفظ کریز کے درج کیے ہیں اُس کے لیے اُردو میں لفظ کُریال ہے یہ پر جھڑنے کے سوا بھی پروں کے صاف کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

کریز میں غلّہ مارنا۔ مخل ہونا۔ عیش میں خلل انداز ہونا۔ دیکھو غُلّہ مارنا۔۔۔۔

اثر۔ لکھنؤ میں کریز میں غُلّہ مارنا کے بجائے کُریال میں غُدّ مارنا یا کریال میں غلّہ لگنا بولتے ہیں۔

کری کری۔ (ھ) مرغی ہنکانے کی

آواز۔

اثر۔ بفتح اول و رار مہملہ تحریر کیا ہے۔ لکھنؤ میں کڑی کڑی (بضم اول و رار ثقیلہ) کہتے ہیں۔ فیلن میں بھی یہی املا درج ہے۔ کتابت کی غلطی نہیں ہوسکتی کیوں کہ دوسری جگہ کڑی کڑی لکھا ہے۔

کریلے کی بیل نیم چڑھی۔ آپ تو تلخ تھے ہی ہم صحبت و ہم نشین ایسے ملے کہ صحبت کے اثر سے نورٌ علیٰ نور ہوگئے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کرٹ۔ (ھ) ایک دانہ جو کسم کے درخت کا بیج ہے۔

اثر۔ خارج۔

کڑاکا ہونا۔ (عم) فاقہ ہونا۔ درج نہیں۔

کُڑکُڑ بولنا۔ کسی سخت چیز کا چباتے وقت آواز دینا۔

اثر۔ بالضم لکھا ہے۔ بالفتح ہے اور رار ثقیلہ کے بجائے رار مہملہ سے ہے۔

کڑکناتھ۔ ایک قسم کا پالو مرغ جس کا تمام جسم سیاہ ہوتا ہے۔

اثر۔ کڑکناتھ مرغی بھی ہوتی ہے اور مرغی میں یہ خصوصیت ہے کہ اس کے انڈے کو بعض مہوس کام میں لاتے ہیں۔ لہٰذا لکھنا چاہیے کہ ایک قسم کا پالو مرغ یا مرغی الخ۔

کڑکی۔ وہ چیز جس سے لڑکے چھوٹی چھوٹی چڑیاں پکڑتے ہیں۔

اثر۔ یہ تشدید کاف ثانی ہے اور لگانا کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ (فقرہ) واللہ کیا کڑکی لگائی ہے رپٹ نہیں پڑتی۔ (اودھ پنچ)۔

کڑنگا۔ (لکھنؤ)۔ سخت گو۔ سخت کلام۔ قوی۔ توانا۔

اثر۔ یہ بفتح اول ہے نہ کہ بضم اول۔ کڑنگاپن دکھانا۔ درج نہیں۔

کڑوے بول۔ ایسی گفتگو جو تلخ اور ناگوار ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کشمیرن بھی کھڑی تھی وہ الگ کڑوے بول بولنے لگی۔ (اودھ پنچ)۔

کرُوڑا جتانا۔ حکومت یا ہیکڑی دکھانا درج نہیں۔ (فقرہ) ہم بھی جوان ہیں وہ بھی جوان ہیں میونسپلٹی کوئی قاضی نہیں جو کروڑا جتاتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کڑوے تیور۔ غصے کی نگاہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چار برس کڑوے تیور دیکھتے گذر گئے۔ (اودھ پنچ)۔

کڑوے سے ملے۔ میٹھے سے ڈرے۔ تندمزاج اکثر معاملے کا صاف ہوتا ہے۔ اُس سے ملنا چاہیے مگر میٹھا آدمی صرف زبانی باتوں کا ہوتا ہے اس سے ڈرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کَڑی۔ (بفتح اول) چھت کی دھنی۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

کڑے پڑنا۔ سخت برتاؤ کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کڑی شاخ نہیں جھکتی۔ ڈھیٹ اور مغرور کسی سے نہیں دبتا۔ درج نہیں۔

فرصت بخش ؎

وہ بولی کڑی شاخ جھکتی نہیں
ابھی مُنہ پہ آئی تو رکتی نہیں

کڑے کوس۔ دشوار گذار مسافت۔ پُر از خار راستہ۔ درج نہیں۔

مونسؔ ؎

منزل بعید کوس کڑے ہم نحیف و زار
دُہری کمر ضعیف جگر روح بے قرار

کڑی کہنا۔ سخت کلامی کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کزلک۔ (ف) تیز چھری۔

اثر۔ خارج۔

کستا۔ (ہ) کیکر کی چھال جس سے چمڑا رنگتے ہیں۔

۲۔ شراب جو کیکر کی چھال سے بناتے ہیں۔ ٹھرا۔

اثر۔ خارج۔

کساری۔ (ہ) ایک قسم کی دال جو ارہر سے مشابہ ہوتی ہے۔

اثر۔ خارج۔

کسالا جھیلنا۔ تکلیف و مصیبت اٹھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

کسالا کھینچنا۔ تکلیف اٹھانا۔ سختی جھیلنا۔ انشا ؎

دل پوہنچا ہلاکت کو نیٹ کھینچ کسالا
لے یار مرے سلمہ اللہ تعالےٰ

اثر۔ میر کا مطلع انشا کو بخش دیا گیا! شعر میں ہلاکت کی جگہ ہلاکی ہے۔

کس بلا سے پالا پڑا ہے۔ کیسے ناکس سے معاملہ اُلجھا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ ؎

دل بستگی سی ہے کسی زلف دوتا کے ساتھ
پالا پڑا ہے ہم کو خدا کس بلا کے ساتھ

مومنؔ

کس بلا کی طبیعت ہے۔ شاعر کی طباعی اور ذہانت کے متعلق کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

نوٹ: طبیعت ہے کی جگہ "طبیعت پائی ہے" بھی مستعمل ہے۔

کس بَل کی لینا۔ رعب جمانا۔ بڑائی جتانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) فرشتوں سے کس بَل کی لیتے ہیں۔ مرنے کے بعد تک حاکموں کی حمایت سے کام لینے کا داعیہ ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کسرت دکھانا۔ داؤں پیچ دکھانا۔ اپنے کرتب دکھانا۔ درج نہیں۔

صفیؔ ؎

یہ بدل کر پینترے میداں میں جب کسرت دکھائیں
اہل دیں اہل حکومت ان کے قبضے میں نہ آئیں

کَسرے زائد۔ خفیف سا اضافہ بیشی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیگم خیال بن کر خواب میں آہی گئیں۔ وہی ناز وہی انداز بلکہ کسرے زائد۔ (اودھ پنچ)۔

کس قطار میں ہے۔ کچھ قدر و منزلت نہیں۔ ہیچ ہے۔

اثر۔ یہ جملہ لفظ ہے کے بغیر بھی بولا جا

۴۔ مثلاً میرؔ ؎
محمل نشیں ہیں کتنے خدام یار میں یاں
لیلےٰ کا ایک ناقہ سو کس قطار میں یاں

کس کا سر لائیں۔ کس سے مدد چاہیں۔
مصحفیؔ ؎
ہم کو تکلیف نہ دو شیخ جی عمامے کی
لاویں سر کس کا کوئی ہم سے یہ بار اٹھتا ہے

اثر۔ محاورے کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ یہ بار گراں ہم سے نہ اٹھے گا ہم اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔(لغت نام نامعلوم)۔

کس کس دُکھ کو روئیں۔ (محاورہ) جب بے انتہا مصیبت ہے تو کیا شکایت کریں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کس کیاری کی گھاس ہے۔ کوئی حقیقت نہیں۔ ناکارہ ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس دان کی از راہ دانائی شرح کیجیے تو معلوم ہو کہ یہ کس کھیت کی مولی اور کس کیاری کی گھاس ہے۔ (اودھ پنچ)۔ کس باغ کا بتھوا ہے کس کھیت کی مولی ہے درج ہیں۔

کس کی رہی ہے اور کس کی رہے گی۔ ہمیشہ حالت یکساں نہیں رہتی۔ اس طرح درج نہیں ؎
پاؤ گے رفتہ رفتہ تم بھی
کس کی رہی ہے اور رہے گی کس کی
(راز اودھ پنچ)۔

کس کی رہی اور کس کی رہ جائے گی۔ دل کی امنگ نکالنے کی جگہ بولتے ہیں۔

اثر۔ محاورے کی بہتر صورت یہ ہے: کس کی رہی ہے کس کی رہ جائے گی۔ (فقرہ) اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو اپنا اسم گرامی بھی لگے ہاتھوں کہہ ڈالیے ارے ہاں کس کی الخ۔ (اودھ پنچ)۔

کس کی گور کون دھواں کرے۔ غریب پردیسیوں کی کوئی خبر گیری نہیں کرتا۔ غیر کا کام نہیں کرتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کس کے مُنہ میں دانت ہیں۔ کسی کی مجال نہیں۔ طاقت نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کس کے منہ میں دانت ہیں کہ تمہارا مقابلہ کرے۔

کسگرن۔ کسگر کا مونث۔

اثر۔ لکھنؤ میں کسگرن کے بدلے کسگرنی کہتے ہیں۔ حضرت مولف نے کسگر کا مونث لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کسگر کی تانیث۔

کس گھمنڈ پر بھولے ہو۔ (محاورہ) اُس حریف سے کہتے ہیں جو کم زور ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا سب گھمنڈ مار کر نکال دیں گے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کس منہ سے کہا تھا۔ کیا سمجھ کے کہا تھا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کسنائی۔ کاشت کاری۔ درج نہیں۔ (کسنی لکھا ہے۔ پلیٹس میں کسنی اور کسنائی دونوں لکھے ہیں۔ بول چال میں بھی

کسنائی ہے نہ کہ کسنئی۔ لہٰذا کسنائی کو بھی شامل کرنا چاہیے تھا)۔

کس نیا بوخت علم تیرازمن کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
احسان فراموش کے متعلق کہتے ہیں۔
درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

کسُون۔ (اردو) کنجی آنکھ کا گھوڑا۔
اثر۔ خارج۔

کس ہوا میں ہو۔ کس خیال باطل میں ہو۔ سمجھو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کسی کا دھن کوئی بچائے۔
پاپی کا مال اکارت جائے۔ مثل۔ بخیل جمع کرنے والوں کی نسبت صادق آتی ہے۔ وہ کماتے جوڑتے ہیں کھاتا دوسرا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کسی کا دیا نہیں کھانا۔ (دہلی) (کنایتہً) کسی کا محتاج نہیں۔ دست نگر نہیں۔
اثر۔ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں۔

کسی کا سلام نہ مجرا۔ کسی کے ماتحت نہیں۔ خود مختار ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان۔
مثل۔ بدزبانی کا نتیجہ مار کھانا ہے۔
شعور ؎
معاف کیجیے ہم سے بھی ہو جو گستاخی
کسی کا ہاتھ کسی کی زبان جناب چلے

اثر۔ مثل کی صحیح نشست الفاظ اس طرح ہے کسی کی زبان چلے کسی کا ہاتھ۔ اس کا بین ثبوت خود حضرت مولف کا اندراج ہ کی ردیف میں ہے کسی کی زبان چلے کسی کا ہاتھ۔ شعر سے محاورہ گڑھنا ہمیشہ خطرناک ہے۔ پہلے محاورے کی تحقیق ہونا چاہیے۔ اگر تائید کسی شعر سے ہوتی ہے تو شوق سے نقل کر دیجیے۔

کسی کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا۔
نہایت بے پروائی اور استغنا ظاہر کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کسی کوچے سے نابلد ہونا۔ کسی بات کا تجربہ نہ ہونا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) نہ رقص وسرود کی محفلوں میں بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔ غرض کہ اس کوچے سے بالکل ہی نابلد تھے۔ (شریف زادہ)۔

کسے کہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد۔ بالکل مفلس۔ قلاش
درج نہیں۔ (خزینۃ الامثال)۔

کسی کے چائے رو کھ نہ رہنا۔
کسی کو آہستہ آہستہ ایسا تباہ کرنا کہ پھر نہ پنپے۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

کسی کی حالت دیکھ کر کیوں للچائے جی۔ صبر و قناعت اچھی چیز ہے رشک یا حرص نازیبا۔ درج نہیں۔

کسی کے دل میں دل کو ڈالنا۔
اپنا ہمدرد یا ہم خیال بنا لینا۔ درج

نہیں۔ ؎

جتنی محبت اُن سے ہے ہم کو اُنھیں نہیں
کیوں کر کسی کے دل میں کوئی دل کو ڈال دے

کسی کے سر ہونا۔ کسی کے پیچھے پڑنا۔ ۲۔ کسی کے ذمہ پڑنا۔ کسی پر تھپنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کسی کے کیے گھی کے گھڑے کسی کے کیے پتھر پڑے۔ (مثل) کسی کے محنت سوا رت کسی کا کیا دھرا اکارت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ترکوں نے شکست کھا کے فتح کا لطف اٹھایا۔ فرانس فاتح بن کے مصیبت میں پھنسا بقول بوا نصیبن کسی کے کیے الخ۔ (اودھ پنچ)۔

کسی کے گھر میں گھی کے گڑھے کسی کے کیے میں پتھر پڑے۔ کسی کو اپنے کام میں بہت کامیابی ہوتی ہے۔ کسی کو ناکامی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کسی کے منہ لگنا۔ باتوں میں برابری کرنا۔ مقابل رہنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کسی کے ہاتھ کا محتاج ہونا۔ کسی سے کچھ مانگنا۔ مدد کا طلب گار ہونا۔ درج نہیں۔

قلق ؎

تو کسی چیز کا ہے کب محتاج
تیرے ہی ہاتھ کے ہیں سب محتاج

کسی نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں۔ مثل۔ راستہ بالکل محفوظ تھا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

کشش اٹھانا۔ مصیبت جھیلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے تو بہت کشش اٹھائی۔ (لغات اُردو)۔ بظاہر سنسکرت کشٹ سے بنا لیا ہے۔

کُشتم کُشتا۔ کشتم کشتی۔ کُشتی لڑنا۔ گُتھم گُتھا۔ لپٹ پڑنا۔ کشتم کشتا مذکر۔ اثر۔ لکھنؤ میں کشتم کشتا ہے۔ کشتم کشتی کوئی نہیں بولتا۔ نیز کشتم کشتا مذکر نہیں مونث ہے (فقرہ) بوڑھی ہڈیوں اور جوانی میں کشتم کشتا ہونے لگی۔ (اودھ پنچ)۔

کش مکش ہونا۔ بھیڑ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں بہت کش مکش ہے (لغات اُردو)۔

کشتی الٹنا۔ ناؤ کا پیندا اوپر ہو جانا۔ ڈوب جانا۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

راستے بچ کے نکلنے کے کہاں پاتی ہیں
کشتیاں عمر کی ٹکرا کے اُلٹ جاتی ہیں

کشتی بیٹھنا۔ ناؤ کا ڈوب جانا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

دل کے پہلو میں جو وہ آفت جاں بیٹھ گئی
کشتی عمر ہوئی پھر نہ رواں بیٹھ گئی

کشتی پار ہونا۔ دریا کو عبور کر جانا۔ ساحل تک پہنچ جانا۔ درج نہیں۔ انیس ؎

پار دریائے خطا سے مری کشتی ہو جائے
دوزخی بھی ترے صدقے میں بہشتی ہو جائے

کِشتی پوش۔ کشتی کا ڈھکنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ (صحیح فتح اول ہے بول چال میں بکسر اول)۔

کشتی چلانا۔ (کشتی بفتح اول) کشتی یا ناؤ کھینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ کشتی چلاتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

کشتی کھانا۔ پچھڑ جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے کشتی کھائی۔ (لغات اُردو)۔

کشنیز۔ دھنیا۔

اثر۔ خارج

کعبہ ہو تو اُس طرف منہ نہ کروں۔ انتہائی بیزاری۔ درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔

کفن پھاڑ کے بولنا۔ بے ساختہ زور سے چیخنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) "چوبدار بھی یہ کرشمے دیکھ رہا تھا کفن پھاڑ کے بولا" (حاجی بغلول)۔

کفن کو چیتھڑا نہیں۔ بالکل مفلس قلّاش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کفن کو چیتھڑا نہ ملے تن کو کپڑا نہ ملے خلال کو تنکا پرانا نہ ہو۔ (عقد ثریا) کفن کو کوکوڑی نہ ہونا درج ہے۔

ککڑی کھیرا کرنا (عو) نہایت بے قدر سمجھ کر کوسنا۔ ککڑی کھیرا ارزاں کم قیمت ترکاری ہیں۔ نظیر ؎

سُن میاں ہم کو جو تو کرتا ہے ککڑی کھیرا
کوسنا ہر گھڑی ہر آن کا ہوتا ہے ہرا

اثر۔ اس کے ایک معنی ہیں: عورت کا بچوں کو ہر وقت کوسنا۔ یہ معنی درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ککڑی کھیرے کے بیج۔ تخم خیارین۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ککڑی کی پونگی بجی بجی نہیں توڑ کھائی۔ یہ کام بہر طور آسان ہے اور نقصان کا اندیشہ نہیں۔ درج نہیں۔

ککڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے۔ ادنیٰ قصور پر بڑی سزا نہیں دیتے۔

اثر۔ یہ مثل "کو" کی جگہ "کی" کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔ (فقرہ) ککڑی کے چور کی گردن نہیں ماری جاتی۔ (شریف زادہ)۔

ککھوائی۔ ککھوری۔ (ھ) (عو) ککرالی۔

ککیرا۔ ایک قسم کا پان۔

اثر۔ اسے ککیرا نہیں بلکہ ککیر (بلا الف) کہتے ہیں۔ تیز کپوری (کافوری) پان۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کل۔ (بالفتح) اشارہ۔ (اب متروک ہے) انشا قطعہ ؎

سب یار تیرے دم کا ہے یہ شمار جو ہیں
یا ایک کل میں اٹھا اور ایک کل میں بیٹھا
تار نفس ترے ہاتھ اے یار مجھ کو تو نے
کھینچا تو پل میں اٹھا چھوڑا تو پل میں بیٹھا

کُلِّ امرٍ مرہونٌ باوقاتہا۔ ہر کام اپنے وقت مقررہ پر ہوتا ہے۔

درج نہیں۔ اُردو میں برابر بولتے ہیں۔
کلاں کار۔ چالاک۔ مکار۔ دغا باز۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ لڑکی بڑی کلاں کار استاد ہے۔ مردوں سے ذرا نہیں جھجکتی۔ (خدائی فوج دار)۔
کلائیاں شیر کی طرح مارنا۔ گھوڑے کو خاص انداز سے رکھ کے چلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گھوڑا اُس کا طرارے بھرتا دم سے چنور کرتا۔ کلائیاں شیر کی طرح مارتا۔ (طلسم فصاحت)۔
نوٹ: اسی مطلب میں کلائیاں مارنا بغیر اضافۂ شیر درج ہے۔
کلائیاں مارنا۔ (دہلی) گھوڑے کا پاؤں کو خاص انداز سے رکھ کے چلنا۔
اثر۔ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔ (فقرہ) مرکب لاجواب مثل باد صرصر کلائیاں مارتا ہوا جاتا ہے (طلسم ہوش ربا)۔
کل بل ٹل جانا۔ مصیبت یا آفت سے محفوظ رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بڑی خیریت گذری۔ کلبل ٹل گئی۔ دیا لیا آڑے آیا (اودھ پنچ) خالی کلبل درج ہے۔
کل بل ٹل گئی۔ آفت یا مصیبت سے محفوظ رہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بڑی خیریت گذری۔ کلبل ٹل گئی۔ (اودھ پنچ) تنہا کل بل درج ہے۔

کل جبھا۔ لفظی معنی کالی زبان کا۔ (اصطلاح) وہ مرد جس کا کہنا بہت جلد اثر کرتا ہو۔
اثر۔ عام طور پر اس کا املا کل جبّا بغیر اضافۂ (ہ) ہے۔ چنانچہ لغت نام نامعلوم میں اسی طرح درج ہے۔
کلرن۔ (ہ) (عو) جونک والی۔ کیڑیاں لگانے والی۔
رنگینؔ ؎
ایک دن باجی نے کلرن سے منگائیں کیڑیاں
آگیا غش مجھ کو سُن کر یہ کہ آئیں کیڑیاں
اثر۔ مجھ کو یہ شعر میرے دیوان رنگینؔ (نظامی پریس بدایوں) میں درج نہیں ملا۔ بہرطور کلرن قابل اخراج ہے (کلرن فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملا)۔
کلڑھ۔ (ہ) ۱۔ بے وقوف کودن جاہل۔
۲۔ مٹی کا برتن۔ آبخورہ۔
اثر۔ نمبر ا بہت مشتبہ ہے۔ تحقیق نہ ہوسکا۔ نمبر ۲ کا املا کُلھڑ۔ بضم اول وہار مخلوط (لغت نام نامعلوم)۔
کل کا لیپا گیا جھڑائے۔ آج کا لیپا دیکھو آئے (مثل) گذری ہوئی باتوں کا خیال نہ کرو آج دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
کل کل۔ بک بک۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
کلکل۔ جھگڑا۔ ا۔ غل شور۔ سودا کے کلام سے یہ لفظ بالفتح ظاہر ہوتا ہے۔

لیکن مستورات کی زبانوں پر بالکسر ہی ہے۔ (قطعہ سوداؔ) ؎

کہا تھا اُس نے مجھے کل کہ آؤں گا میں کل
ملا جو آج تو کل کا وہی پھر آیا خلل
جو پوچھا میں کہ تری کل کو بھی کہیں ہے کل
تو ہنس کے کہنے لگا جا عبث نہ کر کلکل

اثر۔ سوداؔ پر موقوف نہیں۔ انجمؔ (خلف واجد علی شاہ) نے بھی کلکل بالفتح نظم کیا ہے۔ ؎

ہمارا ذکر سُن کر پیٹتا ہے دانت اک عالم
لگا کر آپ سے دل پڑ گئی ہے جان کلکل میں

(قوافی ہیکل۔ آنچل۔ کاجل وغیرہ)۔ اب لکھنؤ میں کلکل تنہا مستعمل ہی نہیں دانتا کلکل ہے البتہ بالکسر۔ فیلن میں کلکل بالفتح اور بالکسر دونوں طرح درج ہے۔

کل کو نہ کہنا۔ یعنی زمانۂ آئندہ میں الزام نہ دینا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کلموہا۔ کالا۔ بالکل سیاہ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) کالیا درج ہے۔

کلمے کی نہ کلام کی۔ (عو) چپ، اُداس۔ پریشان خاطر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں کم بخت کلمے کی نہ کلام کی۔ غمگین بے حواس بیٹھی تھی تم نے اور پریشان کیا۔ (عقد ثریا)۔

کلندرا۔ (ھ) (ہندو) تربوز۔

اثر۔ خارج۔

کلول۔ (بفتح اول نیز بکسر اول) جانوروں کا خوشی سے اچھلنا کودنا (کرنا کے ساتھ) نظیرؔ ؎

پڑی ہے زاغ و زغن سے اب اُس چمن میں دھوم
گلوں کے ساتھ جہاں بلبلیں کرے تھیں کلول

۱۔ اب اس جگہ بیشتر کلیل مستعمل ہے۔

۲۔ چین مزے۔

کلیجے پر چھری چلنا یا پھرنا۔ سخت صدمہ ہونا۔ تکلیف پہنچنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) نگاہ شرم آگیں نے مارا میرے کلیجے پر چھری پھر گئی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کلیجے پر چھریاں چلنا۔ بہت ایذا ہونا۔ صدمہ اٹھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کراہنے کی آواز آتی ہے کہ زمین تھرّاتی ہے میرے کلیجے پر چھریاں چل رہی ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)۔

نوٹ:۔ کلیجے پر چھری (واحد) درج ہے۔

کلول ٹلنا۔ (عو) مصیبت دور ہونا۔ بلا دفع ہونا۔

میرؔ ؎

ہمیں غش آگیا تھا وہ بدن دیکھ
بڑی کلول ٹلی ہے جان پر سے

پرانا محاورہ ہے۔

کلول۔ بفتح اول وسکون دوم و فتح سوم ہے (کل۔ دل)۔ یہ شرح نہایت ضروری تھی جو نہیں کی گئی۔ کلول ٹلنا کو پرانا محاورہ قرار دیا ہے۔ لکھنؤ میں

آج تک برابر مستعمل ہے۔ میں نے ۱۹۵۵ء میں ایک غزل کہی تھی جس کا مطلع ہے:-

بہل جائے گا دل بہلتے بہلتے
جو کلول ہے ٹل جائے گی ٹلتے ٹلتے

لکھنؤ میں اب سے نہیں ایک مدت سے کلیلیں کرنے کے سوا کلولیں کرنا کوئی نہیں بولتا۔ اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ کلول ٹلنا کو لغت نام نا معلوم میں بھی متروک لکھا ہے۔

کلولیں کرنا۔ جانوروں کا آپس میں خوشی سے اچھلنا۔

اثر۔ کلول بمعنی خوشی سے جانوروں کا اچھلنا کودنا (متروک) بفتح اول وضم دوم و واو مجہول ہے۔

کلھارنا۔ (لکھنؤ) دال کا چھلکا جلا کر اتارنا۔

اثر۔ زیادہ تر خربوزے اور تربوز کے بیج کلھارے جاتے ہیں۔

کلھا سا مُنہ۔ چھوٹا منہ۔ بچے کی نسبت کہتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کلیجا تھامے ہوئے آنا۔ صدمے کے مارے دل پکڑے ہوئے آنا۔ مضطرب آنا۔ گھبرائے ہوئے آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کلیجا ٹکڑے ہونا۔ سخت صدمہ پہنچنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) للہ مفصل حال بیان کرو۔ کلیجا ٹکڑے ہوتا ہے۔

(طلسم ہوش ربا)۔

کلیجا چاٹنا۔ سخت ایذا پہنچانا۔ آزار دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیا معلوم تھا پاس رہ کر پہلو میں بیٹھ کر کلیجا چاٹ گئے۔

کلیجا چھن جانا۔ (عو) کنایۃً ناگوار ہونا طعن و تشنیع کا۔

جرأت ؎

بس ناصحا یہ تیری ملامت کہاں تلک
باتوں سے تیری آہ کلیجا تو چھن گیا

اثر۔ ایک معنی ہیں سخت آزار دینا۔ صدمہ پہنچانا۔

انیسؔ ؎

پانی وہ زہر تھا کہ پیا اور فنا ہوا
ہے آج تک زرہ کا کلیجا چھنا ہوا

یہ مفہوم درج نہیں۔

کلیجا ڈھکڑ ڈھکڑ ہونا۔ (عو) کلیجا دھڑکنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عورتیں کہتی ہیں "کلیجا ڈُھکڑ پُکڑ ہونا۔ (ڈھکر بضم اول و سوم) (پکڑ۔ بضم اول و دوم)۔ فیلن میں بھی کلیجا ڈُھکر ڈُھکر ہونا لکھا ہے۔ بضم اول و فتح سوم۔ نہ کہ ڈُھکڑ ڈُھکڑ۔

کلیجا مسوسنا۔ صدمہ ضبط کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن) کلیجا مسوس کے رہ جانا درج ہے۔ کمال ضبط۔

کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جانا۔ ہمت بڑھنا۔ حوصلہ بڑھ جانا۔

شادؔ ؎

مرحبا اے تیغ قاتل یہ خوشی دل کو ہوئی
ہاتھ بھر کا زخم کاری کا کلیجا ہو گیا

اثر۔ کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جانا بہت خوشی ہونا بھی ہے۔ یہ مفہوم بھی درج کرنا چاہیے تھا۔ (فقرہ) اُس نے لڑکے کی تعریف کی اور میرا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا۔ (ناول کامنی)۔

کلیجے سے لگاکے رہنا۔ (عو) نہایت عزیز کر کے رکھنا۔ دم بھر جدا نہ ہونے دینا۔ اور حفاظت سے رکھنا۔
راسخ ؎

دل مضطر کو کلیجے سے لگا رکھا ہے
نہ سہی ہم کو ترے ساتھ جو سونا نہ ملا

اثر۔ محاورہ کلیجے سے لگا رکھنا ہے نہ کہ کلیجے سے لگاکے رکھنا۔ چنانچہ راسخ کے پیش کردہ شعر میں بھی کلیجے سے لگا رکھا ہے نظم ہے۔ نیز فیلن میری تائید میں ہے۔

کلیجے کی کوُر۔ (عو) کلیجے کا ٹکڑا۔ لختِ جگر۔ بہت پیارا۔ درج نہیں۔ (فیلن)

کلیجے کی نکلی۔ (عو) بہت پیاری۔ عزیز۔ کلیجے کا ٹکڑا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ارے یہ بھن پیری میرا بھرا پُرا گھر اجاڑے گی۔ مردار کا تو یہ پاس کہ سمدھیانے کی ہے کلیجے کی نکلی ہے..... اور ہماری یہ مٹی خراب۔

کلیجے میں ڈال رکھنا۔ کسی کو بہت عزیز رکھنا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

کلیجے میں سوراخ کرنا۔ کلیجا برمانا۔ سخت ایذا دینا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) بدنامی کا ہے کی۔ کس کے کلیجے میں سوراخ کیا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کُلّی۔ چھوٹا حقہ۔ یہ معنی درج نہیں۔
قلق ؎

قندلب پی رہے تھے گڑگڑیاں
گلعذاروں کے ہاتھ میں کلیاں

کُلّی نفرت۔ بالکل جی ہٹ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کماج۔ (ت) (دہلی) وہ روٹی جو کہیں سے پتلی اور کہیں سے موٹی ہو۔
۲۔ (مجازاً) موٹی اور گول چیز۔ (فقرہ) جو کماج سا تھا اب وہ سیپ سا نکل آیا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے کماچ کہتے ہیں (چ بجائے جیم) وہ درج نہیں۔ پلیٹس میں دونوں طرح درج ہے۔

کمائی نہ پہیا گاڑی جوت میرے بھیا۔ بے سامانی میں شیخی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کم بختی کی یہ نشانی سوکھ جائے کنویں کا پانی۔ اس سے زیادہ اور کیا کم بختی ہوگی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کمرپٹی۔ انگرکھے کی زینت کے لیے کمر میں دوسرے رنگ کی پٹیاں لگانا۔ درج نہیں۔

کمر توڑ۔ ایضاً۔ یہ بھی درج نہیں۔

کمر توٹی۔ کمر پٹی۔ انگرکھے کی زینت کے لیے کمر پر جو کپڑا ٹانکا جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) انگرکھا گلنار۔ تین کمر پٹیاں لگی ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کمر تھامنا۔ مدد کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم میری کمر تھامو تو میں مشکل سے مشکل کام انجام دے سکتا ہوں۔ (لغات اُردو)۔

کم رزقے بہت ہیں بے رزقہ کوئی نہیں۔ اللہ تعالےٰ تھوڑا بہت رزق سب کو پہنچاتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کمر میں بوتا ہونا۔ طاقت ور ہونا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کمل بائی۔ (ھ) (ہندو) یرقان۔

اثر۔ خارج۔

کملی ڈالنا۔ کسی کو فریب دے کے لوٹنا۔

شاد سہ

یہ کملی دن دہاڑے ڈالتے ہیں
بلا کے گیسوؤں والے ہیں ڈاکو

اثر۔ وہی شعر سے محاورہ گڑھنا۔ پورا محاورہ دن دہاڑے کملی ڈال کے لوٹنا ہے۔ (فقرہ) چکن پٹی۔ بناؤ سنگار بھی آلات نقب زنی میں شامل اور دن دہاڑے کملی ڈال کے لوٹنے کا اچھا ذریعہ ہے۔ (اودھ پنچ)۔

کملی میں جالی کا پیوند۔ بے تُکی بات۔ انمل بے جوڑ۔ یہ مثل درج نہیں۔ اودھ پنچ سے حاصل کی گئی۔

کمینڈیا۔ (ھ۔ نون غنہ) دغا۔ فریب۔ (لکھنؤ)۔

اثر۔ صاف صاف بفتح اول درج ہے حالاں کہ بکسر دوم ہے۔ اسی طرح کمینڈیا ہے۔ یہی تلفظ عام ہے۔

کمہار کا کمھاری پر بس نہ چلے گدھی کے کان اینٹھے۔ آدمی کا جب زبردست سے بس نہیں چلتا تو کم زور پر غصہ اتارتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کنّاس۔ (ع) مہتر۔ خاکروب۔ پھانسی دینے والا۔ (اُردو) بخیل اور بد انسان۔

اثر۔ عربی خارج۔ اُردو میں کنّاس نہیں خنّاس مستعمل ہے۔

کناگت۔ (س۔ کنیاگت) سرادھ۔ کنوار کے ابتدائی پندرہ دن وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

کن انکھیوں سے۔ آنکھ کے گوشے سے۔ پوشیدہ طور سے دیکھنا۔

سودا سہ

آگے یا قسمت جلائے یا ریا مارے ہمیں
اب تو کن انکھیوں لگا ہے دیکھنے بارے ہمیں

اثر۔ اب اس کا تلفظ کنکھیوں ہے۔ کن کا نون بجائے ساکن کے مفتوح۔ لغت نامِ نا معلوم میں اسی طرح لکھا ہے۔ میرا شعر ہے:

کنکھیوں سے نہ دیکھو درد دل یوں اور بڑھتا ہے
جو ممکن ہو تو ہم کو آنکھ بھر کر دیکھتے جاؤ

کنبھ۔ (ھ) پانی کا برتن۔ گھڑا۔ گیارھواں آسمانی برج۔

اثر۔ خارج۔

کنپٹیاں لپکنا۔ کنپٹیوں میں تپک اور سر میں درد ہونا۔ بسبب محنت شاقہ۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اس قدر بتعجیل تمام آئے تھے کہ کنپٹیاں لپکتی تھیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کنتھا۔ (ھ۔ سنسکرت میں کنت) شوہر۔

اثر۔ خارج۔

کنٹیا۔ (نون غنہ بروزن بٹیا) (لکھنؤ) کانٹا کی تصغیر۔

اثر۔ لکھنؤ میں کٹیا بولتے ہیں نہ کہ باضافۂ نون غنہ۔

کنجر۔ (س) ایک قسم کا بڑا ہاتھی۔

اثر۔ خارج۔

کنجڑن۔ کنجڑی۔ (دہلی) ترکاری بیچنے والی عورت۔ لکھنؤ میں کنجڑنی۔

اثر۔ جی نہیں لکھنؤ میں بھی کنجڑن ہے۔ تلق ؎

رشک لیلیٰ ہے ایک ایک کنجڑن
جنس کے بدلے بکتا ہے جوبن

البتہ کنجڑی دہلی کو بخشئے۔

کنجلک۔ (اردو) مطلب کی پیچیدگی۔

اثر۔ یہ گنجلک ہے نہ کہ ہر دو عربی کاف سے۔

کنجیا۔ (ھ) (لکھنؤ) گوہانجنی۔ چھوٹا دانہ جو آنکھ کے پپوٹوں پر نکل آتا ہے۔

اثر۔ اگر کنجیا لکھنؤ کی بولی ہے تو پھر گوہانجنی کہاں کی بولی ہے۔

کندلا۔ (بضم اول۔ نون غنہ) ایک قسم کا خیمہ۔ راوٹی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خیمہ ہائے عالی شان استاد ہونے لگے۔ کُندلے سراچے چوبے قرینے سے سجے۔ (طلسم ہوش ربا)۔ (پلیٹس میں بھی کُندلا اس معنی میں درج ہے)۔

کندورا۔ دسترخوان جس پر کھانا کھلاتے ہیں کندوی۔ (فارسی) (عو۔ لکھنؤ) وہ کھانا جو وسیع پیمانے پر عروس کی طرف سے بعد نکاح کھلایا اور تقسیم کیا جاتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ اس سے بیگانہ ہے۔ دونوں کندورا اور کندوری خارج۔

کندھا تولنا۔ کسی کام کا ارادہ کرنا۔ درج نہیں ؎

کس برتے پر زبان کھولے
رہ جاتی ہے صرف کندھا تولے

(راز اودھ پنچ)۔

کندھے ڈالی جھولی، چمار دیکھا نہ کولی۔ بے غیرتی سے سب سے مانگا شرم نہ کی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کُندہ کاری۔ (بضم اول) خوب پیٹنا۔ درج نہیں۔

کُندے تولنا۔ کہیں جانے کے لیے

تیار ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھاگ کر نکل جانے کو کُندے تولنے لگا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کُندے جھاڑنا۔ بازو ہلانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) توتا کُندے جھاڑ کر اُڑ گیا۔ (لغات اردو)۔

کُندے جوڑ کر گرنا۔ جیسے بہری کبوتر پر گرتی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (اُڑنے کے لیے پرند کندے تولتا ہے)۔

کن رَس۔ وہ شخص جو گانا نہ جانتا ہو لیکن موسیقی کے فن سے واقف ہو۔

اثر۔ لکھنا چاہیے تھا وہ شخص جو خود گاتا نہ ہو مگر موسیقی کے فن سے واقف ہو۔

کن رسیا۔ وہ شخص جسے گانا سُننے کا لطف ہو۔

اثر۔ لکھنا چاہیے تھا جو فن موسیقی سے واقف نہ ہو مگر کان ایسے سیدھے ہوں کہ اچھے برے گانے میں فرق محسوس کر سکے۔ (فقرہ) کن رسیا اتنے بڑے کہ عمر بھر آپ کو سا۔رے۔گا۔ما۔پا۔دھا۔نی کے موضوع لہ کے ادراک کی لیاقت نہ آئی۔ راگ راگنی کس جانور کا نام ہے۔ (حاجی بغلول)۔ (مثال میں کن رسیا طنزاً استعمال ہوا ہے)۔

کُنشی۔ (ف) بضم اول۔ کردار اعمال و افعال ہوں نیک یا بد۔

اثر۔ خارج۔

(س) ڈائن۔

اثر۔ خارج۔

کنکوت۔ (ھ) کھڑی کھیتی کا تخمینہ یا اندازہ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ کنکوت بمعنی اناج کی جانچ لکھا ہے وہ کافی نہیں۔

کنگالیش۔ (س) (عو) بخل۔ کنجوسی۔

اثر۔ خارج۔

کنمنانا۔ بے چین ہونا۔ پس و پیش کرنا۔ عذر کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں بچے کا سوتے میں ہلنا ڈلنا جاگنے کو ہونا کنمنانا (بالضم) ہے۔ کسی کام میں کسی کا پس و پیش کرنا یا پہلو تہی کرنا کنمنانا (بالفتح) ہے۔

کنوارا پنڈا ہے۔ بن بیاہی باکرہ لڑکی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کسی کو ایسے رنج و مصیبت میں نہ دیکھا تھا۔ آج اس کو دیکھ کر غش آگیا۔ ابھی نام خدا کنوارا پنڈا ہے۔ خون جسم کا بہت ہلکا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کنوار جاڑا دوار۔ (مثل) کنوار کا مہینہ جاڑے کا پیش خیمہ ہے۔ درج نہیں (فیلن)۔

کنواری کھائے روٹی بیاہی کھائے بوٹی۔ کنواری سے بیاہی کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کنواں بیچا ہے کنوئیں کا پانی نہیں بیچا۔ غدار اور بدمعاملہ کے قول و فعل ایسے ہی ہوتے ہیں

درج نہیں (محاورات ہند)۔

کنوتیاں بدلنا۔ کنوتیاں کھڑی کرنا۔ گھوڑے کا دونوں کانوں کو کھڑا کرنا۔ چوکنا ہونا۔

اثر۔ یہ کنوتیاں کھڑی کرنے کا مطلب ہوا۔ کنوتیاں بدلنا گھوڑے کا من بن کے چلنا ہے۔ کان ادھر اُدھر پھیرنا۔

تعشق ؔ ؎

لی باگ ہاتھ میں جو شہ خاص و عام نے
بدلیں کنوتیاں فرس تیز گام نے

یہاں گھوڑے کے ڈرنے یا چوکنّا ہونے کا کوئی محل نہیں۔

کنوئیں کے پاس پیاسا جاتا ہے کنواں نہیں جاتا۔ مثل کسی کا طالب خود اُس شے کے پاس پہنچتا ہے۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے: کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا ہے پیاسا کنوئیں کے پاس آتا ہے۔ (فقرہ) اوپر اللہ ہے نیچے تم لوگ ہو۔ کنواں الخ۔ میں اسی لیے آیا ہوں کہ ووٹ مجھ غریب کو دو۔ (اودھ پنچ)۔

کنہ نکالنا۔ بغض و غصّہ نکالنا۔ یہ کنہ بگڑا ہوا فارسی کینہ کا ہے۔

اثر۔ کنہ نکالنا عیب نکالنا بھی ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔ مثلاً تم تو میرے ہر کام میں کنہ نکالتے ہو۔

کنّی کاٹنا۔ (دہلی) کترانا۔

اثر۔ دہلی کی تخصیص درست نہیں۔ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔ (فقرہ) موقع پر کنّی کاٹ گئے۔

نوٹ: دوسرا مرادف کنائی کاٹنا ہے۔ وہ علٰحدہ درج ہے اور لکھنؤ کے نام سے یہ ضرور ہے کہ کنّی کاٹنا زیادہ ترعورتوں کی زبان پر ہے۔

کوّا گھار۔ نرغے میں گھرنا۔

اثر۔ یہ تو مجازی معنی ہوئے جو کوّوں کا غول میں اڑنا اور شور و غل مچانے سے نکلے ہیں۔ یہ بھی لکھنا چاہیے تھے ؎

چلی اس طرح فوج یہ بے شمار
کہ چلتی ہے جس طرح کوّا گھار

(طلسم ہوش ربا)۔

کوانچ۔ (ھ) ایک درخت اور اُس کی پھلی کا نام جس کے پھل چھڑکنے سے آدمی کے جسم میں خارش ہونے لگتی ہے۔

اثر۔ کماچ کی پھلی کہتے ہیں۔ کم سے کم اسے بھی لکھنا چاہیے تھا۔

کوبانس۔ (ھ۔ نون غنہ) کوؤں کو بانس سے اڑانے کا فعل۔ کوؤں کے اڑانے کی آواز۔

اثر۔ خارج۔

کوبہ کاری ہونا۔ مار کھانا۔ گوشمالی ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ذاکر کھسک گیا تھا ورنہ خوب ہی کوبہ کاری ہوتی۔ (شریف زادہ)۔

کوتک۔ (ھ بالفتح اُردو میں بالضم) (دہلی) (عو) کام۔ فعل۔ لچھن۔ افعال ناشائستہ (مراۃ العروس) ما عظمت

اپنے کوتکوں کے پیچھے یہاں سے نکالی گئی۔
لکھنؤ میں فعل انفعال مستعمل ہیں۔
اثر۔ جی نہیں۔ لکھنؤ میں اس کا بدل کرتوت
(جمع کرتوتوں) ہے۔
کوٹھیاں پڑنا۔ کنوئیں میں کوٹھیاں
گلانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔
کوٹھی گلانا۔ کنوئیں میں آہنی یا چوبی
حلقہ لگانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)
کوٹھی کوٹھار گھر بار سب تمہارا مگر ہاتھ نہ لگانا۔ مفت کرم داشتن
ظاہری احسان جتانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ)
ایسے ایسے قوانین ایجاد ہونے لگے جن سے
حقوق شاہی بھی برقرار رہے اور بادشاہ
سلامت کے ہاتھ پاؤں بھی بندھ گئے۔
کوٹھی کوٹھار الخ۔ (اودھ پنچ)۔
کوچ۔ کونچ۔ (ھ) وہ موٹا پٹھا جو انسان
کی ایڑی کے اوپر اور چار پایوں کے
تخنے کے نیچے ہوتا ہے۔ بیشتر جمع میں مستعمل
ہے... کوچیں کاٹنا۔ کونچیں کاٹنا۔

بحر ؎

کوچہ گردی سے کسی صورت قدم رکتے نہیں
کاٹ ڈالوں اپنی کوچیں ہے یہی تعزیر یا
اثر۔ عام طور پر لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔
کوچے کاٹ ڈالنا۔ لغت نام نا معلوم سے
میری تصدیق ہوتی ہے۔ قرین قیاس بھی
ہے۔ واحد کوچ یا کونچ مذکر ہے نہ کہ
مونث۔ ممکن ہے کہ بحر میں بجائے اپنی
کوچیں اپنے کوچے میں درج ہو۔
کُوچا۔ (اردو)۔ املی کے ہرے پھل کو

پیس کر نمک مرچ ملا کر کھاتے ہیں۔
اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ خارج۔
کوچی۔ کونچی۔ ۵۔ (عم) کنایتہً لانبی
ڈاڑھی۔
اثر۔ اول تو خالی کونچی یہ مفہوم ادا نہیں
کرتی۔ کونچی سی ڈاڑھی کہتے ہیں۔ دوسرے
لانبی ڈاڑھی کہنے سے صحیح مفہوم نہیں نکلتا۔
کونچی ڈاڑھی وہ ہے جو ٹھڈی کے پاس
لمبی ہو اور رخساروں پر برائے نام
ہو۔
کوچے کاٹنا۔ (بضم اول واو مجہول)۔
ایڑی کے اوپر سے پاؤں کے پٹھے کاٹ
ڈالنا۔ پاؤں قلم کرنا۔ درج نہیں۔
(لغت نام نا معلوم)۔
کور۔ (ھ) (عو) لقمہ۔
اثر۔ خارج۔
کورا برتن۔ نیا برتن۔
اثر۔ زیادہ تر ظرف گلی غیر مستعمل کو کہتے ہیں۔
(لغت نام نا معلوم) خود بھی ابتدا میں
صرف کورا کے تحت یہی لکھا ہے۔ مگر
جہاں کورا برتن لکھتے ہیں یہ وضاحت
نہیں کرتے۔
کورا چھوڑنا۔ الزام نہ لگانا۔ باز پرس
نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں ایسا
نہیں کہ تمہیں کورا چھوڑ دوں۔ پولیس
کے حوالے کروں گا۔
کورا رہ جانا۔ (کنایتہً) جاہل رہ جانا۔
محروم رہ جانا۔ بے لکھے رہ جانا۔
اثر۔ فیلن میں اس کے معنی لکھے ہیں کچھ

حاصل حصول نہ ہونا۔ یعنی مندرجۂ نور اللغات معنی محروم رہ جانا درست۔ باقی غلط۔ ضمناً عرض کردوں کہ بے لکھارہ جانا زبان کے خلاف ہے بے لکھاپڑھا بولتے ہیں۔

کوراسر۔ وہ سر جس کے بال نہ مونڈے گئے ہوں۔

اثر۔ فیلن نے اس کے معنی لکھے ہیں ایسے بال جن میں کنگھی نہ کی گئی ہو۔ دوسرا مرادف کورے بال لکھا ہے۔ وہ درج ہی نہیں۔ ہاں! کوراسر میں سرکو بالفتح کے بدلے بالکسر پڑھنا چاہیے۔

کوراپن۔ نیا ہونا۔ اچھوت یا اچھوتا ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن نیز پلیٹس)۔

کُور دبنا۔ (لکھنؤ) کنایتہً۔ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم پاس بالحاظ کرنا۔ رعب ماننا ہے۔ لکھنؤ کی تخصیص غلط۔ دہلی میں بھی مستعمل ہے۔ (دیکھیے محاورات ہند)

کورمغز۔ بے وقوف۔

اثر۔ یہ زبانوں پر کوڑھ مغز یا کوڑ مغز ہے (واو معروف بالضم۔ رار ہندی بجائے رار مہملہ) جیسا خود بھی علحدہ لکھا ہے۔ کورمغز سے میرے کان آشنا نہیں نہ تحقیق ہوسکی۔

کورے گھڑے میں چوہا۔ ہر طرح ناکام اور مصیبت میں گرفتار۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کوڑا آج مل گیا ہے تو گھوڑا بھی کبھی مل ہی جائے گا۔
بسم اللہ اچھی ہوئی ہے۔ پوری کامیابی کی امید ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس مفہوم کے آثار خارجیہ بفضل خدا اچھے ہیں۔ لوگوں کی سوکھی امیدوں کو ہرا اور تازہ کررہے ہیں۔ کوڑا آج مل گیا ہے تو گھوڑا بھی کبھی مل رہے گا۔ (اودھ پنچ)۔

کوڑا کرنا۔ (واو معروف) کسی کو خراب کردینا۔ مثلاً دری کو تم نے کوڑا کردیا یہ مفہوم درج نہیں۔

کوڑبار۔ (ھ) چھوٹا کواڑ۔

اثر۔ خارج۔

کوڑی پٹ پڑنا۔ تدبیر کارگر نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس کے بعد بیٹا لے صاحب کی کوڑی پٹ پڑی۔ (اودھ پنچ)۔

کوڑی کام کا نہ رہنا۔ خراب ہوجانا۔ کسی چیز کا بگڑ جانا۔ کام کا نہ رہنا بے قدر اور حقیر ہوجانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کوڑے کا موباف۔ (واو مجہول) کپڑا جس کے ساتھ چوٹی گوندھی جاتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

تلق ؎

اونچی چوٹی وہ کوڑے کا موباف
بیچ سارے گندھے ہوئے شفاف

کوڑے کرڈالنا۔ (عم) (لکھنؤ)

اونے پونے بیچ ڈالنا۔
۲۔ پرایا مال بیچ کر اس کا روپیہ اپنے صرفہ میں لانا۔

اثر۔ اسے لکھنؤ سے مخصوص کیا ہے۔ حالانکہ دہلی میں برابر رائج ہے۔ فیلن نے دہلی کے سودا بیچنے والے کی آواز تک لکھ دی ہے: "کوڑے میں انگرکھے کے۔"

نور اللغات میں کوڑے کے اعراب نہیں دیے ہیں یہ بفتح اول واو مجہول ہے۔ لیکن نیز لغت نامعلوم میں کوڑے کر ڈالنا کی جگہ کوڑے کرنا لکھا ہے۔ لغت نامعلوم میں مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں:

کوڑے کرنا۔ دام کھڑے کرنا۔ فروخت کرنا۔ اونے پونے بیچ ڈالنا۔ نور اللغات کے مندرجہ معنی نمبر ۲ کا ذکر بھی نہیں۔

کوڑی کفن کے واسطے نہیں۔ نہایت محتاج اور مفلوک ہے۔

ذوق ؎

چاہیے زر ان بتان سیم تن کے واسطے
ہیں قلندریاں نہیں کوڑی کفن کے واسطے

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ صحیح روزمرہ اس طرح ہے: کوڑی کفن کو نہیں۔ مثلاً گھوڑ دوڑ میں ساری دولت برباد کرچکا اب کوڑی کفن کو نہیں۔ (اودھ پنچ)

کوڑی کوڑی کو محتاج۔ بالکل مفلس۔ اس طرح درج نہیں۔

کوڑی کے تین تین۔ نہایت ارزاں۔ اس جگہ کوڑی کے حدود بھی کہتے ہیں۔

ظفر ؎

تیری آنکھوں سے کریں قصد جو ہم چشمی کا
تو بکیں کوڑی کے دو دو یہ ہوں بادام خراب

اثر۔ شعر میں آنکھوں کی رعایت سے دو دو ہے۔ حضرت مولف اُسے محاورہ بنائے دیتے ہیں۔ اس کا کیا علاج مستقل محاورہ کوڑی کے تین تین کے سوا نہیں۔

نظیر اکبر آبادی ؎

کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں

کوڑی نہیں بچتی۔ کچھ پس انداز نہیں ہوتا۔ عسرت میں بسر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اجی سرکار کوڑی نہیں بچتی۔ ایک وقت کھاتے ہیں۔ پیوند پارہ کرکے تن ڈھانکتے ہیں۔ نیا ٹیکس کہاں سے دیں۔ (اودھ پنچ)۔

کوڑی مہری میں گرتی ہے تو دانت سے اٹھا لیتا ہے۔ بڑا کنجوس مکھی چوس ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اپنے وقت کا عمرو عیار ہے۔ زنبیل سونے چاندی سے بھری ہے اُس پر یہ حال ہے کہ کوڑی مہری میں گرتی ہے تو....

کوسا جیے۔ اسیس مرے۔ بے غیرت کوسا سے جیتا ہوتا ہے۔ غیرت دار مرجاتا ہے۔ (مثل)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جناب مثل مشہور ہے۔ کوسا جئے اسیس مرے۔ (اودھ پنچ)۔

کوس چلی نہیں بابا پیاسی۔ ابتدائے

کار میں محبت کی فریاد۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کوسے جئیں ایسے مریں۔ (مثل) جنھیں بد دعا دو زندہ رہتے ہیں اور جنھیں دعا دو وہ مرجاتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ (فیلن میں بھی یہ مثل درج ہے)۔

کوسے سے نہ جئیں نہ مریں ناحق دل ناخوش کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ (محاورات ہند)

کوسنے سے رزق کم ہوتا ہے۔ ع۔ (رزق بکسر اول و فتح دوم)۔ کوسنا منحوس ہوتا ہے۔ درج نہیں۔

کوفتہ را نان تہی ملوا ہے بید دوست۔ مثل۔ لاچار کو روکھی روٹی بے سالن ہی غنیمت اور عمدہ چیز ہے۔

اثر۔ محاورات ہند میں یہ مثل اس طرح درج ہے اور لفظ کوفتہ کے دونوں معنی لطف دے رہے ہیں: کوفتہ را نان تہی کوفتہ است۔ (دوسرا کوفتہ بمعنی کباب)۔

کوفت ہونا۔ صدمہ ہونا۔ ملال ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) روپیہ ڈوبنے کی بڑی کوفت ہوئی۔

کوک۔ (ف) بخیہ۔ کچی سلائی۔ لمبے لمبے ٹانکے۔

اثر۔ اس کو فارسی کا لفظ لکھا ہے حالاں کہ ٹھیٹ ہندی اور واو معروف سے نہیں بلکہ حسب فیلن واو مجہول سے ہے۔ فارسی میں نہیں ترکی میں البتہ کوک واو معروف سے ہے مگر اس کے معنی ہیں کبود یا نیلا رنگ۔ کوک فارسی میں واو مجہول کے ساتھ ہے مگر اس کے معنی بیان کردہ معنی سے بالکل مختلف ہیں۔ سب سازوں اور باجوں کا باہم سُر ملانا نیز سرفہ یعنی کھانسی۔

کوک یا کوک شاستر (واو مجہول) ہندی کی ایک مشہور کتاب ہے۔ یہ بھی درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کوکھ آباد رہے۔ دعا۔ یعنی اولاد زندہ رہے۔

انیسؔ ؎

دنیا میں سدا کوکھ تمھاری رہے آباد

اثر۔ یہ ظاہر کر دینا چاہیے تھا کہ یہ دعا عورت کو صرف عورت دیتی ہے۔

اسی قبیل کی یہ دعا ہے جو درج نہیں:

کوکھ ٹھنڈی رہے۔ اولاد زندہ رہے۔

کوکھ جلنا۔ اولاد کا مرجانا۔ اس طرح درج نہیں۔

میر انیسؔ ؎

یہ کیسی آگ ہے کہ مری کوکھ جل گئی
ہے ہے چھری کلیجے پہ زہراؑ کے چل گئی

کوکھ جلی۔ وہ عورت جسے اولاد کے مرنے کا صدمہ پہنچا ہو ؎

میری قسمت کا لکھا کوکھ جلی ہوں راحت
مرگیا پیٹ میں، کچھ تو کرے کیا دائی

اثر۔ کوکھ جلی وہ عورت ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ بانجھ۔ راحت

کے شعر سے غلط معنی گڑھے گئے ہیں۔
(فیلن میرا ہم نوا ہے۔ نیز پلیٹس)۔

کوکھ کی آنچ۔ ماما۔ مادری محبت۔
اثر۔ فیلن کی رو سے اس کے معنی ہیں
اولاد نہ ہونے کا غم۔ اور یہ مثال
پیش کی ہے:۔
کوکھ کی آنچ سہی جاتی ہے پیڑ کی
آنچ نہیں سہی جاتی۔

کوکھ میں ہوک اٹھنا۔ (عو) مامتا
کا جوش مارنا۔ (کنایتہً) کسی سے
ہمدردی پیدا ہونا۔ لحاظ ہونا۔
درج نہیں۔ (فقرہ) ان کتابوں پر تو
جناب کی مامتا کو جوش ہوا اور بقول
بوانصیبن کوکھ میں ہوک اٹھی مگر رحم
نہ آیا تو اُردو بے چاری پر۔ (اودھ
پنچ)۔

کوکی۔ رضاعی بہن۔
اثر۔ کوکی کوئی لفظ نہیں کوکہ ہے۔ رضاعی
بھائی ہو یا بہن دونوں کو کوکا کہتے ہیں۔
اور لطف یہ ہے کہ کوکہ کے یہ معنی لکھ
کر خواہ مخواہ کوکی کا اضافہ کر دیتے
ہیں۔

کولا اُترنا۔ کولے کا جگہ سے سرک
جانا۔
اثر۔ یہ کولا اکھڑ جانا بھی ہے وہ درج
نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کولا مٹکانا۔ کولا مار کر چلنا۔ کولے
کو حرکت دینا۔
اثر۔ لکھنؤ میں کولا مٹکانا کہتے ہیں۔ فیلن
میں بھی یہی لکھا ہے کولا مار کر چلنے
کا ذکر نہیں۔ کولا مٹکانے میں ناز و
انداز دکھانے اور لوگوں کو اپنی طرف
مائل کرنے کا مفہوم مضمر ہے۔ اس
طرف کوئی اشارہ نہیں۔

کولھو کاٹ موگری بنائی تسمہ کے لیے بھینس ماری۔ یہ مثل
بے وقوف آدمیوں کے لیے ہے۔ ذرا
سے فائدے کے لیے بڑا نقصان گوارا
کیا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کونج۔ (نون غنہ) قاز۔ کلنگ۔
اثر۔ خارج۔

کونڈا کرنا۔ کھانے پر فاتحہ دلانا۔
اثر۔ یہ بصیغۂ جمع کونڈے بھی بولا جاتا
ہے۔ مثلاً آج اُن کے یہاں کونڈے
ہیں۔ یا اُنھوں نے کونڈے کیے ہیں۔
یہاں کونڈا بصیغۂ واحد بولنا غلط
ہوگا۔

کونڈیلی۔ چھوٹا کونڈا۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے کنڈالی کہتے ہیں۔
(بضم اول نون غنہ)۔

کونڈی جھاگوں آگئی۔ کام ہونے
کو ہے۔ قریب آگیا۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

کون سی کشش ہے جس میں ڈنڈی نہیں۔ مثل۔ ہر خاندان
میں کہیں نہ کہیں کوئی نی نکل آتی ہے۔
اس طرح درج نہیں۔

کون کسی کا ہوا ہے۔ کوئی کسی کا

ہمدرد یا مددگار نہیں ہوتا۔ اس طرح
درج نہیں۔

میر انیسؔ ؎

ہیں محو رن کے شوق میں رخصت کے دھیان میں
سچ ہے کسی کا کون ہوا ہے جہان میں

کون کسی کے آوے جاوے دانہ پانی قسمت کا لاوے۔ تقدیر میں جہاں کا دانہ کھانا مقدر
ہوتا ہے۔ وہاں جانے کا سبب غیب
سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔

(محاورات ہند)۔

کوئی اور لڑکا نہ جُڑے گا۔ (عو)
لڑکی کے لیے کیا دوسرا بَر نہ ملے گا۔
درج نہیں۔ (فقرہ) کیا ایک انھیں کا
گھر ہے کوئی اور لڑکا ہمیں نہ جڑے گا۔

(ناول کامنی)۔

کوئی اور ہے۔ بمعنی غیر نہیں ہے۔
اس طرح درج نہیں۔

انیسؔ ؎

میں آپ کہتی بھائی سے ہوتا جو کوئی اور
عباس کوئی اور ہے پیارو کرو تو غور

کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔ مددگار نہیں
ہوتا۔ غم نہیں بٹاتا۔ دکھ درد میں
شریک نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔

رشیدؔ ؎

خیال کچھ تمہیں بابا کی بے کسی کا نہیں
مثل ہے سچ کہ جہاں میں کوئی کسی کا نہیں

کوئی جلے تو جلنے دو میں آپ ہی جلتا ہوں۔ میں آپ ہی مصیبت میں
مبتلا ہوں کسی کی مصیبت سے کیا غرض۔
درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کوئی دمڑی کو نہ پوچھے گا۔ حقارت
سے پیش آئے گا۔ ملتفت نہ ہوگا۔
درج نہیں۔ (فقرہ) مستی دماغ سے
اتر جائے گی کوئی دمڑی کو نہ پوچھے گا۔

(طلسم ہوش ربا)۔

کوئی دنیا میں آکر کورا نہیں بچتا۔
عیب سے کوئی پاک نہیں رہتا۔ درج
نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

کوئی دن تاریخ نہیں۔ کوئی وقت مقرر
نہیں۔ درج نہیں۔

انجمؔ ؎

وصل کی کوئی بتاتا نہیں کاہن تاریخ
حشر ٹھہرا کہ نہیں جس کا کوئی دن تاریخ

کوئی کام کرے دام سے، ہم دام کریں کام سے۔ مثل۔ کچھ لوگ کام
میں روپیہ لگاتے ہیں ہم کام کرکے روپیہ
پیدا کرتے ہیں۔ درج نہیں۔

(فیلن)۔

کوئی مرے کوئی ملاریں گائے۔
ایک کو صدمہ ہو اور دوسرا خوشی
منائے۔

اثر۔ محاورہ بجائے ملاریں کے ملار
سنا گیا ہے۔ کوئی مرے کوئی ملار گائے۔

(لغت نام نامعلوم)۔

کوئی نہ پوچھے بات میرا دھن سہاگن نام۔ کوئی منہ نہ لگائے
آپ ہی آپ اترائے۔ درج نہیں۔

(محاورات ہند)۔
کوئی نہ کوئی بات ہے۔ کچھ بھید ہے وجہ ہے۔ درج نہیں۔
تعشق ؎
سب جائیں چھوڑ جائے تمہیں فاطمہ کا لال
کوئی نہ کوئی بات ہے اتنا رہے خیال
کوّے کھانی۔ بڑھیا عورت کے چڑانے کو کہتے ہیں۔ یعنی عمر بڑھانے کی امید پر کوے ہنکانے والی عورت۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کھا بدنا۔ کسی بات کو سن کر ٹال دینا۔ نظر انداز کرنا۔ پروا نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دیکھو وزیر صاحب اگر تم اور تمہاری حکومت اس ناشدنی کی حرکتوں کو کھا بدے تو بڑی بدرعبی پھیل جائے گی۔ (اودھ پنچ)۔
کھاپی برابر کیا۔ سب خرچ کر ڈالا۔ کچھ نہیں رہا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
کھات۔ پانس۔ کوڑا کرکٹ۔
اثر۔ لکھنؤ اور اُس کے نواح میں کھاد کہتے ہیں نہ کہ کھات۔ علحدہ کھاد بھی لکھا ہے۔
کھاتا پیتا گھر۔ مرفہ الحال۔ امیر کا گھر۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (خالی کھاتا پیتا درج ہے)۔
کھاتا دھن۔ وہ چیز جس پر کچھ نہ کچھ ہمیشہ خرچ کرنا پڑے۔
اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے لڑکے بالے۔ آل اولاد۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کھاتا کھلنا۔ لین دین حساب کتاب جاری ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بخیل مرگیا تب بھی حساب کتاب صاف ہے۔ ادھر سوال ہوا اُدھر بھی کھاتا کھلا۔ دمڑی دمڑی پائی پائی کا حساب موجود ہے۔ (اودھ پنچ)۔ ب کی ردیف میں بھی درج نہیں۔
کھات پڑے تو کھیت نہیں تو ریت کا ریت۔ آدمی بھی جب تک عمدہ غذا نہیں کھاتا طاقت نہیں حاصل ہوتی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کھاتے پیتے جگ ملے آو سر نہ ملے کوئی۔ یہ ضرب المثل بطور واقعہ ہر عیش و راحت سب دوست ہوتے ہیں کوئی پاس نہیں پھٹکتا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
کھاتے کماتے رہو۔ خوش رہو۔ چین سے رہو۔ (دعا) درج نہیں۔ (فیلن)۔
کھاتے کھاتے منہ پھر گیا۔ رغبت نہ رہی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
کھا کانے مُراد مولیٰ دے۔ کہا یہی سُہاون بول؟۔ مثل۔ (عم) کسی سے کوئی امید رکھنا تاہم اُس کا مضحکہ اڑانا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔
کھا کر کھویا۔ ضعیف و کمزور ہی رہا۔

طاقت پیدا نہ کی۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

کھاکے ڈکار نہیں لیتے۔ پرایا مال ہضم کرلینے کی نسبت بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

کھا گیا سوانگ لگا دے گیا سو لے گیا۔ چھوڑ گیا سو کھو گیا۔ مضمون ظاہر ہے جو چھوڑ گیا اُس کو اور برتیں گے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھانا اور غرّانا۔ بلی کی سی عادت رکھنا۔ اپنے محسن کا احسان فراموش ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھانا پانی حرام کرلینا۔ قطعاً کچھ نہ کھانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں: "کھانا پینا حرام ہوگیا" اور یہ حالت بربنائے شدت غم رونما ہوتی ہے۔

کھانا پینا حرام ہوگیا۔ کسی کی جدائی یا انتہائی غم کے موقع پر بولتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھانا کمانا۔ محنت مزدوری کرنا۔ نوکری چاکری کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھانپ۔ (ھ۔ نون غنہ) (عم) قاش۔ ٹکڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں عام طور پر پھانک بولتے ہیں۔ یہ اضافہ کرنا چاہیے تھا۔

کھانچا پڑنا۔ تسلسل میں فرق آنا۔

درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کہاں سے کہاں پہنچے۔ جانا کہیں تھا پہنچے کہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کہاں کا آنا جانا۔ کہاں کا آنا کہاں کا جانا۔ یہ محاورہ اس وقت بولتے ہیں جب انسان کسی رنج و غم کی وجہ سے سب جگہ آنا جانا موقوف کر دیتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کہاں گئے تھے کہیں نہیں۔ کہاں سے آئے کہیں سے نہیں۔ بے مقصد ٹامک ٹوئیے مارتے پھرنا۔ یہ مثل درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

کھاوے تو آوے۔ کچھ امید ہو تو اطاعت کرے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

کھاوے جیسے بکری سوکھے جیسے لکڑی۔ یہ مثل اُن لوگوں کے لیے ہے جن کو کھانا پینا انگ نہیں لگتا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھائے بکری کی طرح، سوکھے لکڑی کی طرح۔ کھانا انگ کو نہ لگنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

کھائے پر کھایا سب گنوایا۔ زیادہ حرص میں سب جاتا رہتا ہے۔ (محاورات ہند) (بدہضمی ہو جاتی ہے)۔

کھائے پان ٹکڑے کو حیران۔ مفلس فضول خرچ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھائیں تو گھی سے نہیں جائیں جی سے۔ ایسے چٹورے ہیں کہ چاہے مرجائیں مگر بغیر گھی کے روٹی نہ کھائیں گے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھائی تھی گنڈیری پھینکا تھا چھلکا تنک تنک میری بنو کا سہاگ بڑھنے لگا ہے۔ (مثل) کسی طرف غیر متوقع طور پر متوجہ ہونا۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

کھایا پر کھایا سب گنوایا۔ بے وقوف شکم پرست جب کھانے کھاتا ہے تو ہضم نہیں ہوتا اور استفراغ ہوتا ہے یا بدہضمی ہو جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھایا سو اپنا رہا سو بے گانہ۔ اُس کو اور کھاویں گے برتیں گے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھایا سو کھویا۔ خیرات کرتے تو بہتر ہوتا۔ کام آتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

کھپاچ۔ کھپچ۔ (ھ) بانس کا ٹکڑا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھپچ کی جگہ کھپچی کہتے ہیں۔ (دیکھیے لغت نام نامعلوم)۔

کھٹّا۔ ۲۔ (لکھنؤ) بڑی چارپائی جس کے پائے اونچے ہوتے ہیں۔

اثر۔ استغفراللہ! یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ عوام بھی معمولی بان کی بُنی ہوئی اور بانس اس پٹی پائے کی چارپائی کو کھاٹ یا کھٹیا (بفتح اول) کہتے ہیں۔

کھٹکا ہے۔ خوف کی جگہ ہے۔ فریب کا احتمال ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھٹک وٹک۔ (وٹک تابع مہمل ہے) کھٹک۔

اثر۔ اس سے بھی میرے کان آشنا نہیں۔ کوئی مثال پیش نہیں کی گئی۔

کھٹم کھٹّا۔ کسی سے خفا ہو کر بات چیت ترک کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ کھٹم کھٹّا کیسی ہے (اودھ پنچ)۔

کھٹوائی پٹوائی۔ (عو۔ لکھنؤ) دیکھو اٹوائی کھٹوائی۔

اثر۔ حالاں کہ کھٹوائی پٹوائی بجز اٹوائی کھٹوائی لکھنؤ کی عورتوں کو بھی بولتے نہیں سُنا۔ لغت نام نامعلوم میں بھی صرف اٹوائی کھٹوائی لکھا ہے۔

کھٹّی کھٹّی ڈکاریں آنا۔ ناگوار ڈکاریں آنا جن سے سوءِ ہضمی پائی جائے۔ درج نہیں۔

کھچ۔ (ھ) (ہندو عورت) چڑ۔ ناراضی کا سبب۔

اثر۔ خارج۔

کھرسیلا۔ (ھ) خارشتی۔ کھجلی والا۔

اثر۔ خارج۔

کھجلاہٹ۔ چُل۔ خارش۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کھُدبُدی لگی۔ شوق پیدا ہوا۔ ہوس ہوئی۔ درج نہیں۔ (محاورات اُردو)۔

کھدیڑنا۔ (لکھنؤ) تعاقب کرنا۔ پیچھا کرنا۔ رگیدنا۔

بحر ؎
وہ آنکھیں یاد آئی ہیں مجھے جب دشت میں
غزالوں کو رگیدا ہے چکاروں کو کھدیڑا ہے
اثر۔ فیلن میں بھی درج ہے مگر اُس نے اسے دیہاتی زبان کہا ہے۔ میری زبان پر کھریدنا ہے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ جو کتب لغات میرے زیر مطالعہ میں اُن میں کھریدنا درج نہیں۔ قیاس کہتا ہے کہ دیہاتی لفظ کھیدنا سے بنالیا ہے جس کے معنی ہنکانا۔ بھگانا ہیں اور اسی سے اسم کھیدا ہے جہاں ہاتھیوں کو کھید کے پکڑتے ہیں اس کا ماضی بھی کھیدا ہوتا ہے اس سے التباس بچانے کو کھریدا کہا اور اُس سے مصدر کھریدنا بنالیا۔ کھیدنا خود نوراللغات نیز فیلن اور پلیٹس میں درج ہے۔ کھدیڑنا ہی لکھا ہے۔ استفسار پر لوگ کھریدنا کی تصدیق بھی نہیں کرتے۔ بطور واقعہ درج کردیا۔

کُھرا پڑنا۔ اوس گرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) رات کو کُھرا پڑا۔ (لغات اُردو)۔

کھرا پیسا۔ بات کا دھنی۔ لگی لپٹی نہ رکھنے والا۔ درج نہیں۔ فلاں کھرا پیسا ہے جو کہتا ہے وہ کرتا ہے۔

کھراد پر چڑھنا۔ تجربہ کار ہوجانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ سمجھ لیجیے کہ جس خوش قسمت کا مضمون اُس نے قبول کرلیا وہ کھراد پر چڑھ گیا۔ (اودھ پنچ)۔ خراد کا مہند کھراد ہے۔ اُردو میں یہی رائج ہے نہ کہ خراد۔

کھرپیچ۔ (لکھنؤ) دیکھو کھڑپیچ۔

کُھرچن باقی ہے۔ پہلا اندوختہ چلا آتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھرلی۔ (ھ) چوپایوں کے چارہ کھانے کی جگہ۔
اثر۔ خارج۔

کھرہا۔ (ھ) (عم) (ہندو) خرگوش۔
اثر۔ خارج۔

کھری سنانا۔ برا بھلا کہنا۔ صاف صاف کہنا۔ لگی لپٹی نہ رکھنا۔

داغ ؎
میرے نالے نے سنائی کھری کس کس کو
منہ فرشتوں کے یہ گستاخ یہ آزاد آیا

اثر۔ شعر کی بات اور ہے ورنہ محاورہ کھری کھری سنانا (بتکرار کھری) ہے جیسا خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے۔ (فقرہ) دوست وہی ہے جو کھری کھری سنائے۔ (اودھ پنچ)۔

کھرے سے کھوٹا ایسے کو سرا سر ٹوٹا۔ جو شخص نیکوں سے بدی کرے گا خسارہ بھگتے گا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھڑا رکھنا۔ استادہ رکھنا۔ قائم رکھنا۔
۲۔ حساب چلتا رکھنا۔
اثر۔ نمبر ۲ سے میرے کان آشنا نہیں۔ لغت نام نامعلوم میں بھی صرف معنی نمبرا استادہ رکھنا۔ قائم رکھنا درج ہیں۔

کھڑا کر کے دکھانا۔ (دہلی۔عو) مانگنے کے جواب میں انگوٹھا کھڑا کر کے دکھانا۔

صاف انکار کرنا۔ صاف مکر جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ فقرہ فحش سمجھا جاتا ہے۔ اس کا بدل انگوٹھا دکھانا ہے۔ اسی طرح کھڑا کرنا فحش ہے جب تک کسی دوسرے لفظ کے ساتھ نہ بولا جائے۔

کھڑا مسالا۔ ایسا مسالا جو سالن میں بغیر پیسے ہوئے ملایا جائے۔ مثلاً کھڑے مسالے کے پسندے۔ یہ درج نہیں۔

کھڑا ہونا۔ در و دیوار کا نصب ہونا۔

منیر ؎

مکان گور کہن فرش خاک بالش سنگ
کھڑے تھے بھاگنے کے واسطے در و دیوار

اثر۔ ایک تو در و دیوار کا نصب ہوتا عجیب و غریب زبان ہے۔ علاوہ براین شعر میں در و دیوار کا بھاگنے کے واسطے کھڑا ہونا بھاگنے کے واسطے مستعد یا آمادہ ہونے کے سوا کچھ نہیں۔ در و دیوار کے بھاگنے سے غالباً رلنے یا جگہ چھوڑ دینے کی طرف اشارہ ہے۔ منیر کے شعر میں مضمون آفرینی ہے اس سے محاورہ سازی فعل عبث ہے۔

کھڑا ہونا۔ ۲۔ گھوڑے کا چراغ پا ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں گھوڑے کے لیے کھڑا ہونا کے بدلے الف ہونا کہتے ہیں۔

کھڑ پیچ۔ (لکھنؤ) کوئی عیب نکالنا۔ حجت نکالنا۔ دیکھو کھڑپیچ نمبر ۲ نکالنا کے ساتھ۔

اثر۔ اور کھڑپیچ نمبر ۲ کا کہیں پتہ نہیں۔ یہ غالباً کھڑ پنچ (بے بجائے پ) کی خرابی اس میں نمبر ۲ پر یہ اندراج ہے: کیل یا کانٹے میں اگر جو کپڑا پھٹ جاتا ہے اسے بھی کھڑ پنچ کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں کھڑونچا یا کھونچا یا کھونچ کہتے ہیں (لگنا کے ساتھ)۔ کھونچا کپڑے کے لیے اور کھڑونچا کھال چھلنے کے لیے۔

اس سب اُکھڑ پیچ کا حاصل یہ ہوا کہ لکھنؤ سے مخصوص کھڑ پیچ اور کھڑ پنچ ہے بمعنی حجت تکرار اللہ اللہ خیر سلّا۔ اکھڑ پیچ بمعنی حجت۔ تکرار بھی نور اللغات میں درج ہے۔

کھڑکا نہ ہو۔ کوئی سُن نہ لے۔ شہرت نہ ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھڑکھڑیا۔ وہ چوکھٹا جس میں چھوٹی چھوٹی تختیاں لگی ہوتی ہیں اور جو ہوا اور روشنی آنے کے واسطے گاڑیوں اور کوٹھیوں میں لگاتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں کھڑکھڑی کہتے ہیں نہ کہ کھڑکھڑیا۔ انجم ؎

الٰہی کوئی ہوا کا جھونکا دکھا دے چہرہ اڑا کے آنچل
کہ جھانکتا بھی ہے وہ ستمگر تو کھڑکھڑی میں لگا کے آنچل

نیز اٹھی ہوئی کھڑکھڑیاں یہ پتہ کا ہے کو دیں گی کہ بگھی میں کون سوار ہے۔ (مشتاق زہرہ) کھڑکھڑیاں کھڑکھڑی کی جمع۔

کھڑ گنجا۔ سر سے گنجا۔ کریہہ منظر۔

اثر۔ جہاں تک مجھے علم ہے کھڑ گنجا انسان کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ اس کے معنی ہیں ناہموار۔ اونچا نیچا۔ مثلاً عورتیں

کہتی ہیں " کیسے کھڑ گنجے پیڑے بنائے ہیں۔ گول چکنے نام کو نہیں"۔ " کتیا کس سے لڑی ہے کہ کھڑ گنجی ہوگئی"۔ (کہیں کے بال نچے ہوئے کہیں بہ قرار)۔

کھڑی - کچی - ادھ کچری - جیسے کھڑی دال۔

اثر - کھڑی دال ایسی دال ہے جو گھونٹی نہ گئی ہو۔ دانے سالم رہیں مگر گلے ہوئے ہوں نہ کہ کچی یا ادھ کچری۔

کھڑی ایڑی - ایسے ایڑی جس میں خم نہ ہو۔

اثر - ایڑی میں خم ہونا یا نہ ہونا عجیب زبان ہے۔ اونچی ایڑی کا جوتا البتہ ہوتا ہے۔ اسے ہرن کھری کا جوتا بھی کہتے ہیں۔ غالباً اُسی کو کھڑی ایڑی سے تعبیر کیا ہے جس کی صحت بہت مشتبہ ہے۔

کھڑے گھاٹ کلپانا - کھڑے گھاٹ کپڑے دھلوانا۔

آتش ؎

گھڑی بھر رو کے کوئے یار میں یوں زنگ دل کھویا
کہ کپڑا جیسے مفلس نے کھڑے گھاٹ آ کے کلپایا

اثر - آتش کا شعر غلط نقل کیا گیا۔ زنگ دل کھویا جائے گا یا دھویا جائے گا؟ علاوہ برایں کھڑے گھاٹ کلپانا مہمل فقرہ ہے جب تک لفظ کپڑا اضافہ نہ کیجیے: کپڑا کھڑے گھاٹ کلپانا یہ بھی نہ بھولیے کہ روزمرہ کپڑے کھڑے گھاٹ دھلوانا کہتے ہیں نہ کہ کلپانا۔ آتش نے چونکہ زنگ کے ساتھ دھونا صرف کیا اب سوا اس کے چارہ نہ تھا کہ کپڑے کے لیے کلپانا لائے

حضرت مولف اسے محاورہ قرار دیتے ہیں!۔

کُھسنا - گرنا - تباہ ہونا - ڈھے جانا۔

اثر - حسب فیلن اس کا ایک مرادف کِھسکنا ہے وہ تو اُردو میں داخل ہے مگر یہ کُھسنا کم سے کم لکھنؤ کی بول چال نہیں۔

کھسیان پن - شرمندہ ہونا - جھیپنا۔ درج نہیں۔

کھُکھل - کھکھل - کھوکھلا - خالی۔

اثر - لکھنؤ میں کھوکھل (واو مجہول) یا کھوکھلا ہے۔ مفلس شخص کے لیے کُھک۔

کھکیڑ - (دہلی) بے فائدہ محنت مشقت۔ سختی (اٹھانا کے ساتھ)۔ ؎

آوارگی سے کوئے محبت کی ہاتھ اٹھا
اے ذوق یہ اٹھا نہ سکے گا کھکیڑ تو

۲۔ آپس کا لڑائی جھگڑا۔

اثر - ۱ دہلی کی تخصیص غلط۔ لکھنؤ میں بھی برابر مستعمل ہے بمعنی صدمہ - نقصان - سختی - (مثالیں)۔

کھکھیڑ اٹھانا - مصیبت جھیلنا۔ سختی اٹھانا۔ (لغت نامعلوم)۔

کمزور کے واسطے ہے ہر وقت کھکھیڑ
مونڈی جائے گی جس طرف جائے گی بھیڑ

آپس کا لڑائی جھگڑا۔ یہ مفہوم ادا کرنے کو لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔ نیز املا بجائے کھکیڑ کے کھکھیڑ ہے۔ پلیٹس میں دونوں صورتیں درج ہیں فیلن میں صرف کھکیڑ۔ مگر کھکیڑ اٹھانا

کے تحت معنی صرف تکلیف یا زحمت اٹھانا لکھتے ہیں۔ الغرض حضرت مولف کو کم سے کم کھکیڑ کے ساتھ کھکیڑ بھی لکھنا چاہیے تھا۔

کھکھیڑیں جھیلنا۔ بے فائدہ مشقت کرنا۔ زحمت اٹھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہ کھکھیڑیں ہماری جھیلی ہوئی ہیں لہٰذا یقین رکھیے کہ یہ آرزو پوری نہ ہوگی۔ (اودھ پنچ) کھکھیڑ اٹھانا درج ہے۔

کھگ۔ (س) ایک قسم کی ہندوانہ اونچی پگڑی۔

اثر۔ خارج۔

کھلاڑی کو کھلاڑی دیکھ کر چپ نہیں رہتا۔ خواہ مخواہ کھیل کی ہوس پیدا ہوتی ہے یا اپنا جتلانا منظور ہوتا ہے۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔

کھلا لا۔ (بفتح اول) نہانا اس طرح کہ سر سے پانی ڈالیں (لینا کے ساتھ) بیش تر جمع میں مستعمل ہے۔ (فقرہ) کھلالوں سے خوب نہائے زکام ہوگیا۔

اثر۔ اور صاحب کھلالا دکنی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں فوارہ! (دیکھیے شیکسپیر کی ڈکشنری)۔

کِھلاوے بھات مارے لات۔ احسان کرکے طعنے دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھلاوے گھی شکر مارے ایک ٹکر۔ احسان کرکے طعنے دینا درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھُلا ہوا خط آنا۔ ایسا خط آنا جس میں کسی کے مرنے کی خبر لکھی ہو۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

ہے مرگ پر حسین کا پیارا تلا ہوا
پہلے سے تعزیت کا خط آیا کھُلا ہوا

کھلائی پلائی پچتی نہیں۔ کھایا پیا انگ کو نہیں لگتا۔ ہضم نہیں ہوتا۔ مجازاً بے ایمانی پھلتی نہیں۔ (فقرہ) ایک دوسرے کو ہڑپ کر جانے، نیچا دکھانے کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان کے پیٹ تو بھرتے ہیں مگر کھلائی پلائی پچتی نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

کِھلائے کا نام نہیں رُلائے کا نام ہے۔ نیک کام اور حسن خدمت کی کوئی داد نہیں دیتا لیکن بری بات فوراً پکڑ لی جاتی ہے۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے: کھلائے کا نام نہیں رولائے کا الزام۔ (یعنی دوسرے نام کی جگہ الزام)۔ اور مطلب یہ ہے: احسان تو گیا گذرا ہوا بُرائی کا الزام سر پڑا۔ (محاورات ہند)۔

کِھلتا ہوا۔ موزوں۔ (محصنات) صورت نہایت اچھی تھی۔ رنگ بھی گورا نہیں تو کھلتا ہوا تھا۔

اثر۔ کھِلتا ہوا کے عام معنی موزوں ہرگز نہیں۔ مثلاً کھُلتا ہوا نمک کہیں تو یہ

مطلب نہ ہوگا کہ کھانے میں نمک موزوں یا مناسب ہے بلکہ یہ کہ قدرے تیز ہے گو اتنا تیز نہیں کہ ناگوار ہو۔ اسی طرح کھلتا ہوا رنگ ایسا رنگ ہے جسے نہ تو گورا کہہ سکتے ہیں نہ کالا یا سانولا۔ دوسرے الفاظ میں گندمی رنگ ہے۔

کھلڑ۔ (ھ) (عم) وہ بڑھیا عورت جس کے جسم سے پر گوشت کی جگہ کھال ہی کھال رہ گئی ہو۔
۲۔ چمڑے کی بتچی۔
اثر۔ خارج۔

کھلڑی۔ کھلری۔ (ھ) کھال کی تصغیر
اثر۔ خارج۔

کھل کر ہنسنا۔ بے تکلف یا بے تحاشا قہقہہ لگانا۔ درج نہیں۔ ؎

وہ شرمیلی آنکھیں وہ شرمیلی صورت
وہ ہنسنا بھی کھل کر نہیں جانتے ہیں

(از ناول نشتر)۔

کھلونا بنا رکھا ہے۔ کچھ عزت و توقیر نہیں۔ مسخرہ بنا رکھا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھل کھل ہنسنا۔ آواز سے متصل ہنسنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہنسی کے مارے لوٹی جاتی ہے۔ کھل کھل ہنس رہی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کھلے بازار کماتی ہے۔ (عم) زن فاحشہ ہے۔ کسبی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

کھلے بندھن۔ (لکھنؤ) کنایہ اُس شخص سے جو آزاد ہو اور پابند کسی چیز کا نہ ہو۔
اثر۔ لکھنؤ میں کھلے بندھن نہیں بلکہ کھلے بندوں بولتے ہیں جس کی مثال میں خود ہی گلزار نسیم کا یہ شعر پیش کیا ہے۔ ؎

کہہ کر کھلے بندوں جی کی تنگی
بے ننگ ہوئی وہ شوخ ننگی

کھمبا نوچنا۔ دور سے دھمکی دینا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

کھنا الٹ دینا۔ حکم کے خلاف کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

کھنڈا پڑنا۔ کام میں خرابی آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

کھنڈلا۔ (بالفتح) (دہلی) مچھلی کے گوشت کا ٹکڑا خصوصاً اور ہر گوشت کا ٹکڑا عموماً۔
۲۔ قتلا۔ ٹکڑا۔
اثر۔ لکھنؤ میں بھی کھنڈلا بیان کردہ معنی میں برابر مستعمل ہے۔
کھنڈلا یہ مچھلی کے کٹے ہوئے ٹکڑے۔ (لغت نام نا معلوم) بے پکا کھنڈلا پکا قتلا۔

کھُنڈلا۔ (بالضم) (لکھنؤ) وہ لڑکا جس کے دودھ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے ہوں۔ مؤنث کے لیے کھنڈلی۔ دہلی میں کھونڈا۔ کھونڈی۔
اثر۔ حالاں کہ لکھنؤ میں کھونڈا کے سوا

کھنڈ لاکوئی بولتا ہی نہیں۔ دودھ کے دانتوں کی تخصیص بھی غلط۔ سامنے کا دانت یا دانت ٹوٹے ہونا چاہیے بچہ ہو یا بوڑھا۔ لغت نام نا معلوم میں یہ اندراج ہے:۔ کھونڈا۔ وہ شخص جس کے دانت دو چار یا ایک ٹوٹا ہو۔ (آگے کے دانتوں کی تخصیص ضروری تھی وہ نہیں کی گئی)۔

کہنے پر لگ جانا۔ کسی کی بات بے سوچے سمجھے مان لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) انسان کو جو کام کرنا ہو پہلے اس کے عیب ہنر جانچ لے دوسرے کے کہنے پر نہ لگ جائے۔

کہنے سُننے سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ لگائی بجھائی کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ بد گمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ان امور پر صاحب کو اعتنا نہیں ہوئی مگر کہاں تک۔ کہنے سُننے سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ (شریف زادہ)۔

کہنے سننے سے دیواریں ٹل جاتی ہیں۔ لگائی بجھائی سے استقلال میں فرق آجاتا ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) احتیاطاً گوش گذار کرتا ہوں کہ بندہ بشر ہو۔ کہنے سُننے سے دیواریں ٹل جاتی ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

کھوپ بھرنا۔ (واو مجہول) پھٹا ہوا کپڑا سینا۔ درج نہیں۔

کھُوپری۔ کھُوپڑی۔ سر کے اوپر کا حصّہ۔ چندیا۔

اثر۔ یہ وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ خواص رار مہملہ سے بولتے ہیں اور عوام رار ہندی سے۔

کھوٹی ساعت۔ برا وقت۔ بری گھڑی۔ درج نہیں (فقرہ) کھوٹی ساعت نہ آوے۔ (فیلن)۔

کھوج۔ (دہلی) سراغ۔ پتا۔

ناسخ ؎

نہ اُس نورِ مجسم کا لگا کھوج
پھرے ایسے کہ ہارے چاند سورج

ذوق ؎

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا
اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

اثر۔ جب لفظ کھوج ناسخ کے کلام میں بھی موجود ہے تو اسے دہلی سے مخصوص کرنا کیسا۔

کھوجی۔ کھوجیا۔ سراغ لگانے والا۔ سراغی۔

اثر۔ کھوجیا ٹکسال باہر۔ (لغت نام نا معلوم نیز اودھ پنچ:۔ "بڑے کھوجی۔ پرلے سرے کے جاسوس۔ اعلیٰ درجے کے سراغی"۔ فیلن میں بھی صرف کھوجی درج ہے کھوجیا کا پتہ نہیں۔

کھودا پہاڑ نکلی چوہیا۔ محنت زیادہ کی نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

کہو دن کی سنے رات کی۔ (ع و) سوال کے برخلاف جواب دینے والے کی نسبت مستعمل ہے۔

اثر۔ پوری مثل اس طرح ہے: کہو دن کی اُسنے رات کی۔ کہو کپڑے کی سُنے گات کی = جو بات ہے سو الٹی ہے۔ کم فہم کو کہتے ہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھوسرا۔ (واؤ مجہول) پرانی ٹوٹی ہوئی جوتی۔

اثر۔ (یہ رار مہملہ سے نہیں بلکہ رائے ہندی سے ہے کھوسڑا (س ساکن) (فقرہ) جوتا اندر سے سوت نکل کھوسڑا ہو گیا... مری گھونس کو کھینچتی پھرتی تھی۔

کہو سیدھی سمجھے اُلٹی۔ بد دماغ۔ چڑچڑا۔ درج نہیں۔

کھو کر سیکھنا۔ نقصان اٹھا کر تجربہ حاصل کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

کھولتا پانی۔ جوش کھاتا ہوا بہت گرم پانی۔ درج نہیں۔

آرزوؔ ؎

آنسوؤں کا پی کے پانی کھولتا
آرزوؔ چھلکے پہ چھلکے ؎ چکا

کھولن پڑنا۔ سوزش ہونا۔ مجازاً صدمہ ہونا۔ رنج ہونا۔ مثلاً نقصان میرا ہوا تمہیں بے کار کی کھولن ہے۔ درج نہیں۔

کھولو بی مقنا (مقنع) گھر سنبھالو اپنا۔ مثل۔ عورتیں کسی دوسری عورت کو ذمہ دار قرار دینے کے وقت بولتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خالی عورتوں سے نہیں بلکہ مردوں سے بھی فرمائش ہے کہ جالی کی نقاب ڈالو پردے کی بوبو بن جاؤ۔ کھولو بی مقنا (مقنع) گھر سنبھالو اپنا۔

کھونپ بھرنا۔ کپڑے کے پھٹے ہوئے حصہ کو سینا۔

اثر۔ کپڑے کا جو حصہ سلائی سے چھوٹ جلئے اُس کو سینا بھی کھونپ بھرنا ہے۔ کھونپ بغیر نون غنہ کھوپ بھی ہے یہ تلفظ درج نہیں۔ فیلن میں بہر دو طرح درج ہے۔

کھونٹے سے بندھنا۔ (عو)۔ نکاح ہونا۔ شادی ہونا۔ پابندی ہونا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے کسی کا مطیع و فرمانبردار ہونا۔ عورتیں مرد کے متعلق بھی بولتی ہیں اگر وہ بیوی کا مرید ہو۔ مثلاً موا اللہ دگدھا تیرے کھونٹے بندھا۔

کھونچا لگنا۔ (بضم اول واو مجہول نون غنہ) کپڑے کا کسی چیز مثلاً کیل میں اٹک کر پھٹ جانا۔ درج نہیں۔

کھوندنا۔ (ھ۔ نون غنہ) پاؤں سے کچلنا۔ روندنا۔

اثر۔ خارج۔

کھونڈا۔ وہ شخص جس کے دانت دو چار یا ایک ٹوٹا ہو۔ (آگے کے دانتوں کی تخصیص ضروری تھی وہ نہیں کی گئی)۔

کھویا ہوا سا رہنا۔ کسی فکر میں محو ہونا۔ اپنے ہوش میں نہ ہونا۔ درج نہیں۔ جلالؔ ؎

کھوئے ہوئے سے ملے ہو مجھ کو
تم بھولے ہو راہ کس کے گھر کی

کھوے سے کھوا لڑنا۔ شانے سے شانہ چھلنا۔ انتہا کی بھیڑ میں چلنا۔ اِس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (کھوے سے کھوا چھلنا درج ہے)۔

کہہ سن لینا۔ بات چیت کرنا۔

امیر ؎

خدانے دن یہ دکھلایا کہ وہ بہت مہماں آیا
ملے تو شیخ سے کہہ سُن کے دو دن کو حرم لے لو

اثر۔ کہہ سُن لینا خاطر جمع کرنا۔ معاملہ طے کرنا ہے۔ یہی مفہوم مشورہ کرنے معاملہ طے کرنے کا امیر کے شعر سے بھی نکلتا ہے۔ بات چیت کرنے سے مطلب بخوبی واضح نہیں ہوتا۔ میری تائید میں محاورات ہند کا اندراج بھی ہے :۔ کہہ سن لو یہ خاطر جمع کر لو۔ معاملہ طے کر لو۔

کیے دھرے پر پانی پھرنا۔ محنت اکارت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) غریب کے کیے دھرے پر پانی پھیر دیا۔

کھے۔ (ھ) (ہندو)۔ خاک۔ دھول۔ گندگی۔ کھے کھانا (ہندو) جھک مارنا۔ جھوٹ بولنا۔

اثر۔ خارج۔

کھیپ۔ بکسر اول۔ یائے مجہول۔ اینٹ وغیرہ کا بوجھ جو ایک دفعہ میں اٹھایا جائے۔ درج نہیں۔

کھیت پانسنا۔ کھیت میں پانس ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کھیت پانسے گئے یا چو لھے گرم ہو چکے تھے۔ (حاجی بغلول)

کھیدنا۔ (ھ) نکال دینا... (گنوار) ستانا۔ دُکھ دینا۔

اثر۔ خارج۔

کھیر کھائے دانت لوٹا۔ طنزیہ نزاکت کی تعریف۔ درج نہیں۔

کھیڑ۔ (ھ) شکاری کا شکار سے خالی ہاتھ واپس آنا۔

اثر۔ خارج۔

کھیڑی۔ (ھ) ایک قسم کا عمدہ لوہا۔

اثر۔ خارج۔

کھیسیں نکالنا۔ کنایہ ہے ایسی ہنسی سے جس میں دانت نکل آئیں۔

اثر۔ اس سے ڈر یا کھسیانی پن کا عنصر جدا نہیں کیا جاسکتا۔ لغات اُردو میں بھی لکھا ہے ڈر کر دانت نکالنا۔ مثلاً بندر نے کھیسیں نکال دیں۔

کھیل نہ جانے مرغ کا اڑانے لگا باز۔ اپنے حوصلے سے زیادہ کام اختیار کیا درست کیوں کر ہو۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کھیلی کھائی۔ کارکردہ۔ تجربہ کار۔

اثر۔ ایک مفہوم ہے ایسی عورت جو باوجود شادی نہ ہونے کے باکرہ نہ ہو۔ (فقرہ) کھیلی کھائی عورتوں کو اندرون حرم خانہ بھیجتے اور شب باش ہونے میں مانع نہ ہوتے تھے۔ (اودھ پنچ)۔

کہیں آئی نہ گئی۔ اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔ انتہا کی تیزی دکھانے کو بھی لاتے ہیں۔ انیس ؎

کانٹ چھانٹ اور وہ لگاوٹ وہ رکھائی نہ گئی
سینکڑوں خون کیے اور کہیں آنچ نہ گئی

درج نہیں۔

کہیں ٹوٹکوں سے گاج ٹلی ہے۔ (مثل) جو مصیبت نازل ہونے والی ہوتی ہے وہ ٹالے نہیں ٹلتی۔ (گاج بمعنی بجلی)۔ درج نہیں۔ (دیکھیے اودھ پنچ)

کھینچو نہ کمان بنو نہ پٹھان۔ بغیر ہنر دکھائے توقیر نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کہیں خیر خوبی کہیں ہائے ہائے۔ زمانے کا یہی رنگ ہے کہیں عیش و آرام کہیں رنج و ملال۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کہیں سے کہیں۔ فاصلۂ دور و دراز۔ بہت دور۔

ذوق ؎

ہوں طائر خیال نہ پر ہیں مرے نہ بال
پر اڑ کے جا پہنچتا کہیں سے کہیں ہوں میں

اثر۔ پورا روزمرہ کہیں سے کہیں ہوتا ہے اور اس کے مجازی معنی وسعت خیال ہیں۔ یہ امر خود ذوق کے شعر سے واضح ہیں۔ مزید مثال یہ ہے:

ہونہار بچے چار دن بتانے ہیں کہیں سے کہیں ہو رہتے ہیں۔

کہیں کا نہ رکھا۔ بالکل برباد کر دیا۔ درج نہیں۔ انجم ؎

فریب میں ان بتوں کے آکر رہا نہ دنیا کا میں نہ دیں کا
برا ہو اس عشق کا الٰہی رکھا نہ اس نے مجھے کہیں کا

کہیں لاٹھی مارنے سے پانی جدا ہوتا ہے۔ کسی کی دراندازی سے آپس کے میل جول میں فرق نہیں آتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) عزیز داری کیسی بلکہ خون شریک ہے کہیں لاٹھی مارنے سے پانی جدا ہوتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

کھیٹی۔ (ھ) سوکھی کٹی ہوئی جھاڑی وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

کے آمدی کے پیر شدی۔ (ف۔ مثل) تھوڑے سے تجربہ پر اترانے کی نسبت بولتے ہیں۔

اثر۔ باضافۂ عطف کے ساتھ بولتے ہیں: کے آمدی و کے پیر شدی۔ (فقرہ) رائے دینے کے لیے اکڑ کر بیٹھ گیا اور اپنے تئیں "کے آمدو کے پیر شدی" کا مصداق بنا دیا۔ (اودھ پنچ)۔

کیا اور کر نہ جانا۔ کام سلیقے سے نہیں کیا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سپر ڈالنے کے یہ معنی ہوں گے کہ کیا اور کر نہ جانا۔ (اودھ پنچ)۔

کیا اور کر نہ جانا میں ہوتی تو کر دکھاتی۔ (مثل) ہماری صلاح پر چلتے تو نقصان نہ ہوتا۔

اثر۔ مثل صرف اتنی ہے: کیا اور کر نہ جانا باقی فضول کا الحاق ہے۔ (فقرہ) مایوسی اور کوشش میں عداوت ہے۔ سپر ڈال دینے کے یہ معنی ہوں گے کہ کیا اور کر نہ جانا۔ (اودھ پنچ)۔

کیا بڑھ کے لات ماری ہے۔ کسی کی ہمت وجرأت کی اس اندازسے تعریف کرنا کہ اس میں مذاق کا پہلو نکلے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) واہ صاحب واہ کیا بڑھ کے لات ماری ہے۔ (اودھ پنچ) (بٹیر بازوں کی اصطلاح سے مستعار ہے)۔

کیا بلّی نے چھینک دیا۔ یعنی تم جو اس کام سے باز رہے اس کی یہی وجہ ہے۔ جاہل لوگ چھینک کو منحوس سمجھتے ہیں کام نہیں کرتے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کیا بھولا پھرتا ہے۔ کس لیے غافل یا متکبر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

کیا پاؤں کی مہندی گھس جائے گی۔ آنے میں کیا تکلف ہے، کیوں پس و پیش ہے۔ تامل ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کسی وقت شب کو بند گاڑی میں یہاں تک آؤ کیا پاؤں کی مہندی گھس جائے گی (فسانۂ آزاد)۔

کیا چٹک ہے۔ خوش نما ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کیا چندن کی چٹکی کیا گاڑی بھر کا منہ۔ عمدہ تھوڑی چیز بھی بہت بڑی چیز سے اچھی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کیا دھرا خاک میں ملنا۔ محنت برباد ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سب کیا دھرا خاک میں ملا جاتا ہے خدا کے لیے کوئی فریاد کو پہنچو۔ (اودھ پنچ) (کیا دھرا اکارت ہونا درج ہے)۔

کیا مُنہ پر پھٹکار برستی ہے۔ کیسا بے رونق اور اداس چہرہ ہے کیا بے نور چہرہ ہے۔ انتہا کا بے حیا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

کیا مُنہ ہے۔ کیا حقیقت ہے۔ کیا اصل ہے۔ کیا حوصلہ ہے کیا مجال ہے۔

کیا ہاتھوں میں مہندی لگ رہی ہے۔ کام کیوں نہیں کرتے۔ کیا عذر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کَیّت۔ (ھ) دمدار ستارہ۔
۲۔ مجرم کے مارنے کا تازیانہ۔
اثر۔ خارج۔

کَیُت۔ (ھ) ایک درخت اور اس کے پھل کا نام۔
اثر۔ خارج۔

کیسہ میں روپیہ، مُنہ میں گڑ۔ روپیہ پاس ہوتا ہے تو دل تازہ مُنہ شیریں رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کیسی مسجد کیسا مندر جو دیکھو وہ دل کے اندر۔ یہ قول وحدت وجود والوں کا ہے اُن کی مُراد اس سے یہ ہے کہ دل میں سب کچھ موجود ہے۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے اور اسی طرح بہتر ہے:
"کیسی مسجد کیسا مندر جب دیکھو من کے اندر"۔ یہ جس کو مسجد یا مندر میں ڈھونڈتے ہو (یعنی خدا) وہ ہر وقت دل میں ہے۔ (محاورات ہند)۔

کیفیت ہونا۔ حال آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آج مولانا کو کیفیت ہوئی۔ (لغات اردو)۔

کیل کانٹے سے لیس۔ ہر مصیبت سے مقابلہ کرنے کو تیار۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کیل کانٹے سے لیس ہو کر بے دھڑک چل کھڑا ہوا۔

کیل کانٹے سے لیس رہنا۔ ہر وقت ہوشیار اور مستعد رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ہندوستان کے علم برداران تہذیب ہر وقت کیل کانٹے سے لیس رہتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ (لیس بالفتح)۔

کیلوس۔ (یونانی) غذا کا معدے میں پہلا ہضم۔
اثر۔ خارج۔

کیلے کی گوب ہے۔ نرم اور نازک ہے۔ درج نہیں۔

کیموس۔ (یونانی) غذا کا معدے میں دوسرا ہضم جو کیلوس کے بعد کا ہوتا ہے۔
اثر۔ خارج۔

کیمیا گر کیسا جو مانگے پیسا۔ جو کیمیا سازی کا مدعی ہو کر بھیک مانگتا ہے وہ دغا باز ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کینچلی۔ ایک کپڑا جس میں نہایت باریک سوراخ ہوتے ہیں۔ ڈوپٹے اور کرتوں میں کام آتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کینگڑی۔ وہ ساز جو فقیر بجاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کینیا۔ (اردو) صفت۔ (لکھنؤ) مکار اور خود غرض آدمی۔
اثر۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہرگز نہیں۔ ایسے شخص کو کائیاں کہتے ہیں نہ کہ کینیا۔ اس عجیب و غریب لفظ کو نہ معلوم کہاں سے لا کے لکھنؤ کے سر تھوپ دیا ہے بغیر سند پیش کیے۔

کیوڑ۔ (ھ) ملی ہوئی دالیں۔
اثر۔ خارج۔

کیوں آسمان پر ڈھیلے پھینکتا ہے۔ مراد بے وقوفی اور فضول کام سے ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

کیوں جان کھاتا ہے۔ کیوں دق کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کیوں دانت نکالتا ہے۔ کیوں بے محل ہنستا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

کیوں مستی ہوتا ہے۔ کیوں محنت شاقہ برداشت کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گ

گابھی۔ (ھ) ناؤ اور جہاز کا ایک پردہ جو بادبان کی قسم سے ہوتا ہے۔

اثر۔ خارج۔

گاتی۔ عورتیں چادر یا دوپٹے کو دونوں کاندھوں پر ڈال کر سینہ پر باندھ لیتی اور اس کو گاتی کہتی ہیں۔ (باندھنا۔لگانا کے ساتھ)۔

اثر۔ چادر نہیں صرف ڈوپٹے کے ساتھ یہ ترکیب کی جاتی ہے۔ علاوہ بر ایں ڈوپٹہ سینے پر نہیں کمر میں باندھا جاتا ہے۔ گاتی مارنا بھی ہے وہ درج نہیں۔ (فقرہ) ہر چند بڑی احتیاط سے گاتیاں ماری گئیں مگر پھر بھی جوبنوں کی سرکشی ......

(مشتاق زہرہ)۔

گاج۔ (ہندو) ۱۔ بجلی۔برق۔گرج۔

۲۔ غضب۔قہر۔غصہ۔

گاج ٹلنا۔ مصیبت کا گذر جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھلا کہیں ٹوٹکوں سے گاج ٹلتی ہے۔ (گاج بمعنی بجلی)۔

گاج گرے۔ کوسنا۔خدا کا قہر نازل ہو۔

شوق قدوائی ؎

ڈھٹائی تو دیکھو کہ آئی نہ لاج

ڈسیں سانپ اُس کو گرے اس پہ گاج

اثر۔ شوق کے شعر میں بھی گاج بمعنی بجلی (گرنا کے ساتھ) نظم ہے (مجازاً قہر خدا نازل ہو)۔ گاج بمعنی قہر الٰہی دیہاتی زبان ہے۔ اودھ پنچ کی یہ عبارت دیکھیے:۔

"مثل مشہور ہے "ٹوٹکوں سے گاج نہیں ٹلتی" (گاج دیہاتی زبان میں غضب الٰہی کو کہتے ہیں۔ بات ہے تو ٹھیک۔ مگر کوئی مانتا نہیں)۔

گادنا۔ (ھ) (ہندو) دبانا۔ٹھونسنا۔

اثر۔ خارج۔

گاردے والے۔ محافظ، سپاہی (انگریزی گارڈ (Guard) سے بنایا ہے) درج نہیں۔ (فقرہ) گاردے والوں نے کہا صاحب یہ جتنے ہیں ان سب کا یہ گرد ہے۔ (خدائی فوجدار)۔

گاڑھ۔ (ھ) (عو) مصیبت مشکل۔ دشواری۔ گاڑھ پڑنا۔ مشکل پیش آنا۔

اثر۔ خارج۔

گال پچک جانا۔ گال پٹک جانا۔ گالوں کا بیٹھ جانا۔ دُبلا ہو جانا۔

اثر۔ یہ عجیب و غریب محاورے میں نے نہیں سُنے نہ تحقیق ہو سکی۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں گال پچ پچ گئے۔

گھر میں نہیں ہیں دانے اماں چلیں (میاں چلے) بھنانے۔ مفلسی میں جھوٹی ڈھارس دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گھر میں ... نہ روٹی نہ کپڑا۔ ایک کا لاڈ اتنا بڑھا کہ دوسری کے مرنے جینے کا خیال ہی نہ رہا۔

(اودھ پنچ)۔

گانٹھ باندھنا۔ (کنایتہً) یاد رکھنا۔

اثر۔ اس کے دوسرے معنی ہیں معاہدہ کرنا۔ وہ درج نہیں۔ (فیلن)۔

گانٹھ بھرا۔ پیچیدہ۔ دشوار معاملہ۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔ نیز بمعنی دولت مند۔ روپے والا۔ یہ مفہوم بھی درج نہیں۔ (فیلن)

گانٹھ سا ہے۔ موٹا تازہ زور آور ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

گانٹھ کا دیجیے عقل کا نہ دیجیے۔ عقل کا گر نہ بتانا چاہیے بلکہ کچھ نقد دے دینا چاہیے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ گھوڑے کو گھر کیا دور ہے۔ تیز آدمی کو گھر پہنچنا ایسا ہی آسان جیسے تیز رو کو گھوڑے کو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

گانٹھ کھولنا۔ ۳۔ کنایتہً۔ خوب خرچ کرنا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے کسی کو فریب دے کر روپیہ حاصل کرنا۔

رباعی

یاروپیہ بنچے تو ہیں بس کی گانٹھ
ہر وقت ہے فکر کھولیں ہم کس کی گانٹھ
کر لیتے ہیں ہر ایک کی کملی کتھری
پا جاتے ہیں جس وقت پہ جس تس کی گانٹھ

(اودھ پنچ)

گانٹھ گرہ کچھ نہیں۔ (دہلی) بالکل مفلس ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں: گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں۔ اتنا اضافہ بھی کر دیتے ہیں: گٹے والے ہو۔

گانٹھ لگانا۔ گرہ دینا۔ درج نہیں۔

گانٹھ نہ مٹھی پھڑ پھڑاتی اٹھی۔ (مثل) پیسہ پاس نہیں حوصلہ بہت کچھ۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

گانجنا۔ گانجھنا۔ (ھ۔ نون غنہ) بدتمیزی سے کپڑے کی تہیں توڑ کر مل دل ڈالنا۔ مل دل ڈالنا۔

اثر۔ خارج۔

گانسا۔ (ھ۔ نون غنہ) وہ حصہ جسم کا جو انگلیوں اور انگوٹھے کے درمیان ہوتا ہے۔ گانسی لوہے کا پھل جو تیر پر لگاتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

گانگن۔ (ھ۔ نون غنہ) ایک قسم کا پھوڑا۔ دُنبل۔ پھوڑا جس کا منہ اوپر کی طرف نہ ہو۔

اثر۔ خارج۔

گانے والے کا مُنہ نہیں رہتا۔ (مثل) محنتی اور کام کرنے والے آدمی سے خالی نہیں بیٹھا جاتا ہے۔

اثر۔ اس طرح بھی یہ مثل ہے: گانے والے کا منہ اور ناچنے والے پیر کا نہیں رہتا اور اس کا مفہوم ہے کہ ہنر مند اپنے ہنر کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ (آئینۂ محاورات) اسے بھی لکھنا چاہیے تھا۔

گاؤزوری۔ ۲۔ کشتی کے ایک پیچ کا نام۔

اثر۔ میں نہیں واقف۔ گاؤزوری (کرنا۔ دکھانا کے ساتھ) زبردستی کرنا۔ بل کی لینا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

گاؤں کا جوگی جوگنا۔ ان گاؤں کا سدھ۔ وطن میں کوئی کیسا ہی ہنر پیدا کرے عزت نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات) ؎

"لعل قیمت کو پہنچتا ہے بدخشاں چھوڑکر"

گاہک اٹھ گئے۔ قدردان خریدار باقی نہیں رہے۔ اس طرح درج نہیں۔ انیس ؎

کس وقت یہاں چھوڑ کے ملک عدم آئے
جب اٹھ گئے بازار سے گاہک تو ہم آئے

گاہنا۔ (ھ) غلے کا کچلنا۔
۲۔ (عم) تلاش کرنا۔
۳۔ (عم) ڈھونا۔
اثر۔ خارج۔

گائے کا دودھ سو مائے کا دودھ۔ گائے کا دودھ ویسا ہی مفید ہوتا ہے جیسے ماں کا دودھ۔ درج نہیں۔ (فیلن)

گاتے گاتے کلاونت ہو جاتا ہے۔ آدمی کام کرتے کرتے ہوشیار و تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

گائے نہ بچھی۔ نیند آوے اچھی۔ بےزر اور بے مال بے فکر ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

گاین۔ (ھ) ایک قسم کا سرادن جس سے ہل چلاتے ہوئے کھیت کی گھاس دور کرتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

گپت رکھنا۔ (دہلی) پوشیدہ رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مدت تلک یہ بات گپت رکھی۔ (باغ و بہار)۔

گبڑ سبڑ۔ لبڑ سبڑ کی دوسری صورت۔ اٹکل پچو باتیں یا کام کرنا۔ درج نہیں۔

گپ گپ کھانا۔ اندھا دھند کھانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں غپ غپ یا غپا غپ کھانا ہے۔ بڑے بڑے نوالے جلدی جلدی نگلنا۔

گپکنا۔ (ھ۔ بفتح اول) نگلنا۔
۲۔ (بضم اول و فتح دوم) ہوا میں جاتے ہوئے گیند کو ہاتھ میں لے لینا۔
اثر۔ خارج۔

گپ لڑانا۔ مہمل اور لغو شیخ چلی کی سی باتیں کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم تو شاید قبر میں بھی فرشتوں سے گپ لڑاؤ۔

گت بنانا۔ برا حال کرنا۔ ذلیل کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

گتّی۔ (ھ) ایک قسم کی چھوٹی پگڑی جو سپاہی استعمال کرتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

گٹ گٹ۔ (ھ) پانی کی آواز جو ایک برتن سے دوسرے برتن میں انڈیلنے سے ہوتی ہے۔ وہ آواز جو کسی رقیق شے کی جلد جلد پینے سے ہوتی ہے۔
اثر۔ پھر غٹ غٹ کیا ہوا جسے خود علٰحدہ اندراج ہے۔ گٹ گٹ گنوارو زبان

ممکن ہو تو ہو۔

گٹّنی ۔ (ھ) نیل کا ٹکڑا جو مربع کاٹا جاتا ہے۔
اثر۔ خارج۔

گٹھوانسی ۔ (ھ) گٹھا کا بیسواں حصّہ۔
اثر۔ خارج۔

گٹھوت ۔ (ھ) دو آدمیوں کا میل جول۔ سازش۔
اثر۔ خارج۔

گٹھونڈ ۔ (ھ۔ نون غنہ) تحویل۔ امانت جو تھیلی میں رکھی ہو۔
اثر۔ خارج۔

گجری۔ گوجری ۔ گوجر کی عورت۔
اثر۔ گجری اس کو بھی کہتے ہیں جو کھلونا عورت کی شکل کا ہوتا ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔

گجک ۔ (بفتح اول و دوم) ہاتھی چلانے کا آلہ۔ (اسے گجبانک بھی کہتے ہیں)۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہاتھی کو گجک مارا وہ ڈورتا ہوا چلا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

گجگجا ۔ گیلا گیلا۔ ایسا نرم جو ناگوار ہو۔
اثر۔ صاف صاف بالفتح لکھا ہے۔ صحیح بکسر اول وسوم ہے۔ یہ غالباً کتابت کی غلطی ہے کیوں کہ گجگجانا میں صحیح اعراب دیے ہیں۔

گجھیا ۔ مونث۔ چھوٹا گوجھا۔
اثر۔ گوجھے کے علاوہ گجھیا اُردو میں مستعمل نہیں۔ کم سے کم میری نظر سے نہیں گذرا۔

گدّا ۔ (بالفتح) جوار یا جو یا گیہوں کا خوشہ جو پک جانے کے قریب ہو چری کی ٹوپی۔
اثر۔ خارج۔

گدّا ۔ (ھ۔ بالضم) درخت کی موٹی اور مضبوط شاخ۔
اثر۔ خارج۔

گدّا کھانا ۔ گر پڑنا۔ پٹخنی کھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسا گدّا کھایا کہ ہلنا دشوار ہے۔ (گدّا بفتح اول و دال مشدد)۔

گدالا ۔ (ھ) بڑی کدال جس سے زمین کھودتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

گدما ۔ (ھ) ایک قسم کا ملائم پشم دار کمل۔
اثر۔ خارج۔

گدھا ۔ بروزن چڑھا ہے لیکن عوام کی بول چال میں بروزن تسما ہے۔ خر کم عقل۔
اثر۔ میں نے کیا عوام کیا خواص کسی کو بجز گدھا گد۔ ہا (بروزن تسما) بولتے نہیں سنا۔ فیلن میں اکثر خواص کے ساتھ اگر عوام کے تلفظ میں اختلاف ہوتا ہے تو وہ بھی درج ہوتا ہے یہاں ایسا نہیں۔ البتہ پلیٹس نے دونوں تلفظ لکھے ہیں۔

گدھا دھوئے سے بچھیڑا نہیں ہو جاتا ۔ کمینہ کسی تدبیر سے شریف نہیں ہو جاتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گدھوں کے ہل چلنا۔ کسی جگہ کا ایسا ویران ہونا کہ وہاں گدھے چرتے پھریں۔ نہایت ویران ہونا۔

اثر۔ یہ بیشتر بصیغۂ واحد بولا جاتا ہے۔ گدھے کا ہل چلا دیا۔ (فقرہ) گھر تو خیر دل پر بھی گدھے کا ہل چلا دیا۔ (اودھ پنچ)

گدھے ہل چلیں تو بیل کون خریدے۔ کمینوں سے انتظام ہو تو شریفوں کی قدر کون کرے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گدھے کا کھایا پاپ میں نہ پن میں۔ مثل۔ جو شخص مستحق نہ ہو اُس کے دینے کا عذاب نہ ثواب۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے: گدھے کا کھایا کھیت پاپ نہ پن۔ (محاورات ہند) شیخی بازوں کی باتیں ہی باتیں ہوا کرتی ہیں۔

اثر۔ یہی مثل اختصار کے ساتھ اس طرح ہے: گرجتے برستے نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گدھے کو انگوری باغ۔ مثل۔ نالائق کو بڑا کام بے وقوف کو بڑا رتبہ دینے کی جگہ مستعمل ہے۔

اثر۔ محاورات ہند میں یہ مثل اس طرح ہے: "گدھے کو انگوری باغ کی کیا قدر" اور اُس کا مطلب ہے احمق کو خوبی کی قدر کہاں۔

گدھے کو مار مار کے گھوڑا بناتے ہیں۔ تربیت سے نااہل بھی راہ راست پر آجاتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شہزادے نے کہا ایسا بھی ہوتا ہے۔ مثل چلی آتی ہے کہ گدھے کو مار مار کے گھوڑا بناتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

گدھے کی دُم سمجھنا۔ کچھ نہ سمجھنا۔ درج نہیں۔ مثلاً خاک سمجھیں گدھے کی دُم۔

گدّی کی طرف چوٹی ڈھونڈنا۔ موقع نکل کر تدبیر سوچنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم وقت گذر جانے کے بعد گدّی کی طرف چوٹی ڈھونڈھتے ہو۔ وہ دو قدم آگے سے اُس کی پیشانی والے چار بال اس پھرتی اور چالاکی اور استواری سے پکڑتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

گدّا۔ (بالفتح) (دکن) چھکڑا۔ بوجھ لادنے کی گاڑی۔

اثر۔ خارج۔

گڈّی باندھنا۔ چند چیزوں کو ایک جا کر کے باندھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کتاب کی گڈّی باندھو۔ (لغات اُردو) پڑاقوں کی گڈّی بھی ہوتی ہے۔

گذارہ (گزارہ) ملنا۔ گاؤں کی آمدنی سے بسر اوقات کے موافق ملنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے گذارہ ملتا ہی نہیں۔ (لغات اُردو)۔

گذر ہونا۔ قیام ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) اس گھر میں ضرور کسی جن کا گذر ہے۔ (لغات اُردو)۔

گر بدولت برسی مست نہ گردی مردی۔ (مقولہ) مرد وہ ہے جس کو دولت پر گھمنڈ نہ ہو۔ درج نہیں۔ (خزینتہ الامثال)۔

گرجتے ہیں سو برستے نہیں۔ مثل۔ زبانی شیخی بگھارنے والوں سے کچھ نہیں ہوسکتا۔

گرچ۔ (ھ۔ بضم اول وفتح دوم ونیز بسکون دوم رائے ہندی سے بھی ہے)۔ ایک قسم کی گھاس جو بیل کی طرح پھیلتی ہے۔

اثر۔ خارج۔

گردر پڑنا۔ (بکسر اول وسوم۔ ودر تابع مہمل) گر پڑنا۔ کھو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ یہ کاغذ ضرور لیتے جائیں یہاں کہیں گردر پڑا تو میرا مطلب خبط ہو جائے گا۔

گرگی بات۔ تجربہ اور دانش مندی کی بات۔ درج نہیں۔

آرزو ؎

تمہیں آرزو آتی ہیں گر کی باتیں
کہو جو کہو یوں کہ کھل جائے بہرا

گردن ہلنے لگنا۔ بڑھاپے کے باعث گردن میں رعشہ ہو جانا۔ نہایت بوڑھا ہو جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

گرگ آشتی۔ (بلا اضافت) بظاہر دوست مگر موقع پاکر دشمنی کرنے والے۔ درج نہیں۔ صفی ؎

بعض وہ گرگ آشتی میں جن کی روبہ بازیاں
راست بازوں پر کمین گاہوں سے تیر اندازیاں

گرگریا۔ (ھ) (قصبات کی زبان) گنجشک۔

اثر۔ خارج۔

گرمانا۔ غصہ ہونا۔ غصے میں بھرنا۔

اثر۔ یہ بطور متعدی بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ پہلو نمایاں نہیں۔ (فقرہ) بختیارک نے فولاد فولاد شکن کو گرمایا ہے۔

(طلسم ہوش ربا)۔

گرمی دکھانا۔ غصّہ کرنا۔ تاؤ کھانا۔

درج نہیں۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ (مقولہ) آنکھیں ہوتے اگر اپنا اچھا برا کسی کو نہ سوجھے تو اُسی کا قصور ہے۔ درج نہیں۔ (خزینتہ الامثال)۔

گروا۔ (ھ) (عم) بھاری۔ بڑا عالی منصب۔ مونث کے لیے گروی۔

اثر۔ خارج۔ اور اسی طرح تو گروا بجنی گلے لگانا گروا لگانا ہے۔ اُسے بھی شامل کیجیے۔

گرو گانٹھ دھرنا۔ (عم) کوئی چیز رہن رکھ کر قرض لینا۔ درج نہیں۔

للائن کی نتھنی بٹیوا کی ڈریا
گرو گانٹھ دھرکے منائی ہے ہولی

(اودھ پنچ)۔

گرہ سے دیا۔ مفت نقصان اٹھایا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گرہ لگ گئی۔ بات طے ہوگئی۔ معاملہ ٹھہر گیا۔ قیمت متعین ہوگئی۔ اس طرح

درج نہیں۔ (محاورات ہند)

گر ہمیں مکتب ست وایں ملا کار طفلاں تمام خواہد شد منتظم اچھا اور ہوشیار ہونا چاہیے نہیں تو کام خراب اور ابتر ہوگا۔ درج نہیں۔

گری پڑی آواز۔ نحیف کمزور آواز۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہونہہ۔ ہونہہ، ہونہہ (نہایت گری پڑی آواز سے) (اودھ پنچ)۔

گری پڑی کے یار مکندا۔ گری پڑی چیز لاوارثی کو کوئی اٹھا لیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گڑ نہ دے تو گڑ کی سی بات تو کہے۔ دینے کو نہیں تو شیریں زبانی میں کیا خرچ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گڑ ہوگا تو مکھیاں بہت سی آجائیں گی۔ اگر دولت ہوگی تو بہت سے اہل غرض سلام کو حاضر ہوں گے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

گزا ور سکہ جاری ہونا۔ شاہی رعب داب عام ہونا۔

بحر سے

تاج داروں پہ بھی طرہ ہے تری سرداری
شہر در شہر ہے تیرا گز و سکہ جاری

اثر۔ صحیح کلمہ ہے گز و سکہ نہ کہ گزا ور سکہ جاری۔ لطف یہ ہے کہ خود بحر کے شعر میں بھی گز و سکہ رقم ہے۔ مزید میں یہ سند ملاحظہ ہو:۔

تمام قلعہ میں گز و سکہ اس کے نام کا جاری ہوا۔ (طلسم فصاحت)۔

گذار دینا۔ بسر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے اپنی عمر یہاں گذار دی۔ (لغات اردو)۔

گذارے کی شکل نکالنا۔ وجہ معیشت پیدا کرنا۔ کما کر اوقات بسری کی صورت نکالنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

گذر۔ (ف۔ بفتح اول و دوم) گا جر۔
اثر۔ خارج۔

گزران۔ بسر اوقات ہونا۔ علٰحدہ درج نہیں۔ (فقرہ) گزران کی صورت کیا ہوگی۔ میں نے کہا خدا رزاق ہے (ناول نشتر)۔

گزی۔ گنبد سے بنا لیا ہے۔ چھوٹا گنبد۔ کلسی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گھڑیاں ستون سمیت بنا دو گویا کلاک ٹاور اکھاڑ کے لگا دیے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

گھستا دینا۔ چکمہ دینا۔ دھوکا دینا۔ یہ معنی درج نہیں۔ (فقرہ) بڑا چالاک بنتا تھا۔ میں نے وہ گھستا دیا ہے کہ یاد کرے گا۔

گستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکا بہت گستاخ ہے۔ (لغات اردو)۔

گستاخی کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم گستاخی کرتے ہو۔

(لغات اُردو)۔

گلا باندھنا۔ (عو۔ دہلی) پیٹ کاٹ کر یا ضروری اخراجات روک کر روپیہ جمع کرنا۔ (فقرہ) اس نگوڑی نے گلا باندھ کر چار پیسے اکٹھا کیے تھے وہ بھی تم نے لے لیے۔

اثر۔ حسب فیلن اس کے معنی ہیں بال بال مقروض ہونا۔ To be head over ones in debt.

گلا بندھانا۔ (عو) قرض لینا مقروض ہونا۔ اپنے ذمہ دار یا جواب دہ بنانا اپنے تئیں پابند کرنا۔ اپنے اوپر بوجھ لینا۔ گلا پھنسانا۔

بقاؔ ؎

کل دست محتسب سے جوں توں مجھے چھوڑا
شیشے نے میری خاطر اپنا گلا بندھایا

۲۔ نکاح پڑھالینا۔

۳۔ پابند کرنا۔

بحرؔ ؎

اسیر دولت دنیا ہوں کیا پے زینت
گلا بندھاتے ہیں کب موتیوں کے ہار میں ہم

اثر۔ اب دیکھیے فیلن کیا کہتا ہے: پابند ہونا۔ مقروض ہونا یا ذمہ دار ہونا۔

اس سے اُس طومار کا مقابلہ کیجیے جو حضرت مولف نے تحریر فرمایا ہے۔ اور نکاح پڑھالینے کی تو ایک ہی ہوئی۔

گلیلی۔ چھوٹا آم۔ یا آٹے کا چھوٹا پیڑا۔ درج نہیں۔ کسی کتاب لغت میں نہیں ملا۔ مگر لکھنؤ میں (بالخصوص عورتیں) برابر بولتی ہیں۔ (بضم اول وکسر دوم)۔

گلا بیٹھا لوٹا۔ ایسا لوٹا جس کا گلا اندر کی طرف کسی صدمے سے دھنس گیا ہو درج نہیں۔ (فقرہ) کوتاہ گردن۔ گلا بیٹھا لوٹا۔ شانے ڈھلے۔ (حاجی بغلول)

گلا پھنسانا۔ اپنے کو مصیبت میں ڈالنا۔ درج نہیں۔

گلا گھونٹ گھونٹ کے پینا۔ زبردستی باکراہ پینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جام ہاتھ میں لے کے لہو کے سے گھونٹ گلا گھونٹ گھونٹ پیے۔ (فسانۂ عجائب)۔

گل بتا راج رفت خار بماند۔ اچھی چیز خراب ہوگئی بُری رہ گئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گل پھلوّل۔ گال پھلانا۔ آزردگی کی علامت۔ درج نہیں۔

گل چلا۔ جس کا نشانہ خطا نہ ہوتا ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لوگوں کو تعجب ہوتا تھا کہ اتنا سا لڑکا اور ایسا نادر انداز۔ گل چلا۔ (ناول کامنی)۔

گلخپ۔ (مؤنث)۔ باہمی تکرار۔ (کنایۃً) رنجش آمیز گفتگو۔ بے جا بحث وتکرار جو باہم دو شخصوں میں ہو۔ (فقرہ) زید سے مفت میں گلخپ ہوگئی۔

اثر۔ گلخپ کے ایک معنی ہیں مزے مزے کی بے سروپا گفتگو جسے خوش گپّی بھی کہتے ہیں۔ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) جسے دیکھیے ہشاش بشاش گلخپ اڑا رہا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

گلستاں بوستاں پڑھ کر نہ پایا شیخ کا مطلب۔ پڑھ لیا سب کچھ مگر بات کی تہ کو نہ پہنچے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گلشن لوٹ۔ گلشن لیٹ۔ ایک قسم کا جالی دار کپڑا۔

اثر۔ یہ بتا دینا چاہیے تھا کہ کون کہاں مستعمل ہے۔ لکھنؤ میں اسے گلشن لوٹ کہتے ہیں۔ اودھ پنچ میں یہ شعر ہے ؎

چہرۂ جاناں پہ گلشن لوٹ ہے
پھول جو ہے اس کے دل پر چوٹ ہے

(گلشن لوٹ میں صنعت ایہام ہے۔ گلشن لوٹ = جالی دار کپڑا۔
۲۔ گلشن لوٹ ہے = گلشن عاشق)۔

گلک۔ گولک تحقیر سے اس طرح بولتے ہیں۔ "دُھر گلک میں" بجائے نفع کے نقصان ہونا۔ درج نہیں۔

گل کترنا۔ ف۔ ایسی کوئی بات کرنا جس سے فساد برپا ہو اور آپ الگ رہے۔ غالب ؎

دیکھو تو دل فریبیٔ اندازِ نقش پا
موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

اثر۔ گل کترنا انوکھی دل کش ادا یا کام کے معنی میں غالب نے استعمال کیا ہے نہ کہ فساد برپا کرنا اور خود الگ رہنا کے مفہوم میں۔ گل کترنا کے بیان کردہ معنی غلط ہیں۔

گلگوتھنا۔ (عو) موٹا تازہ بچہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سلمیٰ گلگوتھنا سا گورا چٹا پیارا پیارا بچہ کندھے پر ڈالے اللہ اللہ بھالی کر رہی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

گلے باز۔ (لکھنؤ) خوش آواز۔ اچھی آواز والا۔

اثر۔ گلے باز کا خوش آواز ہونا ضروری نہیں۔ فن موسیقی کا ماہر ہو۔ (فقرہ) واہ اُستاد کیا کہنے ہیں۔ ہاں ذرا اونچے سروں میں۔ واللہ کیا گلے بازی ہے یہ گلا ہے یا سور داس کا چکارہ۔ (اودھ پنچ)۔

گلے کا ہار۔ (کنایتہً) وہ جو گلے سے لپٹا رہے۔ وہ جو کسی وقت جدا نہ ہو۔ مصحفی ؎

خیال یار جو شب مجھ سے ہم کنار رہا
تمام شب میں اُسی کے گلے کا ہار رہا

اثر۔ یہ مفہوم بغیر اضافہ ہونا یا رہنا نہیں نکلتا۔ چنانچہ مصحفی کے مطلع میں بھی رہا موجود ہے۔ فیلن نے بھی خالی گلے کا ہار نہیں بلکہ گلے کا ہار ہونا لکھا ہے۔

گلے مِلَوَّل۔ (بکسر اول و فتح دوم واو مشدد) گلے ملنا۔ میل جول۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہلال اور ترسول لی گلے ملوّل کچھ ایسی ساعت سے ہوئی کہ دو سال بھی یکجائی نہ رہی (اودھ پنچ)۔

گلے میں گھنگھرو بولنا۔ گلے کی آواز جو جانکنی کے وقت نکلتی ہے۔

اثر۔ یہ گلے کا گھنگھرو بولنا ہے نہ کہ گلے میں گھنگھرو بولنا۔

انجم سے

خرام ناز پر تیری ستم گر کون مرتا ہے
گلے کا کس کے گھنگھرو بولتا ہے تیری چھاگل میں

گنّا چھیلنا۔ گنّے کا چھلکا اتارنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گنّا چھیلو۔ وہ گنّا چھیلتا ہے (لغات اُردو) خالی گنّا درج ہے۔

گنبد کی طرح پیٹ کا ہلکا ہونا۔ بلا تامل کسی کی ہاں میں ہاں ملانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لعنت کے مستحق ہو مگر اُن کی صدا کے لیے گنبد کی طرح پیٹ کے ہلکے ہو کر کام دو۔ جو وہ کہیں وہ کہو۔

گنجانا۔ (بکسر اول و نون غنہ) ہاتھ سے ملانا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ کہیں درج ملا نہ تحقیق ہو سکی۔

گنج پڑنا۔ اناج کی عارضی منڈی قائم ہونا۔ مثلاً لشکر کے ساتھ یا میلے ٹھیلے میں۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جھنڈے گڑے ہیں گنج پڑے ہیں... کو توالی چبوترہ بنا ہے دُکانیں لگی ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

گنجلک نکالنا۔ پیچیدگی یا الجھن دور کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے گنجلک نکالی اور مضمون کو مثل آئینہ روشن کیا۔

گندی بوٹی کا گندا شوربا۔ مثل۔ بدوں کی بد اولاد۔ برے کام کا برا نتیجہ۔

اثر۔ مثل میں شوربا کی جگہ شُروا چاہیے۔ عوام کی مثل ہے وہ شوربا کو شُروا کہتے ہیں۔ لغت نام نا معلوم سے میری تائید ہوتی ہے۔

گُنڈلی مارنا۔ سانپ کا بیٹھنا حلقہ کرکے۔

جرأت سے

رخ پہ یوں اُس سیم بر کے زلف پیچاں ہے کہ جوں
گنج پر مار سیہ بیٹھا ہے گنڈلی مار کے

اثر۔ گنڈلی مارنا کے علاوہ گنڈلی مار کے بیٹھنا بھی محاورہ ہے۔ شعر میں وہی نظم ہے، مگر علٰحدہ درج نہیں کیا گیا۔ لغت نام نا معلوم میں دونوں درج ہیں۔

گنڈے دار نماز پڑھنا۔ ناغہ کرکے نماز پڑھنا۔ چھوڑ چھوڑ کے نماز پڑھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

گنڈیری بنانا۔ گنّے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) گنّے کی گنڈیری بناؤ۔ (لغات اُردو) خالی گنڈیری درج ہے۔

گُن سیکھ روگن بھا۔ ہنر مندی سیکھ کر بے وقوفی کرنے لگا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

گُن سیکھ روگن سیکھا۔ عقل مند ہو کر بے وقوفی کرنے لگا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گنگا بنانا۔ دریائے گنگا میں اشنان کرنا۔ (کنایتہً) کسی مشکل کام کو انجام پر پہنچانا۔

اثر۔ گنگا بنانا کون مشکل کام ہے۔ کنایتہً گنگا بنانا پوتر ہو جانا پاک صاف

ہو جاتا ہے۔ دیکھیے محاورات ہند:۔
گنگا نہا آئے: پاک و صاف ہو گئے۔

گنگال۔ (ھ) (ہندو) پانی رکھنے کا بڑا برتن جو کسی دھات کا ہو۔

اثر۔ خارج۔

گنوار کا ہاتھا توڑ دے پانسا۔ گنوار آدمی ہنسی مذاق میں بہت تکلیف دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

گنوار کی عقل گدّی میں ہوتی ہے۔ بے وقوف ہوتا ہے بغیر سزا پائے سیدھا نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گنے بدے۔ چند ہم خیال۔ سازشی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گنے بدے دو تین مسلمان رہ گئے اُن میں سے کوئی زیادہ موٹا ہو گیا کوئی بڈھا ہو گیا۔ (اودھ پنچ)۔

گو بر نکال دیا۔ بہت سزا دی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گوتھنا۔ پرونا۔ لڑی بنانا۔ سینا۔ لکھنؤ میں اس معنی میں گوندھنا ہے۔

اثر۔ حالاں کہ لکھنؤ میں بھی گوتھنا بدسلیقگی سے موٹا موٹا سینا ہے۔ ہاں! یہ لکھنے کی ہمت نہیں ہوئی کہ گوتھنا دہلی سے مخصوص ہے۔

گوٹا بُننا۔ چاند کے تاروں کو تاگے کے ساتھ کپڑے کی طرح بُننا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ گوٹا بنتا ہے۔ (لغات اُردو)۔

گوٹ ٹھنک لینا۔ (ٹھنک بضم اول و فتح سوم) چوسر کے کھیل میں فریق مخالف کی گوٹ کو پیٹ لینا۔ درج نہیں۔

گودڑ سے پیٹ بھر دیا۔ حیلے حوالے سے باتیں بنا کر راضی کر دیا۔ (یا ٹال دیا) درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گود کی ہڈی۔ وہ ہڈی جس میں گوُد ہو۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ عام طور پہ "گوُدے کی ہڈی" بولتے ہیں۔

گود لیتے گرا پڑتا ہے۔ جتنی خاطرداری کیجیے سیدھا نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گود ویران ہونا۔ دودھ پیتے بچے کا مرجانا۔ درج نہیں۔

انیسؔ سے
اماں کا گھر بھرا ہوا ویران کر گئے
واری ہماری گود کو ویران کر گئے

گور کا لقمہ ہونا۔ مرجانا۔ درج نہیں۔

اکبرؔ سے
خوان الوان فلک پر کیا مسرت ہو مجھے
گور کا لقمہ ہوا جو اس کا مہماں ہو گیا

گور میں گور نہیں ہوتی۔ ایک کے قبضہ پر دوسرا قبضہ نہیں کر سکتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گوری کا جوبن چٹکیوں میں جانا۔ گوری کا حسن چٹکیوں میں جانا۔ کسی کے حسن کی بے قدری ہونا... اُس محل پہ بولتے ہیں جب کسی کا حسن یا کسی چیز کی خوبی مفت اور عبث رائگاں ہو۔

شادؔ سے

گلبدن پہنے ہے وہ یہ رشک مجھ کو آئے ہے
مفت میں گوری کا جوبن چٹکیوں میں جائے ہے
اثر۔ مثل جوبن کے ساتھ صحیح حسن کے ساتھ غلط۔ پیش کردہ شعر اس کی تائید کرتا ہے۔

گورے گوہ کے بورے، کالے اللہ کے پیارے۔ گورے سے مراد انگریز ہیں اور کالے سے ہندوستانی۔ انگریزوں سے نفرت اور ہندوستانیوں سے محبت ویکجہتی کا اظہار۔ درج نہیں۔

گولر میں پھول آیا۔ غیر متوقع بات ہوئی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) حاجی صاحب کو اورعشق! گولر میں پھول آیا۔
(حاجی بغلول)۔

گوش زدہ اثرے دارد۔ (فارسی مثل) کان پڑی بات کام آتی ہے۔ درج نہیں (اودھ پنچ)۔

گوشمالی کرنا۔ کان مروڑنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے اس کی خوب گوشمالی کی (محاورات اُردو)۔ گوشمالی دینا درج ہے۔

گوشہ لگانا۔ اصطلاح شعرا میں مرثیہ کے آخری بند میں ایسا لفظ رکھنا جو بند کی جان ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میر صاحب نے خوب گوشہ لگایا۔ (لغات اُردو)
(اسے "گوشہ نکالا" بھی کہتے ہیں)۔

گوش ہوش سے سننا۔ غور سے سُننا۔ دھیان دے کے سُننا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گوش ہوش سے سنو۔ میرا نام سرکوب ہے۔
(خدائی فوج دار)۔

گوکھا۔ گائے کا چمڑا۔
۲۔ گودن۔
اثر۔ گوکھا بمعنی گائے کا چمڑا اردو میں رائج نہیں۔ گوکھا کا صحیح مفہوم جاہل اور بدتمیز ہے (فقرہ) جس نے تمہیں یہ صلاح دی وہ ہے کوئی گوکھا بدتمیز۔ اتنا نہیں جانتا کہ جو مرنے پر تُلے ہوئے ہیں اُن کو موت یاد دلانا یا مرنے کی دھمکی دینا تحصیل حاصل ہے۔
(اودھ پنچ)۔

گوگل۔ ایک درخت کے گوند کا نام۔
اثر۔ لکھنا چاہیے تھا ایک خوشبودار گوند جو پوجا پاٹ کے وقت سلگایا جاتا ہے۔
(فقرہ) منقلہائے آتشیں پر ہوم گراتے۔ گوگل سلگاتے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

گولایا۔ گولائی۔ (واؤ غیر ملفوظ) گول ہونا کسی چیز کا۔ دَور، چکر۔
اثر۔ گولایا ٹکسال باہر۔ صرف گولائی مستعمل ہے۔ لکھنؤ میں گولائی بولتے ہیں اور فیلن میں بھی صرف گولائی درج ہے۔

گول پتو۔ موٹا احمق آدمی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) "انسان بھی باوجود گول پتو ہونے کے پیر شو بیا موز کی مثل کہتا ہے۔" (ناول پیاری دنیا)۔

گول مٹول۔ موٹا تازہ۔ بھدا۔ بے ڈھنگا اس طرح درج نہیں ؎

بزم جمائی گول مٹول
جیسے سہانے دور کے ڈھول

(اودھ پنچ)۔
(ہندی میں گول مٹول ہے۔ فیلن)
اس کا مرادف گول مول بمعنی موٹا تازہ ٹھنگنا بے وقوف درج ہے۔

گول مول بات کہنا۔ مبہم بات کہنا جس کا مطلب واضح نہ ہو۔ درج نہیں۔
(فقرہ) جب تب گول مول بات کہتے ہو جس کا سر نہ پیر۔

گونتھواں۔ اُلجھاوا۔ پریشانی۔ (فقرہ) ہائے بہن یہ تمہارے دل کا گونتھواں دیکھیے کیا کرتا ہے (سلطان اور نازک ادا) درج نہیں۔

گوں کا وقت۔ مطلب برآری کا موقع درج نہیں۔ تلق ۔۔

ہاتھ آیا اُسے جب ایسا وقت
شوق بولا یہی ہے گوں کا وقت

گوں گیر۔ دہلی ... گوں گیرا۔ (لکھنؤ) وہ شخص جو اپنی غرض کے واسطے کوئی کام کرے اور غرض نکل جانے کے بعد بے اعتنائی کرے۔
اثر۔ حالاں کہ دہلی میں گوں گیر نہیں گوں گیرا ہے۔ محاورات ہند کی بنیاد دہلی کی زبان پر ہے اُس میں بھی گوں گیرا درج ہے نہ کہ گوں گیر بمعنی خود مطلب۔ فیلن میں بھی گوں گیرا ہے۔ (فیلن کی تیاری میں صاحب فرہنگ آصفیہ شریک تھے)۔

گونگے کا سپنا۔ وہ بات جو آدمی دیکھے مگر بیان نہ کر سکے۔ اس طرح درج نہیں۔ (گونگے کا خواب درج ہے)۔

گوئی۔ دو بیل جو ایک ہل میں جُتتے ہوں۔
اثر۔ اس کا املا گوئیں (باضافۂ نون غنہ بھی ہے۔ (دیکھیے پلیٹس) وہ درج نہیں۔

گوئی۔ (ھ) دو بیل جو ایک ہل میں جُتتے ہوں۔
۲۔ (عو) وہ مقدار روئی کی جو ایک بار انگلیوں سے تومی جائے۔
اثر۔ پہلے فیلن کا اندراج دیکھیے:

1.(W.woman) As much cotton as can be cardid once with fingers.
2.(Farrukh) A pair of oxen used in ploughing

بیٹھی کرے ہے۔ چار گوئی کرے نا۔؟

Hind-woman

مقامی بولی مکمل اردو کی دنیا پر چھا گئی اور گو میں نے گوئی کا جولا بدلا۔
اب پلیٹس کیا لکھتا ہے:

Goin(گوین) a pair (or yoke) of oxen/for a plough lets); a pau generally.

گھابرا۔ (ہندو) گھبرایا ہوا۔ خارج۔

گھاتا دینا۔ قیمت کے علاوہ کوئی چیز دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے مجھے گھاتا بھی دیا (محاورات اردو)۔

گھاٹ باڑھ۔ تلوار کا خم اور تیزی۔

گھاٹ دینا۔ نقصان دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ فقرہ تم نے مجھے گھاٹا دیا ایک ساتھ بھی مستعمل ہیں۔ اس طرح

درج نہیں۔ علحٰدہ علحٰدہ درج ہیں۔

میرانیسؔ ؎

وہ گھاٹ باڑھ اور وہ اُس کی چمک دمک

کانپی کبھی زمیں کبھی تھرّا گیا فلک

گھاٹ کے وقت پر کنائی کاٹنا۔ مصیبت میں ساتھ نہ دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک دوست کے ساتھ گھاٹ کے وقت کنائی کاٹی۔ (اودھ پنچ)۔

گھاگ۔ پرانا اور تجربہ کار آدمی۔

اثر۔ گھاگ سے مکاری اور دغابازی کا عنصر جدا نہیں کیا جا سکتا۔ مفہوم میں ہمیشہ برا پہلو تجربہ کے ساتھ شامل رہتا ہے۔ دیکھیے فیلن اور پلیٹس۔ مثنوی جگ بیتی کا شعر بھی حاضر ہے ؎

اک جہاندیدہ گھاگ بھی بڑھیا

ضبط سے خوب اس نے کام لیا

دل میں کہتی کہ اچھا دیکھوں گی

کیوں کر بنتی ہے تو بہو میری

گھاؤ گھپ۔ تغلب کرنے والا۔ لوگوں کا مال کھا جانے والا۔

اثر۔ یہ گاؤ گھپ ہے نہ کہ گھاؤ گھپ۔ گھاؤ کے تحت لکھا ہے جس سے غلطی کا گمان نہیں ہوتا۔

گھاؤ ہونا۔ گہرا زخم ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ایک گھاؤ ہے جو اچھا نہیں ہوتا۔ (محاورات اُردو)۔

گھائیں مائیں کر دینا۔ (ھ) (عم عو) (ہندو) اودھر اُدھر کر دینا۔ اڑا دینا۔ غائب کر دینا۔ ٹال دینا۔

اثر۔ خارج۔

گھپنا۔ (ھ بالکسر) گھوٹا جانا۔

اثر۔ زیادہ تر متعدی گھپنا مستعمل ہے۔ وہ درج نہیں۔

گھٹا ٹوپ اندھیرا۔ گہری تاریکی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چمک جانے والی بجلی۔ (مشتاق زہرا)۔

گھٹاؤ بڑھاؤ۔ کمی بیشی۔ ترقی تنزل۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (گھٹنا بڑھنا درج ہے)۔

گھٹس۔ جائے تنگ و تاریک میں نفس کی تنگی کرنے اور بند کرنے کے لیے مستعمل ہے۔

اثر۔ گھٹس ایسی گرمی کے لیے بھی مستعمل ہے جب دم گھٹے اور ہوا نہ چلتی ہو۔

آرزو ؎

رک جانے پہ گھٹس ہے رو دینے پہ جل تھل ہے

اللہ! ہو اجی اپنا برسات کا بادل ہے

گھٹس کی گرمی عام فقرہ ہے۔

گھٹنا بڑھنا۔ کمی زیادتی ہونا۔ (کمی بیشی ہونا؟)۔

اثر۔ اس کے ایک معنی ہیں ہنگام رقص قاعدے سے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا۔ یہ مفہوم درج نہیں ؎

وہ گھٹنا وہ بڑھنا اداؤں کے ساتھ

دکھانا وہ رکھ رکھ کے چھاتی پہ ہاتھ

گھٹوار۔ ملاح، کشتی بان۔

اثر۔ یہ اُردو ہرگز نہیں۔ گھاٹ والا کہتے ہیں۔ دوسرا لفظ مانجھی ہے۔

گھٹور دل کے۔ (عو) کم ہمت۔ بزدل۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم بڑے گھٹور دل کے ہو اتنا کہہ کر وہ سسکیاں بھرنے لگی۔ (اودھ پنچ)۔

گھٹنیوں چلنا۔ بچے یا شل آدمی کا دونوں ہاتھوں اور دونوں زانوؤں کے بل چلنا۔

شعور ؎

رُک سکے آغاز رقت میں نہ اشک
گھٹنیوں یہ طفل بد گوہر چلے

اثر۔ گھٹنیوں چلنا بچوں تک محدود ہے خود شعور کے شعر سے یہ امر ظاہر ہے۔

گھچا پچ۔ (ھ) گوشت کے اندر ہتھیار کے متواتر گھسنے اور نکلنے کی آواز۔

اثر۔ عوام کی زبان خارج۔ خچا خچ بولتے ہیں۔ گ سے خارج۔

گھر آباد ہونا۔ گھر بسنا۔ (فقرہ) کرایہ دار آئے تو گھر آباد ہو۔

۲۔ شادی کرنا۔ دلھن کا گھر میں آنا۔ بیاہ ہونا۔ دونوں معنی درج نہیں۔ (فیلن) (گھر آباد کرنا اسی مفہوم میں درج ہے)۔

گھر آئے کتے کو بھی نہیں نکالتے۔ مثل۔ اپنے گھر پر کسی کی بے عزتی نہیں کرتے۔

اثر۔ مثل اس طرح بھی ہے اور یوں ہی بہتر ہے: گھر آئے کتے کو بھی نہیں مارتے ہیں۔ (فیلن)۔

گھرّامی۔ (س) چھپر بند۔

اثر۔ خارج۔

گھرّانا۔ (ھ) عم غرّانا۔ گھرانا (ھ) عم۔ بلند آواز سے بلانا۔ چلا کر پکارنا۔

اثر۔ خارج۔

گھر بار تج دینا۔ گھر بار سے دستبردار ہونا۔ چھوڑ دینا۔ درج نہیں۔

انجم ؎

جاتے ہو جو کعبے کو جاؤ مگر اے انجمؔ
یہ کس نے کہا تج گھر بار چلے جاؤ

گھر تنگ بہو زبر جنگ۔ بڑی دشواری ہو رہی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھر تنگ روزی فراخ۔ اسی میں اچھی گذرتی ہے۔ روزی فراخ چاہیے۔ گھر کی تنگی میں بسر ہو سکتی ہے۔ (محاورات ہند)۔

گھر جل گیا تب چوڑیاں پوچھیں۔ مثل۔ تھوڑے دکھاوے کے لیے بہت نقصان برداشت کرنا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

گھر جنوائی۔ مذکر۔ گھر میں رکھا ہوا داماد۔

۲۔ مونث۔ بیٹی کو بیاہ کر داماد سمیت اپنے گھر رکھنا۔

اثر۔ عامیانہ زبان یا قصباتی زبان ہو تو ہو۔ لکھنؤ میں ایسے شخص کو عورتیں "گھر داماد" کہتی ہیں۔

گھر خال سے لگا دینا۔ گھر تباہ کر دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نادان

ناک چوٹی گرفتار عورتوں نے نام اور شہرت کی طمع میں اپنا گھر خال سے لگا دیا۔

گھر دور بوجھ بھاری۔ بڑی مشکل اور مصیبت کی حالت میں بولتے ہیں درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھر سکھ تو باہر چین۔ مثل۔ (عو) دل خوش ہو تو سب کچھ اچھا معلوم ہوتا ہے۔

اثر۔ محاورات ہند میں اس مثل کے یہ معنی لکھے ہیں:

"جس کو گھر میں آرام ہو باہر بھی خوش ہے۔"

گھر سے آسودہ ہونا۔ خوش حال ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ اپنے گھر سے آسودہ ہے۔ (فیلن)۔

گھر سے فاضل ہونا۔ فالتو ہونا۔ کسی مصرف کا نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خواہ مخواہ جو گھر سے فاضل اور اپنی جان سے بیزار ہو اُس کا ذکر نہیں (ناول نشتر)۔

گھر سے کھویا تو آنکھیں کھُلیں۔ کچھ کھو کر یا صدمہ اٹھا کر عقل آئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھر سے گھر ملا ہونا۔ دو مکانوں کا ملحق ہونا۔ دیوار درمیان ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ ؎

ملا ہے گھر مرا دشمن کے گھر سے
وہیں آ بیٹھنا اٹھ کر اُدھر سے

(از ناول نشتر)۔

گھر کا چراغ ٹھنڈا ہونا۔ جس فرزند سے گھر کی رونق ہو اُس کا مر جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

میرانیسؔ ؎

لو ٹو جناب فاطمہ زہرا کے باغ کو
ٹھنڈا کرو حسین کے گھر کے چراغ کو

گھر گرستی بلا سر دھر۔ شادی کرنے میں ستر بکھیڑے ذمہ آ جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھر کی بی بی ہانڈی۔ گھر کتوں جوگا۔ خانگی امور سے بے پروا ہو کر مارا مارا پھرنا جس کا نتیجہ ہمیشہ خراب نکلتا ہے۔ یہ مثل درج نہیں۔ (اودھ پنچ سے حاصل کی گئی)۔

گھر کی جورو کی چوکسی کہاں تک۔ مثل۔ اپنے ہی گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی کرنا بہت مشکل ہے۔

اثر۔ مثل گھر کی جورو کے ساتھ نہیں بلکہ اس طرح ہے:

"گھر کے چور کی چوکسی کہاں تک۔"

(بحوالۂ محاورات ہند)۔

گھر کی سوبھا گھر والے کے سنگ۔ مکان کی آرائش صاحب مکان سے ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھر کے مالک ہو مگر کسی شے کو ہاتھ نہ لگانا۔ نمائشی خاطر مدارات ظاہری چیپڑ درج نہیں۔ (فقرہ) صبح کو اٹھ کر ہم کو سلام کرتی ہیں۔ روپے پیسے

میں ہم کو دخل نہیں۔ بموجب مثل: گھر کے مالک ہو مگر کسی شی کو ہاتھ نہ لگانا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

گھر گنگا آئی۔ مطلب بے محنت پورا ہوا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھر گھر ایک ہی لیکھا۔ سب کا حال یکساں ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

گھر لگانا۔ کنکوے کا خوب صورت پیچ لڑانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیا اچھا گھر لگایا ہے۔ فریق مخالف کو کچھ بنائے نہ بن پڑا۔

گھر میں بھونی بھانگ نہیں۔ گھر میں کچھ نہیں۔

شوق قدوائی سے

یہ افلاس اور سبز خطوں سے حسن پرستی سوجھی ہے
گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر مستی سوجھی ہے

اثر۔ مثل ہی اس طرح ہے: گھر میں بھونی بھنگ نہیں اور الفت سبزہ رنگوں سے۔ نہنگ مفلس کو یہ ہوس یہ ترنگ بیجا ہے۔ (محاورات ہند) لطف یہ کہ اس مصرع اور شوق کے شعر کا وزن بھی ایک ہے۔

گھر میں نہیں لور بیٹا مانگے موتی چور۔ (کہاوت) گھر میں بھوسی چوکر بھی نہیں اور صاحب زادے موتی چور کے لڈو مانگتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

گھر میں نہیں دانے بھیّا چلے بُھنانے۔ (عو) شیخی بگھارنا۔ ظاہری شان دکھانا۔ درج نہیں۔

گھر والے کا ایک گھر نگھرے کے سو گھر۔ مثل۔ خانہ بدوش کو جس جگہ رات ہوئی وہی گھر ہو گیا۔ درج نہیں۔

گھر ہو آؤ۔ یعنی یہ معاملہ تمہاری خواہش کے موافق نہ ہوگا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھرّیاں گھسیں یا جوتیں۔ (عو) گھرّیاں بضم اول و رار مشدد۔ ایڑیاں رگڑنا۔ مصیبت اٹھانا۔ درج نہیں۔

گھُڑسنا۔ کسی چیز کو کسی چیز میں داخل کرنا یا۔ بل دنیا۔ درج نہیں۔ لکھنؤ میں عام روزمرہ ہے۔ مثلاً ازاربند لٹک رہا ہے نیفے میں گھُڑس لو۔ طلسم ہوش ربا سے بھی ایک مثال حاضر ہے: "قینچی درختوں کی سرتراشی کی کمر میں گھُڑسی۔ پھول جھولی میں بھرے" (پلیٹس میں بھی درج ہے)۔

گھڑی تولہ۔ گھڑی ماشہ۔ کنایۃً غیر مستقل مزاج۔ متعدد اندراجات کے بعد لکھا ہے: گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کون صحیح ہے اور کون نا معتبر۔ یا لکھنؤ میں کیا ہے اور دہلی میں کیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ لکھنؤ میں موخرالذکر صورت ہے: گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔

گھڑے کمہار برتے سنسار۔ ایک کے وسیلہ سے بہتوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

گِھس گِھس۔ کسی کام کو خواہ مخواہ طول دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ایں

جانب بھی مدعو تھے چنانچہ اس ہندوستانی
گھس گھس کا تماشا دیکھنے اپنے عصائے
پیری کے سہارے افتاں و خیزاں
پہنچ ہی تو گئے۔ (اودھ پنچ) اس کے
علاوہ اسی مفہوم میں گھس گھس پس پس
بھی بولتے ہیں۔ مثلاً کیا گھس گھس پس
پس لگائی ہے۔ مرہٹی گھس گھس بھی مشہور
ہے۔ آخرالذکر (م) کی ردیف میں
درج ہے۔ گھس گھس گھسنا سے اور پس
پس پسنا یا پیسنا سے بنایا ہے۔
گھسیٹم گھسیٹا۔ اپنی اپنی طرف کھینچنا۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) تارہائے نظر میں گتھیاں
پڑیں۔ گسیٹم گھسیٹا ہونے لگی۔ (اودھ پنچ)۔
گھسیٹم ہونا۔ دو کنکووں میں اس طرح گتھی
پڑنا کہ بجائے کاٹنے کٹنے کے گڈمڈ ہو جائیں
اور گھسیٹنا پڑے۔ درج نہیں۔
گھسیٹن۔ گھسیٹنے کا نشان۔
اثر۔ لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ گو پلیٹس
نیز نفائس اللغات میں درج ہے۔
گھگھو۔ اُلو۔ بوم۔
اثر۔ مجازاً بے وقوف آدمی۔ یہ مفہوم درج
نہیں۔ (فقرہ) تم بھی نرے گھگھو ہو۔
گھما گھم۔ گھما گھمی۔ (ھ) (دہلی) مونث
(عو)۔ چہل پہل۔ آبادی۔ گرم بازاری۔
رونق۔ دھوم دھام۔ آدمیوں کی کثرت۔
شرف نے بتشدید چہارم بھی کہا ہے ؎
خانۂ دل میں جو ہے حسن کی گھمّا گھمی
جلوہ گر کون ہے اس گھر میں یہ گھر ہے کس کا
اثر۔ میں نے لکھنؤ میں بجز گہما گہم یا گہما گہمی ہر
مخلوط سے کبھی کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ حضرت
مولف نے شرف لکھنوی کے شعر میں
گہما گہمی کو تحریف کر کے بتشدید لکھا ہے
مصرع اول اس طرح پڑھیے ؏
خانۂ دل میں جو ہے حسن کی (گھمّا گھمی)
گہما گہمی۔
تقطیع اس طرح: خانۂ دل (فاعلاتن)
ے جو ہے حسن (فعلاتن) ن کی گہما
(فعلاتن) گہمی (فعلن)۔
اب فیلن کا اندراج ملاحظہ فرمائیے:
گہما گہم
gahma gaham; Bhoj. Khama Kham. n.f. a stir; busth; commotion. aj ghar men bari gahma gaham hai

(آج گھر میں بڑی گہما گہم ہے)۔
ایک دوست کا ارشاد ہے کہ فرہنگ
آصفیہ میں بھی گہما گہم کا اندراج ہے۔
حسن اتفاق سے طلسم فصاحت مصنفۂ
محمد حسین جاہ لکھنوی سے مثال بھی مل
گئی:۔
"عجب طرح کی گہما گہم دھوم دھام
یاروں کے قہقہے ہر طرف چمگھٹے۔ لہٰذا
جو کچھ دہلی یا لکھنؤ کے سر تھوپا ہے بے
بنیاد ہے۔
گھما گھم کے معنی یہ بھی لکھے ہیں جو کنوئیں
میں ڈول کے جنبش دینے سے آواز
پیدا ہوتی ہے۔ جی نہیں اسے چھپا چھم
کہتے ہیں نہ کہ گھما گھم۔ ایک ہندی گیت

کا ایک بول یاد آیا:

"چھما چھم پانی بھرے ری ایسے البیلے کی نار

نیز بارش کی آواز کو گھما گھم البتہ کہتے ہیں۔

گھمنڈ مٹانا۔ شیخی کرکری کر دینا۔ درج نہیں۔

قلق ؎

ورنہ میر آپ کو دکھا دیتا

سب گھمنڈ آپ کا مٹا دیتا

گھنوں میں گھنا پیتل کی نتھ۔ کل لے دے کے یہی ہے وہ بھی بے کار۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔

گھنیرا لاڈ پیار۔ (عو) بچوں کو شدت سے چاہنا۔ اُن پر واری جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیسا پڑھنا لکھنا۔ ماں کے لاڈ پیار ایسے گھنیرے ہوں گے کہ آٹھ آٹھ دن چھاؤں کے چاندنی میں نکلنے کی نوبت نہ آئے گی۔ (افسانۂ نادر جہاں)

گھوڑا اگد گدا دیا۔ یعنی تیز کر دیا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

گھوڑا ملا تو کوڑا بھی مل جائے گا۔ بڑا کام ہو گیا تو چھوٹا بھی ہو جائے گا۔ اس کی کیا فکر درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گھوڑوں راج بیل اناج۔ گھوڑے سوار سپاہیوں کی فوج سے بادشاہ راج کرتا ہے۔ اور بیل غلہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں یہ ہل نہ چلائیں تو زمیں میں غلہ کیوں کر پیدا ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

گھوڑے دوڑ لیے۔ خواہش یا طاقت اور قوت ہو چکی۔

گھوڑے کا اڑنا۔ چلنے میں راڑ کرنا۔ درج نہیں۔

گھوڑے کا پھٹنا۔ سیدھی چال نہ چلنا۔ درج نہیں۔ مثلاً یہ گھوڑا دہنے کو پھٹتا ہے۔ درج نہیں۔

گھوڑے کا چمکنا۔ بھڑکنا۔ کسی چیز سے ڈرنا۔ درج نہیں۔

انیس ؎

تہ و بالا ہوئیں لشکر کی صفیں جم جم کے

برق شمشیر سے ڈر ڈر کے فرس بھی چمکے

(گھوڑے کی جگہ فرس کا استعمال بربنائے ضرورت شعری ہے)۔

گھوڑے کو دبانا۔ پٹری سخت کرنا تاکہ گھوڑا اور تیز چلے۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

سُن سے بڑھ جاتا تھا گھوڑے کو دبا کر وہ جری

تھا وہ رہوار کہ اڑتی ہوئی جاتی تھی پری

گھوڑے کو تنگ اور مرد کو بنگ۔ حسب سابق۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح ہے: گھوڑے کو تنگ آدمی کو ننگ۔ (محاورات ہند)۔

ننگ بجائے بنگ (رہائے ابجد)

گھوڑے کو لات اور آدمی کو بات۔ نادان کو مارپیٹ مگر سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے۔ چست چالاک بنانے کے واسطے عاقل کو ایک اشارہ ہی کافی ہے۔

اثر۔ مثل بے لفظ اور کے اضافے کے ہے، گھوڑے کو لات آدمی کو بات۔ (محاورات ہند)۔

گھومنی۔ (لکھنؤ) دوران سر۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس کا املا گھمنی ہے بغیر واو معروف۔

گھونگا۔ گھونگھا۔ (نون غنہ) ایک دریائی جانور جو خشک ہو جاتا ہے اور اُس کو پھونک کر چونا بناتے ہیں۔

۲۔ سنکھ۔ خرمرہ۔

۳۔ کان کا وہ حصہ جو گھونگے کے مشابہ ہوتا ہے۔

اثر۔ (کنایۃً) بے وقوف سیدھے سادے آدمی کو کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں (فقرہ) تم تو نرے گھونگا ہو۔ سیدھی سی بات بھی نہیں سمجھتے۔

گھونگھٹ کھُلنا۔ شرم وحجاب کم ہونا۔ بے تکلفی ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) نہ یہ کہ جب سے گھونگھٹ بلکہ اُس سے بھی پہلے میاں سے مورچہ باندھ لیا۔ (شریف زادہ) گھونگھٹ اٹھانا۔ الٹنا درج ہے)۔

گھوئیاں۔ ایک قسم کی ترکاری۔ اردیاں۔

اثر۔ عوام اردیاں کہتے ہیں۔ اس طرف توجہ دلانا چاہتا تھا کہ اردیاں کی خواص زبان ہے۔

گھی گرپڑا مجھے روکھی بھاتی ہے۔ مثل۔ (عو) اپنی مجبوری اور شرمندگی چھپانے کے موقع پر بولتی ہیں۔

اثر۔ مثل روکھی کی جگہ اُبالی کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔ لکھنؤ میں یہی صورت مثل کی رائج ہے۔ گھی گر پڑا مجھے ابالی بھاتی ہے۔

گھینٹا۔ (ھ۔ نون غنہ) سور کا بچہ۔

اثر۔ خارج۔

گیپا۔ (ف) ایک قسم کا پلاؤ۔ گیپائی۔ گیپا بیچنے والا۔

اثر۔ خارج۔

گئے کٹک رہے اٹک۔ صحیح سلامت گھر واپس نہیں آئے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گیدڑ کی مہمانی۔ عبث۔ بے فائدہ۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

گیسو بٹنا۔ گیسوؤں کو ہنگام آرائش پیچ وخم دینا۔ اس طرح درج نہیں۔

انیس ؎

کس طرح دیکھوں خاک میں چہرے اٹے ہوئے
اُلجھے ہیں میرے ہاتھ کے گیسو بٹے ہوئے

گیند دھڑکا بنانا۔ ایک جگہ اطمینان سے بیٹھنے نہ دینا۔ ہمیشہ پریشان اور فکر مند رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) زمین کو گیند دھڑکا بنا دیا ہے۔ گائے کے سینگوں پر ہے۔ گائے مچھلی پر.... (اودھ پنچ) (خالی گیند دھڑکا بچوں کا ایک کھیل درج ہے)۔

گیند تڑی۔ گیند دھڑکا۔ ایک کا دوسری کی طرف گیند پھینکنا۔ لڑکوں کے ایک کھیل کا نام۔

اثر۔ یہ وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ لکھنؤ میں گیند دھڑکا کہتے ہیں۔ گیند تڑی مستعمل نہیں۔ (فقرہ) پھر زمین کو یہ گیند دھڑکا بنانے والی گائے بھی ایک مچھلی پر چاروں ہاتھ پاؤں جمانے جگالی کر رہی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

گیہوں بھی گیلے جانگر بھی ڈھیلے۔ (مثل) دشوار کام اور طاقت سے باہر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پگڑی سنبھالنی مشکل ہوگئی گیہوں ... پائی ہو تو کیوں کر ہو۔ (اودھ پنچ)۔

گیہوں دے کر گاجریں کھلائیں۔ عمدہ چیز دے کر ادنیٰ شے خریدنا۔ بے وقوفی ہے۔ لیکن غربا اس تبادلے پر مجبور ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

گیہوں دے کے گاجر کھانا۔ حماقت اور فضول خرچی۔ درج نہیں۔

گیہوں کی روٹی کو فولاد کا پیٹ چاہیے۔ عمدہ کھانا کمزور کو ہضم نہیں ہوتا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ل

لات جانا۔ بے شیر ہو جانا گائے بھینس وغیرہ کا اور دودھ دوہنے کے وقت لاتیں مارنے لگنا۔

اثر۔ یہ بھی فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا گیا۔ بغیر اس امر کا اطمینان کیے ہوئے کہ کوئی شہری بھی لات جانا بولتا ہے۔ اُس نے بھی صرف اتنا لکھا کہ مویشیوں کا دودھ دینا موقوف کر دینا۔ حضرت مولف نے یہ فقرہ اپنی طرف سے اضافہ کر دیا: دوہتے وقت لاتیں مارنے لگنا کوئی پوچھے کون گوکھا ایسی گائے یا بھینس کو دوہنے بیٹھے گا جس نے دودھ دینا موقوف کر دیا ہے۔

لات جڑنا۔ زور سے لات مارنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جاتا ہے کہ ایک لات جڑوں۔

لات لگانا۔ لات چھوانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میری کمر میں چک آگئی اس نے لات لگائی اچھا ہوگیا۔ (لغات اردو)۔

لاٹھی باندھنا۔ لاٹھی ہاتھ میں رکھنا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو) ایسے شخص کو لٹھ بند کہتے ہیں۔

لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے۔ کام اس طور پر کرے کہ نقصان نہ ہو۔ درج نہیں۔ نرمی سے کام لینا چاہیے۔ (محاورات ہند)۔

لاٹھی چلنا۔ لاٹھی سے مارپیٹ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کھیت پر جھگڑا ہوا۔ خوب لاٹھی چلی۔

لاٹھی والا۔ لاٹھی باندھے ہوئے۔ اثر۔ لکھنؤ میں لٹھ بند کہتے ہیں۔

لاٹھی ہاتھ کی بھائی ساتھ کا۔ (مثل) یہ دونوں کام آتے ہیں۔ درج نہیں (فیلن)۔

لاچاری پربت بھاری۔ نہایت مجبوری کے موقع پر بولتے ہیں۔ یعنی لاچاری سخت مصیبت ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

لاحق۔ (ع) پہنچنے والا۔ پیچھے سے آنے والا۔

اثر۔ اُردو میں اس کا تلفظ لاحق ہے۔ ح مکسور کے بدلے مفتوح۔

لادی لادنا۔ میلے کپڑے گدھے یا بیل پر رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دھوبی بیل پر لادی لادتا ہے۔ (محاورات اُردو)۔

لاڈ کرنا۔ ناز کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ اُن سے لاڈ کرتا ہے۔ (محاورات اُردو)۔

لاڈ لڈانا۔ ناز و نعمت سے پالنا۔

اثر۔ غالبًا دیہاتی زبان ہے۔ شہر میں کسی کو اس طرح بولتے نہیں سُنا۔ فیلن میں درج ضرور ہے۔

لاذِب۔ (ع) ا۔ چپکنے والا۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

لارا لیری۔ حیلہ حوالہ۔ ٹال مٹول۔ (کرنا لگانا کے ساتھ)۔

اثر۔ اس طرح بھی ہے "لارا لیری کیا ہے"۔ (محاورات ہند)۔

لاف مارنا۔ شیخی بگھارنا۔ (لاف زنی کا ترجمہ) علٰحدہ درج نہیں۔

لاکھ روپے کی بات۔ بہت اہم اور کارآمد بات۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لاکھ روپے کی بات تم کو یہ یاد رکھنا چاہیے۔

لاکھ کہنا۔ بہت کہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے لاکھ کہا اس نے ایک نہ سُنی۔ (لغات اُردو)۔

لاگ لگی ہوئی ہے۔ ایک معنی ہیں دشمنی ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لاگ ہونا۔ عداوت ہونا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

غالبؔ ؎

لاگ ہو تو اُس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

لاگ ہوئی تو لاج کہاں۔ لاگ میں شرم نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

لال۔ کبوتر کا ایک رنگ۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ امیرؔ ؎

لالوں کا یہ رنگ ہے ہوا پر
افواج فرنگ ہے ہوا پر

لالچ خورا۔ (عو) لالچی۔ حریص۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھولے رئیس کی تلاش میں خود غرض لالچ خورے سرگرم رہتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

لال ڈگی۔ بوڑھی عورتیں چھاؤنی کے اُس حصے کو کہتی تھیں جہاں گوروں کی پلٹن رہتی تھی۔ درج نہیں۔

انشاؔ ؎

لال ڈگی تمام فوج ہوئی

لال لگنا۔ کوئی انوکھی اور عجیب بات

ہونا۔ سرخاب کا پر لگنا۔ جیسے اُس شخص میں کوئی لال لگے ہیں۔ درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔

لال ہو جانا۔ غصّے سے چہرہ سرخ ہو جانا۔ برافروختہ ہونا۔ آنکھوں میں خون اترنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

لال ہونا۔ غصّہ کرنا۔ یہ معنی درج نہیں۔

لالوں کی سی لڑائی ہے۔ یعنی عورت پر لڑتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لام باندھنا۔ چاروں طرف سے لشکر جمع کرنا۔ لڑائی کا سامان کرنا۔

محسن ؎

باندھا وہ قضا نے لعن کا لام
ابلیس کی فوج میں ہے کہرام

اثر۔ صاحب نور اللغات نے اسے انگریزی لکھا ہے۔ فوج یا پلٹن کا مجموعہ بریگیڈ حالاں کہ یہ فرانسیسی L' arme کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور مذکر قرار دیا ہے۔ لکھنؤ میں لام اس معنی میں مونث ہے لام باندھی کہیں گے نہ کہ لام باندھا۔ فیلن نے بھی اسے مونث لکھا ہے۔

علاوہ برایں لام باندھنا کے عمومی معنی جھوٹی سچی باتیں بنا کر اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کرنا ہیں ایسی باتیں بنانا جس سے لوگ یقین کر جائیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ یہی مفہوم اودھ پنچ کے اس انتخاب سے نکلتا ہے:

"غرض کہ بے چارے صاحب خانہ کے دل پر رعب جمانے اور اپنی وقعت بڑھانے کی غرض سے وہ وہ لام باندھی اور بے پر کی اڑائی کہ اپنے وطن سے مسکن تک جھوٹ کی سڑک اور تعلّی کے پُل باندھ دیتے۔"

پلیٹس نے بھی لام بمعنی فوج کا ماخذ فرانسیسی لفظ L'arme کو قرار دیا اور اسم مونث لکھا ہے۔

لب بھر آٹا۔ (عو) تھوڑی مقدار میں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لب بھر آٹا کہتے ہی چُلّو آگے بڑھتا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

لبدی۔ پُلٹس۔ جیسے بھنگ کی لبدی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لبدی باندھنا۔ پُلٹس باندھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

لبڑ سبڑ۔ بدسلیقگی۔ پھوہڑپن۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لب گرداں۔ حوض یا نہر کا اتنا بھرا ہونا کہ پانی چھلک جائے۔ (بغیر اضافت) درج نہیں ؎

وہ چمک ہے وہ تڑپ نہر کی لب گرداں میں
لائے الماس کبھی جس کے تماشے کی نہ تاب

لبلب۔ (ھ) صفت۔ کم عقل۔ بے وقوف۔

اثر۔ میں واقف نہیں نہ تحقیق ہو سکی۔ کوئی سند بھی نہیں لکھی ہے۔

لبلوس۔ (ھ) بے وقوف۔ کودن۔ بے حیا۔ ننگا۔

اثر۔ خارج۔ مع شعر شاد۔

لبیس لینا۔ موچھ کے بال لب کے قریب تراشنا۔ (لغات اُردو)۔

لپّا ڈگّی۔ گھونسوں اور تھپڑوں کی لڑائی۔ مارپیٹ۔ گھونسم گھانسا۔

اثر۔ صاف صاف کاف تازی سے لکھا ہے حالاں کہ کاف فارسی (گ) سے ہے۔ (فقرہ) لپّا ڈگّی میں بجّو کی جان پر بن آئی ہے۔ (اودھ پنچ) (لغت نام نامعلوم)۔ فیلن نے بے شک کاف تازی سے لکھا ہے۔ میں نے لکھنؤ میں کاف فارسی کے سوا کاف تازی سے کسی کو بولتے نہیں سنا۔ کم سے کم دونوں طرح لکھنا چاہیے تھا۔

لپٹ کر وار کرنا۔ قریب سے یا پہلو کی طرف سے وار کرنا جس سے حریف کا بچنا دشوار ہو۔ درج نہیں۔

تعشق ؎

واہ کیا ہاتھ لگائے ہیں لپٹ کرائے حر
شورشیں بھول گئی فوج ستم گر اے حر

لپ لپ کرنا۔ بجھنے سے پہلے چراغ کی لَو کا بھڑکنا یا جھلملانا۔ درج نہیں۔

لپیٹ لیا۔ تہمت لگا کر گرفتار کر لیا۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لت پت۔ لتھ پتھ۔ آلودہ۔ لتھڑا ہوا۔ بھیگا ہوا۔ (ابن الوقت) جب صاحب کو لاشوں سے اٹھا کر لائے تو ان کے کپڑے تمام خون میں لت پت تھے۔

اثر۔ لت پت صحیح۔ لتھ پتھ ٹکسال باہر۔ حضرت مولف بھی لتھ پتھ کے استعمال کی مثال پیش نہ کر سکے۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے غالبًا اسی سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا۔

لت پتا۔ تباہ اور خستہ حال۔

اثر۔ لکھنؤ میں لتّا پتا کہتے ہیں جس میں دُبلاپے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لت خورا۔ لکھنؤ۔ تختہ جو دروازے کی لکڑی کے نیچے رکھتے ہیں۔

اثر۔ میں لکھنوی ہوتے بھی اس لت خورے سے نابلد ہوں۔ پلیٹس میں درج ضرور ہے اُسی سے اُلٹا سیدھا نقل کر کے لکھنؤ کے سر تھوپ دیا گیا۔ اُس کا متعلقہ اندراج یہ ہے:

لت A threshold; an earth rug (in these senses more com. lat khora.)

لکھنؤ کو یہ تحفہ کس بنا پر عطا ہوا یہ اب بھی ایک معمّا ہے۔

لت روندن۔ لاتیں کھانا۔ پامال ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پرمیشر نے چاہا تو چند ہی روز میں اس لت روندن سے تیرا ڈیل مضبوط ہو جائے گا (اودھ پنچ)۔

لتری کان کتری۔ مثل۔ وہ عورت جو لترے پن (ایک جگہ کی بات دوسری جگہ لگانا) کے سبب کان کاٹ دینے کے قابل ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لت لگنا۔ بری عادت ہونا۔ خو میں داخل ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں (لغت نام نامعلوم) لت پیچھے لگنا درج ہے۔

لتھاڑ۔ کسی کے لاتیں مارنا۔ باہم ایک دوسرے کے لاتیں مارنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں لتیاڑ کہتے ہیں (رے بجائے ہا رہوز) آپس میں لتیاڑ ہوگیا۔ (لغات اُردو)

لتھڑ پتھڑ۔ وہ شخص جس کے کیچڑ یا مٹی بھر گئی ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں لت پت یا لتھڑا ہوا کہتے ہیں۔ کیچڑ میں سنا ہوا۔

لتیا۔ عادی۔ خوگر۔

اثر۔ لتیا بری عادت کا خوگر ہے۔ اچھی عادت والے کو لتیا نہ کہیں گے۔ یہ تخصیص ضروری تھی۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لتیا ہج۔ آپس کی لڑائی۔

اثر۔ لکھنؤ میں لپا ڈگی یا لتیا نا بولتے ہیں یا لتیاڑ ہونا۔

لتیاؤ۔ کسی کو لاتوں سے مارنا۔ درج نہیں۔ (کرنا کے ساتھ)۔

لتیاؤ ہونا۔ جھگڑا ہونا۔ مار پیٹ ہونا۔ درج نہیں۔

لتی۔ لٹو کی ڈوری۔ وہ مہین ڈوری جو لٹو نچانے میں کام آتی ہے۔ یہ معنی درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لٹا پٹا۔ (ہر دو بضم اول) بالکل لٹا ہوا۔ مفلس۔ ٹھک۔ درج نہیں۔ ؎

ہے سراپا لٹا پٹا گلزار
ہر طرف خارزار کی ہے بہار
(اودھ پنچ)۔

لٹا لٹا کر مارنا۔ (لٹا بضم اول) پٹک پٹک کر مارنا۔ زمین پر گرا گرا کے مارنا۔ بیدردی سے مارنا۔ خوب مارنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لٹائی۔ بفتح اول۔ چھوٹی چرخی جس پر پتنگ کی ڈور لپیٹتے ہیں۔

اثر۔ فیلن سے حسب منشا تغیر تبدل کر کے نقل کر دیا۔ کاش اطمینان کر لیتے کہ لٹائی اُردو میں داخل بھی ہے۔ اب فیلن کا پورا اندراج ملاحظہ فرمایئے "لٹائی Latai- a small reel.

اللہ اللہ خیر سلا۔ چھوٹی پھرکی چھوٹی چرخی ہوگئی۔ چرخی پر کنکوے کی ڈور چڑھائی جاتی ہے لہٰذا کنکوے کا اضافہ بھی ناگزیر ہوگیا۔

لٹ پٹے دن۔ مصیبت کے دن۔ آفت کا زمانہ۔ (کاٹنا کٹنا کے ساتھ)

اثر۔ حضرت مولف نے نہ معلوم کس دھن میں فیلن کے اندراج لٹے پٹے دن کو لٹ پٹے دن پڑھا۔ حالاں کہ لٹ پٹے کا مفہوم بالکل مختلف ہے۔ مثلاً پلٹ پٹی دستار۔ لٹ پٹی چال (اٹھلاتی بل کھاتی)۔ وغیرہ۔ الحاصل انھیں لٹے پٹے دن لکھنا چاہیے تھا نہ کہ لٹ پٹے دن۔

لٹ جانا۔ (بالفتح) سن سے اتر جانا۔ جوانی کا ڈھل جانا۔ درج نہیں۔

لٹکا بتانا۔ ترکیب بتانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے روشنائی بنانے کا سہل لٹکا بتا دیا۔ (لغات اُردو)۔

لٹھ ہونا۔ جاہل گنوار ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم بالکل لٹھ ہو۔ (لغات اُردو)۔

لٹیا ڈبونا۔ (کنایتہً) توہین کرانا۔ آبرو کھونا۔

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ہے راز افشا کرنا۔ کھولنا۔ (فقرہ) اگر میں اشارہ نہ کرتا تو تم نے لٹیا ڈبوئی تھی۔ (لغات اُردو)۔

لچنا۔ جھکنا۔ دبنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بدطینت لوگوں سے ہرگز نہ لچو۔ جتنا دبوگے اور شیر ہوں گے۔

لچھمی بغیر آدر کون کرے۔ بغیر روپے کے کنگال کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لچئی۔ (بضم اول وفتح دوم صحیح۔ زبانوں پر بضم اول و دوم ہے)۔ میدے کی ملائم اور پتلی چھوٹی پوری جسے گھی میں تلتے ہیں۔

اثر۔ زبانوں پر بھی بضم اول وفتح دوم ہے۔ ہمزہ کے ساتھ بغیر واو ماقبل بضم اول و دوم ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ پلیٹس میں بھی بضم اول وفتح دوم درج ہے۔ لچئی سے گال (نرم گال) عام فقرہ ہے۔

لحاظ ہونا۔ خیال ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ ظفرؔ ؎

لحاظ ہے یہ فقط تیری دوستی کا ہمیں
جو تیری بزم میں کرتے ہیں ہم عدو کا لحاظ

لخت۔ منجمد خون کا لوتھڑا۔ اُردو میں جمع میں مستعمل ہے۔ شرفؔ ؎

یوں ہجوم داغ حسرت ہے ہمارے دل کے پاس
جیسے لختے خون کے جم جاتے ہیں بسمل کے پاس

اثر۔ جیسا شرفؔ کے شعر سے ظاہر ہے یہ معنی صرف لختے کے نہیں خون کے لختے کے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا) لختے خون کے تلوار پر جمے ہیں۔

لخلخے باندھنا۔ کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) کسی کی مدح پر آمادہ ہوتے ہیں تو اللہ اللہ ایسے لخلخے باندھتے ہیں کہ الٰہی تیری پناہ۔ (اودھ پنچ)۔

لخلخہ سنگھانا۔ مرکب خوشبو سنگھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جب وہ بے ہوش تھا تو میں نے اُس کو لخلخہ سنگھایا۔ (لغات اُردو)۔

لدا و الادنا۔ بوجھ اٹھانا۔ بوجھ لادنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لرزہ پڑنا۔ کانپنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس کے بدن میں لرزہ پڑ گیا۔ (لغات اُردو)۔

لڑاکا کے چار کان۔ (مثل) جس کو لڑائی کی عادت ہوتی ہے وہ ہر طرف کان لگائے رکھتی ہے۔ ہروقت لڑنے پر آمادہ رہتی ہے۔ (عورت کے لیے مستعمل ہے)۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لڑائی ٹھہر جانا۔ لڑائی چھڑ جانا۔

شروع ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

میر انیس ؎

اُترے ابھی نہیں کہ لڑائی ٹھہر گئی
وعدے وہ کیا ہوئے وہ محبت کدھر گئی

لڑائی کیا لینے جاتا ہے۔ فوراً لڑائی جھگڑا شروع ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اب لڑائی کیا لینے جاتا ہے۔ آٹھ آٹھ دن تک ہنڈیا چولھا اوندھا پڑا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

لڑنتیا۔ پہلوان، کشتی لڑنے والا۔ کسرتی۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم)۔

لڑنی رات ہو بچھڑنی رات نہ ہو۔ (مثل) چاہے ناچاقی رہے جدائی نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دونوں نے آپس میں سمجھوتہ کرلیا۔ لڑنی رات ہو بچھڑنی رات نہ ہو۔ خدا راس لائے۔ (اودھ پنچ)۔

لڑے فوج نام سردار کا۔ دیکھو۔ کاٹے باڑھ نام تلوار کا۔

اسیر ؎

قتل کرتی ہے مژہ شہرہ ہے چشم یار کا
جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے سردار کا

اثر۔ اسیر کے شعر میں لفظ سپاہی ہے نہ کہ فوج۔ مثل بھی یوں ہی ہے: لڑے سپاہی نام سردار کا۔ اسی طرح دوسرے حصہ مثل میں باڑھ کی جگہ ہاتھ ہے۔ دونوں کی سند میں اودھ پنچ کا یہ فقرہ ہے: مثل تو یوں سنی تھی نہ لڑے سپاہی نام سردار کا۔ کاٹے ہاتھ نام تلوار کا۔ ہاں ایک بات اور ہے پوری مثل دونوں اجزا ملا کر ہے۔ دو مثلیں علحدہ علحدہ نہیں۔

لڑیں گھوڑے گھوڑے لوٹے موچی کا زین۔ خطا کوئی کرے خسارہ کوئی اٹھائے۔ مجھے یہ مثل نور اللغات میں درج نہیں ملی۔ (اودھ پنچ میں اس طرح درج ہے: لڑیں گے گھوڑے گھوڑے اور لوٹے گا موچی کا زین۔

لڑیں نہ بھڑیں ذرہ پہنے پھریں۔ ظاہر کے سپاہی ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نامعلوم)۔

لزج۔ (ع۔ بفتح اول و کسر دوم) لعاب دار۔ لیس دار۔

اثر۔ خارج۔

لُزوم۔ باہمی ربط۔ درج نہیں۔ (فقرہ) حکومت اور تجارت میں جب تک "لزوم" ثابت نہ ہو اُس وقت تک میری کیا ہر ایک منطقی کی یہی رائے ہوگی۔ (اودھ پنچ)۔

لشٹر پشٹر۔ (بفتح اول و دوم) لت پت۔ بھیگا ہوا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چلچلاتی دھوپ میں ایک شخص موٹا تازہ مگر پسینے میں لشٹر پشٹر.... بدحواس چلے آتے ہیں (اودھ پنچ)۔

لُغز۔ (ع۔ بالضم) چیستاں۔

اثر۔ خارج۔

لغزش۔ (مجازاً) بہک جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

میرؔ ؎
لغزش بڑی ہوئی تھی ولیکن سنبھل گیا

لفظ نکالنا۔ سخت بات کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُن کی شان میں کوئی لفظ نہ نکالو۔ (محاورات اردو)۔

لفنگا۔ شیخی باز۔

اثرؔ۔ حسب پلیٹس شیخی باز کے علاوہ اس کے معنی بدچلن شخص کے بھی ہیں اور لکھنؤ میں برابر اس معنی میں مستعمل ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ فیلن میں صرف بدچلن شخص لکھا ہے۔ اودھ پنچ کا یہ فقرہ بھی اس کی تائید میں ہے: جب سے دو چار ہولناک وارداتیں ڈاکہ زنی کی ہوئیں چوروں، اچکوں، لفنگوں، شہدوں کی بن آئی۔

لفلفے دار باتیں۔ خوشامد کی باتیں۔ چکنی چپڑی باتیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہوا خواہوں نے جو کچھ دیر پہلے سے ان کا انتظار کر رہے تھے اپنی لفلفے دار باتوں سے اُن کا دماغ آسمان پر پہنچا دیا۔ (سلطان اور نازک ادا)۔

لُکٹی۔ لکھٹی۔ (ھ) چولھے کی ادھ جلی لکڑی۔ وغیرہ۔

اثرؔ۔ (لکھنؤ) لُکٹی ہے۔ لکھنؤ میں لکھٹی نہیں ہے بلکہ لکٹی ہے۔ (دیکھیے لغت نام نامعلوم)۔

لکڑ توڑ۔ (بتشدید کاف) کلام سخت ثقیل الفاظ سے کلام کیا جاتا ہے تو اُسے لکڑ توڑ کہتے ہیں۔

اثرؔ۔ کلام سخت پر موقوف نہیں۔ جو چیز بہت مضبوط ہو لکڑ توڑ ہے۔ بہت مضبوط اور بھدے بیلے جوتے کو بھی لکڑ توڑ کہتے ہیں۔ لکڑ توڑ بمعنی بہت مضبوط محاورات ہند میں بھی درج ہے۔

لکڑ توڑ باتیں۔ ناگوار بحث۔ جہالت کی باتیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) تنہا لکڑ توڑ درج ہے۔

لکھا۔ لکھنا کا ماضی۔ معانی نمبر ۱۔ ۲ میں بغیر تشدید کاف فصیح ہے۔

محسنؔ ؎
بہ مجبوری لکھا الیہ کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

۲۔ لکھا ہوا کی جگہ۔ رقم زدہ — جلالؔ نے بتشدید کاف کہا ہے ؎
مدعی میرا نہ دیکھے یا خدا لکھا مرا
پھاڑ ڈالیں خط وہ حرف مدعا کو دیکھ کر

اثرؔ۔ گویا جلالؔ نے مشدد لکھ کر غیر فصیح زبان استعمال کی۔ یہ حضرت مولف کا وہم ہی وہم ہے۔ لکھا تشدید کے ساتھ اور بلا تشدید دونوں طرح فصیح ہے اور دونوں طرح مستعمل ہے۔ یہی جلالؔ نے سرمایۂ زبان اردو میں لکھا ہے۔

لکھ رکھنا۔ لکھ کر رکھ چھوڑنا۔ یاد رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میری بات لکھ رکھو ایسا ہو کے رہے گا۔

لکھ لٹے کوٹلوں پر مُہر۔ زیادہ نقصان کی پروا نہ کرنا۔ معمولی خرچ میں کفایت شعاری مد نظر رکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لکھ لٹے کوٹلوں پر مُہر کا نباہ بھی اُنھیں غریب لاشی پاشی دس پانچ روپیہ ماہوار کے ملازموں پر موقوف ہے۔ (اودھ پنچ)۔

لکھے موسیٰ پڑھے خدا۔ ایسی تحریر کی نسبت مستعمل ہے جو کسی سے پڑھی نہ جائے۔
اثر۔ مثل لکھیں کے ساتھ بھی ہے: لکھیں موسیٰ پڑھے خدا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لکیر ڈالنا۔ نشان ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دوا نے تو کلیجے پر لکیر ڈال دی۔ (لغات اُردو)۔

لگا تو تیر نہیں تو تُکّا۔ مثل۔ آدمی کو ہر کام میں ہمت باندھنا چاہیے ہے چاہے ہو چاہے نہ ہو۔ آدمی کو ہمت نہ ہارنا چاہیے۔

شاد ؎

نالے کرتا ہوں اثر ہو کہ نہ ہو ڈر کیا ہے
وہ کہاوت ہے لگا تیر نہیں تکا ہے

اثر۔ صحیح کہاوت جو اس طرح ہے: "لگا تیر نہیں تکا ہے" شاد کے شعر میں بھی میری مندرجہ نوعیت مشکل ہے۔ اودھ پنچ سے بھی یہی ہے: "وہ مثل ہے کہ لگا تیر نہیں تکا ہے"۔

لگان لگانا۔ مال گذاری تجویز کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سرکار نے سو روپیہ سال کی لگان لگائی۔ (لغات اُردو)۔

لُگائی۔ (ھ) (ہندو عورت) زن۔ بیوی۔ زوجہ۔ آشنا۔ عورت مدخولہ
اثر۔ خارج۔ قصباتی زبان۔

لگائی بجھائی کرنا۔ ادھر کی بات اُدھر کہنا۔ (چغل خوری کرنا) اس طرح درج نہیں۔ لگائی بجھائی علحدہ بھی درج نہیں۔ لگانے میں آنا کا مفہوم بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

لگتی بات۔ ایسی بات جسے طبیعت قبول کرے جو قرین قیاس ہو۔ درج نہیں (فقرہ) یہ ایک ایسی لگتی ہوئی بات تھی جس نے لوگوں کے خیالات کو اُس کی طرف سے بدل دیا۔ (مشتاق زہرہ)۔

لگتی کو بجھانا۔ آرزو پوری کرنا۔ فساد مٹانا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

لگن بتانا۔ پنڈت کا پترا دیکھ کر شادی کی نیک ساعت نکالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میلا انگوچھا ڈالے بغل میں پرانا پترا دبائے پنڈت باہمن صدا لگاتا ساعت بچار یں لگن بتا دیں۔ (حاجی بغلول)۔

لگنت۔ (ع م) (کنایۃً) جماع۔ وغیرہ
اثر۔ خارج۔

لگن تو لگی اللہ راس لائے۔ ارادہ تو کیا اللہ پورا کر لے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)

لگوّ۔ لگوار۔ یار آشنا۔ یہ تشریح نہیں

کہ لگو دہلی کی زبان اور لگوار لکھنؤ کی زبان ہے۔

جانؔ صاحب ؎

اُجڑا ہوا جو بس گیا گھر بار تمہارا
لگوار ہے شاید کوئی زردار تمہارا

لگوار۔ (عو) یار۔ آشنا۔ درج نہیں۔

جانؔ صاحب ؎

اجڑا ہوا جو بس گیا گھر بار تمہارا
لگوار ہے شاید کوئی زر دار تمہارا

لگے دام بنے کام۔ مثل۔ اچھے دام دو تو اچھا کام ہو۔ کھری مزدوری چوکھا کام درج نہیں۔ (فیلن)۔

لگی کی لاگ۔ دل کا تعلق۔ درج نہیں۔

آرزو ؎

سچی جو ہے لگی کی لاگ اور بھڑک اٹھے گی آگ
پاس ہوں جتنی بجلیاں سوچ نہ کچھ گرائے جا

لگی ہوئی بجھانا۔ خواہش پوری کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) لگی ہوئی بجھائے ایسی باتیں زبان پر نہ لائے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

نوٹ: لگی بجھانا درج ہے۔

للت۔ (ھ) (صحیح بفتح اول وکسر دوم ہے۔ بیش تر زبانوں پر بفتح دوم ہے)۔

۵۔ مونث۔ ایک راگنی کا نام۔

اثر۔ لکھنؤ میں بفتح اول وکسر دوم ہی زبانوں پر ہے۔

للک ہونا۔ للک آنا۔ محبت ہونا۔ اشتیاق ہونا۔ (فقرہ) بچے کو اب تک ماں کی للک ہے۔ للک آنا بھی بولتے ہیں۔ (لغات اُردو)۔

للموئی ڈائن۔ لفظی معنی۔ لال مُنہ کی بھتنی۔ مجازاً فرنگن۔ فرنگی عورت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اکثر مسلمان رئیس گھروں میں فرنگنیں ڈالنے لگے۔ بھلا جانؔ صاحب سے اس للموئی ڈائن کی سوتیا ڈاہ کب سہی جاتی۔ (مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)

للّو بند ہونا۔ (عو) زبان بند ہونا۔ بول نہ سکنا۔ کسی کے حق میں کچھ کہہ نہ سکنا اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

للّو نہ رہنا۔ (عو) زبان نہ رہنا۔ زبان چل جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نا معلوم)۔

لمبا ہیڈول۔ دراز قد آدمی کو مذاق سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لمبڑ۔ (فارسی میں لَمب۔ بزرگ۔ سنگین وغیرہ) ضرورت سے زیادہ لانبا۔ بدقطع لانبا۔

۲۔ لانبا اور احمق آدمی۔

اثر۔ لکھنؤ میں لونبڑ (نون غنہ) کہتے ہیں۔ (لغت نام نا معلوم) علحدہ درج لکھا بھی ہے۔

لمبے لمبے ڈگ بھرنا۔ ایک قدم دوسرے قدم سے فاصلے پر رکھ کر چلنا۔ اس طرح درج نہیں۔ انشاؔ ؎

قصد پالی کا جبکہ کرتا ہوں
کیا ہی ڈگ لمبے لمبے بھرتا ہوں

(لمبے لمبے ڈگ رکھنا درج ہے)۔

لم چھوا۔ لمبوترا۔ لمبا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لم ڈڑھیا۔ لمبی ڈاڑھی والا۔ ریشائیل۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

لم ڈگّو۔ مرد درازقد۔ بدقوارا۔

اثر۔ ڈگو بفتح اول ہے نہ کہ بکسر اول جس طرح لکھا ہے۔ ڈگ (بالفتح بمعنی قدم) لمبے لمبے قدم رکھنے والا۔

لم قدا۔ طویل قامت۔ لمبا تڑنگا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ملکہ نے مسکرا کر کہا کیوں میاں لم قدے تم پر کیا گذری۔

لم ٹنگا اسی معنی میں فیلن میں درج ہے۔

لنبھاڑا - لنجھیڑا۔ (ھ) دنیا کے بکھیڑے۔ دنیاوی اسباب و تعلقات۔

اثر۔ لکھنؤ میں لنجھیڑا بولتے ہیں۔

لنجھیا لنجھیا کے۔ اٹک اٹک کے۔ ہکلا ہکلا کے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکھڑاتی ہوئی زبان لنجھیا لنجھیا کے بولی۔ (اودھ پنچ)۔ (لنجا سے بنایا ہے۔ بے کار اپاہج)۔

لنجھیانا۔ اٹک اٹک کے بات کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکھڑاتی ہوئی زبان لنجھیا لنجھیا کے بولی۔ (اودھ پنچ) (قلیل الاستعمال ہے عورتوں نے لنجا سے (جس کے ہاتھ پاؤں بے کار ہوں) بنالیا ہے مثلاً لڑتے لڑتے مار کھاتے کھاتے ہر فریق لنجھیا گیا (اودھ پنچ)۔

لندا پھندا۔ (ہر دو نون غنہ) نذر۔ مال و اسباب کے ساتھ۔

اثر۔ ہر دو نون غنہ نہ لکھا ہوتا تو غلط الکاتب کا شبہ ہوتا۔ املا لدا پھندا ہے لدا بغیر نون غنہ۔ اس کے معنی نذر سے میرے کان آشنا نہیں۔ تحقیق بھی نہ ہو سکے۔

لنڈھکنا پنڈھکنا۔ (پنڈھکنا تابع مہمل) گرتے پڑتے غلتان و پیچاں چلا جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) باڑھ اور کگر سے باچھیں مجروح ہوئیں تو ایک گھونٹ لہو ملا ہوا گل پھڑوں میں لنڈھکتا پنڈھکتا پہنچا اور نرخرے کی راہ سے داخل معدہ ہوا۔ (اودھ پنچ)۔

لنک۔ (ھ۔ نون غنہ) (عو) ڈھیر۔ انبار۔ تو وہ ظاہر کرنے کے لیے (فقرہ) غرض تھوڑا ہی لنک ہوتا ہے)۔

اثر۔ یہ لفظ اردو نہیں۔ فیلن سے آنکھیں بند کرکے نقل کر دیا۔ یا ممکن ہے قصباتی زبان ہو عورت کا اضافہ اپنی طرف سے کر دیا گیا۔

لنگڑی چلنا یا کھینچنا۔ لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک ٹانگ اٹھا کر ایک سے چلتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

لنگوٹے کا ڈھیلا۔ عیاش۔ زانی۔

اثر۔ صحیح فقرہ لنگوٹ کا ڈھیلا ہے نہ کہ لنگوٹے کا ڈھیلا۔ یہی اطلاق "لنگوٹے کا سچا" پر ہوتا ہے۔ لنگوٹ کا سچا کہنا چاہیے جس کو اپنی شہوت پر قابو ہو۔ متقی۔ پرہیزگار۔

لنگوچا۔ (ہ۔ نون غنہ) کلما۔ بھیڑ بکری وغیرہ کی آنت جس میں مسالے دار قیمہ بھر کر تلتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔
لنگھانا۔ لانگھنا کا متعدی۔ لنگھن وغیرہ (ہندو) فاقہ۔ روزہ۔ پار اترنا۔ لنگھنا۔
اثر۔ سب خارج۔ خالص دیہاتی زبان...
لوٹا بھی نہ اٹھوانا۔ بہت حقیر سمجھنا پے خانے میں پانی بھی نہ رکھوانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم ایسیوں کو منہ نہیں لگاتے لوٹا بھی نہیں اٹھواتے۔ (طلسم ہوش ربا)۔
لوٹ پوٹ کر اٹھ کھڑا ہونا۔ لوٹ پیٹ کر اٹھ کھڑا ہونا۔ (عو)۔ بیمار ہو کر اچھا ہو جانا۔
اثر۔ لکھنؤ میں لوٹ پوٹ کر کھڑا ہو جانا ہے۔ لوٹ پیٹ کر کھڑا ہونا سننے میں نہیں آیا۔ فیلن میں بھی لوٹ پوٹ درج ہے۔ لوٹ پیٹ کا ذکر نہیں۔
لوٹنیاں کھانا۔ بضم اول واو مجہول ٹ ساکن نون مکسور۔ لوٹنا۔ پچھاڑیں کھانا۔ مچلنا۔ بچوں سے مخصوص ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جیسے ہی قریب گئی لڑکی نے وہ ٹانگیں اچھالیں لوٹنیاں کھائیں کہ میں ڈر گئی۔
لوٹھا۔ (عو) جوان ہٹا کٹا۔ فربہ۔
۲۔ بیش تر کندۂ ناتراش کی جگہ مستعمل ہے۔ عورت کے لیے لوٹھی۔
اثر۔ دوسرے معنی مشتبہ ہیں۔ حسب پلیٹس لوٹھا کا مرادف گبرو ہے۔ کندۂ ناتراش نہیں ہے۔
لوچ بھلا۔ ذرا انصاف کرو اور کیا کرتا یا ہوتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
لوذعی۔ ع بالفتح اول و فتح سوم و کسر چہارم نہایت عقلمند۔ دانا۔ زود فہم۔
اثر۔ خارج۔
لُورا۔ (ہ۔ ڈومنیوں کی اصطلاح)۔ آوارہ مرد۔ مونث لُوری۔
اثر۔ خارج۔
لوڑھنا۔ (ہ۔ عم) کپاس سے بیج علحدہ کرنا۔
اثر۔ خارج۔
لوکاٹ۔ (ہ۔ واو غیر ملفوظ) لکھوٹ۔
اثر۔ لوکاٹ خارج۔ لکھوٹ بولتے ہیں۔
لومڑی کے شکار کو جاؤ تو شیر کا سامان کرو۔ چھوٹے کام کو بڑا سامان کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔
لوند۔ (بفتح اول و دوم) (ف) عیاش بدمعاش۔ کاہل وغیرہ۔ درج نہیں۔
اتنا ؎
رقیب نے تو مری جان بھی کھپا ڈالی
خدا کرے کہیں ہو تجھ سے یہ لوند جدا
(قوافی بند بند۔ پسند۔ سمند وغیرہ)۔
پلیٹس میں بھی درج ہے۔

لُوند مُوند ہونا یا لُوند مُوند ہو کے گر پڑنا۔ اچانک یا بے تحاشا گر پڑنا۔ سنبھلنے کا وار نہ ملنا۔ درج نہیں ؎

الکشن میں بندہ ہوا لوند موند
نہ کام آئے لڈو نہ ڈاڑھی نہ توند
(اودھ پنچ)

لونڈی کی ذات کیا، رنڈی کا سات (ساتھ) کیا، بھیڑ کی لات کیا، عورت کی بات کیا۔ مثل۔ ان کا کبھی اعتبار نہ کرنا چاہیے۔ بھروسا نہ کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

لونی لگنا۔ نمی کے اثر سے اینٹ کا گل جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مکان میں لونی لگ گئی۔ (لغات اُردو)۔

لوہیا۔ لوہا بیچنے والا۔ لوہے کا کاروبار کرنے والا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دو طرفہ لوہیوں ... کی دوکانوں میں بھی ایک قسم کی چہل پہل نظر آئی۔ (شریف زادہ) فیلن میں بھی درج ہے

لوہے سے لوہا خوب کٹتا ہے۔ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ مثل۔ ایک سرکش دوسرے سرکش سے دبتا ہے لوہا مانتا ہے۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

لوہا ماننا درج ہے۔

لہٹنا۔ (ھ) (ہندو۔ عو)۔ طبیعت کا مائل ہونا۔ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔ دیہاتی زبان۔

لہجہ بدلنا۔ انداز گفتگو میں فرق آنا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

شوخی سے اُس نے بات کا لہجہ بدل دیا
اقرار لب تک آتے ہی انکار ہو گیا

لہرا اُڑنا۔ (عم) سریلی آواز سے گانا۔ اثر۔ خواص لہرا گانا بولتے ہیں وہ درج ہی نہیں۔ میری ایک نظم کا شعر ہے ؎

لہراتا اور لہرا گاتا
جھرنے کا رسیا پانی

لہرا گانا لغات اُردو میں بھی درج ہے بمعنی بانسری یا تومڑی پر گیت گانا جس سے سانپ مست ہو جاتا ہے۔

لہر بہر آ رہی ہے۔ (بالفتح) بڑے عیش اور خوشی میں گذرتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لہکارے بال۔ عورت کے لمبے چمک دار بال۔ درج نہیں۔ (فقرہ) برسات کی گھٹا کو شرمانے والے لمبے لہکارے بال دل میں اضطراب پیدا کرنے کے سامان ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

لہنا ہونا۔ فائدہ حاصل ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم کو اُن سے لہنا نہیں ہے۔ (لغات اُردو)۔

لہو کا جوش کھانا۔ لہو کا کھولنا۔ بہت غصّہ آنا۔ اس طرح درج نہیں۔

میر انیس ؎

چمکا رہے ہیں برچھیاں میدان میں جنگ جو
غصے سے جوش کھاتا ہے اب جسم کا لہو

لہو کڑھائی دینا۔ ایذا اٹھانا اور الٹے ایذا رساں کا مُنہ بھرنا۔ انعام

دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مگر اُسکا بنیا سودا کرے۔ بایں شرط بندہ بھی راضی ہو گیا کہ اطلاع نامہ تعمیل نہ ہو۔ قضا ٹلنے کے لیے نہیں آتی۔ مختصر یہ کہ اطلاع نامہ پر دستخط بھی لیے اور اس موذی کو لہو کڑھائی بھی دی۔ (اودھ پنچ)۔

لہو کو سبیل کرنا۔ کسی مقصد کے لیے اپنی جان کی پرواہ نہ کرنا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

کتنے قلیل عمر میں دونوں ہوئے عقیل
اپنے لہو کو تشنہ لبی میں کیا سبیل

لہو لگنا۔ مزہ پڑنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تو اُن کو بہت برا لہو لگا ہے کہ روز دستر خوان پر آتے ہیں۔ (لغات اُردو)۔

لہو مُنہ کو لگ گیا۔ مزا پڑ گیا۔ حرص ہوئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لہو نے جوش مارا۔ خویشی کی محبت آ گئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لے۔ ۶۔ بس کی جگہ۔

قلق ؎

ایمان سے اپنے لے تو ہی کہہ دے واعظا
بھائے گی کوئے یار کے ہوتے فغاں مجھے

اثر۔ قلق کا پہلا مصرع نقل کیا گیا۔ اس طرح ہے: ؎

ایمان سے لے اپنے تو ہی کہہ دے واعظا

علاوہ بر ایں لے کا مفہوم بس نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ فیصلہ تجھ پر چھوڑا۔ فیصلے کا تجھی پر انحصار ہے۔ "لے بس تمہیں انصاف سے یا ایمان سے کہہ دو"۔ عام فقرہ ہے۔

لیا بُھنے کے چاول مٹھائی۔ گول بنی ہوئی ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (صرف لیّاں بمعنی کھیلیں درج ہے)۔

لیاقت دکھانا۔ بڑا قابل بننا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

لیبڑ۔ (ھ) لعاب دہن جس میں چیپ ہو۔ لیبڑ۔ (ھ) آنکھ کی کیچڑ۔

اثر۔ خارج۔

لے بیٹھنا۔ ۴۔ کسی عورت کو اپنے گھر میں ڈال لینا۔

اثر۔ دیہاتی زبان ہو تو ہو۔ عورتوں کی زبان میں اسے بیٹھالی عورت کہتے ہیں۔ ورنہ داشتہ۔ گھر میں ڈالی ہوئی اور نہ معلوم کیا کیا۔

لیپ چیپ۔ (عو) لکھنؤ۔ کوئی چیز کسی کے سر مڑھنا۔ کوئی چیز کسی کے ذمے کرنا۔

اثر۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس کڈھب محاورے سے واقف نہیں۔ بیان کردہ مفہوم کوئی الزام کسی کے سر تھوپنے سے ادا ہوتا ہے۔ کوئی حوالہ دیا نہیں گیا۔

لے پڑنا۔ دوسرے کو اپنی بے عزتی یا بدنامی میں اُس کو دھوکا دے کر شریک کر لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (دیکھیے

پلیٹس)۔

لے پڑو دھے پڑو۔ (واو معروف) زبردستی کسی کے مال پر قبضہ کر لینے والا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جلد باز لے پڑو دھے پڑو۔ انگلی پکڑتے ہی پہنچا پکڑنے والے۔ تھوڑے پائے پر اور کی ضد کرنے والے۔ (اودھ پنچ)۔

لٹیت۔ (ع) نرمی میں جو برتاؤ میں ہو۔
اثر۔ خارج۔

لتیڑا۔ (ھ) پرانا ٹوٹا جوتا۔ لٹیرے وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

لے مار۔ (عم) لے مرنا سے اسم فاعل کسی کے مال میں تغلب تصرف کرنا۔ خائن۔ بد دیانت۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) "ایہا الناس یہ کم بخت بڑا خائن اور لے مار ہے۔" (اودھ پنچ)۔

لیتا مرے یا دیتا۔ خود غرضی کی بنا پر کسی کی پروا نہ کرنا۔ درج نہیں۔ جب یہاں کی فوجی قوت کی بنا پر ملک فتح ہوگیا تو لیتا مرے یا دیتا۔ (اودھ پنچ)

لے دے سے بچنا۔ بازپرس اور سرزنش سے بچنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کچھ دے لے کے جائیں کہ لے دے سے بچیں۔

لینا جانے نہ دینا۔ چور کو پکڑ لو بھاگنے نہ پائے۔ اس طرح درج نہیں۔ لینا دینا کیسا محبت بڑی چیز ہے۔ (مثل) پیسہ خرچ کرنے کے بجائے باتوں میں ٹالنا۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

لے ہی تو لوگے۔ یعنی تم نہیں لے سکتے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

لیئی پونجی۔ (عو) جما جتھا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ساری لیئی پونجی اپنی اماں بھیناؤں کو کھلادی۔ ہم تو ایک ایک پیسے کو محتاج ہوگئے۔ (اودھ پنچ)۔

م

مآت۔ (ع) جمع مآتہ کی۔ کئی سو۔ صدہا۔
اثر۔ خارج۔

ماتھا پیٹی۔ (ھ) (ہندو۔ عو) وہ عورت جس کا ماتھا چپٹا اور بدنما ہو۔
اثر۔ خارج۔

ماتھے کا ٹیکا ہے۔ ہر وقت سامنے ہے۔ ٹلتا ہی نہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ماخولیا۔ یونانی زبان میں ماخول مخفف ماخولیا کا اور ماخولیا مخفف ملن خولیا کا ہے۔ ملن بفتح اول و دوم و سکون سوم سیاہ۔ خلیا بالفتح و فتح سوم۔ صفرا۔ اصطلاح میں جنون کے معنی میں مستعمل ہوا۔ مجازاً اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جسے خلل دماغ ہو۔ کنایتہً بے وقوف۔ اُردو بیشتر مخولیا زبانوں پر ہے۔

اثر۔ اور اصل یہ ہے کہ ماخولیا یا مخولیا عربی مالی خولیا کی مہند صورت ہے اور عربی مالی خولیا یونانی Melancholia سے ماخوذ ہے۔ جنون کی ایک قسم جس میں آدمی بہت مغموم و محزوں رہتا ہے۔ اسی کا اسم صفت Melancholy ہے۔ (غمگین)۔ پلیٹس نے بھی مالی خولیا کو عربی ماخوذ از یونانی لکھا ہے۔ اردو کے بیان کردہ مفہوم سے مجھے اختلاف نہیں۔

مادر بخطا۔ (گالی) نطفۂ حرام۔ درج نہیں۔

مارا رکھا ہے۔ قتل ہونا مارا جانا یقینی ہے۔ درج نہیں۔

انجم ؎

دیکھ نہ جانا اُس طرف انجم دشت بلا ہے کوچۂ قاتل
کہنا مان ہمارا ورنہ مفت میں مارا رکھا ہے

مارا کروٹ نہیں لیتا۔ کوئی امر جو کارگر اور بے پناہ ہو۔ درج نہیں۔

(فقرہ) یہ ایسا جادو ہے جس کا مارا کروٹ نہیں لیتا۔ (مشتاق زہرہ)

مارا مارا گھومنا۔ آوارہ اور بغیر کسی خاص مقصد کے ادھر ادھر پھرنا چکر لگانا۔ درج نہیں۔

مارا مار کرکے۔ نہایت کوشش سے بمشکل تمام۔ اس طرح درج نہیں۔

(لغت نام نامعلوم) تنہا مارا مار درج ہے۔ خود اس کے تحت جو مثال پیش کی ہے وہی بیان کردہ فقرے کی تصدیق کرتی ہے۔ مارا مار کرکے آج یہ کام ختم کرایا۔

مار پٹنا۔ مارا جانا۔ زدوکوب ہونا۔ (توبتہ النصوح) تم کو مار پٹی ہوتی تو جانتے کہ عزت کی بات ہے۔

اثر۔ دہلی کی تخصیص کر دینا چاہیے تھی۔ لکھنؤ میں اس جگہ مار پڑنا بولتے ہیں۔

مارتے خاں سے سب ڈرتے ہیں۔ ظالم سے سب ڈرتے ہیں۔

اثر۔ مارتے خاں کا یہ مطلب نہیں بلکہ ہیکڑ اور تند مزاج شخص کو کہتے ہیں۔

(فقرہ) اب جب ترک مارتے خاں بن گئے تو یورپ والوں کو بڑی مامتا آگئی۔ واہ ری اٹھوانسی۔ (اودھ پنچ)۔

مارتے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے کہتے کا منہ نہیں پکڑا جاتا۔ (مثل) بد زبان کی بد زبانی روک نہ سکنے کے موقع پر کہتے ہیں۔

اثر۔ مثل اس طرح بھی سنی گئی ہے "مارتے کے ہاتھ پکڑے" جانتے ہیں بولتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی"۔

مارتے مارتے بھرکس نکال دینا۔ سخت زدوکوب کرنا۔ بے حال کر دینا۔ درج نہیں۔

مار دھاڑ کرنا۔ مار پیٹ کرنا۔ زدوکوب کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی مار دھاڑ درج ہے۔

مار کے آگے بھوت ناچے۔ مار ایسی بلا ہے کہ سب ڈرتے ہیں۔

اس طرح درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مارکے اُلّو بنا دیا۔ اتنا مارا کہ بدن پر نشان پڑ گئے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مارکے مرنا۔ دوسرے کی جان لینے کے بعد خود بھی مر جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مار مار تیری ہتھیلی پر آئے موری عادت نہ جائے۔ مثال (عم) بری عادت ترک کرنے کے بجائے بے حیائی اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

مار مار کر سیدھا کرنا۔ سخت سزا دے کر ٹھیک بنانا۔ پیٹ پیٹ کر درست کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مار مار کیے جا فتح داد اپنی ہے۔ کوشش میں قصور نہ ہونا چاہیے جو ہونا ہے وہ ہو رہے گا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مار مار ہو رہی ہے۔ بڑا تقاضا اور تاکید اور جلدی ہو رہی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مارے آپ لگا دے تاپ۔ اپنا کیا دوسرے کے سر لگا دے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

مارے سپاہی نام سردار کا

کاٹے باڑھ نام تلوار کا

مثل۔ کام کوئی کرے نام کسی کا ہو۔

اثر۔ مثل میں باڑھ کی جگہ ہاتھ چاہیے۔ کاٹے ہاتھ ... غیریت کا اظہار اسی طرح ہوتا ہے۔ باڑھ تو تلوار کا جزء ہے۔ اودھ پنچ میں بھی یہ مثل ہاتھ کے ساتھ درج ہے۔

مارے غصّے کے انگارا ہو جانا۔ بہت غصہ آنا۔ درج نہیں۔

مارے کوڑوں کے کھال گرا دینا۔ بہت مارنا۔ زدوکوب کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جس دن غصہ آیا مارے کوڑوں کے کھال گرا دوں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

مارسکہ۔ (ع) قوت جو غذا کو معدے میں ہضم کے واسطے روکتی ہے۔

اثر۔ خارج۔

ماش۔ ۲۔ جادوگر ماش کے دانوں پر جادو یا منتر کرتے اور جس پر جادو یا منتر کرتے اور جس پر جادو کا اثر ڈالنا چاہتے ہیں اس کو وہ پڑھے ہوئے ماش مارتے ہیں۔

جانؔ صاحب ؎

پھنسا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہے
پری خانم نے پکے جن کو شیشے میں اتارا ہے

ایضاً ؎

میں بھی اوباش نہ تھی آپ بھی عیاش نہ تھے
ٹونے میں کرتی نہ تھی مارتے تم ماش نہ تھے

اثر۔ یہ خالی ماش نہیں "ماش مارنا" کا مفہوم ہوا۔ پیش کردہ اشعار ہی میں "ماش مارنا" ہے نہ کہ خالی ماش۔

لغت نام نامعلوم سے بجز اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

ماش کے آٹے کی طرح اینٹھنا۔ غرور کرنا۔ یا ناراض ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جیسے ذات شریف کیسے وہ ماش کے آٹے کی طرح اینٹھ جاتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

ماضی ہونا۔ گذر جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہ واقعہ تو ماضی ہوگیا۔ (لغات اُردو)۔

ماغ۔ (ع) ایک قسم کا کبوتر۔

اثر۔ خارج۔

ماگھو دوڑ گئی۔ چھپے چھپے شہرت پھیل گئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

ماگھ کا جاڑا جیٹھ کی دھوپ۔ دونوں نہایت سخت ہوتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ماگھ ننگے بیساکھ بھوکے۔ ہمیشہ محتاج۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

مال اڑ جانا۔ روپے کا صرفے میں آجانا۔ دولت کا برباد ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مال برآمد۔ مال کی نکاسی غیر ممالک میں۔ درج نہیں۔ (فیلن)

مال برآمدہ۔ گم شدہ مال مل جانا۔ درج نہیں۔ (فیلن)

مال بے کھٹکے۔ ایسی جائداد جس پر بار قرض نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فیلن)

مال پر زکوٰۃ ہے۔ (مثل) آمد پر ہی خرچ ہوتا ہے آمدنی پر ہی خیرات منحصر ہے۔

اثر۔ مثل کا صحیح مطلب یہ ہے :۔ حیثیت کے مطابق خیرات کی جاتی ہے۔ یعنی نمبر ۲۔

مال چکھنا۔ کنایہ ہے کسی کا روپیہ کسی کے خرچ کرنے سے کھانے پینے میں۔

منیر ؎

کھو یا کیے ہیں دولت دنیا شراب میں
چکھا کیے ہیں مال ہم پیر زال کا

اثر۔ اس کا مفہوم کھانے پینے تک محدود نہیں۔ پرایا پیسہ اپنے صرفے میں لانا بھی مال چکھنا ہے۔ (لغت نام نامعلوم)

مال حصہ داری۔ مشترکہ جائداد۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

مال زادی۔ ۲۔ دلالہ۔ کٹنی۔ نائکہ۔

اثر۔ عام طور پر مال زادی زن فاحشہ یا کسبی کو کہتے ہیں۔ لغت نام نامعلوم کا اندراج ہے۔ عورتوں کی گالی کسبی تحبہ۔

مالش ہونا۔ جی متلانا۔ درج نہیں۔

مال کا پتا ملنا۔ معلوم ہونا کہ مال چرانے والا کون ہے اور کس کے پاس ہے۔ درج نہیں۔

مال کا ہارے گال کا جیتے۔ باتونی آدمی کی رتی تیز رہتی ہے۔ درج نہیں (فقرہ) مقدمہ نہ سمجھتے ہیں نہ بوجھتے ہیں صلاح دے دیتے ہیں۔ غرضی دعوے تک

صحیح لکھنا نہیں جانتے۔ مال کا ہارے گال کا جیتے۔ (حاجی بغلول)۔

مال کیا ہے جان تک حاضر ہے۔ کوئی شے عزیز نہیں جو درکار ہو حاضر ہے۔ درج نہیں۔

صفی سے

سختیاں جھیلی ہیں تو نے جس کی خاطر لکھنؤ
مال کیا جس کے لیے ہے جان حاضر لکھنؤ

مال موذی نصیب غازی۔ بخیل کا مال ملنے کے لیے مستعمل ہے۔

ذوق سے

سچ کہا ہے کسی نے یہ اے ذوق
مال موذی نصیب غازی ہے

اثر۔ مثل کے معنی بخیل تک محدود نہیں۔ بخیل ہو۔ ظالم ہو ایذا رساں ہو۔ (فقرہ) شکر ہے خدا کا کہ لڑائی فتح ہوئی۔ مال موذی نصیب غازی مشہور ہے۔ لوٹو ہم الگ انعام دیں گے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

مال نہ دیکھیں اپنا چوروں گالی دیں۔ اپنی غلطی پر تنبہ نہ ہونا۔ دوسروں کو الزام لگانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جی ہاں مال نہ دیکھیں اپنا چوروں گالی دیں۔ (اودھ پنچ)۔

مامتا پھڑکنا۔ محبت کا جوش ہونا۔ (فقرہ) ماں کی مامتا پھڑکتی ہوگی۔ (لغات اردو)۔

مامتا ماں کے پیٹ میں ڈالی ہے۔ (عو) اولاد کی محبت ماں کو فطری ہوتی ہے۔ درج نہیں۔

ماموں کے کان میں انتیاں بھانجے اینڈتے پھرتے ہیں۔ پرائی دولت پر گھمنڈ کرنا۔ اترانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نابر آور دہ دو ملتیں ہیں اور دونوں کا یہ حال ہے کہ ماموں کے کان میں الخ۔ (اودھ پنچ)۔

مامی پینا۔ (عو) کسی کی طرف داری کرنا۔ لکھنؤ میں مامی نون غنہ کے ساتھ بول چال میں ہے۔

اثر۔ بالکل غلط۔ لکھنؤ میں بھی بغیر نون غنہ ہے۔

ماں۔ (نون کا اعلان) ایک معنی قابو کے ہیں۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) ان کے دماغ کو یہ خلل ہوگیا کہ اب کسی کی ماں کے نہیں۔ اژدہوں کو ایک پھونک میں مار ڈالا ... (خدائی فوج دار)۔

مانامت ڈال دی۔ شور غل ہنگامہ۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میاں کو دیر ہوگئی۔ اب گھر میں آئے تو بیوی نے مانامت ڈال دی۔ (شریف زادہ) ناتامت مچانا درج ہے۔

ماں بہت۔ قدر و منزلت۔ تعظیم۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

ماں بہن کرنا۔ ماں بہن کی گالی دینا۔
اثر۔ یہ ماں بہن پننا بھی ہے بلکہ یہی زیادہ رائج ہے مگر اس طرح

درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔

مانجھا آنا۔ شادی سے پہلے دُلھن والے دولھا کو زرد پوشاک مع کنگنے وغیرہ کے بھیجتے ہیں اس کو مانجھا آنا کہتے ہیں۔ درج نہیں (فقرہ) آج اُن کا مانجھا آیا ہے۔ (لغات اُردو)۔

ماندگی دُکھی۔ (عو) پریشانی بیماری تکلیف۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سُنیئے آخر میں بھی انسان ہوں۔ ماندگی دُکھی میرے بھی ساتھ ہے۔ (اودھ پنچ) تنہا ماندگی درج ہے۔

مانس کی پہچان کو معاملہ کسوٹی ہے۔ معاملہ میں ٹھیک نکلا تو بھلا مانس ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ماں فقیرنی پوت فتح خاں۔ کم اصل اور ہیچ خاندان کے معزز آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔

اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے اور یہ ہی بہتر ہے: ماں بھٹیاری پوت فتح خاں (دیکھئے محاورات ہند: ماں بھٹیاری پوت فتح خاں = اصل میں کچھ تھے بن گئے کچھ۔ جب کوئی اپنی حیثیت سے بڑھتا ہے تو کہتے ہیں)۔

مان کا ہونا۔ (لزن کا اعلان) قابو کا ہونا۔ درج نہیں۔ مثلاً یہ لڑکا میرے مان کا نہیں ہے۔

ماں کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے۔ مثل۔ ماں کی خوشنودی کا لحاظ رکھنا چاہیے اور اُسے راحت پہنچانا چاہیے۔ اولاد کی یہی سعادت مندی ہے۔ درج نہیں۔ (دیکھیے اودھ پنچ)۔

مانگ کوکھ ٹھنڈی رہے۔ (عو) دعا۔ خاوند اور اولاد زندہ رہیں۔ درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)۔

مانگے پر تانگا۔ طفیلی کا طفیلی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مانگے تانگے ٹکڑے بازار میں ڈکار۔ غیروں کی امداد اور سہارے سے شیخی ظاہر کرنے پر کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ماں مارے اور بچہ ماں ہی ماں پکارے۔ (مثل) اپنوں کی سختی بھی بری نہیں لگتی۔ اپنا کتنی ہی تکلیف پہنچائے پھر بھی اپنا ہے۔ (درج نہیں لغت نام نامعلوم)۔

ماں مرے موسیٰ جئے۔ (مثل) اگر ماں مر جائے گی خالہ پال لے گی۔ ماں اور خالہ میں کوئی فرق نہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مان منتا۔ خاطر مدارات کرنا۔ ادب کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مندر پر پجاری جمع تھے پھول مان منتا کے لیے چڑھے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ رضامند ہو جانا۔ (فقرہ) اُس نے تمہارا کہا مان لیا۔ مان نہ مان میں

تیرا مہمان۔
اثر۔ محاورے کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ کسی کی خوشی اور رضا مندی کے بغیر اپنا بار اُس پر ڈالنا۔ ناخواندہ مہمان بننا۔

مائیکا۔ (ھ) دیکھو میکا۔
اثر۔ میکا مستعمل ہے۔ مائیکا خارج۔

مبلغ علیہ السلام۔ روپے کو طنز و تحقیر سے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔

حیا سے غرض ہے نہ غیرت سے کام
جو کچھ ہے وہ مبلغ علیہ السلام
(اودھ پنچ)۔

مبیع۔ (ع) خرید کی ہوئی شے۔ بکا ہوا اسباب۔
اثر۔ خارج۔

مُتحجّر۔ (ع) ورم یا پھوڑا وغیرہ جو سخت مثل پتھر کے ہو جائے۔
اثر۔ خارج۔

مُتانا۔ بچے کو پیشاب کرانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مُتاس لگنا۔ (عم) پیشاب لگنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) خالی مُتاس درج ہے۔

مُتخاصِم۔ (ع) باہم خصومت کرنے والا۔ جھگڑالو۔
اثر۔ خارج۔

متضرّع۔ (ع) زاری کرنے والا۔ گڑگڑانے والا۔
اثر۔ خارج۔

مُتعاقد۔ (ع) آپس میں عہد و پیمان کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

مُتعسّر۔ (ع) دشوار۔ مشکل۔ امکان کے قریب۔

مُتفرّع۔ (ع) کسی چیز سے اس کی شاخ کی طرح نکلنے والا۔
اثر۔ خارج۔

مُتعفّف۔ (ع) متقی۔ پارسا والا۔ عفت والا۔
اثر۔ خارج۔

مُتمرّدیاں۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و راء مشدد و سکون دال)۔ سرکشی اینٹھ۔ یہ عربی تمرد سے بنایا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہتکڑیاں بیڑیاں، پہنائیں بڑی بڑی متمردیاں دکھائیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔
عورتیں اس جگہ مُتمردی اور اسم صفت مٹ مرداپن بولتی ہیں وہ بھی درج نہیں۔

مُتنا۔ (ھ) نیشکر کی ایک قسم۔
اثر۔ خارج۔

مُتونا۔ (ھ) متوالی کودوں۔
اثر۔ خارج۔ تحقیق بھی نہ ہو سکی۔

مُتہاون۔ (ع) سُستی کرنے والا۔ خوار۔ حقیر۔
اثر۔ خارج۔

مُتھرا۔ (ھ) بیش تر چاقو چھری کے لیے مستعمل ہے۔
اثر۔ خارج۔

مثھن ۔ (ھ) آسمان کے تیسرے برج کا نام جسے جوزا بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

مثل در مثل ۔ متواتر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) فوج کو قرینے سے جما کر مثل در مثل طبل فتح و ظفر بجایا۔ (طلسم فصاحت)

مثمر ۔ (ع بکسر سوم) پھل دینے والا ۔ فائدہ مند۔

اثر۔ خارج۔

مُٹائی ۔ (بضم اول) فربہی ۔تیاری ۔ جسامت ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) مُٹاپا درج ہے۔

مٹائے نہ مٹنا ۔ کسی طرح نہ مٹنا ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مٹ بھیڑ ۔ مٹھ بھیڑ۔ مقابلہ۔آمنا سامنا۔ وغیرہ۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ مڈ بھیڑ بولتے ہیں۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

مُٹ مَرد ۔ (مرد بفتح اول و دوم) کھاتے پیتے خوش حال لوگ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) پیٹ بھرے مٹ مرد غیروں کی محنت پر شیخی جتانے والے ہر تکلیف سے پہلے بھی آزاد تھے اب بھی ہیں ۔ (اودھ پنچ) ۔ تیز لوگ۔

مُٹ مُردا ۔ (ع) مغرور۔ سرکش۔ متمرّد کی بگڑی ہوئی شکل۔ مجھے نور اللغات میں مٹ مردا کا اندراج نہیں ملا۔ (فقرہ) مُٹ مردوں (متمردوں) کی لڑائی لندھن (لندن) میں چاہے کسی حال پر پہنچے مگر اس کا بھگتان ہندوستانیوں کو بھگتنا پڑے گا۔ (اودھ پنچ)۔

مٹ مردی ۔ کمینے پن سے اترانا۔ طاقت پہ گھمنڈ کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مٹھا ۔ (ھ) بر وزن دوا۔ پتلا دہی جو مسکہ نکل جانے کے بعد بچ رہتا ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں تلفظ بروزن کھٹا ہے۔ پلیٹس میں بھی یہی تلفظ درج ہے۔

مُٹھا ۔ سونے یا چاندی کا ڈھولنا جس میں تعویذ رکھ کر بازو پر باندھتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) اس کو دوسری جگہ مٹھیا لکھا ہے حالاں کہ مٹھیا مٹھا کی تصغیر کے سوا کچھ نہیں۔

مٹھا مارنا ۔ مٹھی بھر کے کوئی چیز لینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بندر نے مٹھا مارا اور چلتا ہوا۔ (لغات اردو)

مٹھریال ۔ (ھ) وہ ہچکیاں جو دودھ پیتے بچوں کو فطرتی طور پر انتڑیوں میں دودھ کی گنجائش پیدا ہونے کے واسطے آتی ہیں۔

اثر۔ اس کو لکھنؤ میں عورتیں مٹھیاں یا مٹیّاں کہتی ہیں۔ وہ درج نہیں۔

مُٹھیا دیو ۔ پست قامت بد قوارہ شخص۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) ایک نے کہا میں پہچان گئی مٹھیا دیو ہے۔ (طلسم

ہوش رہا)۔

مٹھی۔ بچوں کا پیار۔

اثر۔ لکھنؤ میں اسے بپی کہتے ہیں۔ ماں پیار سے کہتی ہے۔ مکھڑے کی بپی لوں گی۔ خود نور اللغات کی ب کی ردیف میں بپی بمعنی بوسہ درج ہے۔ مٹھی بمعنی بوسہ یا پیار نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

مٹھی بند رکھنا۔ بخیل ہونا۔ پیسہ صرف نہ کرنا۔ درج نہیں۔

تلق ؎

بند مٹھی کو نہ اس باغ میں رکھو غنچہ صفت
بعد تیرے یہ زر اے صاحب زر کیا ہوگا

مُٹھی بند ہونا۔ انگلیاں بند ہونا۔ ہاتھ بند ہونا۔ انگلیوں میں کچھ چھپا ہوا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ لغت نام نا معلوم)

مٹھی باندھنا۔ ہاتھ کا پنجہ بند کرنا۔

اوج ؎

ہم راہ تاج و تخت نہ طبل و نشاں گئے
ہاں مٹھی باندھے آئے کھُلے ہاتھ واں گئے

اثر۔ مٹھی باندھنا کے صرف لفظی معنی لکھ دیے۔ حالاں کہ جیسا خود پیش کردہ شعر سے واضح ہے کہ انسان جب پیدا ہوتا ہے اُس کے پاس کچھ مال و متاع نہیں ہوتا اور یہی حال مرتے وقت ہوتا ہے سب دنیوی شان و شوکت دھری رہ جاتی ہے اسی سے یہ مثل نکلی ہے جو درج نہیں: مٹھی باندھے آئے ہاتھ پسارے گئے۔ ؏

سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

مٹھی گرمانا۔ رشوت دینا۔ اس طرح درج نہیں۔

مِٹھیاں لینا۔ بچّہ کا ہچکی لینا۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)

مِٹوارے۔ (ع و) مٹانے والے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ارے تم مٹوارے تم غارت ہو میرا حق مٹانے والے میری بات بگاڑنے والے۔

مِٹیا۔ (ھ) ایک چھوٹا گلی ظرف جس میں دودھ دہی گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔

اثر۔ یہ اشارہ نہیں کیا گیا کہ عوام کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں مٹکی کہتے ہیں۔

مٹی سے گھی نکالتا ہے۔ انتہا کا کنجوس بخیل۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مٹی کا دھوندھا۔ مٹی کا تودہ۔ کنایتہً ایسا شخص جس کی توند نکلی ہو۔ بھدّا کم عقل ناسمجھ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہندستانی رئیس اکثر مٹی کے دھوندھے ہوتے ہیں جن کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ دو اور دو کے ہوتے ہیں۔

مجال چون وچرا نہ ہونا۔ کچھ کہنے سننے یا عذر کرنے کا مقدور نہ ہونا۔ درج نہیں (فقرہ) مرضیٔ مبارک اگر عالم بھر کو تباہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہی قانون اور کسی کو اُس میں مجال چون وچرا نہ تھی۔ (اودھ پنچ)۔

مجرا کرنا۔ طوائف کا بیٹھ کر گانا۔

اثر۔ لفظ مجرا میں طوائف کا کھڑے کھڑے ناچنا اور بیٹھ کر گانا سب کچھ شامل ہے۔

مجرد سب سے اعلیٰ ہے نہ سسرا ہے نہ سالا ہے۔ سب جھگڑوں سے الگ ہے چین سے گذرتی ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مجلس میں شیخ شلینے میں میخ۔ دونوں خرابی کرتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مجمع کاکائی کی طرح پھٹنا۔ لوگوں کا خوف زدہ ہو کر منتشر ہونا۔ درج نہیں۔

مجھے تو کھو دیا۔ تباہ کر دیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مجھے کیا کہتا ہے۔ مجھے اس باب میں کچھ دخل نہیں۔ مجھے کیوں الزام دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مَجیٹھ۔ ایک قسم کی سرخ لکڑی جس کے سرخ رنگ سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

مُحرّس۔ (عم) کنجوس بخیل۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

مچکا مارنا۔ (بضم اول وفتح دوم ک مشدد۔ مچک۔کا) زبردستی قبضہ جمانا۔ (عورتوں کی زبان ہے) درج نہیں۔ (فقرہ) سخاوت کا دریا خود معطی کے دماغ صحیح نے بہایا تھا یا اُس لال پری نے جو اورنگ دماغ پر مچکا مارے بیٹھی ہوئی تھی۔ (اودھ پنچ)۔

مُچکّا مارے بیٹھا ہونا۔ قابض یا متصرف ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ نہ پوچھے گا کہ سخاوت کا دریا خود معطی کے دماغ صحیح نے بہایا تھا یا لال پری (شراب) نے جو اورنگ دماغ پر مچکّا مارے بیٹھی ہوئی تھی۔ بہر حال مستان ایں جا بر ہوشیاران لندن فائق اند (اودھ پنچ)۔

مچھلی کے بچے کو پیرنا کس نے سکھایا۔ عورتیں خدا کی قدرت کے اظہار کے موقع پر بولتی ہیں۔ درج نہیں۔

مچھی بھون۔ بادشاہوں راجاؤں یا امراء کے محلوں کا وہ تالاب جس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔

انشآ سے

مانگا جو میں نے بوسہ اُن سے چمن کے اندر
بولے کہ یاں نہیں، چل مچھی بھون کے اندر

اثر۔ خود انشآ کے شعر سے واضح ہے کہ اشارہ لکھنؤ کی مشہور عمارت مچھی بھون کی طرف ہے لغت نام نا معلوم کی مندرجۂ ذیل عبارت بھی بلاحظہ ہو:

لکھنؤ کے ایک قلعہ کا نام ہے جہاں اس وقت ایک نہایت عظیم الشان عمارت نئی بنی ہے اور میڈیکل کالج کے نام سے موسوم ہے۔

مُخ۔ (ع) مغز سر، گودا۔

اثر۔ خارج۔

محاریب۔ (ع) جمع محراب کی۔

اثر۔ خارج۔ محراب رہنے دیجیے۔

محبّت کی نظر یا نگاہ ڈالنا۔ محبت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ بغیر لفظ ڈالنا کے اضافے کے درج ہے۔

محرّم۔ (اردو) غم کا زمانہ۔

اثر۔ یہ نہیں لکھا کہ غم کا زمانہ اس لیے ہے کہ اس مہینے میں امام حسینؓ کی شہادت واقع ہوئی۔ ناظم اور مومن کے جو اشعار درج کیے ہیں اسی طرف اشارہ کرتے ہیں:

مومن ؎

ذی الحج گذرا محرم آیا
ہنگامِ دفورِ ماتم آیا

ناظم ؎

خندۂ عیش تمہیں گریۂ ماتم ہم کو
ہر مہینہ ہو تمہیں عید محرم ہم کو

محشر اٹھانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ آفت مچانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کل اس نے محشر اٹھایا۔ (لغات اردو)

محضر تحریر کرنا۔ ایک معنی ہیں مرنے کے معتقدات ایک کاغذ پر لکھ کر لوگوں کی تصدیق کے بعد اس کے ساتھ دفن کر دیے جاتے ہیں اس پرچے کو محضر نامہ کہتے ہیں اور اس کی تیاری کو محضر تحریر کرنا۔ اسے شہادت نامہ بھی کہتے ہیں۔ (شہادت بمعنی گواہی) یہ مفہوم درج نہیں۔

انجم ؎

خوں مرا قاتل کا دامن گیر ہو کر رہ گیا
خود بخود محضر مرا تحریر ہو کر رہ گیا

محفل لگانا۔ بھیڑ کرنا۔ جماؤ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم نے اپنے پاس کیا محفل لگائی ہے۔ (لغات اردو)۔

محنت سپھل ہو۔ کامیابی ہو۔ محنت کا پھل ملے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا کرے سب کو بھائے۔ میری محنت سپھل ہو۔ (مقدمہ دیوان جان صاحب)۔

محنتن۔ (بکسر اول و فتح دوم) محنتی کی تانیث۔ بڑی محنت کرنے والی عورت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُن کی تو سب تعریف کرتے ہیں کہ بڑی محنتی ہیں۔ بہت حاضر باش اور کام میں مستعد۔ (اودھ پنچ)۔

محیل۔ (ع) حیلہ گر۔

اثر۔ خارج۔

مخمّر۔ (ع) خمیر کیا گیا۔ گوندھا ہوا۔

اثر۔ خارج۔

مخمّس۔ وہ نظم جس میں پانچ مصرعوں کا ایک بند ہو۔

اثر۔ زیادہ تر مخمس کا اطلاق ایسی نظم پر ہوتا ہے جس میں کسی کی غزل یا اپنی ہی غزل پر تین مصرعوں کا اضافہ کیا جائے۔ مثلاً میں نے فلاں غزل کو مخمس کیا۔ تضمین کی ایک صورت ہوئی۔

مخولیا پن۔ مسخرگی یا ٹھٹھول کا برتاؤ۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اے نفس ذرا نیکی کے ساتھ بھاری بھر کم ہو جا کہ تیری دنیا تیرے ساتھ مخولیا پن کر رہی ہے۔ (اودھ پنچ) خالی مخولیا درج ہے۔

مُد۔ (ع۔ میں بتشدید حرف آخر ہے) ایک پیمانہ کا نام جس کی مقدار دو رطل ہوتی ہے۔
اثر۔ خارج۔

مَداخل۔ (عو) بالفتح لباس کے بعض حاشیہ پر بیل ٹکوانا۔ درج نہیں۔ لکھنؤ میں عام ہے۔ پلیٹس میں بکسر خا درج ہے (Embroidered)

مَداخل کاڑھنا۔ (خ مکسور مگر عورتیں بفتح خار بولتی ہیں)۔ ایک قسم کا چکن کا کام۔ درج نہیں۔ (فیلن میں بھی بیان کردہ مفہوم کا اندراج ہے)

مَدّا ہونا۔ سستا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اناج مدّا ہے۔ سست ہونا۔ بازار مدا ہے۔ (لغات اُردو)

مُدراقد۔ ٹھنگنا۔ پست قد۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مدراقد۔ گندمی رنگ۔ دُبلے پتلے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

مذہب میں ملانا۔ دین میں داخل کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مذہب بدلنا۔ دوسرا مذہب اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مذہب پھیلانا۔ دین کو ترقی دینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مرادوں کے دن۔ ایام جوانی۔ شباب کا زمانہ۔

میر ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
جوانی کی راتیں مرادوں کے دن

اثر۔ یہ شعر میر کا نہیں میر حسن کا ہے۔

مرتے کو مارنا۔ مصیبت زدہ کو اور مصیبت میں ڈالنا۔ تکلیف زدہ کو اور تکلیف دینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مرتے وقت۔ دم آخر۔ وقت نزع۔ حالت مرگ میں۔ حالت نزع میں۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

مَربُھکّا۔ حریص۔ لالچی۔ (بھوکوں مرنے والا) نور اللغات میں میری نظر سے نہیں گذرا باوجود سعئ بسیار۔ (فقرہ) ولایتی مربھکّے جب اپنے شکم کی سیری سے مایوس ہوتے ہیں تو مشورہ دیتے ہیں کہ (اودھ پنچ)۔

مرپٹ کے۔ بڑی زحمت اُٹھاکے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مرپٹ کے انتظامی ٹھاٹ قائم کیا وہ بھی نامعقول (اودھ پنچ)۔

مرتبہ دینا۔ عزت دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آپ نے مجھے مرتبہ دیا۔ (لغات اُردو)۔

مرتسم ہونا۔ نقش ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اُس کی باتیں میرے دل پر مرتسم ہیں۔ (لغات اُردو)۔

مرتے ہیں مرتے پر نہ راہ چلتے پر۔ چاہ پیار اپنوں سے ہوتا ہے نہ کہ غیروں اجنبیوں سے۔ درج نہیں۔

مرجائے پراُف نہ کرے۔ (مثل) سخت بے رحم۔ درج نہیں۔

مرچیا جن۔ چھوٹے قد کا دبلا پتلا تند مزاج جن۔ درج نہیں (پھبتی)۔

مرچیا دیو۔ چھوٹے اور پست قد دیو کو کہتے ہیں۔

اثر۔ مرچیا دیو نہیں مرچیا جن کہتے ہیں وہ شخص جو پست قامت اور شریر ہو۔ عورتوں کی زبان ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

مرچیں لگانا۔ (عو) غصہ دلانا۔ درج نہیں۔ (لغات اردو)۔

مَرد۔ ۳۔ (اردو) خاوند۔ شوہر۔

اثر۔ صرف عورتوں کی زبان ہے اور وہ بسکون را نہیں بولتیں بلکہ بفتح اول و دوم بولتی ہیں۔ یہ تشریح درج نہیں۔

مُردا۔ (ہ) وہ لکڑی جو دیوار پر رکھتے ہیں اور اس پر مٹی کے کھپرے رکھتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

مُردار۔ ایک قسم کی گھاس کا نام۔ ایک خوشبودار پودا۔ فارسی میں مردہ۔

اثر۔ خارج۔

مُرداد۔ (ف) پانچواں شمسی مہینہ وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

مردار مال۔ بے وجہ شرعی حاصل کیا ہوا مثلاً رشوت چوری سود وغیرہ۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مردار ہڈی پر لڑتے ہیں۔ حرام کے مال پر تکرار رہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مرد مانس۔ گنواری محاورہ۔ آدمیوں سے مراد ہے۔ (لغت نام نامعلوم) نور اللغات میں بہت سے گنواری محاورات ملے۔ یہ نہیں ملا حالاں کہ بہت عام ہے۔

مرد مار۔ (مرد بروزن کمر) (عو) ایسی عورت جو مردوں کے کان کاٹے مرد جس سے پناہ مانگیں۔ ڈھیٹ۔ دلیر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسی عورتیں کم دیکھی ہیں۔ ہرجائی مرد مار۔

مردنی چھانا۔ موت کے آثار پیدا ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اس کے چہرے پر مردنی چھائی۔ (لغات اردو)

مُردوں کو اوندھا ڈال رکھنا۔ (عو۔ دہلی) مُردوں کا فاتحہ درود نہ کرنا۔

اثر۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی بولتی ہیں اور لغت نام نامعلوم میں بھی درج ہے جس کے مولف قرائن سے لکھنوی معلوم ہوتے ہیں اور جہاں لکھنؤ اور دہلی کی زبان میں فرق ہے امتیاز ملحوظ رکھا ہے۔ لغت نام نامعلوم کا اندراج ملاحظہ فرمایئے: مُردوں کو اوندھا ڈال رکھنا۔ مُردوں کا فاتحہ درود نہ کرنا۔

مردہ خراب ہونا۔ مردے کی مٹی خراب ہونا۔ مٹی عزیز نہ ہونا میت کا رسوا ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

مُردے کی گور پہچانتا ہوں۔ تمہارا اداؤں فریب مجھ پر نہ چلے گا۔ تمہیں خوب جانتا ہوں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مرزائی۔ ایک قسم کا روئی دار شلوکہ جو موسم سرما میں پہنا جاتا ہے۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مرزقی۔ دُبلا پتلا۔ کمزور۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پھر وہ کسی مرزقی بیمار سے بھی چون و چرا نہ کرسکے گا۔ (اودھ پنچ)

مرغ کی ایک ہی ٹانگ۔ مرغے کی ایک ہی ٹانگ۔ مثل وہاں بولتے ہیں جب کوئی اپنی بے جا بات پر اڑا رہے اور قائل نہ ہو۔

اثر۔ لکھنؤ میں بغیر لفظ ہی کا اضافہ کیے ہوئے مرغے کی ایک ٹانگ بولتے ہیں بمعنی اپنی بات کی ہٹ۔ (لغت نام نا معلوم)۔

مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزا (سواد) نہ آیا۔ مثل۔ (عو) اُس محل پر بولتی ہیں جب کوئی شخص کسی کے ساتھ سلوک اور مدارات کرنے میں کمال کوشش کرے اور وہ شخص اس جاں فشانی کو کچھ خیال میں نہ لائے یا اُس کا احسان نہ مانے۔

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل تھوڑے اختلاف الفاظ کے ساتھ اس طرح ہے اور زنانے محاورے کی قید نہیں: "مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والوں کو سواد نہ ملا۔" اور اس کا مطلب ہے کہ غریب نے اپنی جان مار کر کوئی کام کیا مگر لوگوں کو پسند نہیں آیا۔ لوگ اس کی خاطر میں نہیں لاتے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مرغی اپنی ساری جھول پیٹ کے نیچے چھپائے رکھتی ہے۔ اپنے متعلقین کی حفاظت کرنا فرض ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب جس قدر قبض و تصرف میں ہے۔ اُس کی محافظت کی جائے جیسے مرغی اپنی ساری جھول پیٹ کے نیچے چھپائے رہتی ہے۔ اب حملہ کرو تو دغا ہی۔ (اودھ پنچ)

مرے چور پرائے دھن پر۔ چور پرائے مال پر جان کھوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مُرکانا۔ (ھ) مروڑنا۔ بل دینا۔

اثر۔ اُردو میں بجائے رائے مہملہ رائے ثقیلہ ہے۔ دوسری جگہ خود بھی لکھا ہے۔ مُرکانہ۔ اسی طرح مروڑنا مڑوڑنا ہے۔ اور مرکنا مڑکنا ہے۔

مُرکی۔ موسیقی کی اصطلاح۔ ہلکی تان یا کن۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) میاں زلزلے خاں کے راگ کی ادنیٰ سی مُرکی تھی۔ جو پوری تان لیتے تو نہ معلوم کیا ہوتا۔ (اودھ پنچ) (مرکی بمعنی کان کا زیور درج ہے)۔

مرگانگ۔ (ھ) کشتہ کسی دھات وغیرہ کا۔

اثر۔ خارج۔

مرگج۔ ایک جواہر کا نام۔ مرگل۔(ھ) تلے ہوئے مچھلی کے ٹکڑے۔
۲۔ گھوئیاں کے پتوں کو خاص مسالا دے کر تلتے ہیں اور اس کو بھی مرگل کہتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

مر گئے مردود جن کا فاتحہ نہ درود۔ ایسے شخص کا مرنا جس کا کسی کو رنج نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ اُن لوگوں کی قسمت کا ذکر ہے جو کہ نامی اور نامور ہوں ... ورنہ مر گئے مردود جن کا فاتحہ نہ درود۔ بیوی نے تزویج کا معاہدہ کسی اور سے کرلیا۔ (شریف زادہ)

مر مر کے جینا۔ اس کا ایک مفہوم ہے برے حالوں جینا۔ یہ درج نہیں۔
آرزو ؎
اب تری چتون پھری اور مار لی میں نے کٹار
جب یوہیں مر مر کے جینا ہے تو مرنا کیا برا

مُرمُروں کا ستو۔ پسے ہوئے مُرمُرے جن کو شکر اور پانی میں گھول کر کھاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔ (مُرمُرے بھاڑ میں بھنے ہوئے چاولوں کو کہتے ہیں)۔

مرمّم۔ (ع) ترمیم شدہ۔ اصلاح کیا گیا وغیرہ۔

مرممہ۔ (ع) صفت۔
اثر۔ خارج۔

مرنڈا ہونا۔ غیر متحرک ہونا۔
عالم ؎
آدمی وہ نہیں جو ٹھنڈا ہو
ایک جا بیٹھ کے مرنڈا ہو
اثر۔ مرنڈا ہونا غیر متحرک ہونا نہیں بلکہ سوکھ جانا ہے مثلاً چار دن کے فاقوں میں بچہ مرنڈا ہو گیا۔ (لغات اُردو)۔

مرنے سے بدتر ہو جانا۔ نہایت تکلیف اٹھانا۔ موت سے زیادہ مزہ اٹھانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

مرنے سے کیا ڈرنا۔ موت برحق ہے۔ کوئی آگے کوئی پیچھے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مُرہن۔ (ھ) تمباکو کا چورا۔ سوکھا اور کٹا ہوا تمباکو۔
اثر۔ خارج۔

مڑچڑا۔ مونڈھ چڑا۔ ضدی اور اڑیل فقیر۔ درج نہیں۔
تلق ؎
کتنا بے شرم بے حیا ہے تو
کیا بلا کوئی مونڈھ چڑا ہے تو

مڑوڑا اتر وڑی۔ بل دینا۔ دلنا مسلنا۔ درج نہیں۔ ؎
جو یوں ہی مڑوڑا اتر وڑی رہے گی
تو کاہے کو انگیا نگوڑی رہے گی
(اودھ پنچ)۔

مزا انگور کا ہے سنگتروں میں۔ میوہ فروش اس طرح آواز لگاتے ہیں۔ درج نہیں۔

مزاج عالی نہ توشک نہ نہالی۔ مفلسی میں یہ مزاج: درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مزاج ہونا۔ غرور ہونا۔ تمکنت ہونا۔ سدراہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں (لغت نام نامعلوم)۔

مزخرفات بکنا۔ بے ہودہ بکنا۔ جھوٹ بولنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم کیا مزخرفات بکتے ہو۔ (محاورات اردو)۔

مزدور خوش دل کند کار بیش۔ مقولہ۔ کام کا صلہ پانے والا محنت سے کام کرتا ہے۔

اثر۔ مقولہ باضافۂ لفظ کہ ہے: کہ مزدور خوش دل کند کار بیش۔

مزے سے اتر جانا۔ کھانے کی چیز کا ذائقہ بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔ درج نہیں۔

مزیل۔ (ع) دور کرنے والا کسی چیز کے آثار کا۔

اثر۔ خارج۔

مژدہ سنانا۔ خوش خبری دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مستا۔ (ھ) موٹا اناج۔ غریبوں کے کھانے کا اناج۔

۲۔ سستا اناج۔ مستا گستا۔ موٹا جھوٹا اناج۔

اثر۔ خارج۔

مسافر اترنا۔ عورت کا حاملہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مسافر کی گٹھری۔ جاڑے کے مارے جو آدمی سکڑ جاتا ہے اُسے کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مسافروں کے پیچھے رونا۔ عورتوں میں بدشگونی سمجھی جاتی ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک مشیر خوش تدبیر نے سمجھایا کہ بیٹو مسافروں کے پیچھے رونا بُرا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

مساوات برتنا۔ برابری کا برتاؤ۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ امیر غریب سب سے مساوات برتتے ہیں۔

مُستانِس۔ (ع) الفت رکھنے والا۔ خوگر۔ آرام پانے والا۔

اثر۔ خارج۔

مست مولا دولا۔ بے سرو سامان۔ فاقہ مست۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جاتو رہے ہیں اس مست مولا دولا کے ہاں دیکھیے کوئی کھٹیا وٹیا پڑ رہنے کو بھی ملتی ہے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

مُستَدیر۔ (ع) گول۔ مدور۔ مسترخی (ع) سُست ڈھیلا۔

اثر۔ خارج۔

مسکوڑا۔ (ھ) (عو) کروٹ کا دھچکا۔ مسکوڑا لینا۔ دھچکے سے کروٹ بدلنا۔

اثر۔ خارج۔

مسل کر رکھ دینا۔ کچل کچلا کر رکھ دینا۔

توڑ مروڑ کر رکھ دینا۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔

مسلنا۔ ۲۔ (لکھنؤ) آٹا گوندھنا۔
(فقرہ) تم آٹا مسلو میں آگ سلگا دوں۔
اثر۔ میں نے لکھنؤ میں آٹا گوندھنا کے سوا سوا آٹا مسلنا کسی کو بولتے نہیں سُنا۔

مسلوک ہونا۔ کسی پر احسان کرنا۔ روپے پیسے سے مدد کرنا۔ درج نہیں۔

مُسمُسی۔ (ھ) گھنّی۔ دیکھنے میں غریب مسکین صورت۔

مِسّی۔ (بازاری عورتوں کی اصطلاح)۔ ایک تقریب شادی کا نام کہ اس روز سے کسبیاں مِسّی ملنا شروع کرتی ہیں۔
(کرنا۔ ہونا کے ساتھ)۔
اثر۔ لغت نام نامعلوم میں اس رسم کے متعلق جو کچھ لکھا ہے یہ ہے :-
"طوائفوں میں جبکہ عورت کا ازالۂ بکر ہوتا ہے (سرڈھکا جاتا ہے) تو اپنی تمام قوم کی ضیافت اور ناچ رنگ کرکے یہ رسم ادا کی جاتی ہے"۔ اور یہی بیان صحیح ہے۔

مِسی۔ مِسی تِسی۔ (ھ) موٹے جھوٹے اناج۔ وغیرہ۔
اثر۔ خارج۔

مِسّی کاجل کس کو میاں چلے بھُس کو۔ قدر دان ہی نہیں تو آرائش کیا چاہیے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

مِسّی ہونا۔ رنڈیوں میں سرڈھکنے (ازالۂ بکر) کے بعد ایک رسم ہوتی ہے) درج نہیں : "مِسّی مری ہوئی نہیں لوٹا دھری دھری"۔

مسجد کا مینڈھا ہے۔ مفت کے ٹکڑوں پر گذران کرتا ہے۔ محنت مزدوری نہیں کرتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

مسجد میں اینٹ اُلٹ کر رکھنا۔ بعض مسلمان عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جب کوئی جھوٹا آدمی مسجد میں اینٹ اُلٹ کر رکھ دے تو وہ برباد ہو جاتا ہے۔ کنایتہً اپنے تئیں بے قصور ثابت کرنے کے لیے قسم کھانا۔
اثر۔ اول توصحیح شکل مسجد میں اینٹ الٹنا ہے نہ کہ الٹ کر رکھ دینا۔
دوم یہ ٹوٹکا اُس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی چیز چوری جائے اور چور کا پتہ نہ چلے مگر کسی پر شک ہو۔ خیال ہے کہ اس فعل سے چور کا ستیاناس ہو جائے گا۔
جانؔ صاحب کا شعر ہے ؎
رکھیں ہمسائی مرا مال چھپا کے گھر میں
اینٹ الٹوں گی دوگانا میں خدا کے گھر میں

مُسَتجَل۔ (ع) وہ کاغذ جس پر حاکم یا قاضی کی مہر ثبت ہو۔ (مجازاً) درست۔ آراستہ۔
اثر۔ خارج۔

مُسنا۔ (ھ) (عوا) لٹنا۔ لوٹا جانا۔
اثر۔ جہاں تک موسنا (متعدی) کا لازم مُسنا استعمال نہیں۔

مسوّدہ گانٹھنا۔ (دہلی) مضمون بنانا۔ منصوبہ باندھنا۔

اثر۔ دہلی سے مخصوص نہیں۔ لکھنؤ میں بھی
برابر مستعمل ہے۔ مثلاً " راستے بھر یہی
مسودہ گانٹھتے آئے کہ ایک آدمی سے
دو دو کام سرانجام پانا محال ہے۔
دوستوں سے رنجش کا اندیشہ ہے"۔
(حاجی بغلول)۔

مُسٹنڈا۔ موٹا تازہ۔ قوی ہیکل۔
اس طرح درج نہیں۔ لکھنؤ میں برابر
مستعمل ہے۔

نوٹ: نور اللغات میں سنڈا مسٹنڈا
لکھا ہے۔

مُسکا۔ (ھ۔ بضم اول وکسر دوم)
وہ چھینکا جو پالیوں کے منہ پر اس لیے
باندھ دیتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر منہ نہ
ڈالیں۔
اثر۔ خارج۔ منہ پر چھینکا بولتے ہیں۔

مسکنت۔ (ع) مفلسی۔ عاجزی۔
اثر۔ خارج۔

مُسکورا۔ (ھ) (عم) مسوڑھا۔
اثر۔ خارج۔

مُشٹ۔ (س) (ہندو) چپ۔ خاموشی۔
کم گوئی۔
اثر۔ بالضم لکھا ہے حالاں کہ صحیح بفتح ہے۔
علاوہ بریں جو لفظ استعمال ہوتا ہے
مَسٹ ہے (عورتوں کی زبان) مُشٹ۔ (مَسٹ
بفتح اول ودوم)

مشحون۔ (ع) پُر کیا گیا۔ بھرا گیا۔
اثر۔ خارج۔

مَشقّتی۔ (بفتح اول ودوم۔ قاف مشدد)
بڑا محنتی۔ تکلیف برداشت کرنے والا۔
درج نہیں۔ (فقرہ) بڑے مشقتی جری
بہادر ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔

مشی۔ پیادہ پا چلنا۔
اثر۔ مشی چہل قدمی کرنا۔ ٹہلنا ہے خصوصاً
شب کے کھانے کے بعد یا علی الصباح
بطور تفریح۔ (فقرہ) میں سو پچاس قدم
کی روز مشی کرتا ہوں۔ (لغات اردو)۔

مَصبّر۔ مشہور کڑوی۔ دوا۔ ایلوا۔
اثر۔ خارج۔

مصروع۔ (ع) وہ شخص جسے مرگی کی
بیماری ہو۔ مرگی کا مریض۔
اثر۔ خارج۔

مصلحت کرنا۔ مشورہ کرنا۔ اس
طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آپ سے ایک
مصلحت کرتا ہوں (لغات اردو) یہ
ضرور ہے کہ اس طرح اب کم مستعمل ہے۔

مصیب۔ (بضم اول وکسر دوم)
صواب کو پہنچنے والا۔ ٹھیک سمجھنے والا۔
اثر۔ خارج۔

مصیبت کے دن کاٹنا۔ برے حالوں بسر کرنا۔ سختی کے دن
گذارنا۔ اس طرح درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔

مضار۔ (ع۔ بفتح اول)۔ جمع مضرت کی۔
مضاربت (ع) بضم اول وفتح چہارم و
پنجم) نفع کی امید پر مال کسی کو دے دینا۔
تجارت میں شریک ہونا۔
اثر۔ خارج۔

مضل۔ (ع۔ بضم اول کسر دوم و تشدید سوم) گمراہ کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

مضمار۔ (ع) میدان وہ جگہ جہاں گھوڑا دوڑاتے ہیں۔
اثر۔ خارج۔

مضمضہ۔ (ع۔ بفتح و فتح سوم) کلی منہ میں پانی کو حرکت دینا۔
اثر۔ خارج۔

مطاوعت۔ (ع۔ بضم اول و فتح چہارم و پنجم) اطاعت کرنا۔ فرمانبرداری کرنا۔
اثر۔ خارج۔

مَطَر۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) بارش۔ باران۔
اثر۔ خارج مع شعر۔

مُعاقد۔ (ع۔ بضم اول و کسر چہارم) عہد و پیماں کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

معاملہ رو براہ ہونا۔ جھگڑے کا حسب منشا فیصلہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گرما گرم کھانا تیار رکھو۔ خدا نے چاہا تو معاملہ روبراہ ہو جائے گا۔ (خدائی فوجدار)۔

معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ دیر طلب ہو گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

معصفر۔ (ع۔ بضم اول و فتح دوم و سکون سوم و فتح چہارم) کسم کے رنگ سے رنگی ہوئی چیز۔

اثر۔ خارج۔

مغ۔ (ف۔ مغاں جمع) مذکر۔ آتش پرست۔ آگ کی پوجا کرنے والا۔ مجوسی۔
اثر۔ مغاں اُردو نیز فارسی میں بصیغۂ واحد بمعنی مے فروش میری نظر سے گذرا ہے۔

میر ؎
مغاں مجھ مست بن پھر خندۂ ساغر نہ ہووے گا
مئے گلگوں کا شیشہ ہچکیاں لے کے روئے گا

فارسی کا مشہور شعر ہے ؎
مغاں ز دانۂ انگور آب می سازد
ستارہ میش کند آفتاب می سازد

مغز پلپلا کر دیا۔ بہت مارا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مغز میں کیڑا ہے۔ بہت بک بک کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

مُغاوضت۔ (ع) سپرد کرنا۔ معاوضہ (ف) چٹھی وغیرہ وہ خط جو اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کو لکھا گیا ہو۔
اثر۔ خارج۔

مفت بری۔ کوئی چیز بغیر دام دیے حاصل کرنا۔ درج نہیں۔

انجم ؎
بوسہ تو دیتے نہیں دل ہی مرا مانگتے ہو
کیوں جی یہ حسن طلب مفت بری کا کیسا

نوٹ: مفت بر بمعنی مفت خورا درج ہے۔

مفت کا شکار ہے۔ بے داموں اور بے محنت ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مفتی میں ۔ بجائے مفت بول چال میں ہے ۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) اکثر باہر سے آ رہے دھج بنا جونپور کے قاضی ہونے کو مفتی میں راضی ہو گئے (فسانہ عجائب)

مفر ۔ چارۂ کار ۔ مذکر ۔ تسلیم لکھنوی نے مونث باندھا ہے ۔ ؎

مر کے بھی اسباب دنیا سے مفر ہوتی نہیں
بے کفن زیر لحد لاش بشر ہوتی نہیں

ترجیح مذکر کو ہے ۔

شرف ؎

خدا نخواستہ واقف جو چاہ سے ہوتا
کوئی گھڑی نہ مفر آہ آہ سے ہوتا

اثر ۔ تنہا تسلیم نے نہیں انجم نے بھی مفر کو مونث نظم کیا ہے ۔ تلاش سے غالباً مونث کے حق میں اور مثالیں بھی مل جائیں ۔

انجم ؎

امتحاں کے لیے آج ان کا ذرا منہ تو چھوڑ
جان جاتی ہے کہ ہوتی ہے مفر دیکھ تو لو

شاید مفر کی تذکیر و تانیث کو مختلف فیہ چھوڑ دینا قرین مصلحت ہو نا ۔

مفروش ۔ (ع ۔ بالفتح وضم سوم) بچھایا گیا ۔

اثر ۔ خارج ۔

مفصل ۔ (ع) بروزن منزل ۔

اثر ۔ خارج ۔

مفلسی سب بہار کھوتی ہے ۔ مفلس پریشان حال رہتا ہے ۔ یہ مثل درج نہیں ۔

؎

یہ مثل برزبان ہوتی ہے
مفلسی سب بہار کھوتی ہے

(اودھ پنچ) ۔

مفیض ۔ (ع) فیض پہنچانے والا ۔

اثر ۔ خارج ۔

مقادیر ۔ (ع ۔ بفتح اول وکسر چہارم) مقدار کی جمع ۔

اثر ۔ خارج ۔ مقدار رہنے دیجیے

مُقارِن ۔ (ع ۔ بضم اول وکسر چہارم) نزدیک ۔ درمیان ۔ اثنا ر قریب ۔

مُقارَنت ۔ (ع ۔ بضم اول وفتح دوم وچہارم) نزدیک ہونا ۔ (اصطلاح) دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا ۔

اثر ۔ خارج ۔

مقدمہ میں ۔ بارے میں ۔ معاملے میں ۔ یہ مفہوم درج نہیں ۔ (فقرہ) آپ اس مقدمے (معاملے) میں دخل نہ دیں ۔ (طلسم ہوش ربا) ۔

مُقرَض ۔ (مقراض سے بنالیا ہے) ۔ قینچی سے کترا ہوا ۔

اثر ۔ خارج ۔

مُقسِط ۔ (ع ۔ وغیرہ) خدائے تعالیٰ کا نام ۔ عادل ۔ منصف ۔

اثر ۔ خارج ۔

مقسوم بگڑنا ۔ قسمت کا پلٹا کھانا ۔ اچھی حالت سے بُری حالت ہو جانا ۔

درج نہیں ۔

مُقشّر ۔ (ع) چھلکا اُتارا ہوا ۔ پوست

اُتارا ہوا۔ چھیلا ہوا۔
اثر۔ خارج۔
مقصد کہنا۔ مطلب بیان کرنا۔ درج نہیں۔
مقدر پھٹے۔ بدنصیب۔ درج نہیں۔
(فقرہ) ہم اُنھیں نواب مقدر پھٹے کہا کہا کرتے تھے۔ (اودھ پنچ)
مقلّد۔ کسی کی پیروی کرنے والا۔ اس طرح درج نہیں۔
میرؔ ؎
میرا ہی مقلد عمل تھا
مجنوں کے دماغ میں خلل تھا
مُقیت۔ (ع۔ ماخوذ ہے قوت سے) خدائے تعالیٰ کا نام جو مخلوق کو قوت یعنی روزی پہنچاتا ہے۔
اثر۔ خارج۔
مقیش اُڑانا۔ (مُق۔تیش) شاہی جلوس کے ساتھ سونے چاندی کے کترے ہوئے تار ہوا میں بکھرانا۔ درج نہیں۔
(فقرہ) پچکاریاں چلنے لگیں۔ مقیش اڑانے لگیں۔ (طلسم ہوش ربا)۔
مُک۔ (ھ) (عم) مُکّا۔
اثر۔ خارج۔ مُکّا موجود ہے۔
مکابرہ۔ (ع۔ بضم اول وفتح سوم و چہارم) خواہ مخواہ جیتنے کے لیے بحث کرنا۔ سینہ زوری۔
اثر۔ خارج۔
مُکاتَب۔ (ع۔بفتح چہارم) وہ غلام جس کا آقا کہدے کہ تو اگر اتنا روپیہ مزدوری وغیرہ کرکے ادا کردے تو تجھے آزاد کردوں گا۔
اثر۔ خارج اسی طرح اس کے ضمن میں مکاتبات مکاتبت۔ مکاتبہ۔ خارج۔
مکافات پانا۔ اپنے کیے کا نتیجہ بھگتنا۔ اس طرح درج نہیں۔ مثلاً تم اپنے اعمال وکردار کی مکافات سے غافل نہ رہو۔
مکان کا سائیں سائیں بولنا۔ خالی اور سُنسان ہونا۔ درج نہیں۔
؎ دربند گھر میں کوئی نہ باہر نگاہ بان
بولے گا سائیں سائیں یہ اجڑا ہوا مکان
مُکت۔ مُکتی۔ (ھ) (ہندو) نجات۔ بخشش۔ چھٹکارا۔
اثر۔ خارج۔ مُکتی تک غنیمت ہے۔
مکحل۔ (ع) آنکھ جس میں سُرمہ لگا ہو۔
اثر۔ خارج۔
مکتوم۔ (ع) پوشیدہ۔ مخفی۔ چھپا ہوا۔
اثر۔ خارج۔
مکرا دینا۔ چھوٹا بنانا۔ درج نہیں۔
مکلاوہ۔ (ھ۔ بالضم وفتح پنجم) (ہندو) شادی کے بعد اول مرتبہ دولھا دولھن کو اپنے گھر لے جانا۔
اثر۔ خارج۔
مکوّن۔ (ع) بروزن مذہب) مخلوق پیدا کیا گیا۔
اثر۔ خارج۔

مُکھ پھاٹ - آزاد - گستاخ - لگی لپٹی بات نہ رکھنا - درج نہیں -

انشا سے

نہ جھوٹ موٹ گواہی دلایئے مجھ سے
کہ کہنے والا ہوں مُکھ پھاٹ میں تو سچ سچ کا

(اب متروک ہے - اس کا بدل مُنہ پھٹ ہے) -

مُکھی - کبوتر کی ایک قسم - یہ مفہوم درج نہیں - امیر سے

ہیں قابل دید چشم بد دور
نکلا ہے بہشت سے رخ حور

(مثنوی کبوتر نامہ) -

مکھی بال دیکھ لو - عیب صواب پرکھ لو - درج نہیں - (محاورات ہند) -

مکھی کی طرح دودھ سے نکال کر پھینک دینا - کچھ پاس لحاظ نہ کرنا - اس طرح درج نہیں - (فقرہ) آپ نے اچھا اقرار پورا کیا - مکھی کی طرح دودھ سے نکال کر پھینک دیا -

مکھیاں بھنکنا - خود درماندہ ہے اور کوئی خبر گیراں نہیں - یہ معنی درج نہیں - (محاورات ہند) -

مِکیال - (ع) - پیمانہ
اثر - خارج -

مُکیری - گھی وغیرہ کا دکان دار - (لکھنؤ میں ایک شاعر ایک زمانے میں تھے کہ ہندو مکیری تھے پھر مسلمان ہو گئے تھے) - پلیٹس میں مکیری درج نہیں ہے مگر مُکیر موجود ہے :-

A meal merchant; a seller of flour.

نور اللغات میں لفظ مکیر یا مکیری درج نہیں -

مَگ - (ھ) (ہندو) راہ - راستہ ...

مَگَد - (بفتح اول و دوم) ایک قسم کے لڈو -
اثر - خارج -

مَگر - (ھ) ۲ - کان کے ایک زیور کا نام - آویزہ -
اثر - خارج -

مَگرا - وہ شخص جو اپنے غرور و تکبر کے سبب کسی کی بات نہ سُنے -

اثر - حسب لغت نام نا معلوم مگرا وہ شخص ہے جو کام میں ٹال ٹول کرتا ہو - کسی کی پروا نہ کرتا ہو (غرور و تکبر کی قید نہیں - ملازم کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے - اُس میں غرور کہاں البتہ ٹال ٹول بر بنائے کاہلی ہو سکتی ہے) -

مَگرِی - چھپر کا وہ حصہ جو سب سے اوپر اور ماہی پشت ہوتا ہے -
۲ - چھت کی سلامی کا سب سے نیچا کنارہ -
اثر - خارج -

مَلا - (ع) اشراف آدمیوں کا گروہ -
اثر - خارج -

مَلاہی - (ع) کھیل کود - وہ چیزیں افعال جو یاد خدا سے غافل کریں -

اثر۔ خارج۔

مَلت ۔ (ہ) بفتح اول و دوم) گھسا ہوا سکہ۔

اثر۔ خارج مع شعر۔

مِل جل کیجیے کاج۔ جیتے ہارے نہ آئے لاج ۔ جو کام صلاح سے کیا جاتا ہے اگر اس میں ناکامی بھی ہو تو بدنامی نہیں ہوتی۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مِلح ۔ (ع) بالکسر) نمک۔ کھار۔ شور۔

اثر۔ خارج۔

ملکانا ۔ (ہ۔ بالفتح) ۔ بنا بنا کر بولنا۔ بناوٹ کی باتیں کرنا۔

ملکٹ ۔ انگیا کی کٹوری جس میں چھاتی رہتی ہے۔

اثر۔ خارج۔ پلیٹس نے عوام کی زبان بتائی ہے (dialect)

مُلک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست ۔ (ف) مقولہ۔ دنیا بہت وسیع ہے اور فقیر کو چلنے پھرنے سے معذوری نہیں۔

اثر۔ مقولہ اس طرح بھی سُنا گیا ہے: ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست فیلن میں اسی طرح درج ہے۔

مل گئے کی ہر گنگا ۔ اتفاقی صاحب سلامت ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ملمس ۔ (ع۔ بالفتح و فتح سوم) بدن کا اوپر کا حصہ۔ جلد بدن۔

اثر۔ خارج۔

منڈ یا مڑوڑ نا ۔ ستانا۔ دق کرنا۔ سزا دینا۔ درج نہیں۔ موج ہونا۔

موج ہونا ۔ جی میں آنا۔ مرضی ہونا۔ درج نہیں (فقرہ) جب فقیر کی موج ہو گی تجھے سب کچھ مِل جائے گا۔

مرل ملولا کھانا ۔ رنج کرنا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس میں موجود ہے)۔

ملولے مٹنا ۔ ملال دور ہونا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس میں درج ہے)۔

مَلّیا ۔ (ہ) بالفتح ونیز بفتح و تشدید حرف سوم) مٹی یا لکڑی کا چھوٹا برتن جو مثل ہانڈی کے ہو۔

اثر۔ خارج۔

مُماکھی ۔ (بضم اول و فتح دوم) شہد کی مکھی۔ درج نہیں۔ (اسے موم اور مکھی سے ترکیب دیا ہے)۔

متھلی ۔ (ع۔ بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) بھرا ہوا۔ پُر۔

اثر۔ خارج۔

ممٹی ۔ (بالکسر) گمٹی۔

اثر۔ خارج۔ گمٹی موجود ہے۔

مُمِلّ ۔ (ع) ملول کرنے والا۔

اثر۔ خارج۔

مَمولے چننا ۔ ناز اٹھانا۔ درج نہیں۔

انجم ؎

ہم سے تو کرتے ہو عیاری کی کیا کیا باتیں
اور چنتے ہو رقیبوں کے ممولے کیا خوب

مُمیت ۔ (ع) مارنے والا۔ خدائے تعالیٰ کا نام۔

اثر۔ خارج۔

من اٹکا۔ تن جھٹکا۔ محبت کی یہی تاثیر ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مناصفہ۔ (ع) آدھوں آدھ کرنا۔

اثر۔ خارج۔

مناط۔ (ع) مقصد۔ مطلب۔ بنیاد۔

اثر۔ خارج

من امیرانہ کرم دلدرانہ۔ طبیعت امیروں کی سی۔ نصیب محتاجوں کا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مناہی۔ (بفتح اول وکسر چہارم)۔ منع کی ہوئی چیزیں ناجائز امور۔ خلاف شرع کام اس معنی میں لکھنؤ میں مذکر دہلی میں مونث ہے۔

اثر۔ لکھنو میں اس موقع پر مناہی مستعمل ہی نہیں۔ منہیات یا اوامر ونواہی بولتے ہیں۔ مناہی بمعنی ممانعت کی صحت میں شک نہیں۔ مگر یہ بلا اختلاف مونث ہے۔ مرزا رسوا ؎

شامل حال اُس کے تائید الٰہی ہوگئی
باغ میں گل چیں کے آنے کی مناہی ہوگئی

لکھنؤ کے عوام مناہی کی جگہ منادی بولتے ہیں۔

منبسط۔ (ع۔ بالضم وفتح سوم کسر چہارم۔ تلفظ ہم بسطہ) (مجازاً) مسرور خوش۔

اثر۔ خارج۔ انبساط تک غنیمت تھا۔

مُن مُن آؤ۔ (بالضم) بکری کو بلانے اور چمکارنے کی آواز۔ درج نہیں۔

(فقرہ) مُن مُن آؤ۔ مُن مُن آؤ۔ بکری کو طلب فرمایا۔ یہ سُنتے ہی ایک بڑی سی بکری نانگھتی پھاندتی آئی اور مولانا کی آغوش مقدس میں جلوہ گر ہوگئی۔ (اودھ پنچ)۔

من پورا نہ ہونا۔ کام حسب دل خواہ نہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔

(فقرہ) جب من پورا نہ ہوا تو اُچھل کود کی قوت پیدا ہوئی وہ کیوں کر دھیری ہوگی۔ (اودھ پنچ)۔

(من بھر جانا۔ من پورا ہونا (ہندو) دل سیر ہو جانا۔ طبیعت بھر جانا درج ہے۔ مگر ہندوؤں سے مخصوص)۔

مِنّت۔ اردو میں اس کا ایک مفہوم ہے۔ تامل۔ شبہ۔ شک۔ یہ درج نہیں

(فقرہ) پھر اس میں کیا منت ہے۔ خدا کی قدرت۔ اچنبھے کا کیا مقام ہے۔ (اودھ پنچ)۔

منت پانا۔ کوئی چیز سستی یا بغیر پیسا کوڑی خرچ کیے مل جانا۔ درج نہیں۔

منتر الٹ دیا۔ جادو کا جواب جادو سے دیا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

منت مراد۔ نذر نیاز۔ ایک ساتھ درج نہیں۔ (فقرہ) کوئی منت مراد ایسی نہ تھی جو اُٹھا رکھی ہو۔ (سلطان اور نازک ادا)۔

منتوں مرادوں کے پالے۔ بڑے ناز ونعم سے پرورش کیے ہوئے۔ درج نہیں۔ انیس ؎

آنکھیں جو نرگسی ہیں تو رخ بھولے بھالے ہیں
نازوں کے منتوں کے مرادوں کے پالے ہیں۔

منجی چوٹ۔ ایسی ضرب جو خالی نہ جائے۔ درج نہیں۔

آرزو ؎

گھات سے ہاتھ چلیں ایسی منجی چوٹوں کے
مانگتا ہی نہیں جن چوٹوں کا مارا پانی

منجلاب۔ (ع بالفتح د بالفتح سوم)۔ خراب اور گندہ پانی ڈالنے کی جگہ۔ گندہ پانی۔

اثر۔ خارج۔

منچلاپن دکھانا۔ بہادری دکھانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) بہادر ہتھیار درست کرکے منچلاپن دکھانے لگے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

من مانا دینا۔ (بالفتح) راضی برضا کر دینا۔ خوشنود کر دینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

منگورا۔ مذکر۔ بیسن کی پھلوری۔

اثر۔ یہ فیلن کو بھی نہیں سوجھی۔

منگوری۔ ماش کی پھلوری۔

اثر۔ منگ مونگ کا مخفف ہے۔ مگر مذکر ہوکر بیسن (چنا پسا ہوا) کی پھلوری ہو جاتا ہے بعد ازاں چولا بدل کر مونث اور ماش کی پھلوری ہو جاتا ہے۔ یہ رموز کون سمجھ سکتا ہے۔ فیلن میں منگورا کا پتہ نہیں۔ اور منگوری (بفتح اول نہ کہ بضم اول جیسا حضرت مولف تحریر فرماتے ہیں) خشک دال کے لڈو (بری؟) کو کہتے ہیں۔ ماش کا ذکر نہیں۔

مُنڈ۔ ۲۔ سرگروہ۔ سردار۔ سرغنہ۔ استاد۔ انشا ؎

انشا نے سن کے قصۂ فرہاد یوں کہا
کرتا ہے عشق چوٹ تو ایسے ہی منڈ پر

اب اُردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے۔ منڈ چرا منڈ چڑھا (سر شگاف دیا ہوا) ہے۔ ایک قسم کے فقیر۔

اثر۔ منڈ بمعنی سرغنہ استاد مڈھ کا مرادف ہے نہ کہ جیسا حضرت مولف فرماتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ علحدہ خود بھی مڈھ کے وہی معنی درج کیے ہیں جو میں نے عرض کیے۔ منڈ چرا منڈ چڑھا سے اسے کوئی ربط نہیں۔ پلیٹس میرے حق میں ہے جس میں منڈھ بمعنی سرغنہ سردار درج ہے نہ کہ مُنڈ۔ اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ فیلن نے ایک معنی مُنڈ کے سردار بھی لکھے ہیں۔

منڈا جوگی یسی دوا معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا حال کچھ نہیں کھلتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

منڈ جانا۔ فریب کھانا۔ کثیر نقصان اٹھانا۔ درج نہیں۔ وہ غریب منڈگیا ایک پیسہ گرہ میں نہیں رہا۔

منڈو۔ (بضم اول۔ واو مجہول)۔ کلمۂ تحقیر۔ عورتیں حالت خفگی میں اپنے

یا دوسری عورت کے لیے بجائے کم بخت یا بدنصیب استعمال کرتی ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

منزل مانا۔ سفر کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

منصوب۔ (ع) مونث کے لیے منصوبہ۔ قائم کھڑا کیا گیا۔ وہ حرف جس پر زبر ہو۔

اثر۔ خارج۔ منصوبہ بمعنی کافی ہے۔

منصوبے گانٹھنا۔ فریب دینے کی تدبیریں سوچنا۔ درج نہیں۔

منطق کرکری ہونا۔ پیش کردہ دلائل کا رد ہونا۔ کارگر نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک گھڑکی نے ساری منطق کرکری کردی۔ (اودھ پنچ)۔

من عرف نفسہ نقد عرف ربہ۔ جس نے اپنے آپ کو پہچانا خدا کو پہچانا۔

منکا ڈھلکنا۔ منکا ڈھلنا۔ قریب مرگ انسان کی گردن کا کسی طرف مائل ہوجانا۔

اثر۔ یہ ظاہر کردینا چاہیے تھا کہ منکا ڈھلکنا دہلی کی زبان ہے اور منکا ڈھلنا لکھنؤ کا روزمرہ ہے۔

من کے ہارے ہار من کے جیتے جیت۔ ہارے تو دل کی جیت ہے تو دل کی درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

من گڑھت۔ فرضی۔ دل سے جوڑی ہوئی بات۔ درج نہیں۔ (فقرہ) سب کے ملجاؤ ماوا ایک من گڑھت بات کہنے سے بن گئے۔ (اودھ پنچ)۔

منگنی سے پہلے زچہ خانہ کی آراستگی۔ خیالی پلاؤ پکانا۔ امید موہوم سے رشتہ جوڑنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) منگنی سے پہلے زچہ خانے کی آراستگی اگر کوئی معنی رکھتی ہے تو یہ تصفیہ بھی با معنٰی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

من ملے کا میلا چت ملے کا چیلا۔ دل کے ملنے پر دوستی اور استادی شاگردی ہوتی ہے درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

من میں بسی سینہ میں دھنسی۔ جو بات دل کو پسند آتی ہے اس کا خیال ہر وقت رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

مَنّو بلائی۔ غریب۔ بے ضرر۔ بھیگی بلی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہاں گئے اور طبعی آزادی کا سبق سیکھ آئے۔ چوہیا دیکھ لی منو بلائی بنے رہنے کی عادت بھولے۔ شکار یاد آگیا۔ (اودھ پنچ)۔

منا منہ مارنا۔ کسی کے منہ پر ضرب لگانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں منہ ہی منہ مارنا بولتے ہیں۔ اس طرح درج نہیں کیا۔

مُنہ بانا۔ (عم) منہ کھولنا۔
۲۔ جمائی لینا۔
۳۔ اپنی بے وقوفی پر ہنس پڑنا۔

۴۔ چل بسنا۔ مرجانا۔

اثرؔ۔ فیلن سے بعد اضافۂ لفظ عوام (عم) نقل کر دیا گیا۔ دہلی کے عوام کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ لکھنؤ میں کسی کو بولتے نہیں سُنا۔ نہ معلوم منہ بڈورنا بمعنی دانت دکھانا (کھیسے کاڑھنا) کی طرف کیوں ملتفت نہ ہوئے۔ یہ بھی فیلن میں درج ہے۔

مُنہ بندر کا چوتڑ ہو گیا۔ بہت غصّہ آیا اور منہ سرخ ہو گیا۔ (تحقیر کا پہلو نکلتا ہے) درج نہیں۔

مُنہ بند کرنا۔ کسی کے لیے جواب دینے کی گنجائش نہ چھوڑنا۔ یہ مفہوم درج نہیں (فقرہ) یہ بات ہم نے معترضین کا منہ بند کرنے کے لیے کہی ہے۔

مُنہ بھڑاک۔ منہ کے بل اوندھا گرنے کے لیے مستعمل ہے۔

اثرؔ۔ نہ معلوم کہاں مستعمل ہے۔ تحقیق نہ ہو سکی اور کوئی حوالہ دیا نہیں گیا۔

مُنہ بھی سامنے نہ کیا۔ اصلا متوجہ نہ ہوا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مُنہ۔ تلوار کی باڑھ۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

میر انیسؔ ؎

چو رنگ تھا فرس تو دو پارہ سوار تھا
اللہ رے منہ کہ تیغ نے جانا خیار تھا

مُنہ پر اور پیٹھ پیچھے اور۔ ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔ سامنے للو پتو اور پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔

اثرؔ۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ منہ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مُنہ پر ٹھیکری رکھ لی۔ بے مروتی کی۔ لحاظ نہ کیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مُنہ پر چھوپا لگنا۔ مجال سخن نہ رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) طبیب کے مُنہ پر چھوپا لگا۔ (اودھ پنچ)۔

مُنہ پر کی ساری باتیں ہیں۔ سب باتیں ظاہر داری کی ہیں۔

اثرؔ۔ میری نظر سے اس طرح نہیں گذرا۔ مُنہ دیکھے کی باتیں کہتے ہیں وہ درج نہیں۔

مُنہ پر لگا لے جانا۔ کسی خطرناک چیز کے سامنے کر دینا۔

امیرؔ ؎

کشتۂ عشق ہوا دیکھ کے آنکھیں اس کی
شیر کے مُنہ پہ لگا لے گئے آہو مجھ کو

اثرؔ۔ یہ محاورہ امیرؔ کے شعر سے گڑھا گیا ہے اور بس۔ محاورہ صرف لگا لینا یا لگا لے جانا بمعنی راغب کرنا ہے۔ باقی خیال آرائی ہے۔ محاورہ نہیں رعایت لفظی ہے۔

مُنہ پیٹ لینا۔ غصّے کی حالت میں اپنے منہ پر آپ طمانچے لگانا۔ از حد غصّہ ہونا۔ بہت تاؤ آنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

مُنہ چڑھائے ہوئے ہے۔ غصّہ میں ہے ناخوش ہے۔ یہ مفہوم درج

نہیں ۔ (محاورات ہند) ۔

مُنہ چھٹ ۔ مُنہ پھٹ ۔ زبان دراز ۔ بدلحاظ ۔ بدزبان ۔

منیرؔ ؎

اے زلیخا چاک دامن کیا چھپائے رازِ عشق
ایسے مُنہ پھٹ کو نہ لانا تھا گواہی کے لیے

اثر ۔ کوئی اشارہ نہیں کہ مُنہ پھٹ لکھنؤ کی زبان ہے اور مُنہ چھٹ دہلی کی زبان ہے ۔

مُنہ خام کرنا ۔ مُنہ بند کرنا ۔ کپڑ روتی کرنا ۔ آٹے یا مٹی سے گل حکمت کرنا ۔

راسخؔ ؎

ہمیشہ زہر کے پھاہے چڑھائے اے قاتل
ہمیشہ زخم کا مُنہ ہم کو خام کرلینا

اثر ۔ راسخؔ کا شعر نہ سمجھنے کی بنا پر کیا کیا قیاس آرائی کی گئی ہے حالاں کہ زخم کا مُنہ خام (تازہ) رکھنا بربنائے آزار پسندی ہے زخم پر زہر کے پھاہے چڑھائے تاکہ کبھی مندمل نہ ہو ۔ شعر سے علحٰدہ مُنہ خام کرنا نہ محاورہ ہے نہ زبان ۔

مُنہ دیکھ کر رہ جانا ۔ حیران رہ جانا ۔ متحیر ہونا ۔

قدرؔ ؎

چشمہ خضر سے لب ہے کہیں بہتر اُن کا
کیوں نہ مُنہ دیکھ کے رہ جائے سکندر ان کا

اثر ۔ محاورہ مُنہ دیکھ کے رہ جانا ہے نہ کہ مُنہ دیکھ کر ۔ چنانچہ قدر کے شعر میں بھی مُنہ دیکھ کے نظم ہے ۔

مُنہ دیکھے کی الفت ۔ ظاہری محبت ۔ دکھاوے کی محبت ۔ جھوٹی محبت ۔

جانؔ صاحب ؎

ہمارے اُس کی تو مُنہ دیکھے کی محبت ہے
نہیں اے بوا وہ بے خبر نہیں آتا

اُلفت کی جگہ چاہ ۔ محبت وغیرہ بھی مستعمل ہیں ۔

اثر ۔ صحیح زبان مُنہ دیکھے کی محبت ہے جس طرح جانؔ صاحب کے پیش کردہ شعر میں ہے لہٰذا لکھنا چاہیے تھا مُنہ دیکھے کی محبّت اور مستثنیات (عموماً بضرورت شعری) کو ذیل میں درج کرنا چاہیے تھا ۔ جانؔ صاحب کے شعر کے علاوہ سند میں طلسم ہوش ربا) ۔ سے بھی ایک مثال حاضر ہے : "بس بس مجھ سے ایسی باتیں نہ کرو ۔ یہ مُنہ دیکھے کی محبّت ہے ۔ مردوں کی ذات ۔ بے مروت ہے ۔"

مُنہ مَسَل دینا ۔ سزا دینا ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (فقرہ) حاسد کا مُنہ مَسَل دینا کیا مشکل ہے ۔

مُنہ سنبھال کرو ۔ حرف ۔ بے جا زبان سے مت نکالو ۔ اس طرح درج نہیں ۔ (محاورات ہند) ۔

مُنہ سے باتیں نکالنا ۔ کوسنا ۔ بددعا دینا ۔

رشکؔ ؎

میرے حق میں مُنہ سے جو باتیں نکالیں ہوگئیں
کیا زباں اُس کی زبان خامۂ تقدیر ہے

اثر ۔ رشکؔ کے شعر کو سمجھے بغیر اُس سے معنی گڑھ لیے ۔ خامۂ تقدیر یا زبان خامہ تقدیر سے کوسنا منسوب کرنا سخت

افسوس ناک امر ہے۔ مُنہ سے بات یا باتیں نکالنا کچھ کہنے کے سوا کچھ نہیں۔ موافق ہو یا مخالف۔

مُنہ سے بات نکل کھڑی ہونا۔ مُنہ سے بے ساختہ بات نکل جانا۔ درج نہیں۔

وزیر ؎

مطلب پر اگر زبان دو تم
ہو مُنہ سے ابھی نکل کھڑی بات

مُنہ سے نکالنا۔ جو بات دل میں چھپی ہو اُسے کہنا۔

داغ ؎

بات مطلب کی رہی دل ہی میں اُس کے آگے
لب تک آئی تو سہی مُنہ سے نکالی نہ گئی

اثر۔ پورا محاورہ بات کے اضافے کے ساتھ ہے۔ داغ کے شعر میں بھی لفظ بات موجود ہے۔

مُنہ سے نکل جانا۔ بے ساختہ کوئی بات زبان سے نکل جانا۔

آتش ؎

عالم جو تھا مطیع ہمارے کلام کا
کیا اسم اعظم اپنے دہن سے نکل گیا

اثر۔ شعر میں لفظ دہن مُنہ اور کلام بات کا مرادف ہے یہ بر بنائے شعر ہے ورنہ محاورہ نہ مُنہ سے بات نکل جانا ہے اور بات جزو محاورہ ہے۔ دوسرا شعر رند کا درج کیا ہے وہ بھی میرا مؤید ہے ؎

نہ کھلواؤ میری زبان چپ رہو
کوئی بات مُنہ سے نکل جائے گی

مُنہ سے نکلی ہوئی پرائی بات۔ مثل۔ جو بات زبان پر آجاتی ہے پھر وہ راز نہیں رہتی۔ درج نہیں۔

مُنہ سے نکلی پرائی ہوتی۔ اس میں بھی لفظ بات کا اضافہ کرنا چاہیے۔

میر کا مصرع ہے ع

مُنہ سے نکلی ہوئی پرائی بات

مُنہ کا تھوبڑا نہ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ پٹ جائے۔ درج نہیں

مُنہ کا میٹھا دل کا کڑوا۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ درج نہیں۔

مُنہ کا کڑوا ہونا۔ غصہ ور۔ نازک مزاج ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) فولاد مُنہ کا بہت کڑا ہے ... گھات کا وقت تاک کر آیا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

مُنہ کالا ذات اُجالا۔ شریف ہو کر بد وضعی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مُنہ کا نوالہ سمجھنا۔ کسی کام کو بالکل ادنیٰ اور آسان سمجھنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مُنہ کلمیا سا کھلا رہنا۔ انتہائے حیرت کے اظہار کے لیے بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ سُنتے ہی اُس کا مُنہ کلمیا سا کھُلا رہ گیا۔

مُنہ کھائے آنکھ لجائے۔ جس سے فائدہ ہوتا ہے اُس کا لحاظ بھی ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

مُنہ مانگی موت بھی نہیں ملتی۔ آرزوئیں پوری نہیں ہوا کرتیں۔ اس

طرح درج نہیں۔ بغیر لفظ بھی کا اندراج ہے بھی سے یہ مفہوم ہے کہ اور آرزوئیں ہونا کیا موت بھی مانگے نہیں ملتی ۔ محاورات ہند میں اندراج بھی کے ساتھ ہے۔

مُنہ میں بواسیر ہونا۔ وہ شخص جو بہت باتیں کرے جس کی زبان نہ رُکے درج نہیں۔ (فقرہ) مُنہ میں بواسیر ہوگئی ہے ... جب دیکھو ناحق ٹائیں ٹائیں۔ (اودھ پنچ)۔

مُنہ میں چُل اٹھنا۔ (عو) خاموش نہ بیٹھا جانا۔ بک بک جھک جھک پر آمادہ ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تھوڑی دیر بی چپ رہیں نہیں کہ مُنہ میں چُل اٹھی۔

مُنہ میں چھوپا لگانا۔ خاموش رہنا۔ چپ رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بات کی اور گلا دبانے کو موجود، کیوں کر مُنہ میں چھوپا لگائے۔ ہوں سے تو نہ کرے۔ (اودھ پنچ)۔

مُنہ میں شیخ فرید بغل میں اینٹیں۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ درج نہیں۔

مُنہ میں کے دانت ہیں۔ کیا مجال ہے۔ کیا طاقت ہے۔ (فقرہ) کسی نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ تمہارے مُنہ میں کے دانت ہیں۔

اثر۔ جیسا کہ خود پیش کردہ مثال سے واضح ہے اس کا مفہوم ہے کسی نے معمولی باز پرس بھی نہیں کی۔ (فقرہ) راہی مسافر جنگل میدان میں سونا اچھالتے چلے جاتے کوئی نہ پوچھتا کہ تمہارے مُنہ میں کے دانت ہیں۔ (باغ و بہار)۔

مُنہ میں چھوپا لگنا۔ زبان بند ہو جانا۔ مرجانا۔ اکثر کوسنے کی طرح عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اللہ اللہ کہنے والوں کے مُنہ میں چھوپا لگ جائے۔ (اودھ پنچ)۔

مُنہ میں لقمہ دیا۔ فوراً اعتراض کیا۔ بات کاٹی۔ اس طرح درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔ صرف لقمہ دیا درج ہے۔

مُنہ لٹکانا۔ ۲۔ مُنہ کو شرمندگی سے جھکانا۔

اثر۔ مُنہ لٹکانا اظہار ناراضگی یا کسی بات پر عدم اتفاق ہے۔ مُنہ بنانا۔ حسب فیلن

To make a long face

(فقرہ) یہ حکم ایسا ہی تھا جیسے بلا مرضی شادی کر لینے کا۔ وہ غریب مُنہ لٹکائے بڑبڑاتی چلی گئی۔ (اودھ پنچ) عام فقرہ ہے: کچھ کہا اور مُنہ لٹک گیا۔

مُنہ مارنا۔ جلد جلد کھانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مُنہ نپوڑنا۔ (عم) جواب نہ بن پڑنا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کے عوام کی بولی ہے۔ فیلن میں درج ضرور ہے لہٰذا دہلی کا گمان ہوتا ہے۔

من نگویم کہ ایں مکن آن کن مصلحت بین وکار آسان کن۔ فارسی مثل۔ کام موقع محل دیکھ کر کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) حو حماقت عقل

سے نادانی جان بوجھ کر ہو وہ حماقت ہ نادانی نہیں۔ من نگویم الخ۔ (اودھ پنچ)۔

مُنہ نہ پڑنا۔ کچھ کہنے کی ہمت نہ ہونا۔ درج نہیں۔ فیلن میں یہ شعر بھی مثال میں درج کیا ہے ؎

شکوہ کرنے گئے تھے گو اُن سے
دیکھ کر مُنہ پڑا نہ مُنہ اپنا

مُنہ نہ پھیرنا۔ مُنہ نہ موڑنا۔ مستقل رہنا۔ ارادے پر قائم رہنا۔ روگرداں نہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

موا سانپ گلے میں پڑا ہے۔ بڑا دق ہو رہا ہے۔ کوئی تدبیر نہیں چلتی۔ بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ درج نہیں۔ (محاوراتِ ہند)۔

مُواظبَت۔ (ع) ایک کام ہمیشہ کیے جانا۔
اثر۔ خارج۔

مُواکلت۔ (ع) کسی کے ساتھ کھانا کھانا۔
اثر۔ خارج۔

موذی کبھی پھولتا پھلتا نہیں۔ ایذا پہنچانے والا کبھی چین سے نہیں رہتا۔ درج نہیں۔
انیس ؎

گر گر کسی خود سر کو سنبھلتے نہیں دیکھا
موذی کو کبھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا

موت بھلی کہ جاں کندنی۔ ہر دم کی تکلیف سے مرنا اچھا۔ درج نہیں۔
(محاوراتِ ہند)۔

موت پھڑ پھڑاتی ہے۔ قضا آئی ہے۔ اجل سر پر سوار ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم کہا کرو۔ اجل جلدی کرتی ہے۔ مثل چلی آتی ہے کہ موت پھڑ پھڑاتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

موتی کا دانہ۔ ایک موتی۔ ہر موتی فرداً فرداً۔ درج نہیں۔
قلق ؎

ہر صدف در بے بہا بن جائے
دانہ موتی کا موتیا بن جائے

موتی گرجنا۔ موتی میں بال پڑ جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

موٹی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ ظاہر بات نہیں سمجھتے۔ درج نہیں۔ (محاوراتِ ہند)۔

موٹی ہاتھ بڑائی جس کو چاہے دے۔ خدا جس کو چاہے نوازے۔ عزت دے: درج نہیں۔

موٹی ہاتھ بڑائیاں جس چاہے تس دے۔ عزت اللہ تعالےٰ کے قبضے میں ہے جسے چاہے دے۔ درج نہیں۔ (محاوراتِ ہند)۔

موج کرتا ہے۔ خوش ہے۔ عیش کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاوراتِ ہند)۔

مُؤدّٰے۔ (ع) ادا کیا گیا۔ ادا کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

مورکھ کی ساری رین چتر کی ایک

ہی گھڑی۔ عقل مند کم وقت میں زیادہ کام کر لیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

مورکھ کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان۔ جاہل آدمی کوئی کام سوچ سمجھ کے نہیں کرتا۔ درج نہیں۔

(فقرہ) احمق الدولہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ انگریز بے وقوف نہیں ہوا کرتا۔ سیدھے بیلی گارد پہنچے اور بے عنوانی کی باضابطہ رپٹ لکھا دی۔ وہی مثل ہو کہ مورکھ کے ہاتھ ... (اودھ پنچ)۔

موری میں اینٹ اڑ گئی۔ چلتا ہوا کام بند ہو گیا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

موڑ۔ (ھ) بالفتح۔ (ہندو) نوشہ کا تاج وہ تاج جسے دولھا کے سر پر رکھ کر اوپر سے تاج باندھتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

موساگابھ۔ نطفہ آہو جو مادہ کے شکم میں نہ ٹھہرے۔

اثر۔ خارج۔

مُوسا۔ (ھ) چوہا۔ موش (ہندو)

اثر۔ ہندو موس بھی کہتے ہیں۔ نہ معلوم اُسے چھوڑ دیا۔

موساکنی۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس جس کے پتے چوہے کے کان سے مشابہ ہوتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

موسیرا۔ (ھ) (ہندو) ماں کی بہن کا بیٹا۔ خالہ زاد بھائی۔ موسیری خالہ زاد بہن۔

اثر۔ خارج۔

موصے۔ (ع) وہ چیز جو وصیت کی گئی ہو۔ وصیّت کیا گیا۔ موصیٰ لہ۔ وہ شخص جس کے حق میں کی گئی ہو۔ موصیٰ بہٖ۔ (ف) وہ شے جس کے دینے کی وصیت کی ہو۔ موصی۔ (ع) وصیت کرنے والا۔ موصیہ (ع) وصیت کرنے والی عورت۔

اثر۔ سب خارج۔

موضح۔ (ع۔ بالضم وکسر سوم) واضح اور روشن کرنے والا۔

اثر۔ خارج۔

موکب۔ (ع۔ بالفتح وکسر سوم) اردلی کے پیادے سوار۔

اثر۔ خارج۔

مُولِم۔ (ع) درد دینے والا۔ الم دینے والا۔ مولون۔ مونث۔ مولوی کا مونث۔

اثر۔ خارج۔

مولوی ہڈّا۔ طنز سے میانجی کو کہتے ہیں۔

اثر۔ کون کہتا ہے؟ مکتب کے لڑکے اضافہ کرنا چاہیے تھا۔ قافیہ بھی ملاتے ہیں۔ "مولوی ہڈّا نہ کانپ نہ ٹھڈّا۔" یہ درج نہیں۔

مولی اپنے ہی پتوں بھاری۔ مثل۔ (نعو) جب اپنے ہی بوجھ میں دبے بیٹھے ہیں تو دوسرے کا بوجھ کس طرح اٹھائیں گے۔

اثر۔ ہی جزو مثل نہیں۔ (فقرہ) غرض جو ہے مولی اپنے پتّوں بھاری۔ (اودھ پنچ)۔

موم کی مریم کاٹھ کے پائے اٹھ ری مریم ترے دھگڑے آئے۔ (مثل۔ عو) اپنے میں بوتا نہیں دوسروں پر بھروسا کرنا اور ڈینگ ہانکنا۔ درج نہیں۔ (مثل اودھ پنچ سے حاصل کی گئی)۔

مومی۔ (ع) اشارہ کیا گیا۔ ایما کیا گیا۔ مومی الیہ (ع) مشارٌ الیہ۔ وہ شخص جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو۔

اثر۔ خارج۔

موہنی منتر۔ خوب صورتی کا جادو۔ کشش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جعلی نوٹ بنانے کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جرائم پیشگی کا موہنی منتران کے قبضے میں ہے۔ (اودھ پنچ)۔

موہوب۔ (ع) ہبہ کیا گیا۔ مرحمت کیا گیا۔ بخشا کیا گیا۔ موہوب الیہ۔ جس کے نام ہبہ کیا گیا ہو۔

اثر۔ خارج۔

مونچھیں نیچی کرنا۔ گھمنڈ باقی نہ رہنا۔ شیخی کرکری ہونا۔ درج نہیں۔

مونا۔ (ھ) ایک قسم کا بڑا گھڑا۔ مٹکا۔ ۲۔ ٹوکرا۔ سانپ رکھنے کا پٹارا۔

مونڈ منڈانا۔ سر منڈانا۔

اثر۔ ٹھیٹ گنواروں کے سوا کوئی نہیں بولتا۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

موہب۔ (ع) بخشنے والا۔ ہبہ کرنے والا۔

اثر۔ خارج۔

موہم۔ (ع) وہم میں ڈالنے والا۔

اثر۔ خارج۔

موئیا۔ سوت کا چھوٹا لچھا۔ کچے سوت کی آنٹی۔

اثر۔ موئیا ایسا سوت ہے جو خوب صاف کرنے سے نرم ہو گیا ہو۔ اور پھر اس کی لچھی بنالی گئی ہو۔ مثال بی بیر سلام یسوئی دھاگا لوگی۔ پکا دھاگا ہے۔ چار دفعہ کا موئیا کیا ہوا۔ (اودھ پنچ)۔

موئے کے مُنہ کو جھلسا۔ (عو) کوسنا۔ اُس کے مُنہ کو آگ لگے۔ غارت ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) نوج۔ چھائیں پوئیں موئے کے مُنہ کو جھلسا۔ (مُنہ کو جگہ صورت بھی کہتی ہیں)۔

موئی مائی لوٹی سگائی۔ مرنے کے بعد کوئی تعلق نہیں رہتا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

موئی مٹی کی نشانی۔ مری ہوئی بیٹی یا بیٹے کی اولاد۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تمہاری سلامتی کی دعائیں مانگتی ہوں۔ موئی مٹی کی نشانی ہو۔ (طلسم ہوش ربا)۔

مہالک۔ (ع) مہلکہ کی جمع۔ خوف ناک جگہ۔ ہلاک ہونے کی جگہ۔

اثر۔ خارج۔

مہام۔ (ع) خطرناک اور دشوار کام۔

اثر۔ خارج۔

مہتاب چھوڑنا۔ آتش بازی کی مہتاب کو روشن کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

مہر لگانا۔ مہر چسپاں کرنا، مہر لگانا، محفوظ کرنا۔

طرح درج نہیں۔ (فقرہ) رجسٹری کے خط پر مہر لگا دو۔

مہک پری۔ ایک قسم کا عطر جو نصیر الدین حیدر شاہ اودھ نے ایجاد کیا تھا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) عطر سہاگ مہک پری ایجاد نصیر الدین حیدری۔ (فسانۂ عجائب)۔

مہنگا۔ دیکھو مہنگا۔

اثر۔ مطلب ہے دیکھو منہگا۔ (پہلے نون پھر (ہ)۔ مہنگی پڑنا۔ بمعنی قحط پڑنا۔ اس طرح درج نہیں۔

مہنگی میں آٹا گیلا۔ مصیبت پر مصیبت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لیکن حضرت خط ڈبل بیرنگ نہ بھیجیے گا کہ اس مہنگی میں آٹا گیلا ہو جائے۔ (اودھ پنچ)۔

مہمان اترنا۔ (بازاری) حمل رہنا۔ بچہ پیٹ میں پڑنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

مہموز۔ (ع) وہ کلمہ جس کے اصلی حرفوں میں سے ایک ہمزہ ہو۔

اثر۔ خارج۔

مہموم۔ (ع) اندوہگیں۔

اثر۔ خارج۔

مہی۔ (س)۔ (ہندو) چھاچھ۔

اثر۔ خارج۔

میاں۔ فن موسیقی کا ماہر۔ اعلےٰ درجے کا گویا۔ یہ معنی درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

میاں۔ تحقیر اور تمسخر سے جناب کی جگہ مستعمل ہے اور اکثر اس طرح بول جاتے ہیں کہ ی ملفوظ نہیں ہوتی۔

میرؔ ؎

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
کہ میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

اثر۔ حضرت مولف نے میرؔ کے مصرع ثانی میں لفظ کہ کا اضافہ کرکے ی کو مختفی بنایا ہے ورنہ مصرع ی کے اعلان کے ساتھ یوں ہے:

میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

کوئی پوچھے کہ اس شعر میں تحقیر اور تمسخر کا پہلو کہاں نکلتا ہے۔ اس سے انکار نہیں کہ بعض صورتوں میں میاں کی ی غیر ملفوظ رہتی ہے۔ مثلاً میرؔ ہی کا مصرع ہے:

یہ دوانا باؤلا عاقل ہے میاں

میاں۔ ۵۔ قصبات میں اطفال باپ کو میاں کہتے ہیں۔

اثر۔ اور لکھنؤ میں ماں باپ محبت اور شفقت کے سبب لڑکے کو میاں کہتے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا!

لغت نام نامعلوم سے میری تائید ہوتی ہے۔

میاں باہر پنج ہزاری بیوی گھر میں فقر کی ماری۔ میاں باہر عیش کریں بیوی گھر میں بھوکی رہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میاں کی چلھیا کہیں۔ بیوی کی

ہنڈ کلھیا کہیں۔ (عو) باہمی ناچاقی یا بے التفاتی درج نہیں۔ (فقرہ) ایسے رو کھے پھیکے رہتے ہیں جیسے کبھی میل ہی نہیں تھا۔ وہی مثل ہوئی کہ میاں...

میاں گھر نہیں بیوی کو ڈر نہیں۔ ننگ و ناموس کیوں کر سلامت رہے درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میاں گئے دکھن وہی کرم کے لچھن۔ بدنصیبی نے کہیں پیچھا نہیں چھوڑا ہر جگہ محتاج پریشان حال رہے۔ یہ مثل درج نہیں۔

میاں مو دھو ہیں۔ بے وقوف ہیں۔ نافہم ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میانی پھاڑ کے گھٹنے پر پیوند کرنا۔ (عو) ایک عیب چھپانے کو دوسرا اختیار کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) "رنگ آمیزی سے پرہیز کرو... میانی پھاڑ کے ... پیوند کرنے سے کیا نتیجہ۔" (اودھ پنچ)۔

مہتا۔ (ھ) پیالہ۔ کاسہ گدائی۔ مثال کے لیے دیکھو تنکا میں بحرؔ کا شعر ؎

بار احساں کب اٹھا سکتے ہیں ہم نازک مزاج
غیر نے تنکا اتارا درد سر ہونے لگا

اثر۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بحرؔ کے شعر میں مہتا سے کیا تعلق ہے۔ مہتا خارج۔

میتھی۔ ایک قسم کے ساگ کا نام۔

اثر۔ یہ مفہوم "میتھی کا ساگ" کا ہے۔ خالی میتھی تو میتھی کا پودا ہوا نہ کہ اس کی پتیاں۔

میٹھا۔ ۲۔ سست رفتار۔ جیسے میٹھا گھوڑا۔

اثر۔ یہ غالباً مٹھا کی خرابی ہے۔ "میٹھا گھوڑا" میں نے آج تک نہیں سنا۔ (مَٹھا بفتح اول و تشدید ثانی)۔ اس امر کا اظہار میرا فرض ہے کہ فیلن میں حضرت مولف کے بیان کردہ معنی درج ہیں۔ لہٰذا یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اگر ایسا ہے تو دہلی کی تخصیص کر دینا چاہیے تھی۔

میٹھا اور بھر کٹوری۔ مثل۔ اچھی چیز اور مقدار میں زیادہ۔ اس محل پر مستعمل ہے جہاں زیادہ ہوس کرنے سے روکتے ہیں۔

اثر۔ کٹوری چھوٹے اور تنگ ظرف کو کہتے ہیں۔ کٹورے کی تصغیر ہے مثل میٹھا اور بھر کٹورا ہے۔ یا میٹھا اور بھر کٹوتھ۔ (فقرہ) "بھلا میٹھا اور بھر کٹوتھ کا مقابلہ کون کر سکتا۔" (اودھ پنچ)۔

میٹھا۔ ۱۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا باریک کپڑا جس کو ماٹھا پھلام بھی کہتے ہیں۔

اثر۔ لاحول ولا قوۃ! لکھنؤ میں کوئی بھی کپڑے کو میٹھا نہیں کہتا۔ علاوہ برایں ماٹھا پھلام ایک گھٹیا قسم کا جھرجھرا کپڑا ہے جس کی صافیاں بنائی جاتی ہیں اور حسب پلیٹس اس کا فارسی مرادف شیریں باف ہے (وہ کپڑا جو

نہ بہت موٹا ہو نہ بہت باریک) ان امور کی روشنی میں یہ عرض کرنے کی جرأت کروں گا کہ لکھنؤ کی تخصیص اور میٹھا بہ معنی ماٹھا پھلام ایجاد بندہ کے سوا کچھ نہیں۔

میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ مثل۔ اچھی چیز لے لینا اور بری چیز سے نفرت کی جگہ بولتے ہیں۔

اثر۔ لفظ اور جزو مثل نہیں۔ بغیر اس کے ہی اس اور نے فقروں کا توازن بھی بگاڑ دیا۔ اودھ پنچ کا اندراج میری تائید میں ہے: "دوہرا حصہ دلواؤ۔ معقول میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو"۔

میخ اُکھاڑنا۔ کوئی غیر معمولی کام کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) "حکیم صاحب بھی کوئی میخ تو اکھاڑتے نہیں۔ یہی گھانس پھونس خاک بلا الّم غلّم کھلاتے پلاتے ہیں۔ (اودھ پنچ) میخ اُکھاڑنا معنی کھونٹا اکھاڑنا۔ سواروں کا ایک کرتب جس میں وہ گڑی ہوئی میخ کو گھوڑا دوڑا کر اکھیڑ لے جاتے ہیں۔ درج ہے۔ (اس میں بھی اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا: "بھالے سے اکھیڑ لے جاتے ہیں"۔ (انگریزی میں اس کرتب کو Tent pegging کہتے ہیں)۔

میدان باندھنا۔ لڑائی کے میدان کا قبضہ کرنا۔ درج نہیں۔ وزیر ؎

زمین شعر میں بڑھ بڑھ کے نیزے اپنے گڑتے ہیں
قلم نے یہ دم فکر سخن میدان باندھا ہے

میرا پیچھا کیوں لیا ہے۔ مجھے الزام کیوں دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میرا مرد۔ میرا آدمی۔ کم حیثیت عورتیں اپنے شوہر کی طرف اس طرح اشارہ کرتی ہیں۔ درج نہیں۔

میرجی کی گدھی۔ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس سے جو چاہتا ہے بے گار میں پکڑتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مشترکہ حماقت یا میرجی کی گدھی۔ (اودھ پنچ)

میر تیر اچھی نہیں۔ آپس میں تفرقہ اور نفاق اچھا نہیں کہ یہ میرا ہے وہ تیرا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میری بلا سے۔ مجھے کچھ غرض نہیں، پروا نہیں۔ علحدہ درج "میری جوتی سے" کا مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا ہے۔

میری پاپوش بھی نہ جاتی۔ کہیں جانے سے انکار اور تحقیر کا اظہار۔ درج نہیں (فقرہ) ماں سے ڈرتی ہوں ورنہ میری پاپوش بھی نہ جاتی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

میری کھال کیوں گھسیٹتا ہے۔ مجھے کیوں الزام دیتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

مَیل کچیل۔ (میل بفتح اول۔ کچیل بضم اول وفتح دوم) کثافت۔ گندگی لہٰذا اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میل کچیل کی کثرت۔ مکھیاں بھنک رہی ہیں۔

میں اُس کی صورت سے بھی

واقف نہیں۔ میں نے اُسے دیکھا بھی نہیں کچھ کہنا یا معاملہ کرنا درکنار۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میں اور میرا ابنّا باقی سب لوگ روتّا۔ مثل۔ ایک شخص مزاج میں دخیل اُس کے علاوہ کسی کا اعتماد نہیں۔ کسی پر بھروسا نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ انھیں مبارک باد دیتے ہیں وہ شکریہ کا تحفہ ارسال کرتے ہیں۔ ایک زنانی مثل ہے: میں اور میرا ابنّا باقی سب لوگ روتّا (اودھ پنچ)۔

میں تو یہ وہ۔ ہر شخص بلا امتیاز مدارج۔ نہیں۔ (فقرہ) میں تو یہ وہ ہار جیت پر بازیاں لگا رہے تھے۔ (اودھ پنچ)۔

مینڈھیاں۔ لڑکیوں کے چھوٹے چھوٹے بال جن کو بڑا ہونے کے واسطے گوندھتے ہیں۔

اثر۔ بڑا ہونے کے واسطے نہیں بلکہ اس لیے گوندھتے ہیں کہ بال چہرے پر نہ بکھرے رہیں۔ علاوہ براین یہ بمعنی مینڈھیاں گوندھنے کے ہیں جسے مینڈھیاں کے بعد علٰحدہ لکھنا چاہیے تھا۔ لغت نام نامعلوم میں بھی میرے معروضے کے مطابق لکھا ہے۔

میں صدقے۔ میں واری۔ میں قربان۔ یہ الفاظ مستورات کی زبان پر اپنے قرابتی پر پیار کے وقت بولتی ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میر مخادین۔ ایسا شخص جو شریف نہ ہو اور شریف بنے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایسے میر مخادین کو مُنہ نہ لگایے سر نہ چڑھایے ورنہ پچتایے گا۔

میں کروں تیری بھلائی تو دے میری آنکھوں میں سلائی۔ مثل۔ نیکی کا عوض بدی۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن)۔

میں مرد نہیں میرا بھائی مرد ہے۔ دوسرے کے بھروسے پر اینٹھنا۔ اترانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میں مرد نہیں میرا بھائی مرد ہے کی کہانی سُناتے اور شکم شریف میں لقمہ ہائے لذیذ بھرتے جاتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

میں نہ جانوں۔ یہ کام بگڑے یا سنورے مجھ پر الزام نہیں۔ میں بری الذمہ ہوں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

میہمانی کھانا۔ دعوت میں شریک ہونا اور کھانا کھانا۔ درج نہیں۔

قلق ؎

جو کہیں میہمان ہوتا ہے
میہمانی ضرور کھاتا ہے

مینہ جھوم جھوم کر برسنا۔ شدت کی بارش ہونا۔ درج نہیں۔

انجم ؎

کیوں رات دن برستا ہے مینہ جھوم جھوم کر
کیا شرط باندھ لی ہے مری چشم تر کے ساتھ

ن

ناامیدانہ۔ نومیدی مایوسی کے

ساتھ - درج نہیں۔

میر ؎

کوئی نا امید انہ کرتے نگاہ
سو تم ہم سے مُنہ کو چھپا کر چلے

نباہنا۔ نبھانا۔ کسی کے بسر کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔

اثر۔ نبھانا کو عوام کی زبان قرار دیا ہے۔ حالانکہ نباہنا اور نبھانا دونوں فصیح ہیں اور موقع موقع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اچھی بُری نبھ گئی۔ دوستی جس طرح بنی نباہ دی۔ فیلن اور پلیٹس دونوں نے دونوں لفظ لکھے ہیں اور کوئی امتیاز نہیں کیا۔ البتہ نبھاؤ (نباہنا سے اسم ٹکسال باہر ہے)۔ اس کا بدل نباہ ہے۔

نابود ہونا۔ برباد ہونا۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) خدا کرے تو نابود ہو۔ (لغات اُردو) ۔ خالی نابود درج ہے۔ بمعنی نیست معدوم۔

ناپ تول۔ تولنا اور پیمائش کرنا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)

نام پٹوانا۔ بدنامی مول لینا۔ درج نہیں۔

ناتا۔ (ھ) ایک ظرف سے دوسرے میں ڈالنا۔

اثر۔ دیہاتی زبان۔ خارج۔

ناتا رشتہ۔ عزیز داری۔ ایک ساتھ درج نہیں۔ (پلیٹس)

ناتن۔ نواسی۔ لڑکی کی لڑکی۔

اثر۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔ نواسی کہتے ہیں ۔

ناتی۔ نواسا۔ بیٹی کا بیٹا۔ کے تحت خود بھی لکھا ہے کہ قصبات کی زبان ہے۔ اگر ناتی قصبات کی زبان ہے تو ناتن بھی ہے۔

ناٹا پن۔ پست قد، بونا ہونا، درج نہیں - پلیٹس

ناج کی موج اگر برسے آسوج۔ وقت پر مینہ برسے تو اناج کی کیا کمی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

نوٹ: ہندی مہینہ آسوج مطابق ستمبر اور اکتوبر۔ (فیلن)

ناجی۔ (نا۔جی) نہیں۔ درج نہیں۔

رشید ؎

مسکرا کر کہا زینب نے کہ ناجی۔ جی نا
وہ برا مانیں گے ہرگز نہ چچا سے کہنا

ناچ کھلاڑی دھنک دھنا۔ مداری بندر نچاتے وقت ڈگڈگی بجاتا اور یہ الفاظ زبان پر جاری کرتا ہے اسی طرح جب کوئی دوست کسی بات پر مشتعل ہو اور تاؤ کھائے تو اُسے اور زیادہ برانگیختہ کرنے کے لیے کہتے ہیں: ناچ کھلاڑی دھنک دھنا (بکسر اول۔ نون مشدد۔ دِھن نک دِھن نا)۔ درج نہیں۔

ناچ گھر۔ وہ مکان جہاں تماشا ہو ۔ ناچ گھر۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا۔ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ (رشک) کسی کام میں مدا خلت نہ رکھنا اور حیلے

بہانے کرنا۔
اثر۔ مثل اس طرح بھی ہے :۔ ناچ نہ آئے آنگن ٹیڑھا۔ اس طرح درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔

ناحق کی دھاند ہے۔ نکمی حرص یا بے کار کی تگ ودو ہے۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

ناخن گڑانا۔ ناخن گڑونا۔ کسی چیز میں ناخن پیوست کر دینا۔
اثر۔ کوئی اشارہ نہیں کہ لکھنؤ میں ناخن گڑونا ہے۔ ناخن گڑانا کوئی نہیں بولتا۔

نادان بات کرے دانا قیاس کرے۔ دانا سن کر جانچتا ہے اور تہ کو پہنچتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

نادان کی دوستی جی کا زیان۔ بے وقوف کی دوستی میں سراسر خطرہ ہے۔
اثر۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ نادان کی دوستی جی کا جنجال۔ عذاب جان ہو جاتی ہے۔ دوبھر ہو جاتی ہے۔ یوں درج نہیں۔
(فیلن)۔

نادان دوستی بالو کی بھیت۔ دونوں پائدار نہیں۔ درج نہیں۔
(آئینۂ محاورات)۔

ناڑی سے روگ ملتا ہے۔ نبض سے مرض معلوم ہوتا ہے۔ ہر چیز کے دریافت کا کچھ نہ کچھ وسیلہ ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

ناڑے کا سچا ہے۔ حرام سے پرہیز کرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نازک ہونا۔ کم زور ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) شیشے کا گلاس بہت نازک ہے۔ (لغات اُردو)

نازل ہونا۔ کسی کا آنا گراں گذرنا۔ مثلاً یہ اس وقت کہاں نازل ہو گئے یہ مفہوم درج نہیں۔

ناز نخرے دکھانا۔ اترانا۔ غرور کرنا۔ درج نہیں۔

نازو نعمت میں پالنا۔ لاڈ میں پرورش کرنا۔ نہایت آرام دے کر پالنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) نازوں کا پالا درج ہے۔

ناسپال۔ ایک قسم کی آتش بازی۔
اثر۔ لکھنؤ میں اسے ناشپال کہتے ہیں۔ (شین معجمہ بجائے سین مہملہ)۔ پلیٹس میں دونوں درج ہیں۔

ناستک۔ جو خدا کے وجود کا قائل نہ ہو۔ اُردو میں برابر مستعمل ہے اور پلیٹس میں بھی درج ہے۔

ناسک۔ (ہ) بفتح سوم۔ عمارت پختہ کی برآمدگی۔
اثر۔ پلیٹس کے بموجب ناسک یا ناشک تباہ کرنے والا نیز زہر کا اثر دور کرنے والی دوا ہے۔ حضرت مولف کا بیان کردہ مفہوم ندارد۔ جو کچھ ہو نہ تو حضرت مولف کے بیان کردہ معنی درج ہیں نہ یہ لفظ اُردو میں داخل ہے۔

ناسک۔ (ع) عبادت کرنے والا۔

خدا کی راہ میں قربانی دینے والا۔
اثر۔ اُردو میں نظر سے نہیں گزرا۔ غیر معروف۔

ناشی۔ (ع) اٹھنے والا۔ پیدا ہونے والا۔
اثر۔ پلیٹس نے یہ بھی مطلب لکھا ہے کہ لڑکے یا لڑکی کا حد بلوغ میں داخل ہونا ہے۔ یہ درج نہیں۔

ناطقہ تنگ ہونا یا کرنا۔ بات کرنا دشوار ہونا۔ دم بخود ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگر آج یہ من وسلویٰ بند ہو جائے تو ولایت والے ان بے چارے حاکموں کا ناطقہ تنگ کر دیں۔ (اودھ پنچ) ناطقہ بند ہونا درج ہے۔

ناظورہ۔ باغ کی مالنوں کی سردار۔
اثر۔ یہ حضرت مولف کی من گڑھت معلوم ہوتی ہے۔ چوں کہ عربی میں ناظورؒ کے معنی رکھوالا۔ باغ کا نگہبان ہیں لہٰذا اس کی تانیث ناظورۃٌ بنائی گئی اور اس کے معنی وضع کیے گئے باغ کی مالنوں کی سردار۔ حالاں کہ عربی میں ناظورۃٌ بمعنی معشوقہ۔ محبوبہ ہیں جو مفرس ہو کر ناظورہ ہو گیا معنی میں تغیر نہیں ہوا۔ میری تائید لغات کشوری اور فیروز اللغات (عربی) سے ہوتی ہے۔ میری ایک نظم کا شعر ہے جس میں ناظورہ بمعنی محبوبہ استعمال کیا ہے ؎

ناظورۂ نازنیں ہے اور میں
کشمیر کی سرزمیں ہے اور میں

کشمیر کو ناظورۂ نازنیں سے استعارہ کیا ہے۔

ناغہ کاٹنا۔ غیر حاضری کی مزدوری مجرا کرنا۔ (فقرہ) کاری گروں کی ناغہ کاٹی گئی تو وہ ناخوش ہوئے۔ (لغات اُردو)۔

نافی۔ (ع) نفی کرنے والا۔
اثر۔ خارج۔

ناکا سوجھنا۔ سوئی کا ناکا دکھائی دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نگاہ اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ سوئی کا ناکا نہیں سوجھتا۔ (لغات اُردو)۔

ناک بہنا۔ ناک سے رطوبت آنا۔ ناک سے ریزش گرنا۔
اثر۔ ناک سے ریزش ہونا کہنا چاہیے تھا۔ ریزش کے تو خود ہی معنی گرنے کے ہیں۔

ناک بُچھ جانا۔ سخت رسوائی ہونا۔ بدنامی ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دولھا میاں بدنامی و رسوائی کا عمل نہ پڑھیں جو کنبے بھر کی ناک بُچھ جائے۔ (اودھ پنچ)۔

ناک پر رونا دھرا ہونا۔ ذرا ذرا سی بات پر رو دینا۔ بہت جلد آزردہ ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

ناک چڑھا۔ (عو) مغرور۔ نازک مزاج۔ اس طرح درج نہیں۔ بڑا۔ ناک چڑھا مردوا ہے۔ عورتوں کا عام فقرہ ہے۔

ناک چوٹی سے درست رہنا۔ (عو) بناؤ سنگار کیے رہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ناک چوٹی سے درست رہنا

مہندی لگانا سکھاؤں گی۔ (ناول کامنی)۔

ناک سُڑکنا۔ (بضم اول و فتح دوم)۔ ناک چھنکنے کے بجائے ریٹ اوپر چڑھا جانا۔ درج نہیں۔

ناک ملنا۔ کسی کی ناک کو ملنا۔

اثر۔ ناک چھینک روکنے کو ملی جاتی ہے کہ جو کچھ حضرت مولف فرماتے ہیں۔

ناک میں دم کرنا۔ تنگ کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

نوٹ: ناک میں دم آنا۔ اور ناک میں دم ہونا ہے درج ہے۔

ناک نہ کان نتھ بالیوں کا ارمان بے وقوفی کی راہ سے بے محل ارمان ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ناک نہیں رہتی۔ سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

ناکے جوڑ بخیہ۔ باریک بخیہ۔ ٹانکے سے ٹانکا ملا ہوا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جب عبد اللہ نے انکار کیا تو رسولن نے ڈنڈا لے کے ڈیل بھر پر ناکے جوڑ بخیہ شروع کردی۔ (اودھ پنچ)۔

ناکے میں سے نکالنا۔ سوئی کے روزن سے نکالنا۔

۲۔ کنایتہً۔ تنگ پکڑنا۔ دق کرنا۔

شعوؔر ؎

عشق نے سوئی کے ناکے سے نکالا ہم کو
شکر منت کش درباں تن لاغر نہ ہوا

ان معانی میں عورتوں کی زبانوں پر ناکے میں کو نکالنا ہے۔

اثر۔ خود شعوؔر کے شعر سے ظاہر ہے کہ محاورہ سوئی کے ناکے سے نکالنا ہے۔ اور یہ تو میری سمجھ سے باہر ہے کہ عورتوں کی زبانوں پر ناکے میں کو نکالنا ہے۔ فیلن میں درج ضرور ہے مگر سوال یہ ہے کہ اُردو میں مستعمل بھی ہے کیوں کہ عورتوں کا لفظ حضرت مولف نے اپنی طرف سے اضافہ کردیا ہے۔

نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیا رین بسیرا ہے۔ مثل۔ دنیا میں قیام عارضی ہے مستقل نہیں۔

نالش ٹھونک دینا۔ دعویٰ دائر کردینا۔ عدالت سے چارہ جوئی کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ کب تک طرح دیتا۔ جب ٹال مٹول ہوتی رہی اور قرضہ ادا نہیں تو اُس نے نالش ٹھونک دی۔

نال گاڑا جانا۔ نوزائیدہ بچے کا نال زمین میں گاڑا جانا۔

اثر۔ نال کو مذکر لکھا ہے۔ لکھنؤ میں مونث ہے۔ غالباً دہلی میں مذکر ہے۔

نام بڑا اونچا کانوں سے پوچا۔ مشہور ہوکر معیوب ہونا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نام پر کان پکڑنا۔ کسی سے مرعوب ہونا۔ دھونس کھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اگر تان سین زندہ ہوتا تو ان کے نام پر کان پکڑتا۔ (فسانۂ عجائب)۔

نام پوچھنا۔ جان کے انجان بننا۔ درج نہیں۔

انشا ؎

ٹک آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا
تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا

نامردم۔ ناکس۔ نالائق۔
اثر۔ فارسی میں ضرور ہے۔ اُردو میں جہاں تک میرا مطالعہ ہے رائج نہیں۔ نالائق ناکارہ کہتے ہیں۔

نام کاٹنا۔ برطرف کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نام کاٹتے ہو تو تنخواہ دے دو۔ (لغات اُردو)۔

نام کو نہیں۔ قطعی نہیں۔ ہرگز نہیں (انکار میں بولتے ہیں)۔ درج نہیں ؎

ہر طرح کی خوشبوئیں موجود ہیں
نام کو لیکن نہیں بوئے وفا

درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

نام گنوانا۔ (نون غنہ)۔ نام ڈبونا۔ عزت کھونا۔ درج نہیں۔

ناموسی۔ (ع) بے عزتی۔ بد نامی۔ رسوائی۔ شرم لحاظ۔
اثر۔ یہ جاہل ان پڑھ لوگوں کی زبان ہے اس کی وضاحت کر دینا چاہیے تھی۔ فیلن مؤید ہے۔

نا ندیں پڑنا۔ دریا میں گرداب ہونا پانی کا چکر کھا کے بہنا۔ درج نہیں کسی کا مصرع ہے: ع

کہ جا بجا پڑ رہی ہیں نا ندیں ہوا سے مینڈھے اچھل رہے ہیں

نانی مرنا۔ ڈرنا۔ جان پر بننا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کام کے نام سے نانی مرتی ہے۔

ناؤ ڈبونا۔ راز فاش کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جاؤ بھی تم نے تو ناؤ ڈبو دی۔ (لغات اُردو)۔

ناورد۔ (ف۔ بفتح سوم و سکون چہارم و پنجم) لڑائی جنگ و جدل۔
اثر۔ خارج۔

نائی کی برات میں سبھی ٹھاکر۔ مثل۔ وہاں بولتے ہیں جہاں سب امتیازی ہوں۔ اور کام کرنے والا کوئی نہ ہو۔ اپنی قوم میں ہر ایک ذی عزت ہے۔
اثر۔ یہ دیہاتی مثل ہے اور نائی کے بجائے ناؤ کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ (فقرہ) تم جانو ایک دیہاتی مثل ہے۔ ناؤ کی برات میں سب ہی ٹھاکر۔ (اودھ پنچ)۔

نائی کے بال سامنے آئیں گے۔ حقیقت بہت جلد آشکارا ہو جائے گی۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ مثل مشہور ہے: نائی کے بال سامنے آئیں گے۔ (ناول پیاری دنیا)۔ نور اللغات میں اس طرح درج ہے: "نائی نائی بال کتنے ججمان جی آگے آتے ہیں۔"

نایک۔ (ہ۔ بفتح سوم) ۲۔ وہ شخص جو فن موسیقی میں استاد ہو۔
اثر۔ املا نایک نہیں بلکہ نائک ہمزہ بالکسر سے ہے۔ لکھنؤ میں یہی تلفظ ہے۔ فیلن میں بطرز ہر دو ہے:۔
Nayak;naik

نبض ٹھکانے نہ رہنا۔ گھبرانا۔ پریشان ہونا۔ درج نہیں ؎
دکھائیں گر ترے بیمار بدنصیب کی نبض
تو دیکھ نہ ٹھکانے رہے طبیب کی نبض
(از آئینۂ محاورات)۔

نبھاگا۔ (ھ۔ بکسر اول) مونث کے لیے نبھاگی۔ (ہندو) بدنصیب بدبخت۔
اثر۔ خارج۔

نبھانا۔ (ھ) (عم) نباہنا۔ باہم بسر کرنا۔ نبھاؤ۔
اثر۔ یہیں پر لکھنا چاہیے تھا کہ فصیح نباہنا اور نباہ بولتے ہیں۔

نتھ بڑھانا۔ نتھ اتارنا۔ نتھ کو اتار کر رکھنا۔
اثر۔ نتھ بڑھانے میں سوگ یا بیوگی کا مفہوم مضمر ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں قلق ؎
چوڑیاں توڑیں نتھ بڑھا ڈالی
مسی بھی ہونٹوں سے چھڑا ڈالی

نتھنوں میں تیر کرنا۔ از حد دق کرنا۔ ستانا۔ زندگی تلخ کرنا۔ ناک چنے چبوانا اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) نتھنوں میں تیر دینا درج ہے۔

نٹ بدّھیا۔ شعبدہ گری۔
بحر ؎
اہل دنیا کی کرامت کو سمجھ نٹ بدّھیا
دار پر منصور کرتا ہے تماشا جھوٹ سچ
اثر۔ صحیح لفظ بدّیا ہے نہ کہ بدّھیا۔

نٹ کا تماشا۔ وہ تماشا یا کرتب جو نٹ دکھاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

نٹنی بانس پر چڑھی تو گھونگھٹ کیا۔ اتنی بے پردگی پر گھونگھٹ کیا عزت کو سنبھالے گا۔ عبث ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نٹھلا۔ (ھ) بکسر اول و فتح دوم و تشدید لام۔ مونث کے لیے نٹھلی۔ (ہندی) خالی۔ بیکار۔ بے شغل۔
اثر۔ خارج

نچلا۔ نیچے کا حصہ۔ مثلاً مکان کا نچلا حصہ۔ یہ معنی درج نہیں۔ فیلن میں موجود ہیں۔

نچنیا۔ مذکر۔ ناچنے والا۔ درج نہیں۔

نحوست۔ بدنصیبی۔ کم بختی۔ (بضم اول و دوم۔ و فتح سین صحیح۔ بفتح اول غلط)
اثر۔ غلط ہے تو ہو۔ اُردو میں بفتح اول بھی بولتے ہیں۔

نخ۔ پتنگ کی ڈور۔
اثر۔ ریشم کی تخصیص چاہیے۔ پتنگ کی ہر ڈور کو نخ نہیں کہتے۔

نحاس۔ (ع) بضم اوّل۔ تانبا مس

نخاثر۔ خارج

نخالص۔ عورتیں خالص کی جگہ نخالص بولتی ہیں۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) بُرے کھُرے نخالص حاکم ہیں۔ (از دھنیج)

نخصمی۔ عورت کو عورت تحقیراً کہدیتی

ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔
نخواب۔ ایک قسم کا شوربا جو گوشت اور چنے کی دال سے تیار کیا جاتا ہے۔
اثر۔ یہ نخود آب ہے نہ کہ نخواب۔
نخوت کرنا۔ غرور کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) وہ بہت نخوت کرتا ہے۔ (لغات اردو)۔
ندامت ہونا۔ شرمندگی ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) مجھے بہت ندامت ہوئی۔ (لغات اردو)۔
ندرو۔ نیلوفر کی جڑ۔
اثر۔ خارج۔
نڈولا۔ (ھ۔ بفتح اول وضم دوم) چھوٹی ناند۔ چھوٹا کونڈا۔ لکھنؤ میں نندولا۔ (نون غنہ دوم)
اثر۔ لکھنؤ میں کنڈلی کہتے ہیں نہ کہ نندولا۔
ندیا۔ ندی (دریا) کے علاوہ ندیا بھی اُردو میں مستعمل ہے۔ وہ درج نہیں۔ مثلاً۔ ۱۔ ندیا گہری نیا پرانی۔ اے کھویا پار لگا۔
۲۔ ندیا تو لہراتی کیوں ہے۔ بندی پاؤں ہی نہ دھرے گی (اودھ پنچ)۔
ندیا تو گھراتی کیوں ہے بندی پاؤں ہی نہ دھرے گی (ع) دولت کا لالچ نہ کرنا۔ درج نہیں (فقرہ) بڑی بڑائی اب مجھے مجرے میں نہ بلائیں گے یا شہر میں رہنے دیں گے تو بندی کو اس کی کیا پروا ہے ندیا . . . . (اودھ پنچ)۔
نڈرپن۔ بے خوف ہونا۔ دل کا مضبوط ہونا۔ درج نہیں۔
نذر ماننا۔ نقدی پیش کرنا کسی امیر یا رئیس یا رتبے میں بڑے کے سامنے۔ واجب گردانا۔

رشک ؎

پاؤں تصویر اُس کی تو ارژنگ تک صدقے کروں
میں تو کیا بہزاد کی یہ نذر تھی مانی ہوئی

اثر۔ نذر ماننا کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ نذر ماننا منت ماننا یہ عہد کرنا ہے کہ فلاں مراد پوری ہوگی تو مثلاً درگاہ حضرت عباس میں علم چڑھایا جائے گا یا کونڈے کیے جائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ حضرت مولف کے بیان کردہ معنی نذر گردانا کے ہیں نہ کہ نذر ماننا کے۔ رشک کے نقل کردہ شعر سے بھی میرا بیان کردہ مطلب نکلتا ہے۔ لغات اُردو کا اندراج بھی میری تائید میں ہے : نذر ماننا۔ اقرار کرنا۔ میں نے نذر مانی کہ میرا کام ہو جائے تو سو روپیہ خدا کی راہ پر دوں۔
نذر چڑھانا۔ کوئی چیز بطور چڑھاوے کے قبر پر چڑھانا۔

صبا ؎

علم ہے ہجر کا درگاہ میں منت یہ مانی ہے
چڑھاؤں نذر کا پنجہ جو دیکھوں اسکے بازو کو

اثر۔ قبر کی قید غلط۔ خود شعر سے ظاہر ہے کہ منت درگاہ میں مانی گئی ہے۔ مراد پوری ہونے پر وہیں بڑھائی بھی جائے گی یعنی نذر کا پنجہ چڑھایا جائے گا۔ شعر میں الم بمعنی رنج نظم ہے جیسے

علم لکھا ہے اور ایک نہیں دو دو جگہ
لہٰذا غلط کتابت کا شبہ نہیں ہو سکتا۔
نذر و نیاز۔ درود فاتحہ۔
اثر۔ بول چال میں نذر نیاز ہے۔ بغیر واد
عطف اور نذر بفتح اول و دوم۔
نر انگشت۔ ہاتھ کا انگوٹھا۔ درج نہیں۔
انشاؔ ۔
انشا گھمنڈ زور ید اللہ سے یہ ہے
مَل ڈالوں کوہ قاف نرانگشت کے تلے
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔
اپنا مول اور بڑھاؤ۔ معشوق کی تعریف
کے موقع پر کہتے ہیں۔ پورا شعر اس طرح
ہے:
ہر دو عالم قیمت خود گفتہ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز
نربدا اتر گئے کنویں سے ڈر گئے۔
مشکل کام کر لیا آسان سے خوف کیا۔
(نربدا ایک دریا کا نام ہے) درج
نہیں۔ (محاورات ہند)۔
نربسی۔ (ھ) بالکسر و سوم۔ جدوار۔
ایک دوا کا نام۔
اثر۔ خارج۔
نرت۔ (بالکسر) ناچ۔ درج نہیں۔
(فقرہ) نرت اور بتانے میں بندا دین
کا مثل نہیں تھا۔
نرسنگا۔ ایک قسم کا باجا۔ بھونپو۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) کوتوال گشت کو اٹھے۔
نرسنگے پھنکے۔ بدمعاش گھرنے لگے۔
(طلسم ہوش ربا)۔

نرسنگھ۔ شہ زور آدمی۔ بہادر
آدمی۔
اثر۔ اُردو میں نرسنگھا ہے۔ پلیٹس میں
یہ صورت بھی درج ہے۔
نرک کنڈ۔ جہنم۔ دوزخ۔ درج
نہیں۔ (فقرہ) سجدے میں سر جھکا
ورنہ جل کر خاک ہو جائے گا۔ نرک
کنڈ میں پھینک دیا جائے گا۔ (طلسم
ہوش ربا)۔
نرمانا۔ نرم کرنا۔ رحم آنا۔ اس طرح
درج نہیں ۔
ہماری آہ دل تیرا نہ نرمائے تو یا قسمت
وگرنہ دیکھ آئینے کو پتھر ہو گیا پانی
نرماہٹ۔ ملائمت۔ نرمی۔ اس طرح
درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔
نرم چارا۔ ملائم خوراک۔ زود
ہضم کھانا۔
اثر۔ نرم چارا میں نرم بفتح اول و دوم
بولتے ہیں۔ اس طرح وضاحت نہیں
کی۔ اسی طرح نرم زبان۔ نرم کرنا۔ نرم
کوس کا تلفظ ہے۔
نرمل۔ خالص بے میل۔ درج نہیں۔
(فقرہ) کون کہے کہ بندہ پرور کنارہ خالص
اُردو نہیں بلکہ نرمل فارسی شسید ہے۔
(اودھ پنچ) (نیز پلیٹس)۔
نرمیش۔ (ف) مینڈھا۔ دنبہ۔
اثر۔ خارج۔
نرناری۔ (ع م) مرد عورت۔ درج نہیں۔
نروان۔ فنائے کامل۔ صفائے قلب

کی تکمیل۔ بودھ مذہب کے مطابق انسانی علو کی بلند ترین منزل ہے؛ خاک شو پیش از انکہ خاک شوی۔ درج نہیں۔

نردئی۔ (ہ) بے رحم۔ سنگدل۔ درج نہیں۔ ایک گیت کے بول یاد آئے:۔
نردئی سے پیت دئی سکھی اب نا کرے رے۔

نری کھری۔ خالص۔ جس میں آمیزش یا لگاؤ نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ممکن ہے یہ خبر نری کھری دل لگی ہو۔ (اودھ پنچ)۔

نزاع کرنا۔ لڑائی کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) کیوں آپس میں نزاع کرتے ہو۔ (لغات اُردو)۔

نزلہ اتارنا۔ غصہ نکالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خطا کس نے کی نزلہ کس پر اُتارا۔

نزلہ ڈھلنا۔ عیب یا نقص ہونا۔ اس طرح یہ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)

نیا نمازی بورے کا تہمد۔ انوکھی اور نرالی بات کرنا۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

نزول۔ آنکھ کی بیماری کا نام۔ وہ پانی جو آنکھوں میں آجاتا ہے اور جس سے بصارت جاتی ہے۔ یا فوطوں میں آجاتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے۔

اثر۔ اسے خالی نزول نہیں بلکہ نزول ماء یا نزول آب کہتے ہیں۔ اُردو میں پانی اُترنا۔

نزیل۔ (ع۔ بروزن امیر) مہمان۔ پردیسی۔ مسافر جو کسی سرا وغیرہ میں جا کر اترے۔

اثر۔ خارج۔

نژند۔ (ف۔ بفتح اول و دوم) سرنگوں۔ غمگین۔ خفا وغیرہ
(شعر میر)

اثر۔ اب متروک ہے۔ خارج۔

نسّاب۔ (ع) علم نساب کا جاننے والا۔

اثر۔ خارج۔

نسّاج۔ (ع) جلاہا۔
۲۔ دروغ گو۔ سخن ساز۔

اثر۔ خارج۔

نسادُرا۔ (ہ) سبز رنگ کا کبوتر جس کے دو دو شہپر سفید ہوتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

نِساسی۔ (ع) ناک میں دم ہونا۔ جان سے عاجز ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) جس پر پڑتی ہے وہی خوب جانتا ہے میرا تو دم نساسی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

نسائی۔ عورتوں سے متعلق۔ درج نہیں۔

نسبت قرار پانا۔ شادی کی بات چیت طے ہو جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

نسبت کا پیغام آنا۔ شادی کی بات چیت ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ نسبت آنا اسی معنی میں درج ہے۔

نسینی۔ لکڑی کی سیڑھی۔

اثر۔ عوام کی زبان ہے۔ اس کی وضاحت نہیں۔

نسرین۔ ستاروں کا ایک مجموعہ۔ درج نہیں۔

نسیٹ۔ (ھ) بفتح اول و بکسر دوم و یائے مجہول) نحوست۔ (فقرہ) کیا نسیٹ پھیلائی ہے۔ درج نہیں۔

نسیٹ پھیلانا۔ نحوست پھیلانا۔ خاص کرنا وقت سوسو کر۔ درج نہیں۔

نسیٹ کرنا۔ (بفتح اول و کسر دوم۔ یائے مجہول) بدشگونی منانا۔ نقصان پہنچانا۔ (فقرہ) صبح صبح بیٹھی کے وقت نسیٹ نہ کرو۔ (لغات اردو)

نشاستہ۔ (ف۔ بفتح اول صحیح) گیہوں کا ست۔ مغز گندم۔
اثر۔ صحیح کچھ ہو۔ زبانوں پر بالکسر نون ہے۔

نشا خاطر۔ (عو) مونث۔ دل جمعی۔ اطمینان۔ تسلی۔ خاطر جمعی۔

بحر ؎

تیر کے پھلنے کی نشا خاطر
شاخ امید ہے کمان نہیں

اثر۔ نشا خاطر عورتوں اور ان پڑھ جاہلوں کی زبان ہے۔ خواص نشاں خاطر بولتے اور لکھتے ہیں۔ بحر نے نشاں خاطر نظم کیا ہوگا جسے غالباً بر بنائے غلط الکاتب نشا خاطر پڑھا گیا۔ یہ مثال ملاحظہ فرمایے، "چلیے بستر پر ابھی سب کام ہوا جاتا ہے، نشاں خاطر رہیے۔" (حاجی بغلول)۔ خاطر نشاں ہونا خود بھی حضرت مولف نے بمعنی خاطر نشین ہونا۔ بات کا دل میں بیٹھ جانا۔ (عو) اطمینان ہونا۔ تسلی بخش ہونا خود بھی تحریر کیا ہے اور سند میں یہ اشعار پیش کیے ہیں:

نفیس ؎

کاٹا نہ ہو جسے کوئی ایسی کمان نہ تھی
ترکش قلم کیے تھے پہ خاطر نشانہ تھی

رشک ؎

اب تو قاتل کی طرف سے ہوگئی خاطر نشاں
اپنے تو دے پر لگا رکھا مری تصویر کو

اب یہ ثابت کرنا رہ گیا کہ خاطر نشاں کی نشان خاطر ترکیب مقلوب ہے۔ بہار عجم کا اقتباس ملاحظہ ہو:

خاطر نشاں... ملے اگر نشاں بمعنی علامت و رقم ارادہ کردہ شود بمعنی نشان خاطر در توہم مرتسم ضمیر می تواند شد۔

(عورتوں نے سہولت ادا کے لیے نشان خاطر کو نشا خاطر بنا لیا۔ بحر نے نشاں خاطر استعمال کیا ہوگا نہ کہ عورتوں کی زبان میں نشا خاطر)۔ پلیٹس نے بھی نشا کو نشان کی بگڑی ہوئی صورت لکھا ہے۔

نشان سلامی ہونا۔ فوج کے علم یا نشان کا جھک جانا۔ درج نہیں۔

میر انیس ؎

غازی پکارا بڑھ کے ہمارے قدم نہیں
تیغیں ہٹیں نشاں ہوں سلامی علم نہیں

نشان کا علم ہونا۔ جھنڈے کا پھریرا کھلنا۔ جنگ پر مستعد ہونا۔ تیار ہونا۔

اس طرح درج نہیں۔
انیسؔ ؎
شامل ہوا افضال محمد کرم رب
ہوتے ہیں علم فوج مضامیں کے نشاں ب

نشانہ۔ (ف) بفتح اول۔ ہدف وغیرہ
اثرؔ۔ اردو میں بکسر اول ہے۔

نشر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔
(فقرہ) اُن کی حرکتیں تمام دنیا میں نشر ہیں۔ (لغات اردو)۔

نشکام۔ (بکسر اول) ایسا کام جس میں کوئی غرض شامل نہ ہو۔ درج نہیں۔ گیتا میں نشکام کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

نشہ اتار پر ہے۔ نشے کا اثر زائل ہو رہا ہے (بالکل زائل نہیں ہوا ہے)۔ اس طرح درج نہیں ؎
منظور نظر سفر ہے ساقی
اور نشہ اتار پر ہے ساقی

نصیب بگڑنا۔ قسمت بگڑنا۔
شامت آنا۔ قسمت پھوٹنا۔ اقبال کا گردش میں آنا۔ اس طرح درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔

نصیب جل جانا۔ بدقسمتی کا سامنا ہونا نصیب جاگنا کی ضد۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیویوں کی زبان اور محاوروں کے ساتھ نصیب بھی جل جائے۔ (مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

نصیب جلنا۔ قسمت کا پلٹا کھانا۔
اچھے سے بُری حالت ہو جانا۔ درج نہیں۔

نطفۂ بے تحقیق۔ حرامی۔ ولد الزنا۔
اثرؔ۔ عام طور پر نطفۂ ناتحقیق بولتے ہیں۔
کم سے کم اُسے بھی شامل کرنا چاہیے تھا۔

نطول۔ (ع۔ بفتح اول) دواؤں میں پانی گرم کرکے بدن پر ڈالنا۔
اثرؔ۔ خارج۔

نظر پھرنا۔ کسی کی طرف دیکھنا۔
یہ مفہوم درج نہیں۔
رشیدؔ ؎
اُس ہاتھ میں ہے باگ نہ اس ہاتھ میں کوڑا
جس سمت نظر پھرتی ہے پھر پڑتا ہے گھوڑا

نظر چاہیے۔ نظر درکار ہے۔ ماہر ہونا چاہیے۔ درج نہیں۔
انیسؔ ؎
بینائے رقومات نہیں چاہیے اس کو
سودا ہے جواہر کا۔ نظر چاہیے اس کو
؎
کم ہیں شناسائے زر داغ دل
اس کے پرکھنے کو نظر چاہیے

نظر چوکنا۔ نظر کا خطا کرنا۔ بہکنا۔ دھوکا کھانا۔ درج نہیں۔
امیرؔ
کی جس پہ نگاہ تجھ کو دیکھا
اب تک تو نظر کہیں نہ چوکی

نظر سے یاس ٹپکنا۔ مایوسی و نومیدی کا اظہار ہونا۔ درج نہیں ؎
خون بن بن کے جگر دیدۂ تر سے ٹپکے
اشک حسرت سے طرح یاس نظر سے ٹپکے

نظر کا سوت ۔ تار نظر۔ درج نہیں۔
انشا ؎
نمود سطوت پروردگار رہے' دیکھو
جہاں تلک کہ کرے کام یہ نظر کا سوت

نظر میں تڑے ہونا ۔ بھانپ لینا۔
تاڑ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔
انجم ؎
فریبی آنکھیں رسیلی چتون ادا اشارہ نگاہ رہزن
پہ اپنے دو تین ہیں جو دشمن نظر میں انجم تڑے ہوئے ہیں

نظر میں گڑنا ۔ دیکھ کر رشک آنا۔
آنکھوں میں کھٹکنا۔ درج نہیں۔ کسی کا
شعر ہے ؎
واں کے موتی جو نظر میں گڑ گئے
چرخ کے دل میں پھپھولے پڑ گئے

نظروں میں پینا ۔ قہر کی نگاہ سے
سے دیکھنا۔ درج نہیں۔
وزیر ؎
کس کو اب پیئے گا نظروں میں
سرمہ آنکھوں میں دیا کیا باعث

نظروں میں تولنا ۔ تاڑنا۔ جانچنا۔
آنکھوں ہی آنکھوں میں پرکھ لینا۔ درج
نہیں۔ تلق ؎
سب کو بن جو کھے چیز دیتی ہیں
پہلے نظروں میں تول لیتی ہیں

نعل بندی دینا ۔ وہ خراج یا نذرانہ
یا محصول جو بادشاہ کو ادا کیا جائے۔ یہ
مفہوم نعل بندی دینا کا درج نہیں۔
اسے نعل بہا کے تحت درج کیا ہے۔
(فقرہ) اس بادشاہ کے عمل میں ہزاروں
شہر تھے اور کئی سلطان نعل بندی
دیتے۔ (باغ و بہار)۔

نعیق ۔ (ع) کوے کی آواز۔
اثر۔ خارج۔

نقاختی ۔ (عو) بے وقعت۔ ذلیل۔
بیشتر تھوڑی سی چیز کے لیے مستعمل ہے۔
اثر۔ اس کی دوسری شکل نقافتی ہے وہ
اس کے ہم راہ درج نہیں۔ فیلن نے
دونوں کو ایک ساتھ لکھا ہے اور یہ
معنی دیے ہیں۔

(بے حس)	cold- blooded
(مکار)	Hypocritical
(سرد مہر۔ کم التفات۔)	Lukewarm

نقاختی مونث ہے۔ مذکر نقاختہ۔ وہ
درج نہیں۔ دوسری جگہ نقاقتا لکھا ہے
اس کی تانیث نقاختی نہیں لکھی۔
نقاقتا کے معنی دوغلا منافق لکھے ہیں
اور سند میں جان صاحب کا یہ شعر
پیش کیا ہے ؎
زنانی نوج کسی کو میں آج دوں دل ~~دل دوں~~
موئے نقاقتے دو دن کی چاہ کرتے ہیں
نظامی پریس بدایوں کے نسخۂ جان
صاحب میں نقاقتے کے بدلے نقاختے
درج ہے اور یہی عام لفظ ہے اور اس
کا صحیح مفہوم وہی ہے جو فیلن میں درج
ہے۔ کمینے۔ مکار۔ دغاباز مطلب نکالا
اور الگ ہو گئے جیسے کبھی کی جان پہچان
ہی نہیں تھی نہ کہ دوغلا یا منافق۔

نفاق پھیلانا۔ ان بن ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) آج کل ہر طرف نفاق پھیلا ہوا ہے۔ (لغات اُردو)۔

نفخ۔ (ع۔ بالضم) میدہ کی پختگی۔ اطبا کی اصطلاح۔ خلط فاسد کا غلیظ یا رقیق ہو کر نکلنا۔

اثر۔ خارج۔

نفسا نفسی۔ خود غرضی۔ اپنے قدح کی خیر منانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نفسا نفسی بڑھتی جا رہی ہے۔ آثار قیامت ہویدا ہو رہے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

نفسانیت کرنا۔ شرارت کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں نفسانیت کروگے تو مار کھاؤ گے۔ (لغات اردو)۔

نقّارے بج گئے۔ بات مشہور ہو گئی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

نقب۔ (ع۔ بالفتح) سیندھ۔ سرنگ۔ شگاف۔

اثر۔ یہ وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ اُردو میں بول چال میں بفتح اول و دوم ہے۔

نقد کرنا۔ چیز دے کر فوراً قیمت لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) تم اپنا روپیہ نقد کر و اور فوراً چلتے ہو۔ (لغات اُردو)۔

نقد مال۔ ایسی چیز جس کی طرف دل کھنچے۔ قیمتی چیز۔ درج نہیں۔ (فیلن)

نقشہ اُتارنا۔ ایک مفہوم ہے ہم شکل ہونا۔ یہ درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکی نے بالکل ماں کا نقشہ اتارا ہے۔ (لغات اُردو)

نقصان دینا۔ ضرر کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) دوا نے بہت نقصان دیا۔ (لغات اُردو)۔

نقص آنا۔ عیب ہونا۔ (فقرہ) کتاب میں ایک نقص آگیا ہے۔ بعض ورق دیمک چاٹ گئی۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

نقل نقل ہے اصل اصل ہے

نقل اور اصل میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خزانۂ کمال اسی نقالی کی بدولت بھرا پُرا ہے حالاں کہ دنیا جانتی ہے نقل نقل ہے اصل اصل ہے۔ (اودھ پنچ)۔

نقود۔ (ع۔ بالضم اول و دوم) نقد کی جمع۔

اثر۔ خارج۔

نُکّا۔ (ہ) بالفتح کوڑی۔

۲۔ دانہ۔

اثر۔ خارج۔

نُکّا مارنا۔ نقصان پہنچانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) ہمارا اُن کا سودا ہو رہا تھا تم نے آتے ہی نُکّا مارا۔ (لغات اُردو)۔

نکٹا بوچا سب سے اونچا۔

(مثل) بے جا تعلی۔ درج نہیں۔ (دیکھیے فیلن) (بوچا = جس کے کان کٹے ہوں)۔

نک چڑھا۔ نازک مزاج۔ مغرور۔

درج نہیں۔ (فقرہ) بالو سے گھی نکلے اس خشک مزاج نک چڑھے مردوے کا دل پسیجے آنے جانے کا راستہ کھل جائے۔ (اودھ پنچ)۔

نک چڑھی۔ (نک ناک کا مخفف) مغرور دماغ دار عورت، جو ذرا میں تُن پُھن کرنے لگے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ارے صاحب وہ بڑی نک چڑھی مغرور اور اپنے آپ ہی ناک چڑی گرفتار ہے۔ (ناول نشتر)۔

نک چھیدن۔ (ع) لفظی معنی ناک چھیدنا۔ مجازاً ذرا ذراسی بات پر اعتراض یا گرفت کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ بھی کوئی منطق میں منطق ہے کہ منطقیوں کی زبان کا ختنہ اور قلم کا نک چھیدن کرتے پھرتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

نکٹوں میں ایک ناک والا نکو۔ سب عیب داروں میں ایک بے عیب عیب دار ٹھہرتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نکٹے کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی۔ بے عزت آدمی ذلت کو بھی عزت سمجھتا ہے۔

اثر۔ مثل میں سوا گز کی جگہ سوا بالشت بولتے سُنا ہے۔ خزینتہ الامثال سید حسین شاہ میں بھی یوں ہی درج ہے۔ ہاں محاورات ہند میں اسی طرح ہے جس طرح حضرت مولف نے لکھی ہے۔

نک گھسنی۔ ناک گھسنا۔ خوشامد۔ درج نہیں۔

نک گھسنی کرنا۔ ناک رگڑنا۔ منت خوشامد کرنا۔ عورتوں کی زبان ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لاکھ نک گھسنی کی اُس نے میری ایک نہ مانی۔

نکمی کر دینا۔ بے کار کر دینا۔ خراب کر دینا۔

عشق نے غالبؔ نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

اثر۔ یہ نکما کر دینا ہے نہ کہ نکمی کر دینا۔ غالباً کتابت کی غلطی ہے۔

نکو ہونا۔ بدنام ہونا۔ رسوا ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ٹکا ہاتھ نہیں لگا اور شہر بھر میں نکو ہو گئے۔

نکھٹو گئے ہاٹ ترازو پائی نہ باٹ۔ نکھٹو (سُست کام چور) ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نکھٹو گئے ہاٹ منگائی ترازو لائے باٹ۔ مثل۔ احمق کوئی کام سلیقے کا نہیں کرتا۔ درج نہیں۔

نکیل تھامنا۔ روکنا۔ منع کرنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) نوکر کی نکیل تھامو ورنہ لڑائی ہو جائے گی۔ (لغات اردو)۔

نگار خانۂ چین۔ آراستہ بت کدہ۔ یا تصویر خانہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب تو یہ طبقہ ہر طرف سے نگار خانۂ چین بن گیا۔ (اودھ پنچ) (خالی نگار خانہ

درج ہے)۔

نگاہ چڑھنا۔ نظر چڑھنا۔ خاطر میں آنا۔ نظر میں سمانا۔

بحر ؎

وہ بچ گیا جو آنکھ چرا کر نکل گیا
جو چڑھ گیا نگاہ پر اُس کی نشانہ ہے

اثر۔ یہ نگاہ پر چڑھنا ہے نہ کہ نگاہ چڑھنا خود بحرؔ کے پیش کردہ شعر میں لفظ پر موجود ہے۔

نگاہ روبرو۔ نقیب جب بادشاہ کے سامنے کسی شخص کو پیش کرتے تھے تو نگاہ روبرو کہتے تھے۔

اثر۔ بادشاہ کی سواری نکلتے وقت بھی نقیب یہی صدا لگاتے تھے۔ احتراماً تعزیے کے جلوس کے ساتھ چوبدار یہ آواز لگاتا چلتا ہے۔ نگاہ روبرو۔
ع "سواری ہے شہید کربلا کی"
یہ پہلو درج نہیں۔

نگراں۔ (ف) بکسر اول و فتح دوم) دیکھنے والا۔

اثر۔ صحیح تلفظ یوہی ہے۔ عام طور پر بکسر اول و سکون دوم ہے۔

نگلانا۔ (ھ۔ بالکسر) نگلنا کا متعدی۔ نگلنا۔ وغیرہ۔

اثر۔ نگلانا کا متعدی نگلوانا ہے۔ وہ درج نہیں۔

نگندے مارنا۔ موٹا موٹا سینا۔ دُور دُور ٹانکے دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (نگندے ڈالنا درج ہے)۔

نلوہ چھوٹنا۔ بالکل نقصان سے بچنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سب کو چار چار آنے دینا پڑے تم نلوہ چھوٹ گئے۔ (لغات اُردو)

نلوہ۔ (بکسر اول۔ واو مجہول اور ہائے مظہرہ کے ساتھ) بے لوث۔ خالص۔ ۲۔ بے خرخشہ۔

اثر۔ یہ لام کی تشدید کے ساتھ بھی ہے۔ فیلن میں دونوں تلفظ دیے ہوئے ہیں۔

نلوہ چھوٹنا۔ نقصان سے بچنا اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) سب کو تاوان بھرنا پڑا وہ نلوہ بچ گیا۔

نمّام۔ (ع۔ بروزن حجام) غماز۔ چغل خور لُترا۔ اُدھر کی کہنے والا۔ نمّامی غمازی چغلخوری۔

اثر۔ خارج۔

نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے۔ عورتوں کا کوسنا۔ نمک حرامی کی سزا ملے۔ اس طرح درج نہیں۔

قلقؔ ؎

آپ کی بات مُنہ سے گر نکلے
یہ نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے

نمک مرچ لگانا۔ مزے دار بنانا۔ چٹخارے دار بنانا۔

قدرؔ ؎

کیا نمک مرچ لگاتا ہے کباب دل کو
تیرا رخسار ملیح اور ترا تل اے شوخ

اثر۔ نمک مرچ لگانا تکلیف میں اضافہ کرنا ہے نہ کہ کسی چیز کو مزیدار یا چٹخارے

دار بنانا شعر کا مطلب غلط سمجھا گیا اور اُس سے غلط محاورہ گڑھا گیا۔ کباب دل میں جب رخسار کا نمک اور تل کی مرچ ملائی جائے گی تو ایذا بڑھے گی یا یا کم ہوگی۔ لغت نام نا معلوم میں نمک مرچ لگانا کے یہ معنی لکھے ہیں: تکلیف رساں باتیں کرنا حاشیہ چڑھانا۔

نمودی۔ (عم) مشہور (نمودار سے بنا لیا ہے) درج نہیں۔ فلاں پہلوان لکھنؤ میں بڑا نمودی تھا۔ اچھی اچھی کشتیاں نکالیں۔

نمونہ۔ م۔ (لکھنؤ) ایک قسم کا کم قیمت کپڑا۔

اثر۔ میں نہیں واقف نہ اس کی تحقیق ہوسکی۔

نمیقہ۔ (ع) خط۔ نامہ۔ نوشتہ۔

اثر۔ خارج۔

ننّا۔ مونث کے لیے ننّی۔ (دہلی) چھوٹا۔ ٹھنگنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ننّھا بولتے ہیں (باضافۂ ہائے مخلوط)۔ یہ درج نہیں کیا۔

ننگا بوچا سب سے اونچا۔ بے سامان تن تنہا سب سے خوش کچھ فکر نہیں رکھتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ننگا جھوری۔ (عم) آدمی جو کپڑے پہنے ہو اُن کی تلاشی کہ چوری کا مال تو نہیں لیے جاتا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

ننگ خلائق۔ خلقت کی بدنامی کا باعث۔

اثر۔ اس کا مرادف ننگ روزگار بھی ہے۔ زمانے کے لیے باعث شرم۔ وہ درج نہیں۔

منیرؔ ؎

کسی کمال کا دعویٰ کروں معاذ اللہ
غرور خاک کروں ننگ روزگار ہوں میں

ننگلانا۔ (ھ بالکسر دوسرا نون) لکھنؤ ننگلانا۔

اثر۔ غلط۔ لکھنؤ میں بھی نگلانا ہے۔

ننیانا۔ (ھ۔ عم۔ لکھنؤ) منت کرنا۔ عاجزی کرنا۔

اثر۔ میں نے نہیں سُنا۔ کوئی سند نہیں دی۔ خارج۔

ننگوں کو بھوکوں نے لوٹ لیا۔ مثل۔ چالاک اور دغا دینے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

اثر۔ مجھے اتفاق نہیں۔ مثل کا یہ مطلب ہے کہ جب آدمی کے پیٹ کو لگی ہوتی ہے تو بڑی ذلیل حرکتیں کرتا ہے۔ مرے کو مارنے میں بھی تامل نہیں ہوتا۔ اس طرف بھی توجہ دلانا بے جا نہ ہوگا کہ فیلن میں مثل برعکس درج ہے۔ ننگوں نے بھوکوں کو لوٹ لیا۔ چنداں فرق نہیں ہوتا۔

ننگی سوئی۔ (عو) سوئی جس میں تاگا نہ پڑا ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کپڑے میں ننگی سوئی لگا دی، جو کسی کے چبھ جاتی۔

ننگے کو کیا ننگ کالے کو کیا رنگ۔ جب ننگا ہو گیا تو پھر کیا شرم و حیا رہ گئی اور جب ایک رنگ آگیا تو پھر دوسرا رنگ نہیں آتا۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ننھا کاتنا۔ مثل۔ کسی کام میں سلیقہ دکھانا۔ دیدہ ریزی کرنا۔ سلیقہ دکھانا۔ (محاورے میں ہمیشہ حقارت کا پہلو نکلتا ہے)۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

نواخذ۔ (ع) ہر سوراخ جس سے نفس کو خوشی یا غم ہو جیسے سوراخ کان ناک مُنہ بھگ)

اثر۔ خارج۔

نوتری۔ اس کے معنی نورہ کے ضمن میں لکھے ہیں: چونے اور ہرتال کو ملا کر بال اکھاڑنے کا کام لیتے ہیں۔

اثر۔ مجھے نوتری کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکے۔ حسب اودھ پنچ نوتری ایک قسم کا جوا ہے۔ (فقرہ) کہیں کعبتین اور نوتری پھنک رہی ہے کہیں تکی موٹھ گرم ہے۔ کہیں سوبھی کے ہاتھ چل رہے ہیں۔ کہیں نوکر چاکر طاق جفت کھیل رہے ہیں۔

نو دن چلے اور اڑھائی کوس۔ بہت آہستہ آہستہ چلنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب گاڑی آہستہ جانے لگی نو دن چلے اور اڑھائی کوس۔ (خدائی فوجدار)۔

نو دو گیارہ ہونا۔ غائب ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کونسلوں سے ان کی غالب تعداد نو دو گیارہ ہو گئی جاتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

نو دولتیے۔ جن کو نئی نئی دولت ملی ہو۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) ایک تھے نو دولتیے رئیس۔ نام کون لے۔ (اودھ پنچ) اسی معنی میں خالی "نو دولت" لکھا ہے۔

نوَرد۔ (ف) میں نوردیدن۔ طے کرنا۔ لپیٹنا سے ماخوذ ہے۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔

اثر۔ پھر اکیلا کیوں براج رہا ہے۔ خارج۔

نو سے ٹکے میرے ڈنڑ پر لکھے۔ کسی آس پر مصیبت یا تکلیف برداشت کرنا یہ مثل درج نہیں۔ (از اودھ پنچ)

نوکری تہہ کر رکھیں۔ نوکری رہنے دیں۔ نوکری سے بے پروائی کا اظہار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خفا ہوں گی تو کیا ہوگا۔ نوکری تہہ کر رکھیں مجھے پرواہ نہیں ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

نوک بنانا۔ بٹیر بازوں کی اصطلاح۔ لڑانے سے قبل بٹیر کی چونچ کو پہلوؤں کو چاقو سے چھیل کر باریک کرتے ہیں۔ درج نہیں۔

نو کی نوکری نوے کا خرچ۔ آمدنی سے خرچ بہت زیادہ۔ درج نہیں۔

نون نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا۔ بغیر گانٹھ کا خرچ کیے ہوئے پور فقرہ اڑانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نواب صاحب کی چاندی ہے۔ روز منت کا ناچ دیکھیں گے۔ نون نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا۔ اپنی قسمت خدا کی دین۔ اس میں کسی کا کیا۔ (فسانۂ آزاد)

نونی۔ (ھ) (بالضم واو مجہول)۔ ۱۔ کچا گھی۔ مکھن۔ مسکہ۔

۲۔ کھار شورہ وہ مٹی جو بسبب کھار کے دیوار سے جھڑنے کے قابل ہو جاتی ہے (لگنا کے ساتھ)۔

اثر۔ نمبر ۱ کے معنی اردو میں استعمال نہیں۔ ٹھیٹھ ہندی۔ نمبر ۲ عام طور پر لونی ہے (ھ۔ بجائے نون)۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

نوید۔ ۲۔ کسی تقریب کی شرکت کے لیے طلب کرنے کا پیغام۔

اثر۔ لفظ نوید کا استعمال شادی بیاہ بلاوے تک محدود ہے۔ ہر تقریب کے لیے نہیں۔

نہ آسمان پر تھوکو نہ گریبان میں آئے۔ نہ کسی بڑے شخص کے منہ آؤ نہ ذلیل ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پھر میری جان اس میں جھینپنا کیا۔ تم نے آپ ایسی بات کہی۔ نہ آسمان پر تھوکو نہ گریبان میں آئے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

نہ آنا تھا نہ آئے۔ بہت کوشش کی انتظار کیا مگر نہیں آئے۔ درج نہیں۔

صبا ۔ وہ نہ آنا تھا نہ آئے اے صبا
رفتہ رفتہ موت آئی۔ دیکھیے

نہاری بیگ۔ (عو) بطور تحقیر ایسی لڑکی کو کہتی ہیں جو ڈھیٹ۔ بے پروا اور خود مختار ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم نے بہو بیٹیوں کے یہ وتیرے نہیں دیکھے کہ نہاری بیگ کے لونڈے بنے پھریں اور حکومت سے کام کاج لیں۔ بڑے بوڑھے خدمت لینے کو ہوتے ہیں نہ کہ خدمت کرنے کو۔

نہالوں نہال۔ بہت خوش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ولی عہد کی یاد فرمائی پر نہالوں نہال ہو گئے۔ (مقدمۂ دیوان جان صاحب)۔

نہانا۔ (ھ) بالکسر) دودھ دوہتے وقت گائے بکری وغیرہ کی ٹانگیں باندھ دینا تاکہ دودھ آسانی سے نکلے۔

اثر۔ دیہاتی زبان۔ خارج۔

نہرنا۔ (ھ۔ بکسر اول وضم دوم وسکون) (عمم عو) جھکنا۔ متواضع ہونا۔

اثر۔ دیہاتی زبان۔ خارج۔

نہ ادھر نہ اُدھر یہ بلا کدھر۔ کوئی مفر کی صورت نہیں۔ درج نہیں۔

نہ اینٹ ڈالیے نہ چھینٹ اڑے۔ مثل۔ نہ موری میں اینٹ ڈالو گے نہ چھینٹ پڑے گی۔ نہ برا کہو نہ برا سنو۔

اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے: نہ گو میں اینٹ ڈالو نہ چھینٹ پڑے (لغت نام نامعلوم)

نہ بننا۔ میل جول نہ ہونا یا نہ نبھنا۔ اختلاف ہونا۔ درج نہیں۔ ایک ٹھمری کے بول یاد آئے:

میرے ترے نا بنے گردھاری

نہ بننا اُردو میں برابر مستعمل ہے۔

نہ پانی کے اوپر نہ پانی کے نیچے۔ کسی بات پر قائم نہ رہنا۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) لے بس بیٹھو۔ تمہاری تو وہی مثل ہے نہ پانی کے اوپر نہ پانی کے نیچے۔ کل جس کی جے بولتے تھے آج اُسی کی نفرینیاں اُڑاتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

نہ چولھے میں آگ نہ گھڑے میں پانی۔ بالکل مفلس۔ قلاش۔ درج نہیں۔

نہ خاک اُلّے نہ خاک پلّے۔ مفلس۔ قلاش۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیگم کی جو آنکھیں کھلیں تو واہ واہ نہ خاک اُلّے نہ خاک پلّے۔ ان تلوں تیل ہی نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

نہ دوڑ کے چلو نہ پھسل کے گرو۔ ہر کام میں اعتدال برتنا اچھا۔ اپنی استعداد سے بڑھ کر کسی کام کا حوصلہ نہ کرنا چاہیے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ان حضرات سے کہا تھا کہ یارو نہ دوڑ کے چلو نہ پھسل کے گرو۔ مگر کون سُنتا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

نہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئیں خالا۔ زبانی جمع خرچ۔ دکھاوے کی محبت درج نہیں۔ (فقرہ) جی ہاں نہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئیں خالا۔ اس ٹانگ برابر چھوکرے کو دیکھیے اور اُس موئی ہٹو ڈانٹ کو دیکھیے۔ (اودھ پنچ)۔

نہ کمانہ کاج منڈل باجا۔ کچھ کرنا نہ دھرنا خواہ مخواہ کی شہرت۔ یہ مثل درج نہیں۔ (فقرہ) جب تک صدر اعظم رہے خزانہ دل کھول کے خالی کیا اب جو وکالت کرنے گئے تو لندن میں خالی خولی ڈنڈے بجا رہے ہیں۔ وہی مثل ہے نہ کمانہ کاج منڈل باجا۔ (اودھ پنچ)۔

نہ یار رہے نہ مددگار رہے۔ کوئی دوست یا پرسان حال نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بے کس بے بس دست و پا شکستہ۔ نہ یار رہے نہ مددگار رہے۔ (طلسم ہوش ربا)

نہٹا۔ (بضم اول وفتح دوم و تشدید سوم)۔ ناخن سے نوچنے کا نشان۔

اثر۔ اس کا مرادف نگٹا فیلن میں درج ہے اور لکھنؤ میں یہی باضافہ ہ مخلوط نُگھٹا بولا جاتا ہے وہ درج نہیں۔

نہلے پر دہلا مارنا۔ بے کار اشغال یا کاہلی میں وقت ضائع کرنا۔ درج نہیں۔

نہ لینا ایک نہ دینا دو۔ کوئی واسطہ غرض نہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) نہ لینا ایک نہ دینا دو خواہ مخواہ اُلجھنے سے کیا فائدہ (نہ لینا نہ دینا درج ہے)۔

نہنگ۔ درویشوں کے ایک جتھے کا نام۔
یہ مفہوم بھی درج نہیں۔

نہنگ لاڈلا بالا لڑا۔ بے فکر بے پروا بچہ خواہ جوان آدمی۔ درج نہیں۔ پلیٹس میں ہے اور طلسم ہوش ربا میں استعارۃً دریا کے لیے استعمال کیا ہے:
سب دریاؤں میں وہ دریا نہنگ لاڈلا تھا آب مصفا اُس کا آب گوہر کو شرماتا تھا۔

نہنگ ہونا۔ تنہا ہونا۔ مجرد ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) تمہیں کیا پروا۔ تم تو نہنگ ہو۔ جورو نہ جاتا اللہ میاں سے ناتا۔

نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔ جس چیز پر کسی دوسری چیز کا دارومدار ہے اسی کو ختم کر دینا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ نے محصول بڑھا دیا کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری (بانسلی) وہاں زخم ہونٹ چاٹتے ہی رہے مگر آپ نے نمک دان میں ڈانٹ لگا دی۔ (اودھ پنچ)

نہیب دینا۔ خطرے سے آگاہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک جاسوس نے نہیب دی کہ دشمن کی فوج آپہونچی۔ (طلسم ہوش ربا) خالی نہیب درج ہے اس کے متعلق فرماتے ہیں: (ع۔ بکسر اول و دوم صحیح و بفتح اول و کسر دوم غلط) خوف، ڈر دہشت۔ عربی میں جو کچھ ہو اردو میں اگر کوئی بکسر اول بولے تو ہنسا جائے۔

نہیں معلوم فقیر کیا ڈالتا ہے کیا نکالتا ہے۔ فقیر کی باتوں کا سمجھنا مشکل ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) قدرت دیر گیر ہے مگر سخت گیر ہے۔ نہیں معلوم فقیر کیا ڈالتا ہے کیا نکالتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

نہُوت۔ (ہ۔ بکسر اول وضم دوم) (عو) مفلسی۔ تنگ دستی۔
اثر۔ خارج۔

نئی جوانی مانجھا ڈھیلا۔ پتلی کمر اور پھاندیں ٹیلا۔ دم نہیں مگر ہمت بہت کچھ۔ مثل اس طرح درج نہیں۔ صرف پہلا ٹکڑا نئی جوانی مانجھا ڈھیلا تنہا درج ہے۔ پوری مثل اودھ پنچ سے حاصل کی گئی۔

نئی کہانی گڑ سے میٹھی۔ نئی بات بہت پسند آتی ہے۔ کُلّ جدیدٌ لذیذٌ۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نئی لگن لگنا۔ تازہ محبت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تم جو ہر وقت فکر میں رہتے تھے تو بندی بھی ٹوہ میں رہتی تھی کہ آخر کیا فکر ہے کہیں کوئی نئی لگن تو نہیں لگی۔ (اودھ پنچ)۔

نئے لغت بولتا ہے۔ اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ درج نہیں۔ (لغات ہند)۔

نیا حکیم دے افیم۔ ناتجربہ کار کا یہی حال ہوتا ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نیا راگ لانا۔ تازہ فقرہ یا بہانہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ابھی لشکر تک میں نہیں پہنچے کہ آپ نیا راگ لائے۔ جلدی یہاں سے چل نہیں تو مارے کوڑوں کے کھال گرا دوں گا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

نو نیاز۔ (ف) طفل نومشق۔ (کنایۃً) نیا عاشق۔

مصحفی ؎

قدیمی ناز بردار آپ کو اب کب خوش آتے ہیں
پسند آتا ہے صاحب تم کو ملنا نو نیازوں کا

اثر۔ نو نیاز کوئی لفظ نہیں۔ مصحفی نے قدیمی ناز بردار کے تقابل نو نیاز کی ترکیب گڑھی ہے اور بس۔

نیا شوشہ چھوڑنا۔ ایسی بات کہنا جس سے فتنہ فساد پیدا ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ لوگ نیا شوشہ چھوڑنے میں کمال رکھتے ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

نیبو نچوڑ۔ ۱۔ نیبو نچوڑنے والا۔ ۲۔ (کنایۃً) بن بلایا مہمان۔ طفیلی۔ مفت خوار۔ ۳۔ (کنایۃً) کنجوس۔

اثر۔ نیبو نچوڑ کو کنجوس کنایۃً کنجوس کہنا کہیں نہیں سُنا نہ تحقیق ہوئی۔ اس کا صحیح مفہوم خوشامدی ہے۔ (فقرہ) مگر یہ لوگ جو خوشامد خورے اور نیبو نچوڑ ہیں ان کا کہنا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

نیت فاسد ہونا۔ نیت خراب ہونا۔ نیت میں فتور ہونا۔ نیت میں کھوٹ ہونا۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

نیچی اُمت۔ نیچ قوم۔ کم ذات۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نیچی امت بھی اپنے ذاتی مایۂ افتخار ونسلی امتیازات پر مغرور ہے۔ (اودھ پنچ) اسی مفہوم میں چھوٹی امت (چ) کی ردیف میں درج ہے۔

نیستی پھیلانا۔ نحوست پھیلانا۔ (فقرہ) دن بھر سو کر گھر میں نیستی پھیلاتے ہو۔ (لغات اُردو)۔

نیستی خورہ۔ مفلس۔ کنگال۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

نے غم دزد نے غم کالا۔ کوئی کھٹکا نہیں۔ کیوں کہ مال اسباب پاس نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گوشۂ عزلت بڑے کام کی چیز ہے نے غم دزد نے غم کالا۔ (خدائی فوج دار)۔

نیکا پاکا دھیلے میں خاکا۔ ایسی عورت جو بظاہر نیک لیکن دراصل بدکار ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) تو کون ایسی نیکا پاکا دھیلے میں خاکا ہے جو ہم سے بڑھ بڑھ کے بولتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ اُس محل پر بولتے ہیں جب کوئی کسی سے بھلائی کرنے کے واسطے اُس سے پوچھے۔ نیک کام میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ کار خیر میں صلاح کی کیا حاجت۔

اثر۔ ایک موقع اس مثل کے استعمال کا یہ بھی ہے کہ حاجت مند سے استصواب

کے بعد اُس کے حسب منشار سلوک ہونا جو مزید شکر گذاری کا موجب ہوتا ہے۔ بقول شخصے چُپڑی اور دو دو۔

نیکی برباد گناہ لازم۔ یہ مثل اُس جگہ بولتے ہیں جہاں نیکی کرنے کے بدلے الٹی برائی حاصل ہو۔

اثر۔ مثل اس جگہ بولی جاتی ہے جہاں نیکی کی قدر نہ ہو۔ احسان ماننے کے عوض اُلٹا الزام لگایا جائے۔ علاوہ برایں مثل زیادہ تر گناہ کے مخفف گنہ کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ نیکی برباد گنہ لازم۔ (فقرہ) واہ وا نیکی برباد گنہ لازم (فسانۂ عجائب)۔

نیکی کا ثمرہ بدی۔ مثل۔ جو نیکی کرے اُس سے بدی کرنا۔ درج نہیں۔ (از فیلن)۔

نیکی کے دم میں ہونا۔ خوش مزاج ہونا۔ تن پھن نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) نواب اُس وقت نیکی کے دم میں تھے۔ کہنے لگے کہ آج ان لوگوں نے وہ ہڑ بونگ برپا کر رکھا تھا کہ ساری سر پر اٹھا رکھی تھی۔ (اودھ پنچ)۔

نیل بگڑنا۔ ۳۔ جھوٹی باتیں بنانا۔

اثر۔ خالی جھوٹی باتیں ہی نہیں بلکہ از حد جھوٹی باتیں کرنا۔ (آئینۂ محاورات)۔

نیلے پیلے دیدے نکالنا۔ غصہ دکھانا۔ ڈرانا۔ دھمکانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میری طرف نیلے پیلے دیدے نہ نکالنا۔ اتنا بتائے دیتی ہوں۔ (اودھ پنچ)۔

نیم ہونا۔ کڑوا ناہونا (فقرہ) دوا تو بالکل نیم ہے۔ درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

نیند میں اٹل ہونا۔ نیند میں گُتھا ہونا۔ درج نہیں۔

نیند میں گتھا ہونا۔ بہت نیند آئی ہونا۔ درج نہیں۔ میرا شعر ہے ؎

متوالی رسیلی آنکھوں میں نیند ایسی گھتی ہے کہ بس توبہ
فتنے تو اٹھا نا اک جانب۔ جادو بھی جگانا مشکل ہے

نیند میں ہونا۔ مست خواب ہونا۔ غنودگی میں ہونا۔ خواب آلودہ ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

نین مٹکا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کنائے۔ آشنائی کی ابتدا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ اپنے کوٹھے پر چڑھے وہ اپنے کوٹھے پر چڑھی۔ دونوں میں نین مٹکا ہوا۔ چلیے پیام سلام شروع ہوئے۔ (اودھ پنچ)۔

نیولی۔ (ھ) ہمیانی۔ روپے رکھنے کی لمبی سی تھیلی۔

اثر۔ خارج۔

و

واجبی دام۔ مناسب قیمت۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مول تول نہ کرو واجبی دام کہو۔

وار رد کرنا۔ کسی کے حملے کو روکنا۔ ضرب کا جواب دینا یا خالی دینا۔ درج نہیں۔ انیسؔ ؎

کھائے ادھر کے زخم جو کی اُس طرف نظر
کس کس کا وار رد کریں دیکھیں کدھر کدھر

واپس جانا۔ لوٹ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) نواب صاحب دو دفعہ آکر واپس گئے آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (لغات اُردو)۔

واپس کرنا۔ پھیر دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے اُن کی گھڑی واپس کر دی۔ (بعض لوگ واپس دینا بھی بولتے ہیں اور وہ غیر فصیح ہے) (لغاتِ اُردو) اور لطف یہ ہے کہ نور اللغات میں واپس دینا ہی درج ہے۔ واپس کرنا وغیرہ واپس دینا کا مفہوم بیان کرنے میں صرف کر دیے گئے۔

واچھڑے۔ عورتیں اظہار ناراضگی اور ناز نخرے دکھاتے وقت بولتی ہیں یعنی واہ جی اچھے آئے۔ درج نہیں۔

وادریغا۔ اظہار تاسف کے موقع پر بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ ع

وادریغا وہ رند شاہد باز

واہ کیا کہنا ہے۔ (محاورہ) کیا بات ہے۔ سبحان اللہ۔ چشم بد دور۔ (کبھی طنز سے کہتے ہیں کبھی دراصل تعریف مقصود ہوتی ہے) درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

واہ میاں کالے خوب رنگ نکالے۔ مثل۔ (طنز سے) کیا اچھے (یعنی برے) کرتوت ہیں۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

واہ واہ کی پھلیاں۔ ایک ترکاری کا نام ہے۔ مجازاً جھوٹی تعریف کرنا۔ خوشامد کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) واہ واہ اُس کی پھلیاں ہوتی ہیں۔ (اودھ پنچ)

وائے بر ما و گرفتاریٔ ما۔ (فارسی مثل) ہمارا ابتلا، مصیبت میں مبتلا ہونا قابل افسوس اور قابل رحم ہے۔ درج نہیں۔

وبال مول لینا۔ سر پر وبال مول لینا۔ خواہ مخواہ عذاب یا مصیبت میں مبتلا ہونا۔ درج نہیں۔ صفیؔ ؎

کون قومی کام کر کے مول لے سر پر وبال
جانور کثرت سے جس میں اور انساں خال خال

وتر۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) کمان کی زہ۔ کمان کا چلا) (اقلیدس) وہ خط جو دائرے کے کسی حصہ کو گھیرے اور قطر سے چھوٹا ہو۔
اثر۔ خارج۔

وتنا۔ (بالکسر۔ دہلی) اتنا۔ وتنی
اثر۔ (عورتیں) لکھنؤ میں وتنا بھی استعمال ہوتا ہے۔

وتن۔ (ع) پتھر یا کسی اور چیز کا بت۔
اثر۔ خارج۔

وجع۔ (ع۔ بفتح اول و دوم) اُردو میں زبانوں پر بالفتح ہے۔ درد۔ ٹیس۔ (فقرہ) ان کو وجع مفاصل ہو گیا ہے۔

اثر۔ بجز وجع مفاصل سُنا نہیں گیا۔ تنہا خارج۔

وردی بجنا۔ صبح کی نوبت بجنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) صبح کا وقت ہے وردی بج رہی ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)۔

وَرلا۔ (دہلی) ادھر کا۔ اس طرف کا۔ اس طرف والا۔

وَرلا سِرا۔ (دہلی) ادھر کا سرا۔

اثر۔ فیلن میں صاف صاف لکھا ہے کہ دیہاتی زبان ہے مگر آسے دہلی سے منسوب کرتے ہیں اور بغیر تخصیص عوام یا خواص! یہی اندراج پلیٹس میں ہے مگر اُس نے ورلا کو بجائے فتح اول بکسرِ اول لکھا ہے۔

وریاں۔ اکثر ڈومنیاں اور گانے والی عورتیں خوشامد کی رو سے قربان جاؤں کی جگہ یہ کلمہ امیروں کے روبرو بولتی ہیں۔

اثر۔ قربان جاؤں کی جگہ نہیں واری جاؤں کی جگہ بولتی ہیں۔ وریاں کا ربط واری سے ہے نہ کہ قربان جاؤں سے۔ لغت نام نامعلوم سے میری تائید ہوتی ہے۔

وزن دیکھنا۔ نمونہ پرکھنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آپ کو آتش بازی خرید نا ہو تو پہلے انار کا وزن دیکھیے۔ (لغات اُردو)

وزن کرنا۔ تولنا۔ درج نہیں۔ (وزن رکھنا کے معنی بیان کرنے میں صرف کردیا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وزن کرنا پر علامت تازہ فقرے کی (ـــ) دینا رہ گئی ہے۔

وسادہ۔ (ع) تکیہ۔ بالش۔ بالیں۔ وسادہ نشیں۔ مسندنشیں۔

اثر۔ خارج۔

وسواس۔ برا خیال جو دل میں آئے۔ تردد۔ (آنا۔ گذرنا کے ساتھ)۔

اثر۔ ہونا کے ساتھ بھی آتا ہے۔

تلق ؎

خیر تو ہے یہ کون روتا ہے
لوگو وسواس مجھ کو ہوتا ہے

وسیم۔ (ع) خوب صورت۔

اثر۔ خارج۔

وضو۔ (بضم اول و دوم و ہمزۂ آخر) نماز کے واسطے ہاتھ مُنہ وغیرہ بطریق شریعت دھونا۔

اثر۔ وضو بالفتح بھی ہے مگر مفہوم میں تھوڑے فرق کے ساتھ۔ وضو بالضم ہاتھ مُنہ دھونا۔ وضو کرنا ہے اور وضو (بفتح اول) وہ پانی ہے جس سے وضو کریں۔ لہٰذا دونوں طرح لکھنا چاہیے تھا جیسا فیروز اللغات (عربی) اور لغات کشوری میں درج ہے۔

وعدہ پر جینا۔ ایفائے وعدہ کی امید پر جیا رہنا۔

اثر۔ یہ وعدے پہ جینا ہے ـــ بجائے ہ۔

وعدہ گاہ۔ ملنے کی جگہ مقرر کرنا۔ وقت

مقرر کرنا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)

وعدے کا سچا ہونا۔ جو وعدہ کرنا اُسے وفا کرنا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

وعلیکم السلام۔ سلام کا جواب۔

اثر۔ میں نے اکثر ثقہ حضرات کو سلام علیکم کے جواب میں علیکُم السّلام (بغیر اضافۂ واؤ) کہتے سُنا ہے۔ دونوں میں فرق بتانا چاہیے تھا۔ نیز کون صحیح ہے کون غلط۔

وفا۔ ف۔ فارسی بفا سے بگڑا ہوا وہ خشکی جو یبوست کی وجہ سے سر کے بالوں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

اثر۔ میں نے اس مفہوم میں کیا عوام کیا خواص کسی کو بجز بفا کے وفا بولتے نہیں سُنا۔

وفات پانا۔ مر جانا۔ اس طرح درج نہیں (فقرہ) کل اُس نے وفات پائی۔ (لغات اُردو)۔

وفات شریف۔ کسی بزرگ دین کی وفات۔ وصال۔

اثر۔ میں نے کسی کو وفات شریف کہتے نہیں سُنا۔ وصال کہتے ہیں کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

وقت بے وقت۔ ہر وقت۔ ہمیشہ برابر۔ پے درپے۔ (محصنات) پولس کے وقت بے وقت کوئی وعظ سننے کے بہانے سے کوئی نماز کے حیلے سے آمدو رفت کرنے لگے۔ ناسخ ؎

وقت بے وقت آگیا ہے بیش تردہ آفتاب
ہو گئی ہے بارہا شام شب دیجور صبح

اثر۔ اس کا صحیح مفہوم ناگاہ۔ یکایک۔ اچانک۔ غیر متوقع طریقے پر ہے۔ ناسخ کا شعر بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک مفہوم کسی نہ کسی وقت بھی ہے۔

وقت پر بھاگ جانا ہی مردانگی ہے۔ مثل۔ موقع کے موافق ہی کام کرنا دانائی اور ہنرمندی ہے۔

اثر۔ یہ مطلب پیدا نہیں ہوتا اگر ہی کی جگہ بھی نہ ہو یعنی اگر جنگ میں فتح مندی کی آس نہ رہے تو چالاکی سے جان بچا کر بھاگ جانا بھی مردانگی ہے۔

وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں۔ مصیبت یا ضرورت کے وقت ادنیٰ سے ادنیٰ کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔

اثر۔ مثل اسی طرح ہے: وقت پر گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے۔ اس طرح مجبوری کا اظہار بہتر طریقے سے ہوتا ہے۔ لغت نامِ نامعلوم سے میری تائید ہوتی ہے۔

وقت پڑے پر جانیے کو بیری کو میت۔ مثل۔ مصیبت پڑنے پر دوست دشمن کا حال کھلتا ہے۔ (کو واو مجہول بمعنی کون) درج نہیں۔

وقت پڑے پر۔ مصیبت میں مبتلا ہونے کی حالت میں۔ درج نہیں۔ مثلاً وقت پڑے پر کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ غالب ؎

اے پر تو خورشید جہاں تاب ادھر بھی
سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

وقت دیکھنا۔ موقع کا انتظار کرنا۔ کارروائی کے لیے موقع ڈھونڈنا۔ درج نہیں۔

وقت کا پابند۔ ہر کام ٹھیک وقت پر کرنے والا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)

وقت ہے۔ موقع ہے۔ مہلت ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ مثلاً ابھی وقت ہے کہ فلاں کام کر لو۔

وقت کی چیز۔ جو چیز مناسب حال ہو۔ مثلاً علی الصباح بھیرویں وقت کی چیز ہے۔ (پلیٹس)۔

وقت کی چیز۔ گیت جو وقت یا موسم کی مناسبت سے گایا جائے۔ درج نہیں۔

وقت معلوم۔ موت کا مقررہ وقت۔ درج نہیں۔

وقت ناساز ہونا۔ زمانہ موافق نہ ہونا۔ قدر نہ ہونا۔ درج نہیں۔

وقف کنندہ۔ وقف کرنے والا۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

وقوف پیدا کرنا۔ وقوف پکڑنا۔ تمیز حاصل کرنا۔ درج نہیں۔

وقفہ کرنا۔ تھوڑی دیر کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدا کے واسطے وقفہ نہ کیجیے۔ (لغات اُردو)۔

ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔ (مثل) ہر قسم کے آدمی کو اُسی قسم کا آدمی پہچان سکتا ہے۔

شوق قدوائی ؎

میں مجنوں کو مجنوں مجھے جانتا ہے
ولی کو ولی خوب پہچانتا ہے

اثر۔ یہ ترجمہ ہے دلی را ولی می شناسد کا۔ اُردو مثل میں بھی لفظ ہی شامل نہیں شوق کے شعر میں بھی لفظ ہی شامل نہیں ہے۔ لغت نام نامعلوم سے بھی میری تائید ہوتی ہے۔

ولی نکلا۔ بڑا چالاک مکار ثابت ہونا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم تو مرشد تھے تم ولی نکلے۔

وہ اپنے دم سے اچھا ہے۔ معقول آدمی ہے۔ درج نہیں۔ (فیلن)۔

وہ بات۔ کنایتہً جو تمہارا منشا ہے۔ جو بات تمہارے دل میں ہے۔

قطعہ ؎

ایک شب میں نے کہا اُن سے کہ اے جانِ جہاں
اب تو لازم ہے کہ کچھ فکر کرو سونے کی
ہنس کے فرمایا کہ گھر آپ کا ہے سو رہیے
پر جو تم سمجھے ہو وہ بات نہیں ہونے کی

(یہ مفہوم درج نہیں)۔

وہ تو گھڑی ساعت کا ہے (یا) گھڑی ساعت کا مہمان ہے۔ جاں بلب ہے۔ جس وقت مر جائے۔ اس طرح درج نہیں۔

وہ دن لد گئے۔ وہ زمانہ گذر گیا۔ ختم ہو گیا۔ درج نہیں ؎

اے پنچ ہو تمہیں بھی مبارک یہ سال نو
اب لد گئے وہ دن وہ زمانہ بدل گیا

(پنچ سے مراد اودھ پنچ ہے)۔

وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ۔ ڈوبتے وہی ہیں جو بھاری بوجھ لے کر دریا پار اترتے ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

واڑا۔ (ھ) محلہ۔ ٹولہ۔ کوچہ۔ وہ جگہ جہاں ایک قسم کے لوگ بستے ہوں۔

اثر۔ اردو میں باڑا کہتے ہیں نہ کہ واڑا۔

وہ زمانہ آلگا۔ وہ وقت آگیا ہے۔ یہ صورت حال ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب وہ زمانہ آلگا ہے کہ بھلائی اور احسان بھی دیکھ بھال کے کرنا چاہیے۔ (اودھ پنچ)۔

وہ لو بڑے ہی بھلے مانس ہیں۔ بڑے ہی نٹ کھٹ ہیں یا نیک ہیں۔ (لہجے کے فرق پر مدار ہے)۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

وَہلہ۔ (ع۔ بالفتح۔ اول ہر چیز کا) باری۔ نوبت۔ حملہ۔ دفعہ (دفعتہً ؟) (فقرہ) یہ وہلہ بھی خالی ہوگیا۔

اثر۔ وہلہ بیان کردہ معنی میں عربی ہرگز نہیں نہ اس کا املا ہا، ہوز (ثانی) سے ہے۔ بلکہ املا وَہلا ہے جو خالص ہندی کا لفظ ہے اور اس کا ماخذ سنسکرت ہے۔ معنی ہیں حملہ۔ عربی زبان کا ایک لفظ وَہلہ ضرور ہے جس کے معنی ہیں خوف ڈر۔ حضرت مولف لکھتے وَہلہ (عربی) ہیں اور معنی ہندستانی وَہلہ کے پہناتے ہیں۔ بھلا کوئی بھی تک ہے۔ وَہلا (ہندی) بمعنی حملہ پلیٹس میں درج ہے۔ اُردو نے غالباً اسی کو ہلّا کی شکل میں اپنایا۔

وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں۔ وہم کا کچھ علاج نہیں۔

ذوق ؎

تجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آن کے پاس
بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے: وہم کی دوا لقمان کے پاس نہیں۔ (فقرہ) شیخ جی کی زبانی سُن آئے ہیں مگر یہ مانتے ہی نہیں تو اُس کو کیا کرے۔ لے بھلا وہم کی دوا لقمان کے پاس نہیں۔ (فسانۂ آزاد)۔

وہیں جم گیا۔ دیر لگادی۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

وِی۔ (فارسی میں بھی یہ کلمہ عورتوں کی زبانوں میں تعجب اور حیرت ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہے۔

نزاری قہستانی ؎

بحیرت گفت زالے مولع زر
کہ وُی وُی جان مادر جان مادر

اثر۔ اور میرا خیال ہے کہ حضرت مولف کو قدیم رسم الخط نے دھوکا دیا جب یاے معروف اور یائے مجہول دونوں کو (ی) کی شکل میں لکھتے تھے۔ (ی) اور (ے) کا امتیاز نہیں برتا جاتا تھا۔ فارسی میں وُے (بضم اول و یائے مجہول) کلمۂ استعجاب ہے۔ ہفت قلزم کی یہ

عبارت ملاحظہ ہو :-

ڈُی ۔ (بضم واو) کلمہ ایست کہ در محل تعجب وحیرت گویند اور یہ عبارت دی (وے) کے تحت درج ہے۔ وے رامیگویم اور امیگویم۔ مخفف وائے ہم ہست (اس کو وائے پڑھیے گا یار مجہول سے یا وائی یار معروف سے) وبضم واو کلمہ ایست کہ در محل تعجب وحیرت گویند وُے کو ہفت قلزم میں لکھ کر بتایا ہے کہ بفتح اور مثناۃ تحتانی ساکن ہے یعنی (ی) کی دوسری قسم۔ (پہلی معروف دوسری مجہول)۔

ویرانی برسنا ۔ سناٹا ہونا۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) اس گھر میں ویرانی برستی ہے ۔ (لغات اُردو)۔

ہ

ہابوڑا ۔ ایک لوٹ مار کرنے والی قوم کا نام۔

اثر ۔ اس کا تلفظ ہبڑا ہے ۔ (بفتح اول و ضم ثانی)۔

ہاتھ ۔ گنجفہ یا تاش کے پتوں کی تقسیم یا بانٹ ۔ درج نہیں۔ (فیلن)

ہاتھ اٹھا بیٹھنا ۔ کسی سے ہاتھ دھو بیٹھنا ۔ دست بردار ہونا۔ توبہ کر لینا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

میرا مقطع ہے ؎

اہل دل سے پوچھو اثر کیا لذت ہے ناکامی میں
ہاتھ اٹھا بیٹھے مطلب سے مطلب گو نایاب نہیں

ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا دینا ۔ نہایت آرزو اور شوق کے ساتھ آسمان کی طرف ہاتھ اونچا کر کے دعائیں دینا۔ درج نہیں۔

نوٹ :- ہاتھ اٹھا اٹھا کر کوسنا درج ہے۔

ہاتھ اٹھا لینا ۔ کوئی کام چھوڑ دینا۔ دست بردار ہو جانا۔

اثر ۔ ایک مفہوم ہے مایوس ہو جانا ۔ وہ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھا پھانٹی ۔ چھینا جھپٹی ۔ لوٹ مار۔ درج نہیں ۔ (فقرہ) اس افراتفری اور لوٹ کے زمانے کی بدانتظامی اور ہاتھا چھانٹی کو یوں بتایا ہے ۔ (مقدمۂ دیوان جانؔ صاحب)۔

ہاتھ بھر ۔ آدھ گز۔ اس طرح درج نہیں۔ تنہا ہاتھ کا یہی مطلب لکھا ہے۔

لغت نام نامعلوم کی عبارت ہے :-
ہاتھ کے علاوہ ہاتھ بھر کہیں گے تو بھی مراد ہو گا آدھ گز۔

ہاتھ اونچا ہونا ۔ دولت مند ہونا۔ خوش حال ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن) اسی معنی میں ہاتھ اونچا رہنا درج ہے۔

ہاتھ بھر کی للّو ۔ بدزبان ۔ زبان دراز۔ عورتیں اس محل پر زبان کی جگہ للّو کہتی ہیں ۔ یہ درج نہیں ۔ زبان کے ساتھ

درج ہے۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ بھر کی للّو ہو جانا۔ (عو) نہایت بدزبان یا زبان دراز ہو جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ (زبان کے ساتھ درج ہے)۔

ہاتھ پانی لینا۔ طہارت کرنا۔ آب دست کرنا۔

اثر۔ اتنا اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ یہ عوام کی زبان ہے۔ عورتوں کو بھی پانی لینا صرف اس طرف بنا ہے: بگ کے پانی نہیں لیتا نہ کہ ہاتھ پانی نہیں لیتا۔

ہاتھ پاؤں بچائے موذی کو ٹرخائے۔ الزام یا بدنامی سے بچنے کی صورت اختیار کرے۔ بقول شخصے جان کا صدقہ مال ہے۔ درج نہیں۔

ہاتھ پاؤں پھلا دینا۔ بدحواس کر دینا۔ گھبرا دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) (ہاتھ پاؤں پھول جانا درج ہے)۔

ہاتھ پر قرآن رکھنا۔ قرآن کی قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔ قرآن کی قسم لینا۔

اثر۔ دھرنا کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ ہاتھ پر قرآن دھرنا۔ اس کا اندراج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ پر ناگ کھلانا۔ جان خطرے میں ڈالنا۔ درج نہیں۔ (فقرے) پرائے بچوں کا پالنا ہاتھ پر ناگ کھلانا ہے۔ (فیلن)۔

ہاتھ پھلنا۔ دانوں یا آبلوں سے ہاتھوں کا بھر جانا۔ ہاتھوں میں کثرت سے دانے نکل آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا۔ ہاتھ پاؤں کا شکستہ ہونا۔

نوٹ: سر کے لیے پھوٹنا۔ پھوڑنا اور ہاتھ پاؤں کے لیے ٹوٹنا توڑنا مستعمل ہے۔

اثر۔ یہ تخصیص غلط۔ سر کے لیے بھی توڑنا مستعمل ہے۔ مثلاً اب جو کچھ چیں چپڑ کی تو سر توڑ دوں گا۔" کیا یہاں "سر پھوڑ دوں گا" بولیے گا؟ ہرگز نہیں لطف یہ ہے کہ سر کے ذیل میں کتنے ہی فقرے لکھے ہیں جن میں سر کے ساتھ توڑنا استعمال ہوا ہے۔ مثلاً سر توڑنا بمعنی سر کو زخمی کر ڈالنا مار پیٹ سے مثال میں ناسخ کا یہ شعر بھی دیا ہے ؎

دیکھ کر چوٹی کو ایڑی تک جو بل کھانے لگا
سنگ پاٹے یار سے سر میں نے توڑا یار کا

ہاتھ پاؤں کا ہارنا۔ ہاتھ پاؤں کا تھکنا۔ ضعف یا پیری کے سبب کام نہ دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔ ہاتھ پاؤں ہارنا درج ہے۔

ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور منہ میں مونچھیں جائیں۔ (مثل) اس محل پر بولتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے میں سستی اور کاہلی کرتا ہو اور وہ سستی اور کاہلی اس کے

حق میں اچھی نہ ہو۔
اثر۔ سستی اور کاہلی کسی کے حق میں اچھی کب ہوتی ہے۔ یہ ٹکڑا شامل کرنا درست نہیں۔ مثل دراصل انتہا درجے کے کاہل یا سست شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جس کو منہ پر سے مونچھیں ہٹانا بھی دشوار ہو۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ پٹھے پر نہ رکھنے دینا۔ (کنایۃً) نہایت چالاک و شوخ ہونا۔
نکہت ؎
طائر رنگ پریدہ ہے وہ ہنگام خرام
ہاتھ پٹھے پر نہ رکھنے دے حیا کو بار بار
اثر۔ اس محاورے کا صحیح مفہوم ہے: کسی طرح قابو میں نہ آنا۔ نکہت کے شعر کا بھی یہی مطلب ہے اور یہی فیلن نے لکھا ہے: پٹھے پر ہاتھ نہ رکھنے دینا اور فقرہ بطور مثال بیان کیا ہے: کیا روکھا آدمی ہے، پٹھے پر ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔

ہاتھ پر توتا پالنا۔ ہاتھ پر زخم یا پھوڑے پھنسی کے سبب کام کاج چھوڑ دینا، زخم اچھا نہ ہونے دینا۔ اپنا ہاتھ زخمی کر لینا۔
اثر۔ محاورہ توتا پالنا ہے (زخم یا بیماری کو گھولوے میں ڈالنا) نہ کہ ہاتھ پر توتا پالنا۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ خود ہی ت کی ردیف میں خالی توتا پالنا لکھا ہے۔ فیلن میں بھی صرف توتا پالنا درج ہے۔

ہاتھ پر قرآن دھرنا۔ کسی کے ہاتھ پر قرآن مجید رکھ کر قسم لینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ہاتھ پر قرآن رکھنا درج ہے۔

ہاتھ پر سر رکھنا۔ مرنے کو تیار ہونا۔ درج نہیں۔ نامعلوم ؎
کیوں کر نہ حباب اپنا سر اب ہاتھ پہ رکھے
بن جائے جو موج سرگرداں دم تیغ

ہاتھ پڑنا۔ ہہ۔ بس میں آنا۔ حاصل ہونا۔
داغ ؎
حوروں کے ہاتھ پڑ گئے جنت میں ہم غریب
کیا آدمی کا بس ہو کہ اپنا مکاں نہ ہو
لکھنؤ میں اس جگہ ہاتھ لگنا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ پڑنا بھی ہے۔
آتش ؎
نہ جلائے نہ تو گاڑے کوئی ہم کو آتش
مردہ اپنا نہ پڑے کافر دیں دار کے ہاتھ

ہاتھ پتھر تلے آنا۔ ہاتھ پتھر تلے دبنا۔ مشکل اور مصیبت میں پھنسنا، بے بس ہونا۔
اثر۔ یہ لفظ "کے" کے اضافے کے ساتھ پتھر کے تلے یا پتھر کے نیچے بھی ہے خود ہی جرأت کا یہ مصرع لکھا ہے:
آ گیا ہے اب تو میرا ہاتھ پتھر کے تلے
نیز آتش کا شعر ہے ؎
دل دوستیٔ بت کا نہ پابند ہو یا رب
دشمن کا بھی دب جائے نہ پتھر کے تلے ہاتھ

ہاتھ پھلنا۔ دانوں یا آبلوں سے ہاتھوں کا بھر جانا۔ ہاتھوں میں کثرت سے دانے نکل آنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ پھیرنا۔ چمکارنا۔ پیار کرنا، بچوں

کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔

قدر ؎

تجھے اے قیس شاید چشم لیلےٰ یاد آئی ہے
کہ پھیرا ہاتھ کیسا پیار سے کشتِ غزالاں پر

اثر۔ دوسرا مصرع غلط نقل کیا اس طرح ہے
؏ کہ پھیرا ہاتھ کیسے پیار سے کشتِ غزالاں پر

ہاتھ پھیلائے سر جھکائے نذر دینا۔ (عو) کوئی چیز عجز و انکسار کے ساتھ پیش کرنا۔ درج نہیں۔

ہاتھ تھامنا۔ گرتے ہوئے کو سنبھالنے کے لیے ہاتھ پکڑنا۔

۲۔ ہاتھ میں ہاتھ لینا۔ ہاتھ پکڑنا

اثر۔ گرنے کی قید نہیں۔ ہاتھ تھامنا مصیبت میں کسی کو سہارا دینا ہے۔

فارسی دست گیری کا ترجمہ ؎

کہتی تھی بحر رہ کے ناکام
اے زورِ ہمارے ہاتھ کو تھام

ہاتھ پیر مارنا۔ انتہائی کوشش کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یہ نقصان میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔ میں نے بہت ہاتھ پیر مارے مگر یہ سیلاب کسی بند سے رکتا نظر نہ آیا۔ (اودھ پنچ)

ہاتھ تہ سنگ ہونا۔ بے بس ہونا۔ مجبوراً اور ناچار ہونا۔

امیر ؎

تنگ دستوں کے فقط ہاتھ نہیں ہیں تہ سنگ
صاحبِ دولت و اقبال بھی جینے سے ہیں تنگ

اثر۔ یہ نہ زبان ہے نہ محاورہ۔ محض شاعری ہے۔ تنگ دست کی رعایت سے تہ سنگ لائے ہیں۔ نثر میں پتھر تلے ہاتھ ہے کی جگہ ہاتھ تہ سنگ ہے بولیے تو ہنسے جا ہیے۔

ہاتھ ٹھڈی میں دینا۔ خوشامد کرنا۔ درج نہیں۔ (ہاتھ ٹھڈی میں ڈالنا درج ہے)۔

ہاتھ ٹھیرانا۔ ہاتھ روکنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ روکنا ہے۔ ہاتھ ٹھیرانا نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔

ہاتھ جڑنا۔ ۲۔ تھپڑ مارنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں تھپڑ مارنا کہتے ہیں نہ کہ ہاتھ جڑنا۔

ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جانا۔ دست بستہ کھڑا ہو جانا۔

۲۔ (دہلی) سب کچھ خرچ کر ڈالنا۔

اثر۔ یہ مفہوم ہاتھ جھاڑ کر کھڑا ہو جانا سے نکلتا ہے نہ کہ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جانا سے۔ غلط الکاتب کا شبہ نہیں ہو سکتا کیوں کہ ایک معنی دست بستہ کھڑا ہو جانا بھی لکھے ہیں۔ (دامن جھاڑ کر کھڑا ہو جانا بھی بولتے ہیں)۔

ہاتھ جُھلانا۔ چلتے میں ہاتھ ہلانا۔

اثر۔ مجازاً بے نیل مرام واپس آنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (فقرہ) جہاں سے بنے ماماِئیں لاؤ۔ وہ دو چار گھڑی بعد ہاتھ جھلاتے چلے آئے کہ حضور ماماِئیں تو نہیں ملتیں۔

ہاتھ جھوٹا کرنا۔ (دہلی) کسی قدر کھانا۔ مُنہ جھٹالنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں منہ چھٹانا ہے جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا۔

ہاتھ چالاک۔ (دہلی) ۲۔ چور اُچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ ہاتھ مارنے والا۔ لکھنؤ میں اس جگہ دست چالاک ہے۔

اثر۔ قصور معاف یہ لکھنؤ پر کھلا ہوا اتہام ہے۔ لکھنؤ میں بھی ہاتھ چالاک ہے مگر عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہاتھ چمڑے کا نہ لگانا۔ الگ رہنا۔

سحر ؎

ہنس کے کہتے ہیں شب وصل وہ کس شوخی سے
ہاتھ چمڑے کا لگانا نہ خبردار مجھے

اثر۔ عجیب و غریب انکشافات ہو رہے ہیں۔ یہ ہ کی ردیف کا اندراج ہے۔ اب چ کی ردیف کی طرف متوجہ ہو جیئے جہاں یہ اندراج ہے:۔

چمڑے کے ہاتھ۔ انسان کے ہاتھ کو تحقیر اور مزاح سے کہتے ہیں۔

سحر ؎

ہنس کے کہتے ہیں شب وصل وہ کس شوخی سے
ہاتھ چمڑے کے لگانا نہ خبردار مجھے

اُسی شعر میں کہیں ہاتھ بصیغۂ واحد کہیں بصیغۂ جمع عبارت میں۔ کہیں ہاتھ چمڑے کا۔ کہیں چمڑے کے ہاتھ۔

طالب علم کیا سمجھے کیا نہ سمجھے

صحیح روزمرہ "چمڑے کا ہاتھ" ہے اور بس۔ جس طرح چمڑے کی زبان۔ مثلاً چمڑے کی زبان تھی پھسل گئی۔

ہاتھ چھوڑ دینا۔ اونچے ہاتھ نیچے کرنا۔ درج نہیں۔ نظام رامپوری ؎

انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اٹھا کے ہاتھ
دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دیے مسکرا کے ہاتھ

ہاتھ خالی جانا۔ محتاج ہو کر مرنا۔ درج نہیں۔ تعشق ؎

آج ہیں محتاج وہ کل تھے زمانے جن کے
ہاتھ خالی گئے مملو تھے خزانے جن کے

ہاتھ دراز کرنا۔ ہاتھ بڑھانا۔ ہاتھ آگے کرنا۔

۲۔ ہاتھ پھیلانا۔

اثر۔ حالاں کہ یہ دست درازی کا ترجمہ ہے، گستاخی کرنا۔

ہاتھ دل پر رکھنا۔ نہایت بے قراری و اضطرار کی علامت۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ دوڑنا۔ ہاتھ کا بلا ارادہ کسی طرف بڑھنا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

انجم ؎

لے چلی وحشت بیاباں کی طرف
ہاتھ دوڑا جیب و داماں کی طرف

ہاتھ دھوکر پیچھے پڑنا۔ سارے کام چھوڑ کر ایک کام کے سر ہو جانا۔

اختر شاہ اودھ ؎

کیا پیچھے پڑی ہے ہاتھ دھو کے
پھل پایا یہ تخم عشق بو کے

۲۔ درپے آزار ہونا۔

اثر۔ صحیح ہاتھ دھو کے پیچھے پڑنا ہے نہ کہ ہاتھ دھوکر۔ اختر کے شعر میں بھی دھو کے

ہے نہ کہ دھوکر۔

ہاتھ دیا آڑے آئے۔ خیرات سے بلا دفع ہوتی ہے۔ درج نہیں۔ (آئینۂ محاورات)۔

ہاتھ روکنا۔ کفایت شعاری کرنا۔ خرچ کم کرنا۔ درج نہیں۔

آتش ؎

لذت زخم سے محروم نہ رکھے قاتل
ہاتھ کو اپنے نہ خیرات سے انساں روکے

ہاتھ رہ جانا۔ ہاتھ پر فالج کا اثر ہونا۔ ہاتھ کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ شل ہو جانا بے کار ہو جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ ہاتھ رہ جانا بمعنی ہاتھ تھک جانا درج ہے۔

ہاتھ سے کھونا۔ ہاتھوں سے کھونا۔ ملتی ہوئی چیز کو نہ لینا۔

اثر۔ دوسری صورت غلط۔ ہاتھ سے کھونا بولتے ہیں نہ کہ ہاتھوں سے کھونا۔

ہاتھ کا چالاک ہونا۔ دست دراز ہو جانا۔

داغ ؎

وہ رفتہ رفتہ ہاتھ کے چالاک ہو گئے
رکھ رکھ کے ہاتھ میرے دل بے قرار پر

اثر۔ لکھنؤ میں ہاتھ کا چالاک ہونا بمعنی سخی مستعمل ہے۔

ہاتھ کا دیا آڑے آئے۔ (محاورہ) خیرات سے ردّ بلا ہوتی ہے۔ نیکی ہمیشہ ساتھ دیتی ہے۔ نیکی کبھی نہ کبھی کام آتی ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہاتھ کام میں ہونا۔ ہاتھ کا رکا ہونا۔ کسی کام میں مشغول ہونا۔ ہاتھ خالی نہ ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

ہاتھ کشیدہ آسمان پر دیدہ۔ (ع و) جس کا ہاتھ کہیں اور ہو اور خیال کہیں اور اُس کی نسبت بولتے ہیں جو نہایت ہی شوخ چشم ہو۔

اثر۔ میں نے یہ مثل اس طرح سُنی ہے: ہاتھ بھیں کشیدہ۔ آسمان پر دیدہ۔

ہاتھ کشیدہ چنچل دیدہ۔ کام میں دل نہ لگانا۔ آنکھیں کہیں دل کہیں۔ دیدہ ہوائی ہونا بھی کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (ہاتھ کشیدہ آسمان پر دیدہ درج ہے)۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ مثل۔ جو کچھ ظاہر و عیاں ہے اُس کے بیان کرنے کی کیا ضرورت جو چیز آنکھوں کے سامنے ہو اُس کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا۔ انجم ؎

صاف صورت دعا کی پیدا ہے
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اثر۔ مثل کے آخر میں لفظ ہے کا اضافہ ہونا چاہیے۔ انجم کے شعر میں بھی اضافہ لفظ ہے موجود ہے۔ (نیز از آئینۂ محاورات)۔

ہاتھ کوڑی نہ بازار لیکھا۔ مفلس قلاش نہ کچھ پاس نہ کسی سے لین دین۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے۔ جس سے کچھ لیتے ہیں اُسی کو دیتے ہیں۔ (مراۃ العروس)

مجھ سے واسطہ نہیں دکان سے تو تم لے جاتی

ہو۔ ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے ہم تو تم کو جانتے ہیں۔

اثر۔ مطلب غلط سمجھا گیا۔ یہ ایک مثل ہے جس کا مفہوم ہے کہ اپنے قرض دار کو قرض خواہ خوب پہچانتا ہے کہ کہاں تک اس کا اعتبار کیا جائے۔ مراۃ العروس کی عبارت میں لفظ دکان اور جاننے اور پہچاننے کے امتیاز سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے۔ فیلن بھی میرا ہم نوا ہے۔

ہاتھ کے اوپر ہاتھ دھرے بیٹھنا۔ بے کار ہونا۔

آتش؎

دو دن سے پاؤں جو نہیں دبوائے یار نے
بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اوپر دھرے ہوئے

اثر۔ یہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا بھی ہے۔ اس طرح درج نہیں۔

مصحفی؎

بازیٔ عشق ہرے بیٹھے ہیں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں

ہاتھ کی لکیریں نہیں مٹتیں۔ اپنے کسی طرح غیر نہیں ہوتے۔

اثر۔ اول تو مثل اس طرح ہے: ہاتھ کی لکیریں کہیں مٹتی ہیں دوسرے اس کا مطلب ہے کہ وہی ہوتا ہے جو مقدر میں لکھا ہوتا ہے یا: "وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"۔

ہاتھ کے نیچے آجانا۔ ہتھے چڑھ جانا۔ قابو میں آجانا۔ قبضہ ہو جانا۔ مداخلت ہو جانا۔

اثر۔ نہ معلوم کہاں کا محاورہ ہے۔ فیلن میں بھی نہیں ملا۔ لکھنؤ میں ہاتھ آنا۔ ہاتھ لگنا بولتے ہیں۔

ہاتھ لیا کانسا تو بھیک کا کیا سانسا۔ جب گدائی اختیار کرلی تو پھر مانگنے میں کیا شرم۔

اثر۔ مثل اس طرح ہے: ہاتھ لیا کانسا تو پیٹ (بجائے بھیک) کا کیا سانسا۔ بے غیرتی اختیار کرلی تو پیٹ پالنے کی کیا فکر۔ گدائی اختیار کرنا اور بھیک مانگنا تو ایک ہی چیز ہوئے۔

ہاتھ ملتے پھرنا۔ کف افسوس ملتے پھرنا۔ پچھتاتے پھرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ہاتھ ملنا درج ہے۔

ہاتھ مل کر رہ جانا۔ افسوس کرکے رہ جانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ہاتھ ملنا۔ ا۔ (کنایتہً) رشک وحسد سے افسوس کرنا۔

شاد؎

ایک بیری پر نہیں جتنے ہیں دشمن مدعی
ہاتھ ملتے ہیں جب اُس کے پاؤں سہلاتے ہیں ہم

اثر۔ ہاتھ ملنا افسوس کرنا ہے اور بس۔ شاد کے شعر کا بھی یہی مفہوم ہے۔

ہاتھ منجھا ہونا۔ کسی فن میں مشاق ہونا۔ کسی فن کا ماہر اور استاد ہونا۔ مثلاً تیغ زنی یا پٹے بازی ہیں۔ درج نہیں۔

ہاتھ منہ میں سلوک ہے۔ آپس میں مل کر کھاتے کماتے ہیں۔ سلوک

رکھتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ہاتھ میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ قبضہ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ دستیاب ہونا۔ بہم پہنچنا۔ ہاتھ میں پڑا ہونا۔ (مراۃ العروس) اگر کوئی ہنر ہاتھ میں پڑا ہوتا ہے تو ضرورت کے وقت کام آتا ہے۔

اثر۔ لکھتے ہیں ہاتھ میں آنا اور مثال پیش کرتے ہیں ہاتھ میں پڑنا کی! لکھنؤ میں اس موقع پر ہاتھ آنا بولتے ہیں جو خود بھی علحدہ لکھا ہے مگر لکھنؤ کی تخصیص نہیں کی۔ ہاتھ میں پڑا ہونا کی صحت میں شک نہیں۔

ہاتھ میں سمرنی اور بغل میں کترنی۔ مثل۔ ایسے آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو ظاہر میں نیک ہو اور بباطن دغا باز۔

اثر۔ مثل لفظ اور کے بغیر ہے۔

ہاتھ میں سنیچر ہونا۔ کوئی شخص جب ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر خراب کر دیا کرتا ہو تو کہتے ہیں کہ اس کے ہاتھ میں سنیچر ہے۔

اثر۔ پاؤں میں سنیچر ہونا (مارا مارا پھرنا) تو سنا تھا۔ ہاتھ کے سنیچر سے کان آشنا نہیں نہ تحقیق ہو سکی۔

ہاتھ میں نہ گات میں میں دھونتی جات میں۔ پیسا کوڑی پاس نہیں۔ ڈینگ بہت کچھ۔ درج نہیں۔ (فیلن)

ہاتھ نہ مٹھی بی بی بلبلا اٹھی۔ عو۔ مثل۔ مفلسی میں آن بان قائم رکھنے کی کوشش۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

ہاتھ نیچے ہیں کچھ ذات نیچی نہیں۔ کام اگرچہ لاچار ہو کر ذلیل اختیار کیا پر ذات نسب شریف ہے۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

ہاتھوں پر لڑانا۔ ہاتھوں پر زور دلانا، بہت قوی ہیکل ہونا۔ درج نہیں۔

قلق ؎

طفل آسا لڑائیں ہاتھوں پر
زور اُن کو دلائیں ہاتھوں پر

ہاتھوں چھاؤں رکھنا۔ (عو) کمال حفاظت سے رکھنا۔ (فقرہ) نہیں تو یہی اولاد جس کی تم اللہ بسم اللہ کرتی ہاتھوں چھاؤں رکھتی ہو تمہاری دشمن ہو جائے گی۔

اثر۔ ہاتھوں چھاؤں رکھنا یا لیے رہنے کا صحیح مفہوم ہے "لاڈ پیار کرنا۔ ناز اٹھانا ہے۔" پیش کردہ مثال سے بھی واضح ہوتا ہے۔ مندرجۂ ذیل مثال سے بھی اسی طرف اشارہ ہوتا ہے: اُس کے پیارے ماں باپ کی خیالی تصویریں اُس کے سامنے آتیں۔ اُن کی ہمدردیوں اور ہاتھوں چھاؤں لیے رہنے کے زمانے کے تمام سامان سامنے آتے اور تڑپاتے تھے۔ (ناول سلطان اور نازک ادا)

ہاتھوں چھاؤں رکھنے یا لیے رہنے میں حفاظت کا پہلو ضمنی ہے۔ اصل مفہوم ناز و نعم کے ساتھ پرورش کرنا ہے۔

ہاتھوں قلم ہونا۔ (دہلی) بھلائی برائی کسی کے اختیار میں ہونا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس جگہ کہیں گے ہاتھ میں قلم ہے۔ وہ درج ہی نہیں۔

ہاتھوں کی لکیریں۔ ۱۔ ہاتھوں کی ریکھیں۔
۲۔ وہ نشان یا نقش جو مٹائے نہ مٹے۔
۳۔ عزیز لگانے۔
اثر۔ پورا محاورہ اس طرح ہے: ہاتھ کی لکیریں مٹائے نہ مٹیں۔

ہاتھوں ہاتھ بک جانا۔ فوراً فروخت ہو جانا۔ (فقرہ) اس چیز کی بہت مانگ ہے ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہے۔ درج نہیں۔

ہاتھی ہزار لٹے تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ مثل۔ امیر آدمی کیسا ہی غریب کیوں نہ ہو جائے پھر بھی اُس کی قدر باقی رہتی ہے۔ مال دار کے مفلس ہو جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔
اثر۔ لکھنؤ میں مثل اس طرح بولی جاتی ہے وہ درج نہیں: ہاتھ لاکھ لٹے گا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ (مثلیں اکثر مقفیٰ ہوتی ہیں)۔

ہاتھی بگڑنا۔ ہاتھی کا فیلبان کے قابو سے باہر ہو جانا۔ درج نہیں۔
آتش ؎
کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ
تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگل میں ہرن بگڑا

ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ نہ معلوم کیا بجوگ پڑے۔ آفت کا سامنا ہو۔ درج نہیں (فقرہ) اس دور کے بعد دوسرا دور شروع ہو گا۔ معلوم نہیں ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ (اودھ پنچ)۔

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی اٹھا (اٹھاتا؟) ہے۔ بڑے کام بڑے ہی حوصلے والا کرتا ہے۔
اثر۔ لکھنؤ میں اٹھاتا ہے کی جگہ سنبھالتا ہے بولتے ہیں۔

ہاتھی کا پیر آنکس۔ (پیر بکسر اول و یائے معروف۔ یعنی گرو) ہاتھی زبردست ہے مگر آنکس (گجبانک) سے دبتا ہے۔ بقول شخصے ہر فرعونے را موسیٰ۔ درج نہیں۔

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور۔ مثل دکھانے کی چیز اور ہوتی ہے اور کام میں لانے کی اور۔ دنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ۔
اثر۔ لکھنؤ میں یہ مثل اور ہیں کی جگہ اور ہوتے ہیں کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

ہاتھی نکل گیا دُم اٹکی رہ گئی۔ مثل۔ جہاں سارا کام ہو کر تھوڑا کام باقی رہ جائے وہاں بولتے ہیں۔
اثر۔ مثل بغیر اضافۂ لفظ اٹکی ہے۔ ہاتھی نکل گیا دم رہ گئی۔ یوہیں کانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور یوہیں فیلن میں درج ہے۔

ہارب۔ (جمع) بھاگنے والا۔
اثر۔ خارج۔

ہار تربت پر چڑھانا۔ قبر پر پھولوں کے ہار چڑھانا۔ درج نہیں۔ ناسخ ؎
کون ایسا ہے چڑھا دے جو مری تربت پر
رات کا ہار جو محبوب اتارے دن کو

ہاری ماننا۔ شکست قبول کرنا۔ درج نہیں بلکہ ہاری (اسم) کا لفظ ہی درج نہیں۔ (فقرہ) آخر اُس نے ہاری مانی۔ (لغات اُردو)۔

ہارے بابا ڈاڑھی ہاتھ۔ عجز میں کہتے ہیں اور یہی ہوتا ہے۔ درج نہیں (محاورات ہند)۔

ہار گوندھنا۔ گلے میں پہننے کے لیے ہار تیار کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)

ہار کے۔ تھک کر مجبور ہوکر۔ مجبوراً۔ آخر کار۔

اثر۔ یہ فقرہ اس طرح بھی بولتے ہیں جس سے زور بڑھ جاتا ہے: ہار کے جھک مار کے۔

ہالہ۔ وہ دائرہ جو بخارات ارضی سے چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے اور جس کو بارش ہونے کی علامت سمجھتے ہیں۔

مصحفیؔ ؎

نہ رعب حسن نے آنے دیا اُسے نزدیک
قمر سے دور نہ رہتا جو ہالہ کیا کرتا

اثر۔ اس کا املا ہالہ ہے نہ کہ ہلا۔ بعد کو خود بھی ہالہ کرنا بمعنی گھیرنا لکھا ہے۔ آخر میں ہا ہوز۔

ہانڈنا۔ (ھ) (گنوار) آوارہ پھرنا۔ بےکار پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا۔

اثر۔ عورتوں میں بھی زبان پر ہے۔ گنوار کے بدلے (ع) لکھنا چاہتے تھا۔

ہانسا۔ (ہنسی کی بگڑی ہوئی صورت)۔ درج نہیں۔ عورتوں کی زبان ہے اور وہ ہانسا تماشا ایک ساتھ بولتی ہیں۔ غمی کے موقع پر دھوم دھڑکا۔ نمائش۔ (فقرہ) دنیا میں مرنے کا جو ہانسا تماشا کیا جاتا ہے میری موت کو اُس سے بچایئے گا۔

پلیٹس میں ہانسی کو ہنسی کی عامیانہ یا گنوارو شکل قرار دیا ہے۔ حیرت انگیز اختراع ہے کہ ہانسی کو ہانسا بنا کر بشمول تماشا مرنے پر دھوم دھڑکے کا مفہوم ادا کیا تاکہ خوشی کے موقع پر تکلف اور گہما گہمی سے امتیاز قائم رہے۔ کیسے باکمال اُردو زبان کے وضع کرنے والے تھے۔ طبیعت عش عش کرتی ہے۔

ہانک پکار کے کہنا۔ بآواز بلند کہنا۔ علی الاعلان کہنا۔

اثر۔ لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد سب ہانکے پکارے (کہنا) بولتے ہیں۔

ہانکے پکارے۔ علانیہ۔ کھُلّم کھُلّا۔

اثر۔ پورا محاورہ "ہانکے پکارے کہنا" ہے۔ (فقرہ) ڈنکے کی چوٹ ہانکے پکارے کہتے ہیں۔ کُلھیا میں گڑ تو نہیں پھوڑتے۔

ہاں میں ہاں ملانا۔ بغیر سمجھے بوجھے اقرار کر دینا۔ کورانہ تقلید کرنا۔

جلالؔ ؎

سب ہمارے شکوے اچھا تم سے بےجا ہی سہی
ہم تو ہاں میں ہاں ملانے کو بجا کہنے کو ہیں

سحرؔ ؎

میں کیوں ہے شراب توبہ شکن۔ (کذا)
محتسب تو تو ہاں میں ہاں نہ ملا

۲۔ اضافہ کرنا۔

نواب مرزا شوق ؎

گھنگرو جوتی کے چھم چھماتے تھے
ہاں میں ہاں اور یہ ملاتے تھے

اثر۔ "بے سمجھے اقرار" یا "کورانہ تقلید" کی قید غلط۔ ہاں میں ہاں ملانا کسی کی رائے یا قول سے اتفاق کرنا ہے۔ سچے دل سے ہو یا محض چیڑ ہو۔ یا بر بنائے مصلحت ہو۔ اودھ پنچ کا یہ انتخاب ملاحظہ ہو:۔ سلطنتوں کی اخلاقی رگ جنبش میں آئی تو انسان کُشی کے آلات میں تخفیف کی سوجھی ... بات معقول تھی ہر طرف سے ہاں میں ہاں ملائی گئی۔

ہاں ہاں۔ (طنزاً) بیشک۔ ضرور۔

اثر۔ طنزاً کی قید غلط۔ ہاں پر زور دینے کے لیے بمعنی بے شک۔ ضرور استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

میر انیس ؎

ماں سے کہا مجھ میں جو حواس آئے ہیں اماں
کیا میرے مسیحا مرے پاس آئے ہیں اماں
ماں نے کہا ہاں ہاں وہی آئے ہیں مری جان
جو کہنا ہے کہہ لو کہ یہاں اور ہے سامان

ہاؤ۔ بچوں کو ڈرانے کی مہیب آواز۔

درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)

ہاؤ ہاؤ۔ جلدی۔ گھبراہٹ۔

اثر۔ اس کا ایک مفہوم ہنگامہ غل غپاڑا بھی ہے۔ وہ درج نہیں۔ آرزو ؎

رات سے دن ہے دن سے رات تارے بھی لپٹے ساتھ ساتھ
کس کے لیے یہ بھاگا بھاگ کاہے کی ہاؤ، ہاؤ ہے

(ہاؤ ہاؤ میں واو مجہول ہے)۔ حسب فیلن بھی میرے بیان کردہ معنی ہیں نہ کہ جو نور اللغات میں درج ہیں۔

ہاوَن۔ (ف۔ بفتح سوم) اُوکھلی۔

اثر۔ بمعنی اوکھلی خارج۔ ہاون دستہ رہنے دیجیے۔

ہاویہ۔ (ع) دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ۔

اثر۔ اُردو میں استعمال نہیں۔ خارج۔

ہبّا ڈبّا۔ مسان کی بیماری۔

اثر۔ میں حیران تھا کہ یا اللہ یہ کون سی خبیث بیماری ہے۔ مسان تو مرگھٹ ہے یا پھر چور مسان دیتے ہیں۔ مگر جوئندہ یابندہ حضرت مولف نے فیلن کی دو طویل عبارتوں کا خلاصہ کیا ہے۔ ہبّا ڈبّا کے تحت وہ لکھتا ہے:

(یعنی پوربی زبان)

Habba dabba, has a daba-E

(Nurses) (کھلائیوں تک محدود)

Infantile bronclitis, and tlumisy; chincough (Masan 3)

اب مسان نمبر ۳ کا اندراج دیکھیے:

3.(Masanka rog; Sakhiya Masan)

The whooping cough.

کیا کسی نے بچوں کی کالی کھانسی کو اُردو میں ہبّا ڈبّا کہتے سُنا ہے؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ ٹھیٹھ ہندی کا فقرہ اُردو

میں ٹھونس دیا ہے۔ جواز کے لیے فیلن موجود ہے بغیر اس امر پر غور کیے کہ وہ ہندی اور اُردو کی مشترکہ لغت ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ اُردو اور ایسے ہندی الفاظ میں جو اردو میں رائج نہیں امتیاز کریں۔

ہبک دھبک ۔ (بفتح اول و دوم) کام کرنے کی چالاکی۔ بیش تر خدمت گاروں کے لیے استعمال میں ہے۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہبک دبک ہے۔ (دبک بغیر ہا مخلوط)۔ دبکنا مرعوب ہونا ہے نہ کہ دھبکنا۔ (فقرہ) گھر کا مالک سمجھ کے کام بھی ہبک دبک کے کیا۔ (اودھ پنچ)۔

ہپڑ ہپڑ ۔ غذا یا اور کسی چیز کا جلد جلد کھانا کہ لقمہ پر لقمہ کھایا جائے۔

اثر۔ یہ مفہوم خالی ہپڑ ہپڑ سے نہیں "ہپڑ ہپڑ کھانا" سے ادا ہوتا ہے۔ خالی ہپڑ ہپڑ تو وہ آواز ہے جو اس طرح جلد جلد کھانے میں مُنہ سے نکلتی ہے۔

ہت تری کی ۔ کلمۂ تحقیر۔

اثر۔ اس فقرے میں تری کی جگہ ترے (یائے مجہول سے) ہے۔ یائے معروف سے غلط۔ جرأت کے مندرجہ شعر میں تری نہیں ترے ہے ؎

کیا کہوں دل نے مرے کوفت اٹھائی ایسی
بت ترے تفرقہ انداز کی ایسی تیسی

(شعر میں ایسی کے بدلے کیسی ہے)

ہتکھنڈے چھوڑنا ۔ چالاکی عیاری فریب دہی ترک کرنا۔ اس طرح درج نہیں ؎

ہو خوف خدا ستم شعاری نہ رہے
لازم ہے کہ ہتھکنڈے تمام چھوڑے یہ چرخ

(اودھ پنچ)۔

ہتھ کٹی ۔ (کھولنا کے ساتھ)۔ چکن کے کام کی ایک قسم۔ درج نہیں۔ مثلاً حاشیے پر ہتھ کٹی کھول دو۔

ہتھوا ۔ پریس کی مشین چلانے کا دستہ۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پریس مین کی مشین نجار نے ڈھیلی کر دی۔ پیچ نہ چلا۔ ہتھوے نے کلائی اتار دی۔ (اودھ پنچ)۔

ہتھوٹی ۔ (ھ) دست کاری۔ چالاکی۔ عیاری۔

اثر۔ خارج۔

ہتھیا ۔ برسات کے چند روز جن میں خوب بارش ہوتی ہے۔ مذکر۔

اثر۔ لکھنؤ میں مونث ہے۔ مثلاً اب کی ہتھیا نہیں برسی نہ کہ ہتھیا نہیں برسا۔

ہتھیانا ۔ لے لینا۔ دبا بیٹھنا۔ غصب کر لینا۔ مالک بن بیٹھنا۔ قابض ہو جانا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ہتھیا لینا درج ہے۔

ہتھے پر چھینک ہوئی ۔ موقع پر بدشگونی ہوئی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہی شیطانی پر بھروسا کر کے جواب دینا شروع کیا مگر ہتھے پر چھینک ہوئی۔ سخن فہم حضرات نے مُنہ میں لقمہ دیا۔ (اودھ پنچ)۔

ہتھے پر چڑھنا ۔ ہاتھ لگنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ کسی کے قابو میں آجانا۔

ظفر ؎

پہلوان عشق کا کیا پوچھتے ہو مجھ سے حال
جو چڑھا ہتھے پہ اُس کے وہ بچھڑ کر رہ گیا

۲۔ مشق ہو جانا۔ مہارت ہو جانا۔

داغ ؎

چل رہا ہے خنجر فولاد کیا
اُس کے ہتھے چڑھ گئی بیداد کیا

اثر۔ لکھنؤ میں ہتھے یا ہتے چڑھنا کے سوا ہتھے پر چڑھنا رائج نہیں۔ لُغت نام نامعلوم میں صرف ہتھے چڑھنا درج ہے بمعنی داؤں پر چڑھنا۔ ہاتھ لگنا۔ پالے پڑنا۔ فیلن میں بھی صرف ہتھے چڑھنا ہے۔ اودھ پنچ کا یہ اندراج دیکھیے :۔ دُم کئی دفعہ نظر آئی اگر ہتھے نہ چڑھی تو مجبوری ہے۔

ہتھے چڑھنا۔ قابو ہونا۔ دسترس ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔

صبا ؎

مجھ سے فضول خرچ کے ہتے جو چڑھ گیا
دو دن میں آسمان بھی کنگال ہو گیا

ہتھے سے اکھڑنا۔ ہتھے پر سے اکھڑنا۔ ابتدا ہی میں قابو سے باہر ہو جانا۔

شوق قدوائی ؎

اکھڑتی ہے ہتھے سے ذکر کے پیل (کذا)
یہ ضد ہے کہ بگڑے نہ پردے کا کھیل

اثر۔ اہل لکھنؤ نے ہتھے سے اکھڑنا کو نظر انداز کر کے ہتھے پر سے اُکھڑنا رکھا ہے اور اس کے دو معنی قرار دیے ہیں۔

۱۔ معاملہ بن کر بگڑ جانا۔ کسی کا جھلا کر خفا ہو جانا۔

۲۔ کنکوے کا ہاتھ کے قریب سے ٹوٹ جانا۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہتھے مارنا۔ خوب ڈٹ کر سیر ہو کر بڑے بڑے لقمے کھانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) مہمان ہیں کہ چلے آتے ہیں۔ بلکہ ایک آدھ تو قرار واقعی ہتھے مارنے پر مستعد ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ موقع ڈھونڈنا۔ نفع کمانا۔ یہ مفہوم بھی درج نہیں۔ (فقرہ) بلکہ ایک آدھ تو آستین ہاتھ دھوئے قرار واقعی ہتھے مارنے پر مستعد ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

ہتّے یا ہتھے چڑھنا۔ قابو میں آنا۔ قبضے میں ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (پلیٹس) ہتھے پر چڑھنا درج ہے۔ ہتھے چڑھنا (بغیر اضافۂ لفظ پر) لغت نام نامعلوم میں بھی درج ہے بمعنی ہاتھ لگنا۔ پالے پڑنا۔

ہتیارا۔ بفتح اول وتشدید دوم۔ خونی قاتل جلاد۔

۲۔ پاپی۔ فاسق۔ فاجر۔

۳۔ وہ شخص جس کی گردن پر کسی کا خون ہو۔

۴۔ ظالم۔

اثر۔ اس کی وضاحت ضروری تھی کہ عام اور جاہل عورتیں گالی یا کوسنے کے طور پر اگر شوہر سے خفا ہوں یا اور کسی شخص سے تو استعمال کرتی ہیں۔

ہتھیلی کا پھپھولا لیے پھرنا۔ ہر شخص پر اپنی مصیبت اور بدحالی کا اظہار کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔

ہتے مارنا۔ خوب ڈٹ ڈٹ کے بڑے بڑے نوالے کھانا۔ درج نہیں۔ ہاتھ دھوئے قرار واقعی ہتے مارنے پر مستعد ہیں۔ (اودھ پنچ)۔

ہٹ پٹانا۔ (لکھنؤ) کسی کام کے لیے مضطرب ہونا۔

اثر۔ میں لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی اس ہٹ پٹانا سے واقف نہیں۔ کوئی حوالہ نہیں دیا گیا کہ غور کیا جاتا۔

ہٹ جانا۔ (عم) نشانہ خطا ہونا درج نہیں۔

ہنسٹری۔ (ھ) بچوں کا کھلونا۔ پھولوں کے شاخوں سے مکان کی صورت بناتے ہیں اور چراغ رکھ کر دوالی میں کھیلتے ہیں۔

اثر۔ خارج۔

ہٹکنا۔ (ھ) بفتح اول و دوم و سکون سوم۔ روکنا۔

اثر۔ خارج۔ دیہاتی زبان۔

ہٹی۔ (ھ) (دہلی) دکان۔ ہاٹ۔ بازار۔

اثر۔ عام طور پر ہاٹ استعمال ہے۔ فیلن میں بھی ہاٹ درج ہے۔ ہٹی کہیں نہیں۔

ہجمہ۔ (ع) بالفتح۔ چالیس سے زیادہ اونٹوں کا گلہ۔

اثر۔ خارج۔ مع شعر تسلیم۔

ہچکیاں الٹنا۔ شدت سے ہچکیاں آنا۔ ہچکیوں کا تار بندھ جانا۔ میرا شعر ہے۔ ؎

پھر کوئی خوش خرام اُدھر سے گذر گیا
پھر ہچکیاں الٹ گئیں ارباب خواب میں

ہچکیاں لے لے کے رونا۔ شدت گریہ۔ اس طرح درج نہیں۔

میر انیس ؎

ماں کہتی تھی روؤ مگر چپ نہ ہوتے تھے
آنکھیں تھیں بند ہچکیاں لے لے کے روتے تھے

ہچکیوں کی ڈاک لگی ہے۔ متواتر ہچکیاں آرہی ہیں۔ جلال کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے درج نہیں۔ ؎

نہیں معلوم ہم بھولے سے کس کو یاد آئے ہیں
خبر لانا تھا دل کو، ہچکیوں کو ڈاک ہونا تھا

ہُچّی نامہ۔ (عم) بیباق ہوجانے کا تحریری اقرار۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم اسی مارے ہچّی نامہ نہیں لکھتے تھے۔ سب معاملہ خود ہی غارت کرایا۔ (حاجی بغلول)۔

ہدر۔ (ع بفتح اول و دوم) کسی کے خون کر ڈالنے کو مباح کرنا۔

اثر۔ خارج۔

ہڈیاں چُل چُلانا۔ (بضم اول وسوم) شامت آنا۔ مار کھانے کو جی چاہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پھر ہڈیاں چُل چلائیں اب کی بھرتا بنا دیا جائے گا۔

ہڈیاں گن لینا۔ کنایہ ہے کمال لاغری سے۔

قدر ؎

اے مسیحا اس طرح کی لاغری دیکھی
دور سے گن لیجیے میرے بدن کی ہڈیاں

اثر۔ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں کہیں گے ایک ایک ہڈی گن لو۔ موجودہ صورت میں شعر کا پہلا مصرع ناموزوں ہے۔ عجب نہیں کہ اس طرح ہو :

اے مسیحا اس طرح کی لاغری تو دیکھیے

ہڈی پسلی توڑ کر رکھ دینا۔ خوب زدوکوب کرنا۔ لفظ کو توڑ مروڑ کر بولنا۔

اثر۔ یہی مفہوم ہڈی پسلی توڑنا سے ادا ہوتا ہے۔ وہ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

ہڈی پسلی توڑنا۔ خوب زدوکوب کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ہڈی پسلی توڑ کر رکھ دینا درج ہے۔

ہڈی ہڈی چور ہونا۔ ہر ایک ہڈی کا ریزہ ریزہ ہو جانا۔
۲۔ بہت تھکنا۔ تھک کر چور ہونا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل آید بگوید

فارسی مقولہ۔ جو شخص اپنی جان پر کھیل جاتا ہے جو منہ میں آتا ہے کہہ گذرتا ہے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) افراسیاب کو بہت غصہ آیا لیکن اہل دربار سے کہا :
کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل آید بگوید۔

ہزال۔ (ع۔ بضم اول) لاغری جسم کی۔
اثر۔ خارج۔

ہرّا ہو جانا۔ فوج یا کسی جماعت کا تتر بتر ہو جانا۔ منتشر ہو جانا۔

اثر۔ یہ ہر ہو جانا ہے (بالضم بغیر الف) نہ کہ ہرّا ہو جانا۔ (لغت نام نامعلوم)
ہرن کا چوکڑی بھرنا۔ ہرن کا چاروں پاؤں جوڑ کر چھلانگیں بھرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہراول۔ (دہلی) ہریالی۔ ہریائی (عم) ہریاول۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہریالی یا ہراول بولتے ہیں۔

ہرج ہونا۔ (بفتح اول) نقصان ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میرے کام کا ہرج ہوتا ہے اب تم جاؤ۔ (لغات اُردو)۔

ہرہرانا۔ (ہ۔ بالفتح وفتح سوم) ڈرنا۔
اثر۔ خارج۔

ہر کہ زن ندارد آسائش تن ندارد۔ بغیر جورو کے آرام نہیں ملتا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) میری نوابی میں ابھی خاصی تھی جسے ہر کہ زن ندارد آسائش تن ندارد کی بنا پر بہرحال پورا کرنا تھا۔ (اودھ پنچ)۔

ہرگن پورے۔ ہر کام میں دخل۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کوئی یہ نہ جانے کہ خدانخواستہ ہرگن پورے نہیں ہیں۔ (اودھ پنچ)۔ ہرفن مولیٰ درج ہے۔

ہرلوٹا۔ (ہ۔ بالکسر وفتح سوم وسکون چہارم) ہرن کا بچہ۔
اثر۔ خارج۔

ہرمونیم۔ (انگ۔ ہارمونیم کا بگڑا ہوا) ہارمونیم۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہارمونیم ہی زبانوں پر ہے نہ کہ ہرمونیم۔

ہرے پان کا بیڑا کھلانا۔ منگنی ہو گئی۔ نسبت قرار پا گئی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) چٹ پٹ منگنی ٹھہری تو گئی اور دولہ والے تھوڑی بہت مٹھائی ٹلا ہرے پان کا بیڑا کھلا گئے۔ (اودھ پنچ)۔

ہڑدنگا مچانا۔ شور کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) لڑکوں نے بہت ہڑدنگا مچایا ہے۔ (لغات اردو)۔

ہُڑکا۔ (ھ) کسی چیز کی جدائی کا غم۔ جس سے بچے بیمار پڑ جاتے ہیں۔

اثر۔ لکھنؤ میں ہُڑکنا بولتے ہیں۔

ہڑکنا۔ (بفتح اول و دوم) روک دینا۔ جھڑکنا۔ ہمت توڑ دینا۔

اثر۔ اول تو ہڑکنا (بالفتح) اُردو میں رائج نہیں۔ ٹھیٹھ ہندی ہے اس کا مترادف ترسنا اُردو میں رائج ہے۔ دوم ہڑکنا ترسنا کی طرح کسی چیز کی خواہش یا للک ہونا ہے۔ اب رہ گیا ہڑکنا (بضم اول و فتح دوم) اُس کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ نور اللغات میں علحدہ درج ہے

ہزار گلا۔ گل صد برگ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ہژدہ ہزار عالم۔ تمام مخلوقات جو اٹھارہ ہزار قسم کی ہے۔

اثر۔ ہژدہ کی جگہ ہژدہ بھی بولتے ہیں۔ اُسے بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

ہسکا۔ (ھ۔ بالکسر) ریس۔ کسی کی نقل کرنا۔ کسی کی برابری کرنا۔

اثر۔ خارج۔

ہشت۔ (بالضم) یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرنے اور کسی امر سے روکنے اور جھڑکنے کے واسطے بولا جاتا ہے۔ کتے کو ہنکانے کے واسطے بھی مستعمل ہے۔

اثر۔ اظہار نفرت یا تحقیر کے لیے ہشت بالکسر ہے نہ کہ بالضم۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ہِش پِش کرنا۔ لوگوں کو اغل بغل سے ہٹانا۔ ہٹو بچو کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) یمین و یسار ہش پش کرتا اندھا دھند مارا مار چلا جاتا تھا۔ (ناول پیاری دنیا)۔

ہشّو۔ (بضم اول۔ ش مشدد) وحشی۔ ہر بات پر چوکنا ہونے والا۔ درج نہیں۔

ہفنّی ۔ بہت کھانے والا۔ پیٹو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم نیز فیروز اللغات)۔

ہکّا۔ (بکسر اول و تشدید دوم)۔ ایک قسم کی ضرب یا صدمہ جس سے حریف پر جلد غالب ہو جائیں۔ (پہلوانوں کی اصطلاح ہے) لغت نام نا معلوم) درج نہیں۔ (دنیا کے ساتھ مستعمل ہے)۔

ہکلا کر بات کرنا۔ رک رک کر بات کرنا۔ اٹک اٹک کر بات کرنا۔ (درج نہیں) (لغت نام نا معلوم)۔ (یہ ہکلانا سے مختلف ہے جو درج ہے)۔

ہکوا کرنا۔ شکار کو گھیر کر شکار کرنے والے کے سامنے یا بٹیروں کو جال کی طرف لے جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) شیروں کے لیے ہکوے کی تیاری ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)۔

ہگاسی بطخ۔ (عم) ڈرپوک۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہگ دینا۔ ہگ مارنا۔ بے خانہ پھر دینا۔ (کنایۃً) خوف سے بدحواس ہو جانا۔

اثر۔ لکھنؤ میں اس موقع پر ہگے دینا۔ ہگے مارنا بولتے ہیں۔ (باضافۂ یائے مجہول) (لغت نام نامعلوم)۔

ہلاپسی۔ ہلا چلی۔ (عو) بھاگڑ۔ ہل چل وغیرہ۔

اثر۔ خارج۔

ہلدی کی کچاہند۔ سالن میں ہلدی کا اچھی طرح نہ پکنا اور اس کی بو آنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) آب و نمک درست نہ مسالہ ٹھیک۔ ہلدی کی کچاہند چلی آتی ہے۔ (اودھ پنچ)۔

ہلدیا۔ ایک قسم کا زہر جو ہلدی میں پایا جاتا ہے ؎

لیتے ہی بوسہ میوۂ لب کا میں مرگیا
اے بحر ہلدئے کی گرہ تھی رطب نہ تھا

اثر۔ یہ زہر ہلدی میں پایا نہیں جاتا بلکہ ایک زہریلا پھل ہے جو ہلدی کی گرہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ بحر کے شعر میں بھی ہلدئے کی گرہ نظم ہے نہ کہ ہلدی کی گرہ۔ لغت نام نامعلوم سے میری تائید ہوتی ہے۔

ہلڑ کا بچہ۔ نطفۂ ناتحقیق۔ ایسا بچہ جس کا کوئی والی وارث نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک ہلڑ کا بچہ پھپیری ہاتھ میں لیے کھڑا ہے۔ (اودھ پنچ)۔

ہلسانا۔ (ہ) (ہندو۔ عو) خوش کرنا۔ جی بہلانا۔ (عو) بھڑکانا۔ بہکانا۔

اثر۔ خارج۔

ہل کے پانی نہ پینا۔ ۱۔ کنایہ ہے بہت مجہول ہونے سے۔

۲۔ کنایہ ہے کمال ناتوانی اور کمزوری سے۔ رند ؎

ہل کے پانی نہیں پی سکتا ہوں چلنا کیسا
سلب کی عارضۂ ہجر نے طاقت کیسی

۳۔ اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ کرنا۔

پیوگے ہل کے نہ پانی بھی یار پیری میں
جو کیف حال تمہارا یہی شباب میں ہے

اثر۔ معنی نمبر ۱ و ۳ سے مراد کاہلی ہے اور درست ہیں۔ نمبر ۲ کے لیے ہل کے پانی نہ پی سکتا ہے بسبب ضعف و ناطاقتی۔ رند کے شعر میں بھی ہل کے پانی نہیں پی سکتا ہوں نظم ہے نہ کہ ہل کے پانی نہ پینا۔ حاصل کلام ہل کے پانی نہ پینا سے مراد سستی، کاہلی ہے اور ہل کے پانی نہ پی سکنا سے مراد ضعف و ناطاقتی ہے۔

ہل کے پھلی نہ پھوڑنا۔ سخت کاہل۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بیوی اپنے گھر کی لاڈوں کی پلی ہوئی یہ پھلی بسم اللہ۔ ہل کے پھلی نہیں پھوڑتیں۔ لڑا کا غضب کی۔ (اودھ پنچ)۔

ہلکی تدبیر۔ معمولی سرسری تدبیر۔ درج نہیں۔ (فقرہ) محبت کی چوٹ ایسی نہیں جس کی کسک ان ہلکی تدبیروں سے نکل جائے۔ (حاجی بغلول)۔

ہل نہ سکوں میرے نونخرے۔ کاہل اور حیلہ کرنے والی عورت۔ بقول شخصے: خوئے بدرا بہانہ بسیار۔ نور اللغات میں درج نہیں۔

ہل ہانکتے کودوں پھانکتے۔ (کنایۃً) اضطراب کی حالت میں۔

اثر۔ بیان کردہ معنی بہت مشتبہ ہیں۔ کوئی حوالہ نہیں دیا گیا اور کوئی مثال بھی نہیں دی گئی تحقیق بھی نہ ہو سکی۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو ہل ہانکنا کودوں پھانکنا کے ہیں۔ محنت مزدوری کرتے۔ پیٹ پالتے۔

ہل ہانکنا کودوں پھانکنا۔ محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) گھٹیا میل کے لوگ بھی ہل ہانکنا کودوں پھانکنے کے بجائے مینوسپلٹی کی اندھی لالٹینوں کی طرح گلی کوچوں میں اندھیر نما اجالا کرتے پھرتے ہیں۔

ہُلہُلا۔ (بالضم وضم سوم) شگوفہ۔ کوئی عجیب یا انوکھی بات۔ حیرت انگیز یا فتنہ انگیز بات۔
۲۔ شو[illegible] امنگ۔
۳۔ بہتان۔ جھوٹی بات۔

اثر۔ بجز بے کار کا کام کرنے اور لینے کے تمام بیان کردہ مطالب غلط۔ یہ عورتوں کی بھی زبان ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔

ہُلہُلا اُٹھانا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ کوئی انوکھی یا عجیب بات مشہور کرنا۔ (فقرہ) اُس نے اچھا ہلہلا اٹھایا کہ برات آپہنچی۔
۱۔ جھگڑا کھڑا ہونا۔ شگوفہ پھولنا۔ بہتان کھڑا ہونا۔
۲۔ کسی کام کے واسطے دفعتہً دل چاہنا۔ شوق چرانا۔ (فقرہ) آج سب کو یہ ہلہلا اٹھا کہ اپنے ہاتھ سے پکائیں دیکھیں کون اچھا پکاتا ہے۔

ہُلہُلا کر بخار چڑھنا۔ زور سے بخار چڑھنا۔ ایسا بخار چڑھنا جس کی شدت سے مریض کانپنے لگے۔

ہُلہُلانا۔ (بالضم وضم سوم) عو۔ کانپنا تھرّانا۔ بخار کے زور سے تھرّانا۔

اثر۔ یہ بفتح اول و سوم ہے نہ کہ بضم اول و سوم۔
اور لطف دیکھیے کہ ہلہلانا (بفتح اول و سوم) جو ہر کتاب لغت میں ملتا ہے وہ درج ہی نہیں۔

ہمارا حلوا کھائے۔ (عو) ہمارا مردہ دیکھے۔ درج نہیں۔

قلق ؎

ہم کو پیٹے ہمارا حلوا کھائے
ہم کو بے ہے کرے جو ہم سے چھپائے

ہمارا کیا کام۔ ہماری کوئی ضرورت نہیں۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

کام اوروں کے جاری رہیں ناکام رہیں ہم
اب آپ کی سرکار میں کیا کام ہمارا

ہمارا لہو پیے۔ (ع و) سخت قسم کی قسم۔ ہمارا مردہ دیکھے۔ درج نہیں۔
(لغت نام نامعلوم)۔

ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں۔ ہم بالکل بے خبر ہیں۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہمارے نزدیک۔ ہماری رائے میں۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

موت اے ضعف نہیں ورنہ ہمارے نزدیک
کوچۂ یار تو کیا باغ ارم دور نہیں

ہمت سے کام لینا۔ ہمت صرف کرنا کسی امر میں۔ درج نہیں۔

آتش ؎

کام ہمت سے جواں مرد اگر لیتا ہے
سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

ہم چھٹ۔ (ع م) ہم کو چھوڑ کے ہم کو مستثنیٰ کرکے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہم چھٹ باقی کون ہے جو اس سے بچا ہوگا۔
(اودھ پنچ)۔

ہم روٹی نہیں کھاتے روٹی ہمیں کھاتی ہے۔ (مثل) بڑی تنگی سے بسر ہوتی ہے۔ درج نہیں۔
(فعلن)۔

ہم لعل بدست آید و ہم یار نرنجد۔ کام بھی نکلے اور یار بھی آزردہ نہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) خدائی فوج داری کبھی محبان وطن و آزادی پسند اشخاص کو راضی نہیں رکھ سکتی۔ ہم لعل بدست آید و ہم یار نرنجد کی ترکیب بھلا بیسویں صدی میں کیا چلے گی۔
(اودھ پنچ)۔

ہم نے مانا۔ فرض کیا۔ تسلیم کیا۔ درج نہیں۔ غالب ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

ہندو مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ان دونوں میں قدیم سے میل ملاقات چلی آتی ہے۔ درج نہیں۔
(محاورات ہند)۔

ہُنڈاوَن۔ وہ رقم کمیشن کی جو روپیہ بھیجنے کے عوض مہاجن لیتا ہے۔
اثر۔ اردو میں رائج نہیں۔ کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔ اردو میں اسے درکٹی کہتے ہیں۔

ہنڈنا۔ گشت کرنا۔ پھرنا۔ تشہیر ہونا۔
اثر۔ ہنڈنا (فتح اول) کوئی لفظ نہیں یا تو ہانڈنا ہے یا ہنڈانا ہے۔ (اسے دونوں کے ماسوا درج کیا ہے)۔

ہنڈولا۔ (نون غنہ) ا۔ پالنا۔ گہوارہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہنڈولا چرخ پوجا کو کہتے ہیں۔ پالنا یا گہوارہ کے معنی میں ہنڈولنا ہے نہ کہ ہنڈولا۔

آتش ؎

روز و شب چرخ ہنڈولے کی طرح پھرتا ہے
کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہو وے

ہنڈیا۔ ہانڈی کی تصغیر۔ مٹی کی دیگچی۔
اثر۔ ہنڈیا ہانڈی کی تصغیر ہرگز نہیں۔ ہنڈیا دیہاتی کہتے ہیں۔ ہانڈی شہری۔

ہنڈیا بن جانا (عو) **کھانا مزے کا پکنا۔** درج نہیں۔
(فقرہ) جس ہنڈیا میں ہاتھ لگایا ایسی بن گئی کہ واہ واہ۔

ہُنڈی بُھنانا۔ ہنڈی کا روپیہ وصول کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) اُس نے کوٹھی میں ہنڈی بُھنائی۔
(لغات اُردو)۔

ہنر دکھانا۔ اپنے ہنر ثابت کرنا۔ درج نہیں۔

ذوقؔ ؎

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیٔ زر
اگر کھُلے ہے صراف کی نظر چڑھ کر

ہنسا جانا۔ مضحکہ اڑایا جانا۔ اس طرح درج نہیں۔

آرزوؔ ؎

رو لے گھر میں نہ وہاں جائے جہاں
نہیں ہنستا تو ہنسا جاتا ہے

ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ مثل۔ ہنسی ہنسی میں کام بن جاتے ہیں۔

ذوقؔ ؎

سینۂ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں
ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں

اثر۔ شعر کی بات اور ہے ورنہ لفظ ہی مثل کا جزو نہیں بلکہ بغیر اس کے ہے: "ہنستے گھر بستے ہیں"۔

ہنسلی ملوانا۔ دائی سے بچے کی گردن کی ہڈی ملوانا۔ ہنسلی پر مالش کرانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہنسی ٹھٹا۔ ہنسی مذاق وغیرہ۔
اثر۔ لکھنؤ میں اس کا املا اور تلفظ ہنسی ٹھٹّھا ہے۔

ہنسی کا مزاج۔ طبیعت میں ظرافت کا مادہ ہونا۔ درج نہیں۔

ناسخؔ ؎

بلبلو گل ہنسیں تو کیوں نہ رکوں
کہ ہنسی کا مرا مزاج نہیں

ہنسی کے مارے لوٹا جانا۔ بچھا جانا۔ بے اختیار بہت ہنسی آنا۔ درج نہیں۔

ہنسی کے مارے لوٹنا۔ اتنی ہنسی آنا کہ آدمی بے قابو ہو جائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہنسی کے مارے لوٹی جاتی ہے۔ کھِل کھِل ہنس رہی ہے۔
(طلسم ہوش ربا)۔

ہنگامہ کرنا۔ شور کرنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) یہاں ہنگامہ نہ کرو۔
(لغات اُردو)۔

ہنوز دلی دور۔ مثل۔ ابھی مطلب پورا ہونے میں بہت دور ہے۔
اثر۔ مثل میں "ہے" آخر میں لفظ ہے بھی چاہیے۔ ہنوز دلی دور است کا ترجمہ ہے۔

ہُوا۔ (بضم اول) آمادہ ہوا۔ مستعد ہوا۔ درج نہیں۔

ناسخؔ ؏

عریاں کو دیکھ کر جو لپٹنے کو میں ہوا

ہوا بندھنا۔ ہوا کا تیزی سے چلنا

موقوف ہو جانا۔ ہوا بند ہونا۔ ہوا رکنا۔
جلیل ؎
چمن میں آشیاں تو باندھنے کو باندھتے سب ہیں
مزہ تب ہے کہ اے بلبل ہوا بندھ جائے گلشن میں
اختر شاہ اودھ ؎
دل کش تھی عجب صدائے نغمہ
کیا بندھ گئی تھی ہوائے نغمہ
اثر۔ ہوا بندھنے کا مفہوم غلط سمجھا گیا۔ ہوا بندھنا دھاک بیٹھنا ساکھ قائم ہونا ہے۔ پیش کردہ اشعار میں بھی یہی معنی دیتا ہے۔ خواجہ وزیر کا یہ شعر دیکھیے ؎
گلشن میں یہ ہوا دل بلبل کی بندھ گئی
آئی شکست رنگ چمن سے صدائے دل
یہ تمام اشعار اگر ہوا بندھنے کے لفظی معنی لیجیے گا تو مہمل ہو جائیں گے۔
نمبر ۲ کے تحت خود حضرت مولف نے ہوا باندھنا کا مطلب رونق حاصل کرنا زور پکڑنا لکھ کر مومن کا یہ شعر نقل کیا ہے ؎
نالۂ شب نے یہ ہوا باندھی
ہو گیا گل چراغ بلبل کا
ہوا بندھنا کے لفظی معنی کیوں کر لیجیے گا۔ نالۂ شب کی وہ دھاک بیٹھی کہ بلبل کی خزاں اُس کے مقابلے میں بے حقیقت ہو گئی۔

ہوا بھرنا۔ اترانا مغرور ہونا۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ آتش کے پیش کردہ شعر کا بھی یہی مطلب ہے ؎
تصور سے ترے موجیں رہا کرتی ہیں لہروں میں
ہوا بھر کر تری سر میں حباب بحر اُبھرتے ہیں

ہوا سے بچ کر چلنا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ پاس ہو کر نہ نکلنا۔ نہایت متنفر ہونا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم) ہوا سے بچ کر نکلنا درج ہے۔

ہوا سے بچنا۔ نہایت پرہیز اور اجتناب کرنا۔ دور رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ہوا کی روٹی۔ ایک قسم کی نہایت پتلی چپاتی۔ نان ہوا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ہوا کی طرح چراغ سے دشمنی باندھنا۔ خواہ مخواہ کسی کا دشمن ہو جانا درج نہیں۔ (فقرہ) کیسے ناقدروں سے پالا پڑا ہے جنھوں نے خواہ مخواہ ہوا کی طرح چراغ سے دشمنی باندھی ہے۔

ہوا مٹھی میں بند کرنا۔ بے فائدہ کی محنت کرنا۔ سعیٔ لا حاصل میں پڑنا۔ کوئی بے نتیجہ کام کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔

ہوا نہ لگنے دینا۔ بہت بچائے رکھنا۔ نہایت حفاظت میں رکھنا۔ ہوا کا بھی گذر نہ ہونے دینا۔ اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نا معلوم)۔ ہوا نہ لگنا درج ہے جس کے معنی مختلف ہیں۔

ہوا ہو جانا۔ غائب ہو جانا۔ فنا ہو جانا۔ باقی نہ رہنا۔ اس طرح درج نہیں۔
انیس ؎

دیکھے نہ کبھی صحبت انجم فلک پیر۔
ہو جائے ہوا بزم سلیماں کی بھی توقیر

ہو جانا۔ تکمیل کو پہنچ جانا۔ آجانا۔ جیسے شام تک میرے پاس ہو جانا۔ دکھائی دے جانا۔ نظر آنا۔ جیسے آج چاند ہو گیا۔ جن یا بھوت پریت کا اثر ہو جانا۔ جیسے وہ بیمار تو نہیں اسے کچھ ہو گیا ہے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہو چالاک شکر ہو خاک۔ ہمت کر محنت بھر پھر مٹی بھی شکر ہے یعنی سب کام درست ہو جاتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

ہو چکنا۔ ختم ہو جانا۔ تمام ہو جانا۔ صرف ہو جانا۔ گذر جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہو سکنا۔ ممکن ہونا۔ موقع ملنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہوش کہاں ہے۔ ہوش نہیں ہے۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

فاقہ مستی میں انہیں بھی ہے بھلا ہوش کہاں
ہے اگر نشہ دولت سے تونگر بے ہوش

ہو گیا۔ گذر گیا۔ ختم ہوا۔ درج نہیں۔

ناسخ ؎

خود فروشی شوق سے گر سر فروشوں کے حضور
عہد اب تیرا ہے یوسف کا زمانہ ہو گیا

ہولی گانا۔ ایسے گیت گانا جن میں ہولی کے تہوار کا حوالہ ہو۔ درج نہیں۔ (فقرہ) پریزادیں پچکاریاں لیے رنگ کھیلتی تھیں ہولیاں گاتی تھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ہوں توں کرنا۔ (عو) ہوں ہاں کرنا۔ ذرا بھی کچھ بولنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا ہوں سے توں کی اور عزرائیل گلا دبانے کو موجود ہے۔ (اودھ پنچ)

ہوں سے توں نہ کرنا۔ سوا اقرار کے انکار نہ کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھئی میں حتمی وعدہ کرتی ہوں کہ یہ لنگوڑا ہوں سے توں نہ کرے گا۔

ہوں سے لوں کرنا۔ کچھ کہا۔ ذرا بھی زبان کھولی۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا ہوں سے لوں کی اور عزرائیل گلا دبانے کو موجود ہے۔ (اودھ پنچ)۔

ہونٹ لٹکانا۔ روہانسا ہو جانا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ہونٹ نہ لٹکاؤ ہم تمہیں دوسری دکان سے جوتا لے دیں گے۔ (لغات اردو)۔

ہونٹ نیلے پڑ جانا۔ سردی کے سبب سے ہونٹوں کا نیلگوں ہو جانا اس طرح درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم) ہونٹ نیلے ہونا درج ہے۔

ہوں سے چوں کرنا۔ (عو) ذرا بھی دم مارنا۔ کچھ کہنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ذرا بھی ہوں سے چوں کی تو بٹے سے منہ نہ کچل دوں گی۔

ہو ہا۔ شور و غل۔ غل غپاڑا۔ چیخ پکار۔ چیخم دھاڑ۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

ہوں ہوں کرنا۔ ٹالنا۔ ٹال مٹول کرنا۔

اثر۔ اس کی دوسری صورت ہوں سے
ٹوں نہ کرنا ہے۔ وہ درج نہیں۔
(فقرہ) میرا سارا جہیز الغتوں کے کٹے
لگا میں نے ہوں سے توں نہیں کی۔
(اودھ پنچ)۔
ہیٹی کرنا۔ ذلت اور بے شرمی کی بات
کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)
ہیٹی ہونا درج ہے۔
ہیچ جاننا۔ بے کار جاننا۔ اس طرح درج
نہیں۔ (فقرہ) وہ مجھے تو ہیچ جانتے ہیں
کچھ سماعت نہ کریں گے ہاں تمہارے کہنے
کا اثر ہوگا۔ (لغات اردو)۔
ہیرے پھیرے کرانا۔ بار بار پھرانا۔
آمد و رفت کرانا۔ درج نہیں۔ (لغت
نام نامعلوم) ہنسی کے مارے لوٹن
کبوتر بنا دینا۔ شدت سے ہنسانا۔ اتنا
ہنسانا کہ آدمی لوٹنے لگے درج نہیں۔
(فقرہ) ظریفانہ شاعری کے فلسفے کو
اس لیے ترجیح حاصل ہے کہ وہ نہ صرف
انسان کو ہنساتے ہنساتے لوٹن کبوتر بنا
ڈالتا ہے بلکہ وہ غم، آلام کو دور دسپرد
کر دیتا ہے (اودھ پنچ) لوٹن کبوتر
درج ہے۔
ہم بڈھے ہوئے تو کیا جی تو نہیں بڈھا ہوا۔ مثل۔ دل جوان ہے تو
بڈھا بھی جوان ہے۔ درج نہیں۔
(از فیلن)۔
ہے غضب۔ غضب ہوا ستم ہوا کی
جگہ۔ ذوق ؎

تم بھول کر بھی یاد نہیں کرتے ہے غضب
ہم تو تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا چکے
اثر۔ اس میں فریاد یا شکایت کا پہلو بھی
نکلتا ہے۔ ذوق کے شعر میں موجود
ہے۔ انیس کا یہ شعر دیکھیے ؎
چلائیں بی بیاں کہ کدھر جائیں ہے غضب
چھپنے کا کوئی امن کا گوشہ نہیں ہے اب
ہیکڑ۔ زبردست۔ خودسر۔ شیخی مارنے
والا۔
اثر۔ طنز سے ایسے شخص کو ہیکڑ خاں کہتے
ہیں۔ یہ درج نہیں۔
ہیکڑ خاں۔ جو شخص اکڑے۔ بل کی
لے۔ ڈرائے دھمکائے۔ درج نہیں۔
ہیکڑ خانی۔ ایسے شخص کا فعل۔ درج
نہیں (فقرہ) چولیں ڈھیلی ہو جائیں گی۔
ساری ہیکڑ خانی بھول جائیں گے۔
(اودھ پنچ)
ہیہات خدا کی ذات۔ بجز
افسوس اور خدا کی ذات کے کوئی ساتھ
نہیں۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) موت
وہاں لیے جاتی ہے جو مقام ہو ہے۔ ہیہات
خدا کی ذات۔ زبان ہے گویائی نہیں۔
آنکھ ہے بینائی نہیں۔
ہی ہی ٹھی ٹھی۔ بیہودہ ہنسی۔
اثر۔ لکھنؤ میں ہی ہی کھی کھی کہتے ہیں۔ اس
طرح درج ہی نہیں۔
ہیبیا۔ (پہلی یا مجہول بالکسر ہے۔ یا)
اصل مفہوم مارنا۔ قتل کرنا۔ مجازاً
کسی وزنی چیز کو زمین کھود کر اس میں دبانا

دفنانا۔ مثلاً پانی کے بمبے زمین میں دوڑانا۔ مزدور بمبے بچھاتے وقت کہتے ہیں ماری جور (زور) ہیّیا۔ اس طرح درج نہیں۔

ے

یاتو ہنسا موتی چگیں یا کریں اُپاس۔ یا تو نقد مال اُڑائیں نہیں تو روزہ رکھیں۔ فاقہ کریں۔ یہ مثل درج نہیں۔ (فقرہ) صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اُن سے چوک ہوئی۔ جال سوت کا وہ بھی اکہرے پھندے کا۔ میاں ہنس بموجب کہاوت کے یا تو ہنسا موتیں چگیں یا کریں اُپاس"۔ (اودھ پنچ)۔

یا چنے کھاؤ یا شہنائی بجاؤ۔ مثل۔ دو مختلف نوعیت کے کام ایک ہی وقت میں اچھے نہیں ہوسکتے۔ ایک لطیفہ یاد آیا:۔ میرے بزرگ دوست اولاد محمد خاں مرحوم کا اور میرا ضلع رائے بریلی میں تقرر تھا۔ اس زمانے میں میں پان بھی کھاتا تھا اور سگرٹ نہیں بلکہ سگار بھی پیتا تھا۔ میں نے یہ دونوں چیزیں اُن کی خدمت میں پیش کیں۔ انھوں نے فوراً فرمایا یہ تو ہی آپ ہی چھوڑیئے۔ یا چنے (پان) کھایئے یا شہنائی (سگار) بجایئے۔

یا حواس کی تسبیح پڑھنا۔ ہوش میں آنا۔ اپنی بھلائی برائی سمجھنا۔ درج نہیں (فقرہ) باجی یا حواس کی تسبیح پڑھیے۔ تصدیں کھلوایئے۔ (اودھ پنچ)۔

یا خدا تو دے نہ میں دوں۔ مقولہ، جو شخص نہایت حاسد اور بخیل ہوتا ہے اُس کی نسبت بولتے ہیں یعنی یہ شخص ایسا حاسد ہے کہ نہ تو خود ہی کچھ دیتا ہے اور نہ خدا ہی کا دینا گوارا کرتا ہے۔

اثر۔ مقولہ اس طرح ہونا چاہیے:۔ "یا خدا نہ تو دے نہ میں دوں اور شخص کی مذمت میں ہے جو بہت بخیل ہے۔ (حاسد کا دخل نہیں) نہ خود کسی کو دے (فقرہ) تم خدا معلوم کس قسم کے آدمی ہو کہ یا خدا نہ تو دے نہ میں دوں۔ (گلدستۂ محاورات)۔

یا خدا خیر بچا ہاتھ پھیر۔ مصیبت کے اندیشے میں بولتے ہیں۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)۔

یارانہ گانٹھنا۔ مطلب کے لیے کسی سے دوستی پیدا کرنا۔ درج نہیں۔ (فقرہ) دل کہتا ہے کہ اس کے بھائی سے یارانہ گانٹھو۔ پینگ بڑھاؤ۔ (اودھ پنچ)۔

یارچہ۔ یار۔ دوست کو بے تکلفی سے یارچہ کہتے ہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) کیوں یارچے اس کے معنی فہم اقدس میں آئے یا نہیں۔ (اودھ پنچ)۔

یارے نہ مددگارے۔ کوئی ہمدرد یا پرسان حال نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) اب جو دیکھا تو یارے نہ مددگارے۔

نہ آب و دانہ ملنے کا ٹھکانا نہ کہیں جانا نہ آنا۔ (طلسم ہوش ربا)۔

یا سر نہیں یا سَروہی نہیں۔ یا جان جائے گی یا مطلب حاصل ہوگا۔ یا اس سرے یا اُس سرے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) وہ بھی بلائے بے درماں ہے۔ مثل مشہور ہے یا سر نہیں یا سروہی نہیں یا تو اُس نے تمہیں ہلاک کیا یا تم نے اُسے۔ (طلسم ہوش ربا)۔

یا سُکھ نیند سوؤ یا مالا جپو۔ یا دین کے ہو رہو یا دنیا کے دو رنگی اچھی نہیں۔ درج نہیں۔

یاس ہو جانا یا ہونا۔ مایوس ہو جانا۔ درج نہیں۔ (یاس آجانا درج ہے)۔ (فقرہ) اُسے تو اپنی زندگی سے یاس ہو گئی تھی مگر خدا نے بڑا فضل کیا۔ (لغات اُردو)۔

یا علی مدد۔ کلمۂ دعا جو نصرت اور مدد کے واسطے مشکل پیش آنے کے وقت زبان پر لاتے ہیں۔

اوج ؎

ہٹ کر ادھر جری نے کہا یا علی مدد
غصّہ سے کانپنے لگا سرہنگ بے خرد

اثر۔ یا علی مددے بھی بولتے ہیں۔ یہ درج نہیں۔ فارسی کا ایک قطعہ یاد آیا:۔

زمانہ بر سرجنگ ست یا علی مددے
کمک بغیر تو ننگ ست یا علی مددے
کشو دکار دو عالم بیک اشارۂ تست
بکار ما چہ درنگ ست یا علی مددے

یاغ۔ (ترکی) گھی۔ تیل

اثر۔ خارج

یاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغۂ حشر۔ کہیں سکون و اطمینان میسر نہیں۔ سودا کا یہ مصرع ضرب المثل ہو گیا ہے۔ دوسرا مصرع یہ ہے:

"آسودگی حرفیست یہاں ہے نہ وہاں ہے"

یاوری۔ مدد۔ دست گیری۔ سہارا۔ باطنی امداد جو خدا کی طرف سے ہو۔

اثر۔ آخری مفہوم "قسمت نے یاوری کی" سے ادا ہوتا ہے۔ خالی یاوری سے نہیں۔ یاوری کرنا بھی درج نہیں۔ (لغات اُردو)۔

یقین بڑا رہبر ہے۔ (مقولہ) محکم عقیدہ بڑی نعمت ہے۔ درج نہیں (خزینۃ الامثال)۔

یقین دلانا۔ باور کرانا۔ اعتماد دلانا۔ اس طرح درج نہیں۔ (فقرہ) میں نے لاکھ لاکھ یقین دلایا۔ (لغات اُردو)

یک انار صد بیمار۔ (مثل) وہاں بولتے ہیں جہاں ایک چیز ہو اور خواہش مند سینکڑوں۔

مجروح ؎

ایک دل اور خواست گار ہزار
کیا کروں ایک انار و صد بیمار

اثر۔ فارسی میں مثل اس طرح ہے یک انار و صد بیمار (باضافۂ واو عطف) اُردو میں اس طرح ہے: ایک انار سو بیمار۔

مجروح کا مصرع یا تو اس طرح ہونا چاہیے:
یک انار و صد بیمار۔ نہ معلوم اصل شعر کس طرح ہے۔ الحاصل ایک انار و صد بیمار (آدھا بیتر آدھا بٹیر) ہرگز نہیں ہو سکتا۔

یکبارگی۔ (ف) دفعتہً۔ یکایک۔
اثر۔ یہ فرق نمایاں کرنا چاہیے تھا کہ فارسی میں (ر) متحرک ہے۔ اردو میں بسکون رار جملہ بولتے ہیں۔ اور یک کے بجائے اک (اکبارگی) زبانوں پر ہے۔

یک جان دو قالب۔ گہرا دوست۔ پکا یار۔ (ہونا کے ساتھ)۔
داغ ؎
بہت ہمدرد و یک جان و دو قالب ہم نے دیکھے ہیں
نہیں ہے کوئی دنیا میں کسی کا ہم نہ مانیں گے

اثر۔ یہ باضافۂ واؤ عطف یک جان و دو قالب ہے نہ کہ یک جان دو قالب۔ داغ کا جو شعر پیش کیا ہے اُس میں بھی یک جان و دو قالب تلفظ ہے۔ مگر پہلے مصرع میں ہمدرد کے بعد واو کا اضافہ غلط ہے ہمدرد کی تصریح یک جان و دو قالب سے ہوتی ہے یعنی دونوں ایک ہی چیز ہیں نہ کہ ہمدرد جدا اور یک جان و دو قالب جدا۔

یک جہتی۔ اتحاد۔ دوستی۔ داغ ؎
تم کو لیلیٰ سے جو ہے یک جہتی
اپنا مجنوں سے بھائی چارہ ہے

اثر۔ صحیح بکسر اول و فتح دوم ہے۔ جس طرح داغ نے نظم کیا ہے۔ بول چال میں بسکون ہا ہے۔

یکے کرد بے آبروئی بسے بہ چہ غم دارد از آبروئے کسے۔ جو اپنی ذلت گوارا کرتا ہے دوسروں کی عزت کا پاس نہیں کرتا۔ درج نہیں۔

یک نظرے خوش گزرے۔
تھوڑا وقت اچھی طرح بسر ہونا۔ درج نہیں۔ انجم ؎
اک اشارے میں یہاں اپنا ہوا کام تمام
لوگ کہتے ہیں غلط یک نظرے خوش گزرے

یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔ اپنا نقصان اور خلق خدا کی ملامت کا احتمال۔
اثر۔ صحیح مثل اس طرح ہے: یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ۔

یگانیت۔ **یگانگت** کی دوسری شکل۔ اتحاد۔ قرابت وغیرہ درج نہیں۔ (پلیٹس) یگانگت درج ہے۔

یمانی۔ یمنی۔ یمن سے متعلق۔ درج نہیں۔ (پلیٹس)۔

یونہی۔ (یوہیں) ٹرخانا۔ خالی خولی رخصت کرنا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

یونہی ہو۔ اسی طرح ہو۔ خدا ایسا ہی کرے۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)

یوہیں رہنا۔ بے کار محض رہنا۔ کام نہ آنا۔ اکارت جانا۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

یہ ۔ زائد حسن کلام کے لیے ۔

امیر ؎

زاہد یہ میکدے کی طرف کیا چلے گئے

اثر۔ لفظ یہ زائد نہیں بلکہ ان زاہدوں کے لیے بالخصوص اشارہ ہے جو گناہ میں رہتے تھے ۔ عام زاہدوں سے مطلب نہیں ۔

یہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے ۔ یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے ۔ سیدھی بات بھی اُلٹی سمجھی جاتی ہے ۔ نیا دستور ہے ۔ درج نہیں ۔

یہاں تو ہم بھی حیران ہیں ۔ (محاورہ) اس جگہ تو ہماری عقل بھی دنگ ہے ۔ یہاں تو ہماری عقل بھی کچھ کام نہیں دیتی ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

یہاں سب کان پکڑتے ہیں ۔ اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہیں ۔ درج نہیں ۔

یہاں فرشتے کے پر جلتے ہیں ۔ بڑے ادب کا مقام ہے، ہر کس و ناکس کا گذر نہیں ۔ درج نہیں ۔

یہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں ۔ (محاورہ) یہاں کوئی نہیں آسکتا ۔ یہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا ۔ اس جگہ کسی کی بھی رسائی نہیں ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم) ۔

یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے ۔ (محاورہ) یہاں کی بات زمانے سے انوکھی ہے ۔ یہاں کی ہر بات عجیب و

غریب ہے ۔ درج نہیں ۔ (لغت نام نامعلوم)

یہاں کچھ نال تو نہیں گڑی ۔ جہاں سینگ سمائیں گے چلے جائیں گے ۔ درج نہیں ۔

یہ اور بات ہے ۔ یہ بات جدا ہے ۔ اثر ۔ یہاں بھی یہ کا مفہوم برقرار رہا ۔ خاص بات کی طرف اشارہ ہوا ۔

یہ بھی بیگن کاٹ پکائے ۔ بالکل مفلس قلاش ہو گئے ۔ درج نہیں ۔

یہ بھی یاروں کی ایک دھج ہے ۔ خلاف وضع کوئی بات سرزد ہو تو اُس کے لیے ناقابل قبول عذر تراشنا ۔ درج نہیں ۔ (اودھ پنچ) ۔

اس مقولے سے ایک حکایت وابستہ ہے جو اودھ پنچ سے نقل کی جاتی ہے :

ایک تھیں بی ہمسائی ۔ خالی گھر میں بیٹھے بیٹھے جو اکتائیں تو پڑوسی میر صاحب کے مکان میں کھڑکی سے جھانکنے لگیں ۔ میر صاحب انگنائی میں جھاڑو دے رہے تھے ۔ خاک میں نہ اٹے اس لیے پچھلا دامن گردان کے سر پر رکھ لیا تھا ۔ یہ وضع نرالی تھی ۔ بی ہمسائی نے پوچھا لے میر صاحب یہ کیا ؟ میر صاحب نے فرمایا " یہ بھی یاروں کی ایک دھج ہے " بی ہمسائی نے خیال کیا شاید یہ دھج اچھی ہے ۔ دوسرے دن انھوں نے لہنگے کا پچھلا حصہ الٹ کے اوڑھنی بنایا اور لگیں میاں کے سامنے جھاڑو دینے ۔ میاں نے متحیر ہو کے پوچھا بی یہ کیا ؟ مقلد بی ہمسائی جواب سیکھ چکی تھیں

فرمانے لگیں۔ "میاں یہ بھی یاروں کی ایک دھج ہے"۔

یہ تمہاری اور وہ ہماری۔ مثل۔ راستے الگ الگ ہیں باہم اختلاف ناگزیر ہے۔ اس طرح درج نہیں۔ (فیلن)

یہ سنسار کال کا کھاجا جیسے گدا ویسے راجا۔ موت سب کو فنا کر دے گی کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ۔ درج نہیں۔ (محاورات ہند)

یہ کوا پھنسنے کی چال ہے۔ حماقت کی بات ہے۔ آفت میں مبتلا ہونے کے لچھن ہیں۔ درج نہیں۔

یہ کہانی الٹ بے کہو۔ دوبارہ کہو درج نہیں۔

یہ کہیں زمین وہ کہیں آسمان۔ یہ کہیں آم وہ کہیں املی۔ اختلاف رائے۔ درج نہیں۔ (فقرہ) ایک کہے دن دوسرا کہے رات۔ یہ کہیں زمین وہ کہیں آسمان، یہ کہیں آم وہ کہیں املی۔ چھینے دو چھینے بعد لگی جوتیوں میں دال بٹنے۔ بالکل اختلاف (اودھ پنچ)۔

یہ کیا۔ یہ کس قدر بے موقع بات ہے۔
داغ؎

قناعت آپ کو ہوتی نہیں کسی شے پر
یہ کیا دل کبھی لینا کبھی جگر لینا

اثر۔ ایک معنی ہیں اس سے کیا حاصل۔ کیا فائدہ۔ غالب؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

یہ گھر ہے سلامت وہ گھر جلے مبارک۔ مثل۔ کسی کی مصیبت یا تباہی کی پروانہ ہونا۔ درج نہیں۔ (اودھ پنچ)

یہ منہ اور پھلوریاں۔ (بضم اول وفتح سوم وکسر رار) یہ کام تمہاری حیثیت سے زیادہ ہے۔ درج نہیں۔ مثل کا یہی مطلب ہے جو "یہ منہ اور مسور کی دال" ہے

یہ منہ اور مسالا۔ اس قابل نہیں۔ اتنی استعداد نہیں۔ درج نہیں۔ (فقرہ) بھلا یہ منہ اور مصالحہ (مسالا) دلی کدورت کا غبار سمیٹتے ہو۔ (اودھ پنچ)۔

یہی تو مار کھانے کے لچھن ہیں۔ یہی مار کھانے کی نشانی ہے۔ (محاورہ) انھیں باتوں سے پٹتے ہو۔ انھیں باتوں سے پٹتے جاتے ہو۔ درج نہیں۔ (لغت نام نامعلوم)۔

یہی لچھن مار کھانے کے ہیں۔ ایسی ہی حرکتوں سے آدمی ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے۔ درج نہیں۔